

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232785

UNIVERSAL
LIBRARY

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله



والله اعلم بالصواب

كتاب...

...

كان آغا محمد
...



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَتَمَّ بِالْخَيْرِ

ای پروردگار میری تو سائلگر شروع کرتا ہوں ساتھ نام اس کے کہ بخشنی والا مہربان ہے اور تمام کراۓ تہہ نیسے

الحمد لله محمد ذو نستعينه واستغفره سب تعریف و اعلیٰ اس کی تعریف کرتی ہیں ہم اوسکو اور مدد دیا جتنی ہیں ہم اوس سے
 او جنت شریعتی ہیں ہم اوس سے تعریف پاک پروردگار کی جیسے چاہیں وہی سی نہیں دیا ہو سکتی جی سے نصف فی اوس سے
 مدد دیا ہو اور اوس میں جو قصور رہ جاویں اوس سے جنت شریعتی و نعوذ بالله من شرور و انفسنا و من سبائ اعمالنا اور پناہ مانگتی ہیں ہم
 سب براہیوں نفسوان پی کی سی اور براہیوں ملون پی کی سی ف احمد ساتھ یہاں کی فہم براہی ملون کی کلام مہ اطل و غفالت ذکر
 ہی طاعات میں اور کرنا رام اور کمزورات کام دہی من یتهددہ اللہ فلا مضل لہ و من یضل لہ و من یضل لہ فلا مضل لہ
 میں نہیں کوئی گمراہ کرنا والا اوسکو اور جہلو کہہ کیا میں نہیں کوئی ہدایت کرنا والا اوسکو و اشہد ان لا الہ الا اللہ شہا
 تہ و لرفع الدرجات کفیلہ و اشہد ان محمدا عبدا و رسولہ الذی بعثہ و طرقت الایمان قد عفت
 نواہی و دھنت ارکامہا و جہل مکاتہا اور کو اہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی جہود مہر اسد و گو سب کہہ
 و اس سید اور و اعلیٰ مہدی درجات کی ضامن اور کو اپنی تیا ہوں میں یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہدی اوسکی میں اور رسول اوسکی
 ایسی کہ بھی او ملو اوس حالت میں کہ رستی ایمان کی مٹ گئی تھی نشان اوسکی اور سچہ گئی تھی روشنی اوسکی اوس سے ہو گئی تھی کہن اوسکی
 اور نامعلوم ہو گیا تھا مکان او نکاف رستی ایمان کی یعنی انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین او جو کہ یہ و اوسکی میں علماء وغیرہ اور اوسکی
 نشان مٹ جاتی سی اور روشنی سچہ جاتی سی و رستی رکان سی یہ جی کہ اپنی باتو یہ اور حسن اخلاق پر جو یہ لوگوں کو تعلیم دیتی تھی و سکو
 لوگوں کی چہرہ دیا تھا اور نامعلوم ہوا مکان انکا یہ کہ لوگ مرتبہ انکا رہ جاتی تھی فہمیتک صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیک من علیہا
 مکلف و شفیع من العلیل و تائب کلمۃ التوحید من کان علی شفا پس منسوبہ او بلند پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نشان اوسکی

و کہست تہی ہئی و شفا ہی ہوا کہ کہ تھا او پر کن ہی ہلاک کی بیج مدد کرنی کہ وہ حدایت کی ف یعنی جو کہ سبب پاری کفر اور شرک کی قربتی
 کہ وہ کی کہ بن بن بن بن ہلاک ہوا و کہ کہ بعب یہ کہ تو حید کی ہئی بجایہ او صحیح سبب الہدایہ لیرہ ارادہ ان بشلک کھا و اظہر
 کُنُوْز السَّعَادَةِ لِمَنْ قَصَدَ اَنْ يَّصْلِكَ كَهَا اور واضح کی راہ ہدایت کی او سکی ہی کہ ارادہ کری چلنی او سکی او
 ہا سکی گنج شایستگی کی او سکی ہی کہ قصد کرنی کہ ہئی کچھون کہ ف مراد گچ شایستگی سی سلام اور ایمان اور نیکیان اور عبادات اور معارف
 و کچھ ہوا و کچھ سل لڑا ہی لائق معات ہو لی تو با ہی کہ و جنت ہی و رضا مولی و غیرہ اما بعد فان التَّوَكُّلَ بِهَذِهِ
 لَا يَسْتَكْبِتُ إِلَّا بِالْإِقْتِصَاءِ لِمَا صَدَرَ مِنْ مَشْكَوْرَةٍ وَلَا غِصَامَ بِحَبْلِ اللَّهِ لَا يَتَوَكَّلُ إِلَّا بِبَيَانٍ كَتَبَهُ وَكَانَ
 كِتَابُ الْمَصَارِيحِ الَّذِي صَنَفَهُ الْأَمَامُ مُحَمَّدٌ شَيْخُ قَامِعِ الْبِدْعَةِ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنُ بْنُ مَسْعُودٍ الْفَرَّاءِ
 الْعَبَّاسِيُّ رَفَعَهُ اللَّهُ دَرَجَتَهُ أَجْمَعَ كِتَابَ صُنْفٍ بَابِهِ وَأَصْبَحَ لِشَوَارِدِ الْأَحَادِيثِ وَأَوَابِدِهَا
 ہی چہی حمد و صلوات کی پس تحقیق اعتماد کرنا سادہ طریق غیر غلط کی نہیں درست ہوا اگر سادہ بیرومی کرنی او سچیز کی کطا ہر مولی سادہ بارک
 حدیث کی ہی و اعتماد سادہ سی سلی یعنی قرآن کی نہیں پورا ہوا اگر سادہ خوب بیان کرنی حضرت کی اور ہی کتاب مصباح کہ تصنیف کیا
 و سلو اما مہی انتہی کہ دور کرنا ہی بدعت کی میں نیست او لی ابو محمد و نام و کا حسین ہشی مسعود یوسین روز کی ہئی الی بغشور کی بلند کری اسد
 و ہا کا ہی کتاب مصباح جاسم کہ تصنیف کی کسی بیج باب ہی کی یعنی بیج باب علمون و اعتقادون و احکام ایمان اسلام
 ان و خوب تہی طرف حفظ کی و اعلیٰ منشیہ حدیث کی و متفرق حدیثون کی ف شوار و اونٹ ہا گنی الی و او اب جاپا ہی وحشی
 بیان و شوار و شی حدیثین میں لکھت ہوا اصول کی میں روایت کی کسی میں لکھن اب کو جگہ او کی معلوم نہیں کہ یہ حدیث کہاں کو ہی
 پس و حدیثین انسی کو یا جگہ کی ہولی میں اور مراد او ایسی و حدیثین میں کہ معنی مفسدہ ہلا ہون سی پوشیدہ ہیں گویا کہ متوحش میں پس
 معنی انتہی اسطرح ہا ہون مناسب میں روایت کی میں کہ یہ بات انسی جاتی ہی و احوال ہی انتہی کا یہی کہ اپنی زمانہ میں مشہور تھیں
 و حدیثین کی و فضیلت اسلام کی ہی تفسیر عالم انتہی کی مصنف ہی ہی میں و ربر ہی فقیہ و علم قرآنہ میں ہری مبارکہ کہتی ہی اور مزاج
 میں ان تکلفی و رید ہدایت تھا و کمال محتاجی میں گذران کرتی ہی ول خشک و لی کہا ہی ہی جب شاگردون کی نہت ساعر ض کیا کہ
 انتہی ان ضحیف کمال ہو جا گیا جب ہی و عن زیت سی کہا ہی لی اور او ہون ہی جب کتاب شرح انتہی تصنیف کی تو حضرت صلی اللہ علیہ
 و سلم کو جواب میں دیکھا کہ فرمائی میں نہ کہی خلد اسد جید زندہ کہی تو فی سنت میری جب ہی کا لقب محی انتہی ہوا یعنی زندہ کرنی الی سنت
 کی و رغبوی نسبت ہی بغشور و طرف وہ ایک گانہ ہی ہرہ و مرہ کی و میان میں بیج حدود و خراسان کی اور مصباح میں حدیثین چار ہزار چار
 سو و تیس میں شکوہ والی فی ہر ہزار او گیا و حدیثین زیادہ کہیں پس مشکوٰۃ میں سب بچیں کہ چہ ہزار میں اور نام مشکوٰۃ کی مصنف
 کا لی الدین ابو عبدہ محمد بن عبد اللہ العمری و خطیب تبریزی ہی و کذا سداک رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ طَبْرُكُ الْأَخْتِصَارِ
 وَحَدَّثَ لَا سَاوِيَهُ كَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ الثَّقَاتِ وَرَجَبُ خَتِيارِ كِی مصنف مصباح کی فی راضی ہوا اسد و سی او اختصار کی و دو
 کیا سند و کو کلام و راضی کی یہ سکی بعضی کہ ہئی ہون فی ف مراد و کرنی سند و کی سی بیان ترک ذکر صحابی کا اور نام کتاب
 کا ہی کہ جس سی و حدیث نقل کی پس اس میں یہ کہ ہئی ہون فی یعنی ہا ہون کہ صحیح سی ضعیف کو متبرکہ کہتی میں غرض کیا کیونکہ حال صحت و غیرہ
 کا ہی و نام کہ بی معلوم ہوا ہی و ان کان نقلہ و آتہ من الثَّقَاتِ کا لا سداک لکن لیس مافیہ اعلا و

پہلی خبر انکی سی معلوم ہوتی تھی و بہت لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو اپنی طرف نسبت کیا اور محمد بن
 احمد و زری در میان کمن کی در مقام ابراہیم کی سوانہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں یکجا فرماتی ہیں کہ اسی ابو زید کا یہ کتاب ہے کہ فہمی کا
 درس لہی کا میری کتاب کا درس کیون نہیں کہتا آخر یہ ڈری اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں تمہاری زبان ہوں تمہاری کتابوں کی ہی
 نوایا کہ جامع محمد بن غیل اور امام ابو حنین سی ہی سطر کا خواب قبل ہی در صاحب بخاری کی تصنیفین بہت میں ایک تو بخاری دوسری کتاب
 تاریخ اور تیسری کتاب اب جو تھی کتاب نفع الدین و رسوا انکی بہت کتاب میں ہیں اعلیٰ رازی کلام کی ہندیک لکھیں و آئی الحسین مہسلیہ
 بن مجاہد القشیر سے اور اسناد ابی حسین بن جعفر قشیری کی اس حوالہ سلم کا یہ ہے کہ امام کا سلم بن جعفر ہی و کونیت انکی ابو اسدین
 اور قوم انکی قشیری ہی اور وطن کا پیش پوری پیدائش انکی دو سو چار ہجری میں و ایک قول میں دو سو چھپ میں و ابو حاتم راضی اور بزرگ ہی
 ابو بکر بن زید سلم سی وایت کہتے ہیں و یہ خود ہی محدث ہیں و ابو حاتم راضی نے سلم کو خواب میں یکجا اور اسکا احوال او نہیں سی
 پوچھا سلم نے کہا کہ حق تعالیٰ نے جنت کو مجھ پر حاکم کر دیا ہے جہاں چاہتا ہوں ان تہا ہوں و ابو علی انکی ہی بعد ازاں انکی کی ایک شخص
 نے کہ خواب میں یکجا و پوچھا تجھ کی پیغمبر سی خات ہوئی کہا بے یختری کہ ہاتھ میری میں ہی و وہ جزو تہا کتاب صحیح سلم کا و کتاب تاریخ میں مذکور
 سی کہ اس سلم کی مجلس میں کر ایک حدیث کا ہوا و لوگوں نے سلم سی پوچھا او سو وقت سلم کو وہ حدیث معلوم ہوئی آخر اپنی گہر میں انکی اور ایک
 نوکر ابراہیم کہو رو کا اپنی یاس کہا اور اس حدیث کو وہ تہا نہا شروع کیا اور ایک ایک کہو کہانی شروع کی کہ وہ حدیث آپ لکھیں میں نے تہا
 نے کی شغل میں تمام و وہ تو کر کہو رو کا نہ گیا و بیان نہا و یہی سبب انکی مرگ کا و روفا انکی تو اسکی اس جو بیویوں کے سال و سو گشت ہوا
 ہجری میں و سلم کی کتاب میں تصنیف کی ہو میں ایک تو صحیح سلم سی و رسوا انکی اور یہی بہت تصنیفین میں تل سند کیہ اور جامع ایہ و کتاب اللیل و
 کتاب و ہام حدیث و کتاب تہا و کتاب بن لہی الار او واحد و کتاب طبقات مختصرین اور کتاب الاسار و الکافی و کتاب لوجہ بدن اور
 کتاب حدیث عمرو بن شعیبہ کے کتاب تاریخ مالک و کتاب تاریخ ثوری و رسوا انکی ہی میں و آئی عبد اللہ اللہ مالک بن انس الکما صبحی
 او اسناد ابی عبد اللہ مالک بن انس سمجی کی اس حوالہ مالک کا یہ ہے کہ امام کا مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن اسحاق بن
 غیمان بن فضیل ہی اور دوسری محدث نے یہ شرح صحابہ کی ابو عامر کو ذکر کیا سی و کہا انکی نہیں کیا میں کیل کو ذکر کیا ہوا ابو عامر کو سی بہت سبب
 حضرت علی زمانہ میں پیدا ہو چکا تھا اور بیٹا ابی عامر کا مالک وایت کر تہا ہی حضرت عثمان سی و را و صحابیوں کی و تہا محمد بن غیل نے یہ
 شرح مختصر ضلیل کی ابو عامر کو اس طرح ذکر کیا ہی کہ ابو عامر یہ را و مالک کا صحابی ہی حاضر ہوا ہی حضرت کی ساتھ ساری غزوہ میں ہوا و
 قضا التہا ہی ذکر کیا ہی او کہ میں کچھ ذکر نہیں و رقم انکی مسجی سی و یہ پیش امام مالک کی یہ سال الف وین جو ملی ہی و مدت علی ملی و درین میں
 برس لگے ہی اور امام مالک یہ طلبت کی حرص بہت کہتے ہی اور اتباع سنت غیرہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت تھا و اسناد راہ طلبت
 کی میں کہ کچھ اپنی یاس مایہ ترک نہی تھی گہر کی کریان و کہا اگر نہی تہا لہی و کتابوں میں طرح کہیں و بعد اسکی سیانی اس پر جو ملایا و فتن بہت
 ہوئی و حافظہ اسکا بہت قوی تھا کہ وہ نہیں کا قول ہی کہ جس چیز کو میں نے حافظہ میں لکھا تھا یہ او سکھ لہی مولانا تھا اور یہ ملی مٹھنا
 انکا و اعلیٰ تعلیم کرنی حدیث کی شران برس کی عمر میں تھا و نقل ہی کہ جبہ نو میں پہلی جمعیت بیان کرنا کہ تہا ہی و ان میں ایک تری
 عمدہ راوی مدینہ میں مری ایک عورت غسالہ اسکی غسل دینی کی و اعلیٰ سی و غسل دینی میں تہا و س سالہ کا تہا حدیث یہ دیو چا لہی
 انکی کو یہ عورت مری والی کیا زنا کر والی تھی و میں کہنے کی ساتھ با تہ سال کا تہا حدیث یہ چک گیا تہا سی اگر تہا ہی تہا و اسکا

شہ مجاہد سی جہانگیر تاجا انجری میں مشکل پڑی لاپارسی کو رجوع کی طرف عالموں اور فاضلوں کی کسی فی اسکا علاج بتلایا آخر طرف امام مالک کے
 رجوع کی امام مالک نے پوچھا کہ کیا اس عورت عنال کو تہمت کے مدار و حجب و سی نشی کوڑی ماری تب عنال کا ہاتھ شرمگاہ بیت کی سی جہا
 ہوا وہ وقت سی ان کی عظمت کمال علم کی لوگوں کی نزدیک ثابت ہوئی اور انہوں نے اپنی ہتھسی ہزار چھتین لکھی تھیں اقطنی نے کہا یہ اتفاق
 کسی محدث کو نہیں ہوا اور تمام محدثوں نے بیع حرم مدینہ کی استغناء نہیں کیا باہر حرم کی جاتی تھی نکاحات بیماری کی میں باضرورت کی میں لاجاری
 کہ اوسے جگہ جاتی تھی اور کتاب و طحا کو قریب ہزار کی آویسوں نے اون سی سنی اور سند کی بعد اسکی یہ کتاب و طحا بہت پہلی اور لوگ فیض
 یاب ہوئی و اسکا علم و آئی عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی اور مانند ابی عبد اللہ بن ادریس شافعی کی فکنت امام
 شافعی کی ابو عبد اللہ نام افکار و نسب و کا اس طرح سی ہی کہ محمد بن و میں بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن
 عبد یزید بن ہاشم بن طلب بن عبد مناف القریشی لطلبی شافع کو مطلبی کہتی تھی کہ سوطی کہ انکا جد علی مطلب تھا اور مطلب بہانی تھا ہاشم بن
 عبد مناف کا اور ہاشم بن مطلب کا و سکی اولاد میں امام شافعی میں و ہاشم بن عبد مناف کا کہ بہانی مطلب کا ہی وہ جد آنحضرت کا ہی اور
 شافع نے ملاقات آنحضرت سی کی ہی اور باب شافع کا کہ نام و سکا سائب تھا و ہر کی نشان بردار تھا ہاشم کا و شافع کی طوف سی اور
 اوسے لڑائی میں قی یون میں پکڑا آیا اور بدلا دیکر چوہا اور چوہا مسلمان ہوا اور پیدائش امام شافعی کی بیچ سن ڈیڑھ سو چھی کی بیچ غزہ کی ہوئے
 اور بقول بعضی کی بیچ عسقلان کی اور بعضی قول میں بیچ مناک کی اور اون کو کہ میں لیگی و نشو و نما اوسے جگہ پایا اور سات برس کی عمر میں
 قرآن تمام یاد کر لیا اور جب سات برس کی ہوئی موطا کتاب امام مالک کی یاد کی اور فقہ مسلم بن خالد سی کہ اوسن ماہ میں مفتی تھے پڑھی اور
 جب پندرہ برس کی ہوئی اسوقت کی علمانی اون کو اون دیا فتویٰ دینی کا اور بعد اسکی و ہون نے کہ کوچ کیا مدینہ کی طرف اور امام مالک کی
 صحبت میں رہنا اختیار کیا اور امام شافعی نفیسی سی کہ ابتدائے میں مجھ کو شوق شعر کا بہت تھا اور بہت شعر یاد کی تھی مینی کہ ایک دن کعبہ کی سایہ میں
 بیٹھا تھا میں و میری نزدیک کوئی نہ تھا چھی سی ایک و زانی کہ مینی خوب سنی کہ کوئی کہتا ہی یا محمد طلیک بالثقة و رع الشعری اسی محمد لازم پکڑ تو
 مضبوطی کو او چوہا تو شعر پڑھنی کو اور امام شافعی سی نقل ہی کہ پہلی بالغ ہوئی سی حضرت یحییٰ بن عبد اللہ بن علی سلم کو مینی خواب میں کہا کہ فرستے
 میں اسی لڑکی کہا مینی ابیک یا رسول اللہ فرمایا کہ کس قوم کا ہی تو مینی کہا تمہاری قوم میں کا فرمایا کہ نزدیک میری آو رہو نہ کہول میں نزدیک
 گیا اور اپنا سونہ کہو لا مینی آنحضرت نے لعاب اپنی مونہ کا میری مونہ میں ڈالا اور فرمایا کہ جابرکت دمی اللہ تعالیٰ بیچ تیری پس بعد اوس
 خواب کی مجھ کو خطاب بیچ حدیث کی اور کلام عرب کی واقع نہ ہوئی اور پیر امام شافعی کہتی ہیں کہ جب میں امام مالک کی پاس پہنچا میری باتیں اونہوں نے
 سنیں اور قیافہ سی معلوم کیا اور پوچھا کہ نام تیرا کیا ہی مینی کہا نام میرا محمد سی جب کہا اونہوں نے اسی محمد تقویٰ کر اور و خدا سی اور بچتا رہ
 کن ہوں سی کہ تجھ کو اللہ تعالیٰ بڑی شان دیکھا در میان امت سول مقبول کی اور میں مدت تک اون میں حاجب تحصیل علم سے فارغ ہوا اور
 پروانگی سفر کی امام مالک سی چاہی مینی تب وقت حضرت کر نیکی اونہوں نے مجھ سی کہا اسی جوان حق تعالیٰ نے بیچ دل تیر کی نور ڈالا ہی پس لے لے
 کو اسبب گناہ کی دور نہ کیجو اور امام شافعی امام مالک سی و رعیان بن عیینہ سی اور عبد الغزیز در اور دمی سی و رسوا انکی بہت خلق سی روایت
 کرتی ہیں اور امام شافعی سی امام احمد حنبل اور ابو ثوری و رمزی روایت کرتی ہیں اور سوار انکی و رہی امام شافعی سی وایت کرتی ہیں و حجت
 کہ امام مالک سی حضرت ہوئی بیچ بغداد کی بیچ دو بریل و من جا گہ بھر لی وروانگی عالموں سی حدیث و فقہی پیر و ہانسی کہ میں آئی پیر دو بار بغداد
 کو گئی بعد اسکی قصد مصر کا کیا اور تعلیم میں مشغول ہوئی اور کتاب میں تصنیف کی چنانچہ بیچ اصول دین کی چودہ کتابیں تصنیف کیں اور بیچ فروع

دین کی سو کتاب سی زیادہ کہیں اور امام احمد سی نقل ہی کہ میں نے نسخہ او منسوخ حدیث میں سی اور خاص اور عام اور مجمل و مفصل
 نہ جانتا تھا جب تک کہ امام شافعی کی صحبت میں بیٹا تھا اور امام محمد شافعی کی نقل ہی کہ امام شافعی نے کتاب وسط امام اعظم
 کی مجاہدہ بطریق عاریت کی لی ایک رات اور ایک دن میں تمام یاد کر لی و وفات کی سلخ رجب کو دن جمعہ کی دو سو چار ہجری میں اور اسی
 روز عصر کی بعد دفن کیا چچ قراؤ مصر کی والدہ علم و آبی عبد اللہ احمد بن محمد بن محمد بن حنبل الشیبانیؒ اور اسی عبد اللہ
 احمد بن محمد بن حنبل شیبانی کی وفات احوال انکا یہ ہے کہ کنیت انکی ابو عبد اللہ اور نام انکا احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن
 ادریس بن عبد اللہ بن حبان بن اسد بن بقیہ بن نزار بن معد بن عدنان شیوا اور شہداء تھے بیچ حدیث کی اور فقہ کی اور زہد و ورع
 انکو بیچ عبادت کی بہت تھا اور بغداد میں انکا ٹھکانا ہوا اور طلب علم اور تحصیل حدیث کی اسی جگہ کی بعد اسکی واسطی سی حدیثوں
 کی کو فو اور بصیرہ اور کہ اور مدینہ اور یمن اور شام اور اور جزیرہ یون کیطرف گئی اور حدیثیں لکھیں و سنیں عالموں اور شہرؤکی سی و
 روایت کرتی میں یزید بن ہارون اور یحییٰ بن سعید قطان و رسیان بن عیینہ اور شافعی و سواد انکی و رسیان سی ہی و رسیان ہی بہت
 لوگ نقل کرتی میں انہ محمد بن حنبل بخاری کی و سلم بن حجاج قشیری کی و ابو زرع اور ابو داؤد سجستانی و سواد انکی اور اسحاق بن راہویہ لی ان کی حق میں
 کہا ہی کہ احمد بن حنبل حجت ہی یعنی دلیل ہی در بیان خدا کی اور بندہ و خدا کی اور امام شافعی نے انکی حق میں فرمایا ہی کہ بغداد میں سیسی
 کوئی نہیں جو اس کے زیادہ ہو پر پیچ گاری میں و تقویٰ میں و علم میں احمد بن حنبل سی و احمد بن سعید دارمی نے کہا ہی کہ نہیں کجا مانی کسی
 جوان کو کہ بہت یاد رکھنی والا ابو حدیث پیغمبر خدا کی احمد بن حنبل سی اور کتاب انکی کہ نام اسکا سند ہی مشہور ہی و رسیان محمد شین کی
 اور حدیثیں اس میں زیادہ ہیں مثلاً ہزار سی اور ابو داؤد سجستانی سی نقل ہی کہ کہا صحبت میں بیٹھا احمد بن حنبل کی گویا کہ صحبت
 ہی آخرت کی کسوٹی کی کہ انکی مجلس میں ذکر سوار اور دین کی نہ تھا اور ذکر ہی کہ احمد بن حنبل نے فقر اختیار کیا اور ستر برس او سپر صبر کیا
 اور کسی سی کچھ قبول نہ کرتی تھی اور محمد بن موسی کہتا ہی کہ اہل مصر گنجین عبد الغزیری و اسطی بطریق میراث کی لاکھ شرفی سونی کی کسی
 جانور پر لا کر چچ بغداد کی اچھی و حسن بن عبد الغزیری او سین سی تین تہلیان ہزار ہزار شرفی کی کہ سب میں ہزار ہزار احمد بن حنبل کی و اسطی
 بھیجیں اور کہا کہ اسی ابو عبد الغزیریہ مجکو میراث میں بوجہ حلال پہونچا ہی سکوی بھیجی وراپنی اہل و عیال پر خرچ کیجی امام احمد بن حنبل نے
 فرمایا کہ اسکی مجکو کچھ حاجت نہیں اور ایک شرفی ہی او سین سی قبول نہیں کی اور اسی قسم کی باتیں ان سی بیچ مقاصد صبر اور
 توکل کی اور استغنا کی اور تقویٰ کی اور پر پیچ گاری کی بہت سی ہیں و پریدائش انکی بیچ بغداد کی ایک ہو چو نہ ہو ہجری میں ہی اور
 وفات انکی ہی بیچ بغداد کی دو سو اکتالیس میں جمعہ کی دن وقت چاشت کی اور دفن کیا بعد عصر کی والدہ علم و آبی عیسیٰ محمد بن
 ابن عیسیٰ الشریفیؒ اور اسی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی کی وفات احوال ترمذی کا یہ ہے کہ کنیت ان کی ابو عیسیٰ اور نام
 انکا محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسی بن صفا کہ ترمذی ساتھ زہد کی ترمذی نسبت ہی طرف شہ ترمذی کی اور جہہ ہی ہجری میں محدثوں
 میں ہیں اور تصنیف انکی کتاب جامع ترمذی دلالت کرتی ہی اور یہی علم انکی اور اس کتاب میں ونبون لی کتنی باتیں لازم کپڑی
 ہیں ایک یہ کہ جو حدیث صحابیوں سی او نکو دینچی ہی و صحابیوں کا نام بیان کر دیتی میں تاکہ شہود او متواتر و احاد ہو نہ حدیث کا معلوم
 ہو جاوی اور دوسری یہ کہ اس کتاب میں ونبون لی یہی ہی لازم کیا ہی کہ مذہب اختلاف علما کا بیان کجی و تیسرے یہ کہ جگہ گہوی کا
 احوال و کجا و ضعیف کا بیان کر دیتی میں اور حدیث کا جمل بیان کر دیتی میں کہ صحیح ہی حسن ہی یزید ہی و تیسرے میں باتیں باقی

دارقطنی ہی اور ربیع بن ریحان کی مثنوی کی مدح کی و ارقطین کہلاتا تھا اور بعضی روایت میں وفات انکی
 آجوبین ہی صحیحہ جرحات کی دانت اعلیٰ علم و اکبری بکر احمد بن الحسین البکھیتی اور ابی بکر احمد بن حسین بہیقی کی وف
 احوال یہی کا یہی کہ گنیت ان کی ابو بکر نام و نکاح احمد بن حسین بہیقی یہی ایک پیشوا و مقتدا تہی اہل حدیث میں اور انکی کتاب میں
 تصنیف بہت میں نقل ہی کہ تصنیف انکی سات ہزار چھتک چوبیس و شہور کتابوں و انکی میں سی کتاب مبسوط اور کتاب السنن اور کتاب دلائل
 الغلوۃ اور کتاب حفت علوم حدیث و کتاب جنت النور اور کتاب دایہ و کتاب فضائل صحابہ اور کتاب فضائل وفات و کتاب شعب
 الایمان اور کتاب خلافیات اور پیدائش ان کی شعبان کی مینسی سال تین سو چو اسی سچین اور وفات ان کی بیچ نیشاپور کی چار سو
 پچہین ہجری میں اعلیٰ علم و اکبری الحسین بن معاویہ العبدی رحمتی اور ابی الحسن زین بن معاویہ عبدی رحمتی و وفات اور احوال زین
 کا یہی کہ گنیت انکی ابو حسن نام اکابرین بن معاویہ العبدی و عہد سی نسبت ہی طرف عبدالدار کی کہ ایک تسبیح شہور ہی و وفات
 میں اور وفات انکی باسعویس بن معاویہ عہد سی نسبت ہی طرف عبدالدار کی کہ ایک تسبیح شہور ہی و وفات
 انکی میں ابن تلوۃ والی فی انکی کتابوں ہی نقل کر کر نام اوس کتابانی کا لکھنا یہی و سوار انکی و وانی ہی نقل کی میں لیکن کہ جسکی کہ
 انکی کتابانی صنف و غیرہم و قلیل ماکھو اور سوار انکی اور وہ کم میں ف اور احوال بعضی عیروان کی کا یہی ہی و ان
 غیر و ان میں ایک نام نووی میں لقب و نام محلی لدین و گنیت و انکی بوزکریا اور نام او کا یہی بن شرف خرامی ساتھ حارطی کی ریت
 اور سی سی منسوب ہی طرف حرام کی کہ نام و ان کی ایک بد کا یہی و و نووی ایک مکان ہی تعلق و مشق کی بیچ شام کی نسبت نووی
 اوسلی طرف ہی اور کہ یہی و سکون و اوس ہی کہتی میں پیدائش ان کی بیچ شہر نووی چہ ہواکتیس میں محمد کی پہلی شہر میں و وفات انکی
 بدہ کی رات چو و ہون جب کہ چہ سوتر میں اور بعضی ان غیر میں بن جوزی میں گنیت و انکی ابو الفرج نام او کا عیروان بن علی بغدادی شہلی
 صدیقی شہور را بن جوزی نسبت ہی ایک مکان کی طرف کہ اوسکو فخرہ و سوز کہتی میں عالم و فاضل فقہی و محدث فصیح اور مبلغ او صاحب
 تصانیف بیچ تفسیر و حدیث اور فقہ کی و سیر و تاریخ اور اخبار اور مواظ کی و مختار و تہا بیچ زمانہ اپنی کی ان علوم میں پیدائش انکی
 بیچ پانسو سترہ کی ہجرت سی و وفات انکی پانسو ستانویں ہجری میں اور کتاب میں انکی کتنی ہی تصنیف کہ ہوں بیچ بیچ ایک کتاب انکی بیچ
 موضوعات حدیث کی کہ اوسمین حدیثین موضوع بیان کی میں و ایک کتاب انکی تلبیس اللیل او سین بیان بدعت کا و خلاف سنت
 کا یہی و اقوام شیطانی کا یہی بیان ہی و بیچ انکار جماعت صوفیہ بدعتین کی خوبیاں لکھنا یہی و ایک و ایک قصداں کا عجیب قول ہی کہ
 ایک دن در بیان سنی و شیعہ کی جہل و اڑیہ و تفصیل حضرت ابو بکر کی و حضرت علی کی میانک کہ اسمین خوب بحث و اختلاف ہوا آخر پر
 حکم ابن جوزی کی و نووی ہوں اور و ان دونوں میں حکومت ہی شیعہ کی چنانچہ ابن جوزی منبر پر و اعلیٰ خط کہنی کی چڑی ہی کہ اوس وقت ایک
 شخص نے و ان دونوں میں سی یو چہ کہ من افضل الصحاب یعنی کون بہر ہی صحابہ میں سی و ہون فی و ان دونوں وقتوں کی حمایت کر کر جواب دیا و اعلیٰ
 و وفات انکی اور جواب یہ کہ من افضل صحابہ رسول اللہ الذی ہدی فی ہدیہ افضل صحابہ رسول اللہ کی وہ ہی کہ بیٹی اوس کی بیچ گہر
 او انکی ہی ہی بہر ہجرت اس کہنی کی ابن جوزی و مائسی چل کہی ہوں تا کوئی یو چہنا احوال افضل کا گرتی و وہ دو نو فرقہ خوش ہو کر اپنی
 اپنی مذہب و افاقہ ان فضیلت کا بلکی یعنی سی فی جاناکہ ہی حضرت ابو بکر کی بیچ کہ بتول خالی ہی فضیلت انہیں کو ہی و شیعوں فی جاناکہ
 کہ بیٹی بہر ہجرت انکی بیچ گہر حضرت علی کی ہی فضیلت و نہیں کو سی غرض کہ و ان دونوں میں و سوفت مع شرمو گیا و انکی اذ انست الحمد لیث الہم

اور خوف یعنی وہاں کوئی امر باعث ترک اور عاق کا ہو گا پس باعث اختصار کیا ہے کہ وہ کلمہ حدیث دراز کا مناسب پ کی ہو گا اور اگر
 مناسب و سکل ہو گا یا ایک کلمہ مناسب سبب کی ہو گا اور اگر کلمہ مناسب سبب کی پس جہان ان و نوبان تو نہیں سی یکبات پائی جائیگی
 اور کلمہ مختصر ہی بیان کرو گا اور اس بات میں تاج مصباح والی کتابوں کا و جہان ان و نوبان تو نہیں سی نہ پاؤں گا ساری حدیث بیان
 اور ان کا اگرچہ مصباح والی ان اختصار کیا ہو گا و ان عذرت علی اختلاف فی الفضلین من ذکر غیر الشیخین فی الاول
 و ذکرہما فی الشان فاعلم ان بعد تدبیر کتاب الجمع بین الصحیحین للحمیدی و جامع الاصول اعتدلت
 علی صحیحین الشیخین و ممکنہما اور اگر خبر دار ہو تو او پر اختلاف کی بیج دو فصلوں کی ہے یعنی کرنا غیر شیخین کا بیج فصل
 اول کی اور زوارون دو نو کا بیج فصل و سیر کی پس جہان میں کہ بات نہیں صنادیدوں سبب غفلت اور ہونے کی بلکہ تحقیق بعد تلاش کرنی
 میری کتاب مع بین الصحیحین جیدتی کی اور کتاب جامع الاصول کی اعما کی مانی و صحیحین شیخین کی اور متن و مکی کی ف یعنی صحیحین
 ان جو خبر الیابی کہ پہلی فصل میں حدیثین بخاری اور مسلم کی مانی اور دوسری میں غیر بخاری و مسلم کی اور تیسری حدیثوں فصل اول کہ غیر بخاری
 اور مسلم کی طرف نسبت کیا ہے اور بعض حدیثوں فصل و سیر کی کہ بخاری و مسلم کی طرف نسبت کیا ہے نسبت ہی کہ مینی چاروں کتابوں
 کو ان کی گوئیوں میں تلاش کیا اگر ان میں یا تو نسبت شیخین کی طرف کی اگرچہ مصباح والی ان غیر ان کی طرف نسبت کی ہو اور اگر ان میں یا تو ان کی طرف
 نسبت کی اگرچہ مصباح والی ان کی طرف کی ہو غرض کہ تلاش میری غالب ہے کہ یا کتابوں میں تلاش کی ہو شیخین کا نہیں اور دوسرے ہی بلکہ
 مقصور مصباح والی کتابی کہ چوک لیا و ان سرائیت لاختلاف فی نفس الحدیث قد لک من انکشاف طر و الاحادیث
 اور اگر دیکھی تو اختلاف بیج اصل حدیث کی پس یہ سبب مختلف ہونے سند و حدیث کی ہی ف یعنی مصباح والی ان او طر
 لفظ حدیث کی روایت مینی میں و مینی اور طر تو یہ سبب مختلف سند و ان کی ہی کہ مصباح والی کو ایک سند ہی و لفظ بیجی اور مینی و سند
 او طر و لعلی ما اطلعت علی تلک الروایۃ الکی سلکھا الشیخ رضی اللہ عنہ و قلیلہا ما تجد اقول ما وجدت
 هذه الروایۃ فی کتب الاصول او وجدت خلافہا فہاذا اوقفت علیہ فانشب القصص
 الی القلۃ الدرایۃ لا الی جناب الشیخ دفع اللہ قدرہ فی الدائرین حاشا للہ من ذلک اور شاید کہ میں نہیں
 خبر دار ہوا او پراوس روایت کی کہ لایابی و سکو بیج راضی ہو اسدوس سی و کریم یا و گاتوا و سکو کہ کتاب ہونے کے نہیں پائی مینی یہ روایت یعنی چوک حدیث
 والی ان ذکر کی ہی بیج کتابوں اصول کی پایا مینی خلافت اس روایت کی اصول میں جو وقت کہ خبر دار ہو تو او پر اس اختلاف کی پس نسبت کر
 قصور کو طرف سیری و سطلی یا کی کی نہ طرف جناب شیخ کی بلند کری اس قدر اسکی بیج دو نو جہان کی پاکی ہی و سطلی اس کی اس سی ف و کتب
 اصول میں س جگہ و کتاب میں کہ مذکور ہو میں پہلی مثل بخاری و مسلم وغیرہ کی اور پاکی ہی و سطلی اس کی اس سی ف یعنی پاکی ہی شیخ نسبت قصور
 سی اور یہ کہنا میرا و سطلی حق میں خاص اسد ہی کی مینی ہی نہ و سطلی کسی و رام کی رحمہ اللہ مراد اوقفت علی ذلک بنہما علی و اشہد
 طر یقہ الصواب رحمت کریم اسد اس شخص کو کہ جب واقف ہو او پر اسکی خبر دار کری ہو گا و پر اسکی اور راہ بتا دی ہو گا راہ صواب
 کی ف خبر دار کر دی او پر اسکی یعنی او پر ہونی اس روایت کی کہ مصباح والا لایابی اور مینی نہیں پائی ہے اصول میں ہیں ہو
 خبر دار کر دی یعنی ہماری زندگی میں ہستی کہہ دی اور بعد مرئی ہماری کی ہماری کتاب میں لکھ دی یا اسکی حاشیہ میں لکھ دی و لہ ا
 محمد فی التفسیر التفسیر بقدر الوسع والطاقة ونقلت ذلک لاختلاف کما وجدت

اور نہیں خصوص کیا مینی کوشش میں پچ کہودنی اور ہونڈنی کی موافق وسعت کی اور طاقت کی اور نقل کیا مینی یہ اختلاف جیسا کہ پامانی **ف** یعنی جیسا کہ دیکھا مینی اصول میں وسیطہ نقل کر دیا اور نہ اکتفا کیا مینی ساتھ تقلید شیخ رح کی یہ جواب ہی سوال مقدار اگر کوئی بھی انہوں نے اگر اطمینان چاہی کہ انہوں میں خوب تلاش کی اگر خوب تلاش کرتی تو کہیں اسکا کج بانی تو اسکا جواب مستغنی کیا مینی اپنی طرف سے یہ کہ قصور نہیں کیا تلاش کرنی میں **وَمَا أَشَارَ إِلَيْكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ عَرَبٍ أَوْ ضَعِيفٍ أَوْ خَيْرٍ مِنْهَا بَيِّنَاتٌ وَجْهٌ كُنَّا لَنَا وَسَالِ الْبُشَيْرِ لَكَ جِسَارٌ فِي الْأَصُولِ فَقَدْ تَقَيُّتُ فِي مَشْرِكَ الْأَلَا فِي مَوَاضِعَ لِعِصْرَضٍ** اور وجہ کہ اشارہ کی طرف اسکی شیخ رضی اللہ عنہ کی غریب سی یا ضعیف سی یا سوان دونوں کی بیان کیا مینی سب اسکا اثر اور جس پسند کو نہیں اشارہ کیا طرف اسکی اور ان میں کچھ اصول کی ہی پس تحقیق پیروی کی مینی شیخ کی پچ چہودری اسکی کی مگر پچ کہتے ہیں جہوں کی واسطی کسی شخص کی **ف** یعنی مصباح والی فی مصباح میں بیان کیا ہی بعضی حدیثوں کو کہ یہ غریب سی یا ضعیف یا شاید ہی یا سکا ہی تو مشکوٰۃ والی فی اپنی کتاب میں سب غریب ہونی اور ضعیف ہونی اور شاید ہو گیا بیان کیا اور جہگہ مصباح والی فی مصباح میں غریب ہونا اور ضعیف ہونا بیان نہیں کیا تو مشکوٰۃ والی فی بالکل اسکو چھوڑ دیا ہی مگر بعضی جگہ سبب بعضی شخص کی بیان کر دیا اسکا اثر اور بعضی لوگ اس حدیث میں کلام او طعن کہتی تھی ساتھ وضعی اور باطل ہونی کی انہوں نے ترمذی وغیرہ سے نقل کیا کہ یہ حدیث صحیحہ یا حسنہ اور غریب و ضعیف یہ تین میں حدیث کی بعد ترجمہ خطبہ کی موافق اصطلاح محدثین کی ان کو اشارہ کیا ان کے بیان کر دینے **وَرُبَّمَا جِدَّ مَوَاضِعَ مُهْمَلَةٍ وَذَلِكَ حَيْثُ لَمْ أَطْلَعْ عَلَى رَاوِيَةٍ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ فَإِنَّ عَشْرَتَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَحْسَنُ خَبْرًا وَتَمَيُّتُ الْكِتَابَ بِمَشْكُوتِ الْمَصَابِيحِ** اور بعضی جگہ یا و کیا تو کہ ام کتاب کا نہیں کر کیا مینی چھٹی حدیث کی اور یہ اساطی ہی کہ نہیں خبردار ہوا میں اور روایت کر نہ والی اسکی کی پس چہودری مینی اس جگہ سفیدی میں اگر خبردار نہ ہو تو اوپر اسکی پس ملا دی اسکو ساتھ اس حدیث کی نیک سی اسد محکومہ اور نام کہا مینی اس کتاب کا مشکوٰۃ المصابیح **ف** مصباح جمع مصباح کی ہی مصباح کہتی ہیں چہرے کو اور مشکوٰۃ کہتی ہیں طاقت کو بیسی کی چہرے کی جاتی ہیں بیچ طاق کی اسد طرح کتاب مصباح کہی ہوئی ہی اس مشکوٰۃ میں **وَأَسْأَلُ اللَّهَ التَّوَفِّقَ وَالْإِعَانَةَ وَالْهُدَايَةَ وَالصِّيَانَةَ وَيَتَّبِعُهُ مَا أَفْضَلُ** اور سوال کرتا ہوں میں اللہ سے توفیق کا یعنی تصنیف کتاب پر اور طرح مذکور کی اور تمام کرنی پر اور سب امور پر اور مدد کرنی کا اور ہدایت کرنی کا اور سچائی کا یعنی خطاسی اور آسان کرنا اس چیز کا کہ قصد کیا مینی اس کا وہاں **يَتَفَعَّلُ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ فَجَمِيعُ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَكَأَحْوَلُ دَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ** اور سوال کرتا ہوں یہ کہ نفع دی مجھ کو یہ زندگی کی اور بھی مرنے کے اور سب مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو کفایت ہی محکومہ اور اچھا ہی کار ساز اور نہیں بازشت گناہوں سی اور نہیں قوت اور پر بندگی کی گامی ساتھ اسد کے کہ غالب ہی حکمت والا **ف** نفع دنیا زندگی میں یہ ہی کہ توفیق ہو محکومہ مطالعہ کرنی کتاب کی اور لوگوں کی سہاگے کی اور موافق حدیثوں کے عمل کرنے کے اور فائدہ پہنچے مرنے کے یہ ہی بہت میں داخل ہونا اور جواب ملنا اور اسد کی ضائع نہ ہونے **فصل** اب بعد کے پہلی حدیث میں مشغول ہونی سے کہتے ہاتھ جانا چاہیے کہ حدیث پڑھنے میں کام آوینے کے اور موجب ہون کے زیادتی سبب کو ایک بات ان میں سے

پہلے ہی کہ اول حدیث کو معلوم کریں حدیث محدثین کی اصطلاح میں کہتی ہیں قول و فعل و سیرت و حال و تقریر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کو محض قول و فعل کی ظاہر میں اور سیرت یعنی خصلتیں اور بیان صورت شکل حضرت کا اور حال جیسے کہ کہیں نذرانہ کہ حضرت کا جنگ احد میں
 شہید ہوا یا مثل اسکی اور محض تقریر کی یہ ہیں کہ مثلاً ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رو برو ایک کام کیا یا ایک بات کہی و حضرت اوپر
 مطلع ہوئی اور اس سے منع کیا اور نہ انکار کیا اور سکوت کیا اسکو تقریر کہتی ہیں یہ ہی داخل حدیث کی جلی و تقریر حضرت کی محبت سے
 نادر کیسی اور بعضوں کی نزدیک قول و فعل و تقریر صحابہ اور تابعین کو ہی حدیث کہتی ہیں اجمع حدیث کہ حضرت تک پہنچی اسکو حدیث
 مرفوع کہتی ہیں جیسا کہ کہیں کہ کہی یہ حدیث یا کیا یہ کام یا تقریر کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا کہیں بن عباس سے یہ حدیث مرفوعاً آئی
 ہی یا کہیں رفع کیا اسکو ابن عباس نے اور جو کچھ صحابہ تک پہنچی اسکو حدیث موقوف کہتی ہیں جیسا کہ کہیں کہ کہی یہ بات ابن عباس نے یا تقریر
 کی ابن عباس نے یا کہیں یہ حدیث موقوف بن عباس پر ہی و جو حدیث تابعین تک پہنچی اسکو مقطوع کہتی ہیں اور مشہور یہ ہے کہ
 موقوف اور مقطوع کو اثر کہتی ہیں بعد اسکی یہ جاننا چاہی کہ حدیث میں ایک سند اور اسناد ہی و ایک متن سند اور اسناد و یوں حدیث
 کو کہتی ہیں اور متن الفاظ حدیث کو پس اگر کوئی راوی حدیث کا درمیان میں نہ ہو جاوے اسکو حدیث منقول کہتی ہیں اور اگر ایک ہ جاوے
 اسکو منقطع کہیں گی اور اگر ایک سے زیادہ رہ جاوے اسکو حدیث منقطع کہیں گی اور اگر سیرت راوی نہ جاوے خواہ ایک یا کئی اسکو معلق
 کہتی ہیں اور اگر آخر سند بعد تابعی کی راوی یعنی صحابی نہ مذکور ہو اسکو مرفوع کہتی ہیں جیسا کہ تابعی کہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
 حدیثین باعتبار سند کی میں قسم پر ہیں صحیح اور حسن و ضعیف صحیح اعلیٰ مرتبہ ہی و ضعیف ادنیٰ اور حسن متوسط پس حدیث صحیح کو معلوم
 کیا چاہی کہ حدیث صحیح کسی کہتی ہیں حدیث صحیح وہ ہے کہ کتاب میں نہ نہ صرف ہی حضرت تک ساتھ نقل کرنی راویوں صاحب دلت
 کی و صاحب نقل کی نقل کی ہو اور وقت پہنچانی حدیث کی پہنچانی حدیث کا مسلمان اور بائع اور عاقل سبب ہو اور محض عدالت
 کی یہ ہیں کہ وہ راوی صاحب تقویٰ کا ہو کہ جہوت نہ ہوتا ہو اور گناہ کبیرہ نہ کیا ہو اور اگر کیا ہو تو اس سے توبہ کی ہو اور گناہ صغیرہ یعنی
 چھوٹی گناہوں پر ہی دوام نہ کرنا ہو اور سالم ہو سبب بابت حق کی سی و صاحب و ت کا ہو یعنی ایسی کام ہی وہ سنہوتی ہوں کہ لوگوں کی
 نزدیک بلکا ہو جسے ننگی سر بازار میں چلی جانا یا بازار میں ایک کوئی میں بیٹھ کر پشاب کرنا یا رستی میں چلتی ہوئی طعام یا کچھ چیز کھا لینا
 ان باتوں سے ہی پہلی خیر از کرتا ہو اور محض ضبط کی یہ ہیں کہ ہیشیا رہوتا کہ یاد رکھی الفاظ حدیث کی اور غفلت نہ کری اور نہ بھولے
 اور نہ شک کری وقت سنی کی و نہ وقت پہنچانی کی اور نہ طرح سی ہر شخص صاحب کتاب ہی حضرت تک نصف ان صفات کر ہوا یا شخص
 جو نقل کری و سکود حدیث صحیح کہتی ہیں پس یہ صفتیں اگر پوری و سین پائی جاوے اسکو صحیح لہذا کہتی ہیں اور اگر کچھ قصور و سین ہو اور
 کثرت طرق سے وہ نقصان پورا ہو جاوے اسکو صحیح لغیرہ کہتی ہیں اور اگر نقصان پورا نہ ہو اسکو حسن کہتی ہیں اور حدیث ضعیف وہ ہے
 کہ یہ جو شرائط حدیث صحیح اور حسن میں مختبر ہیں و نہیں سی ایک یا زیادہ و سین سے مفقود ہو اور راوی و کاعدات یا ضبط نہ کہتا ہو
 اور حدیث میں اگر راوی اسکا ایک ہی کسی طبقہ میں اسکو غریب کہتی ہیں اور اگر دو ہو وین اسکو غریب کہتی ہیں اور اگر زیادہ
 دوسے ہو وین اسکو مشہور اور مستفیض کہتی ہیں اور اگر کثرت روایت کی اس حد کو پہنچی عقل کی نزدیک محال ہو جہوت ہونا
 اونکا اسکو متواتر کہتی ہیں اور اقسام حدیث سے شاذ اور منکر ہی شاذ وہ حدیث ہے کہ روایت کی گئی ہو مخالف اس حدیث
 کی کہ روایت کیا ہی اسکو ثقات نے اور منکر وہ ہے کہ روایت کری اسکو راوی ضعیف مخالف اس کی کہی کہ ضعیف اسکا کثر ہو ہی

اور مقابل منکر کی محروفت قسمین حدیث کی میں اختصار کی یہی کہ عوام کو انکا سمجھنا بھی کل ہوگا سپر اکتفا کیا اور یہ بقیہ قسم حضرت
شیخ عبدالحق کی ترجمین سی لکھی ہیں اور کتابین صحاح ستہ خوشہو بین یہ پہنچا رہی و سلم اور جامع ترمذی و سنن ابو داؤد و نسائی
اور ابن ماجہ و جصوکی نزدیک بدلی بن ماجہ کی موطا امام مالک کی ہی پس سو اسی بخاری مسلم کی چار کتابوں باقی میں ہر طرح کی حدیثیں ہیں جس
نہی و حسن ہیں و ضعیف ہیں چنانچہ انکی مصنفون فی بیان کر دیا ہی **ف** پہلی ہی حدیث کہ حضرت عمر بن الخطاب سی روایت ہی
سو احوال حضرت عمر کا یہ ہی کہ ناما و نکا عمو و کنیت او کنی ابو حفص او لقب و نکا فاروق و رب سی پہلی امیر المؤمنین کر یہی مشہور ہوئی
اور قوم ان کی عدوی و وعدوی ایک بطن ہی قریش میں و بطن یعنی ایک گروہ او و جمع ہوتی ہیں ساتھ آنحضرت کی نسب میں یہ کعب بن
لوی کی اور وجہ لقب حضرت عمر کی کہ فاروق ہوا یہ ہی کہ مدینہ میں ایک یہودی و ایک منافق کہ ظاہر میں مسلمان تھا جبکہ لڑائی لگی یہودی
فی کہا کہ چل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اس یہودی کی رجوع آنحضرت کی طرف سو اسی تھی کہ وہ یہودی سچا تھا اور جانتا تھا کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم سچی کو سچا کریں گی روایت کی کی نہ کر نیکی و منافق فی کہ اصل ہو تا تھا او نہیں کہا کہ چل کعب بن اشرف پاس کہ وہ یہود کا
سردار تھا اور یہودی ثوت لیکر سچی کو چھوٹا کر دیتی تھی او چھوٹی کو سچا سو اسی وہ منافق یہودیوں کی طرف لیجاتا تھا کہ ثوت دیکر اپنا معاملہ
جیت جاؤ نکا آخرت کو وہ یہودی و منافق کو حضرت پاس لی گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی یہودی کا حق ثابت کیا منافق رضی نہوا
ساتھ حکم آنحضرت کی باہر کل کر کہنی لگا کہ چلو عمر پاس اور وہ حضرت کی حکم سی مدینہ میں قضا کرتی تھی اور اس نیت پر منافق یہاں حضرت عمر پاس
کہ حکمت اسلام کی کر کر چکے سچا کر نیکی اور میرا حق ثابت کر نیکی آخر وہ دونوں گئی حضرت عمر پاس وراونکی رو بر وہ یہودی فی بیان کیا کہ ہم دونوں
گئی تھی حضرت پاس حضرت میرا حق ثابت کر چکی ہیں اور یہ منافق رضی نہیں ہوا ساتھ حکم آنحضرت کی حضرت عمر فی منافق سی چکا کہ یہ بات
اسی طرح سی ہی منافق فی اقرا کیا حضرت عمر فی کہا کہ تم بڑی رہو او آپ گہر میں جا کر تر واری آلی اور اوسی تر واری سی منافق کا سراوڑا
دیا اور کہا یہ حال ہی اوس شخص کا جو راسی ہو ساتھ حکم آنحضرت کی اور یہودی و مان سی اس خوف سی بہا کہ گیا اور حضرت جب نیل
آنحضرت پاس لی اور کہا کہ عمر فرق کر دینی والا ہی در میان حق و باطل کی اوسنی نسائی فاروق مشہور ہوئی چنانچہ تفسیر خضاوی میں اور
اور تفسیر مبین شان نزول اس آیت کی میں لکھا ہی **يُؤَيِّدُ زَكَاةً اَوْ يَنْكُحُ اَلْاَتَامَةَ فَاَلْعَزَافُ اَن يَكْفُرُوْا بِرَبِّهِمْ اِنَّ الشَّيْطَانَ اَن يَتَّبِعَهُمْ فَاَعْبَدُوْا**
اور اسلام حضرت عمر کا چھٹی سال ہی نبوت سی کہ چالیس سال تالیس اور دینی تین مسلمان فی تہذیب انکی حضرت عمر مسلمان ہی اور انکی سامان بنکی بعد اسلام
ظاہر ہوا پہلی اس مسلمان پوشیدہ مسلمان کی کہتی تھی و رہیہ آیت نازل ہوئی یا ایہا النبی جبکہ رسول بن ابی جحش یعنی اسی نبی کافی ہی چکے
اسد او جو کہ پیرو تیری میں مومنو نسائی اور بعد حضرت صدیق کی یہ خلیفہ ہوئی اور اوس سی سبب بیعت کی تیروین سال ہجرت سی و شہادت کی ہوئی
ایک انصاری کی ماہر سی کہ نام اسکا ابو لولود اور غلام خیرہ بن شعبہ کا تھا مدینہ کی شہر میں مسجد نبوی میں صبح کی نماز میں ہوئی دن تیسویں سی ہجرت
کو تیسویں سال ہجرت سی اور وفات انکی غزوہ محرم کو او عمر انکی تریشہ برس کی ہوئی اور انسی بہت مسحاویوں و تابعین فی حدیثیں نقل کی ہیں
اور حدیثیں مرفوع انسائی پانسو تیس نقل ہوئی میں اور انکی مہر میں یہہ لکھا تھا کہ کفی بالموت اعطایا عمر یعنی کافی ہی نصیحت کو یا کہ لکھا تو کا
اسی عمر اور تہی سخت تریح مقدمہ اسکی اور نہایت کوشش کرتی تھی امور دین میں اور نہایت صابر تھی و اللہ تعالیٰ فی مقرر کیا بتا حق انکی باہر
اور انکی سلام فی میں کو عزت ہوئی ورا بل سامان انکی سلام غمی نمی حاصل کی ورا انکی بزرگیوں و مناقب و خوبیوں کا کچھ نہا نہیں **عَنْ عُمَرَ بْنِ**
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِغَيْرِهَا مَا نَوَى فَمَنْ

کانت **هَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَمَنْ كَانَ هَجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا كَيْفِيَّتِهِمَا أَوْ إِمْرًا
 يَتَرَوُّهَا فَهَجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ مُتَقَفٍّ عَلَيْهِ** روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی سی راضی ہو جو اسد اوس کی کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر ہوئی کہ اگر ساتھیوں کی اور ہمیں ہی واسطی ہر شخص کی مگر وجہ کہ نیت کی پس جو شخص کہ ہو جرت
 اوسکی طرف اسد کی اور طرف رسول و سکی کی پس جرت اوسکی طرف اسد کی اور طرف رسول و سکی کی ہی اور جو شخص کہ ہو جرت اوسکی طرف
 دنیا کی کہ پہنچی اوسکو یا طرف عورت کی کہ کالج کری اوس سی پس جرت اوسکی طرف و پیچہ کی ہی کہ جرت کی طرف اوسکی روایت کی یہ بخاری
 مسلمانی **ف** نصف رح یہ حدیث باب سی پہلی لایا گویا اشارہ ہی کہ طالب کو چاہی کہ اول نیت خالصہ اسد کری اس علم شریف کے
 طالب کرنی میں یہ تحصیل علم کری اور معدن اتفاق کہتی ہیں اور بفضل شرف اس حدیث کی اور بعضی علمانی اس حدیث کو نصف علم کہا ہی
 اور یہ جو فرمایا کہ ہمیں واسطی ہر شخص کی مگر وجہ کہ نیت کی طالب اس جملہ کا او پہلی جملہ کا کیساں ہی یہ تاکید ہی پہلی کی کہ عمل بغیر نیت کے
 مستحب نہیں اور ایک عمل میں جتنی نیتیں کر لیا و تنی ہی فوائد و یکا مثلاً محتاج قرابتی کی دینی میں اگر نیت فقط اسد دینی کی کر لیا اسد ہی کا ثواب
 یا یکا صلہ رحم کا یعنی ملائی ناتی کا اور اگر دو نیتیں کر کا وہ ہر ثواب و یکا اسطرح مسجد کی جانی میں کئی طرح کی نیتیں ہو سکتی ہیں اور
 ہر ایک کا ثواب علیحدہ مثلاً نیت کری کہ وہ اور ہو ہی کہ مسجد کہ اسد تعالیٰ کا ہی اور جو کوئی مسجد میں آتا ہی تو اسد تعالیٰ کی زیارت کو آتا ہے
 اور وہ کریم ہی اور واجب سی کریم پر کضیافت زیارت کر نیوالوں اپنی کی کرتا ہی پس میں ہی امید و اس کا ہون میں اس نیت میں
 اسکا ثواب پاوگا اور نیت کری انتظار نماز میں ساتھ جماعت کی کہ حدیث میں آیا ہی جو کوئی انتظار کرتا ہی نماز کا گویا کہ نماز ہی
 میں ہوتا ہی پس اس نیت سی اس کا ثواب یاومی کا اور نیت کری کہ کان اور آنکھ اور تمام اعضا کو کوچہ و بازار میں گرفتار نہ ہوں
 میں ہوتی ہی بیان محفوظ میں اوس سی اور نیت اغکاف کی کری کہ علمانی کہا ہی کہ جب مسجد میں آوی نیت اغکاف کی کر لیا کری جکی نزدیک
 کہ سی کہ مدت اغکاف کی ایک ساعت ہی اونکی نزدیک ہو جائی گا اور ثواب و یکا یا یکا یہ عجب آسان عبادت ہی اور اکثر لوگ اس غیظ میں
 اور نیت کری کہ صاوق و سلام پہنچا حضرت پر اور اور دعائیں کہ حدیث شریف میں آئی ہیں وقت آئی اور نکلنے کی مسجد سی اور کا پڑنا نصیب
 ہوگا کہ ثواب فضیلت بیشمار کہتی ہیں اور نیت کری کہ مسجد میں تہائی اسد کی ذکر کی ہی اور تلاوت قرآن کی ہی یا سنی قرآن کی لیے
 یا وعظ انصیحت کی ہی میسر ہوتی ہی حدیث شریف میں آیا ہی کہ جو کوئی صبح کو مسجد میں ذکر و وعظ کی ہی جاوی مانند مجاہد فی سبیل اللہ
 کی ہوتا ہی اور جو ایک قوم پنج ایک گھر کی گہون خدا سی مٹھی اور تلاوت قرآن و ربسمین پڑھنا اور پڑھنا اوسکا کری تو گہیر لیتی ہیں اوسکو
 ملائکہ اور ڈانک لیتی ہی اوسکو رحمت و نیت کری کہ وضو کر مسجد میں نماز کی ہی جانی سی ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہے اور
 نیت کری کہ فائز دینا اور فائز لینا ساتھ حکم کی اور ارام بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد میں میسر ہوتی ہیں بسبب جمع ہونی لوگوں کے
 اور نیت کری مسلمان بہائیوں کی ملاقات کی اور اوپر سلام علیک کریگی اور نیت کری تظافر و مراقبہ مور آخرت میں اور استغفار تقصیرات
 سی کہ بسبب خاطر جمعی کی مسجد میں میسر ہی اور جائی ہمیں اور نیت کری کہ حضور باطن و آرام دل اور اتصال ساتھ مشاہدہ حق کے
 اور استغراق پنج شہود ذات کی عجب مسجد میں نصیب ہوتا ہی پس یہ بارہ نیتیں ایک مسجد کی آئی میں ہو سکتی ہیں کہ ہر ایک کا ثواب علیحدہ
 پاوگا اور مسجد تو جگہ عبادت کی ہی کیون نہ کہ یہ ثواب یکے خوش نفسانی کی نہیں چیت کریم فی باطنی ملاوٹ و کانچیں جمع ہوگا اور چاہی یہ قصد تباہ سنت کا کری حضرت
 توبہ کو دوست کہتی ہی سلی میں گاتا ہوں و قصد تخیل چکا کری و نیت کری کہ جو میری پس میں یکا خوشبو یا خوش ہوگا و قصد کری کہ کوئی لبث و میری نیت کر لیا میں

چرکا خوشبو لگا کر اور سکونیت سی بچاؤ نکا اور قصد کری معالجہ دماغ کا ناخوشبوسی دماغ میرا تازہ ہو وی و علوم و معارف خوب حاصل ہوں پس
اسی طرح ہر عمل میں بہت سی نیتیں ہو سکتی ہیں ہر ایک کا ثواب جدا جدا ہو گا اور اگر فقط و اعلیٰ لذت جہانی و خوشنفسی انسانی کی کرے گا محروم و ناخوش
رہی گا بلکہ محقق ملامت و عتاب کا ہو گا پس معلوم ہوا کہ مدار کا اور حاصل ہونا ثواب کا نیت پر ہی و رخی ہجرت کی یہ ہیں کہ کفرستان سے نکلا کر
السلام میں آمد کی خوشی کی یہی جاویں پس اگر یہ خاص آمد کی ضماندی کی یہی ہی ثواب ہو گا اور مقبول ہی و اگر نیت نیکی کی کچھ تو انہیں اور
مرد دنیا سی بیان وہ چیز ہے کہ باز رہی آمد کی یا دسی و طلب دنیا میں یا کماح کرنی میں اگر نیت ضار حق ہی ہوگی خالی ثواب سی نہیں و ایک شخص
مدینہ میں ہجرت کر کر آیا تھا و اعلیٰ طلب ایک عورت ام قیس نامی کی اوسکی حق میں یہ حدیث فرمائی چنانچہ اوسکو مہاجر مہم کتنی تھی یہ مضمون حضرت
شیخ عبدالحق کی ترجمین میں ہی اور اس حدیث میں کئی طرح سی لفظ وارد ہوئی ہیں انما الاعمال بالنیات انما الاعمال بالنیۃ والاعمال بالنیۃ ف
یجب بیان کتنی مسائل نیت کی مسئلہ ناچاہی میں حدیث میں کہ مذکور اعمال کا ہی ملا اعمال مٹی و عمل میں کہ اعمال مقصودہ یعنی قصد کی گئی ہوں صیغہ ناز و روزہ
اور زکوٰۃ اور حج پس اس طرح کی عمل بدون نیت کی تحنین قبول ہوتی ہیں خدا کی نزدیک و زریح ہوتی ہیں اگر کوئی نماز پڑھے بغیر نیت کی اوسکی نماز صحیح ہوگی
نہ قبول ہوگی اسی طرح روزہ قبول ہوگا نہ صحیح اور اسی طرح حج قبول ہوگا نہ صحیح اور حج بدون نیت کی قبول نہیں و بعضی عمل غیر مقصود ہوتی ہیں جیسی غسل و وضو
اس میں نیت کا ہونا ضروری یا نہیں پس اس میں اختلاف ہی علماء کا یعنی امام شافعی کی نزدیک منوین و غسل میں نیت کا کرنا ضروری کو سوطی کو وضو ہی و
نزدیک و نیت کی وضو و غسل نہیں تا اور امام عظمیٰ کی نزدیک وضو و غسل بغیر نیت کی ہوتا ہا ہی کو سوطی کہ انکی نزدیک نیت ہی مستحب اس سبب اگر نیت کی
تو بی وضو ہو گیا نماز پڑھنی درست ہی و مردنیت ہی ان قصد کرنا تو کما ہی طرفہ اللہ تعالیٰ کی یعنی جو کام کرے اللہ تعالیٰ کی یہی کرے و ساتھ قصد بجا آوری
حکم و طلب ضابطہ کی کرے اور بغیر نیت کی یہ یہ کہ دسی قصد کرے و زبان سے کہنا شرط نہیں ہے بلکہ دوسری زبان سے کہی و ردل غافل ہو متعین ہو اعلیٰ کتاب
مجمع لکھا ہے اعتبار زبان کا بیلیج اس میں فقہاء کو اختلاف ہے زبان کہنی سنت ہی مستحب یا مکروہ علیٰ حدیث میں ل میں چنانچہ فتح القدیر میں لکھا ہے کہ نہیں
ہوا آنحضرت سی و زید صاحب یونسی کہنا نیت کا یہ حدیث صحیح کی نہ ضعیف اور نہیں منقول ہو چارون اماموں نے و کتاب نہید میں نقل کیا ہے بعضی شیخ
فی زبان سے کہنا نیت مکروہ کہنا ہی اور بعضوں نے اسکو مستحب ہی سقد ہی للہم فی اریسلوہ کذا فیہرے و نقل کیا ہے
اس طرح کی عبارت حدیث میں حج کی نیت سی منقول ہوئی ہی اور عبادات میں منقول نہیں ہوئی چنانچہ یہ مقدمہ نیت کا کتاب شہادہ
میں مفصل لکھا ہے پختیق سکی نزدیک لکھنی الی ترجمہ کی یہ ہی کہ جب پیغمبر صلعم سی اور صحابیوں سی اور چارون اماموں سی کہنا
لفظیت کا نماز میں بار و زہ میں منقول نہیں ہوا اور یہی علماء فی اختلاف کیا ہی اسکی مکروہ نہیں و مستحب ہی میں اور بدعت ہونی
میں اور سنت ہونی میں اور قاعدہ فقہ کا یہ ہی کہ جب اختلاف ہو علماء میں در بیان سنت ہونی کی یا بدعت ہونی کی بعضے بعضے
کہیں کہ سنت ہی اور بعضے کہیں کہ بدعت ہی پس احتیاط اس جگہ یہ ہے کہ ایسی چیز کو ترک کیجی چنانچہ یہ بات ایک جگہ فتاویٰ
عالمگیری میں بھی معلوم ہوتی ہی اور اسی طرح جب اختلاف ہو در بیان گراہیت اور تحمیہ کی اوسکو ہی ترک کیجی اور جانا چاہی کہ
نیت حج عبادت کی ضرورت اور کام حرام میں نیت اثر نہیں کرتی اور مباح چیز میں اگر نیت کرے عبادت کی یا اوس مباح چیز میں
کرے کہ وسیلہ ہو عبادت کا تو ہی موجب ثواب کا ہوتا ہی اور شیخ عبدالحق دہلوی نے پیج ترجمہ مشکوٰۃ کی یہ لکھا ہے کہ علماء فی
اختلاف کیا ہی پیج نیت پڑھنی نماز کی بعد اتفاق کی اسپر کہ پکار کر کہنا نیت کا مشروع نہیں اور محدثوں نے کہا ہی کہ پیج کسی روایت
کی حضرت سی نہیں آیا کہ نیت زبان سے کہی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی پس طریق سنت اور اتباع رسول خدا کا یہ ہی کہ ساتھ

یہ چہ نیت پڑھنی نماز کی بعد اتفاق کی اسپر کچا کر کہ نیت کا شروع نہیں اور محدثوں نے کہا ہے کہ کچ کسی وایت کی حضرت سی نہیں آیا کہ نیت زبان سے کہی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی پس طریق سنت اور اتباع رسول خدا کا یہ ہے کہ ساتہ نیت ل کی الکفا کرتی اور اتباع کرنا آنحضرت کا جیسی کرنی فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی من لازم ہے جیسی ہی جو فعل حضرت نے کہی نہ کیا ہو اس فعل کی نہ کرنی من بھی تابع لازم ہے اور چاہی کہ اس چیز پر دوام نہ کری جو شارع سے نیت نہیں ہوئی اور جو کوئی دوام کری ایسی چیزوں پر کہ شارع سے ثابت نہیں ہے شخص معنی اور مبتدع ہی تمام ہوا یہاں تک مطلب ترجمہ شیخ عبدالحق دہلوی کا مسئلہ نیت وضو میں سنت ہے اور جگہ کرنی نیت کی وضو میں بعضوں کی نزدیک وقت ہونی مونہ کی ہے و بہتر یہ ہے کہ کری نیت وقت ہونی تا تو کی ہو پچھنی تک تاکہ ثواب سنت کا بھی ہو پہلی ہونی مونہ کی اور غسل میں بھی نیت سنت ہے و لائق ہے کہ ہونی وقت شروع کرنی وضو کی اور تیمم میں نیت فرض ہے و وقت نیت کری کہ جوقت ہوتا ہے پھر کبھی سکی بعد تہ مونہ پر میری و رہا ہوں پر مسئلہ بیچ نیت کی کمی چیزیں شرط ہیں ایک تو اسلام یعنی مسلمان کی عبادت مقبول ہے و رکاف کی عبادت صحیحہ اور نہ مقبول ہے و دوسری امتیاز یعنی اتنی عقل کہتا ہو کہ عبادت او غیر عبادت میں فرق سمجھتا ہو اس پر اعلیٰ عبادت یوانی کی اور رک کی غیر تیز دالی کی نہیں صحیحہ اور تیسری جس چیز کو کرتا ہے و کا علم چاہی پس اگر ایک شخص نماز کی فرضیت سے جاہل ہو اگرچہ نیت کری نماز اسکی صحیحہ نہیں ہونگی اور چوتھی یہ کہ منافق نیت کی کوئی چیز نہ کری جیسی کوئی اگر بعد اسلام لانی کی اور عبادت کرنیکی مرتد ہوا معاذ اللہ تو سب عبادت باطل ہونی اس طرح اگر کسی نے نماز شروع کی یا روز شروع کیا اور او کو توڑ ڈالا پس نماز روزہ دونوں باطل ہو جی کو سوا اعلیٰ کہ توڑنا منافق نیت کی ہے مسئلہ نماز فرض میں چار طرح کی نیت چاہی ایک تو یہ کہ نماز پڑھتا ہوں دوسرے یہ کہ فرض پڑھتا ہوں اور تیسری یہ کہ تعین وقت ظہر کا یا عصر کا یا مغرب کا چوتھی یہ کہ اگر مقتدی ہو تو نیت اقتدا کے گران چارہن باتون کو دل میں وقت شروع نماز کی پھر اوی اگر ان چاروں میں سے ایک کا بھی بیان نہ ہو گا تو نماز نہیں ہونگی مسئلہ عبادت واجب حکم نیت میں مانند فرض کی ہے یعنی تعین جبکہ ضروری جیسی تعین فرض کا مسئلہ سنت ساتھ مطلق نیت نماز کی اور نیت فعل کی صحیح ہوتی ہے نیتین راتہ ہوں یا غیر راتہ سمین و نو برابر میں مسئلہ روزہ رمضان کا صحیح ہوتا ہے تہ نیت روزہ رمضان کی اور ساتہ نیت فعل کی اور ساتہ نیت مطلق روزی کی یعنی روزہ کی نیت میں اسکی فرض بھی سنت ہے نیت بھی واجب بھی تصور میں ہے روزہ رمضان کا ادا ہو جاتا ہے و نیت روزہ رمضان کی راست ہے درست ہے و فجر کو بھی درست ہے و پھر پہلی پہلی یعنی نصف النہار شرعی سے ورنہ شروع ہوتا ہے طلوع صبح صادق سے و تمام ہوتا ہے غروب آفتاب تک اسکی ادا ہو ایسی پہلی نیت کری اور روزہ فضل میں بھی نیت رات سے درست ہے و دن کو بھی درست ہے و دسویں پہلی پہلی اور نذر معین کی روزی کی بھی نیت رات سے درست ہے اور دن کو بھی دسویں پہلی پہلی اور نیت روزی قضاء رمضان کی اور کفارہ کی روزہ کی و نذر مطلق کی روزوں کی ان تینوں طرح کی روزہ کی نیت رات سے چاہی دن کو نیت درست نہیں ہونی و نذر معین طرح ہوتی ہے کہ دن معین کرنی لانی دن جمعہ کو یا ہفتہ کو یا پیر کو میں روزہ رکھوں گا اپنی ذمہ پر لازم کر لی یہ صورت نذر معین کی ہونی اور نذر مطلق کی صورت یہ ہے کہ ایک روزہ یا کئی روزہ میری ذمہ پر لازم ہیں یا اس طرح کہی کہ اگر فلاں کام میرا ہو جا و گا یا فلاں یا میرا چاہا ہو جا و گی گا دس روزی رکھوں گا یا کم زیادہ اتنے رکھوں گا تو جی چاہی کہ یہ فی مسئلہ نیت زکوٰۃ کی اس طرح سے ہے کہ جوقت پیاز کو ق کا دینی لگی او سوقت نیت ادا زکوٰۃ کے چاہی اور یا مال زکوٰۃ میں سے ایک قدر مال کی جدا کر کہی بہ نیت زکوٰۃ کی اوسمیں دیا کری تو دینی کی وقت نیت کچھ ضرور نہیں

نہیں بلکہ وقت جب کرنی مالکی نیت کفایت کرتی ہے اور اگر مال کو قے کا کسی فقیر کو دیا وقت دینی کی نیت اور کرنی زکوٰۃ کی ہتھی چلی و سکی نیت کرے بشرطیکہ فقیر کی پس مال موجود ہو تو زکوٰۃ ادا ہوئی اور اگر مال موجود نہیں و سکی پاس پہنچتے کرنی ہی کو قے اور نہیں ہوتی اور صدقہ فطر مانند زکوٰۃ کی ہی نیت میں اور مصرف میں مگر ذمی کا و کو صدقہ فطر دینا درست ہے کو قے کا پیاد ذمی کا و کو دینا نہیں درست مسئلہ نیت کرنی ایک عبادت کی صحیح عبادت و دوسری درست ہے جیسک ایک شخص غار پر رہتا ہو فرض یا نفل و نیت کی ان فی روزہ کی نیت اسکی درست ہے و اس نیت کر نہیں نماز فاسد نہیں ہوتی چنانچہ کتاب شاہ میں قضیہ سی نقل کیا ہے بیچ بیان نیت کی مسئلہ وقت شروع کرنی عبادت کی مانند نماز کی نیت چاہی ہی رہا حالت بقا کی رہا نیت کا شرط نہیں جینی ہر ہر کن میں نیت ضرور نہیں اعلیٰ دفع حرج کی مسئلہ ایک شخص شروع کی نماز فرض پھر گمان گیا کہ یہ نماز نفل ہی و پورا کیا و سکو اوپر نفل کی کفایت کرتا ہے و سکو نماز فرض سی کو اعلیٰ کنج میں شبہ پڑنا معتبر نہیں چنانچہ یہی شاہ میں نہایت سی نقل کیا ہے مسئلہ بعضی عبادت میں نیت لکی کفایت نہیں جب تک کہ موندہ نہ ہو کہی او نہیں نیت ہی اگر آدمی لکھن ادا کری نہ کر کا و سکی نہ نہیں ہوتی جب تک کہ موندہ نہ ہو کہی کہ اتنی نماز میں میری مد پر میں یا اتنی روزی کہی یا اتنی مصلی کہلا فی میری مد پر میں اور ان میں سی ایک وقت کہ دوسری نیت کرنی ہی قف نہیں صحیح واجب تک کہ موندہ نہ ہو کہی و سوا سی عبادت کی بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ لفظوں پر موقوف ہیں فقط نیت و سبب کہہ کام نہیں کرنی حیثی طلاق و سوا سی طلاق و سوا سی طلاق ہوتی جب تک کہ موندہ نہ ہو کہی مسئلہ اگر ایک شخص ایک چیز خریدی و سکی کام میں لانی اپنی کی مثلاً لوٹدی خریدی اعلیٰ خدمت کی ایک چیز خریدی و سکی اعلیٰ خدمت کی یا کتاب خریدی اعلیٰ خدمت کی یا جانور خریدی و سکی اعلیٰ خدمت کی یا زمین سی کہ اگر نفع ملے گا تو بیچ دے گا یا سیر زکوٰۃ نہیں جینی آئی مسئلہ اگر ایک شخص نیت کی روزی دن تک کی اگر یہ دن بوسلخ شعبان کا تو روزہ نہیں اور اگر دن ہی مغزہ رمضان کا تو روزہ ہی تو نیت روزہ کی نہیں درست ہوتی اور اگر تردد ہو روزی کی نصف میں اصل میں یعنی اطمینان کی نیت کی کہ اگر جی ن شعبان کا تو روزہ نفل ہی و اگر جی رمضان تو نیت ہی و روزہ فرض کی اسطرح کی نیت کرنی درست اگر جی ن مضاکا تو روزہ فرض و ابوگا مسئلہ بایع خیر مختلف ہوتی ہے اعتبار نیت کی اور قصد کی اگر مباح سی قصد طاعت کا تو صحیح و مباح ہی عبادت ہی جینی کہانا سونا کب زنا مال حلال کا اور صحبت کرنی اپنی عورت سی و اگر قصد نہیں عبادت کا تو انہیں میں مسئلہ طلاق اگر لفظ کنا نیت کرے تو اوس میں نیت ضرور ہی و اگر لفظ صریح طلاق کا ہی اوس میں نیت ضرور نہیں مسئلہ آیت قرآن کی نیت ذکر کرنی پڑھنی و ن ارادہ قنارت کی درست ہے جنابت کی حالت میں اور بدون ارادہ کر کے بارادہ قنارت کی قرآن پڑھنا جنابت کی حالت میں درست نہیں حرام ہی مسئلہ اگر نیت تجارت کی کی اوس چیز میں کہ کلمتی ہی میں سی عشری میں میں سی نکلی ہو یا خارجی میں سی یا گریہ کی میں سی یا عاریت کی میں سی او سپر نہیں زکوٰۃ مسئلہ اگر نیت کی تجارت کی و س جس میں کہ او سکو حاصل ہوئی ہے بدون عوض مال کی مانند مہبہ کی اور صدقہ کی اور خلع کی اور مہر کی اور وصیت کی نہیں جینی اوس میں کو قے اگر چہ سال گذر جاوی مگر حیثیت خیر کی گئی اوس مال میں کہ عوض و سکی ملا ہی زکوٰۃ دینی آویگی جب و سپر سال گذر گیا مسئلہ بیچ جانور و ن چرنیو الو کی کہ اکثر سال شکل میں جاتی ہیں اور اوس میں نیت ہو اوس کی دودہ کی اور بچوں کی تو اوس میں زکوٰۃ ہی مویشی کی و اگر اون فی نیت کر لی سوداگری کی سپر اوس میں زکوٰۃ سوداگری کی ہی بشرطیکہ وقت خرید کرنی کی نیت سوداگری کی کی ہو اور اگر وقت خرید سکی قصد کیا سو انوکھا یا لایا یا بچہ کر کے لایا یا بیٹن زکوٰۃ مسئلہ جو کوئی زکوٰۃ خوشی سی ندی پس کو قے لینی الا امام کہ طیفی لبوی و س زبردستی اگر لایا زبردستی تو زکوٰۃ نہیں لینی ہو سکی و سکی زکوٰۃ اختیار شرط ہی لکھن زوری کری و سپر بقیہ کر لینی تاکہ وہ خود بخود ادا کری و وہ جو حصے و اتیو نہیں لکھن امام بروسی سی لبوی و و سکو زکوٰۃ کی مصرف میں خرچ کری تو کفایت

کرنے سے پہلے وہ نیت شعیف ہی رہا۔ نیت شعیف ہی کہ نہ بر دست یعنی نہ زکوة ادا نہیں ہوتی مسئلہ نیت صحیح خطبہ کی واسطی جمعہ کی
پہلی اگر ایک شخص منبر پر چڑھا اور بعد چڑھنے کی چھینک مانی اور سکو اسنی محمد صلی علیہ وسلم کی جموعہ کا خطبہ نہ سمجھ ہوا اور اس طرح خطبہ عیدین
میں منبر پر چڑھ کر بدو نیت عیدین کی حمد ثنا اللہ کی کری خطبہ ادا نہیں ہوتا مسئلہ چنانچہ اگر کوئی کہ اس سے لوگ بناتی ہیں شراب
اگر نیت ہو اگر کسی کی بیچھی اور اسکی نیت میں کچھ شراب کا بنا نامقصود ہو تو نہیں حرام اور اگر قصد کریں بیچھی سے واسطی بنانی شراب کی
تو حرام ہی اس طرح لگانا مذمت انکو کا اگر نیت اسکی ہی کہ لوگ کہاویں انکو روکو تو نہیں حرام اور اگر اس راہ سے لگاویں کہ شراب بناو گی تو
حرام ہی اور اس طرح شیر و نکالنا انکو کا بارادہ سرکہ کی حرام نہیں اور بارادہ شراب بنانے کی حرام ہی اور اس طرح کسی شخص سلمانہ ملاقات
نہ کرنا بارادہ اسکی کہ خلگی ہی حرام ہی اور اگر میرا دہ نہیں تہ مدیمک ملاقات نہ کری تو حرام نہیں اور اس طرح ترک کرنا زینت کا عورت کو
کسی نیت پر ہوا ہی اپنی جاؤ مذکی زیادہ میں نہی اگر قصد کیا عورت کی چوڑائی بناؤ کا اور لگائی خوشبوئی کا بطریق سوگ کھسنی کے
واسطی نیت کی اور ما تم داری کی حرام ہی اور اگر اس راہ میں تو نہیں حرام اور اس طرح جو مباح چیزیں چوڑ دیتی ہیں واسطی مردہ
کی مثلاً آجائے ذوالناجر خنہ کا تال نہ دہوئی چارپائی پر نہ سونا سونیاں یا مٹی نہ پکائی نہ بھونی شادی نکاح اور ختنہ اور عقیقہ کے
نہ کرنی چلم یا شمشاہی یا برسی تک بہرہ سب سمین حرام ہیں اور اگر بغیر ارادہ سوگ کی بہرہ سب سمین ہوا شادی مذکورین کی برسون مکہ کری
تو حرام نہیں لیکن شادی کا کرنا ہی بہتر ہی کہ واسطی کہ ان شادیوں کا کرنا سنت ہی مسئلہ نیت صحیح نماز جنازہ کی اس طرح کسی کری کہ نماز واسطی
اللہ کی اور واسطی نیت کی مسئلہ سجدہ تلاوت میں تعین کرنا کہ تلاوت کا سجدہ ہی کچھ ضرور نہیں مسئلہ قنہ امام کا بدو نیت کریں کچھ نہیں
ہوتا اور امامت بدو نیت صحیح ہی مگر حسوت کہ عورت میں اسکی چھپی نماز پڑھتی ہوں تو او سوقت اقتدا عورتوں کا ساتھ اس امام کی بدن
نیت امام کی صحیح نہیں ہوتا پس عورت کی نماز جب تک امام نیت امامت عورت کی نہ کری درست نہیں ہونگی اور بعضوں نے جمعہ اور عیدین
کو اس حکم سے استثناء کر رکھا ہی یعنی جمعہ اور عیدین میں بدو نیت امام کی ہی عورتوں کو قنہ اور سنت مسئلہ اگر ایک شخص قسم کھائی کہ
میں کیا امام نہیں ہوں گا اور اس شخص نے نماز شروع کی اور کسی نے اسکی ساتھ قنہ کیا اقتدار اسکا صحیح ہی لیکن قسم واسطی ٹوٹی
یا نہیں قضاء ٹوٹی اور دیانہ نہیں ٹوٹی یعنی قاضی حکم ٹوٹی کا کر گیا اور دیانہ یعنی عند اللہ نہیں ٹوٹی مگر حسوت گواہ کیا ان نے پہلے
شروع کر لی نماز کی پس قضاء ہی نہیں ٹوٹی اور اگر امام ہوا لوگوں کا اس طرح کا قسم کھائیو الا یہ نماز جمعہ کی نماز جمعہ کی صحیح ہوگی اور قسم
ٹوٹ جاو گی قضاء اور نہیں قسم ٹوٹی ہرگز حسوت امام ہوا نماز جنازہ میں اور سجدہ تلاوت میں اور اگر قسم کھائی ایک شخص نے کہ میں فلاں
شخص کا امام نہیں ہوں گا اور امامت کی لوگوں کی اس راہ کر کہ اسکا امام نہیں ہوں اور امام ہوں غیر اسکی کا پھر اقتدار کیا اسکا اس شخص نے
قسم اسکی ٹوٹ گئی اگرچہ بنانی مسئلہ بہرہ نہیں ہی موقوفہ و پرفت کی اگر ایک شخص کو بی چہرہ بخشی کیسکو منسی کی راہ سے پس بخشی گئی
اور اگر کسی نے کیسکو سکھلایا لفظ بخشش کا اور وہ نہ جانتا تھا کہ اس لفظ سے بہرہ ہوتا ہی پس اس شخص کی کہنی سے بہرہ نہیں ہوتا اس حبت کر
کہ نیت شرط ہی بلکہ واسطی نہ ہونی شرط بہرہ کی اور شرط بہرہ کی کیا ہی ضامنہ بخشی والی اسپر اگر کوئی شخص زور آوری کرے بہرہ کرنی
پر تو نہیں سنت خلاف طلاق اور عقاق کی کہ حالت زور آوری میں بی رست ہو جائے واسطی کہ ان دونوں میں ضابطہ نہیں ہے
مسئلہ اگر مقتدی نے پڑھی سورہ فاتحہ نماز جنازہ میں ساتھ نیت ذکر کی نہیں حرام ہوا جو دیکھ مقتدی کو قنہ پڑھنی چھی امام کی نزدیک حضرت
امام اعظم کی حرام ہی کہ واسطی کہ ان نے بارادہ ذکر کی پڑھنی بارادہ قنہ کی اور اسی پر مبنی ہی کہ اگر جنبی دیا عورت حیض و نفاس

والی الفاظ قرآن کی بارادہ ذکر اور دعا کی پڑھی درست ہو اور اگر بارادہ وارت قرآن کی پڑھی نہیں رست مسئلہ اگر ایک شخص لطف
دوکاندار کسی جنس ایک کی واسطی خریدی کسی چیز کی اور اس میں چینی والی یا اپنی جنس مثل کپڑی یا غلہ یا بسج وغیرہ کی کہو لی اور واسطی غرت
والی خریداری کی کہا سجان نہ دیا کہا اللہم سل علی محمد تو یہ کہنا مکروہ ہی مسئلہ اگر کوئی شخص کہاوی یا دھیت بہرنی سی واسطی خواہش
کی سو حرام ہی وراگر اس نیت سی کہاوی کہ کل میں روزہ کہو نکا ایسا نہ ہو کہ سستی ہو یا واسطی خاطر مہمان کی کہ ہو کا نہ ہی مستحب ہی مسئلہ
مکافہ جوقت کہ سپر کر می سلمان کو پس گرتیر ہنیک کی او سکو کوئی مسلمان بارادہ قتل مسلمان کی پس ام ہی وراگر اس راہ تیر ہنیکا کہ کافر
مارا جاوی نہیں حرام مسئلہ سیطر حسنی اگر ایک چیز پڑی ہوئی کسی کہ مالک اسکا معلوم نہیں وٹھاوی و سکو باین راہہ کہ پچھاؤن گا
اوسکو مالک و سکی کو حلال ہی وٹھاوا و سکا اس نیت سی وراگر اوٹھاوا و سکو اس نیت سی زدنگا مالک و سکیکو ہو گا یہ شخص غاصب گنہ گار
مسئلہ سیطر حسنی اگر کتاب کو نگہ کیا بارادہ حفاظت کی نہیں مکروہ وراگر نہیں راہہ حفاظت کا تو مکروہ ہی مسئلہ سیطر حسنی
اگر کوئی شخص بیٹہ گیا ایک ہی پر کہ او سبچ قرآن بارادہ حفاظت کی نہیں ہی مکروہ وراگر نہیں ہی راہہ حفاظت کا تو مکروہ ہی
مسئلہ کہی بند رہنا کہانی سی ہوتا ہی اسطی پر نیز کی یا واسطی دوا کی یا واسطی نہونی احتیاج کی ان صورتوں میں کہ مستحق تھا ایک نہیں
ہوتا اور اگر بند رہا کہانی او پر مینی وغیرہ سی بارادہ روزہ کی ہو گا یہ بند رہنا ثواب مسئلہ سیطر حسنی کوئی سجد میں بیٹھا واسطی آرام کی
مستحق ثواب کا نہیں وراگر بیٹھا ہی اسطی انتظار نماز کی یا بیت الخکاف کی ہو گا موجب ثواب کا مسئلہ سیطر حسنی نیا مال کا کہی
ہوتا ہی بطریق بخشش کی یا واسطی غرض نیا کی سمین کچھ ثواب نہیں ہوتا اور کہی ہوتا ہی نیا مال کا بیت زکوٰۃ کی یا صدقہ و فضل کی ہوتا ہی
ثواب مسئلہ سیطر حسنی سی ذبح کرنا جانور کا کہی ہوتا ہی واسطی کہانی کی پس یہ ذبح کرنا ہوتا ہی مباح اور کچھ تباہی عبادت جیسی کہ جانور
قرانی کا ذبح کرنا اور کہی ہوتا ہی اسطی تعظیم کسی شخص کی مردی کی یا زندگی کی حرام ہوتا ہی یا کفر اور پاکت قول کی مسئلہ نیت کنیت
کی اور سجدہ و نکی اور ارکان نماز کی نہیں شرط ذبح نماز کی اگر ایک شخص نیت کی کہ ظہر کی تین رکعتیں پڑھتا ہوں نماز صحیح ہوتی اور تعین
نیت کی لغو ہوتی مسئلہ اگر ایک شخص نیت کی امام معین پس ظاہر ہو غیر اس امام کی نماز صحیح ہوتی مسئلہ ایک شخص نے
نماز پڑھنی میں تعین کیا کہ نماز قستی ادا کرتا ہوں اور وہ وقت نماز کا قضا ہو گیا پس نماز اسکی درست ہوتی اور اگر سیطر حسنی
نیت کی قضا کی ورجلوم ہوا کہ وقت تھا نماز کا پس نماز صحیح ہوئی مسئلہ اگر کسی شخص نے دیکھا امام کو اونیت کی اقتدا کی کہ میں
اس امام کی پیچی کہ یہ زید ہی نماز پڑھتا ہوں اور نکلا غیر زید کی پس نماز اسکی درست ہوتی اور سیطر حسنی اگر ہو دور یا آخر صف میں کہ نہیں پچھتا
امام کو اونیت کی اقتدا امام کی کہ سچ محاب کی ہی یہ پس نکلا غیر زید کی ایسی صورت میں درست ہی نماز اور اگر نیت کی کہ میں پڑھتا ہوں نماز
پیچی اس جوان کی پس ناگہان نکلا ہوڑا نہیں رست ہوتی نماز اور اگر کہا کہ اقتدا کرتا ہوں ساتھ اس ہوڑے کی اور نکلا وہ
جوان رست ہی سو اسطی کہ شاب یہ غلطی شیخ کا بولا جاتا ہی بسبب بزرگی اور علم و سکی کی بخلاف شیخ کی کہ شاب او سپر نہیں ہوتے
مسئلہ اگر ایک شخص نیت شروع کی نماز خاص اسطی اسکی پیر آیا اسکی مدین یا پس نماز او سپر ہی کہ ان نیت شروع کی اور یہ یہاں
کہ اگر تنہا ہو لوگوں سی نہ پڑھی نماز اور اگر لوگوں میں ہو تو پڑھی وراگر لوگوں کی ساتھ پڑھتا ہی تو اچھی طرح پڑھتا ہی وراگر تنہا پڑھتا ہی
تو اچھی طرح نہیں پڑھتا ہی اسطی اسکی ثواب ہی اصل نماز کا حسن نماز کا مسئلہ اگر ایک شخص نیت شک کیا بیچ نماز کے کہ پڑھی
ہی یا نہیں عادی کر ہی بیچ وقت کی اور اگر شک کیا بیچ رکوع کر نیکی یا سجدہ کر نیکی اور وہ ہی بیچ اوس نماز کی تو عادی کرے رکوع

یا سجدہ کو اور اگر بعد نماز کی شک ہو تو نہیں عادی یعنی پہرین نہیں آتی اور اگر شک کیا کہ کبیرہ کی کسی ہی یا نہیں یا انقضض وضو کا ہو یا نہیں یا نیت
 پر ہی کوئی ہی یا نہیں یا مسح کیا ہی سر یا نہیں اگر اول مرتبہ پیشہ شک واقع ہو یا تو نماز سرنو پڑھی اور اگر اس طرح شک رہا ہو یا ہی تو سی سری سی
 نماز پر ہی کی کچھ حاجت نہیں مسئلہ جو چیز کہ واقع ہوتی ہی دل میں قصد گناہ سی و پر یا پنج مرتبہ کی ہی اول تو ما جس کہ پڑھی ل میں پر
 دوسری کہ جاری ہو اسکی دلیل اسکو کہتی ہیں خاطر تیسری حدیث فخری و لیں یا ہی تردد اسکا کہ کبھی یا کبھی جی تہی ہم کہ ترجمہ دنیا ایک کام کہ نہ کیا یا پھر
 غم وہ ہی قوتہ دنیا او تا کید دنیا و لیں اس قصد کو او پر کر نیکی پس ما جس پر مواخذہ نہیں کیا جاتا اما جماعا اسو اسطی کہ نہیں اسکو اختیار
 اور خاطر اور حدیث نفس یہی ہی مرفوع ہیں اس ست سی اور ہم اگر نیکی کا ہی لکھی جاتی ہی اسکی ایک نیکی اور اگر ہم ہی برائی کا تو نہیں
 لکھا جاتا پس ہم ہی مرفوع ہو اور امی پر غم پس محققین اس پرین کہ اس پر مواخذہ کیا جاتا ہی یہ مسائل شاہ و انظار میں سی نقل ہوئی
 مداحہ کہ تمام ہو علاوہ اس حدیث کا اب شروع ہوتا ہی کتاب لایمان **کتاب الایمان** یہ کتاب ہی بیچر بیان ایمان
 کی ف ایمان شرع میں مادی سی کہ یقینا اعتقاد کری کہ جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکی طرف سی لای میں حق ہی اور فقط سچا
 جاننا یا خبر کا اور پچا سنا حق کا حصول ایمان میں کافی نہیں ہی جب تک کہ مرتبہ تصدیق و تسلیم کو معنی گردیدہ ہوئی کو پچھی اور باطن سپر قرار نہ
 پکری کیوں کہ بعض کا فربہ حضرت کو حق جانتی ہی لیکن راہ غلو کی کار کرتی تھی و حقیقت یا نکی ہی ہی کہ دین تصدیق کہی لیکن حکم ایمان کو نکی
 جب تا ہی جو نکی کہ زبان سی ہی قرار کری مگر بہر کو نکا محذور ہی و باوجود تصدیق اور اقرار کی اگر ایسی بات کری کہ شائع ہی اسکو عکاس
 کفر کی ہی یا نہ سجدہ کرنی بت کی یا زنا یا زہنی کی شرعیہ ہی حکم کا فرمیں ہی و اسلام شرع میں مراد ہی فرمانبرداری کرنی احکام الہی
 کی اور بجا لانا یا پھر کون کا جو حدیث میں مذکور ہیں پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کی ہی و ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے
 اور ان دونوں کا نام دین ہی **الفصل الاول** فی بیان عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بیفہا نحن
 عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اراد طلع علینا رجل شدید بياض الشیاب شدید سواد الشعر
 لا یؤی علیہ اثر السمر ولا یعرف منا احد حتى جلس الى النبي صلی اللہ علیہ وسلم فاستدركبته الى ركبته ووضع
 كفيه على فخذي وقال يا محمد اخبرني عن الاسلام قال الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان
 محمد رسول الله وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وتصوم رمضان وتحتج البيت ان استطعت اليه
 سبيلا قال صدقت فعجبنا له يسأله ويصدقه قال فاخبرني عن الايمان قال ان تؤمن بالله و
 ملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقت قال فاخبرني عن
 الاحسان قال ان تعبد الله كأنك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك قال فاخبرني عن الساعية قال
 ما المسؤول عنها يا علم من السائل قال فاخبرني عن امارتها قال ان سيد الاممة ربتها وان ترى
 الحفاة العراة اعماء رعاء الشاء يتطاولون في البنيان قال ثم اطلق فليكن صلياً ثم قال لي
 يا عمر ادرى من السائل قلت الله ورسوله اعلم قال فانه خير نبي اهلككم وبعثكم رواءه مسلم و
 رواءه ابو هريرة مع اختلاف وفيه واذا رايت الحفاة العراة الضمر اليكم ملوك الارض في خمس لا يعلم الا الله
 ثم قرأ ان الله عندك علم الساعة وينزل الغيث لا يشفع عند الله الا من اراد فاستأذنه ثم قال يا عمر

کہا کہ اس وقت کہ تہی ہم نزدیک سول خدمت صلی علیہ وسلم کی ایک وزنگاہ ظاہر ہوا اور پہاڑی ایک شخص نہایت سفید کپڑی بہت سیاہ تہی بال نہیں معلوم ہوتا تھا اور پرنشان مضر کا وہ نہیں پہچانتا تھا اسکو ہم میں سے کوئی یعنی غبار وغیرہ بھی مثل مسافروں کی اور سپرنتہا اور نہ شہر کا معلوم ہوتا تھا کہ ہم پہچانتی نہایت کہ بیٹھا رہا اور حضرت نبی صلی علیہ وسلم کی پس لگا دینی دو نور انواری طسوف دو نور انواری حضرت کی یعنی نہایت فریب بیٹھا آجائے ال کا اچھی طرح سنی اور رکبی و نو ما تہ اپنی او پرد و نور انواری اپنی کی یعنی جیسی گرداوستا کی الی ادب بیٹھا ہی یا رکبی او پرد و نور انواری حضرت کی اور کہا اسی محمد خرد و مجکو اسلام سی یعنی حقیقت اسلام سی فرمایا حضرت نے اسلام یہی کہ گوا ہے دی تو یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اسد اور گوا ہی دی یہ کہ محمد بھی ہوئی اس کی ہین اور پڑی تو نماز اچھی طرح یعنی ساتھ شریطہ اور ارکان و رشتوں اور ادب کی سجالاوی و دی نور کوع اور روز رکبی مضان کی اور حج کری خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکبی تو طسوف او سکی راہ کی کہا اس شخص نے کہ سچ کہا توئی پس تعجب کیا تہی واسطی او سکی کہ پوچتا ہی حضرت سی اور تصدیق کرتا ہی او سکو کہا اس شخص نے خبر د و مجکو ایمان سی فرمایا حضرت نے یہ کہ ایمان لاوی تو ساتھ اس کی و فرشتوں او سکی کی اور کتابوں او سکی کی اور رسوں او سکی کی اور دن پہلی کی اور ایمان لاوی تو ساتھ تقدیر کی پہلائی او سکی کی و برامی او سکی کی کہا سچ کہا توئی کہا اس شخص نے پس خبر د و مجکو احسان سی یعنی نیکی کرنی سی فرمایا کہ احسان یہی کہ بندگی کری تو اس کی گویا کہ تو دیکھتا ہی او سکو پس اگر نہیں دیکھ سکتا تو اسکو پس تحقیق دہ دیکھتا ہی تجکو کہا اسنی پس خبر د و مجکو قیامت سی فرمایا نہیں و شخص کہ پوچھا گیا قیامت سی زیادہ جانی والا پوچھنی والی سی یعنی میں اور تو دو برابر ہیں نہ جانی میں کہا اس شخص نے پس خبر د و مجکو علامتوں او سکی سی فرمایا علامت قیامت کی یہی کہ جہنمی گی لونڈی الہا پی کو یعنی لوگ حرمین بیت کریگی اور لونڈی بچہ کثرت سی پیدا ہوگی اور علامت یہی کہ دیکھی تو نیکی پانوا و لونگو نیکی بدن و لونگو مفسونگو چرائی والی کبر یوں کی کو فخر کریگی بیچ عمارتوں کی کہا روایت کرنی والی فی یہ چلا گیا وہ شخص پس تہرا را مین دیر تک یعنی حضرت سی حال نہ پوچھا کہ کون تھا پھر فرمایا حضرت نے واسطی میری اسی عمر کیا جانتا ہی تو کون تھا پوچھنی والا کہا مینی اسد اور رسول اسکا زیادہ جانی والا ہی فرمایا پس تحقیق وہ شخص جبریل تھا آیا تھا تہا ہری پاس سکھاتا تھا نکودین تہا را روایت کی یہی سلم فی اور روایت کی یہی حدیث ابو ہریرہ فی ساتھ اختلاف کی اور بیچ اس روایت کی یہی ہی اور جب دیکھی تو نیکی پانوا و لونگو نیکی بدن و لونگو بہر و لونگو گویا بادشاہ زمین کی بیچ پانچ چیزوں کی کہ نہیں جانتا او نکو مگر اسد یعنی قیامت کا علم او نہیں پانچ چیزوں میں دہنل ہی کہ سوار اس کی او نکو کوئی نہیں جانتا پھر پڑی یہی آیت تحقیق اسد نزدیک او سکی ہی علم قیامت کا اور مینہ کا کہ کب برس او کی گا آخر آیت **ف** باقی آیت یہی **وَيَعْلَمُ مَا فِي الْكُرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا أَتَتْكَ رِيْقُ نَفْسٍ مَّا آتَى اَرْضِ شَمُوْ** **اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ** یعنی اور جانتا ہی جو کچھ پٹو نہیں ہی یعنی مٹا یا مٹی و نہیں جانتا کوئی کہ کیا کرگا کل کو او نہیں جانتا کوئی کہ کس میں میں کا تحقیق اسد دانہ خبر د ہی پس جہ باتیں جو اسد کی عقل سی کوئی نہیں جان سکتا مگر جسکو کہ اسد تعالیٰ معلوم کروا دے تہہ وحی یا الہام کہ اور او پر جو فرمایا کہ اگر طاقت رکبی تو طرف او سکی راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہو اور ہونی دریا سی درمیان میں فرضیت حج کی نہیں جلتے رہتی ورتعجب لوگوں نے اس بی کیا کہ اگر اسکو حقیقت اسلام کی معلوم تہی تو پھر کیوں سوال کیا اور ایمان لانا نہ پہچانے کہ او سکی فائز و منفا کو حق اعتقاد کری اور فرشتوں پر ایمان لاوی کہ بندگی اس کی ہین نورانی فرمان بردار اور کتابوں پر ایمان لاوی کہ کلام قدیم او سکی ہین بہجین رسولوں اپنی پراومنین سی قرآن شریف افضل ہی سب اور کتاب میں ایک سو چار ہین چار تو مشہور تورت انجیل زبور

یا سجدہ کو اور اگر بعد نماز کی شک ہو تو نہیں عادی یعنی پہرین نہیں آتی اور اگر شک کیا کہ کبیرہ کیسی ہی یا نہیں یا انقضض وضو کا ہو یا نہیں یا نہایت
 کبیرہ کی کوئی ہی یا نہیں یا مسح کیا ہی سر یا نہیں اگر اول مرتبہ بیشک واقع ہو یا تو نماز سرفروغ ہو یا اگر اس طرح شک رہا ہو یا تو کسی سری سی
 نماز پر نہیں کی کچھ حاجت نہیں مسئلہ جو چیز کہ واقع ہوتی ہی دل میں قصد گناہ سی و پر پانچ مرتبہ کی ہی اول تو جس کہ پر ہی ل میں پر
 دوسری کہ جاری ہو اسکی دلیل اسکو کہتی ہیں خاطر تیسری حدیث فخری میں آتی ہے ترد اسکا کہ کو کبھی یا کبھی جی تہی ہم کہ ترجمہ دنیا ایک کام کر نیکی یا سچ
 غم وہ ہی قوہ دنیا اور تاکید دنیا و دین اس قصد کو اوپر کر نیکی پس ما جس پر مواخذہ نہیں کیا جاتا اجماعاً اسو اسطی کہ نہیں اسکو اختیار
 اور خاطر اور حدیث نفس یہی مرفوع ہیں اس است سی و ہم اگر نیکی کا ہی لکھی جاتی ہی اسکی ایک نیکی اور اگر ہم ہی برائی کا تو نہیں
 لکھا جاتا پس ہم ہی مرفوع ہو اور ای پر غم پس محققین اس پرین کہ اس پر مواخذہ کیا جاتا ہی یہ مسائل شاہ و انظار میں سی نقل ہوئی
 مدعا کہ تمام ہوا علاوہ اصل میں کا اب شروع ہوتا ہی کتاب لایمان **کتاب الایمان** یہ کتاب ہی بیچ بیان ایمان
 کی ف ایمان شرع میں مادی سی کہ یقیناً اعتقاد کری کہ جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی لای میں حق ہی اور فقط سچا
 جاننا پیغمبر کا اور بیچا سنا حق کا حصول ایمان میں کافی نہیں ہی جب تک کہ مرتبہ تصدیق و تسلیم کو معنی گردیدہ ہوئی کو پیغمبر اور باطنی سر قرار نہ
 پکری کیوں کہ بعض کا فربہ حضرت کو حق جانتی ہی لیکن راہ غما کی کار کرتی تھی و حقیقت یا نکی ہی ہی کہ دین تصدیق کہی لیکن حکم ایمان فو لکی
 جب تری جو لکی کہ زبان سی ہی قرار کری مگر بہر گو کا محذور ہی و باوجود تصدیق اور اقرار کی اگر ایسی بات کری کہ شارع ہی اسکو عکاس
 فکر کی کی ہی مانند سجدہ کرنی بت کی یا زنا یا زنی کی شرعیہ ہی حکم کا فرض ہی و اسلام شرع میں مادی فرمانبرداری کرنی احکام الہی
 کی اور بجا لانا یا سچوں کنون کا جو حدیث میں مذکور ہیں اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کی ہی و ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے
 اور ان دونوں کا نام دین ہی **الفصل الاول** فصل پہلی عن **عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ** قال **بَيَّنَّا حُنَّ**
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَعَمَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدَ بَيَاضِ الشَّيَابِ شَدِيدَ لَوْنٍ
لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّمَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَدَارَ كَتِفَيْهِ إِلَى كَتِفَيْهِ وَوَضَعَ
كَفَيْهِ عَلَى فَخْذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتَقِيَمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ
سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَحَبَّلَ لَهُ نِسَاءً لَهُ وَنَصِيذَةً قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَ
مَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ
الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ حَرَّتْكَ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ
مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ شَهِدَ الْأَمَةُ رَبَّهَا وَأَنَّ تَرَكَ
الْحِفَاةَ الْعُرَاةَ أَعْمَاءَ رِعَاءَ الشَّيْءِ يَنْطَاطِرُ وَلَوْ أَنَّ الْبُشَيَّانِ قَالَ شَتْمَ النُّطُقِ فَلَيْتَ مِثْلًا ثُمَّ قَالَ لِي
يَا عُمَرُ أَنْذِرْنِي مِنَ السَّائِلِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جَبْرَيْلُ تَلَكُمُ بَعْدَ تَلَكُمُ دِينَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ
رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ فِيهِ وَإِذَا رَأَيْتَ الْحِفَاةَ الْعُرَاةَ الصَّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ الْأَرْضِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُونَ إِلَّا اللَّهُ
خَرُفُوا أَنَّ اللَّهَ عِنْدَكَ عِندَ السَّاعَةِ وَيُنْزِلُ الْعَيْشَ لَا تَبْتَغِيهِ عَلَيْهِ رَأَيْتَ هِيَ حَضْرَتِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کہا کہ اوسوقت کہ تہی ہم نزدیک سول خد صلی علیہ وسلم کی ایک وزنگاہ ظاہر ہوا اور پہلاری ایک شخص نہایت سفید کپڑی بہت سیاہ تہی بال نہیں معلوم ہوتا تھا اور پیر نشان مہکا اور نہیں پہچانتا تھا اوسکو ہم میں سے کوئی یعنی غبار وغیرہ بھی مثل مسافروں کی اوس پرنتہا اور نہ شہر کا معلوم ہوتا تھا کہ ہم پہچانتی ہیانتک کہ بیٹھا رو بہر حضرت نبی صلی علیہ وسلم کی پس لگادی دو نور انو اسی طرف دو نور انو حضرت کی یعنی نہایت فریب بیٹھا آجواب ال کا اچھی طرح سنی اور رکبی و نو ما تہہ اپنی او پردو نور انو اپنی کی یعنی حبشی کرداوستا کی الکی ادب بیٹھا ہی یارکبی و پردو نور انو آنحضرت کی اور کہا اسی محمد خرد و محکو اسلام سی یعنی حقیقت اسلام سی فرمایا حضرت نی اسلام یہی ہی کہ گوا ہے دی تو یہی کہ نہیں کوئی معبود مگر اسد اور گواہی دی یہی کہ محمد بھی ہوئی اسد کی ہن اور پڑی تو نماز اچھی طرح یعنی تہہ شریطا و ارکان و رشتوں اور ادب کی بجا لاوی و ردی تو زکوٰۃ اور روز رکبی مضان کی اور حج کر سی خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکبی تو طرف او سکی راہ کی کہا اوس شخص نے کہ سچ کہا تو نی پس تعجب کیا ہن و اسکی کہ پوچتا ہی حضرت سی اور تصدیق کرتا ہی و سکو کہا اوس شخص نی خبرد و محکو ایمان سی فرمایا حضرت نی یہی کہ ایمان لاوی تو ساتھ اسد کی و فرشتوں و اسکی کی اور کتابوں و اسکی کی اور رسولوں و اسکی کی اور دن پہلی کی اور ایمان لاوی تو ساتھ تقدیر کی پہلائی و اسکی کی اور برائی و اسکی کی کہا سچ کہا تو نی کہا اوس شخص نی پس خبرد و محکو احسان سی یعنی نیکی کرنی سی فرمایا کہ احسان یہی ہی کہ بندگی کر سی تو اسد کی گویا کہ تو دیکھتا ہی و سکو پس اگر نہیں دیکھ سکتا تو اسکو پس تحقیق دیکھتا ہی تجھ کو کہا اوسنی پس خبرد و محکو قیامت سی فرمایا نہیں و شخص کہ پوچھا گیا قیامت سی زیادہ جانی والا پوچھنی والی سی یعنی من اور تو دو نور برہمن نہ جانی من کہا اوس شخص نی پس خبرد و محکو علامتوں و اسکی سی فرمایا علامت قیامت کی یہی ہی کہ جہنمی گئی لو نڈی مالک اپنی کو یعنی لوگ حرمین بہت کریں گی و لو نڈی سچ کثرت سی پیدا ہوگی اور علامت یہی ہی کہ دیکھی تو نیکی پانوا و لو کو نیکی بدن و لو کو مفسد کو چرانوالی کبریوں کی کو فخر کریں گی سچ عار توں کی کہا روایت کر نیوالی نی پھر چلا گیا و شخص پس تہہ راما من دیر تک یعنی حضرت سی حال نہ پوچھا کہ کون تہا پیر فرمایا حضرت نی و اسکی میری امی عمر کیا جانتا ہی تو کون تہا پوچھنی والا کہا منی اسد اور رسول اسکا زیادہ جانی والا ہی فرمایا پس تحقیق و شخص جبریل تہا آیا تہا مہاری پاس سکھا تا تھا مگر دین متہار روایت کی یہی سلم نی اور روایت کی یہی حدیث ابو ہریرہ نی ساتھ اختلاف کی اور سچ اوس روایت کی یہی ہی اور جب کہی تو نیکی پانوا و لو کو نیکی بدن و لو کو ہر و کو کو گلو بادشاہ زمین کی سچ پانچ چیزوں کی کہ نہیں جانتا او کو مگر اسد یعنی قیامت کا علم و نہیں پانچ چیزوں میں و اسل ہی کہ سوار اسد کی او کو کوئی نہیں جانتا پیر پڑ ہی یہی آیت تحقیق اسد نزدیک و اسکی ہی علم قیامت کا اور مینہہ کا کہ کب برس اوی گا آخر آیت

فَاقْبَلْهُ وَاعْلَمْ مَّا فِي الْكِتَابِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

یعنی اور جانتا ہی جو کچھ پوچھن میں ہی مینا یا مینی و نہیں جانتا کوئی کہ کیا کرگا کل کو او نہیں جانتا کوئی کہ کس میں مین کا تحقیق اسد دانا خبر داری پس یہی باتیں سوا اسد کی عقل سی کوئی نہیں جان سکتا مگر جسکو کہ اسد تعالیٰ معلوم کروادی تہہ و می یا الہام کم اور او پر جو فرمایا کہ اگر طاقت رکبی تو طرف او سکی راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہو اور ہونی دریا سی درمیان میں فرضیت حج کی نہیں جلتے رہتی اور تعجب لوگوں نی اس ہی کیا کہ اگر اسکو حقیقت اسلام کی معلوم نہی تو پھر کیوں ہوال کیا اور ایمان لانا نہ یہی کہ اسکی ذات او صفات کو حق اعتقاد کر سی اور فرشتوں پر ایمان لاوی کہ بندگی اسکی مین نورانی فرمان بردار اور کتابوں پر ایمان لاوی کہ کلام قدیم اسکی مین پہچین سولوں اپنی پرا و مین سی قرآن شریف افضل ہی سب اور کتاب مین ایک سو چار مین چار تو مشہور نوریت انجیل زبور

یا سجدہ کو اور اگر بعد نماز کی شک ہو تو نہیں غادہ یعنی پیرایہ نہیں آتی اور اگر شک کیا کہ کبیرہ کیسی ہی یا نہیں یا انقض و ضوکا ہو یا نہیں یا بجاست
 پڑی کوئی ہی نہیں یا مس کیا ہی سر پر یا نہیں اگر اول مرتبہ بیہشک واقع ہو یا تو نماز سر نو پڑی اور اگر اسطرح شک بارہوا ہی تو سی سری سی
 نماز پڑھنی کی کچھ حاجت نہیں مسئلہ جو چیز کہ واقع ہوتی ہی دل میں قصد گناہ سی و پر یا پنج مرتبہ کی ہی اول تو ماحس کہ پڑی ل میں پیر
 دوسری کہ جاری ہو اسکی دلیل اسکو کہتی ہیں خاطر تیری حدیث فخریہ میں آتی ہے ترد اسکا کو کبھی یا کبھی جو تیری ہم کہ تیرے دنیا ایک کام کر نیکی یا پھر
 غم وہ ہی قوت دینا اور تاکید دینا و لین اس قصد کو اوپر کر نیکی پس ماحس پر مواخذہ نہیں کیا جاتا اجماعا اسو اسطی کہ نہیں اسکو اختیار
 اور خاطر اور حدیث نفس یہی مرفوع ہیں اس است سی اور ہم اگر نیکی کا ہی لکھی جاتی ہی اسکی ایک نیکی اور اگر ہم ہی برائی کا تو نہیں
 لکھا جاتا پس ہم ہی مرفوع ہو اور سی پر غم میں محققین اسپرین کہ اسپر مواخذہ کیا جاتا ہی یہ مسائل شاہ و النظائر میں سی نقل ہوتی
 مداحہ کہ تمام ہوا علا و اس حدیث کا اب شروع ہوتا ہی کتاب لایمان **کتاب الایمان** یہ کتاب ہی یہ بیان ایمان
 کی ف ایمان شریعت میں ادنیٰ سی کہ یقینا اعتقاد کری کہ جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکیطری لای ہی حق ہی اور فقط سچا
 جاننا یا خبر کا اور سچا شایع کا حصول ایمان میں کافی نہیں ہی جب تک کہ مرتبہ تصدیق و تسلیم کو معنی گردیدہ ہوئی کو پڑھی اور باطنی سپر وارہ
 پکڑی کیو کہ بعض کا فربہ حضرت کو حق مانتی ہی لیکن راہ غلطی کا کر کرتی ہی و حقیقت یا علی ہی ہی کہ دین تصدیق کہی لیکن حکم ایمان مانو کہ
 جب طری ہوگی کہ زبان سی ہی قرار کری مگر بہر اگوں کا معذور ہی و باوجود تصدیق اور اقرار کی اگر ایسی بات کری کہ شارع ہی اسکو عکاست
 کفر کی کی ہی مانند سجدہ کرنی بت کی یا زنا یا زنی کی شرعاً یہی حکم کا فرمیں ہی و اسلام شرع میں مراد ہی فرمانبرداری کرنی احکام الہی
 کی اور بجا لانا یا سچوں کون کا جو حدیث میں مذکور ہیں پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کی ہی و ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے
 اور ان دونوں کا نام دین ہی **الفصل الاول** **فصل پہلی عن** **عشر من الخطب** **رضی اللہ علیہ قال بیفما نحن**
عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم **لذ طمہ علیہ رجل سید ید بیاض الشیاب سید ید سوا و الشجر**
لا یز علیہ اثر السفر ولا یعرف منا احد **حق جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتہ الی کبتہ و وضع**
کفہ علی فخذہ و قال یا محمد اخبرنی عن الاسلام **قال الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ و ان**
محمد رسول اللہ و تقیلم الصلوة و تؤتی الزکوۃ و تصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیہ
سبیلا قال صدقت فحبنا لہ نسا لہ و یصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن ب اللہ و
ملکک و کتبہ و رسولہ و الیوم الآخر و تؤمن بالقدر خیرہ و شرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن
الاحسان قال ان تعبد اللہ کما لک لراہ فان مر نکم تر اہ فانہ یرک قال فاخبرنی عن الساعۃ قال
ما المعلوم عنہا یا علم من السائل قال فاخبرنی عن امارتہا قال ان سید الاممہ ربہا و ان ترک
الحفاۃ العراۃ اعمالہ رعاء الشاء یطوا و لون فی البنیان قال شتم اطلق فلیت مملکتا ثم قال لی
یا عمر اتدری من السائل قلت اللہ و رسولہ اعلم قال فانہ جبریل انکم یعملکم دینکم رواہ مسلم و
رواہ ابو ہریرۃ مع اختلاف و فیہ و اذا رایت الحفاۃ العراۃ الصم البکم ملوک الارض فی خمس لا یعلمون الا اللہ
خو قرأ ان اللہ عندک و علم الساعۃ و یززل العین لا یر مشقو علیہ وایت ہی حضرت عمر رضی خطاب کی سی اضی ہوا سند و

کہا کہ اس وقت کہ بتی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک وزنگاہ ظاہر ہوا اور ہماری ایک شخصیت سفید کپڑی بہت سیاہ بنی بال نہیں معلوم ہوتا تھا اور پیر نشان مفرک اور نہیں پہچانتا تھا اور سکون ہم میں سی کوئی یعنی غبار وغیرہ بھی مثل مسافروں کی اور پیر نہ تھا اور نہ شہر کا معلوم ہوتا تھا کہ ہم پہچانتی نہایت کہ مینہار و بر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لگا دی دو نوزائیں طسرف دو نوزائیں حضرت کی یعنی نہایت فریب مینہا آجائے ال کا اچھی طرح سنی اور رکبی و نوزائیں اپنی اور پرد و نوزائیں اپنی کی یعنی جیسی کہ داو ستاد کی الی ادب مینہا ہی یار کہی و پرد و نوزائیں آنحضرت کی اور کہا اسی محمد خرد و محکو اسلام سی یعنی حقیقت اسلام سی فرمایا حضرت فی اسلام یہی کہ گو اسے دی تو یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اسد اور گواہی دی یہ کہ محمد بھی ہوئی اس کی میں اور پری تو نماز اچھی طرح یعنی ساتہ تیرا اور ارکان و رشتوں اور ادب کی سب لادوی و دی تو زکوٰۃ اور روز رکبی مضان کی اور حج کرسی خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکبی تو طسرف اس کی راہ کی کہا اس شخص نے کہ سچ کہا تو فی پس تعجب کیا ہمیں واسطی و سکی کہ پوچھتا ہی حضرت سی و تصدیق کرتا ہی و سکو کہا اس شخص فی خبر و محکو ایمان سی فرمایا حضرت فی یہ کہ ایمان لادوی تو ساتہ اس کی و فرشتوں و سکی کی اور کتابوں و سکی کی اور رسولوں و سکی کی اور دن چھپلی کی اور ایمان لادوی تو ساتہ تقدیر کی پہلائی و سکی کی و برامی و سکی کی کہا سچ کہا تو فی کہا اس شخص فی پس خبر و محکو احسان سی یعنی نیکی کرنی سی فرمایا کہ احسان یہی کہ بندگی کری تو اس کی گویا کہ تو دیکھتا ہی و سکو پس اگر نہیں دیکھ سکتا تو اس کو پس تحقیق وہ دیکھتا ہی محکو کہا اس سنی پس خبر و محکو قیامت سی فرمایا ہمیں وہ شخص کہ پوچھا گیا قیامت سی زیادہ جانی والا پوچھنی والی سی یعنی میں اور تو دو نوزائیں جانی میں کہا اس شخص فی پس خبر و محکو علامتوں و سکی سی فرمایا علامت قیامت کی یہی کہ جبنی گی لونڈی مالک اپنی کو یعنی لوگ حرمین ہت کریگی اور لونڈی بچہ کثرت سی پیدا ہوگی اور علامت یہی کہ دیکھی تو نیکی پانوں و لونگو نیکی بدن و لونگو فلسو کو پرانیوالی کبر یوں کی کو فخر کریگی بیچ عمارتوں کی کہا روایت کرنیوالی فی پیر چلا گیا وہ شخص پس ہزار مین دیر تک یعنی حضرت سی حال نہ پوچھا کہ کون تھا پیر فرمایا حضرت فی واسطی میری اسی عمر کیا جانتا ہی تو کون تھا پوچھنی والا کہا مینی اسد اور رسول اسکا زیادہ جانی والا ہی فرمایا پس تحقیق وہ شخص جبریل تھا آیا تھا مینہا ہی پاس سکھا تا تھا نکودین مینہا روایت کی یہی سلم فی اور روایت کی یہی حدیث ابو ہریرہ فی ساتہ اختلاف کی و بیچ اس وایت کی یہی ہی اور جب کہی تو نیکی پانوں و لونگو نیکی بدن و لونگو بہر و لونگو گولگشاہ زمین کی بیچ پانچ چیزوں کی کہ نہیں جانتا و لونگو مگر اس یعنی قیامت کا علم و ہمیں پانچ چیزوں میں دہسل ہی کہ سوار اس کی و لونگو کوئی نہیں جانتا پیر پیر ہی یہی آیت تحقیق اسد نزدیک و سکی ہی علم قیامت کا اور مینہا کہ کب برسای گا آخر آیت **فَاقِ** باقی آیت یہی **وَيَعْلَمُ مَا فِي الْكُرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّا تَكْفِي** اَرْضِ تَسْمُو لَاقِ اللّٰهُ عَلِيمٌ خَبِيرٌ یعنی اور جانتا ہی جو کچھ میں نہیں ہی یعنی مینہا مینی و ہمیں جانتا کوئی کہ کیا کرگا کل کو اور ہمیں جانتا کوئی کہ کس میں میں کیا تحقیق اسد و ان خبر داری پس یہ باتیں سوار اس کی عقل سی کوئی نہیں جان سکتا مگر محکو کہ اسد تعالیٰ معلوم کروا دی تہہ وحی یا الہام اور اوپر جو فرمایا کہ اگر طاقت رکبی تو طرف و سکی راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہوا و رہونی دریا سی درمیان میں فرضیت حج کی نہیں جلتے رہتی و رتعب لوگوں فی اس لی کیا کہ اگر اسکو حقیقت اسلام کی معلوم نہی تو پیر کیوں سوال کیا اور ایمان لانا اس پر یہ کہ اس کی ات و صفات کو حق اعتقاد کری اور فرشتوں پر ایمان لادوی کہ بندگی اس کی میں نورانی فرمان بردار اور کتابوں پر ایمان لادوی کہ کلام قدیم و سکی میں یہی سولوں اپنی پر و ہمیں سی قرآن شریف افضل ہی سب اور کتاب میں ایک سو چار میں چار تو مشہور نوریت انجیل زبور

فرقان و برادر چوئی کتاب و در رسول و پیرایان لاوی کہ پیرایا و کما اللہ تعالیٰ فی و ہطی خلق کی او پاک تہی گناہوں ہی و اور دن پیملا مراد ہی مابعد موت ہی قائم ہوئی قیامت تک اور وقت و اہل ہوئی بہشت تک اعتقاد کری کہ جو کچھ اللہ رسول فی خبر دمی ہی احوال آخرت سی یعنی خدا قیامتہ اور حساب کتاب بغیر سب حق ہی اور نقد پر ایمان لاوی کہ جو نیکی بدی ہوتی ہی سب روز ازل کی نگہد ہی ہی اوسیکی ارادہ سی ہوتی ہی لیکن نیکی سی راضی ہی اور بدی سی ناراض اور بندی کو پی کرنی نہ کرنی میں غل یا ہی اسی پر ثواب دیکھا ثواب دینا فضل و سکا ہے اور عذاب عدل اور یہ جو فرمایا کہ احسان یہی کہ بندگی کری تو اس کی گویا کہ تو دیکھتا ہی و سکو کیونکہ حکم یہ حالت حاصل ہوگی کمال بہت و تعظیم اللہ تعالیٰ کی اور خشوع اور ذوق و محبت پیدا ہوگی اسکو مقام شادہ اور استغراق کہتی ہیں پس اگر نہیں دیکھہ سکتا اوس کو میں تحقیق وہ دیکھتا ہی تجکو یعنی اگر اسی حالت عبادت میں بھی نہیں حاصل ہی کہ گویا کہ دیکھتا ہی تو اسکو تو اس طرح عبادت کرا ورجان کہ وہ خاصہ ناظر ہی اس میں ہی خوف و خشیت پیدا ہوگی اور احتیاط کر گناہ کثرت و سکنت میں جانا چاہی کہی مدارین کا اور اسکی کمال کافہ اور عقائد اور تصوف پر ہی اس حدیث میں تیون چیزیں بیان ہو میں اسلام اشارہ ہی فقہ پر کہ اس میں سب حکام و اعمال شرعی بیان ہوتی ہیں اور ایمان اشارہ ہی عقائد پر اور احسان اشارہ ہی اصل تصوف پر کہ وہ مراد ہی توجہ الی اللہ و رفتہ اور تصوف اور عفت لازم ایک دوسری میں کہ کوئی ان میں ہی بغیر دوسری کی تمام نہیں ہوتا بیان اسکا یہ کہ تصوف بغیر فقہ کی درست نہیں اس میں کہ احکام الہیہ بغیر فقہ کی معلوم نہیں ہوتی اور فقہ بغیر تصوف کی تمام نہیں ہوتی اسلی کی عمل بغیر حضور اور توجہ الی اللہ کی تمام نہیں ہوتا اور یہی وہ نوبہ و ان ایمان کی ہرگز صحیح نہیں مانند روح و بدن کی کہ کوئی ان میں سی بدن و جو نہیں کہ پتا فرمایا ہی امام مالک رحمہ فی کہ جو صوفی ہوا اور فقیہ ہوا پس زندیق ہوا یعنی بڑا بدین اور جو فقیہ ہوا اور صوفی ہوا پس ابد شک ہوا اور حسنی دونو حاصل کیے پس محقق ہوا کمال ہی ہی باقی سب گمراہی منہ التوفیق والاستعاذہ و زفر کریگی نیچہ عار تو کی یعنی گناہ محتاج اس رجب کو پچھن گے کہ او پچی مکان بناوین گی اور آپس میں فخر کریں گے یہ سببے انتظامی کی ہوگا کہ رزالی خوش ہوگی اور اشراف کمال الی خراب یہ سب ترجمہ شیخ عبدالحق رحمہ کی میں مذکور ہے **وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس** نہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد عبدک ورسولک و اقام الصلوۃ و ایتاء الزکوۃ و الحج و صوم رمضان متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بنیاد کہی گئی اسلام کی او پراپنج چیزوں کی گواہی بنا اسکا کہ نہیں کو ہی عبود و سوا خدا کی اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ ہی و سکی او پیچی ہوتی او سکی ہیں اور پڑھنا نماز کا اچھی طرح اور دینا زکوۃ کا اور کرنا حج کا او کہنی روزی مضامی روایت کی بخاری سلمیٰ **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ ایمان بضع و سبعون شعبۃ فافضلها قول لا الہ الا اللہ و اذ نہا ما طہر الاذی عن الطریق و التحببۃ شعبۃ من الایمان متفق علیہ** اور روایت ہی بی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم فی کہ ایمان کی کتنی اور ششتر شاخیں میں ہیں افضل ان میں سی ہی کہنا لا الہ الا اللہ کا یعنی کہنا اور اعتقاد کرنا اس پر اور دیکھتوں میں سی ہی دور کرنا انداز کی چیز کارہی و حیا یعنی خرم کرنی بی کاموں کی کرنی میں بڑی شاخ ہی ایمان سی روایت کی بیہ بخاری و مسلم فی و بضع عربی میں کہتی ہیں تین سی نو تک کو اور تفصیل ان شعبوں یعنی شاخوں ایمان کی بعضی کتابوں حدیث کی میں لکھی ہی وہ یہی کہ ایمان تہہ پر اور صفات اوس کی پر اور اعتقاد کرنا اسکا کہ جو سوا اللہ کی اور صفات و سکی کی ہی حادث ہی یعنی نو پیدا ہی قدیم نہیں اور ایمان لا نا خدا تعالیٰ کی فرشتوں پر اور کتابوں

اوسکی پراور پیغمبروں اوسکی پراور تقدیر پر ایمان لانا نیک ہو یا بد ہو اور دن آخرت پر ایمان لانی میں یہ بھی دھنسل ہی کہ
عذاب قبر کا بھی ہونا ہی بڑی لوگوں کو اور نعمت ہونی جی جی لوگوں پر اور حساب کتاب قیامت کی دن ہونا برحق ہی اور اعمال لوگوں کی ٹلین گ
تراز و میزان اور اعمالنا مدین گئی دہنی ہاتھ میں نیکو نکو اور بائیں ہاتھ میں برہ نکو اور پھر طر پر گزیرن گی اور دیا برحق تعالیٰ کا مومن کو نصیب ہوگا اور
پہنچی بہشت میں داخل ہوگی اور ہمیشہ بہشت میں رہن گی اور اس طرح دوزخی دوزخ میں داخل ہوگی اور عذاب میں گرفتار رہیں گے اور ہمیشہ اسی
طرح سی عذاب میں ہمیشہ دوزخ میں سی کہیں نہ نکلیں گی ان سب پر ایمان لانا یہ بھی شعوب ایمان سی ہی وراور شبی ایمان کی یہ ہیں کہ محبت
رکھنی اسدی اور محبت اور بغض اوسکی راہ میں کہنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی محبت رکھنی اور اوسکی تعظیم کا اعتقاد کرنا اور اون پر درود
پہنچنا اور اون کی سنت پر چلنا یعنی اون کی طریق پر عمل کرنا اور رواج دینا اون کی طریق کو یہ سب محبت پیغمبرین داخل ہی وراور محبت اسدی اور
رسول کی ایسی کہیں کہ ایک مقام میں سارا جہان ایک طرف ہو اور اسدی اور رسول ایک طرف اوس گلہ اسدی اور رسول کا اتباع کریں تو محبت اسدی اور رسول سی ہی دہنی اسدی
رسول سی محبت نہیں اور اور شعبہ ایمان کا یہ بھی کہ عمل کرنا خالص خدا کی واسطی کہ اوس میں نگاہ غیر کی طرف اور دہیان دکھا اوس کی کا نہ ہو خواہ
وہ عمل بدن کا ہو یا مال کا ہو یا مومنہ سی کہنیکا ہو یا دل میں اعتقاد کرنی کا ہو یا قسم اخلاق سی ہوان سب صورتوں میں اخلاص چاہی یعنی یہ
عمل خدا ہی کی یعنی ہون اور اسی خلاص میں داخل ہی چھوڑنا یا کا اور رفاق کا اور شعوب ایمان سی ہی خوف خدا کا اور امید خدا سے
میں گناہ کی باتوں میں خدا سی دُستاری ورسندگی کی باتوں میں اوس سی امید کہیں وراور شعوب ایمان سی ہی تو کہ کرنا گناہوں سی جب گناہ ہو
جی ہی تو کہ کری بلکہ تو کہ کرنی فرض ہی بھر گناہ کرنی کی اور شکر کرنا نعمت پر یعنی جو اسدی تعالیٰ دنی و سکا شکر سجا لاوی اگر اسدی تعالیٰ نی اوسکی مان اولاد
دی تو حقیقتہ کری اور اگر نکاح کری تو ولیمہ کری اور اگر ختم قرآن کری اوسکی خوشی کری اگر اسدی تعالیٰ نی مال یا سی تو زکوٰۃ ادا کرنی ورسد وعلیہ السلام
دی ورفرمانی کری وراور شعوب ایمان سی ہی وفا کرنا عہد کا اور صبر کرنا مصیبت پر اور مشقت طاعت پر اور صبر کرنا محصیت سے یعنی
باز رہنا اوس سی اور راضی ہونا تقدیر پر اور توکل کرنا خدا پر اور مشقت کرنی چھوٹوں پر اور تعظیم کرنی بڑوں کی اور تواضع کرنا اوچوڑنا
کبر کا اور عجب کا اور حسد کا اور کینہ کا اور غضب کا اور کہنا کلمہ توحید کا اور پڑھنا قرآن کا اور سیکھنا علم کا اور سکھانا علم کا اور دعا مانگنی خدا
سی اور نہ کرنا خدا کا اور ہستخار کرنی گناہوں پر اور بچنا بیہودہ چیز سی وراپنی تنین پاک رکھنا سجا ست ظاہری اور باطنی سی اور پڑھنا
غزاکا فرض ہو یا نفل اور دانا گناہ ستر کا اور دینا صدقہ کا فرض ہو یا نفل اور آزاد کرنا بردوں کا اور سخاوت کرنی اور کہلانا اور مہمانے
کرنی اور روزہ رکھنا فرض ہو یا نفل اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج کرنا اور عمرہ کرنا اور طواف کرنا اور ہجرت کرنی کا فرض و نکی
ملک سی وراوس ملک سی کہ جہان کہیں رواج فسق و فجور کا اور بدعتوں کا ہو اور بچنا دین اپنی کو بڑی باتوں سی اور ادا کرنا خدا کی نذر و ن کا
اور ادا کرنا کفاروں کا اور بچنا بسبب نکاح کی حرام کاری سی اور خبر گیری کرنی ساتھ حقوق بل و عیال کی اور فرمان برداری کر سنے
مان اپ کی اور سلوک کرنا اوسکی ساتھ مال کرایا بدن کر یعنی مال سی ہی اوسکی خدمت کری اور بدن سی ہی ورتبت کرنا اولاد اپنی کو موافق
شرع کی اور سلوک کرنا ذاتی داروں سی اور فرمان برداری کرنی آقا کی اور سردار مسلمان کی بشرطیکہ خلاف شرع نہ کہیں اور نرمی کرنی ساتھ
یونہی غلام کی اور انصاف کرنا حالت سرداری میں اور متابعت کرنی جماعت کی اور صلح کروانی لوگوں میں اور قتل کرنا باغیوں کو
اور جو اسلام سی پہر جاوی اور مدد کرنی نیکی پر اور امر کرنا ساتھ نیکی کی اور منہ کرنا بڑی چیز سی اور قائم کرنا حدوں کا اور جہاد کرنا کفار
سی اور مجتہدین سی ہتھیار کر اور زبان کر اور اسی میں ہی سجد اسلام پر محافظت کرنی تاکا فر نہ چلی آویں اور ادا کر سنے امانت اور دینا

پانچواں حصہ غنیمت میں سی و توفیق موافق وعدہ کی ادا کرنا اور جہاں کماحقہ ادا کرنا اور حاکم لوگوں کی چھی طرح کرنا اور جمع کرنا مال کا اور کمال مال کا وجہ طلال سی و درخچ کرنا مال کا چھی جگہ اور اسراف نہ کرنا یعنی بجا خرچ کرنا اور سلام علیک کرنا اور جواب سلام کا دینا اور چھینک والی کو جواب دینا اور بچنا اہیل و تماشائی سی اور لوگوں کو ایذا نہ دینا اور دو کرنا موزی چیز کا راہ سی تمام ہوں شعبہ ایمان کی یہ بیسیوطی سے کتاب نفاویہ میں فصل ذکر کی بن بیان مجملہ کی گئی تا لوگ گہرا وین بنین آدمی کو چاہی کہ اپنی نفس میں تامل کری حسین یہ سب پائی جاوین وہ مومن کامل ہی اور حسین سب نہوں وہ مومن ناقص ہی مد مانگ کر اللہ تعالیٰ سی ارادہ حاصل کرنی کا کری کذا ذکر القاری برج اور دو کرنا ایذا کی چیز کا یعنی پتہ کا نئی نجاست وغیرہ راہ سی مٹاوی اور ظاہر دور کرنی سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اوٹھاوی بعد کرنی کی اور اگر پہلی سی نہ ڈالی اور راہ پاک کہی وہ ہی دور ہی کرنی کا حکم کہتا ہی بلکہ مراد مطلق ایذا نہ دینا ہی لوگوں کو ناحق اور حقیقت میں یہ اشارہ ہی ساتھ ترک وجود اور دعویٰ ہستی کی کہ اصل ہی سب برائیوں کا **ع** بردار خا رو سنگ رہہ اینچہ زبودہ یعنی وجود خود ہمہ بردار از میان **و** عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ وکبدہ واما المهاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ ہذا لفظ البخاری ولسلم قال ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم امی المسلمین خیر قال من سلم المسلمون من لسانہ وکبدہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہیں مسلمان زبان و کبی سی اور ساتھ اسکی سی یعنی زبان سی برا نہ کہی اور نہ خبیث کری اور ساتھ سی ماری بنین نہ ایذا سی ناحق اور ہجرت کرنا لاوہ ہی جسی چوڑی و چیز کہ منع کیا ہی اسدی اوس سی یہ لفظ بخاری کی بین و مسلم میں یہ ہی کہ کہا تحقیق ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سلمان خیر سی بہتر ہی فرمایا وہ کہ سالم رہیں مسلمان زبان و کبدہ اور ساتھ اسکی سی **و** عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم من احدکم حتی اکون الحب الیوم من والدہ وکبدہ وکالتاس اجمعین متفق علیہ اور روایت ہی نس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں مومن ہوتا کوئی تم میں سی یہاں تک کہ مومنین بہت پیار اطرف اسکی باپ اسکی سی اور اولاد اسکی سی و سب آدمیوں سی روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف محبت و قسم کی ہی یک محبت طبعی جسک آدمی کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہی اوسین مجبور ہی اور وہ بیان مراد نہیں و سری محبت عقلی جی ہی بیان مراد ہی ایک بلکہ اگرچہ دل نچاہی لیکن بمقتضای عقل اپنی کو مایل و سکی طرف کرتا ہی جسک محبت بیا کی ساتھ دو کی کہ قصہ پنی کو اسکی طرف مایل کرتا ہی و کہتا ہی بمقتضای عقل کی جانتا ہی کہ صحت میری سین ہی اگرچہ دل نچاہی سیطرہ مثلا اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہوں باپ اور اولاد کفار کی قتل پر یا حکم ہو کفار سی لڑنی کا حتی کہ شہید ہو جاوی تو اختیار کری و دوست کہی سکو اگرچہ تکلف ہو یا ایک بات خلاف شرع پر اولاد وغیرہ باعث ہوں و حضرت نے اوسی منع کیا ہو تو فرمانبرداری حضرت ہی کی کری کیونکہ جانتا ہی سلامتی اپنی رسول کی فرمان برداری میں غرض کہ رضا مندی حضرت کی سکی ضامن ہوں پر اور ب غرض نہ مقدم رہی جب حضرت کی محبت سکی محبت پر غالب ہوگی اور مومن کامل ہوگا کمال اس مرتبہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو نصیب تھا جسک حضرت عمر رضی عنہ منقول ہی کہ جب اوہنوں نے یہ حدیث سنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں سب زیادہ آپ کو دوست رکھتا ہوں سو اپنی جان کی پس حضرت نے فرمایا کہ مومن کامل نہیں ہوں کا تو قسم ہی اوس نے ات کی کہ جان میری اسکی ساتھ میں ہی جب تک ہوں میں محبوب تر طرف تیری

جان تیریسی پس حضرت کی برکت تو جیسی و سیوقت او کی لین ایسی تاثیر ہوئی حضرت کی فرمائش کی کہ ہاں قسم ہی اس کی کہ آپ اب مجبور رہیں طرف تیری جان تیری ہی پر
فرمایا حضرت ان کاب پورا مومن ہوا تو ایسا ہر سب کو ہی حالت نصیب میں آئیں آمین **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حُلَاةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ فَمَا سَوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا
لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدَ أَنْ أَتَاهُ اللَّهُ مِنْهُ حُجَّتًا يَكْفُرُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی وہیں ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تین چیزیں ہیں جن میں کہ ہوں وہ چیزیں پامال او سنی سبب اس کی مراد ایمان کا وہ شخص کہ ہر دوسری اس
اور رسول و سکا بہت محبوب ہوا وہی اور وہ شخص کہ دوست رکھے کسی بندے کو نہیں دوست کہتا مگر وہ اس کی اور وہ شخص کہ
ناخوش کہی یہ جانا یہ کفر کی جھیل کی کہ کلامی و سکوا سنی اس کفر میں ہی جیسا ناخوش کہتا ہی گرا یہ اگر کی روایت کی یہ بخاری و مسلم و
الْعَبْدُ لِمَنْ عِبَدَ لَطْلُبُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَجَاءً وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا
وَمَنْ تَحَمَّلَ رُسُودَ دَوَاهِ مُسْلِمٍ اور روایت ہی عباس بنی عبد المطلب کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان چاروں شخص کی کہ راضی ہوا
ساتھ اس کی رب ہونی پر اور ساتھ سلام کی دین ہونی پر اور ساتھ حضرت محمد کی رسول ہونی پر روایت کی یہ مسلم و بیہوشی خوشی خاطر اس کو مالک و تصرف
ایسا خاص اور راضی ہوا اس کی حکم پر اور بندگی اس کی اور اسلام کو دین پناہ لیا اور سب لایا جو کچھ وہ سب ہی و حضرت کو خوشی خاطر رسول جانا اور پیروی و کی
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ فِي أَحَدٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ
يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِالْإِسْلَامِ إِلَّا كَانَ مِنَ أَصْحَابِ النَّارِ دَوَاهِ مُسْلِمٍ اور روایت ہی
جو ہر یہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی قسم ہی و من ات کی کہ جان محمد کی اس کی ہاں میں ہی نہیں سنا مجھ یعنی خبر سال میری کوئی اس میں ہی
یہودی ہو اور یا نصرانی ہو یہ ہر مئی و حالت میں کہ نہیں ایمان لایا ساتھ سچر کی کہ بچا گیا ہو نہیں تہہ و سنی یعنی بن مکر کہ ہی و و زخون میں ہی روایت کی یہ مسلم و
وَعَنْ أَبِي مُوسَى شَعْبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ
بِنَبِيِّهِ وَأَمِنْ مُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ لِمَنْ عِبَدَ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَاهَا فَأَذْبَحَهَا
فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَحَسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَذَرَّ وَجْهَهَا فَكَهْ أَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ہی ہی موسیٰ شعبی کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تین شخص میں کہ وہ اس کی و ثواب کی میں کیے و شخص ہل کتاب میں ہی ہوا ایمان لایا ساتھ
نبی اپنی کی و ایمان لایا ساتھ محمد کی اور دوسرا غلام کیسے ملک میں ہو چیل اگر ہی حق اس کا و حق مالکون اپنی کا و تیسرا شخص وہ ہی کہ تہی نزدیک اس کی نوٹہ ہی
صحبت کرتا تھا اس کی و ادب سکھاتا تھا اس کو پس چاہا ادب سکھایا اس کو اور سکھلائی اس کو و سبیل شریعت کی و راجی طرح سکھلائی اس کو پھر آزاد کیا
اس کو پھر نکاح کر لیا اس کی میں اس کی ہی دو ثواب میں ثابت کی یہ بخاری و مسلم و بیہوشی خوشی خاطر اس کو مالک و تصرف
تیسری کو دو ہر ثواب سبب ادا کرنی اور نکاح کر لینے کی ہی و تیسرا شخص وہ ہی کہ تہی اس کی یہ لکھی میں کہ ہر عمل میں لکھو و گناہ ثواب میں تھا اگر و نماز روزہ و غیرہ کی
دس نکبان حاصل ہو گئی اور انکو میں **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى**
يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ
عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ مَسْلَمًا
لَمْ يَنْزِلْ كُرًّا إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ اور روایت ہی بن عمر کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان چاروں شخص کی کہ ہاں میں ہی گناہ ثواب میں تھا اگر و نماز روزہ و غیرہ کی
دس نکبان حاصل ہو گئی اور انکو میں **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى**
يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ
عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ مَسْلَمًا
لَمْ يَنْزِلْ كُرًّا إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهِمْ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامَ شَهْرٍ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهِ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ وَذَكَرَ
 لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ فَقَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ فَادَّبَ الرَّجُلُ وَهُوَ
 يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَرِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَمْ أَرِ الرَّجُلَ صِدْقًا مُتَّفِقًا عَلَيْهِ
 اور روایت ہی طلحہ بن عبیدہ سے کہا ایا ایک شخص طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بل نجدی کہ نام ضلع کا ہی پرانہ تھی بال سر کی سنتی تھی
 ہم تو از سنگنی و سکی اور سبھی تھی ہم و چیز کو کہ کہنا تھا یہاں تک کہ نزدیک ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ گاہ ہ پوجتا تھا سلام سی اخی حکام و
 فراقتل سلام کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیانچ نمازین پچ دن و رات کی پس کہا کیا میں اور پر میری سوا کسی پس فرمایا نہیں مگر یہ نفل
 پڑھی یا نفل شروع کری تو یعنی اگر تو رومی تو اسکی قضا لازم ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور روزہ یعنی نہ ضائی کہا کیا میں اور پر میری سوا کسی
 فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ نفل کہی یا نفل شروع کری یعنی اسکو پورا کر دینا لازم ہی اگر تو رومی تو قضا واجب کہا اور ذکر کیا و سلی و سکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 و مسلم کی زکات کا پس کیا ہی اور پر میری سوا کسی پس فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو صدق و نفل دیوئی دینا اپنا ذمہ پر لازم کر لی یعنی اسلوت میں ادا کرنا و کا
 لازم ہوگا کہا راوی نے پس شبہ ثوری و شخص اور وہ کہنا تھا قسم ہی خدا کی نہ زیادہ کرونگا میں و پراسکی اور نہ کم نہ گھامیں اس سی پناہ یا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد پائی اس شخص اگر چاہی وایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف باب تک زور و عیدین وغیرہ واجبے کی ہوئی کہ او سی
 اس طرح کہا کہ زیادہ کرونگا اور نہ کم کرونگا یا وہ شخص ایسی کسی قوم کا ہوگا او سی کہا کہ اسکی پچانی میں کمی زیادتی نہ کرونگا **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ**
قَالَ إِنَّ وَقَدْ عَدَّ الْقَبِيرَ لِمَا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ الْقَوْمُ أَوْ مَرَّ
الْقَوْمَ قَالُوا رِبْعَةً قَالَ مَرَّ حَبَابًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْقَوْمِ غَيْرَ حَرَّ أَيْ لَا تَدَاخِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ
نَأْتِيكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُمَارٍ مَصْرَفَةٌ نَابِئًا مَرَّ فَصَلِّ نَحْبَرِيهِ مَنْ وَرَاءَنَا
وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ عَنْ أَكْثَرِ بَنِي قَامَرِهِمْ بَارِئٌ وَكُنْهُمْ عَنْ أَرْبَعِ أَمْرِهِمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَحْدَهُ فَكَ
اتَّكِدُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللَّهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَصِيَامَ رَمَضَانَ وَأَنْ تَعْطُوا مِنَ الْمَعْتَمِرِ الْحُسْرَى
وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الْحَسَنَةِ وَالِدَبَاءِ وَالْفَقِيرِ وَالْمَرْفُوتِ وَقَالَ احْفَظُوا هُنَّ وَأَخْبِرُوا بَهْرَ
مَنْ وَرَاءَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ اور روایت ہی عبد بن عباس کی سی کہا متفق جماعت عبد القیس کے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی
 اربعہ سی جب آل حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کون سی ہی یہ قوم یا فرمایا کون ہی یہ جماعت کہا انہوں نے کہ ہم میں یہ
 فرمایا حضرت نے کہ آئی تم شہوت پرہیز قوم کہا یا باؤ فدا کہا آئی تم اس حالت میں رسوا ہوا و پیشانی جینی یہ بشارت و ردعا جبر سی معنی کی و ہون ای
 رسول خدا کی تحقیق نہیں ہم طاقت پانی یہ کہ آوین ہم تنہا ہی پس مگر یہ ہمینی حرام کی اور در میان باری و در میان تہا یہ قوم ہی کفار و غیر کی نام ہی
 قوم کا پس امیر فرماؤ کہو سب تک علم کی کہ فرق کردی یعنی حق اور باطل میں خبر دین ہم ساتھ و سکی و ن لوگوں کو کہ چھی جباری میں اخی جی قوم کو کہ وطن میں چھ
 آئی میں اور داخل ہوں ہم سب سب کی ہشت میں اور پوچھا جماعت عبد القیس کے فی حضرت مسلم کی محال کرنی با سون پنی کی سی پس حکم فرمایا و کو ساتھ جبار
 چیز و کمی و منع کیا و کو چار چیزوں سی حکم فرمایا و کو ساتھ باریان فی اسکی کہ ایک ہی و فرمایا کیا جاتی ہو تم کیا ہی یا ن ساتھ سکی کہ وہ ایک ہی کہا انہوں نے کہ ہر

اور رسول اور سکا زیادہ جانی والا ہی نہ رہا یا گواہی اس کی کہ نہیں کوئی مسجد مگر اسد اور تحقیق محمد بھی ہوئی اس کے
 میں ہر سید ہر کرنا نماز کا اور دینا زکوٰۃ کا اور روزے رکھنی رمضان کی اور نہ رہا یا یہ کہ دنیا غنیمت میں سے
 پانچواں حصہ اور منع کیا اون کو استعمال کرنی باسنون چار طرح کی سی ایک تو تہلیان یا مرتبان لاکھی اور تو نے
 کہہ دی اور باسن جردخت کی سے اور باسن روغن دار رال کی سے اور نہ رہا یا یاد رکھوان کو اور جبہ دوسا تہہ ان
 کی اون کو کچھ بھی مہیا ہی میں روایت کی یہ بخاری و مسلم فی اور لفظ اس حدیث کی بعینہ بخاری کی میں ف
 مہینی حرام یعنی یقعد اور زیچہ اور محرم اور رجب کہ عرب ان دنوں میں آپس میں لڑا حرام جاتی تھی بسبب تعظیم
 ان کے پس امون میں ہی امن ہوتا تھا اور لفظ وصیام رمضان تک چار باتیں حکم کی بیان نہ رہا میں اب آگے سوار
 چار کی ایجابات زیادہ اور نہ رہا ان دن تعطوا آخر تک اس لیے کہ یہ اہل جہاد تھے ان کی کام آوی اور ان باسنون میں
 کہ میں سی منع نہ رہا یا لوگ شراب رکھتی تھی جب شراب حرام ہوتی تو ان باسنون کا استعمال ہی منع نہ رہا یا مشابہت
 ساتھ شراب پینی کی نہ وجب ایک مدت گذر گئی مباح نہ رہا یا استعمال ان کا پس یہ حکم منسوخ ہی وعن عبادة بن
 الصّامیۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَحَوْلَهُ عَصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ بَايَعُوا نِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا
 بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ تَقَارُؤُكُمْ بَيْنَكُمْ أَلَيْسَ كُمْ
 وَارِثَكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ
 ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَقَادَةِ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلَ
 اللَّهَ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ انْشَاءً عَفَا عَنْهُ وَانْشَاءً عَاقِبَهُ فَبَايَعْنَاهُ
 عَلَى ذَلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبادہ بیٹی صامت کی سے کہ کہا نہ رہا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
 سلم فی اوس حالت میں کہ گرد اون کی ایک جماعت تھی اصحاب سی بیعت کرو مجھ سے یعنی عہد کرو اس پر کہ نہ شریک کرو ساتھ
 نہ کی کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اور لا دینی کو یعنی جیسی کہ کفار محتاج گی کی ڈر سے مار ڈالتے
 تھے اور نہ اوٹھاؤ بہتان کہ باندہ لیا ہوتی او سکودر میان اپنی ہاتھوں کی اور پانوں کے یعنی دنوں سی اور نہ نہ رہا فی
 کرو پیچ نیک چسپہ کی پس جو پورا کرے تم میں سی یہ عہد پس مزدوری اوس کی او پر اس کے اور جو پہنچا انہیں
 کسی چسپہ کو یعنی ان گناہوں میں سے کچھ کر مٹھا سوا نہ شریک کی پس سزا دیا گیا بسبب اسکی دنیا میں یعنی جیسے چسپہ
 لگی یا بیمار ہوا اور سوار انکی پس وہ کفار ہی واسطی اوس کے یعنی پاک ہو جاتا ہی گناہ سے بسبب اسکی اور جو کہ
 پہنچا ان میں سی کسی چسپہ کو پھر دہا کا اوسکو اسد فی یعنی ظاہر نہ ہوا گناہ اوسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد ظہر فاسد
 کی ہی اگر چاہی بخشی اوس سی اور اگر چاہی نہ پہنچا وی اوسکو پس بیعت کی مہنی حضرت سی ان چسپہوں پر روایت
 کی یہ بخاری و مسلم فی نہ مہیا بل سنت جماعت کا یہی ہی کہ اگر چاہی اسد عذاب کر سی گناہ پر یا چاہی بخند
 اور سختی کی نزدیک واجب ہی عذاب ہونا گنہگار پر اور بخشش نہیں ہوتی وعن ابی سعید الخدری قال حج
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اصْحٰی اَوْ فِطْرٍ اِلٰی الْمُصَلِّ فَمَرَّ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ

فَإِنْ أَرَيْتَ كَيْفَ أَكَلَتْ أَهْلُ الْبَيْتِ فَفَعَلْنَا وَبِمَا يَرْسُولُ اللَّهُ قَالَتْ كُنْتُمْ أَلَعَنْتُمْ
 الْعَنْشِيرَ مَا دَأَيْتُمْ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلْبَيْتِ الرَّجُلِ الْحَادِمِ مِنْ أَحَدٍ كُتِبَ
 قُلْنَ وَمَا نَقُصَّانَ دِينَنَا وَعَقْلَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْكَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ
 الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نَقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ الْكَيْسُ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تَصِلْ وَلَمْ تَضْمِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ
 مِنْ نَقْصَانِ دِينِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر عبد بن
 کی نایعہ فطرہ کی طرف عید گاہ کی پس گزرے او پر عورتوں کی پس نہ مایا اسی جماعت عورتوں کی حسیہات کرو پس تحقیق
 میں دکھلایا گیا ہوں کہ بہت اہل نار میں عیسے عورتیں دوزخ میں بہت ہیں اور مرد کم پس کہا عورتوں نے اور ساتھ
 کس سبب کے اسی رسول خدا کی نہ مایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور بہت ناشکری کرتی ہو خاوند کے نہیں دیکھا مینی کسیکو
 کہ ناقص ہو عقل کے اور دین کے کہو دمی عقل مرد ہشیار کی ایک تم میں سے کہا عورتوں نے اور کیا ہی نقصان
 دین ہمارے کا او عقل ہمارے کا اسی رسول خدا کی نہ مایا کیا نہیں گواہی ایک عورت کی مانند آدمی گواہی مرد
 کی عیسے گواہی دو عورتوں کے ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے حکم شرع میں کہا عورتوں نے مقرر یوں
 ہی ہی نہ مایا پس یہ سبب نقصان عقل او سکی کی ہی نہ مایا کیا نہیں جہت کہ ہودی حالض نہ نماز پڑھے اور
 نہ روزہ رکھی کہا عورتوں نے مقرر یوں ہی ہی نہ مایا پس یہ سبب نقصان دین او سکی کی ہے روایت کی یہ
 بخاری و مسلم نے ف گزری او پر عورتوں کی کہ گوشت عید گاہ میں بیہین نہیں اس لیے کہ آواز خطبہ کے کہ او ہنوں
 نے نہ سنی تھی اون کو بھی کچھ مضمون و سکا سنا وین اور معنی لعنت کی ہیں دو رہونا اس کی رحمت سی یہ خاص کافروں
 ہی کی بیسی ہی اور کسی پر تعین کر کر لعنت نہ کرے اگرچہ کافر ہو شاید کہ مرقی دم مسلمان مری مگر جسکی ہمت نہ پرقینا معلوم ہو مضافاً
 نہیں اور یہ سوار شایع کی کوئے نہیں جانتا مگر وصف پر لعنت کرنی جائز ہے جسی کہ کہی لعنت اسد علی الکافین وغیرہ
 ذلک اور یہ جو نہ مایا کہ یہ سبب نقصان دین او سکی کی ہی اگرچہ یہ بات محض سبب پیدائش اسد تعالیٰ کی ہی لیکن
 اس طرح پیدا کرنا عورتوں کو اور منع کرنا اون کو عبادات سی ناقص کرتا ہی درجہ عورتوں کو مردوں سے وعن ابی ہریرۃ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَذَبَتْنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ
 وَسَتَلَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَكَيْسَ
 أَوَّلُ الْخَلْقِ يَا هَوْرَ عَلَى مِرْءَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اشْتَدَّ اللَّهُ وَلَدًا وَأَنَا الْآخِرُ الضَّامِرُ
 الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أَقُلْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي وَلَمْ يَكُنْ لِي
 كُفُوًا أَحَدٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اسد تعالیٰ نے جبلا تا ہی محکوم یا آدم کا
 اور نہیں لائق او سکویہ اور برکت تا ہی محکوم اور نہیں لائق ہی و سکویہ پس ای چہلانا او سکا محکوم پس کہنا او سکا کہ ہرگز زندہ کر گیا محکوم بعد
 مرنیکی جیسا پیدا کیا ہی پہلی بار اور نہیں پہلی بار پیدا کرنا مجھے پہلے پہلے زندہ کرنی او سکی سی واپس پڑا کہنا او سکا محکوم پس کہنا او سکا کہ ہرگز زندہ کر گیا محکوم بعد
 نصیب عاکی مایا اسد کا کہتی ہیں اور یہود وغیرہ کو اور حال یہ کہ میں کی چون پر وہ ذات کہ جن میں سے وہ جنایا گیا اور نہیں اسطی میری معوم کوئی اور یہ روایت ابن عباس

کی یہی دلیلی ہے کہ انہاں اور سکا جسکو پس کیا اور سکا و اسی میری فرزند اور پاک ہو نہیں سبات سی کہ نہ تو زمین کی جو رو یا فرزند روایت کی یہ بخاری فی
ف نہیں پہلی بار پیدا کرنا جو پہلے پیدا کرنا اسکی سی بلکہ پہلے زندہ کرنا اسان ہی پہلی بار پیدا کرنا سی کہ پہلی پیدا کرنا ایک چیز کا شکل تو باطنی تھا جس
 کہ اسد تعالیٰ قادر مطلق ہی و سپر سب کچھ اسان ہی مگر یہ نسبت لوگوں کی فرمایا کہ ایک چیز اول بار پیدا کرنا شکل ہوتی ہی و سپر توئی کو بنا نا اسان
 تو فرمایا کہ جو چیز لوگ شکل جانتی ہیں یعنی پہلی بار پیدا کرنا جب و سپر میں قادر ہوا تو دوبارہ پیدا کرنا کیا شکل ہی وعن ابی حمزہ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ تعالیٰ یوذنی اے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ فرمایا ہی سد تعالیٰ ایذا دیتا ہی جسکو پس
 آدم کا بڑا کہتا ہی زمانہ کو یعنی جس کی عوام لوگ وقت حیدت کی برابری میں و زمین ہونے مانڈیچ اتہ میر کی ہی حکم بدلتا ہو نہیں سات کو اور دن کو
 روایت کی یہ بخاری و سلم فی یعنی لوگوں کو بڑا کہتی ہیں تو تصرف کہنیوالا جاکر کہتی ہیں گویا دہرام تصرف کرنا ایسا ہوا پس میں گئی یا جسکو بڑا کہا
 وعن ابیہم اشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث صبر علی اذی یعمعن اللہ یدعون کہ الود کہ شہ
 یعافونکم و یبرونکم متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسیٰ شعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں کوئی بہت
 سابر اسکی ایذا پر کہ سنا ہوا و سکوتا بہ کرتی ہیں و اسی مٹا پر عافیت تیا ہی و نکو اور رزق تیا ہی و ن کو روایت کی یہ بخاری اور
 سلم فی وعن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار لیسرین فی و یکننہ لک لا یخبر فی الرجل فقال یلعماد
 هل تدری ما حق اللہ علی عبادہ و ما حق العباد علی اللہ قلت اللہ و رسولہ اعلم قال فان
 حق اللہ علی العباد ان یعبدوہ ولا یشرکوا بہ شیئا و حق العباد
 علی اللہ ان لا یعذب من لا یشرک بہ شیئا قلت یا رسول اللہ
 افلا تبشر الناس قال لا تبشرهم فی شئ الا متفق علیہ اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا او نہون فی تہا میں چہی بیہا نہی سے
 اسد علیہ وسلم کی او پر سواری گدی ہی کی نہ تہی در میان میری اور حضرت کی مگر کڑی چہلے زین کی پس نہر مایا اسی معاذ کیا جانتا ہی
 تو کیا ہی حق اسکا او پر بندون اسکی کی کہ واجب کیا ہی بندون پر اور کیا ہی حق بندون کا او پر اسکی کہ لازم کیا ہے اپنی پر
 ساتھ فضل و کرم اپنی کی کہا میں اسدا و رسول اسکا زیادہ جانتا ہی فرمایا پس حقیقی حق اسکا او پر بندون کی یہ کہ پوجنا و سکو اور
 نہ شریک کرین ساتھ اسکی کی کو یعنی بت پرستی وغیرہ کرین یا ریا عبادت میں نہ کرین و حق بندون کا او پر اسکی یہ کہ نہ عذاب کرے
 او سکو کہ نہ شریک کری ساتھ اسکی کی کو پس کہا میں ہی رسول خدا کی کیا نہ خوشخبری پہنچا و نہیں ساتھ اسکی لوگوں کو فرمایا نہ خوشخبری پہنچا او کو
 پس ہر دوسا کرینگے اور عمل کرنا چھوڑ دینگے روایت کی یہ بخاری و سلم فی حضرت اہل تواضع کی کہی کہی حار پر ہوا ہوتی ہی اور نہ
 عذاب کری او سکو کہ نہ شریک کری یعنی عذاب ہمیشگی کا مانند کفار کی نہیں کرنی کا کہ سب گناہ کی کچھ عذاب ہی ہوگا تو آخر جسکا راہو جائی گا
 وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم معاذ خیفہ علی الرجل قال یا معاذ قال لبتک رسول اللہ وسعد یدک قال یا معاذ
 قال لبتک رسول اللہ وسعد یدک قال یا معاذ قال لبتک رسول اللہ وسعد یدک قال ما من احد يشهد
 ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم على التار قال يا رسول الله افلا تحب ربہ
 الناس فليست تبشر فی اذ آیتہ لکوا فاحبر بہا معاذ یمنہم و تہ تات ما متفق علیہ

اور روایت ہی انس سی کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سچا بیچا بیچا ہی آنحضرت کی اور پورا کی ای معاذ کہا اور نہون نے حاضر ہون میں ای رسول خدا کی اور حاضر ہون خدمت میں فرمایا حضرت نے ای معاذ پہر کہا معاذ نے حاضر ہون میں ای رسول خدا کی اور حاضر ہون خدمت میں تین بار سہی طرح سی کہا انس نے کہ فرمایا حضرت نے نہیں کوئی کہ گواہی دی اسکی کہ نہیں کوئی معبود دگر اللہ و توحید محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہونی میں اللہ کے گواہی دی سچی دل سی مگر حرام کرتا ہی اللہ و سکوا و پرالگ کی کہا معاذ نے ای رسول خدا کی کیا پس خبر و نہیں سنا تہ اسکی لوگوں کو پس خوشوقت ہون فرمایا اسوقت اعتماد کرنیکی پس خبر دی اس بشارت کی معاذ نے نزدیک مرنے اپنی کی و سچی سچنی کی گناہ سی روایت کی یہ بخاری و مسلم نے حضرت نے کسی بار معاذ کو اس لیے پکارا کہ خوب ہوشیاری سی یہ کلام سنیں اور حرام کرتا ہی و سکوا و پر مراد یہہ ہی کہ جسی یہہ کلکہ یا اور حق ہی اسکی ادائیگی یعنی بُری باتوں سی بچا اور اچھی باتیں کیں و سکی لیے یہ بات ہی نرمی کلمہ کی کہنی سی چہکارا نہیں ہو جاتا مگر بکواسا غفور الرحیم یون ہی بخشہ سی یا مراد یہہ ہی کہ اگر ہمیشگی کی جیسی کفار کی لیے ہوگی و ہر ام ہی اور حضرت نے باوجودیکہ معاذ کو منع ہی فرمایا تھا خبر دی اس حدیث کی سی اور پھر انہون نے کہہ دی اس لیے کہ منع و سوقت کی لوگوں کی لیے تہا تو مسلم تہی باطلہ یعنی عمل کر عمل کرنا چہور دین جیبا و نہون نے دیکھا کہ لوگ عمل پرستقیم میں اور حضرت نے علم کا چہا نا ہی منع فرمایا ہی بیان کر دی تا بسبب چہا نی کی گنہگار نہون

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضٌ وَمَعَهُ نَاعِمَةٌ شَمَانِيَّةٌ وَقَدْ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ رَأَيْتُ سَرَفًا قَالَ وَإِنْ رَأَيْتُ سَرَفًا قُلْتُ وَإِنْ رَأَيْتُ سَرَفًا قَالَ وَإِنْ رَأَيْتُ سَرَفًا قُلْتُ وَإِنْ رَأَيْتُ سَرَفًا قُلْتُ

عَلَى رَجُلٍ أَقْبَلَ أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ هَذَا قَالَ وَأَرَأَيْتُمْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَايَتُ هِيَ ابْنِ دُرَيْسٍ كَمَا يَأْتِي

پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اوپر حضرت کی کپڑا تہا سفید اور وہ سوتی تہی پہر گیا میں پہر آیا میں اسوقت میں کہ جاگی تہی پس فرمایا کہ نہیں کوئی بندہ کہ کہی نہیں کوئی معبود دگر اللہ پہر مری اور پراسکی یعنی اعتقاد اس کلمہ پر اور خلاف اسکی نہ کہی و نہ کہہ کری مگر کہ داخل ہوگا بہشت میں سی خواہ بعد عذاب کرنی کی گناہوں پر داخل کری اللہ یا یون ہی اپنی فضل سی بخشہ سی کہا میںی اگرچہ زنا کری و اگرچہ چوری کری فرمایا اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری کہا میںی اگرچہ زنا کری و اگرچہ چوری کری کہا میںی اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری فرمایا اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری اوپر خاک اودہ ہوئی ناک ابی ذر کی منی سبب کو اگرچہ وہ مکروہ کہی و تہی بو ذر سوقت کہ یہ حدیث بیان کرتی تہی اگرچہ خاک اودہ ہونا کہ ابو ذر کی روایت کی بخاری و مسلم نے ف بار بار ابو ذر نے اس لیے پوچھا کہ عجیب جانتی تہی اس بات کو و عن عبادۃ بن الصّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ مَرْيَمُ ابْنُ امْرَأَتِهِ وَكَلِمَتَهُ أَلْقَاهَا إِلَى امْرَأَتِهِ وَوَرَوْحُ مِّنْهُ وَكَلِمَتُهَا نَارُ حَوْثٍ أَدْخَلَ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبادۃ بنی صامت کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ گواہی سی یہہ کہ نہیں کوئی معبود دگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہیں شریک و سہلی او سکی اور تحقیق محمد بندہ سی و سکی میں اور رسول او سکی میں و تحقیق عیسی بندہ اللہ کا اور رسول او سکا ہی اور مریا لوندی او سکی کا یعنی حضرت مریم کا اور کلہ او سکا کہ و الا او سکوں طرف مریم کی اور روح ہی او سکی طرف سی و بہشت اور دوزخ سچ ہی داخل کرے گا او سکوں بہشت

میں اوپر سے عمل کی ہو یعنی اچھا عمل کرتا ہو یا برا روایت کی یہ سب ساری درسلم فی حضرت عیسیٰ کو کلمہ اللہ سر
 لی کہا کہ کلمہ کن کی کہنی سی پیدا ہونی بغیر باب کے اور روح اللہ کی اس لی کہا کہ مرد و نکور زندہ کرتی تھی در دخل کر یکا بہت میں بغیر
 بغیر مذکب یا بعد مذکب لکنا ہر وعن عمرو بن العاص قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فلا یأبیک فلیسط یمینہ فقبضت یدہ فقال مالک یا عمر فقلت ارددت ان استخیرک قال استخیرک ماذا اقلنت فی غیر
 قال اما علمت یا عمر وان الاسلام یهدم ما کان قبلہ وان الهجرة یهدم ما کان قبلہا وان الحج یهدم ما کان
 قبلہ دواہ مسلم والحدیثان المرویان عن ابی ہریرۃ قال اللہ تعالیٰ انا اعنی الشکر کا عن الشکر والاخر
 الکبریا وکذا فی سندکرمہما فی بابی الریاء والکبر انشاء اللہ تعالیٰ اور روایت ہی عمرو بن عاص
 کی سی کہ کہا آیا میں پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا میں کہ کہو لو دہنا ما تہنا پنا ما بیعت اسلام کی کرو نہیں آپ سی پس کہو لا حضرت نے
 دہنا ما تہنا بنا پس کہیں لیا میں ما تہنا پنا میں نہ یا حضرت نے کیا ہی اسی تیری سی عمرو کہا میں راہ کرتا ہوں میں یہ کہ شرط کرو نہیں فرمایا
 کیا شرط کرتا ہی کہا میں شرط یہ ہی کہ بخشش کیا وی و اسی میری یعنی اون گناہوں کی کہ پہلی سلام سی کی میں فرمایا کیا نہیں جانتا تو عیسیٰ
 جان سی عمرو کہ تحقیق اسلام لانا دور کرتا ہی اون گناہوں کو کہ پہلی سک میں اور تحقیق سچت دور کرتی ہی و سچ کو کہ پہلی اوس سی ہی و تحقیق حج
 دور کرتا ہی اون گناہوں کو کہ پہلی اوس سی میں روایت کی یہ سلم فی اور دو نو حدیثیں کہ روایت کی گئی ہیں روایت ابو ہریرہ سی
 سر پہلی حدیث کا قال اللہ تعالیٰ ہی اور دوسری حدیث کا سرابہ ہی لکبر یا مردانی ذکر کرنگی ہم ان دو نو حدیثوں کو سچا ہوں ریا اور کبر کی اگر
 چاہی اللہ تعالیٰ یعنی صابح والی فی یہ دو نو حدیثیں کتاب لایمان میں روایت کی ہیں و ہمیں بیان ذکر کرنا اون کا مناسب نہ جانا
 وہ ان ذکر کی ہیں اور اسلام لانی سی حق اللہ کی اور بند و کی سب بخشی جاتی ہیں لیکن بندوں کی حق کا مطالبہ باقی رہتا ہی و حجت اور حج سی
 حق کے یعنی گناہوں کی بخشی جاتی ہیں نہ حق بند و کی **الفصل الثانی فصل دوسری عن معاذی قالت قلت**
یا رسول اللہ اخیڑنی بعمل یدخلنی الجنة ویباعدنی من النار قال لقد سالت عن عظیم واثق لیسیر
على امر لیسیرہ اللہ علیہ نعبد اللہ ولا نشکرہ بہ شئاً وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتضوم
رمضان وتخرج البیت ثم قال الا اذ لك على ابواب الخیر الصوم حنة والصداقة تطفي الخطیئة كما يطفئ
الماء النار وصلوة الرجل في جوف الليل ثم تلا فتحة في جنوبهم عن المصاحم حتى بلغ يعملون روایت ہی حاد کی کہا کہا میں
 رسول خدا کی خبر دو مجھ کو سناہ و عمل کی کہ دخل کر ہی مجھ کو بہشت میں اور دو کہی مجھ کو اگ سی فرمایا تحقیق پوچھا تو ہی ایک بھلی مہی و تحقیق البتہ یہ آسان ہی
 جاپہ سان کر ہی سدا پر اوسکی ہ یہ ہی لگی کہ اللہ کو اور نہ شکر کہ سناہ و عمل کی کیوا اور سدا کر نماز کو اور دینی کوۃ اور رکہ روزی رمضان کی اور حج
 اگر خانہ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلا و نہیں تجھ کو در وازی خیر کی یعنی جکی سبب نیکی کو پہنچا ہی وزہ و مال ہی یعنی اوسکی سبب گناہ و راگ و فوج سچا ہی
 اور مدینا سچا ویتا ہی گناہ جیسا سہا تا ہی پی ان گناہ کو اور نماز شخص کی در میان ات کی یعنی سبطر جہ گناہوں کو دور کرتی ہی پھر پھر ہی یہ آیت
 استجانی جنوبہم عن المصاحم یہاں تک کہ پہنچے عملون تک ف یعنی ساری آیت پڑھی یہ سورہ محمد میں ہی سین بیان خوبی تہجد کے ارون کا ہے
 ثم قال الا اذ لك براس لاکر و عمومہ و ذرۃ سناہہ قلت بل یا رسول اللہ قال را اس لاکر الا سلام پھر فرمایا کیا نہ بتلا و نہیں تجھ کو
 سرام کا اور ستون و سکا اور بند کی کو ان و سکی کی کہا میں ان بتلا ہی یا رسول اللہ فرمایا سلام کا سلام ہی ف مکرام کا یعنی صل و سدا و سدا کی کہ دین بغیر

روایت ہی عبادہ بنی صامت کی سی کہ کہا سنائیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی تھی جو کہ گواہی سی یہ کہ بنیں کوئی محبوب اگر اس
 اور تحت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی جو ان سے کہ تین حرام کی نہ تھی وہ پراوسل کی یعنی کہ بیٹن کی روایت کیا اس کو مسلم نے وعن
 عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وهو يعلم انه لا اله الا الله دخل الجنة رواه مسلم
 اور روایت ہی حضرت عثمان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کوئی مری و روہ یہ جانتا ہوا و یقین کہتا ہو کہ نہیں کوئی محبوب اگر
 اللہ دخل ہوگا بہشت میں روایت کی یہ مسلم نے ف اگرچہ سبب کسی گناہ کی کتنی دن و فرج میں ہی لیکن انجام کار دخل ہوگا بہشت میں
 وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثان مؤحبتان قال رجل يا رسول الله ما المؤحبتان قال من
 مات يشرك بالله شيئا دخل النار ومن مات لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة رواه مسلم
 اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو چیزیں واجب کرتی ہیں جنت و زار کو کہا ایک شخص ای پیغمبر خدا
 کیا چیزیں واجب کرتی ہیں جنت و زار کو فرمایا جو کہ مری شریک کرتا ہو ساتھ کسی سیکو دخل ہوگا اگر میں اور جو مری نہ شریک کرتا ہو ساتھ
 اللہ کی سیکو دخل ہوگا بہشت میں روایت کی یہ مسلم نے وعن ابی هريرة قال كنا نعد أحول رسول الله صلى الله
 عليه وسلم ومعنا أبو بكر وعمر في نفر فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم من بين أظهرنا فأبطأ علينا
 وخشينا أن يقتطم دونا فزعنا فقمنا فكنيت أول من قزع فخر جئت بآبتي رسول الله صلى الله عليه وسلم
 حتى أتيت حاطة لآلئنا لیس فی التجار اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا تھی ہم بیٹھی ہوئی گرد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کی اور ساتھ ہماری تھی ابو بکرؓ اور عمرؓ بجمع جماعت کی پس کہہ رہی ہوں یعنی اور باہر تشریف لیگتی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دریاں
 ہماری سی ہیں یر لگائی اور پر جاری تھی ان میں اور دوسری ہم اس سی کہ پوچھا می جاوین اذ یعنی شمنوسی بغیر جاری و رگہ برائی ہمیں و ہمہ کہہ رہی
 ہوئی ہم معنی تلاش کی لی پس تہا میں پہلی اون لوگوں میں کا کہ گہرائی پس نکلا میں ہوندا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مہا تک کہ آیا میں پر
 باغ انصار بیٹھی خجاک کی ف بنی خجاک ایک قبیلہ ہی انصار میں سی زمین سی کیا یہ باغ تھا قد زنت یہ ہل اجد کہ بابا فکم اجد
 پس ہم میں گرداوسکی اسو طلی کہ پاونین و سکا دروازہ پس یا امیسی ف ابو ہریرہ کی قیاس و قرینہ سی معوم کیا کہ حضرت اس میں
 ہوئیں گی پس گرد پری اندر جانی کی لی لیکن یہ یا ایشا پور و وازی بند کردی ہوگی اسبب اضطراب دروازہ نظر پڑا فاذا ربتی بدخل فی خوف
 حاطة من بئر خاخية والزبير الجذول قال فالتفتت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو هريرة
 پس ناگہان ایک نالی دخل ہوئی تھی اندر باغ کی کنوسی سی باہر کی ورمخی بريح کی جدول میں جھول کہتی ہیں نالی کو کہا ابو ہریرہ نے
 پس سمٹ گیا میں پس دخل ہوا میں پس حضرت سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت فی تو ہی ابو ہریرہ ف سبب تعجب کہ یہ
 فرمایا کہ باوجود بند ہونی دروازہ کیوں آیا فقلت نعم يا رسول الله قال ما شانك قلت كنت بين أظهرنا فقممت فابطأت
 عكينا فخشينا أن يقتطم دونا فنأفزعنا فقممت أول من قزع فأتيت هذا الحائط فالتفتت
 كما كنت فالتفتت فقلت يا رسول الله فقال يا با هريرة وأعطاني تعلي فقلت اذهب فقلت
 پس کہا میں ان رسول خدا فرمایا کیا ہی حال یہ کہا میں تھی آپ دریاں ہماری پس کہہ رہی ہوئی پس دیر لگائی تم نے اور پر جاے
 پس دوسری ہم یہ کہ اذ پوچھا می جاوتم ہوں ہم میں تہا میں دل اون لوگوں کا کہ گہرائی پس آیا میں اس باغ

میں پس سمٹ گیا میں جیسی کہ سستی ہی تو مری یعنی بہت میں جا نیکی سی اور یہ لوگ آتی ہیں چھپی میری پس فرمایا اسی ابو ہریرہ اور دین
 منجھو دو نو پا پوشین اپنی پس فرمایا ایجا ان و نو پا پوشین کوف تا لوگ معلوم کریں کہ حضرت پاس سی ایسی تم یقیناً من و کاف ہذا
 الْحَاكِمُ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا قَلْبُهُ فَلْيَشْرَهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيَكَ عُمَرُ فَقَالَ مَا هَذَا تَنْتَعِلَانِ
 يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيَكَ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا قَلْبُهُ بَشَرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عُمَرُ بَيْنَ نَدْيَيْ فَخَرْتُ لَأَسْتَقِي فَقَالَ ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَوَجَعْتُ
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ وَرَكِبَنِي عُمَرُ وَادَّاهُو عَلَى اِثْنَيْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَقِيَْتُ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي بَعَثَنِي بِهِ فَضَرَبَ بَيْنَ نَدْيَيْ فَضَرَبْتُهُ خَرْتُ لَأَسْتَقِي
 فَقَالَ ارْجِعْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ مَا أَتَمَّكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ
 وَأَمَّا الْبَعَثُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَنْعَلُكَ مَنْ لَقِيَكَ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا قَلْبُهُ بَشَرْتُهُ
 بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخَشُّهُ أَنْ يَتَكَلَّمَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلَّوْهُمْ
 يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّوْهُمْ وَادَّاهُو مُسْتَقِيمًا
 پس جو ملی تجھی چھپی س باغ کی گواہی دیتا ہوا سکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ یقین کہتا ہوا سنا سکی دل اس کا پس بشارت دے
 اسکو بہشت کی پس تھا اول دن لوگوں کا کہ ملاقات کی مینی عمر پس کہا کسی میں یہ دونوں پا پوشین ای ابو ہریرہ کہا مینی یہ دونوں
 پا پوشین میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیجا ہی منجھو ساتھ ان دونوں لی جس سی کہ لو میں گواہی دیتا ہوا سکی کہ نہیں کوئی معبود
 مگر اللہ یقین کہتا ہوا سنا سکی دل اس کا بشارت دے وہ میں اسکو ساتھ بہشت کی پس مارا عمرنی در میان چھاتی میری کے پس
 اگر میں چھپی کی بل پس کہا پھر جا اسی ابو ہریرہ پس پیرایا میں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس وار بلند کی مینی ساتھ روئی کے اور
 غلبہ کر کر چلی آئی مجھ عمر پس ناگھان وہ چھپی میری ہی پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا ہی حال تیرا اسی ابو ہریرہ کہا مینی
 ملا میں عمری پس خبر دی او کو ساتھ اس چیز کی کہ بیجا ہی منجھو ساتھ اسکی پس اور میان چھاتی میری ازاں اگر پڑا میں چھپا رہی کی بل ور
 کہا پھر جا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی عمر کیا سبب ہو منجھو او سچیز کہ کیا تو نے کہا حضرت عمرنی یا رسول خدا قربان ہو پاس
 متباری او سان میری کیا بیجا تھا مینی ابو ہریرہ کو ساتھ پا پوشین اپنی کی جو ملی گواہی دیتا ہوا سات لی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ یقین کہتی
 والا ہوا ساتھ اسکی دل اس کا بشارت دی اسکو ساتھ بہشت کی فرمایا کہ ان کہا عمرنی پس یہ کبھی کیونکہ میں دتا ہوں اس بات سی
 کہ ہر وساکرین لوگ اسیر یعنی اس بشارت پر او عمل کرنا چھوڑ دین پس چھوڑ دی او کو کہ عمل کریں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 فی پس چھوڑ دی دن کو روایت کی یہ سلم فی ف اگر کوئی کہی کیونکہ رو ابو عمر کو کہ حضرت ایک شخص کو ایک مہینچانی کو فدا میں اور
 وہ منع کر دین اور پیر دین اسکو جواب دے گا یہ ہی کہ حضرت عمر جانتی ہی کہ یہاں مہینچا نا واجب نہیں بلکہ اسطی خوشی ہو منون کی ہے
 اگر وہ نہیں گی تو اعتماد کریں گی اسچہ حضرت فی خود ہی فرمایا تھا اذ انکلوا لیکن نہایت تعقت اور رحمت امت کی باعث اس امر کی
 ہوئی جب حضرت عمر کی التماس سی وہ صاحت یاد آئی فرمایا چھوڑ دی ماحل کریں اور اگر امر بطور وجوب کی ہوا کا ہی کو فدا فی چھوڑ دی ور
 حضرت عمر کا کیا مقصد ورتہا کہ منع کرتی وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفاثمة الجنة شهادة

اَنْ تَكْفُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ قُلْتُمْ كَايَ الْجَاهِلِيَّاتِ اَفْضَلُ قَالَ اَفْضَلُ مَا كَرِهَ الْاَخِرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہا کہ آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس
 پس کہا میں یا رسول خدا کون تباہی سب سے بہتر ہے اور پراس میں کی معنی بتا دین فرمایا ایک زاد تباہی نبی ابو بکر اور ایک غلام تباہی بلال کہ میں
 کیا ہی سلامت سلام کی فرمایا اچھی کلام او کہلا نا کہان کا کہانی کیا میں تین یا ان کی فرمایا کہ صبر کرنا اور سخاوت کرنی یعنی بری باتوں سے
 باز رہی و رستہ جو کرنی طاعات پر کہا کہ کہانی کو نہا مسلمان بہتر ہے فرمایا وہ کہ سلامت میں مسلمان زبان و سکی سی اور ہاتھ و سکی سی
 کہا یہ کہانی کو نہا سی بات ہی یا ان میں بہتر فرمایا خلق نیک کہا کہ کہانی کو نہا سی خیر نماز میں بہتر ہے فرمایا کہ ہذا ترک کہا کہ کہانی کو نہا سی
 ہجرت بہتر ہے فرمایا یہ کہ چھوڑ دے تو او سچیز کو کہ نا خوش رکھتا ہی بہتر کہا یہ کہ کہانی کو نہا سی جہاد و لا بہتر فرمایا وہ شخص کہ مارا جاوی
 گویا او سکا اور مارا جاوی وہ خود کہا کہ کہانی کو نہا سی ساعت ساعتوں سے بہتر ہے فرمایا درمیان بات کا اخیر یعنی چوتھائی حصہ یا پانچواں
 حصہ ات کا روایت کی یہاں ممدی **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ**
لَقِيَ اللَّهَ لَا يَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ يُصَلِّيَ اَلْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ عَمِلَهُ قُلْتُ اَفَلَا ابْتَشِرُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ كَغَنَمٍ تَمْلِكُ اَرْوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ بن جبل کی سی کہا او انہوں نے کہ سنائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمائی تھے
 جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ کی شریک نہ کرے اور نماز میں پڑھتا ہو پانچواں اور روزی کہتا ہو رمضان کی بخشش کیجا وگی و سہلی
 و سکی کہا میں کیا نہ بشارت و نین او نکو امی سول خدا کی فرمایا کہ چھوڑ دے او نکو کہ عمل کریں روایت کی یہاں ممدی **ف** بخشش کیجا وگی
 یعنی صغیر و گناہ بخشش جا وگی یا کبیرہ ہی گر جا ہیگا اللہ تو بخشد یگا اور او سمی نہ کرچ اور زکوٰۃ کا اس بی فرمایا کہ ہر کسی پر فرض نہیں بلکہ غنیاً
 ہی پر میں عمل کریں یعنی کو بخشش کریں یا دنی عبادت میں اور اسپر ہر و ساء کہ یہ نہیں اور بری کام نہ کرنی لگین **وَعنده آتہ سأل**
الرَّبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ اللَّهَ وَتُبْغِضَ لِلَّهِ وَتَعْلَمَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ
اللَّهِ قَالَ وَمَاذَا يَا سَعْدُ قَالَ اللَّهُ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ
 اور روایت ہی معاذ سی کہ پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہترین خصلتوں یا ان کی سی فرمایا یہ کہ دوستی رکھی تو وہ سہلی اللہ کے اور دشمنی
 رکھی تو وہ سہلی اللہ کی اور جاری رکھی تو زبان اپنی کو چیرا یا خدا کی معنی ساتھ حضور دل کی کہا یہ کیا ہی نبی سول خدا کی فرمایا اور یہ کہ دوست
 رکھی تو وہ سہلی لوگوں کی او سچیز کو کہ دوست کہتا ہی سہلی نبی و مکو کہی فکلی و سچیز کو کہ کہتا ہی سہلی نبی یعنی خواہ سب کا روایت کی یہاں ممدی **باب**
الکبار و علامہ النفاق یہاں ہی یہ بیان گناہ کبیرہ کی اور نشانوں نفاق کی **ف** گناہ کبیرہ وہ ہی کہ شرع میں و سکی کرنی پر حد
 ہو یا وعید عذاب کا آیا ہو و سکی کرنی پر قرآن و حدیث صحیحہ میں یا اطلاق شرع میں او سچیز کا آیا ہو جیسی اس حدیث میں من ترک الصلوٰۃ متعدا فقد
 کفر یا فساد او سکا مثل فساد گناہ کبیرہ کی یا زیادہ او سچیز اس میں یا جو ساتھ دلیل قطعی کی او موجب تنگ حرمت دین کا ہو پس جس میں
 یہ بات ہو وہ صغیرہ ہی اور مراتب کبیرہ کی متفاوت ہیں بعضی بہت بری و بری ہیں بعضی ہی در حدیثوں میں مذکور ہوئی میں سبب نبی کو ہوئی
 بلکہ جو مناسب چینی والی کی ہونا بیان فرمائی اور مولانا جلال الدین دوانی وغیرہ نے کبیرہ یہ نقل کی ہیں شرک کرنا ساتھ سہلی خواہ او سکی ذات میں
 کی کو شریک کری یا عبادت میں یا استعانت میں یا علم میں یا قدرت میں یا تصرف میں یا پیدا کرنی میں یا کائنات میں یا کہنی میں یا نام رکھنی میں یا فرج
 کرنی میں یا نذرمانی میں یا لوگوں کی امور سونپنی میں یعنی جیسی اللہ کو سکی کام سپرد دین سہلی و رکوبی جانی اور نیت صراحت کی گناہ پر کہنی اور نا حق

نہن کرنا اور زنا اور عظام اور چوری کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سحر کا اور شراب پینی ورش کی چیز پینے اور نکاح کو اپنی محارم سے اور جو ا کہیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کی ملک سی وردوستی کرنی کفار سی و ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کی اور غلبہ کفار کی اور بیاج کہانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کہانا اور بخومی ورکاہن کی تصدیق کرنی اور کیا مال ظلم سی لی لینا اور مردیاعوت پاکدامن کو تہمت ناک کرنی اور جھوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصد بی عذر توڑنا اور قسم جھوٹی کہانی اور ناکاٹنا اور بابا پ مسلمانوں کو ناحق ستانا اور انکو نافرمانی کرنی اور کافروں کی لڑائی سی بہاگنا اور مالی یمون کا ناحق کہانا اور پ تول میں خیانت کرنی اور نماز کی بچی قوت سی پنی ور مسلمانوں کو ناحق لڑنا اور جھوٹ آنحضرت پر باندہ لینا اور بڑا کہنا رسول کو اور قرآن کو اور فرشتوں کو اور انکار کرنا انکا اور ٹہنبا کرنا ساتھ نکی اور انکار کرنا ضرورتا دین کا اور ترک کرنا نماز کا اور زکوٰۃ اور حج اور روزہ رمضان کا اور حضرت کی صحابہ کو بڑا کہنا اور گواہی بی عذر چھپانے اور رشوت لینے اور خاوند جو زمین لڑائی ڈلوانی اور چغل خوری بادشاہ وغیرہ سی کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور قزاقی کرنی اور فساد کرنا زمین میں بیچ مال اور دین کی اور ہمیشہ صغیر و کناہ کرنی اور مدد کرنی گناہوں پر اور رغبت دلانی گناہ پر اور گناہ ساتھ فرامیر کی اور شکر بولنا حمام میں روبرو لوگوں کی اور سخل کرنا اور واجب سی اور قتل کرنا نفس اپنی کو اور تلف کرنا ایک عضو کا اعضا اپنی میں سی یہ گناہ میں زیادہ سی اوس سی کہ بغیر اپنی کو ماری اور پائی نہ کرنی پشاپ و منی سی ورنید دینی ساتھ سد دینی کی اور جھٹلانا تقدیر کو اور امیل اپنی سی عہد شکنی کرنی اور وطن کرنا نبیوں میں وینچی پانچی کرنی ازراۃ کبر کی ورگمراہی کی طرف بلانا لوگوں کو اور نوحہ کرنا اور برا طریقہ نکالنا اور اشارہ مسلمان بہائی کی طرف کرنا ساتھ تیز چز کی اور جو جا کر ناکیکو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنی یعنی مثلاً ڈاڑھ سے منڈ و اوسی یا تھوری سی ناک وغیرہ کاٹ ڈالی اور ناشکری کرنی اپنی محسن کی اور کج روی کرنی حرم میں اور جاسوسی کرنی اور کہیلنا ساتھ نزدیکی اور جتنی کہیل کہ بالاتفاق حرام میں کہیلنی اور کہنا مسلمان کا مسلمان کو اسی کا فوار نہ صل کرنا دیر بیان بیوں کی نوبت میں ورزق کرنا اور جانفہ سی صحبت کرنی اور گرانی غلہ سی خوش ہونا اور جانوری فعل بد کرنی اور عالم کو اپنی علم پر عمل کرنا اور صحبت دنیا کی کرنی اور نظر کرنا مرد خوبصورت کو اور کسیکے گہر میں جہانگنا اور کسی کی گہر میں بغیر اوسکی اذن کی جانا اور دیوثی اور قرم ساقی کرنے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نزدیک قدرت کی ترک کرنا اور قرآن بعد سیکھنی کی بھلانا اور حیوانات کو بھلانا اور عورت کو نافرمانی کرنی خاوند کے بلاشبہ اور رحمت خدا سی ناامید ہونا و سکی و غلاب سی نذر ہونا اور حشرات عالموں ور حافظوں کی کرنی اور بیوسی سی ظہار کرنا استقدر نذر کو رمونی سوامی انکی اور بیہین یہ ترجمہ مشکوٰۃ میں کہ حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے لکھا سی ور کتاب بن نجیم مصنف بھاراتی کی میں لکھی ہیں **الفصل الاول** **عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رجل یا رسول اللہ ائنی الذنب اکبر عند اللہ قال ان تدعو للہ یداً و هو خلقک قال ثم ائنی قال ان تقتل و لک خشیۃ ان یطعم معک** اور روایت سی عبد اللہ بن مسعود کی سی کہ کہا کہا ایک شخص فی امی رسول خدا کی کونسا گناہ بہت بڑا سی نزدیک اسد کی ضرر مایاکہ بڑا و سی تو کسیکو و سلی خدا کی شریک و حال انکہ اوہنی فی پیدا کیا تھو کہہا اوسنی پیر کونسا فرمایاکہ یہ مار ڈالی تو او لا د اپنی کو اس فرسی کہ کہا و سی ساتھ تیری **ف** ملا علی قاری رحمہ فی ان تدمو سدا کی شرح میں لکھا ہی اسد کی عبادت میں کسیکو شریک کر بی پکارنی میں یعنی جیسی بیکر پکارنی میں اسیطرح اور کو بیہی کہی یا فلانی ہماری یہ حاجت برابریہ گناہ سی بچی اس اور رسم تہی ایم جاہلیت میں کہ محتاج گنیے و سی او لا د کو مار ڈالتی تھی کہ بھلانا پلانا پڑی گا اوس سی ہی منع فرمایا قال مشکوٰۃ قال ان تزی حلیلک جارک فانزل اللہ تعالیٰ

نَقَصْدُهَا وَكَذَلِكَ عَوْنُ اللَّهِ إِلَيْهَا الْخُرُوكَ لَا يَفْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزِفُونَ إِلَّا بِهٖ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ كہا یہ کہوں تو عورت ہمایہ کی سی پسزل کی اسد تعالیٰ فی مطابق اسکی یہ آیت اور جو لوگ کہ نہیں
پکارتی ساتھ اسکی معبود اور کو اور نہیں مار دانی اور جان کو کہ حرام کیا ہی سدنی مکر ساتھ حق کی یعنی حکم شرع جیسی حد یا قصاص میں مانتی ہیں
اور نہیں ناکرتی تا آخرت وایت کے یہ بخاری و مسلم فی یہ آیت سورہ فرقان میں ہی وسمین برائی زنا کاروں وغیرہ کی اور خطاب ہونا اور سپر مذکور
ہی و مار دانا اور زنا کرنا مطلق ہی گناہ میں لیکن ولاد کو مارنا اور مہا یک بی بی سی زنا کرنا بہت ہی گناہ میں **وَعَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِبَارُ الْأَشْرَافُ وَاللَّهُ وَحَقُّهُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينِ
الْعَمُوسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَشَهَادَةُ الزُّورِ بَدَلُ الْيَمِينِ الْعَمُوسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عبد السمیر
عمرو کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی گناہ میں یہ ہیں شریک کرنا ساتھ اسکی و زنا فرمانی کرنی اسکی و مارنا جان کا اور قسم کہانی
جہوئی روایت کی یہ بخاری فی اور پھر روایت انس کی جہوئی گواہی ہی بدلی جہوئی قسم کی روایت کی یہ بخاری و مسلم فی **ف** معنی حقوق
کی نیا دینی کی ہی فی میں معنی حق نیا دینی مانا پس مسلمانوں کو نہ چاہی و رباکا کو بھی نیا دینی لیکن نیا دینی کفر سی نکالنی کی لیسی جائز ہی و تفسیر
غزیری میں پھر تفسیر جلد بالوالدین حسانا کی لکھا ہی مانا کے ساتھ حسان کریمین میں تین چاہیں اول نیا دینی زبان سی وراثتہ وغیرہ سی دوسرے
خدمت انکی کری بدن و مال ہی میری جہوئی بلا وین چاہر ہو ہی لیکن و قسموں خیر کا مفصل بیان یہ ہی کی خدمت کریمین شرط یہ ہی کی وہ محتاج اسکی
ہوں و یہ قدرت رکھتا ہو خدمت گذاری کی پس اگر وہ محتاج نہوں پھر شخص قدرت نہیں کہتا و اجنبیوں و تیسری باتیں شرط یہ ہی کی اسکی
حاضر ہونی میں عند شریعی بت نہو والا و اجنبیوں و اگر والدین ایک و نہیں سی کہی کہ طاعات نقل مت ادا کر جاری یا پس حاضر رہ جالادی اور
اگر کہیں کہ واجبات ترک کر یا حج فرض کی لیسی مت جائز قبول کری و اگر سنتوں ہو کہہ کی ترک کو کہ نہیں شل جماعت اور روزہ عرفہ کی صحیح تر اس میں
یہ ہی کہ اگر ایک و با ترک کروا وین خیر طاعت و نکی کری و اگر طاعت لوادین اسکی ترک کی حکم و کما قبول کری و یمنع میں ہی گذشتہ جہوئی بات
پر جائز قسم کہا وی جیکہ کہی قسم ہی میں یہ بات نہیں کی اور واقع میں ہ بات کی ہی **وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُفْبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكَ بِاللَّهِ وَالسُّخْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي
حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَآكُلُ الرِّبَا وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالشَّوْطِ نَيْمِ الرَّحْفِ قَدْ فُتِحَتْ عَنْهَا مِنْهَا الْعَاقِلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
اور روایت ہی بی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی چوتھم سات چیزوں ہاک کر نیوالیوں سی عرض کیا صحابی یا رسول اللہ و کیا میں
وہ فرمایا شرک کرنا ساتھ اسکی اور جادو کرنا اور مارنا و سحر کا کہ حرام کیا اسدنی مکر ساتھ حق کی و کہنا ناسیج کا اور کہنا مال تمیم کا اور پڑھنا دان کرنا
کی کافروں سی اور تہمت کرنی ساتھ ناک عورتوں پاک دانوں ایمان الیوں پھر کور وایت کی یہ بخاری و مسلم فی **ف** جاننا چاہی ہی ہی ہو کہہ کر کہی
ہر یک کو پرہیز کرنا لازم ہی کہ مدارس سی عبادتوں کا ایسی ہی یعنی شرک کا کوئی عمل قبول نہیں تا اور نہ بخشنا جا ہی جیکہ اسد تعالیٰ فرمایا ہی ان اسد لا یضرب ان شرک
ہو و یضرب دون ذلک لمن یشرک یعنی ستر شرک کو نہیں بخشتا اور سوار شرک کی اور گناہ چاہتا ہی بخشتا ہی سلی تعریف و ارقام شرک کی کتابوں جیسے
نام کتابوں کی بیان ہوتی ہیں خوب مل کر ہی سین و بھی انسی شرح عقائد میں ہی شرح میں شرک اسکو کہتی ہیں غیر خدا کو شرک خدا کا کر ہی ہو یہ میں یعنی جب
الوجود جانی جیکہ محسوس ہر من اور نیردان کو کہتی ہیں غیر خدا کو لائق عبادت کی جانی جیکہ بت پرست کرتی ہیں اور شرع میں شرک بمعنی کفر
کی ہی آتا ہی جیکہ حضرت شیخ عبد الحق فی ترجمہ مشکوٰۃ میں انہیں و نو قسموں کو کہ شرح عقائد میں مذکور ہوں میں لکھا ہی مراد شرک ہی ان کفر ہی و اسے سطر

الخیالی میں ہی اور یہی حصہ اسنی ہی لکھا ہے اور حضرت شاہ ولی اسد محدث دہلوی فی لکھا ہے کہ شرک شرعی اسکو کہتی ہیں کہ جو صفتیں خاصہ رب تعالیٰ کی
 ہیں وہ اسکی غیر میں ثابت کری بھی جیسی علم اسد تعالیٰ کو ہر چیز کا ہے اور کا علم ہی یا جان یا جیسی اسکو قادر جانتا ہے ہر چیز رو یا اور کو بھی جانی
 یا جیسی نہ تصرف رکھتا ہے عالم میں تہہ ارادہ اپنی کی ویسی اور کو بھی جانی مثلاً اسکی جانی کہ اوٹھتی شام باش کہی تھی و سنی معیشت و سرانج
 ہو گئی یا ظانی فی ہیکل اسکی تھی اوس سی میں بجایا بدبخت ہو گیا اور بعضی کبیرہ گناہوں کو بھی شرع میں شرک کہا ہے و سنی اپنی ہیت و ہر کو جسکی حدیث
 شریف میں آیا ہے کہ جنسی ہوا اسکی او کی قسم کہا ہے اوسنی ضرور شرک کیا یا یا ہے کہ شگون بنیاد شرک ہے یا یا ہے کہ ریاکارنا شرک ہے یا یا ہے کہ عورت
 جو خاوند کی محبت کی لی تو کہہ کر شرک ہے اور بعضی قسم شرک کی تفسیر غریزی میں لکھی ہیں کہ جو لوگ کہ سوا خدا کی ورنہ کو غیر عبادت میں ہر خدا کا کرتی
 ہیں وہ ہتھیری ہیں یا زانجلہ وہ لوگ ہیں کہ چمچ کر کی ورنہ کو ہر خدا کا کرتی ہیں ورنام اور ورنہ کا مانند نام خدا کی بطریق تقریب کی ذکر کرتی ہیں مثلاً اوتھتی
 بیٹھتی میں مثل نام خدا کی ورنہ کا نام لیتی ہیں ورنہ زانجلہ وہ ہیں کہ نام کہتی ہیں بندہ فلاں اور عبدالن اسکو شرک فی التسمیہ کہتی ہیں اور انجلہ وہ ہیں کہ
 ذبح غیر خدا کی لی کرتی ہیں ورنہ اور ورنہ کی منتیں بانی ہیں ورنہ زانجلہ وہ ہیں کہ دفع بلاؤں کی لی ورنہ کو پکارتی ہیں یا حاصل کرنی منافع میں ورنہ کو بکھڑا
 رجوع کرتی ہیں ورنہ زانجلہ وہ ہیں کہ خدا کی نام کی ساتھ علم اور قدرت میں ورنہ کو برابر کرتی ہیں جسکے کہی شاعر اسد شہت یعنی جو کچھ خدا چاہی ورنہ
 چاہو گی وہ ہو گا ایک شخص فی حضرت کو یوہی کہا تھا اسکو فو یا کہ تو فی مجھی سد کا شریک کیا بلکہ یوں کہہ شاعر اسد یعنی جو زرا اسد چاہی گا وہی ہو گا
 تمام ہوا مضمون تفسیر غریزی کا اور بعضی فعال اگرچہ شرک حقیقی یعنی کفر نہیں ہیں لیکن ثابہ فعال مشرکوں و ربہ پرستوں کی ہیں و سنی بھی پرہیز کرنا لازم
 ہے جسکے لوگ روبرو علماء اور بادشاہوں وغیرہ کی زمین کو چوستی ہیں کرنیوالی اس فعل کی وجہ کہ اسپر خوشنوعی ہیں ورنہ کو گنہگار ہوتی ہیں کیونکہ
 یہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہے اس لیے کہ مشابہت پرستی کی ہے کذا فی تحفہ الملوک پرنی میں جو منی گر بطور عبادت و تعظیم کی ہو کفر ہے اور اگر بطور
 تہجیبی دہ کی ہو کفر نہیں لیکن گناہ کبیرہ ہے کذا فی در المختار تمام ہوا بیان شرک کا اب شروع ہوا ہے بیان سحر کا سحر کنا جیسی حرام اور ہلاک
 کرنیوالا ہے جیسی ہی سیکھنا اور سکھانا سحر کا ہے حرام اور ہلاک کرنیوالا ہے و خیالی حاشیہ شرح عقائد کی میں لکھا ہے سحر کنا کفر ہے بالاتفاق اور
 ایک جماعت صحابہ وغیرہ کی اسپر متفق ہے کہ ساحر کو مار ڈالا چاہیے اور بعضی کہتی ہیں کہ اگر سحر باعث کفر کا ہوا ڈالی اگر اوس سی تو بکری و بچہ و مکات
 اور پوچھنا کا ہیں و بچہ سی اور ریل و شعبہ اور تعلیم کرنی انکی و مرد و عورت یعنی نہ پر حرام ہے اور اگر ایک مسلمان و کافر و سنی کی کبیرہ گناہ ہے و اگر دوسرے
 زیادہ ہوں بہا گناہ میں نہیں جائز ہے لیکن اولی ہی کی تب ہی ٹہرا ہے کہ اذکر الشیخ عبد الحق رح مخوم ستارونکی تاثیرت سی خبریں آئندہ وغیرہ کی بتانی او
 کہانت بغیر ستارونکی غیب کی خبریں جیسی بعضوں کی جنات تابع ہوتی ہیں اور وہ احوال غیبیان کرتی ہیں **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُزْنِي الزَّانِي حِينَ يُزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يُسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يُسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يُشْرِبُ
الشَّارِبُ حِينَ يُشْرِبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ الْهَبَّاءُ يَرْكُمُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا الْبَصَارُ حِينَ يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ
لَا يَعْزِلُ أَحَدُكُمْ حِينَ يَعْزِلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَإَيُّكُمْ مُتَّقٍ عَلَيْهِ اور روایت ہے و نہیں کی کہا فایا رسول
 خدا صلی علیہ وسلم فی نہیں ناکرنا زنا کرنا لا جہت کہ زنا کرتا ہے ورنہ ہوموسن یعنی انی زنا کی وقت پورا موسن میں تھا اور نہیں چوری کرتا چور
 کرنا لا جہت کہ چوری کرتا ہے ورنہ ہوموسن اور نہیں شراب پیتا شراب پینی والا جہت کہ پیتا ہے ورنہ ہوموسن نہیں پیتا لہذا ورنہ ہا ورنہ کی طرف دیکھو
 اوسلو شکی نگہ میں اپنی اوسوقت کہ لوتھا ہے ورنہ ہوموسن یعنی شکار لوتھا ہے کہ لوگ اسکو دیکھتی ہیں ورنہ لوتھ کر تی ہیں ورنہ ہوموسن کر سکتی اور نہیں
 خیانت کرتا ایک تہا لا جہت کہ خیانت کرتا ہے ورنہ ہوموسن پس بچو تم یعنی ان گناہوں سی روایت کی یہہ بخارے اور سلم نے

قتل کر نیکی اور احکام کفر کی اور پھر جاری کر نیکی **باب فی الوسوستہ** بابت سیرانچ وسوسہ کی ف مراد وسوسہ سی باتیں لکلی و شیطانی
 بین کد باعث ہوں کفر اور گناہ کی اور اچھی فکر کو الہام کہتی ہیں اور وسوسہ دو قسم پر ہی ضروری و اختیاری ضروری وہی کذابان کی اختیاری
 میں آجاوے و سکوا جس کہتی ہیں پس قسم معاف ہی سلامت مرحومہ سی و سب پہلی متونسی ہی پر چبے ہی و خطباج جوئی لین و سکوا خط کہتی ہیں وہ
 اس امت معاف ہی و اختیاری ہی کہ وسوسہ لین ہی و باقی ہی و دوام اور اصرار ہوا و سپر او ہوشہ دلیں خطباج کر ہی و خوش کر نی ووسکی کی
 ہووی اور لذت و رحبت و سکلی پیدا ہووی قسم کو ہم کہتی ہیں یہ بھی صل سلامت مرحومہ سی خط ہی و مواخذہ نہیں سپر و بدو عمل کی نام
 اعمال میں ثبت نہیں ہوتا بلکہ بعد قصد کی گراپی کو باز کہی و سکلی مقابلہ میں نیکی لکھتی ہی و ایک قسم اور ہی و سکنا نام غم ہی و ٹہرائی بات نفس کر
 اور غم باختم ہی لکا و سپر کہ کوئی مانع اس سے نہیں گزیر مونا سب کجا خارج میں و اور سکلی نفس میں کچھ و اس گرامت در قدرت ہووی گرا سب بافضل
 موجود ہو و توالیہ کر ہی قسم پر مواخذہ ہی لیکن مواخذہ فعل سی کم یعنی جب تک لین ہی کم گنہگار ہی و جب سکوا کر گنا زیادہ گنہگار ہوگا اور یہ قسم
 اول فعال کی ہی کہ اعضا سی قطع ہوتی ہیں مثلاً زنا وغیرہ اگر وسوسہ نکا آوی تو منقسم ان قسم پر ہی و جو متعلق لکلی میں لکھتی ہی و اعمال لکلی
 یعنی حسد وغیرہ میں داخل نہیں و سکلی ہوشہ ستم پر ہی مواخذہ ہوتا ہی کذا ذکر الفصیح شرح مشکوٰۃ المصابی القاری **الفصل الاول**
خصل پہلی عن ائمہ کرامہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا دَسَّوَسَتْ بِهِ صُدُورُهُمْ
 مَا تَرْتَعَمَلُ بِهِ أَوْ تَتَكَلَّمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ رَوَايَتُ بِي بَرِيرَةَ كَمَا فَرَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي تَحْتَقِ اسْمُ مَعَاذٍ مَعَاذٍ مَعَاذٍ
 وَهِيَ كَيْفَ بَطْرِقُ سَوْسَةٍ أَلِي هِيَ لِيْنِ وَنَكِي جَبْ تَكْ كَيْفَ عَمَلِ كَرِيْنِ سَاتِبَهُ وَسَكِي يَازِ بُولِيْنِ وَآيَتُ كِي بِهَجَارِي وَرَسْمِي وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ
 نَاسٌ مِنْ أَهْلِ كِتَابٍ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ أَلَا تَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَغَاظَمُ
 أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ أَوْفَدَ وَجَدْتُكُمْ فَتَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَدْرُكُمْ الْأَرْيَمَانِ
 لَوَاكُ مَسْلُوكِ اور روایت او نہیں سی کی آئی کئی آدمی صحابہ کرام سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے
 سے تحقیق ہم اپنی میں بیچ دون اپنی کی وہ چیز کہ برا جانتا ہی ایک ہمارے زبان پر لاوی و سکوا فرمایا تحقیق پامانی و سکوا یعنی یہ طور ہوتا ہی و برا جانتی ہو
 کہا او نہیں کہ اتنے فرمایا کہ یہ ظاہر ایمان ہی آیت کی یہ سلم ہی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا شَيْطَانُ
 احْذَرْكَ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَكَ كَذَلِكَ يَقُولُ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا أَبْكَغَهُ فَلَيْسَ تَعِدُّ بِاللَّهِ وَلَيْسَتْهُ مُتَّفَقٌ
 عَلَيْهِ اور روایت او نہیں سی کی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی شیطان ایک تہا کی اس پر کہتا ہی کسی پیدا کیا یہ کسی پیدا کیا یہ
 یعنی سامن زمین وغیرہ یہاں تک کہتا ہی کسی پیدا کیا یہ تیر کو چب کہ پوچھی سکوا چسکی پناہ پڑی ساتھ اس کی اور باز ہی روایت کی یہ ہجاری و رسم
 فی غرض و فی وسوسہ سی سکلی یہ ہوتی ہی کہ غلطی اور کفر میں نہالی سد قدیم پیدا کر نیو الام حزیہ کا ہی و سی کون پیدا کر ہی کا اور باز ہی یعنی اس
 خیال کو چھوڑ دی و اور دخل میں مشغول ہوا و اوٹھنا مجلس اور بدن حالت کا بڑا تاثیر کہتا ہی سکلی دفع میں اور اعلیٰ قسم پناہ چاہی کی یہ
 کہ مشغول ہو ساتھ ریاضت نفس کے اور پاک کر ہی لکھتعلقات اور مساوی اس کی و نرمی پناہ چاہی بان سی کافی نہیں لیکن البتہ مدد اس
 کار کی ہی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَسْتَأْذِنُونَ حَتَّى يُقَالَ هَذَا خَلَقَ
 اللَّهُ الْمَخْلُوقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ أَمْنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وروایت ہی او نہیں
 کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ہمیں کی لوگ پوچھا پوچھی کرتی یہاں تک کہ کہا جاوی گا یہ پیدا کی اس کی مخلوقات پس کسی

پیدا کیا اس کو پس جو شخص کہ آدمی اس میں سے کچھ پس چاہی کہ بی ایمان لایا میں ساتھ اس کی اور رسول و سکی روایت کی یہ بخاری و مسلم نے
یعنی ایمان لایا میں اور پھر کہ کہ اب اللہ تعالیٰ نے اور رسول و سکی نے کہ وہ قدیم ہی اور ایک ہی پس و سواس نے نفع کی یہی بجای اعوذ کی یہ بڑی
و عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من أحد إلا وقد وكل به قرينه من الجن وقوله
من الملك فكلوا و آيات الله قالوا لا يا رسول الله ولكن الله اعانني عليكم فاسلم فلما فرغ من آية الجبر و آية مسلم
اور روایت ہی ابن مسعود کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تم میں سے کوئی مگر کہ میں کیا گیا ہی ساتھ اس کی ہنشین اور سکا جنوں
سے و ہنشین اور سکا جنوں سے عرض کیا صحابہ نے اور بتا رہی ہیں یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں سے فرمایا کہ ان میری ہیں لیکن اس نے
مدد کی مجھ کو اور اس کی میں نے سلامت رہتا ہوں یعنی اس کی شر اور آفت اور و سواس سے اور وہ ابجد میرا ہی پس نہیں حکم کرتا مجھ کو ساتھ ہلانی
کی روایت کی یہ مسلم نے ف سری حدیث کا یہ مطلب ہی کہ ہر آدمی کی دو مصائب میں ایک جن کہ بڑی باتیں بتاتا ہی اور بڑی و سواس
باتیں ہی نام اور سکا و سواس ہی اور و سواس و سواس کہ اچھی باتیں سکھاتا ہی اور ہلانی الہام کرتا ہی نام اور سکا علم ہی و عن ابن عباس قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا شيطان يجري من الإنسان حجر إلا قد مضى الدية متفق عليه اور روایت ہی انس سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جاری ہوتا ہی آدمی سے جگہ جاری ہونی خوئی یعنی کمال قدرت کہتا ہی اس کی پکانی
پر روایت کی یہ بخاری و مسلم نے و عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من بني آدم مؤذ إلا بميسرة و
الشيطان حين يوقد فيسهل صارا خمار من الشيطان غير مريب و انبها متفق عليه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مٹا آدم کا پیدا کیا گیا مگر جو تا ہی و سکو شیطان جو وقت پیدا
کیا جاتا ہی یعنی طرح اوکھلی کو کہ میں باتا ہی کہ وہ اندازا تا ہی پس اور کرتا ہی بلند سبب جو شیطان کی یعنی روتا ہی چلا کر سوار میر کی
اور بڑی و سکی روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف یہ بات بسبب عاقول ہونی والدہ حضرت مریم کی ہونی کہ کلام اس میں مذکور ہی و ان
اعينك و ذينها من شيطان رجيم و عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صياخ المؤمن صياخ المؤمن يفتح نزاعه
من الشيطان متفق عليه اور روایت ہی و نہیں سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چلا مار کی کا وقت پیدا ہونے
اس کی کی سبب جو کہ شیطان کی ہی روایت کی یہ بخاری و مسلم نے و عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان اللين يضع عرشه على الماء ثم يبعث سراياه فيقتلون الناس فاذا ناهم منه منزلة اعظمهم فتنه
فيعني احدهم فيقول فعلت كذا وكذا فيقول ما صنعت شيئا قال نعم لحي احدهم فيقول ما تركته حتى فرقت
بينه و بين امراته قال فيدنيه منه ويقول نعم انت قال لا عمنش اراه قال فيكفره رواه مسلم
اور روایت ہی جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان کہتا ہی تخت پناہی یعنی سمندر پر پہنچتا ہی فوجیں اپنی
کر گراہ کرین اور سکو پس بہت نزدیک اس شکر کا البیس باعتبار مرتب کی جو بڑا اور سکا ہو گراہ کر نہیں آتا ہی ایک شکر ہی اور کاپس کہتا ہے کیا
میں یا اور یا یہ کہتا ہی البیس کیا تو نے کچھ فرمایا حضرت نے پہر آتا ہی ایک شکر ہی اور کاپس کہتا ہی نہیں چھوڑا میں و سکو میاں تک کہ جدائی
ڈنوا دی درمیان اس کی اور درمیان عورت اس کی فرمایا حضرت نے پس نزدیک کرتا ہی و سکو اپنی سے پہر کہتا ہی اچھا ہی تو کہا عیش نے کہ آدمی
حدیث کا ہی گمان کرتا ہوں نہیں جابر کو کہ کہ پس مگھسی لگاتا ہی اور سکو روایت کی یہ مسلم نے ف مراد جدائی سے طلاق باتیں ہی ناعورت

خاندن پر حرام ہو جاوی اور صحبت کمری تو حرام ہو اور خرد ندر حرام زاد می پیدا ہون پس ولادہ تا کی روی زمین پر بہت ہو اور فساد و کنا کرین
 وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان قد ايس من ان يعبد كما مضى في جزيرة العرب ولكن
 في النحر في بنيهم وروایت ہی وہنیں سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق شیطان مایوس ہی اس سی کہ بندگی
 کرین اور سکو مصلیٰ بیچ جزیرہ عرب کی ولیکن بیچ و غلانی کی ہی در میان اونکی یعنی جنگہ بدل گردانا ہی پس میں روایت کی یہ سلم فی
 بندگی شیطانی سی مراد ہی پوجنا ہون کا اور مصلیٰ یعنی مومن پس حضرت کی بعد اگرچہ بعضی فرقہ مند ہون لیکن بت پرست ہی الفصل
 الثاني فصل في معنى قوله صلى الله عليه وسلم جاءكم من ابني آدَمَ فَمَنْ بَايَاهُمْ فَبَايَاكُمْ وَمَا بَيْنَهُمْ أَنَا وَابْنُ آدَمَ روايت ہی مئی عباس
 کی سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا اونکی پاس ایک شخص پس کہا تحقیق میں پاتا ہوں لاپنی میں ایک چیز یعنی وسوسہ الہیہ کہ ہو جاؤں
 میں کو نہایت بہتر ہی طرف میری اس سی کہ بولون میں ساتھ و سکی یعنی نہایت بُری ہی وہ بات فرمایا احمد ہی اسطی اللہ کی وہ اللہ کہ پیر دیا امر
 اور سکی کو طرف وسوسہ کی روایت یہ بوداؤنی ف یعنی سوسہ و لین کہا اور بولنی اور عمل کرنی دنیا یا مواءہ ہوتا او سپر اور یہ تو معاف
 وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان للشيطان مائة باب في آدَمَ وَلَمَّا كَانَتْ مِائَةُ الشَّيْطَانِ
 فَأَعَادَ بِالنَّارِ وَكَذَّبَ بِالْحَقِّ وَأَمَّا الْمَلَكُ فَأَعَادَ بِالْخَيْرِ وَصَدَّقَ بِالْحَقِّ وَخَدَّ ذَٰلِكَ فَلْيَعْلَمَنَّ أَنَّهُ مِمَّنْ أَلَّفَ اللَّهُ
 وَمَنْ وَجَدَ الْخَيْرَ فَلْيَتَوَكَّلْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَأَ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمْ بِالْفَقْرِ وَيَا مَرُومَكُمْ بِالْفَخْشَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی بن سحر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق مصلیٰ شیطان کی تصرف ہی تہہ
 مئی آدم کی اور واصلیٰ ہشتہ کی تصرف ہی پس ہی پر تصرف شیطانی میں عدہ دنیا ہی ساتھ ہی مائی کی اور جہلانا ہی ساتھ حق کی یعنی ساتھ توحید
 و نبوت وغیرہ کی اور ای پر تصرف ہشتہ کا پس عدہ دنیا ہی ساتھ ہی کی اور تصدیق کرنا ساتھ حق کی پس جو کوئی پاوی و سکو یعنی عدہ نیکی کو
 پس جانی کہ تحقیق یہ طرف سی اسکی ہی پس پائی کہ حد کرئی اسکو اور جو شخص کم پاوی دوسرا یعنی شیطان کی طرف سی پس پناہ پکڑی ساتھ اسکی
 شیطان سی پھر پائی یہ آیت شیطان وعدہ دینا ہی تمکو فقہ کا اور حکم کرنا ہی تمکو ساتھ گناہوں کی روایت کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث غریب
 ہی ف شیطان وعدہ دینا ہی کہ اگر ہلائی کی تو برای میں گرفتار ہوگا مثلاً اگر تو کل خدا پر کیا تو فی اور عبادت اسکی کی تو محتاجی اور
 خوارین مستلام ہوگا وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يزال الناس يبستاء كون حتى يخلق هذا خلق
 الله خلق فمن خلق الله فادرك ذلك فقولوا الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد ثم ريت قل
 عن يسار بن ثعلبة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الشيطان الرجيم ذوا اربعة اذان وذو سندان وذو محذات عظم وقرن الا حوص في باب
 خطبة يوم النحر ارجو الله تعالى وروایت ہی بوہرہ سی کہ نقل کی رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ زمین گی لوگ پوچھا پوچھی کرتی یہاں تک کہ کہا جاوگا یہ پیدا کی ہی مد فی مخلوق میں گئی پیدا کیا اللہ کو جس وقت
 کہیں یہ پس کہو اللہ ایک ہی مد فی نیاز ہی جنا اور نہ جنا یا گیا اور ہمیں مصلیٰ اس کی برابر کوئی یہ قف کرنا میں طرف میں بار و پناہ پکڑ ساتھ
 اسکی شیطان راندہ گئی سی روایت کی یہ بوداؤنی و ابنتہ ذکر کرئی ہم حدیث عمرو بن لاحوص کی یہ باب خطبہ یوم النحر کی اگرچہ اس فی
 عین مصابیح میں اسی باب میں مذکور ہی اور مینی و مان ذکر کی ہی الفصل الثالث في معنى قوله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان مائة باب في آدَمَ

روایت ہی عہد اسمعیلی عمر کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کلین اسل تقدیرین مخلوقا علی پہلی پیدا کرنی آسمان و زمین سے
 سچا جس ہزار برس فرمایا اور تباہی و سکا اور پانی کی روایت کی یہ سلم بن ف کلین اسل یعنی ثابت کین لوح محفوظ میں ساتھ جاری
 کرنی قلم کی یا فرمایا وشتو کلو لکھنی کو اور ہزار برس بہت مدت ہی و تباہی و سکا پانی پر یعنی پہلی پیدا ہونی آسمان و زمین کی کوئی چیز
 عالم ہی پانی اور عرش میں **و عن ابن مسعود** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل شيء بعقد رحتي العبد و
 الكيس رواه مسلم اور روایت ہی بن عمری کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز ساتھ تقدیر کی ہی یہاں تک کہ نادانی
 اور دانائی روایت کی یہ سلم بن **و عن ابن هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرج آدم وموسى عن
 ربهما فخرج آدم موسى قال موسى انت آدم الذي خلقك الله بيده وهن فيك من روجه واتخذ لك منكبه
 واسكنك في جنته ثم اهبطت الناس بخطيئتك الى الارض قال آدم انت موسى الذي اصطعك الله
 رسالته وبعثك امه واعطاك الاكل من فيها تبيان كل شيء وقربك تحييا فيكم وجدت الله
 كتب التوراة قبل ان يخلق قال موسى يا رب عين عامما قال آدم فهل وجدت فيها وعصى آدم
 رآته فغوى قال نعم قال آفتلو موسى على ان عملك عملا كتبه الله على ان اعصمك فقبل ان يخلق
 يا رب عين سنة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج آدم موسى الى سر واه مسلم
 اور روایت ہی یہ یہودی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب کہ آدم و موسیٰ نزدیک پروردگار اپنی کی یعنی عالم روحانی میں
 پہر غالب آدم موسیٰ پر کہا موسیٰ نے تم آدم ہو کہ پیدا کیا تم کو اسل اپنی ماں تہی و ربو کی بیچ شہار روح اپنی یعنی وحید کی ہوئی اپنی اور
 سجود کرو یا اسل تہا فرشتوں اپنی سی اور کہا تم کو چرخت اپنی کی یہاں تار اتنی میو کو ساتھ گناہ اپنی کی طرف زمین کی یعنی اگر گناہ
 نہ کرتی کا سیکو زمین میں آتی و راو لا دیہاں پانی کہا آدم نے تم وہو تہی کہ برگزیدہ کیا تم کو اسل ساتھ پیغمبر اپنی کی و اسل کلام اپنی کی و زمین کو تختیا کہ چو کی
 بیان ہر چیز کا اور نزدیک کیا تم کو سرگوشی کرنی کہ پس تہہ کتنی مدت کی پائینی اسل کہ لکھی تورات پہلی پیدا ہونی میر کی کہا موسیٰ نے چالیس برس
 پہلی کہا آدم نے پس کیا پائتونی یہاں اسل یہ کا نافرمانی کی آدم نے رب اپنی کی پس کہا کہا کہ ان کہا آدم نے کیا یہاں مدت کرنی تو تم کو
 اسل کہ کرو زمین ہ عمل کہ لکھا ہی و سکوا اسل مجہر کرنا و سکا پہلی پیدا کرنی میر کی چالیس برس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پائینی آدم موسیٰ پر
 روایت کی یہ سلم بن **ف** زمرہ کی تختیوں پر تورات لکھی ہوئی اتنی تہی سمانوسی تراو نوں پلہ تہی و عثمانی رایتہ قدیم ہی لیکن تختیوں یا غیر اسل
 پر چالیس برس پہلی پیدا ہونی حضرت آدم کی لکھی گئی تہی و ربہ ہجرا اسل جہاں ہند کہ جہاں اعمال چوہنی دست نہیں میں ملکہ عالم علوی کا مانی مانق
حکیم بن ہن **و عن ابن مسعود** قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهما الصادق المصدوق
 ان خلق آدم في بطن امه اربعين يوما نطفة ثم يكون علقته مثل ذلك ثم يكون مضغاً مثل
 ذلك ثم يبعث الله اليه ملكا ياربع كلمات فليكتب عمله واجله و رزقه و سقى او سعيده ثم يسفح
 فيه الزوجه التي لا اله غيرهما ان احدكم ليعمل بعمل اهل الجنة حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع
 فيسوق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل النار فيدخلها و ان احدكم ليعمل بعمل اهل النار حتى ما يكون بينه
 وبينها الا ذراع فيسوق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل الجنة فيدخلها مستفق عليه اور روایت ہی بن سعد

سی کہ حدیث کی حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچی ہیں سچر کئی کمی تحقیق پیدائش ایک متبارکی بیہی کہ جمع کیا جاتا ہی سچر پستان کی کما
 جالین دن لفظ یعنی بصورت لفظ ہوتا ہی لیکن کچھ تغیر ہوتا جاتا ہی حرارت سی ہوتا ہی خون جسام ہوا مانند ایک یعنی جالین دن تک ہوتا ہی
 لکڑا کوشت کا مانند ایک یعنی جالین دن تک ہوتا ہی لکڑا کوشت کا مانند ایک یعنی جالین دن تک ہوتا ہی لکڑا کوشت کا مانند ایک یعنی جالین دن تک ہوتا ہی
 پس لکڑا ہی وہ دشتہ عمل اسکا اور موت اسکی اور روزی اسکی اور بدبخت ہونا یا نیکبخت ہونا اسکا ہوتا ہی جاتی ہی سچا اوس کی روح
 پس قسم ہی وراثت کی کہ نہیں کوئی محبوبہ اور اسکی تحقیق ایک منہارا البتہ کرتا ہی کام اہل ہشت کی یہاں تک کہ نہیں ہوتا درمیان اوس شخص کی
 اور درمیان ہشت کی گمراہ تہہ ہر یعنی نزدیک ہوتی ہی پس غلبہ کرتی ہی اور پراو اسکی سر نوشت اسکی پس کرتا ہی کام دوزخیوں کی سی پس داخل
 ہوتا ہی دوزخ میں اور تحقیق ایک متبارا البتہ کرتا ہی کام دوزخیوں کی سی یہاں تک کہ نہیں ہوتا درمیان وکی اور درمیان دوزخ کی گمراہ تہہ ہر پس غلبہ
 کرتی ہی اور سر نوشت اسکی پس کرتا ہی کام ہشتیوں کی سی میں اخل ہوتا ہی ہشت میں وایت کی یہ بخاری و سلمانی ف مراد یہ کی یہاں تک کہ نہیں ہوتا درمیان
 کہیں نادر جو جاتی ہی لیکن غلبہ جنت اسلیکا مقصد اسکا ہوتا ہی کہ اکثر لوگ برای سی جہلائی کی طرف پیری میں وکس کا نہایت کہ ہوتا ہی احمد
 علی وکس و یہ حدیث دلالت پر کرتی ہی کہ مدیختہ پیری ورمین سخت لانی میٹگی طاعات پراو را پیر کہ ہر وقت گناہ سے چھتا رہی اس
 وری کہ مبادی ہی دم آخر ہو اور خاتمہ بخیر ہو گیا خوب ہی بات بخلاف بعضی لوگوں کی کہ خیر قضا و قدر سرکار کا عمل کا کرتی ہیں کہتی ہیں کہ نیکبختی اور بدبختی
 اور داخل ہونا جنت و نار کا جب سب قصا و قدر پر موقوف ہوا تو عمل کیا ضرور چنانچہ بعضی صحابہ ہی جو مقصد اسکا نہ سمجھا ہی کہا حضرت فی جواب
 دیا کہ عمل کنی جاؤ اور ہر کوئی توفیق دیا گیا ہی سلی او چیز کی کہ پیدا کیا گیا ہی یعنی توقف کرنا متبارا عمل میں اور انکار کرنا عمل کا بعد سنی قضیہ قضا
 و قدر کی کچھ یعنی نہیں کہتا کیونکہ امر وہی شارع سی وارد ہونی اور نہ موقوفت سمجھنی اور خطاب کی دئی و تم میں قصد و اختیار کہ ساتھ اسکی عمل
 کر سکو پیدا پس ضرور جہاں کچھ بات ہوئی کہ بند و نکو اسکی ہی حکم کیا اور ان سی طلب غفل کی کی اور ایک کام سی منع کیا والا امر وہی کا اوچینی
 پیغمبروں کا کچھ فائدہ ہی ہوا اگرچہ گناہ اس سر کی پوشیدہ ہی کہ نہیں معلوم ہوتی اور بہت سارے میں کہ بند کیا و اسکی اطلاع نہیں اور حقیقت میں کوئی عمل موقوف
 معلوم کرنی نہیں وہ مالک الملک ہی وجو کوئی اپنی ملک میں تصرف کرتا ہی ظلم نہیں بغیر ہر شایر رحم میں شایر جی جکو چاہی اب کری اور جی چاہی ہم کری
**وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ أَمَلًا أَهْلُ النَّارِ وَأَمَلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ أَمَلًا أَهْلُ
 الْجَنَّةِ وَأَمَلًا مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَأَمَلًا الْأَعْمَالُ بِالْأَحْوَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ہل بی سہلی کی کہ ہوا فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ کرتا ہی کام دوزخیوں کی تحقیق وہ ہوتا ہی ہشتیوں میں سی ورتا ہی کام ہشتیوں کی تحقیق وہ ہوتا ہی وخیوں میں
 اور نہیں صبار عمل کا مگر ساتھ خانہ کی روایت یہ بخاری و سلمانی **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنَازَةٍ
 صَدِيقٍ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طُوبَى لِهَذَا عَصْفُورٍ مَرَّ بِعَصَا قَابِلٍ الْجَنَّةِ لَمْ يَجْعَلِ الشَّوْءَ وَكَهْ يَنْدِرُ رَكَّةً فَقَالَ أَوْ عَابَرَهُ
 بِأَعَايِشَةَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهَمَّ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ
 لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهَمَّ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا بلانی گئی
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف جنازہ ایک لڑکی کی انصار میں سی پس کہانی ہی سول خدا کی خوشحالی ہی اسی لڑکی کی کہ چڑیا ہی چڑیوں جنت کی سی
 نہیں کی سنی برای و نہیں ہوتا اسکو پس فرمایا حضرت فی کیا غیر اسکی اسی عائشہ یعنی جزم کر کہ ہشتی ہی بعد وکی بیان کی وجہ اسکی کہ تحقیق اسنی پیدا کیا
 و اسکی ہشت کی ایک لوگوں کو کہ پیدا کیا و نکو و اسکی اور وہ چڑیوں ہوتا ہی اپنی کی ہی او پیدا کیا و اسکی دوزخ کی کتنی اشخاص کو کہ پیدا کیا و ان کو

ہی نہیں ناقص کرتا۔ اسکو خرچ کرنا ہمیشہ دینی والا ہی رہتا۔ ان میں کیا دیکھاتے کس قدر خرچ کیا جب سی کہ پیدا کیا آسمان اور زمین کو پس تحقیق خرچ کرنا فی زمین کم کی وجہ سے کچھ ہوتا ہو سکتا ہے اور تباہی و سکا و پرانی کی یعنی وقت پیدا کرنی آسمان و زمین کی اور اس کے ہاتھ میں ہی تراویست کرتا ہی و رہتا کرتا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور یہ روایت مسلم کی بنی امنا ہا تہا سد کا ہی پر ابو الہاب بن ہریرہ ہی ہمیشہ دینی والا ہی نہیں ناقص کرتی اسکو کوئی چیز ات اور دن میں **ف** بن نیز و ستاد بین سلم کی وکی روایت میں لفظ طان بدل ملائی یا ہی اور اور لفظ نہیں ہی کچھ تہا خیر ہی لیکن واقعہ امت کی ماسی ہی ہی **وَعْنَهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذِي رَأْيٍ لَمَسْرُوتٍ قَالَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كُنْتُمْ أَعْمَالُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی او نہیں ہی کہا پوچی گئی یہ غیر اصل حدیث ہے و لا مشرکین ہی فرمایا حضرت فی اسد داتا تر ہی ساتھ و چیز کی کہ ہوتی عمل کرنا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم **ف** بن یعنی سد تعالیٰ ہی خوب جانتا ہی کہشت میں داخل ہوتی ہیں یا و زخ میں بعضی کہتی ہیں کہ حضرت کو اب تک مشرکین کی اولاد کی حق میں گمراہی نہ تھی ایسا فرمایا و بہت سی تون ارد ہوتی ہیں انکی حقین لیکن ولی یہ ہی کہ توقف کری یقیناً جنتی یاد دہنی ہے **الفصل الثالث** فصل وری عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما خلق الله الفلك فقال له اكتب قال ما اكتب قال اكتب القدر فكتب ما كان وما هو كائن الى الابد رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اسنادا اور روایت ہی عباده بنی صامت کسی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق اول و چیز کا پیدا کیا اس نے قلم ہی پس کہا و اسطی و سکی لکھا او سنی کیا لکھا بن فرمایا لکھتے ہیں لکھی و سنی جو چیز ہو سکی ہی عینی نماز و کثرت کما و و چیز کہ ہوتی ہی بندہ روایت کی یہ نزدیکی ہی اور کہا یہ حدیث غریب ہی سند کہ **وَعْنِ مُسْلِمِ بْنِ كَيْسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ** عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَإِذَا أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ الْآيَةَ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنْهَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِبَيْهِيْنِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِبَيْدِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَيَعْمَلُ أَهْلُ النَّارِ يَحْمَلُونَ فَقَالَ رَجُلٌ فَيَقِيمُ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ لِيَعْمَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ لِيَعْمَلَ أَهْلُ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهُ بِهِ النَّارَ رواه مالك والترمذي و ترمذی اور روایت ہی مسلم بن یسار سی کہہ سوال کی گئی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سی اور جب لیا پروردگار تیری فی نبی آدم ہی بیجون وکی سی اولاد وکی کو آخرت تک کہا حضرت عمر بنی سائینی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ سوال کی جاتی تھی تفسیر اس آیت سی پس فرمایا پس تحقیق سدنی پیدا کیا آدم کو پہر پہر ایٹھا وکی پر دانا تہا پناہیں نکالی و سین سی ولاد پس فرمایا پیدا کیا مینی انکو و اسطی بہشت کی اور ساتھ کام کرنی بہشتی وکی کہ عمل کرتی ہیں پہر پہر ایٹھا وکی پر ہاتھ پناہیں نکالی او سین سی پس فرمایا پیدا کیا مینی انکو و اسطی و زخ کی و ساتھ کام و و زخ وکی کہ کرتی ہیں پس کہا ایک شخص فی پس کو اسطی ہی عمل کرنا ہی رسول خدا کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق سد حققت پیدا کرتا ہی بندہ کو و اسطی جنت کی کام کرو تا ہی ماوس سی بہشتی وکی سی یہاں تک کہ مرنے ہی او پر عمل کی علون بہشتیوں کی سی پس داخل کرتا ہی

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَسَفٌ وَمَسْخٌ وَذَلَالٌ فِي الْمَكْدَنِ بْنِ الْقَدَرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ **اور روایت ہے بن عمر سے کہ اسامی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی تھی ہو گا پھر امت میری کی زمین میں جس جانا اور صورت بدل جانا اور یہ ہو گا پھر اون لوگوں کی کہ جہلا نیلے ہیں تقدیر کی روایت کی یہ ابو داؤد فی اور روایت کی ترمذی فی مانند اسکی ف یہ بات خیر زمانہ میں ہوگی اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اگر خسف و مسخ واقع ہوگی میری امت میں اس فرقہ میں ہوگی **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَرُ يَكُونُ مَجْمُوعٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَنْ مَرِضُوا فَلَا تَعْلَمُوا وَهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوا وَهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ **اور روایت ہے ہاؤن ہی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ قدیرہ کا مجوس میں اس امت کی اگر مریض ہوں پس نہ عیادت کرو انکی اور اگر مرین پس نہ حاضر ہواؤنکی جنازہ پر روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد فی یعنی ان کی حق میں رعایت حقوق مسلم نہ کرو نہ جتنی نہ مری پر پس جو علماء اون کو کافر کہتی ہیں وہ تو منع ہی کرتی ہیں اور جو فاسق کہتی ہیں وہ جائز کہتی ہیں اور حدیث کو حل کرتی ہیں زجر و تغلیظ پر اور برائی بیان کرنی اعتقاد ان کی پر یہ مضمون طاعی قاری وغیرہ نے لکھا ہے لیکن متعین کی نزدیک ہی بات حق ہے کہ انکی عیادت وغیرہ نہ کری جتنا ہو سکی یہی ان کی خطہ کہتی سی کذا قال استاد سی روح اور مجوس ایک فرقہ ہی آتش پرست ثابت کرتی ہیں دو اب یعنی ایک اب خیر کا اور ایک شر کا خیر کی الہ کو کہتی ہیں یزدان اور شر کی الہ کو کہتی ہیں ابھر میں یعنی شیطان پس جیسی مجوس فاکل ہیں دو الہ کی اس طرح قدیرہ قائل میں بہت سی خالقوں کی یعنی تنہی فعل بند ہی کرتی ہیں خالق اون فسلون کے ہیں **وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تَقَابِلُوهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ **اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ہنشین کرو و نہ مقابلہ کرو قدیرہ سی اور نہ حکومت بجاؤ طرف اون کی روایت کی یہ ابو داؤد فی نہ ہنشین کرو یعنی محبت نہ کرو اؤنسی کیونکہ بیٹھا ہوا چلنا علامت محبت کی ہے پس معنی یہ ہے کہ اس اور تعظیم سی ہنشین اؤنکی نہ کرو اس لیے کہ اعتقاد بد اؤنکی سیکہوگی اور برائی اؤنکی علون کی تاثیر کرگی تمہاری دلوں میں و حملوں تمہارے میں و جو اتفاقاً جو ہم کی حضون نے یہ ہے کہی ہیں کہ ابتداء سے تہ سلام کا نام اؤنسی نہ کرو **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنَّةٌ لَعَنَ اللَّهُ كُلَّ نَبِيٍّ مَجَابِلَةٍ فِي كَذِبٍ وَالْمَكْدِبُ بِقَدَرِ اللَّهِ وَالْمَسْطَطُ بِالْجَبَرُوتِ لِيُعْزَمَنَّ أَذَلُّهُ وَيَكُونَ مِنْ أَعْدَةِ اللَّهِ وَالْمُسْتَحِيلُ مُحَرَّمٌ وَاللَّهُ وَالْمُسْتَحِيلُ مِنْ عِزَّتِي مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَالْتَارِكُ لِسُنَّتِي رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْحَلِ وَرَوَيْنِي فِي كِتَابِهِ **اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر طرح کی شخص میں کہ لعنت کرنا جو نہیں انکو لعنت کی اؤنکو اسنی اور جو نبی ہی تجا الہ عوات ہے ایک تو وہ کہ زیادہ کری پھر کتاب اسکی باورد و سرافقہ کہ وہ جہلاؤی تقدیر الہی کو اور سیرجی ہے کہ غالب ہو جاؤی تہ زبردستی کی کہ عزت سی جسکو دلیل کیا اسنی اور ذلیل کری جسکو عزیز کیا اسنی اور جو تہا وہ ہی کہ حلال کری پھر حرام اسکی اور با سچوان ہ ہی حلال جان باولا دیر سی و سچو کو حرام کیا اسنی اور چٹا وہ شخص ہے کہ چوڑا یا سنت میری کو روایت کی یہ بیہقی فی پھر کتاب مذخل کی باور زین فی پھر کتاب اپنی کی ف غش کے اؤنکو اسنی گویا کسی فی پوچھا کہ آپ کیون لعنت کرتی ہیں فرمایا اسلی کہ لعنت کی اسنی اؤ جملہ کل نبی بجا کا جملہ معترضہ ہے یعنی کلام طہرہ و اسلی تاکید لعنت کی اور زیادہ کرنا پھر کتاب اسکی یہ کہ لفظ بڑاؤی یا اسطرحی بیان کری کہ معنی مخالف ہوں اسکی حکم کے اور مرد**************

مستطسی بادشاہ اور حکم ظالم ہیں کہ ساتھ خوش نفسانی اور طلب حکومت پس کی کافروں اور فاسقوں اور جاہلون کو عزیز رکھتی ہیں اور مسلمانوں اور صاحبون اور عالموں کو ذلیل کرتی ہیں اور حلال کرسی پر حرم اسد کی یعنی کہ میں جن کا مونکو منع فرمایا ہے نہ شکار کر سکی اور کلاں فی درخت کے اور دخل ہونے کی بغیر احرام کی یہ کام اوس جگہ کرن لگی اور حلال جانی اولاد میری و چیز کو کہ حرام کیا اسدنی یعنی یا ذی دینی اولاد پر غیر خدا اصلی اسد علیہ سلم کی کو اور تعظیم کرنی اور لگی کو حلال جانی اور یہی لعنت ہی یا مراد اس سی یہی کی میری اولاد ہو کہ جس چیز کو اسدنی حرام فرمایا ہے اوسکو کرنی لگی حلال جانکر اسین تنبیہ ہی و اصل سیدون کی کہ حضرت کی اولاد ہو کہ خدا کی گناہ نہ کریں یعنی انکو اسد کی گناہ کرنی میں زیادہ تر دڑ ہی اور چوڑی دانت میری کو جو از سادہ کسالت کی سنت کو چوڑی تو وہ گنہگار ہی ورجو کوئی ہکا جانکر سنت کو چوڑی تو وہ کافر ہی و لعنت میں دو نو لگی جاتی ہیں لیکن اول زجر اور شدہ اور دوسر حقیقہ اور اگر احیاناً سنت ترک ہو گنہگار نہیں ہوتا مگر بڑا بیہی ہی کذا ذکر اتقار می الشیخ و اوسامی ہولانا ملحق

رج سی کہ یہ وعید یہی ترک کرنی سنن ہی یعنی سنت موکہ کی ہی **و عن مطرب بن عکام** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **اذا قضى الله لعبد ان يموت بارض جعل له اليها حاجة رواه احمد والشمس** اور روایت ہی مطرب بن عکام سی کہ کہا فرمایا غیر خدا اصلی اسد علیہ وسلم جبکہ مقتدر تا ہی اسد و اصل بند کی مراد یہ ایک میں کی گردنا تا ہی اصل و سکی طرف اور زمین کی حاجت یعنی تا اوس کام کی لیس جاوی اور مری روایت کی یہ احمد اور ترمذی نی **و عن عائشة** قالت قلت يا رسول الله **ذكر اربع المؤمنين قال من بائع فقلت يا رسول الله بلا عمل قال الله اعلم بما كانوا عاملين فقلت فذكر اربع المؤمنين قال من بائع فقلت بلا عمل قال الله اعلم بما كانوا عاملين رواه اسودا** اور روایت ہی حضرت عائشہ رخ سی کہ کہا کہانی یا رسول اسد اولاد مسلمانوں کی کیا ہی حکم و نکا فرمایا تا جہننا پی باپون کی یعنی بہشت میں ہیں اور لگی ساتھ پر کہا یعنی ہی سول خدا بخیر عمل کی فرمایا اسد و انتر ہی ساتھ او چیز کی کہ ہوتی عمل کرنی والی کہا یعنی پس اولاد مشرکوں کی فرمایا یہ ہی تابع ہیں اپنی باپوں کی کہا یعنی بخیر عمل کی فرمایا اسد و انتر ہی ساتھ او چیز کی کہ ہوتی عمل کرنی والی روایت کی یہ ابو داؤد و ترمذی کی ہی جو فرمایا اسد علم باکانو عاملین تہیہ شامہ قضا و قدر جب حضرت عائشہ رخ نے تعجب کیا کہ بی عمل بہشت میں کیونکر جاوے گی تو فرمایا کہ تعجب مت کر کیونکہ اگرچہ بالفعل عمل نہیں میں شاید کہ علم الہی میں ہوں اور مشرکوں کی اولاد کی حق میں جو فرمایا اسد علم باکانو عاملین تو بہشتی نی کہا ہی مراد یہی کہ وہ تابع ہیں باپون کی دنیا میں اور آخرت کا امر و نکا سپرد ہی طرف علم الہی کی **و عن ابن مسعود** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **الواحدة والواحدة والواحدة في النار رواه احمد** اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا اصلی اسد علیہ سلم کی گارنیوالی اور جسکو گارادو نو ذمیں روایت کی یہ ابو داؤد و ترمذی کی مراد گارنیوالی سی وہ ہی کہ جسکی گارادمانند داعی کی اور نو کر جا کر کی و مراد موودہ سی وہ ہی کہ جسکی حکم سی گارنی یعنی وہ جنی الی اور یا مراد موودہ سی ہرگز مطابق پہلی حدیث کی یعنی باپ و سکی تہی دوزخی چوٹی اولاد جو مرودہ پی دوزخی ہوتی **الفصل الثالث** فی سیر عن ابی الدرداء **قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم** **الله عز وجل فرغ من خلقه من خمسين اجلة وعمله ومضجعه وانزله وردا رواه احمد** اور روایت ہی ردا سی کہ کہا فرمایا رسول خدا اصلی اسد علیہ سلم کی تحقیق اسد و جل فارغ ہو طرف ہر بند کی مخلوقات ہی ہی پی چیز و سنی یعنی اصل اوسکی سی و عمل و سکی سی اور جگہ رہنی و سکی سی و جگہ پہنی و سکی سی و رزق و سکی سی روایت کی یہ احمد فی فارغ ہو یعنی یہ پی چیزیں مخدر کر چکا و رزاق کی اب تغیر تبدیل نہیں ہو سکتی اصل یعنی مدت عمر کتنی ہی اور عمل کہ کام نہیک بد کیا ہو لگی اسکی بعد جو دو لفظ میں ظاہر ہیں سنی اور لگی باخچون رزق لکھ چکا یعنی حلال کہا و لگا یا حرام تہو ریا بہت یا مراد رزق سی جو کچھ بندہ کو یہی قسم منع سے **و عن عائشة**

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدْرِ سُئِلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
وَمَنْ كَرِهَ تَكَلُّمَهُ فِيهِ لَمْ يُسْأَلْ عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہنا سنا میں
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی جو شخص کلام کری کہہ نہیچہ تقدیر کی پوچھا جاوے گا اوس دن قیامت کے اوجہنی کلام کیا۔ پھر وہ کسی پوچھا
جاوے گا اوس روایت کی یہ ابن ماجہ نے مقصود منع ہے خوض کرے نہی قدر میں یعنی کچھ فائدہ نہیں اسکی کلام کرنے میں ہوا ہی پرستار اور
معاذ اللہ روز قیامت کو پس ہر چیز کی ایمان و سپر لاوین و رسکوت کر کرے میں مشغول ہیں وعن ابن الدکلبی قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
فَقُلْتُ لَهُ قَدْ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدْرِ فَخَذِّنِي لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُدْهِبَهُ مِنْ قَلْبِي فَقَالَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ
أَهْلَ سَمَوَاتٍ وَأَهْلَ أَرْضِهِ عَذَابَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ دَهَمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ
فَلَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا فَبِكَ اللَّهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ
لَمْ يَكُنْ لِيُضْطَرِّكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مِتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ
ثَابِتٍ فَخَذِّنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَهٗ اور روایت ہے ابن
ابی سہیل سے کہ کہا او نہون ایامین ابی بن کعب کی پاس کہ بہر صحابی میں ہیں بایمانی و نہی تحقیق گذرا ہی پھر دل میری نہ تقدیر سے یعنی بہرہ اگر رب
تقدیر سے ہی امر و نہی و ثواب و عذاب کیوں ہی پس حدیث بیان کرو جسے شاید اسد و در کری شبہ کو دل میری ہیں کہا او نہون اگر تحقیق اسد تعذاب
کری سمان الوکوا و زمین الوکوا بکری و کوا و وہ نہیں ظلم کر نہوا و اسطی و کی یعنی کہنا ہی اب کری سمان میں و الوون بظالم نہیں کہلاتا
اور اگر رحمت کری و کوا ہوگی رحمت و اسکی بہر و اسطی و کی معلون و کی سی و اگر خرج کر تو ماندا حد کی ہوا پھر راہ خدا کی نہیں قبول کرے گا اگر کسی تنگ
ایمان و نہی ساتھ تقدیر کی و راجع بہ کہ جو چیز کہ نہی تجکو نہ ہی کہ خطا کرتی تجبسی و تحقیق جس چیز کی خطا کی تجبسی ہی کہ پہنچی تجکو اور اگر میری تو
او پر غیر اسکی کی یعنی بغیر ایمان کی تقدیر پر البتہ داخل ہوگا تو اگر میں کہا اس عباس میں یمنی ہی پیر ایمین عبد بن سحر پاس کہ کہا تندی اسکی کہا ابی بن کعب
خفیف بن یا مکی پاس کہ کہا او نہون ماندا اسکی پیر ایمین ید بن ابی اسک پاس حدیث کی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تندی اسکی روایت کی یہ حد و ابو داؤد
اور ابن ماجہ نے ف حاصل جہان با صابک کا الی صیبک کہ یہی کہ پس جو کہ نہی تجکو نہ ہی تو کہ میری سی و رکوشش سی پہنچی اور اگر پہنچی نہی تو کہ اگر
سی کر ایمین پہنچا جان کہینچا نہی سبب تقدیر ہی کی ہی وعن نافع بن عبد الحکم قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَقَالَ اللَّهُ بَلَّغْنِي أَتَى قَدْ أَخَذْتَ فَإِنْ كَانَ قَدْ أَخَذْتَ فَلَا تُفَرِّغْهُ مَتَى السَّلَامَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أُمَّتِي أَوْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ خُسْفٌ وَمَسْجُودٌ وَقَدْ وَفَّ فِي أَهْلِ الْقَدْرِ رَوَاهُ
ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَهٗ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے نافع بن عبد الحکم سے کہ شخص ایک شخص امام بن عمر کی پاس کہ تھا تحقیق فلان
شخص پڑا او پر ہتھاری سلام پس کہا عبد بن عمر نے تحقیق شان یہی کہ پہنچا مجکو بہرہ کا اوس تحقیق ہی بت نکالی ہی میں ہیں پر اگر تحقیق ہی بت
نکالی ہی میں ہیں پڑا تو اسکو میری طرف سلام پس تحقیق سنا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی تھی ہو گا پھر ہمت میری فرمایا پھر اہست کی زمین میں
دہر جانا و صورت بدل جانا یا نہر برسی بیج اہل قدر کی یعنی جو لوگ نہ تقدیر کی ہیں وایت کے یہ ہر تندی و ابو داؤد و ابو داؤد ابن ماجہ نے تندی کہ حدیث حسن
ہی صحیح ہی عربی ف پہنچا مجکو نہی میں سنا ہی کہ اوس کوئی دعوت کی بت میں نکالی ہی یعنی انکار تقدیر کا کرتا ہی میر سلام اوس سے کہ ہو کہ ہو کہ ہو

حکم ہی ترک ملاقات کا اہل بدعت سی سی حدیث سی علما کہتی ہیں کہ نہیں جب جوابینا فاسق و مرتد سی کی سلام کہ سنت ہی نہیں ہی اس طرح اولیٰ
نبی کی وجہ از ہی سلی ترک ملاقات وکی ہی کہ ذکر انقاری **وعن** علی قال سئل خدیجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ولدینہ
ما نالہما فی الجحیمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہما فی النار قال فلما راٰی الکراۃ فی وجہہا قال لو راٰیت
مکاتہما لا بغضتہما قالت یا رسول اللہ فو کد فی منک قال فی الجنة ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
المؤمنین واولادہم فی الجنة وان المشرکین واولادہم فی النار ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذین
امنوا واتبعنہم ذریتہم رواہ احمد اور روایت ہی حضرت علی سی کہا پوچھا حضرت خدیجہ فی حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی حال ہی دونوں بچوں کا کہ گئی تھی پچ جائیے کے پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ان وہ دونوں بچے الگ الگ ہیں حضرت علی فی جنس رکھی
ناخوشی پچ چہرہ وکی کی فرمایا حضرت فی اگر دیکھی تو حال و نکال کیسی راورد و رحمت الہی سی ہیں البتہ ناخوش کہی تو او کو پیروہ ضعیف ہی رسول
خدا کی پس ولاد میری تھی یعنی قاسم اور عبدہ فرمایا پچ بہشت کی پیر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق مومن و اولاد وکی پچ بہشت
اور تحقیق مشرک و اولاد وکی پچ الگ کی پیر ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی یہ بہشت اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور پیروی کی او کی اولاد وکی فی
باقی آتہ یہ ہی ایمان تحضاجہم ذریعہم ہی پیروی کی اولاد فی ساتھ ایمان کی ملاوٹ کی ساتھ وکی اولاد وکی کو **وعن** ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ ادم مسہ ظہرہ فسقط من ظہرہ کل نسمة ہو خالقہا من ذریتہ
الی یوم الیقینہ وجعل بین عینی کل انسان منہم و بیضاء من نور ثم عرصنہم علی ادم فقال ای رب من ہو کاء
قال ذریتک فی ای رجلا منہم فاحبہ و بیض ما بین عینیہ قال ای رب من هذا قال داود فقال ای رب کم
جعلت عمرہ قال ستین سنہ قال رب زدہ من عمری اربعین سنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمکنا
انقضیٰ عمر ادم الا اربعین جاءہ ملک الموت فقال ادم اولکم یق من عمری اربعون سنہ قال اولکم
تعطیٰ ابنک داود فجحد ادم فجحدت ذریتہ ونسب ادم فاکل من الشجرة
فنسبت ذریتہ وخطا وخطأت ذریتہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جب پیدا کیا ادم کو تہ پیر پیر پیر وکی یعنی فرشتہ کو فرمایا تہ پیر پیر پیر ہی پس نکلی پشت وکی سی سر جان والی کو
اسد پیدار نیوالا تہا او کو اولاد وکی ہی قیامت تک وہ قہر کی درمیان لکھوں ہر آدمی کی و نہیں سی چمک نوسی پیر و برو کیا او کو آدم کی پیر کہا
اولیٰ ہی پروردگار میری کون ہیں یہ فرمایا کہ اولاد ہی تیری ہیں کیا ایک شخص کو او نہیں سی پیش کش لگی و کو وہ چمک ہی درمیان لکھوں وکی
کہا ہی پروردگار میری کون ہی یہ فرمایا یہ ہی داود پیر عرض کیا ای ب میری کتنی بھرائی تو فی عمر وکی فرمایا ساتھ ہی کہا ای پروردگار میری زیادہ
کر عمر وکی عمر میری چالیس ہیں جب تمام ہو فی عمر آدم کی گر چالیس ہیں کم آیا او کی پاس ملک الموت پس کہا حضرت
آدم فی کیا نہیں باقی ہی عمر میری چالیس ہیں ملک الموت فی کہا کیا نہیں دی فی تو فی چالیس ہیں بی بی داود کو پس نکال کیا حضرت آدم فی پس نکار
کرتی ہی اولاد وکی ورجول گئی آدم پس کہا یا اوہون دخت میں پچ ہی ہی اولاد وکی وخطا کی اور خطا کرتی ہی اولاد وکی روایت کی تہ
نی وعن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلق اللہ ادم حین خلقہ فصرَبَ کفہ الیمنی
فاخرج ذریۃ بیضاء کانہم الذرۃ وصرَبَ کفہ الیسری فاخرج ذریۃ سوداء کانہم

مَكَانٍ فَصَلَّيْنَاهُ وَادَّاسَمَعْتُمْ بِرَجُلٍ يَتَغَيَّرُ عَنْ حُلَّتِهِ فَلَا تَصْدَقُوا بِهِ فَإِنَّهُ يُصَيِّرُ الْمَاجِلَ عَلَيْكُمْ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ اُور رَوَايَتِ هِي
 ابی در وایسی کہا او سوقت کہ تہی ہم نزدیک پیغمبر صلی علیہ وسلم کی ذکر کرتی تھی ہم او سچیز کا کہ ہونی والی جی و سوقت فرمایا رسول خدا صلی علیہ
 علیہ وسلم جی سوقت کہ سوتم چاہو کہ سرکہ کیا جگہ پہنچی سی پس سچ جانو او سکوا و سوقت سوتم کسی شخص کو کہ بدل گیا خلق اپنی سی پس سچا
 جانو او سکوا پس تحقیق شان یہی کہ ہوتا ہی شخص طرف و سچیز کی کہ پیدا کیا گیا ہی و سپر روایت کی یہی حمدنی ف او سچیز کا کہ ہونی والی ہی
 یعنی جو چیز پیدا ہونی والی ہی او سکی مقدمہ میں اسپین گفتگو کر رہی تھی کہ ساتھ ساتھ قصا و قدر کی ہی یا از سر نو پیدا ہوتی ہی بی اوس بقدر کی اسی
 معلوم ہوا کہ ذکر اسکا اگر بطریق نزاع اور جھگڑائی کی نہ ہو تو منع نہیں پہلی حضرت نے منع نہ فرمایا اور تعلیم کی فرمائی کہ ہر چیز مقدر ہی و وہ ہرگز تغیر
 نہیں ہوتی اور ذکر کی ایک مثال و سکی و رہید جو فرمایا کہ پیدا کیا گیا ہی و یہ یعنی مثلاً جسکو دانا پیدا کیا اور تقدیر الہی و دیگر گئی کیا یا ہوگا مگر احمق نہیں
 ہونیکا اسی طرح احمق نہ نہیں ہوتا اور یہ جو سبب بیاضت یا مصاحت وغیرہ دانا کی احمق دانا ہو جاتا ہی اس قسم کا نہیں ہی کلام اوسین ہی
 کہ تقدیر الہی و جبلت و خلقت و سکی ایک خلق پر پڑی ہو یہ قسم ہرگز تغیر و تبدل نہیں پائی و مصاحت وغیرہ اس قسم میں کام آتی ہی اسین یعنی مان
 تعدی میں ہی تھا کہ مصاحت وغیرہ سی بن جاییگان کیا اور اوسین ہرگز تاثیر نہیں کر سکتی **وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ**
لَا يَزَالُ يُعَذِّبُكَ فِي كُلِّ عَامٍ وَجَمْعٍ مِنَ الشَّاةِ الْمُسْمُومَةِ الَّتِي أَكَلْتَ قَالَ مَا أَصَابَنِي شَيْءٌ مِنْهَا إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ
عَلَيَّ وَادُّمُ فِي طَبْعَتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی م سلمہ سی کہ کہا امی ہول خدا کی ہوشیہ پہنچی ہی تکوین ہر برس
 کی بیماری اوس کبری زہر دالی ہونی سی کہ کہا ہی تہی تہی یعنی خیر میں کیے ہو دینی لہذا ہی تہی فرمایا نہیں بھی محکو کوئی چیز اوست مگر وہ کہ لکھی تہی
 اوپر پیکر اور آدم تہی سچ مٹی ہی کی یعنی تقدیر ازل میں چون تہا روایت کی بن جانی **باب اثبات عذاب القبر** یہ باب ہی سچرمان
 ثابت کرنی عذاب قبر کی ف عذاب قبر کا ثابت ہی کتاب سنت امی اسین کچھ شیعہ نہیں اور مراد قبر علیہ برزخ ہی کہ وہ و طہنی ریان نیا اور آخرت
 اور ہر جا ہو سکتا ہی کچھ قبر کا گرامی نہیں بہت جاتی ہیں جلاتی ہیں نور کہا جائیں و کوہی گرا لند تعاجل اب کرا ہی اور تقدیر عذاب قبر کی
 مراتب میں صحیح تر اور سالم تر یہی کہ ایمان لاوی کہ ملا لگا اور سانپ چھو کہ حدیثوں میں لی میں سب تہ حکم الہی کی واقع اور موجود میں محض خیال و رسم
 جو سنتی کہتے ہیں میں اسکو تو اسکی ہونی میں نقصان نہیں کہتا لیو کہ عالم ملکوت کو سر کی نگہبونی نہیں کیے سکتی و سکی لی نگہبیں ہی جو چاہیں گے
 و سنی کی ہی و راند چاہی تو ان نگہبونی ہی کہا وی پس بہت چیزیں ہوتی ہیں و رسم نہیں کہتے مثلاً ایک شخص لی میں لذت اور دکہا پاتا ہی و
 رسم نہیں کہتے لی سیرج جاگت بعضی نع لذت اور الم سنتا ہی و رپا تہی و رپا سکی مٹھنی لا نہیں معلوم کرتا اور حضرت جبریل علیہ السلام وحی حضرت
 صلی علیہ وسلم اپنی ہی تہی و اصوات دیکھتی تہی و ایمان لاتی تہی یا سبھی اب قبر کو جانی و ایمان لاوی کہ ذکر القاری **الفصل**
الاول فی فضل من عن البراء بن عازب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المسلم اذا سئل في القبر
 يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فذلك قوله تعالى يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت في
 الحياة الدنيا وفي الآخرة وفي رواية عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يثبت الله الذين امنوا
 بالقول الثابت في ذلك في عذاب القبر يقال له من ربك فيقول ربي الله ونبی محمد صلی اللہ علیہ
 و سلم متفق علیہ روایت ہی برابر بن غائب سی کہ نقل کیا پیغمبر صلی علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت لی کہ مسلمان جو سوقت
 سوال کیا جاتا ہی سچ قبر کی گواہی تیا ہی کہ نہیں کوئی معبود مگر اسد و تحقیق محمد صلی علیہ وسلم رسول خدا کی میں پس یہی ہی قول اسد

تعال کا ثابت رکھتا ہے وہ لوگوں کو کہ ایمان لائی ہیں تاہم بات محکم کی چہ زندگانی دنیا کی ویرچ آخرت کی ویرچ ایک وایت کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا آیت نسبت سے الذین امنوا آخرتک نزل ہوئی یہ عذاب قبر کی کہا جاتا ہے واسطی واسطی کون ہی رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا خدا ہے اور نبی میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ بخاری و مسلم فی ف یعنی س آیت میں قول ثابت سی مراد ہی یہی کلمہ شہادت کہ مومن قبر میں پوچھا جاتا ہے کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کون ہی پیغمبر تیرا اور کیا ہے بن تیرا پس شہادت میں جواب مینوں کا ہے اور آیت میں جو فرمایا کہ ثابت رکھتا ہے مومن کو ساتھ بات محکم کی زندگانی دنیا میں و آخرت میں ثابت کہنا آخرت میں تو معلوم ہوا کہ اسطرح جواب کی نیکی اور نجات پاو نیکی اور ثابت رکھنا دنیا میں یہ ہے کہ اسی عقائد پر قائم رکھتا ہے جب امتحان کی جاتی ہیں اگرچہ اگر میں الی جاوین کچھ شبہ نہیں لاتی اس میں وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا اوصى في قبره وتولى عنه اصحابه انه ليس سمع قرع فاعلم ان الله ينفق له فيقولان ما كنت تقول في هذا الرجل محمد صلى الله عليه وسلم فانما المؤمن فيقول اشهد ان عبد الله ورسوله فيقال له انظر الى مقعدك من النار قد ابد لك الله به مقعدا من الجنة فيرأى مما جيعا واما المنافق والكافر فيقال له ما كنت تقول في هذا الرجل فيقول لا ادري كنت اقول ما يقول الناس فيقال له لا دريت ولا تليت ويضرب بمطارق من حديد ضربا فيصيبه صيحة يسمعها من يليه غير الثقلين متفق عليه وكفظة للبخاري

اور روایت ہے انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق بندہ موت کہا جاتا ہے یہ قبر میں کی ویرچی میں اس سے پہلے ہی وکی تحقیق ہوتا ہے و سنتا ہے و ازیا پوشتوں و نیکی لاتی ہیں اس میں و فرشتی پس بہانی میں و سکوس کہتی ہیں کیا تھا تو کہتا ہے یہ حق اس شخص کی بغی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس مومن کہتا ہے گواہی دیتا ہوں میں تحقیق ہند ہی مدکی میں اور رسول وکی میں کہا جاتا ہے اسطرح وکی کی طرف ٹھکانا اپنی کی و درخ سی تحقیق بدل تجھ کو اسنی بدل وکی جاگہ بہشت میں پس کہتا ہے دن و نوں کو سکوا و زناقی اور کا فر کہا جاتا ہے واسطی وکی کیا تھا تو کہتا ہے یہ حق اس شخص کی میں کہتا ہے نہیں جانتا میں بتا میں کہتا جو کہتی تھی لوگ بغی مومن میں کہا جاتا ہے جانا تو فی محل سی و ز پڑتا تو فی قرائن سی و مارا جاتا ہے ساتھ گرزوں کو ہی کی مارا پس چلا تا ہے چلا نستی میں و سکوا جو نزدیک وکی میں ہوا جنوں کی اور آدمیوں کی روایت کی بخاری و مسلم فی اور لفظ اسکی اسطرح بخاری کی ف یہ جو کہا ہے حق اس شخص کی تو یہ بشارت یا سبب بہت حضرت کی ہی حضرت کو روبرو لاتی ہوں تاہم صورت مثالی کی میں اس مرتبہ میں رزوموت کی کرنی و اسطرح حال ہوئی اس نعمت عظمیٰ کے خوب اور اس میں ثابت ہے مثالی ایسی سبب شاق بدل چہ قدر دراز باشد تو بیکر اول شب صبح باز باشد دیکھتا ہے و نوں کو و نوں لہکانی دکھاتی ہیں گرد و زخمی ہونا لائق اسکی تھا جب جنتی ہوا یہ ملا تا قدر ہوا اس کو نعمتون بہت کی و جبرئیل اس و از عذاب کی سلی نہیں بنتی کہ سنتی میں ایمان بغیب تار تھا اور سلسلہ ہیئت کا منقطع ہوا ف حیشون صحیح مرجع مذکور ہے چاہے مومن کی اور خدا کا فرومناقی کا ہی بہت حال مومن مطیع کا ہی لیکن مذکور ہوا کہ حال مومن فاسق کا ہی یا عذاب ہی نہیں کہیں ہی تھا کہ حکم مومن تکلیف ہے کہ جواب میں شریک مومن مطیع کا ہی رہتا اور وازہ کہہتی بہت میں رہتا انکی میں شریک نہیں یا میں ہی شریک تو لیکن تب میں اس سے کتر کی کچھ عذاب تو ہوا مگر حریف اس کو کہ اسچائی ہی بخشنے کی حق و عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكلكم اذا مات عمره عليه مقعدا بالعداة والعشوة ان كان من اهل الجنة فن اهل الجنة وان كان من اهل النار فن من اهل النار فيقال هذا مقعدك حتى يبعثك الله اليه في القيوم

جائے ہیکہ اوسکا ہشتیوشی و اگر ہی دوزخین سی پس پیش کیا جائے ہیکہ اوسکا دوزخین سی پس کہا جائے ہی ہیکہ ایزہ منظر ہیکہ
کہ اوہا و گجا جکواسد طرف و سکی دن قیامت کی روایت کی یہ بخاری و مسلم **و عن عائشة** ان یهودیۃ دخلت علیہا فذکرت
عذاب القبر فقالت لها اعاذک اللہ من عذاب القبر فسالک عائشۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق قالت عائشۃ فما رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد صلی صلوۃ
الا تقول یا اللہ من عذاب القبر متفق علیہ **۱** اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ تحقیق ایک عورت یہودیہ
آئی ان پاس میں ذکر کیا اوسنی عذاب قبر کا پس کہا اوس عورت نے حضرت عائشہ کو پناہ میں کہی تلو اسد عذاب قبر کی سے پس پوچھا حضرت
عائشہ نے یہ خبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال عذاب قبر کا پس فرمایا کہ مان عذاب قبر کا حق ہی کہا حضرت عائشہ نے پس نہیں دیکھا مینی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو چچی س پوچھی کی کر نماز پڑھی ہو کوئی کہ نماز کر پناہ پڑھی ساتھ اسد کی عذاب قبر سی روایت کی یہ بخاری و مسلم نے
ف ازبکہ حضرت عائشہ نے عذاب قبر کا نام نہ سنا تھا متحیر میں یہودیہ کی کہنی سی و حضرت سی حال اوسکا پوچھا پھر حضرت کی پناہ چاہنے
میں احتمال ہی کہ آپ کو ہی پہلی اس سی عذاب قبر کا علم نہ ہو بعد اسکی وحی آئی ہوا و خبر دی ہوا اور اوس روز سی پناہ چاہی کہ ور دیکھا تعلیم امت
کی یہی یا حضرت کو معلوم ہوا اور پناہ ہی چکی مانگی ہون حضرت عائشہ کو خبر نہ ہو بعد سوال کی چار کر مانگی لگی تنبیہ کے یہی حق **و عن**
زید بن ثابت قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حادیثی البیئۃ علی بخلۃ لہ و نحن معہ اذ حادث
بہ فکادت تلقیہ و اذا اقبلتہ اوحسۃ فقال من یعرب اصحاب ہذہ الا قد قال رجل انا قال فمئی ما لو اقال فی الشرف فقال
یہذا الامۃ تبذل فی قبورہا کلہا اری لانا فتنوا لدعوت اللہ ان یسمی عذاب القبر
انذری اسمع منہ ثم اقبل علینا ابوحجیم فقال تعوذوا باللہ من عذاب النار قالوا تعوذوا باللہ
من عذاب النار قال تعوذوا باللہ من عذاب القبر قالوا تعوذوا باللہ من عذاب القبر قال
تعوذوا باللہ من الفتن ما ظہر منہا و ما بطن قالوا تعوذوا باللہ من الفتن ما ظہر منہا و ما بطن قال
تعوذوا باللہ من فتنۃ الدجال قالوا تعوذوا باللہ من فتنۃ الدجال **رواہ مسند**
اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا اوسوقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر باغ نبی بخاری ہی سوار اپنی خچر پر اور ہم ہی ساتھ کہ ناگہان
شوخی کی ساتھ حضرت کی قریب تھا کہ گرا وی حضرت کو اور ناگہان قرین چہ یا پنج معلوم ہو میں پس ہنسے یا کون ہی کہ جانتا ہوں صاحبون
ان قبروں کی کو کہا ایک شخص نے کہ میں جانتا ہوں فرمایا کہ مری یعنی حالت شرک میں یا ایمان میں ہی کہا اوسنی کہ پیر شرک کی پس ہنسے یا تحقیق یہ
استان زانی جاتی ہی پیر قبروں اپنی کی پس اگر ڈر نہ ہوتا یہ کہ دفن کرو گی تم التبت دعا مانگتا میں اسدی یہ کہ سنادی تلو عذاب قبر کا وہ کہ
منسا ہونیں و سکو پیر متوجہ ہونے اوپر ہماری ساتھ ہونہ اپنی کی پس فرمایا کہ پناہ پڑو ساتھ اسد کی عذاب آگ کی سی کہا صحابہ نے کہ پناہ پکڑتے
ہیں ہم ساتھ اسد کی عذاب آگ کی سی فرمایا پناہ پڑو ساتھ اسد کی عذاب قبر کی سی کہا اوہوں نے پناہ پکڑتی ہیں ہم ساتھ اسد کی عذاب قبر سی فرمایا پناہ
پکڑو ساتھ اسد کی فتنوں سی جو کظاہر ہیں و نہیں سی و جو کہ چہی میں یعنی جو گناہ بدن اور دل سی ہوتی ہیں کہا اوہوں نے پناہ پکڑتی ہیں ہم ساتھ
اسد کی فتنوں سی جو کظاہر ہوں میں سی و جو کہ چہا ہوا ہی فرمایا کہ پناہ پکڑو ساتھ اسد کی فتنہ دجال کی سی کہا اوہوں نے پناہ پکڑتی ہیں ہم ساتھ اسد
کی فتنہ دجال کی سی روایت کی یہ مسلم نے **ف** اگر نہ ہوتا یہ کہ دفن کر دی یعنی گرا و ضاب کو سنو کی تو دفن کرنا مردوں کا پھور دو کی سبب یہوشی

اور جاتی رہی عقل کی **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اذا قاتل الکفر ما کان اسود ان ان رد قاتلہ لا احل لہما المنکر و لا خیر لک فیقولون ما کان
 تقول فی ہذا الرجل فان کان مؤمنا فیقول هو عبد اللہ و رسولہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا
 عبده و رسولہ فیقول قد کنا نعلم انک تقول ہذا ثم یقسم لہ فی قبرہ سبعون ذراعا
 و سبعین ثم ینزلہ فیہ ثم یقال لہ ثم فیقول ارجع الی اہلک فاحبہم فیقولان ثم کتومہ
 العروس الذی لا یوقظہ الا احب اہلہ الیہ حتی یتبعہ اللہ من مضجعیہ ذلک و ان کان منافقا قال
 سمعت الناس یقولون فواللہ انک لا ادری فیقولان قد کنا نعلم انک تقول ذلک فیکل
 الارض التی علیہ فتلتو علیہ فتختلف اصلاکک فلا یزال فیہا معدا باحی یتبعہ اللہ من
 مضجعیہ ذلک رواہ الترمذی و روایت ہی بل ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ قبر میں اخل کیا جاتا ہے
 مردہ آتی ہیں اسکی پاس و فرشتہ کالی کیری کہوں الی کہا جاتا ہی ایک کو منکر اور دوسرے کو کبیر پس کہتی ہیں وہ دو نو کیا تھا تو کہتا ہر حق اس شخص
 کی یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اگر موتا ہی وہ شخص مومن پس کہتا ہی ہندی میں مدنی و پھر ہی اسکی گواہی دیا ہوں میں کہ نہیں
 کوئی محبوب مگر اسد و تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہندی و سکی ہیں و رسول اسکی پس کہتی ہیں دو نو فرشتی تحقیق ہم جانتی ہی کہ تحقیق تو کہی گاہی ہر
 کتہ وہ کیا جاتا ہی و سکی پیچہ و اسکی ستر گز پر ستر گز عرض و طول کی پھر روشنی کی جاتی ہی و سکی پیچہ اسکی پیر کہا جاتا ہی و سکی
 اسکی سورہ پس وہ کہتا ہی پیر جا و نہیں طرف اہل اپنی کی پس خبر دون و نکو پس کہتی ہیں سورہ مانند سونی دولہ کی وہ کہ نہیں جگانا و سکو مگر بہت
 پیارا و کون اسکی کا طرف اسکی یعنی جگانا ہر کیا خوش نہیں لگتا موجب حشت کا موتا ہی مگر محبوب کا یہاں تک کہ اوٹھا و می و سکو اللہ بکھری و سکی
 سی کہ یہ ہی اور اگر موتا ہی منافق کہتا ہی ساتھ مینی لوگون سی کہتی ہی کہنا پس کہا مینی مانند اسکی نہیں جانتا مینی یعنی سوا اسکی پس کہتی ہیں
 فرشتی تحقیق ہی ہم جانتی ہیہ کہ کچھ تو یہ پس حکم کیا جاتا ہی اہل زمین کی مجا اسپر پس مجا جاتی ہی او سب یعنی پیچتی ہی او سکو پس بیٹھی ہیں
 پسلیان اسکی یعنی دائیں چپہ بائیں کی اور بائیں چپہ دہنی کی پس ہمیشہ ہتا ہی پیچہ اسکی عذاب کیا گیا یا تک کہ اوٹھا و می و سکو و بکھری و سکی
 سی کہ یہ ہی روایت کی یہ ترمذی فی ف و فرشتی ایسی صورت سی و سکی ہول اور وحشت کی آتی ہیں و خوف و کاکا و فرہبت موتا ہی تیرہ وین
 جواب میں اور مومنوں کے لی آزمائش ہی پس ثابت کہتا ہی سد تعالیٰ اور وہ نذر موت میں اس لیے دنیا میں ڈرتی ہی
 سد تعالیٰ سی جزا اسکی یہ ہوگی کہ وہ ان نذر موت کی اور تہی ہم جانتی یعنی سببے شاد و پروردگار کی یا تیری پیشانی پر شانی سعادت اور نور کا ظاہر
 پس خبر دون و نکو یعنی تا خوشحالی میری دیکھ کر وہ خوش ہو وین جسی سا و کہیں احت پاتا ہی کہتا کچھ شکی ہی اہل میں جا وین اور حال اپنا
 او نکو د کہا وین سی ہی یہ کچھ کا حق و عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا نبیہ ملک کان
 فحلسا نہ فیقولان لہ من ربک فیقول ربی اللہ فیقولان لہ ما دینک فیقول دینی الاسلام فیقولان
 ما ہذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول هو رسول اللہ فیقولان لہ و ما ید ربک فیقول قرأت
 کتب اللہ فامنت بہ و صدقت فذلک قولہ ینبئ اللہ الذین امنوا بالقرآن الثابت
 الامیہ قال فینادی من السماء ان صدق عبدي فاقرئوہ

تحقیق وہ تہی جسوقت کہ ٹھہرتی قبر کی پاس و پیاس تک کہ ترک کرتی و اسی میں کہا گیا و اسطیٰ و مکی ذکر کرتی ہو بہشت کا اور دو ترک کا پس نہیں
 روتی و اور روتی ہو اس جگہ ٹھہری ہوئی سی پس فرمایا تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سی تحقیق تو اول منزل ہی منازل آخرت کی سی ہیں اگر
 نجات پائی اس سی کسی نے پہنچ چیکر چچی سکی ہی ساتی ہی اس سی و اگر نہ نجات پائی اس سی پہنچ چیکر چچی سکی ہی سخت سی اس سی کہا اور فرمایا
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہی مینی کوئی جگہ نہ کہی کی کہی مگر تو سخت تر ہی و اس سی یعنی عیش منقض کرتی ہی و شدت و سختی و دلائی ہی
 روایت کی یہ نزدیکی اور ابن عباسی نے کہا نزدیکی ہی چہریت غریب ہی و عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
 فرغ من دعائہ فین المیت وقف علیہ فقال استغفر لکم واکفیکم ثم سئلوا کما بالتثنیت فانہ قال ان یسأل
 رواہ ابو داؤد اور روایت ہی و نہیں سی کہا تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ فارغ ہوئی دفن کرنی میت کی سی تو ٹھہرتی نزدیک و سکی
 پس فرماتی استغفار کرو و اسطیٰ بہائی اپنی کی ہر ہر گلو و اسطیٰ و سکی ثابت کہی کو یعنی اللہ تعالیٰ سوقت میں و سی ثابت کہی پس تحقیق و لاہوت
 سوال کیا جاتا ہی روایت کی یہ بود و او دنی ف اس حدیث میں لیل ہی سپر کہ دعا استغفار زندہ کی مفید مردہ کو نہ بہل سنت جماعت کا ہی
 ہی و رہیہ دعا و ثباتی مانگی ہو و تلقین میت کی ہی کہ بعد دفن کی کرتی میں و تلقین میت کی اکثر خفیہ کی نزدیک ثابت نہیں ہی لیکن اکثر شافعیہ اور
 بعض خفیہ کی نزدیک مستحبہ اور وارد ہوئی ہی پیچہ تلقین بعد دفن کی ایک حدیث ابو امامہ صحابی کی ذکر کی ہی سیوطی نے جمع الجوامع میں حدیث
 طبرانی سی و ابن بخاری اور ابن عساکر نے اور ویلی نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب سی کوئی تم میں کا اور مٹی ال چکو تو کہہ دو ایک
 شخص ہر قبر کی و کہی ظلال بن فلان اوریت سنتا ہی لیکن یہ تیار کہی ظلال بن فلان جبہ اس بن سنتا ہی تو اوٹہ بیٹا ہی قبر میں ہر کہی یا فلان
 بن فلان اس برکتا ہی میت ارشاد کر مجھ کو رحمت کری خدا تعالیٰ تجھ لیکن تم نہیں سنائی سکو کہی یا در ظلالی و کل کو کہ نکلا تو او پڑنا کسی و وہ شہادہ ان
 لا الہ الا اللہ و ان محمد عبده و رسولہ ہی اسی ہوا تو کہ خدا تعالیٰ پروردگار تیرا ہی و محمد پیغمبر تیرا ہی اسلام میں تیرا اور قرآن الہام تیرا جب یہ کہتا ہی تو پکارتا ہی یک
 منکر و کیر میں ہاتھ دوسر کا اور کہتا ہی ہر کل اس بندگی کی سی ہم کیا کام کہتی میں اس کہ حق تعالیٰ نے تلقین کئی کہائی او سکود لیل سکی ایک شخص نے حضرت
 کیا کہ یا رسول اللہ اگر نام میت کی ان کا نہ جانیں ہم تو کیا کہی کسی طرف نسبت کریں فرمایا نسبت کروا کی طرف کہ ان ہونگی ہی تمام ہوئی حدیث او پڑنا ال
 سوہ قبر کا مفلح ملک و اس را رسول کا ہی ہی و اگر تم قرآن کر فی فضل ہی بعضی علمائے حق ہی اگر سنا فقہا و اگر کہی ہی فضیلت رکھتا ہی و رباعث
 آتزی حمت کا متوامی و عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسلط علی الکافر فی قبرہ تسعة و
 تسعون نینا تنہسہ و تکذغہ حتی یقوم الساعہ لو کان تینا منها لفر فی الارض ما ائمت خضرًا رواہ
 الدارمی و روی الترمذی فی نحوہ قال سبعمون بدک تسعون و تسعون اور روایت ابی سعید کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ابی سعید کے جاتی میں کہ فرماو سکی قبر میں تینا نوین و ہا کائی میں سکوا و رستی میں سکویا تک کہ ہو قیامت اگر تحقیق ایک اور دو اومین منکلا مارچہ میں گواہ
 زمین ہر روایت کی ہر اسی نے و روایت کی ترمذی نے ماندا سکی و کہا سترہ نانوین **الفصل الثالث فی فضل میری عن جابر**
 قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی سعید بن معاذ بن حنین ثم فی فلان صلی علیہ وسلم رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم و وضع فی قبرہ و سوی علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسکنا
 طویلاً ثم کبر فکبرنا فقیل یا رسول اللہ لمر سبعت ثم کبرت قال لقد نقضت علی هذا العبد
 الضاہی قبرہ حتی فرجہ اللہ عنہ رواہ احمد روایت ہی جابر سی کہا کلی ہم تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف جنازہ سعد بن سعاد کی جوفت کہ وفات گئی گئی پس جب کہ نماز پڑھی و پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی گئی سعید چہ قبر اپنی کی اور دالی گئی اور پڑی تسبیح کی غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سبحان اللہ پڑھیں تسبیح کی مبنی ترک پڑ گیا کبھی حضرت نے یعنی اللہ اکبر کہا پس تکبیر کبھی ہنسنے پس کہا گیا اسی رسول خدا کی تسبیح کی تسبیح پڑ گیا کبھی تسبیح فرمایا تحقیق تنگ ہوئی اس بندہ صلیح کی قبر اسکی بیجا تنگ کہ کہو لے وہ اللہ تعالیٰ نے اس سے اسباب تسبیح جاری کی روایت کی جبرائیل علیہ السلام کہ فرما کہ خدا تعالیٰ کا رفع ہوتا ہی اس سے اور اسلیب تسبیح ہی تکبیر کی وقت دیکھیں در ان چیز کی علی **وعن ابن عمر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الذي نزل لك له العرش ففتح له ابواب السماء وشهداه سبعون ألفاً من الملائكة لقد ضمتهم ضمة ثم فترجعت عنه رواه النسائي اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وہ شخص ہی یعنی سعد کہ ملا واسطی اوس کی عرش یعنی خوشی کی اہل عرش نے اسباب چڑھنی روح پاک اوسکی کی اور کہو لی گئی واسطی اوسکی در وازی سمانی اور حاضر ہوئی اوسکی جنازہ پڑ پڑا کرشتی تحقیق چہ گئی بیجا یعنی چہ قبر کی پڑا وہ کی گئی قبر اور دور ہوئی یہ تحقیق اوس سے یعنی سبب بکت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہ نہانی

نی **وعن أسماء بنت ابی بکر** قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيباً فذكر فتنه القبر التي يقفن فيها المرأة فلما ذكر ذلك ضجرت المسلمون ضجة رواه البخاري هكذا اورد النسائي حالت بيبي وبين ان افهم كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما سكنت ضجتهم قلت لرجل قريب مني انا والله فيك ماذا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم واخبرني قال قال قدامي الرجل انكم تفتنون في القبور فترجيها من فتنه التجاليل اور روایت ہی اسامہ بنتی ابو بکر رضی اللہ عنہا کی سی کہا کہ کہی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطی خطبہ کی میں کر کیا فتنہ فرما کہ آزمایا جاتا ہی یہی اوسکی آدمی پس جب ذکر کیا یہ چلائی مسلمان چلا ناروایت کی یہ بخاری نے اسطرح اور زیادہ کیا نہانی حال ہوا چلا نارمیان میری اور درمیان اسکی کہ سمجھوں میں کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جب کہ پڑ گیا چلا نارو کا کہا میں واسطی ایک شخص کی کہ نزدیک بہا میری اسی فلانی برکت کرئی اللہ تعالیٰ یہ تیری یعنی زیادہ کرئی اللہ تعالیٰ علم و حکم تم پر کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آخر فرمائی اپنی کی کہا اوسنی فرمایا تحقیق وحی کی گئی ہی طرف میری یہ کہ تم آزمائی جاؤ گی یہ قبروں کی قریب زمانی دجال کی سی فتنہ فتنہ قبر صبار ہوں و ہشت کی قریب ہی فتنہ دجال کی **وعن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم** قال اذا دخل الميت القبر منيت له الشمس عند غروبها فيجلس منسجماً عيديه ويقول دعوني اصلي رواه ابن ماجة اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جوفت کہ دخل کیا جاتا ہی مرد یعنی مومن قبر میں خال کیا جاتا ہی واسطی وکی آفتاب دیک غروب ہوئی اوسکی کی پس بیٹھا ہی مٹا ہی کہیں اپنی اور کہتا ہی کہ چوڑو و مجھ کو کہ نماز پڑھوں روایت کی یہ ابن ماجہ نے یہ بیات پانچواں فرشتوں سی کہتا ہی پہلی سوال جواب کی کہ میں نماز پڑھ لوں یہ چو چا سو کرو یا بعد فراغت کی سوال جواب کہتا ہی اور خیال کرتا ہی کہ اپنی گھر والوں میں بیٹھا ہوں یہ حالت اوسکی رفائیت حال پر دلالت کرتی ہی گویا بنور دنیا میں ہی اور سوا یہاں اور دلالت کرتی ہی یہ کہ دنیا میں بڑے مضبوط درم نماز پڑھنی والا ہو گا کہ جسکو وہاں ہی نماز سجود کی یاد آئی اور خصوصیت قریب مغرب کے ساجل ساوا اور تنہائی اوسکی کی کچھ شام غریبان مشہور ہی مسافر جب شہر میں آتا ہی شام کو توجیران جو تا ہی کہ کہاں بیٹھا ہو کیا کرئی تو زلف راکشادی و تاریک شد جهان کنون فادام غریبان کجا روندہ نماز شام غریبان چو گریہ اغازم بہا ہی مائی غیر سباز گریہ پردازم **وعن ابی ہریرة عن النبي صلى الله عليه وسلم**

بِذِ عَدُوِّكُمْ كَمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی پرچھائی سکی پس تحقیق بہترین باتوں کی کتاب خدا کی اور بہترین راہوں میں ماہمہ کی اور بدترین چیزوں کی نئی نکل ہوئی جو چیزیں ہیں اور جو بدعت ہی گمراہی ہی روایت کی یہ مسلم نے فرمائی پرچھائی سکی یعنی چھپی حمد مصلوۃ کی یہ حدیث حضرت فی خطبہ میں بیان فرمائی اسلیلی طرح فرمایا اور جو بدعت ہی گمراہی ہی چھپی چھپی کہ جو بدعت سیہ ہی وہ سب گمراہی کی ہی جانا چاہیے کہ جو چیز حضرت کی بعد پیدا ہوئی وہ بدعت ہے اور میں حق موافق اصول و قواعد سنت ان کی کی ہوا و سکود بدعت نہ کہتی ہیں اور جو مخالف اس کی ہو بدعت ضلالہ اور سیئہ یعنی بُری کچھ ہیں چنانچہ مراد کل بدعت ضلالہ سی ہی ہوتی ہی اور بعضی بدعت واجب ہی مانند تعالیم بخوکی و اہل سبھنی کلام اللہ وغیرہ کی و بعضی بدعت حرام ہی مثل ماہب جبرہ قدریہ وغیرہ کی اور دکانا کراہیات واجبہ ہی اور بعضی بدعت سبب حسی مثل نقاد و مدرسنائی اور جتنی اچھی کام کہ حضرت کی زمانہ میں تھی اور بعضی مکروہ مثل نقش و نگار کرنی مساجد اور کلام اس کی اور بعضی مباح مانند مصافحہ کی صبح کی بعد بوجہ شبانہ کی اور مذہب خفیہ میں مکروہ ہی کہا تم شافعی نے کہ جوابات نئی نکالی اور وہ مخالف کتاب یا سنت یا قول فعل صحابہ یا اجماع کی بوضلا تھی و جو ایسی نہ ہو پس نہیں ہر بُری بدعت خبیثہ علی و عن ابی عتبہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ مُّكَلِّدٌ فِي الْحُكْمِ وَ مُبْتَدِعٌ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ لِحَا هِلِيَّةٍ وَ مُطْلَبٌ دَمِ اَمْرِءٍ مُّسْلِمٍ بَعِيْرٍ حَتَّى يَلْقَاهُ رَأْيٌ اَوْ مَسْلُوْهُ اَلْجُنَا رِئِیْ اور روایت ہی بن عباس کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ کی گئی لوگوں میں طرف خدا کی تین ہیں ایک تو کجروی کرنیوالا احرام میں اور دُہوندنی والا اسلام میں طریقہ جاہلیت کا اور طلب کرنیوالا خون کسی شخص کا ناحق تاکہ بہا و خمیازہ سکاروایت کی یہ بخاری نے ف کجروی احرام میں یہ ہی کہ جوابات میں کرنی و مانع میں ہر کس میں مثل لڑائی شکار کرنی وغیرہ کی یا مطلق گناہ کرنی مراد میں و طریقہ جاہلیت کا جیسے فحش کرمی یا کربان چاک کرمی صیت کے وقت یا سنگون بل یا نوروز کرمی یا اور میں کفر کر برائی تاکہ بہا و خمیازہ سکاروایت کی یہ بخاری نے ف کجروی احرام میں یہ ہی کہ جوابات میں کرنی و مانع میں ہر کس میں مثل لڑائی شکار کرنی وغیرہ کی یا مطلق گناہ کرنی مراد میں و طریقہ جاہلیت کا جیسے فحش کرمی یا کربان چاک کرمی صیت کے وقت یا سنگون بل یا نوروز کرمی یا اور میں کفر کر جابری کہ جابری الی معصیت کا چال تھی اس کی کرنیوالا کیا حال ہوگا حق و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کُلُّ مُنْبِیٍّ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبَى قِتْلَ وَمَنْ اَبَى قِتْلَ مَنْ اَطَاعَنِیْ خَلَّ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبَى رَوَاهُ اَلْجُنَا رِیْ اور روایت ہی بن عباس کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے داخل ہوگی بہشت میں مگر جی کہ قبول کیا اور کشتی کی کہا گیا اور کشتی کی فرمایا جس طاعت کی میری نکل ہو بہشت میں جی فرمائی کی میری بہشت قبول کیا روایت کی یہ بخاری نے ف کہا گیا کسی کشتی کی جی مراد کشتی کی کون ہی پس حضرت نے جواب میں کشتی وغیرہ میں بیان کی و اہل خوب واضح ہوئی کی و عن جابر قال جَاءَتْ مَلَائِكَةُ اِلٰی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِمَا جِئْکُمْ هَذَا امْتَلَا فَاَضْرِبُوْا لَکُمْ مِثْلًا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ نَائِمًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةً وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ فَقَالُوْا امْتَلَا کَمِثْلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا وَجَعَلَ فِیْهَا مَادَّةً وَبَعَثَ دَاعِیًا فَمِنْ اَجَابَ الدَّاعِیَ دَخَلَ الدَّارَ وَاکَلَ مِنْ الْمَادَّةِ وَبَعَثَ دَاعِیًا فَمِنْ اَجَابَ الدَّاعِیَ لَمْ یَدْخُلِ الدَّارَ وَکُلَّ یَا کُلُّ مِنَ الْمَادَّةِ فَقَالُوْا اَوْ لَوْ اَکَلْکُمْ یَقْظُهُمَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ نَائِمًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ فَقَالُوْا اَلَا اَرَیْکُمُ الَّذِیْ اَعْرَضَ عَنْ مُحَمَّدٍ فَفَمِنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَهَذَا اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰی مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصٰی اللّٰهَ وَ مُحَمَّدٌ فَرَقٌ بَیْنَ النَّاسِ رَوَاهُ اَلْجُنَا رِیْ اور روایت ہی جابر ہی کہا کہ ان فرشتی طرف ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ سوتی تھی کہ ان فرشتوں نے اس میں تحقیق و اہل صاحب ہا کی یعنی حضرت کے کہا وہ میں بیان کرو و اہل دس کی کہاوت

اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کہ کبھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز میں خضت می پیراوسکی پس میری اوس سی کئی شخصوں نے پر
 نہی میرے خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس خطبہ فرمایا اور اسکی تعریف کی پھر فرمایا کیا حال ہی دن لوگوں کا کہ پر نیز کرتی ہیں او پھر سی کہ کرتا ہوں
 جس میں خدا کی تحقیق میں ان سے زیادہ جانتا ہوں رضی اللہ عنہما کی اور بہت زیادہ ہوں انسی علی اللہ کی روایت کی یہ بخاری میں ہے
 کی حضرت نے ایک چیز یعنی روزہ میں اپنی بی بی کا بوسہ لیا یا سفر میں وزہ افطار کیا یہ خضت کی بات ہی و معنی خیر حدیث کی یہ کہ میں باوجود کمال
 تقویٰ و درستی عمل رخصت پر کرتا ہوں یہ کون میں کہ نہ کریں و حقیقت میں خضت پر عمل کرنے میں بڑی بڑی حکمتیں ہیں ظاہر کرنا عجیب ہی
 و وضع بشریت کا اور رفاہیت نفس کے اسی ہی حضرت نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ دست لکھا ہے عمل کیا جاوے خضت پر یعنی سانیوں پر جسکے
 دست لکھا ہے کہ عمل کیا جاوے غیر تنہا یعنی ولی چیزوں **وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْئِيَّةُ**
وَهُمْ يَأْتُونَ النَّحْلَ فَقَالَ مَا صَنَعُوا قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ كُمْ تَفْعَلُوا كَانَتْ
خَيْرًا لَكُمْ فَفَقَصَتْ قَالَتْ فَذَكَرُوا ذَلِكَ فَتَقَالِ لَنَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْنَا بَشَرًا لَمْ يَتَّبِعْنَا مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكُمْ فَخَذُوا بِهِ
وَإِذَا أَمَرْنَا بَشَرًا مِنْ دُنْيَاكُمْ فَاتَّبَعُوا أَنَا بَشَرٌ وَهِيَ مُسْلِمَةٌ اور روایت ہی رافع بن خدیج کی سی کہ تشریف لائی حضرت نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم مدینہ میں اور مدینہ والی تابیر کرتی تھی درخت فرما کو پس فرمایا حضرت نے کیا کرتی ہو تم کہا مدینہ والوں نے یہی ہم کرتی موافق حادث کی فرمایا
 شاید کہ اگر نہ کرو تم تو بہتر ہی پس چوڑو یا لوگوں نے یہی کہ ہوا سیوہ اوس سال کہار اوس نے پس کر کیا رو بر و حضرت کی پس فرمایا حضرت نے
 نہیں میں مگر آدمی جب حکم کرو نہیں نکو ساتھ کسی چیز کی بات میں تمہاری کی سی پہلے اوسکو اور جو وقت حکم کرو نہیں نکو ساتھ ایک چیز کی اپنی عقل سی
 میں نہیں میں مگر آدمی روایت کی یہ سلم نے ف معنی تابیر کی یہ میں کہ کجور و نہیں ایک رخت ہوتا ہے اور درخت ہوتی ہیں مادہ ہر کا پہول
 جہاڑتی ہیں مادہ پر تا پہلین و معنی خیر حدیث کی یہ کہ دنیا کی سبھی مقدمہ میں مجھسی خطاب ہی ہی ہے ثواب ہی حاصل یہ کہ حضرت نے اپنی
 اجتہاد سی منع فرمایا تھا بغیر اورتی و وحی کی اسلی کہ دیکھا اوسکو امور جاہلیت سی و تاثیر اوسکی کئی یادتی میں معقول پائی اور نظر اس پر فرمائی تھی
 کہ شاید کچھ اسکی خاصیت ہو سبب جی ہونی حادث الہی کی اسلی فرما منع فرمایا بلکہ فرمایا اگر نہ کرو بہتر ہی پس جب کیا کہ اس میں ایک خاصیت ہی سبب جی
 ہونی حادث الہی کی اور منع ہمیں کچھ یا نہیں سکوت فرمایا یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امور دنیا کی طرف لغات نہا
 و رغوض و لکی دنیا جی بلکہ اتہام تھا بیان کرنے مو رخت کا اور بعضی ایت میں اسی قصہ میں آیا ہے کہ فرمایا اتم علم ماہور دنیا کم یعنی تم خوب
 جانتی ہو امور دنیا اپنی کی اوسکی ہی یہی معنی میں کہ جہلی لغات نہیں امور دنیا پر والا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ دانائی مو دنیا و
 آخرت میں **وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ**
دَجْلٍ أَوْ قَوْمٍ فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ بَعَيْنِي وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعَرَبَانُ فَالْجَاءَ الْجَاءُ فَطَاعَهُ طَائِفَةٌ
مِنْ قَوْمِهِ قَادَ الْجَوَّ فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَجَاءُوا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ
الْجَحِيشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَنَاهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَنِي
مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسیٰ کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حوالہ کی نہیں کچھ میری و مثل و غیر
 کہ جیسا جبکہ اسنی ساتھ اوسکی یعنی بنی شریعت مانند مثل ایک شخص کے یا ایک قوم کی پاس پس کہا اوسنی قوم میری تحقیق کیا میںی شکر اپنی انکھوں سی اور
 تحقیق میں درانیو الاہوں نگاہی بغیر میں ہوں جو تم جات کو خجات کو پس فرما برداری کی اوسکی ایک جماعت نے قوم اوسکی سی پس چلا تو ان کے پاس

اور پرامبتگی کی پس بجات پانی اور چٹلایا ایک جماعت نے اوسین سی پس سحر کی اپنی مکاتین میں اخل ہوا و پھر شکر و شمن کل پس ہلاک کیا او کو اور جبری
او کہنا دیا او کو پس یہ ہی مثل و سکی کہ فرمانبرداری کی میری پس پیروی کی و پھر کی کہ لایا میں او سکوا و مثال و سکی کہ فرمانی کی میری اور چٹلایا
او پھر کو کہ لایا ہونیں او سکوا حق سی یعنی میں شریعت روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** و درانیو الا ہون نگا اصل سکی یہ ہی کہ عرب میں جب
ایک آدمی شمن کو آتی و کہتا اپنی قوم پر کہ پڑی و تار کر سر پر کہتا اور چٹاتا تا خبر دار ہو جاوی قوم بعد و سکی یہ مثل ہو گئی ہی ہر امر ناگہانی و ہشت
ناک کی پیش آنی میں پس یہ بات حضرت پر کمال صادق کہ سچی خبر دینی عذاب کی میں **و** حق سید **و** عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلى الله عليه وسلم **مَثَلُ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَكَلَّمَهَا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَأَشُ**
وَهَذِهِ الدَّقَائِبُ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَتَعَنُّ فِيهَا وَجَعَلَ يَحْجُرُ هُنَّ وَيَغْلِبُنَّه فَيَتَحَمَّرُ فِيهَا فَاَنَّا اخَذَ
يَحْجُرُ كَمَنْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَتَحَمَّرُونَ فِيهَا هَذِهِ رَوَايَةُ الْبُخَارِيِّ وَاسْلَمٌ يَحْوَاهَا وَقَالَ فِي آخِرِهَا قَالَ
قَدْ لَفَّ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ اَنَا اخَذَ يَحْجُرُكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَعَلَّبُوا تَتَحَمَّرُونَ فِيهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمانیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل میری مانند مثال و س شخص کی کہ چٹائی آگ پس جب کہ روشن کیا آگ
نی گروہ اپنا شروع کیا پروانوں نے او راون جاوے روئی کی کہ گئی میں آگ میں گزنا آگ میں او شروع کیا جلا بنوالی سے کہ روکتا ہی او دن کو
اور وہ غالب آتی میں پس اخل ہوتی میں آگ میں یعنی او سکی منع کرنی سی باز نہیں ہتی آگ میں پڑنی سی پس میں پکڑتا ہون کہ میں تمہارے کہ
سچاؤن آگ سی اور تم بیٹھی ہو پھر او سکی یہ ہی روایت بخاری کی اور وسطی مسلم کی مانند سکی ہو کہہا مسلم نے سچاؤن اس روایت کی فرمانیا
یہ غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس یہ مثل میری اور مثل تمہاری ہی کہ میں پکڑی ہون کہ میں تمہاری بچانی کو آگ سی اور یہ کہتا ہون کہ اوہ بظرف
بچو آگ سی پس تم غالب آئی مجھے بیٹھی جاتی ہو پھر او سکی روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی میں حرام اور منع چیزیں واضح بیان کی
میں جیسی کوئی آگ روشن کر دی و تم گرتی ہو اوسین یعنی کرتی ہو وہی بری کام اور میں منع کرتا ہون **و** عن ابی موسیٰ قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم **مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ مِنْ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَنِيِّ الْكَثِيرِ اصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ**
مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتْ لِمَاءَهُ فَكَانَتْ الْكَلَاءُ وَالْعُشْبُ الْكَثِيرُ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ امْسَكَتْ
فَنَفَخَ اللهُ فِيهَا النَّاسَ فَشَرَبُوا وَسَقَمُوا وَذَرَعُوا وَاصَابَ مِنْهَا طَائِفَةٌ اُخْرَى اِمْتَا هِيَ فَيَعَانُ لَا تَسْلُكُ
مَاءً وَلَا تَشْرَبُ كَذَلِكَ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَتَهُ فِي دِينِ اللهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلِمَ وَمَثَلُ
مَنْ كَفَرَ فَمِنْ ذَلِكَ رَأْسًا وَكَمْ يَقْبَلُ هُدًى اللهُ الَّذِي ارْسَلَتْ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسیٰ سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال و پھر کی کہ یہ سچا حکم اس نے ساتھ او سکی ہدایت سی و علم سی مانند مثال مہینہ بہت کی کہ پھرچا زمین کو پس
تھا اوس میں میں سی ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اوں نے یا نیکی یعنی اپنی اندر جذب کیا پس او کا یا خشک گہا نیکی اور تر کو بہت اور تھا ایک ٹکڑا اوس میں
سی سخت کہ ٹھہرا کہہا پانی کو پس نفع دیا اس نے بسبب اسکی لوگوں کو پس یہ او پھلایا او کہیتی کی و پھرچا اوس میں میں ایک ٹکڑے اور کونہ ہی وہ
مگر پھر میدان نہ تھا بنا پانی کو اور نہ جایا گہا پس یہ یعنی سب جو مذکور ہو میں مثل ہی اوس شخص کہ سبھا سچا دین خدا کی اور نفع دیا او سکوا و پھر
کہ یہ سچا حکم اس نے ساتھ او سکی میں طے یا یعنی یکھا اوں نے اور سکھلایا اور مثل و سکی کہ ناو پھلایا ساتھ سکی سر کو سبب تکبر کی اور نہ قبول کی اوں نے
ہدایت اسکی کہ یہ سچا گیا ہون میں ساتھ او سکی ہدایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اسین و طرح کی آدمی مذکور ہوئی ایک فائدہ دہنوالی

دین سی اور دوسری فائدہ اوٹھانوالی وس سی ورز میں طرح کی مذکور ہوئی ایک فائدہ مند ہوئی ہی پی سی رد و سری وہ کہ نہیں فائدہ مند
 ہوئی پہر اگی فائدہ مندی و حسین میں و گنی والی و زرا و گنی والی سی طرح فائدہ مند میں ہی قسم پر میں ایک عالم عابد فقیر معلوم پس یہ پیش اور میں
 پاک لی میں کہ پانی جذب کیا اور آپ ہی فائدہ مند ہوئی اور گہا نسل و گانی اور اور و نکو ہی فائدہ مند کیا یعنی سی طرح او نہیں لی خود ہی فائدہ علم سی
 اوٹھایا اور اور و نکو ہی فائدہ دیا اور دوسرا عالم حکم غیر عابد کہ ساتھ بونا فل وغیرہ کی مشغول نہوا اور علم جو صل کیا او میں فقہ یعنی سمجھ نہ پیدا کی
 پس یہ پیش اور میں کی ہی کہ پانی او میں نہوا اور لوگ متفع ہوئی یا جس میں لی پانی جذب کیا اور گہا نسل و گانی وہ مثال ہی مجاہدین کہ علم صل کیا
 اور پر اور میں بہت سائل استنباط کی آپ ہی فائدہ مند ہوئی اور لوگ ہی و جس میں لی پانی نہوا اور مثال مجاہدین کی کہ عرصہ یث حال کیا اور بعضہ
 لوگوں کو بچا کر فائدہ مند کیا چنانچہ تحقیق جاری اوستاد و مکی ہی ہی و جس کی سر نہوا ٹھایا اور توجہ اور انتفاع علم کثیر فکی اور ہرگز نہا اور اور عمل
 نہ کیا اور تعلیم کی خواہ میں میں آیا یا یا یا کا فو ہا یہ پیش اور میں شول کی ہی پانی قبول کیا اور نہوا اور نہ کچھ او گایا حق و عن عائشہ
 قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ وَتَوَارِيحٌ
 وَمَا يَذَّكَّرُ بِهِ أُولُوا الْأَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتَ وَعِنْدَكَ مُسْلِمٌ رَأَيْتَ
 الَّذِينَ يَنْتَبِعُونَ مَا تَشَاءُ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمِعْتُمْ اللَّهَ فَاخْتَدَرُوا وَهُمْ مُنْفِقُونَ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ
 سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں وہ ہی جس کی قاری و پڑھیری کتاب کیا او میں آیتیں میں محکم اور پڑھیری خراتہ مکہ وہ میں نصیحت کرتی
 موصاحب عقل کی حضرت عائشہ کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسوقت کہ دیکھی تو او میں میں دایم یعنی جب کہ ہو تو او کہ بچی پڑتے ہیں
 او سکی کہ مشابہ ہی قرآن ہی میں لوگ ہیں کہ نام کہا او نکا اس کی یعنی کچھ و جس ہی ہو او میں روایت کی یہ بخاری و مسلم و بعد لفظ محکمات کی آئی تہ
 یون ہی بنی ام الکتاب غرض مشابہات غلام الدین فی قلوبہم زین فیتبعون ماشا بہ من تبعنا بالعتہ و بتخارنا و یلوا و یلوا لالا سد و اور اسخون
 فی عسلہم بقولہ ان مشابہ کل من عند ربنا و ما یدکر الا و لوالا بابہ یعنی و آیتیں محکمات صل کتاب کے ہیں اور مشابہ ہیں مچ لوگ کہ او کی دلوں میں
 کبھی ہی پس پیروی کرنی ہیں و مکی کہ مشابہ ہیں اس و اطلی کے فی فتہ کی اور ہوئے سنی تاویل و مکی کی او نہیں جانتا تاویل او کی
 یعنی حقیقت معنی و مکی کی مگر اسد اور جو کہ ضبوط میں علم میں کہی میں ایمان کی ہم ساتھ مشابہات کی کہ سب نزدیک پروردگار ہماری سے ہیں
 وہ نہیں نصیحت نامی مگر عقل مند و نام رکھا او نکا اس کی کچھ و یعنی س آیت میں مذکور ہی غلام الدین فی قلوبہم زین حال یہ کہ محکم آیتیں وہ میں
 کہ معنی و مکی ظاہر ہوں اور مشابہ وہ علم او نکا اس کی کو ہی جیسی ید اللہ فوق ید نعیم وغیرہ اس جی لوگ محکم آیتوں کی معنی ہی سمجھتی ہیں و ایمان
 ہی لاتی ہیں ان پر او مشابہ پر ایمان لاتی ہیں اور سمجھ معانی کی سپرد اس کی کرتی ہیں اور کچھ آیات مشابہات کی در پی سمجھتی کی ہوئی ہیں
 و تاویل میں لعل کر گمراہ ہوتی ہیں خلاصہ ساری آیت اور حدیث کا یہ ہی جو مذکور ہوا **و عن عبد اللہ بن عمر** و قال کھجرتہ علیہ
 رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ قَسِمَ اصْصَوَاتِ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْرِفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ اِمْنَا هَلْكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَا خِيَلَا فَنَهَمُ فِي الْكِتَابِ كَوَاهِلُ
 اور روایت عبد بن عمرو سی کہلا وہ لوگ مین طرف غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کیے ن کہا پس ہی حضرت فی او از دو شخصوں کی کہ پسین
 اختلاف کر ہی ہی کیلے تہ میں معنی مشابہ کی معنی میں جہکرتی ہی پس تشریف لائی او پر ہماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ بچا نا جاتا تھا
 بچ جہر مبارک و مکی کی غصہ میں فرمایا نہیں ہلاک ہوئی شخص کہ ہی پہلی تسی مگر سبب اختلاف کرنی اپنی کے بچ کتاب کی روایت کی

یہ مسلم فی مراد و اختلاف ہی کہ شک شبہ میں الی اور دشمنی پیدا کر لی و باعث کفر اور بدعت کا ہو جس کی خلاف کر لی نفس قرآن میں یا اس کی معنی میں کہ جائز نہیں و سین اجتہاد میں اختلاف علماء مجتہدین کا مراد نہیں کہ وہ باعث رحمت و رفاہی کا ہی بن میں اور صحابہ کرام غرضی منقول ہی اس طرح کا اختلاف حق و عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم المسلمین فی المسلمین مجرم ما من سأل عن شئ لم یجہد علی الناس فحرم من اجل مسألته متفق علیہ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہ تحقیق بہت برا مسلمانو کا بیج مسلمانوں کی باعتبار گناہ کی وجہ سے کہ سوال کر لی ایک چیز سی کہ نہیں حرام کی گئی تھی و پر لوگوں کی ہر حرام کی گئی بسبب چینی و سکی کی وایت کیہ بخاری و مسلم فی یہ دون شخصوں کی حق میں فرمایا کہ جو پوچھتی تھی حضرت سی از راہ سرکشی و تکلف کی جیسکہ پوچھانی اسرائیل فی حضرت موسیٰ علیہ السلام سی قبر کی حقیقت اور جو پوچھتی کچھ حاجت کی یعنی ہر سبب کی نہیں بلکہ تو اپنی ہی سیدہ و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یكون فی اخیر الزمان دجالون کذابون یا تنکون من الاحادیث مما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاکم لا یضلقکم ولا یفتنکم رواہ مسلم اور روایت ہی بی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہون کی یہ آخر زمانی کی فریب میں والی جہولتی لا ونگی تمہاری پاس حدیثیں کہ نہیں سنیں تھیں اور نہ باپوں کی تھیں پس جو اونسی و بچاؤ کو لکھیں گمراہ کریں وہ تمکو اور نہ فقہ میں دالین تمکو روایت کی یہ مسلم فی یعنی پیدا ہو گئی ایک لوگ کہ کبھی لوگوں سی ہم علماء اور شاخ میں ملاتی ہیں تمکو دین کی طرف اور وہ جہولتی ہو گئی جہولتی حدیثیں پیغمبر کی بیان کر نیکی یا اگلی لوگوں پر باتیں جہولتی نقل کر نیکی اور احکام باطلہ اور اعتقادات فاسدہ و نگی پس جو اونسی و زلفہ میں دالین یعنی شرک میں مقصود یہ ہی کہ احتیاط کر دین کی لینی میں اور ہر ہر کہ صحبت بختیوں کی سی در خط کرنی سی ساتھ لوگی خصوصاً اونسی دعویٰ جو مار کہیں چون بسا اہلسن آدم روی بہت پس ہر دستی نیاید ا دست و حق علی و عنہ قال کان اهل الکتاب یقرؤن التورۃ بالغربانیۃ و یفسرہا بالغربانیۃ لاهل الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصدقوا اهل الکتاب ولا تکتذبوہم و قد لؤا امنا یا للہ و ما انزل الینا الایۃ رواہ البخاری اور روایت ہی و نہیں سی کہا تھی اہل کتاب سی تورات کو سچ عبرانی زبان کی کہ زبان یو دوں کی ہی و تفسیر کرنی و سکی عربی بائیں اہل مسلمانوں کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ سچا جانوا اہل کتاب کو اور نہ جہلاؤ و انکو اور کہو ایمان لائی ہم ساتھ اسکی و او سچری کہ او تار سی گئی طرف ہمارا خیرات کہ ایت کے یہ بخار اور مسلم فی ف باقی آیہ یہ ہی ما نزل الی براہیم و اسمعیل و اسحق و یعقوب الاسباط و اوتی موسیٰ عیسیٰ ما و اتی النبیون من ربہم لا یفرق بین احدہم و نحن لیسلمون یعنی و ایمان لائی ہم او سچری کہ او تار سی گئی ہی طرف براہیم و اسمعیل و اسحق و یعقوب و اولاد اوں کی کی اور او سچری کہ دی گئی موسیٰ و عیسیٰ و او سچری کہ دی گئی ساسی بنی اپنی پروردگار کی طرف سی نہیں فرق کرتی ہم در میان کیکی و زمین سی و ہم اسکی لیں تابع ہر میں ہیں کہ ہو اور سچا جانوا اس لیں کہ شاید کچھ عبارت بدل الی ہو اور جہلاؤ و اسلیں نہیں کہ تورات اصل حق ہی لیکن انہوں فی بعضی جگہ میں تغیر تبدیل کر دیا ہی شاید کہ سچ ہی نقل کریں حق و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفی بالمرء کذبا ان ینکح کل ما سمع رواہ مسلم اور روایت ہی و نہیں سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کفایت کرتا ہی آدمی کو جہوت بولنی میں یہ کہ نقل کر سی جو چیز کہ سچ غیر تحقیق روایت کی یہ مسلم فی یعنی اگر کوئی کچھ جہوت نہ بوتا ہو لیکن یہ عادت رکھتا ہو کہ جو کچھ سنی بی تحقیق روایت کر دی تو اسے قدس ہی جہوت بونی کہ جو کچھ کابیر حال ہو گا ایت جہوت میں گرفتار ہی ہو گا

اور کہا نوادی نے بیچر چل حدیث اپنی کہ یہ حدیث صحیح ہی روایت کی گئی ہے یہ حدیث بیچر کتاب حجت کی ساتھ سند صحیح کی ف یعنی بیچر
 شریعت کا اعتقاد میں اور عمل میں اور عبادات میں بہت کمال خوشی کی یہ بات جب حاصل ہوتی ہے کہ جاتی رہی آدمی سے کدورت
 نفسانی میں روشن ہوتا ہے ساتھ صفات نورانیہ کی اور یہ حالت نہیں پائی جاتی ہے مگر اولیاء میں وسید و عن بلال بن النضر
 لَمْ يَكُنْ يَمْلِكُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخْبَى سُنَّةَ مَنْ سُنَّتِي قَدْ امْلَيْتَ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ
 أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْوَادِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ اتَّبَعَ بِلَا عَقْدٍ ضَلَّ لَكَ لَوْ رَضَتْهَا
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَشْمِ مِثْلُ أَثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَوْ زَارَهُمْ شَيْئًا
 رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
 اور روایت ہے بلال بن حارث مزی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنسی کر زندہ کیا یعنی رواج دیا سنت میری کو ایسی سنت کو کہ
 تحقیق چوڑی گئی تھی بعد میری پس تحقیق و اطمینان اسکی ہے ثواب باند ثواب و ان لوگوں کی کہ عمل کیا ساتھ اس سنت کی بغیر اسکی کہ ناقص ہو
 ثواب و انکی سی کچھ اور جسکی کہ نئی کالی بدعت مگر ایسی کہ نہیں راضی ہوتا اس کی اور رسول و اسکا ہوگا اور پر اسکی گناہ مانند گناہوں
 ان شخصوں کی کہ عمل کیا ساتھ اسکی نہیں کہ ہوگا گناہوں و انکی سی کچھ روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ بلال بن حاجب نے کثیر بن عبد اللہ نے
 عمر سی و راوسی اپنی باب سی اون نے کثیر کی داد اسی یعنی عمر و سی ف یعنی سنت پر عمل کرنا لوں کی ثواب میں سی کہ نہیں ہوتی اور زندہ کرنا سی سنت
 کو برابر و انکی ثواب بتا ہی سطر بدعت پر عمل کرنا لوں کی گناہوں میں سی کچھ کی نہیں جاتی اور نکالنے الی کی ایسی گناہ برابر و انکی لکھا جاتا ہی و سنت
 سی مراد بات میں کی ہی خواہ فرض ہو یا سودا و اسکی جسکی نماز مسجد کی لوگوں نے ترک کر دی سنی غبت لا کرواج و سی سطر مصافحہ و سوا ہر
 او پھرین سنون بید و عن عمرو بن عوف قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّينَ كَيَارِ دُرٍّ إِلَى
 الْحِمَاكِ كَمَا تَارَتْ الْحَيَّةُ إِلَى شَجَرِهَا وَلَيْسَ لِلدِّينِ مِنَ الْحِمَاكِ مَعْقِلٌ إِلَّا دُرٌّ وَتَرٌّ مِنَ رَأْسِ الْحَبَلِ إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ
 غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَظُوبِي لِلْعَرَبِ يَأْكُلُونَهُمْ الَّذِينَ يُصَلُّونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 اور روایت ہے عمرو بن عوف سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دین ابے سمٹ و کا طرف حجاز کی یعنی کسا و مدینہ و متعلقات و انکی
 جیسی کہ سمٹ آتا ہی سا نپ طرف بل پنی کی اور ابے جگہ پکڑ کا دین حجاز میں جیسی جگہ پکڑتی ہی بکری پیاری چوٹی پہاڑ تحقیق دین پیدا ہوا
 تھا ابتدا میں غریب و رہو جاو گیا جیسا کہ تھا ابتدا میں خوشحال ہی و اطمینان و روہنی رست کر نیکی و سچہ کو کہ گار نیکی لوگ پیچھی میری سنت میری کو
 روایت کی یہ ترمذی نے و عن عبد الله بن عمرو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَاتَيْنِ حَلَى أُمَّتِي كَمَا أَتَى
 عَلَى الْحَيَّةِ سُرَابِيلُ حَدِّ وَالتَّعْلِيلُ بِالتَّعْلِيلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّةً عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَضَعُ ذَلِكَ وَإِنْ
 بَيَّنَّ اسْرَافِيلُ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثَلَاثِينَ وَسَبْعِينَ مِائَةً وَتَفَرَّقَتْ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِائَةً كُلُّهُمْ
 فِي السَّارِ لَا مِائَةً وَكَلِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رَوَايَةٍ
 أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ عَنْ مَعَاوِيَةَ ثَلَاثِينَ وَسَبْعُونَ فِي السَّارِ وَوَاحِدَةً فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ وَارْتَبَهُ
 سَبْعُونَ فِي أُمَّتِي أَفْرَامَ تَجَارِي بِهِمْ نِالُ الْأَهْلَاءِ كَمَا يَتَجَارَى الْكَكَّةُ بِصَاحِبِهِ لَا يَفْقِي مِنْهُ عَرَفٌ
 وَلَا مَقْصِلٌ إِلَّا دَخَلَ حَكَه اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابے آوسی گا اور پارت

میری کی یعنی زمانہ جیسا کہ آیا اور بنی اسرائیل کی مانند برابر پائوش کی ساتھ پائوش کی یہاں تک کہ اگر وہ نہیں ہی وہی کہ آیا تھا ان اپنی کی اس بنو جملہ کی ظاہر میں البتہ ہوگا۔ پھر امت میری وہ شخص کہ کر گیا یہاں تحقیق بنی اسرائیل متفرق ہوئی اور پھر گروہ کی اور متفرق ہوگی امت میری اور پھر گروہ کی سب سے پھر دوزخ کی مگر ایک گروہ صحابہ بنی عوض کیا کونسا ہوگا وہ گروہ اسی سول خدا کی فرمایا جیسے وہ نہیں اور میری صحابہ وایت کی یہ ترمذی بنی اور پھر روایت احمد کی اور ابی داؤد کی روایت معویہ سی کہ پھر گروہ پھر دوزخ کی اور ایک گروہ پھر بہشت کی وروہ گروہ سی جماعت اور تحقیق کلین کے پھر امت میری کئی تو میں سرایت کر نیکی یہ پھر او کی خواہش یعنی بدعتین عقائد میں اور اعمال میں جسکی سرایت کرتی ہی ہر کہ ہر کہ والی کو نہیں باقی رہتی دس کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ کر کہ داخل ہوتی ہی دسین ف مانند برابر پائوش کی ساتھ پائوش کی یعنی پائوش جیسی پائوش کی برابر ہوتی ہی اسطرح اس امت کی لوگ مطابق ہوئی بنی اسرائیل کی اور مردمان سی باپ کی یوسی ہی یعنی سوتیل مان والا سکی مان سی کس سی یہ حرکت ہوتی ہی کہ مانع طبعی اور شرعی دو مجموعہ ہیں اور مرد امتی سی اہل قبلہ ہیں یعنی جو مسلمان گئی جاتی میں پس اس صورت میں حتی کلمہ فی انار کی یہ ہیں کہ بسبب گناہ کی اور بد اعتقادی کی دوزخ میں داخل ہو نیکی پھر جکا عقیدہ حد کفر کو پہنچا ہوگا کلمی بسبب حمت پروردگار کی اور جماعت سی مرد اہل علم اور اہل فقاہ والی جماعت انکو اس لیے کہا کہ جمع ہیں کلمہ حق پر اور پھر فرقہ کی تفریق یون ہی کہ مزی فرقہ اہل اسلام کی اٹھ ہیں معتزلہ اور شیعہ اور خوارج اور مرجئہ اور نجاریہ اور جبریا اور شیعہ اور ناجیہ پھر معتزلہ کی میں فرقہ میں اور شیعہ کی بائیل اور خوارج کی میں اور مرجئہ کی بائیل اور نجاریہ کی میں اور مرجئہ کی ایک فرقہ میں کئی نہیں اور فرقہ ناجیہ اہل سنت جماعت میں سب یہ پھر ہوتی اب عقائد انکی سنا چاہی معتزلہ کہتی ہیں کہ بند سی اپنی عمل آپسی پیدا کرتی ہیں اور انکار روایت کا کرتی ہیں اور قائل ہیں جو ثواب عقاب کی اس پر اور مرجئہ کہتی ہیں کہ گناہ ساتھ یا انکی کچھ ضرر نہیں کرتا جیسی کہ ساتھ کفر کی طاعت نہیں نفع دیتی اور نجاریہ یعنی صفات کی کرتی ہیں اور کلام الہی کو حادث کہتی ہیں اور جبر کہتی ہیں کہ بندہ اپنی فعال میں کچھ اختیار نہیں کہتا اور شیعہ خالق کو ساتھ خلق کی مشابہ کرتی ہیں اور حسمیہ اور طول کی قائل ہیں باقی فرقہ کی عقائد مشہور ہیں اس لیے نہیں بیان کی لیکن بیان عوام کو ایک برائے آہی کہ مثلاً ایک شخص اہل مسلمان اور اوسنی اور افضل اور اہل سنت جماعت کو دیکھا کہ دو نواپنی کو حق جانتی ہیں اور سند لاتی میں کتاب سنت سی اب یہ بچارہ نہایت حیران ہی کہ حقیقت ایک کی دو نو میں سی کیونکہ معلوم کہ حجی اب اسکا یہ ہی کہ کئی باتیں صریح دلالت کرتی ہیں حق ہونی مذہب سنت جماعت کی پردہ او نہیں خود کر لی اس میں جت پڑنی حکم کی نہیں دل یہ کہ کلام اللہ سنت خطمی یا یتالی کی ہی اور وہ اکثر سنیں ہی کو یاد ہوتا ہی راضی محروم ہیں اور اگر ہزار زمین کیو یاد ہی ہوا تو وہ نادر ہی لناد کا المخدم دوسرے کی جتنی دویار علماء کہ رکنین کی ہی اور رجسٹر کے راضی ہی محقق ہیں ونبون فی ہی مذہب اختیار کیا اگر یہ دین ہا ہوتا کا ہی کو اختیار کرتی تیسرے شعرا اسلام کی یعنی جمیع جماعت عیدین وغیرہ علی الاطلاق سنی ہی دا کرتی ہیں وروہ فی نصیب چہتی کہ مرینہ کہ دین میں سی پیدا ہوا اور ضرب لاشل ہی بزرگی میں دمان کی لوگ ہی سنیں میں اگر انکا مذہب چاہتا ہوتا وہ پہلی و سبب میں ہوتی اسطرح اور فرقہ دعوی کرتی ہیں کہ ہم حق پر ہیں انکا جواب یہ ہی کہ اس میں نرا دعوی کام نہیں آتا جب تک کہ دلیل قوی نہ لائیں اور دلیل حقیقت اہل سنت جماعت کی یہ ہی کہ پھر میں اسلام ساتھ نقل کی ہم تک پہنچا اور زری عقل سین کافی نہیں پس ساتھ تو اتراخبار کی اور متبع احادیث و آثار کی متیقن ہوا کہ صحابہ اور تابعین سی اعتقاد پر ہی اور اکثر جموں مذہب والی ہونکی بعد پیدا ہوئی صحابہ اور اگلی لوگ نیک کوی ہون شاہد ہی ہوتی اور جب بعض نہیں سی پیدا ہوئی تو وہ ہزار ہی اولی و راہد دوستی کا اوسو منقطع کر دلا تھا اور صلح شیعہ صنف اور اور محدث اور علماء راہین اور اولیاء کا میں مذہب سنت جماعت ہی کہتی ہی میں اگر مذہب سنت جماعت حق نہ ہوتا تو کای کو کڑوڑا پد ہا چہی لوگ اس مذہب پر ہوتی اور بہت دلیل انکی حقیقت کی ہیں اگر نفسانیت چہوڑیں تو انکا اچا نہیں

ہو کہ کان مؤمنی ستم کلمہ سبعة الا اتباعی رواہ احمد و البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر بن ابی انیس اور ہونہی نقل
 کی غیر خیرہ پہلی اسناد علیہ سلمی و سقہ الی وکی اس میں کہ تحقیق میں سنا سنا جو تین یوں کی حاجی لگتی میں حکوایا پس دیکھتی ہو
 یعنی حکم فانی ہو یہ کہ لکھو نہیں بعضی و نہیں سی پس فرمایا کیا حیران ہو تم جسکے حیران میں ہو دو اور رضای تحقیق لایا ہون میں مہادی پس شریعت
 روشن صاف اور اگر ہون موسیٰ مذہب میں لایق تھی و لکھو گری روی میری روایت کی یہ حملی و بیہقی فی شعب الایمان کی ف یعنی کیا
 منیر ہون میں سلام میں اسکو ناقص جانتی ہو کہ ممکن اور دین کی ہو و عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم من آکل طیباً و عمل فی سنتہ و لم یمن الناس بوائفہ دخل الجنة فقال رجل یا رسول
 اللہ انی ہذا الیوم لیکثیر فی الناس قال و سیکون فی قرون بعدی رواہ الترمذی
 اور روایت ابی سعید خدری سی کہ فرمایا رسول خدا صلی علیہ سلمی سنی کہ کہا یا احلال او عمل کیا بیچ طریقہ سنت کی اور اس میں سنی
 لو کہ زیادتی ہو سکی سنی داخل ہو گا بہشت میں پس کیا ایک شخص فی اسی سول خدا کی تحقیق یہاں تک دل لیتے بہت میں لوگون میں فرمایا اور ہون
 بیچ زیادتی سنی کی روایت کی یہ ترمذی فی ف اگر ایک مال کھا و می اسی جیسی کہ گناہ لازم آتا ہی پہلی و سکی کھانی کے یا عین وقت
 کھان کی یا بعد و سکی نو وہ طیب نہیں ہو تا جب گناہ ہی بھی تینوں حالتوں میں تو وہ طیب نہ شال طیب ہونی کی یہ ہی کہ شلا کسی فی بیچ کرنی کا
 ارادہ کیا پہلی عقد کی ارادہ و غایب کا کیا اگر جیہ وقت عقد کی بیجا قبول ہو جب ع کی ہو یا عین وقت عقد کی کوئی شرط فاسد ج میں
 لگا دی یا بعد ہونی عقد کی کوئی شرط فاسد لگائی مثلاً کہا کہ بیچ ہوئی مگر شرط یہ ہی کہ ایک بوتل شراب کی بھی دیا کرنا پس چاہی کہ تینوں
 و قوت نہیں خلاف شرع سی بھی سی برقیاس کر لی حالت نو کری کو او عمل کری بیچ طریقہ سنت کی یعنی فعل کری جو بات بولی موافق شرع کی
 ہو یعنی جنگل ماری ہر عمل میں تا بہ سنت کی یعنی ساندہ حدیث کی کہ وار ہوئی او عمل میں یہاں تک کہ پانچا نہ جانا و دو کرنا ایذا کی چیز کارا ہی
 ہو جب حدیث کی بیجا لاوی و رانہ بہت میں بیچ لوگوں کی یعنی ایسی دمی جاری مانہ میں تو بہت میں بعد ماری دیکھا چاہی کیا حال ہو گا
 یہ سنا ہر ضی عرض کی اکی حاصل حضرت کی ارشاد کا یہ ہی کہ خیر میری امت سی مطلق منقطع نہیں ہونی کی اگر چہ فرق کمی زیادتی کا ہو اخیر مانہ
 میں ہی ایک جماعت ہوگی کہ طریقہ سنت تقویٰ پر تقیم ہوگی و علی حق و عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم بانکون فی زمان من ذکرک مینک و عشر ما امر بہ ہلک ثم یأتی زمان من عمل منہم بعشر مکرر و رواہ الترمذی
 اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی علیہ سلمی تحقیق تم بیچ ایسی مانکی ہو جو چھوڑی تم میں دسواں حصہ و چھوڑی کہ حکم کیا گیا
 ساتھ و سکی ہلاک ہو گا پھر دیکھا ایک مانہ جو شخص عمل کرے گا و نہیں سی ساتھ دسواں حصہ و چھوڑی کہ حکم کیا گیا ساتھ سکی نجات پاوے گا و اتیک یہ ترمذی
 فی ف یہ بات بیچ حق ام بالمعروف و نہی عن المنکر کی فرمائی ہی او سن مانہ میں بہت تاکید تھی سکی و آخر مانہ میں اگر دسواں حصہ ہی بیجا لاوین گی
 نجات پاوے گی و علی و عن ابی امامہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما صل قونم بعد ہدی کا نو لعلیک
 الا انکون الیحد ثم قرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الا بیتہ ما ذکر ہو ہلک الا جلد لا یلہم قونم حصین
 رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجہ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی علیہ سلمی نہیں
 گراہ ہونی کوئی قوم بھی ہدایت کی کہ تھی و پرا و سکی مگر کہ دی گئی میں جبکہ ابی ہریرہ ہی سول خدا صلی علیہ سلمی یہ ایہ نہیں بیان
 کرتی و سکو و سکی تیری مگر و سکی جبکہ تیری کی بلکہ وہ قوم میں جبکہ اور روایت کی یہاں حد و ترمذی و ابن ماجہ فی ف مانہ میں ہی بیچ

اوس سی اور جن میں اختلاف کیا گیا ہو یعنی پوشیدہ اور مشتبہ ہو حکم و حکم اور بعضوں نے یہ معنی کہی ہیں کہ لوگ اوسین اپنی طرف سے اختلاف کرتے ہوں اور اسد اور رسول نے اوس کا حکم نہ بیان فرمایا جو مثل آیات مشابہات کی اور تعین وقت قیامت کی پس تو یہی و سکی حق میں کچھ نہ کہہ دوسرے نسخہ کہ **فصل ثالث** ضل میری عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان ذئب الانسان كذبا للعجم ياخذ الساذجة والفاصية والساحية واياكم والشعاب عليكم بالجماعة والعامة **احمد** روایت کی معاذ بن جبل نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان پہیرا ہی آدمی کا مانند پہیری بکری کی کہ لیتا ہی بکری پہاگنی والی کو یورسی اور اوس بکری کو کہ دوڑ گئی ہو یورسی اور اوس بکری کو کہ کناری پر ہو یورسی اور بچو غم درون پہاگنی سی اور لازم ہی تہر جاعت اور جمع روایت کی پہلہ محمدنی ف مراد یہ ہی کہ جیسی پہیرا ایکلی بکری پر بہت لیر ہوتا ہی سی ہی شیطان اوس آدمی پر سلط ہوتا ہی کہ جاعت طلبا رسی الگ ہو کر مذہب یا نکالتا ہی و بچو درون پہاگنی سی یعنی شاہراہ اسلام چھوڑ کر گمراہ ہو گئی کہانیوں میں ست مہو **وعن ابی ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم** فارق الجماعة شبرا فمكتم رقية الاسلام من عتقه رواه احمد والبودا کوک اور روایت ہی بی بی ذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سی یا شت پہیر یعنی ایساعت پس تحقیق نکالا اوسنی پٹا یعنی نہ اسلام کا گرون اپنی سی وایت کی پہلہ محمد اور ابو داؤد نے ف یعنی باس درجہ کو پہنچا کہ شاید قید اسلام اور بند احکام اوسکی سی باہر اوس **وعن مالك بن النضر** **رسالة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تركت فيكم اربعين سنة ما تشككون بها كتاب الله وسنة رسوله رواه في الموطا اور روایت ہی مالک بن انس سی بطریق ارسال کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چوہرین میں مینی بیچ تہا رسی و دچیزین ہر گمراہ نہو گئی تم جب تک پکڑی رہو گئی اون و نو کو یعنی کتاب اللہ و سنت رسول و سلیکی یعنی حدیث روایت کی یہی چم موطا کی **وعن غصيف بن الحارث الثمالي** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احدث قوم بدعة الا دفع الله عنهم السنة فتمسكوا بسنة خير من احدث بدعة رواه احمد **احمد** اور روایت ہی غصيف بن حارث ثمالی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی قوم نے بدعت یعنی جو بدعت کہ مزارحمت کی ہو مگر کہ او نہائی جاتی ہی مانند اوسکی سنت سی پس چنگل ازنا ساتہ سنت کی بہتر ہی نکالنی بدعت کی سی روایت کی پہلہ محمدنی ف چنگل مارنا ساتہ سنت کی اگرچہ تھوری ہو بہتر ہی نکالنے بدعت کی سی اگرچہ نہ ہوا س لی کہ ساتھ اتباع سنت کی پیدا ہوتا ہی نور اور ساتھ گرفتاری بدعت کی ہی تاریکی مثلاً یا پانچا نہا نا جو جلد اب شرع کی بہتر ہی بنانی سرا اور مدرسہ کی سی اسلی کہ رعایت کرنیو الا ادب سنت کا ترقی کرتا ہی طرف مقام قرب کی و ساتھ ترک اوسکی کے تنزل کرتا ہی و س سی و یہی باعث ہوتا ہی و س سی فضل کی ترک کا حتی کہ مرتبہ قساوت قلبی کو پہنچا ہی کہ اوسکو رین اور طبع کہتی ہیں کہ ذکر اشباح روح اور اسیطرح سید جمال الدین نے لکھا ہی و لکھا ہی کہ سراسمین یہی کہ جنسی مثلاً رعایت ادب پانچا نہ کی کی تو اسد تعالیٰ توفیق دیگا اوسکو ترقی کی طرف او سچہ کی کہ اعلیٰ اوس سی ہی اور جو اسکو ترک کر گیا تو باعث ہو گا ترک اسکا اور افضلون کی ترک کا یہاں تک کہ پہنچا کہ طرف مقام رین اور طبع کی ناہنی و مثل سلیک ملا علی قاری نے لکھ کر لکھا ہی کہ کیا نہیں کیہتا ہی تو کہ کسل کی راہ سی ترک کرنا سنت کا باعث ملامت اور عتاب کا ہوتا ہی و ربک جا کر ترک کرنی سی حصیان و رعایا ثابت ہوتا ہی و انکار اوسکا ہی مشبہ بدعتی کر دیتا ہی اور بدعت کی ترک کرنی میں اگرچہ نہ ہوا یک بات ہی نہیں سی نہیں لازم آتی **وعن حسان** قال ما ابتدع قوم بدعة فزني دينهم الا نزع

اللہ من شیعہ مشہور کہ لا یمید ہا الیمید الی یوم القیامۃ رواہ الداعی وروایت ہی حسان سی کہا نہیں نکالی کسی فعلی عبت
 حج دین پی لی یعنی بدعت سیدہ کہ اہم سنت کی ہوگا رعایت ہی سے تعالیٰ سنت اولیٰ ہی مثل وکل پر نہیں جو درستی طرف اولیٰ قیامت تک وہیت
 کی بیاد سی لی **وعن** ابن ابراہیم بن مکیسہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وکعت صاحب یدہ حۃ فقد
 احسان علیہ ہدم الا سلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلاً اور روایت ہی براہیم بن میسر کہ فرمایا یہاں
 خدمت علی سیدہ سلمیٰ جو شخص نے تکبیر کی صاحب عبت کی پس تحقیق اون کی مد کی او پر گرائی سلام کی روایت کی یہی کتاب عرب الیمان
 میں بطریق رسال کی ف کیونکہ اسکی توفیق میں حقارت سنت کی ہی یہ باعث ہوتی ہی ویران کرنی بنا سلام کی اور اس قیاس میں مع
 سنت کی توفیق کرنی میں ورجح حقارت کرنی بل بدعت کی آبادی بنا سلام کی ہوتی ہی سید علی **وعن** ابن حبان قال من کلم
 کتب اللہ ثم اتبع ما فیہ ہدۃ اللہ من الصلاۃ فی الدنیا ووفیہ یوم القیامۃ سوء الحساب
 و فی روایت قال من اقتدی بکتب اللہ لا یضل فی الدنیا ولا یشقی فی الاخرۃ ثم نکذہ الا لایۃ
 فمن اتبع ہدای فکلا یضل ولا یشقی رواہ زرعی اور روایت ہی بن عباس سی کہا کہ جس نے کسی کتاب سلی پر پیروی کی
 او پیروی کی کہ چر او سکی ہی ہدایت کری گا او سکوا سلام ہی سی حج دنیا کی یعنی ثابت رہی گا او سکودایت پر اور چا و گیا گرا ہی سی
 جب تک زندہ ہی نیامین اور چا و سی گا او سکودن قیامت کی ہی حساب سی یعنی مواخذہ نہیں ہوگا اور حج ایک روایت کی ہی کہا جس نے پرو
 کی کتاب سلی نہیں گراہ ہوگا دنیا میں اور بخت ہوگا یعنی خدا نہیں دیا جاوے گا حج آخرت کی پر پڑی حضرت نے یہاں سے جس نے پیروی کی
 ہدایت میر کی یعنی قرآن کی پس گراہ ہوگا یعنی نیامین اور بخت ہوگا یعنی آخرت میں روایت کی یہم رزین لی **وعن** ابن مسعود
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ضرب اللہ مثلاً صراطاً مستقیماً وعن حنبل الصراط سواران ینہما
 ابواب مفتوحۃ وعلی الابواب ستور مرخاۃ وعند راس الصراط دایع یقول استقیمواعلی الصراط ولا
 تعوجوا فوق ذلک دایع یدعوکم لکم ہم عبد ان یفتح شیان من تلک الابواب قال ویجاک لا تفتحه
 فانک ان تفتحه تلجہ ثم تفسرہ فاخبر ان الصراط هو الاسدہم وان الابواب المفتحة فحارم
 اللہ وان السنور المرخاۃ حدود اللہ وان الدایع علی راس الصراط هو الصراط وان الدایع من فوقہ
 هو داعی اللہ فی قلب کل مؤمن رواہ رزین ورواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان ابن ابی شیبہ
 ابن سیمان وکذا الترمذی عنہ الا انہ ذکر اخصر منہ اور روایت ہی بن مسعود بخشی شقی
 پیغمبر علی سیدہ سلمیٰ فرمایا بیان کی اس کی ایک مثل راہ سید ہی ورد و نوظف راہ کی دو دیوارین اور چ دیوار وکی دروازی کھلی ہوئی
 ہو راو پر دروازوں کی پردی پڑی ہوئی اور جس کی سری پر کار نیوالا پکار تا ہی کہ سید ہی ہو او پر راہ کی اور مت کچ چلو اور او پر اس
 پکار نیوالی کی ایک پکار نیوالا اور ہی جب کہ قصد کرتا ہی بندہ یہ کہ کہو لی کچلو ان دروازوں میں کہتا ہی پکار نیوالا وای ہی شجکومت
 کہو لی و سکوبن تحقیق تو اگر کہو لی گا دخل ہو جاوے گا اوسین یعنی پروان بڑا کہہ یا و گیا پڑھنے کی معنی کہو لا حضرت نے اس میں مثل کو پس بیان
 کیا کہ مراد راہ سی سلام ہی یعنی اس سی جسک پہنچی میں اور مراد دروازوں کھلی ہوئی سی چیزیں سلام کی ہو میں اس کی معنی اون کی
 کرنی سی کمال سلام سی نکل جاتا ہی اور مراد پڑی ہی ہوئی سی حدین اس کی اور مراد پکارنی والی سی کہ رست کی سری پر ہی تہران

اور مراد پکار نیوالی سی کہ او پر اسکی ہی نصیحت دینی والا اسد کطیف سی بیچ دل ہر دوسن کی یعنی فرشتہ روایت کی پیر زین فی نور روایت کی احمد
بن ابوبکر بنی بیج شعبہ الامان کی نقل کی نو اس بن سمان سی ورا سی طرح سی مذی فی اوس سی مکر زیدی فی ذکر کی مختار وسف حدیث یہ
کی کہ در میان بندہ کی و حرام چیزوں کی باندہی میں کہ اونی گذری نہیں ہیں و نسیم او میں احکام الہی و بیج دل ہر دوسن کی یعنی فرشتہ
جب تک یہ ہو قرآن کچھ فائدہ نہیں تیا کہو کہ کام قرآن کا راہ بتا ہی لیکن اوس سی نصیحت کثرتی اور مقصود کو پہنچنا ساتھ توفیق
و ہدایت الہی کی ہی کہ ولین اتاہی **و عن ابن مسعود قال من کان مستنکاً فلیستہن ببعث قد مات فان الحیۃ**
لا تؤمن من علیہ الفتنۃ اولئک صلب علیہم و علیہ وسلم کانوا افضل ہذا و الامۃ ابڑھا قلوبا و اعظمھا
علما و اقلمھا تکلفا اختارہم اللہ لضعفہ نیکہ و لا قامتہ دینہ فاعلموا انہم فضلہم و اتبعوہم
علی ارضہم و تمستکوا ایما استطعتم من اخلاقیہم و سیرہم فانہم کانوا علی الہدی
لمستقیمہ و اہ و ذینہ اور روایت ہی بن سحود سی کہا جو شخص چاہی کہ پیروی کرے کسی کی راہ کی پر چاہی کہ راہ کبیر
اون لوگوں کی کہ مرگنی ہیں پس تحقیق زندہ نہیں اسن کیا جاتا اور پر اسکی فتہ سی یعنی بن میں اور وہ لوگ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہی بہترین اسن مستکی بہت نیک اسن مست کی باضبار دل کی اور بہت کامل ہی علم میں اور بہت کم ہی تکلف میں پسند کیا تھا اون کو اسد
تعالیٰ فی واسطی صحبت نبی اپنی کی و واسطی قائم کرنی دین اپنی کی پس پچانو تم واسطی و نکی بزرگی و پر پیروی کرو اون کی اور پتہ قیام اون کی کہ
اور پکڑی ہو جب تک کہ ہو اسکی خلق و نکی و رخصت و نکی پس تحقیق وہ ہی و پر ہدایت سید ہی کی روایت کی یہہ زین فی ف یہہ بات
بن سحود رضی فی اپنی زمانہ میں تابعین سی کہی و مراد مردون سی صحابہ رکھی و زندون سی بل زمانہ اپنی کی سوار صحابہ کی اور شاید انہوں
فی صحابہ کی حقیقت کی یہہ گواہی دسی واسطی و کرنی راضیوں و راضیوں کی اور یہہ جو فرمایا بہت نیک اسن مست کی باعث بار دل کی یعنی
صحابہ رضہ دل میں خلوص و ایمان کامل رکھتی ہی جیسکہ اسد تعالیٰ فی فرمایا ہی و لکن الذین اتحن اللہ علیہم لانتقوی یعنی یہہ صحابہ ایسے
میں کہ امتحان کیا اسد فی دلون او کی کو واسطی تقویٰ کی یعنی طرح بطرح کی سختیاں و مصیبتیں و نیز دلین نا دیکھی کہ ایسا صبر کرنی میں یا نہیں
میں وجود اسکی و نکو راضی برضا ہی پایا اور بہت کامل ہی علم میں یعنی علم تفسیر و حدیث و فقہ و قرآنہ و اول فضل و رخصت و خوب کہتی
ہی و رفہم سا اور غور عالی اسد تعالیٰ فی عطا فرمایا تھا کہ اور نکو و یا حاصل ہونا مشکل ہی و بہت کم ہی تکلف میں یعنی بیچ عمل کر نیکی تکلف نہ کہتی
ہی پس چلتی ہی نگی پاؤں اور نماز پر مہتی ہی زمین پر اور کہا ہی ہی ہر طرح کی برتن میں یعنی مٹی و لکڑی وغیرہ کی بن میں پل لیتی جو ہا لوگوں کا و یا
ہی حال علم میں تھا کہ کلام کرتی اوس میں مگر جو ضرورت ہوتا و نکو و یا جو مسئلہ جانتی تو کہہ دیتی کہ ہم نہیں جانتی خواہ مخواہ تکلف کر کر تفرین کثرتی ہی و دفع کرتے
فتویٰ نفسوں اپنی سی یعنی اپنی سنی یادہ علم الیک احوال کرتی کہ اوس بوجہ او و جاتی اوس میں اس کی یادہ علم رکھتا اور یا سچا حال قرار دیتا کہ یہی ہی ان
ہی پڑنی و سکی کا او پر چون عوب کی راگ راگنی وغیرہ میں پڑتی ہی ورا سی طرح احوال باطن میں تکلف ہی وہ قصص کرتی ہی یعنی حال نہ لانی ہی و نہی
کرتی ہی و نہ کر گرتی ہی و نہ سر جگاتی ہی یعنی حال لانی میں اور جمع ہوتی ہی واسطی اگ اور فرامی کی جیسا کہ حال جاری وقت لی لوگوں کا ہی
اور نہ قطعہ بنانا کر مہشی و واسطی ذکر جبر کی مساجد میں و نہ اپنی گہر و میں بلکہ فروتن بطور فرش کی چھی رتبی و را و احین اون کی سیر کر تین عرش
بظاہر میں ہی ہی ساتھ خلق کی و ر باطن میں متوجہ رہتی طرف حق کی و پختی جو یہہ متواتر اون کو قسم صوف اور سوت اور کتان سے اور نہ
مقید ہی ساتھ پہننی گذری وغیرہ کی باناٹھہ اگر اور کہا ہی جو یہہا متواتر حلال و ر مزہ داری یعنی پر نیز کرتی ہی گوشت اور دودھ

اور یوں وغیرہ لکھی اور سب یہ باتیں حاصل ہوئی تھیں بعد ازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کرمی کامل مکمل تھی جسکے فرمایا یہی ربی فاحسن اویسی
یعنی بے شک یا مجھے بے میری فی پس چہا ادب سکھایا مجھکو اور راہ چھانی سی یہی ہے کہ متابعت و نکی کروا و محبت و نکی رکھو اور اخلاق و نکی کی سیکھو
اور اس حدیث کی فضیلت و بحال صحابہ کا معلوم ہوا کہ تمام خلائق میں جب یہ افضل تھی و بحال استعداد قبول کرنی ہدایت کا رکھتی تھی تو اسے تعالیٰ
فی اپنی نبی کی محبت کی یہی انکو پسند فرمایا جیسی اس آیت میں فرمایا و ازہم کلمۃ التقوی و کانوا احن بہا و اہلہا یعنی لازم کیا اسے فی اون پر کلمۃ تقوی کا
اور تھی لائق تر اور مستحق تر ساتھ کلمۃ تقوی کی اور انہیں آیا ہی کہ پروردگار تعالیٰ فی نظر فرمائی تمام بندوں کی دلون پر یا مدد ملے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا روشن تر اور پاک تر میں کہا نور نبوت کا اوسمین اور پائے صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دلون کو بہت صاف و رائق تر پس اختیار کیا اون کو نبی صاحب کے
صحبت کی یہی اور یہ بات تو خود ظاہر ہی بزرگوں کی صحبت میں مرید دست گزاری کر کر کس کس درجہ کو پہنچی میں تعجب ہی کہ صحابہ کرام ساری عمر اپنے
پیغمبر کی صحبت میں گذارین اور بحال و فضل حاصل فرمیں۔ **عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
یُسْتَحَبُّ مِنَ التَّوَدُّعِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ شُعْبَةٌ مِنَ التَّوَدُّعِ فَسَكَنْتُ فَمَجَّلَ بَقَرًا وَوَجَّهَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَغَيَّرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَكَلِمَاتُكَ الشَّوَاكِلَ مَا تَرَى مَا يُوَجِّهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَّرَ عُمَرُ إِلَى وَجَّهِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ رَضِينَا بِاللَّهِ
رَبَّنَا يَا لَاسَلامَ دِينًا وَبِحَمْدِكَ نَبِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِيَدِهِ لَأَبْدَأَنَّكُمْ مَوْسِي فَأَتَبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَصَلَّيْتُ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ وَلَوْ كَانَتْ
مَوْسِي حَيًّا وَادْرَكَ نُبُوَّتِي لَاتَّبَعْتَنِي رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابری کہ تحقیق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لای پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسخہ تورت کا پس کہا اسی سول خدا کی یہی نسخہ تورت کا پس چپ ہی حضرت پس شروع کیا حضرت عمر بن پڑھنا اور چپہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا ستغیر ہوتا تھا پس کہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر کو گم کیجو تجھکو گم کر نیو لیان کیا نہیں کہتا تو اسچیز کو کہ چپہ چہرہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پس کیا حضرت عمر کی طرف چہرہ آنحضرت کی پس کہا پناہ کہ پڑنا ہون میں ساتھ اس کے غضب اور غضب سول و سکی سی رضی
ہوئی ہم ساتھ اس کے رب ہوئی پراور ساتھ سلام کی دین ہوئی پراور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبی ہوئی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم فی قسم ہی اوسنات پاک کی کہ جان محمد کی بچہ ہاتھ اسکی کی ہی اگر ظاہر ہوئی واسطی تمہاری موسی پس پیروی کرتی تم ان کی اوچوڑ دیتی
تم مجھکو البتہ گمراہ ہوتی تم سید ہی راہی اور اگر ہوتا موسی زندہ اور باتا نبوت میری البتہ پیروی کرتا میری روایت کی یہی دارمی فی جملہ شکلاک الشکل
کا دعاربی اعلی موت کی لیکن عرب اپنی محاورہ میں اصل معنی اسکی مراد نہیں کہتی بلکہ مقام تعجب میں بولتی ہیں کہ عجب ہی کہ تو یہ بات نہیں سمجھتا اور اس
حدیث کی معلوم ہوا کہ کتاب سنت کو چوڑ کر انکی غیر کی طرف رجوع نہ کری کتابون یہود اور نصاریٰ و حکما اور فلاسفہ علی **وعنه** قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **كَلَامِي لَا يَنْتَفِخُ كَلَامُ اللَّهِ وَكَلَامُ اللَّهِ يَنْتَفِخُ كَلَامِي**
كَلَامُ اللَّهِ يَنْتَفِخُ بَعْضُهُ بَعْضًا اور انہیں سی ہی روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کلام میرا نہیں
نسخ کرتا کلام اسے کو اور کلام اسے کا نسخ کرتا ہی کلام میری کو اور کلام اسے نسخ کرتا ہی بعض اسکا بعض کو ف نسخ تخیو تبدیل ایک حکم شریعت
کا ہی تہ حکم دوسری کی واسطی اصلاح کا دین کی پس نسخ چار قسم ہی نسخ کتاب کا ساتھ کتاب کی اور نسخ حدیث کی ساتھ حدیث کی اور نسخ کتاب کا ساتھ
حدیث کی اور نسخ حدیث کا ساتھ کتاب کی لیکن ظاہر اس حدیث کی یہی معلوم ہوا کہ نسخ کتاب اسکا ساتھ حدیث کی نہیں ہوتا پس تاویل اس حدیث

میں یہ ہوگی کہ مراد کلامی سی بیان وہ ہو کہ بطریق راہی اور اجتہاد کی فرمایا ہو نہ بطریق وحی کی یا یہ حدیث نسخ ہو و اسد اعلم حق و عن
 ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احاديت لا تسلم بعضها بعضا **كَنْسَخَ الْقُرْآنَ**
 اور روایت ہی بن عمر رضی اللہ عنہما کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حدیثیں میری نسخ کرتی ہیں بعض و کئی بعض کو مانند نسخ کرنا قرآن
 کی و عن ابی ثعلبہ الخشنی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله فرض فرائض فلا تضيعوها
 و حرم حرمات لا تشتمكوها و حلال حلال و حرام حرام و لا تعتدوها و سكت عن الشياء من غير نسيان فلا يتحسروا
 عنہا و روای الاحادیث الثلاثة الذآر فقط **سُئِلَ** اور روایت ہی ابی ثعلبہ خثنی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرض کی کتنی چیزیں صانع کر و تم ان کو یعنی چھوڑ نہ دو ان کو یا شر و طوارکان ان کی نہ ترک کرو یا یا و سمعہ و عجب غور
 و نہیں کرو و حرام کمین کتنی چیزیں یعنی گناہ پیش نزدیک ہوا و کئی در مقرر کیں حدین یعنی قصاص غیر وہیں نہ بڑھ جاؤ و ان سی یعنی کمی زیادتی
 و نہیں کرو و اسکو تو فرمایا کتنی چیزیں سی یعنی نہیں ذکر فرمایا حکم کتنی چیزیں کا کہ واجبہ میں یا حرام میں یا حلال میں بد و ن ہو لینی کی پس
 نہ بحث کرو و نہیں روایت کی مینون حدیثیں ارقطی **کتاب العلم** کتاب یہ بیان کر لی علم کی اور فضیلت اس کی کی ف مراد
 علم سی علم دین ہی کہ متعلق ہی تہ کتاب سنت کی وہ دو قسم ہیں مبادی یعنی وسائل و مقاصد مبادی ہ علم کی معرفت کتاب سنت کی و پرمویش
 ہی مثل لغت و صرفا و نحو و غیرہ کی و مقاصد جو کہ متعلق ہی ساتھ اعمال و اخلاق و عقائد کی و ان سکو علم حالت ہی کہتی ہسین اور
 ایک علم علم مکاشفہ ہی وہ ایک نور ہی کہ بعد عمل کر لینی علم ظاہر پر الدین پڑا ہی کہ ساتھ اسکی حقیقتیں ہر چیز کی ظاہر و باطن میں اور معرفت
 ذات و صفات و افعال حق سبحانہ تعالیٰ کی پیدا ہوتی ہی اس علم کو علم حقیقت و علم وراثت کہتی ہیں حکم اس حدیث کی من عل با علم و نہ اسد علم
 عالم عالم جو کہ عمل کرنا ہی علم پر نصیب کرنا ہی و سکو اسد تعالیٰ علم و سچر کا کہ نہ جانی ہی و نہ پڑ ہی ہی پس علم ظاہر اور باطن جو مشہور ہی معنی
 اسکی یہ ہیں اور ایک کو دوسری ساتھ نسبت ہی نہ نسبت تن و جان و پرست و مغز کی اور آیتیں و حدیثیں کی فضیلت علم میں وارد ہونی
 ہیں ان سب قسم کو شامل ہیں و پر تفاوت مراتب و درجات اسکی کی حق **الفصل الاول فصل پہلے**
 عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بلغوا عني ولو آية و حَدَّثَنَا عَنْ بَنِي
 إِسْرَءِيلَ وَكَأَخْرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَىٰ مُتَعَمِّكَ فَكُنْ لَكُمْ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ وَ أَمَّا الْبُخَارِيُّ
 روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچاؤ میری طرف سی اگرچہ ہو ایک آیت اور حدیث کرو بنی اسرائیل سے
 اور نہیں ہی گناہ اور جو شخص کہ جھوٹ بناوی مجھ پر یا کہ جھوٹ ہی بھکانا اپنا دوزخ میں روایت کی یہ بخاری سی **ف** مراد
 آیت سی و حدیثیں ہیں کہ مفید بہت ہوں جیسی من صمت بخا یعنی جو چہ رہا نجات پائی اور سوا اسکی و حدیثیں کہ اسطر علی جامع
 ہیں پس معنی اس جملہ کی یہ ہوں گی کہ پہنچاؤ میری طرف سی حدیثیں میری اگرچہ تھوڑی ہوں اسین غبت لانی پہلانی علم پر اور حدیث کرو بنی
 اسرائیل سی مراد یہ ہی کہ جو قصی سنوا و ان سی بیان کرنا و نکاحا نہ ہی و احکام و غیرہ انکی نقل کرتی منع و ان میں جیسک پہلی حدیث میں گذر
 چکا ہی کیونکہ تمام شریعتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سی نسخ ہو گئیں اور دھوئند ہی بھکانا اپنا دوزخ میں اسین نہایت منع اور
 زجر ہی جو بڑا مذہبی سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ حرام اور کبیرہ گناہ ہی ساتھ اتفاق علما کی و امام محمد جو بنی فی اسکو کفر لکھا ہی اور
 یہ حدیث یعنی من کذب علی آخرا تک متواترات سی ہی بلکہ اسکی مدجہ کو اور حدیث متواتر نہیں پہنچتی ہی کہ بہت سی صحابیوں نے نقل کی ہی چنانچہ

انکہا ہی حسن ان لایا بیہ حافی سلی لوی میں کہ میں مشہور ہوں ہیں میں مسی علی بن وعین سمر کہ ابن جندبہ بن جندبہ
 ان شعبہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدثت عنی بحديثی رى انی کذبت فهو احد انکاذین
 رواہ مسلم . روایت ہی سمر بن جندبہ مجہد بن شعبہ ہی کہا واما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شخص کہ حدیث کری
 جس لوی حدیث کان بہتا ہو سبق وہ جوش ہی ہیں وہ ایک ہی ہو لوان میں ہی ویتلی یہ سلمان ف لیونکہ سبب وجہ دینی اور
 متذکرہ انی و سلمی مرد کہ جوش بایوال کا جو ایس میں ہی مانند رسولی جو او عن معاویہ قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم من روى الله به خبر ففكر في الدين واما انا فاقسم بالله نفعي مستحق فکتیو اور روایت ہی معاویہ ہی کہ
 کہا واما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شخص کہ راہ لری اس تعالی ساتھ اوس کی جہانی کا سبب تیا ہی و سکویہ دین کی یعنی احکام
 شریعت و طریقت و حقیقت میں رسولی نہیں کہ میں ثابت ہوں و راہ . تیا ہی روایت کی یہ بخانی و سلمان ف میں جوش
 و فیر بیان از تیا ہوں سبب و نظر و عمل و سببنا بنا لہ تعالی جیسا ہی مطاف و اما ہی **و عن ابن ہریرہ** قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم الناس معادن كعادين الذهب الغضيرة خضارهم في الحياه خضارهم في الاسلام اذ
 فمؤا رواہ مسلم . روایت ہی ابو ہریرہ ہی کہا واما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آدمی کان میں مانند کان ہونی اور جانی
 کی تیار و کی بیج جابستل تیار و کی میں بیج اسلام کی جیلہ سمیں . روایت کی یہ سلمان ف آدمی کان میں مانند کان ہونی اور جانی
 کی میں ایک فلاق و صفات میں تفاوت میں موافق سعد اور زکی آدمی جیلہ ایسا کان ہی کہ اوس میں عمل و یا قوت پیدا ہونی میں اور
 اور میں سونا پانڈی . اور میں سر سبز و خیز و اور مطلب سلمی بعد کی جلد کا یہ ہی کہ جو لوگ لغز حالت میں جی صفین کہتی ہی یعنی سخاوت
 تجارت و غیرہ و جیلہ ان ہونی اور مذکورہ حاصل کیا جی ہونی بیج جابستل کی جلی ظلمت کفر میں جی ہونی ہی جیسی کہ سونا وغیرہ
 کان میں خاک میں جیسا ہوتا ہی جیلہ ان ہونی او جی یاست ان میں کیسی وہ الاش حافی ہی خالص گئی و راہ ہر علم و معرفت کان
 ہونی . **و عن ابن مسعود** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحسدوا في اثنين رجل ان الله
 ما اقلطه على حنكته في الحق ورجل ان الله الحكيم فهو يقضي بها ويعلمها مستحق فکتیو اور روایت ہی ابن مسعود
 ہی کہا واما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں مسد کہ جوش و دو شخصوں کی ایک جیصل دیا و سکوا سلمی مان و توفیق ہی و سکوا پھر جوش کرنی
 او سلمی کی جوش کی و دو سرا شخص ہی کہ دیا سکوا سلمی علم ہی کہ تیا ہی تیا و سلمی و سکوا تیا ہی و سکوا وایت یہ بخانی و سلمی
 ف مرد مسدی یہاں غبط ہی مسد او سکوا کہتی میں کہ کسی پر نعمت و کیسی ہی یہ آرزو لری کہ اوس سے دور ہو جاوے
 جیسا زور لری دست نہیں مگر ظال اور مسد کی تمہیں لری تو دست ہی و غبط یہ کہ آرزو کری کہ حاصل ہو سمت میری تنہا جی جیلہ
 ظانی کو ہی میں جیلہ زو جی با تو کی ہی لری دست ہی . **و عن ابن ہریرہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم اذ امات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلث الا من صدقته جارية او علم ينتفع به او دله
 صالح تدعو له رواہ مسلم . اور روایت ہی ابن ہریرہ ہی کہا واما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوت کہ تیا ہی آدمی موقوف
 ہوتا ہی اس سے جواب سلمی و سلمی کا مکر و تین عملو کا باقی رہتا ہی صدقہ جاری یا علم کہ نفع دیا جاوے یا تبا و سلمی یا اولاد یا صانع کہ دیا
 لری سلمی و سلمی روایت کی یہ سلمان ف یعنی تبا زور و غیرہ جو زندگی میں کرنا ہی ثواب و سکوا و غیرہ ہوتا ہی ملی کا جہد میں کی

بقول حضرت ابی سلمہ و کہا یہ حدیث میں اسکا مشہور ہے اور ہند اسکی ضعیف اور روایت کی گئی کسی طرح سے سب ضعیف ہیں و
لیکن کتنی طبعین ضعیف جہاں جمع ہوتی ہیں تو بعض کو بعض سے قوت پیدا ہوتی ہے و روایت قوی ہو جاتی ہے و طلب کرنا علم کا فرض
ہی مرد و عورت و علمی و دینی کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً جب آدمی مسلمان ہو تو واجب ہوتا ہے کہ وہ علم حاصل کرے اور اسکی صفات کی اور جاننا
نبوت رسول کا اور سوارائی اوں چیزوں کا کہ ایمان ہونے والی چیزیں ہیں و جب وقت نماز کا آیا تو واجب ہوا عمل احکام نماز کا سیکھنا
میں مضائقہ آیا تو واجب ہوا علم احکام روز و ناکا و جب تک لفظ کا ہوا تو واجب ہوا علم احکام نہ کہ تو کا اور جب بی بی کی تو علم حقیقی انفس
کا اور طلاق وغیرہ کا جو متعلق سادات و مذہب کی ہے سیکھنا واجب ہوا اسطرح بیع و شرا کی گئی تو مسائل و سلی سیکھنی واجب ہونے کی
ہمیں پر اور چیزوں کو سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے اور اسکا علم حاصل کرنا ہی فرض ہو گا اگر نہ کرے گا تو خدا کا عتاب ہو گا اور بعضوں کی
مزدکیہ یا علمی علم خلاص و رحمت آفات نفس کی ہے یعنی حد کینہ و غیر ہما اور جو چیز کے اعمال فاسد کر دے اور حاصل انہیں نہایت
کا کہ یہ کجاستنا استعداد ہو و تناسی علم و سکھنا و سی مثلاً عوام کی اکی اگر بار یکبار تصوف وغیرہ کی بیان کرے گا کہ وہ کئی تکمیل
علم تا ناظم ہی ہے **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان کالتختیمات**
فی مصافق حشر سبقت ولا فقه فی الدین رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فو یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ان و فصلتین بین مبین سبع ہوتی یہ منافق کی ایک تو خلق نیک و دوسری بھڑکے بیچ دین کی روایت کی یہ ترمذی نے فہرست
حدیث میں ثبت دالی اسیر کہ آدمی کو جانی کہ یہ دو فصلتین یعنی میں حاصل کرے اور کہا تو بیشکی فی الحقیقت فہم فی الدین لی یہ
ہی کہ زمین سمجھ دین کی واقع ہو چکا زبان پر نہ رہی ہو اور جو جب و سلی عمل کرے و حاصل ہو اسکی سب سے خوف نہ اور تقویٰ و علی
وعن الترمذی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج فی طلب العلم فهو سبیل اللہ حتی یرجع رواہ
الترمذی والدارقونی اور روایت ہے عائشہ سے کہا فو یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ علی چاہے علم کی میں و بیج اور خدا کی بی بی
تک کہ چہ ہی روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے فہرست جو کوئی علم گہری یا اپنی شہر سے طلب کرے علم نہ ہی کی ایسی خواہش بیچ میں
ہو یا فرض کفایہ یعنی اگر حاجت سے توجہ نہ کرے تو الی کا سا ثواب پامالی سلی کہ یہ بی بی دینی و دین کی و دلیل الی شیطان
اور نفس کی ہی پس یہ ثواب پامالی جب تک کہ چہ ہی طرف گہری کی اور اس میں شادی ہے اسے کہ بعد بی بی کی اس سے ہے یا
و جب پامالی ہو کہ ارشاد کیا کہ ہوتا ہی یہ تعلیم کرے اور کامل کرے ناقصوں کی علی **وعن سحدرۃ الازدی قال قال**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم کان کفارۃ لما مضی و ما الذکر محی و قال الترمذی ہذا
حدیث ضعیف لا سند و ابوداؤد الراوی یضعفہ اور روایت ہے بخوہ ازومی سے کہا
فو یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ طلب کرے علم کو ہوتا ہی کفارہ اوں کہ گزشتہ گئی یعنی صفیہ گناہ روایت کی یہ ترمذی
اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث ضعیف اسناد ہی یعنی ابوداؤد و راوی ضعیف گناہ ہی **وعن ابی سعید الخدری**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شبع المؤمن من خیر شیخہ حتی یكون مثمنہ لہ الجنة رواہ الترمذی
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فو یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ شبع ہو من خیر سے یعنی علم سے کہ سننا
و سکھنا تک کہ ہوتی ہی نہایت و سلی بہت روایت کی یہ ترمذی نے فہرست یعنی اخیر علم طلب علم میں رہتا ہی اور اسکی بہت

ابو داؤد و ابن ماجہ روایت ہے مباد بن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ علم میں سے آیت منسوب یا سنت
 تاہم ایضاً یاد دلادہ جو چیز کہ وہ اسکی ہی میں داخل ہے روایت میں یہ بودا اور ابن ماجہ کی فتیخی علم دین کی تین میں سے محکمہ
 یہ اشارہ ہی طرف کتاب سے کی آیت محکمہ اصل کتاب کی ہی میں یعنی لکھی اور جو علوم کہ وسیلہ وسیلہ میں متعلق ہوگی ساتھ میں سنت یا غیر
 حدیث میں کہ ثابت ہیں یا بمعافیت متون اور سند دلی و فرائض عا دل اشارہ ہی جماع اور قیاس کہ کال لکھی کتاب سنت سی و اسکو و فیض
 اس میں فرمایا اعل و یہ اسبب سے کہ کتاب سنت پر چنانچہ حق عادل کی ہی میں کہ مثل و ردیل کتاب سنت ہی میں حاصل معنی حدیث کی
 یہ بہانی لاصول میں کہ چار میں کتاب سنت و اجماع اور قیاس و جو علم ہوا انکی میں فضل میں یعنی زیادہ و معنی حق و **و عن**
عوف بن مالک کہ **الکشمیری** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقض الا امير او مأمور او مختار
 رواه ابو داؤد و رواه اللکشمیری عن عوف بن شعيب عن ابيه عن حماد بن زید و ابیہ او مأمور او مختار او مختار
 اور روایت ہے عوف بن مالک کہ جمعی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ قصہ بیان کریگا کہ حکام یا محکوم یا مکرر یا نو یا روایت
 یہاں وہ دلی اور روایت کی داری میں عمر و بن حبیبت اوسنی پہ پنی سنی و سنی و اداسکی و یہ روایت داری کی لفظ او مرا یعنی
 ریا کا کہنی لی و مختار کی ف مراد قصہ سی بیان کرنا و خط او نصیحت او قسمی و اخبار کا ہی معنی یہ ہیں کہ یہ فعل نہیں صلہ ہوتا مگر
 نیز خصوصاً ان میں سے دو توفیق پر ہیں یعنی امیر و مامور یا مکرر یا نو یا روایت داری کی لفظ او مرا یعنی
 اول تو حکام کا ہی کیونکہ وہ مہمان ہوتا ہی عبت پر امور اصلاح و نمیکلی خوب کتابی لایا کہ حکام میں ہی جو کوئی تقویٰ و ترک طمع رکھتا
 ہوگا او سلو تہ رو کیا ہیں و مامور ہی ایک تو مہم ہوا کہ عالم کی او سکون کر دیا اور دوسرا وہ شخص کہ اسکا لطیف سی حکم کیا گیا جو بعض
 مامور اور اولیا و عطا کہتی ہیں میں میں سمین زمرہ کی کہ انکی ہوا کوئی و عطا کہی جو کہ کیا تو از راہ فخر و طلب یا سنت و تکریم کی کیا علی **و عن**
ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اخطى بغير علم كان الله على من اخطاه ومن ائتمن
 على اخيه بامر من لم يدر في علم فقد خانه رواه ابو داؤد اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو کوئی فتویٰ ہی علم یا کیا ہوگا گناہ و سزا ہو کہ جسنی فتویٰ یا سکون و جسنی مشورہ یا جہانی اپنی کو ساتھ یا حکم
 جانتا ہی کہ جہانی یہ ہوا یا وسیلہ کی ہی پر تحقیق خیانت کی و سنی روایت میں یہ بودا و دنی ف یعنی ایسا بل ہی عالم ہی سلم ہو چاہا پس
 عالم ہی سلم غلط بنا دیا اور پوچھنی الی فی او پھر مل گیا اور غیا ناکہ یہ غلط ہی تو کہ عالم ہی یہ ہوگا بشرطیکہ عالم ہی اپنی اجتہاد میں مقصور
 کیا ہوگا و جسنی مشورہ یا جہانی کا دیا و سنی خیانت کی **و عن** معاویہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 من اخطى على اخيه بامر من لم يدر في علم فقد خانه رواه ابو داؤد اور روایت ہے معاویہ سے کہا تحقیق حضرت ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی منع کیا غلط ہی سی روایت کی
 یہ بودا و دنی ف یعنی مسائل کہ اوسنی ظہار کو غلط میں ہی سبب مل ہوئی اوئی کی میں گرا بتا ہو چھی تو حرام ہی کیونکہ اس میں
 ایذا ہوا ہی مسلمان کو او باعث فدا و عداوت کا ہی و انہا اپنی فضیلت کا ہی و یہ ہر ارم میں گریہی کسی ورنی ایسا مسئلہ ہو چھا
 اور اسی و سنی جواب میں یہاں سے یہاں سے ہوا **و عن** ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 لعنوا القصر ارض و القصر ان و علموا الناس فاق مقبوح صری رواه ابو داؤد اور روایت ہے
 ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو چیز میں کہ اس فی فرض کی میں یا علم فرائض و یکم و قرآن کو

کَلَّمَ ابْنُ الْإِنْسَانِ لِيُظْهِرَ أَنْ رَأَى الْمُسْتَقِيمَ قَالُوا قَالِ الْأَخْرَاءُ إِنَّهُ يَحْتَسِبُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
 اور روایت ہے عیون سی کہ کہا کہ عبادہ بن مسعود نے دو عرصے میں نہیں سیر ہوئی ایک صاحب علم اور دوسرا صاحب دنیا اور نہیں برابری
 و نو آپس میں ہی پر صاحب علم میں زیادہ کرتا ہی رضا خدا کی اور صاحب دنیا پس زلیلی کرتا ہی بچہ سرکشی کی پہر پڑ ہی عبد اسدی
 یعنی سنک لی ہے یہ آہ ہرگز نہیں یوں تحقیق مٹی بہ سرکشی کرتا ہی اس میں کہ دیکھا اپنی تینوں ہی پر دیکھنے لوگوں سے بسبب کثرت مال
 کی کہ عیون نے اور پڑ ہی عبد اسدی دوسری شخص کی حق میں معنی فضیلت علماء میں یہاں سوار اسکی نہیں کہ ورتق میں اس سے بندوں
 اسکی ہی عالم روایت کہ یہ داری نی و عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إِنْ أَنْكَسَا مِنْ أُمَّتِي
 سَتَفْقَهُوْا نَفْسَ الدِّينِ وَيَقْرَهُوْنَ الْقُرْآنَ يَقُولُونَ نَاقِي الْأَمْرَاءَ فَضَيَّبَ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَقَتَرَهُمْ
 بَيْنَنَا وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ حَتَّى لَا يَجْتَنِزَ مِنَ الْقِتَادِ إِلَّا الشُّوْكَ كَذَا لَكَ لَا يَجْتَنِي مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا قَالَ مُحَمَّدٌ
 ابْنُ الصَّبَّاحِ كَأَنَّهُ لَيَعْنِي الْخَطَايَا رَوَاهُ ابْنُ مَلَكَةَ اور روایت ہے بن عباس سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
 کتنی لوگ امت سیری سی سبب حاصل کریں گی بچہ دین کی اور پڑ میں گی قرآن کہیں گی عیون ہم سردار و مکی پاس میں پچھن ہم دنیا و مکی سی کچھ
 کہیں گی اوستی میں اپنی کو اور نہیں ہوتا یہ یعنی دین و دنیا جمع نہیں ہو سکتی امرار کی صحبت میں نہیں ہوتا مگر نقصان جیسا کہ نہیں چناتا
 دینت خاں داری مگر کاٹا سیرع نہیں ہتی جانی نزدیکی و مکی سی مگر کہا محمد بن صباح نے لویا کہ وہ مراد کہتی ہی خطایا روایت کی یہ ہیں
 ماجد بن فیر میں گی قرآن اور جا و مکی سیر و مکی پاس و مکی ظہار فضیلت و طبع مال او جاہ کی نہ و مکی حاجت ضروری کی پس
 جب کہا جا و مکی اون سی کہ کیونکر جمع کرو گی تمہد میان تقضا اور قریبا دکی کی تو کہیں گی عیون ہم سردار و مکی کی پاس خنک اور محمد بن صباح
 ہوتا و بخاری و مسلم و غیرہ مکی میں وہ کہتی ہیں کہ مراد حضرت کی بعد لفظ الا کی لفظ خطایا کا ہی وہ حذف کر دیا ہی یعنی حاصل نہیں
 ہوتی اون کی نزدیکی مگر گناہ اور لفظ خطایا کی حذف کر دینی میں اشارہ ہی سپر کہ زبان امرار کی صحبت کا ایسا ہی کہ بیان نہیں
 ہو سکتا روایت ہے محمد بن سلمہ سی کہ کہا او ہون نے کہی نجاست پر کی بہتر ہی اوس قاری سی کہ ان امرار ظالمین کی دروازہ پر جاوسی
 اور میرا پ کہتا تھا مجھ کو کہ نہیں چاہتا میں کہ ہووسی تو عالم و مکی خوف اسکی کہ کبہر ہووسی تو دروازہ امرار پر **وعن عبد الله**
 ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَوَ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوا بِهِ أَهْلَ دِمَائِهِمْ وَلَكِنَّهُمْ
 بَدَلُوهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لَوَ كَيْدُهُ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَآؤُنَا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَلَّمَ يَقُولُ مَرَجِعُكُمُ الْهُمُومُ هَمًّا وَاحِدًا هُمْ أَخِرَتِهِمْ كَفَنَاهُ اللَّهُ هَمًّا دُنْيَاهُ
 وَمَنْ تَشَقَّبَتْ بِهِيَ الْهُمُومُ أَخْوَالُ الدُّنْيَا الْقُرْبَالُ اللَّهُ فِي آيِهِ أَوْ دِينُهَا هَلَكٌ رَوَاهُ ابْنُ
 مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّبِيُّ فِي شُعَبِ الْأَثْمَانِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو مِّنْ قَوْلِهِ
مَرَجِعُ الْهُمُومِ إِلَى الْخَيْرِ اور روایت ہے عبد اسدی بن مسعود سی کہ کہا اگر اہل علم
 محافظت کریں علم کی و کہیں او سکونزدیک اہل اسکی کی معنی قدر و افزون علم کی البتہ سردار ہون بسبب علم کی اہل دنیا اپنی کے
 و لیکن او ہون نے مہر کیا او سکونزدیک اہل دنیا کی تاکہ پچھن بسبب اسکی دنیا و مکی سی معنی نہ و مکی نصیحت و مکی اور نہ و مکی
 سفارش کی کی پر مہل ہونی دنیا داروں پر سنائی ہی متباری صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی ہے جس کی گردانا ہوتوں کو ہتھیلی

فَلَمْ يَنْتَهِ فَنُظِمَ هَذَا الْبَلَدُ يَعْنِي مَجْرَى الطَّعَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ابو ہریرہ سی کہا یا در کبھی منی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم دو
 باسن یعنی دو طرحی علم ایک و نین سی پس پہلایا و سکونج نہاری و دوسرا پس اگر پہلایا و نین و سکون کا ناجا وی یہ گلا یعنی
 بگہ جاری ہونی طعام کی روایت کی یہ بخاری فی ف مراد اول سی ظہار ہی یعنی احکام و اخلاق کا اور دوسری سی ظہار طبعی علوم
 سی پوشیدہ ہی سبب ہمہ بخاری و یکسی ساتھ و سکی و مخصوص سبب خواص کی علما و عارفین سی و دوسرا علم یہ تھا کہ حضرت سی علوم ہوا
 تھا کہ تہ ایک قوم سی و بیگا بعد میری اور بدعات و نین سی شروع ہو گئی و رسوم کا نام اور ان لوگوں کی ہی علوم ہی حضرت ابو ہریرہ
 کہہ علی حق **و عن** عَنِ اللَّهِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مِنْ عِلْمٍ شَيْءٌ فَكَيْفَ قُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ
 مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُولَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَعْلَمُ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ لَعَالَى لَيْسَ بِهِ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ فَكَيْفَ تَقُولُونَ مِنْ آخِرٍ وَمَا أَنَا مِنَ
 الْمُسْكَفِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عباد بن سعید سی کہا کہ اسی لوگوں جو شخص کہانی کچھ پس کہی او سکوا و جو شخص
 کہانی پس نہا ہی کہی کہی کہی زیادہ جانتا ہی پس تحقیق علم یعنی ہی کہنا و سلی او بخاری کہ جانی کہ اند زیادہ جانتا ہی یعنی تہ کرنا
 معلوم ہوا غیر معلوم سی ایک قسم ہی علم سی فرمایا کہ تعالیٰ فی و سلی ہی ہی لی کہ نین ملتا میں تم سی او پر اس قرآن کی کچھ ہا انہیں میں
 تکلف کرنا و انسی روایت کی یہ بخاری و مسلم فی ف یعنی جو کچھ معلوم کروا دیا و اما و سلی پہنچا نکال کہتا ہوں او پہنچا ہوں کسی
 چیز کا اپنی طرف ہی عوی نہیں کرتا او چیزوں شکل سی کہ فرما سکونچ جہنم کہتا کہ نکل تکلف کی ہی حق **و عن** ابْنِ
 سَيَوْنٍ قَالَ قَالَ هَذَا الْعِلْمُ دَرَجَاتٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ حَيْثُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بن سیرین
 سی کہا کہ تحقیق یہ علم یعنی علم کتاب سنت کا دین ہی ایک پس کس شخص سی یعنی ہوا دین پنا روایت کی یہ سلم فی ف امیر شاہ اسیر ہی
 کہ احتیاط روا و جو بطرح حال او کا معلوم کرو کہ دیندار پر میر کا حافظہ والا ہو کسی سی خصوصاً اہل بیت ہا کی دیندار روايت
 کہی لگو حق **و عن** حَدَّثَنَا قَالَ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سُبِقْتُمْ سَبَقًا بَعِيدًا وَإِنْ أَخَذْتُمْ تَمِيمًا
 وَشِمَاكًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی خلیفہ سی کہ کہا ہی کہ وہ قاریوں کی سیدی ہوس تحقیق تم میں
 و سنی ہی گئی ہوس سنی و اور اگر ہو جاوگے تم ہنی یا با میں کہہ کہہ ہو گئی تم کہہ ہو لا و روایت کی یہ بخاری فی ف یہ خطاب
 ہی صحابہ کرام نہ کو کہ اول میں اسلام لائی جب تک کیا ساتھ کتاب سنت کی تو میں سلی گئی و یہ کہ بعد او کی ہو گئی اگر وہ عمل کی سی کہی
 ممکن ہی کہ جو کہ نین بخاری کی سبب بقت اسلام کی پان کو فرمایا کہ راہ شریعت و طریقت و حقیقت پستیم ہو کہ استقامت تہ ہی کہتہ
 سی و معنی استقامت کی یہ میں کہ ثابت ہی جی عقیدہ پر اور ماوست کرسی علم نفع دینی والی پر اور عمل صالح پر اور خاص خاص کہی
 اور خصوصاً تہ اسکی کہی و غایب ہوا سوس اسدی علی حق **و عن** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَقَوْلُ ذَا إِلَهٍ مِنْ جِبْتِ الْحَزَنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا جِبْتُ الْحَزَنِ قَالَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَّبِعُونَ ذَمِينَ جَهَنَّمَ كُلَّ
 يَوْمٍ أَرْبَعِينَ مَرَّةً قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَنْتَظِرُهَا قَالَ النَّفَرَةُ الْمُرَاغُونَ بِأَعْمَالِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 وَكَذَلِكَ ابْنُ مَكَّةَ وَرَوَاهُ فِيهِ وَإِنْ مِنْ أَنْبَاضِ النَّفَرَةِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الَّذِي يَرُدُّونَ الْأَمْوَالَ
 قَالَ الْحَارِثُ يَعْنِي الْجَوَّ رَوَاهُ اور روایت ہی بن ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ پناہ کرو تہ ساتھ اسکی جب سخن سی یعنی کنوی غم کی سی عرض لی صاحبی یا رسول خدا کیا ہی جب سخن فرمایا کہ ایسا ہی ہوا و فرما

وَعَنْ ابْنِ مَعْرُوفٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُوا الْعِلْمَ وَعَلِمَتُهُ النَّاسُ يَعْلَمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمَتُهَا النَّاسُ يَعْلَمُوا الْقُرْآنَ بِعِلْمِهِمْ فَإِنَّ أَمْرًا مَقْبُوضًا وَالْعِلْمُ سَيَنْقُصُ وَنَظْمُهُمُ الْفِتْنَةُ حَتَّى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِي فَرْصَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَقْضِي بَيْنَهُمَا ذَوَاهُ الدَّارِ فِي الدَّارِ قُطْنِي
اور روایت ہے ابن معروضی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کو لوگوں کو سیکھو اور کلمہ اور کلمہ کو لوگوں کو سیکھو علم فراموش
یاجو احکام کو فرض میں اور سیکھا و اسکو آدمیوں کو سیکھو قرآن اور سیکھا و اسکو لوگوں کو پس تحقیق میں ایک شخص ہون کہ قضا کیا
جائو گا اور علم ہی گم ہوگا اور علم ہونگی فتنی یہاں تک کہ اختلاف کریں گی دو شخص چہ چیز فرض کی نہ پاوین گی کیلو کہ فیصلہ کرے
درمیان دو نون کی یعنی سبقت علم کی اکثریت فتون کی یہ حال ہوگا روایت کی یہ دارمی نے اور دارقطنی نے **وَعَنْ ابْنِ مَعْرُوفٍ**

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُوا الْعِلْمَ وَلَا تَقْضُوا بَيْنَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
رواہ احمد الدارمی اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کی کو نہ نفع لیا جاوے
ساتھ اسکی یعنی نہ بڑا و نہ سیکھا اور نہ عمل کریں اور نہ مثل کلمہ کی کو نہ نفع لیا جاوے اور نہ اس میں سی دیگر راہ خدا کی روایت کی یہ محمد اور
دارمی نے کتاب الطہارۃ کتاب ہی ایچ بیان کرنا کی کی **الفصل الاول** فصل پہلے عن

ابْنِ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالنَّهْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ
الْإِيمَانَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالظُّلُوعُ نُورٌ وَالصُّدُوقَةُ بُرْهَانٌ
وَالظُّهْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ مُحِجَّةٌ لَكَ وَعَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوا بِأَنْفُسِهِ قَمْعَتِهَا أَوْ مَوْتُهَا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مَثَلَانِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَمْ أَحَدٌ هَذِهِ
الرِّوَايَةُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحَمِيدِ وَلَا فِي الْجَمَاعِ وَلَكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِيُّ
بِذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَمْ أَحَدٌ هَذِهِ

ہی اور احمد کہنا بہر دینا ہی ترازو کو یعنی ترازو سی اعمال کو اور سجان احمد بہر دیتی ہیں فرمایا بہر دینا ہی ہر ایک کلمہ و ہر چیز
کو در میان آسمانوں اور زمین کی ہی اور غار نور ہی اور نہ دینا دلیل ہی اور نہ کرنا روشنی ہی اور قرآن دلیل ہی و اسکی تیسرے
پاؤ پر تیری ہر ایک شخص صبر کرنا ہی پس منجبتا ہی ہی جان کو پس از او کرتا ہی و سکو ملاک کرتا ہی اسکو روایت کی یہ مسلم نے اور تیسرے
ایک روایت کی لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر بہر دیتی ہیں اور چیز کو کہ در میان آسمان اور زمین کی ہی نہیں پائی مینی یہ روایت بخاری
اور مسلم میں اور نہ کتاب حمیدی میں اور نہ کتاب جامع الاصول میں و لیکن ذکر کیا اسکو دارمی نے بدل سجان احمد کی ف
میں ذکر کرنا مصابیح والی کا پہل فضل میں رست بنوا اور پاک رہنا اور ایمان ہی اس کی ایمان سی تیری اور جہوئی گناہ بخشی جاتی ہیں
اور وضو سی جہوئی ہی گناہ بخشی جاتی ہیں پس میں غلبہ طہارت ہیچ مرتبہ ادبی ایمان کی ہوئی اور لفظ او تکرار شک راو جائی
کہ حضرت نے لفظ طمان کا تشبیہ فرمایا ہی یا تملوا ہذا و در حقیقت میں جلہ کی یہ میں کہ اگر اعلیٰ خواجہ کا جسم فرض کیا جاوے تو تنہا ہوتا ہی لہذا
اور چیز کو کہ در میان آسمان اور زمین کی ہی اور غار نور ہی یعنی باعث روشنی کی ہی متبہ میں اور خلقت قیامت میں یا یہ باز
کہ کہتی ہی گناہوں سی اور بریں باتوں سی و راہ و کہانی ہی طرف ثواب کی یا خدا روشنی کی یا غار روشن کرنا الی دل اور مہذبہ کی ہی

اور نہ دنیا، دلیل ہی یعنی دلیل ہی و پر صدق دعویٰ ایمانی و رحمت پروردگار تعالیٰ کی یا معنی یہ ہیں کہ جب بندہ سوال کیا جاوے گا کہ دن
 قیامت کی طرف اشارہ کیا ہے تو صدقات و سکی دلیل ہوگی جواب میں و صبر یعنی باز رہنا کہ ہونسی و مستعد رہنا طاعات پر اور جبر و سر
 اور فرغ نہ کرنا مصیبتوں پر سبب و فتنی کامل کا ہی کہ صاحبِ جیشہ نورانی اور راہِ بابِ تنہا ہی و قرآن دلیل ہی و اسطی تیری یا او پر
 تیرے ہی یعنی اگر عمل کیا قرآن پر و اسطی تیری نفع کرے گا اور اگر نہ عمل کیا باعثِ ضرر کا ہوگا اور تیری کہ جگر بگا اور پس جتنا ہی اپنی جان کو معنی صرف
 کرنا یا اپنی شان اپنی کو اس کام میں کہ متوجہ ہی و سپہیں زاد کرتا ہی یا مالک کرتا ہی معنی جبے ن ہوا آدمی ایک کام پر متوجہ ہوتا ہی اگر اس
 کام میں نہ آیت کو ساتھ دنیا کی خریدنا اور بیع دینی آخرت کو چاہنا یا افضل اپنی کو عذابِ آخرت سی و اگر دنیا کو ساتھ آخرت کی خریدنا اور بیع دینی
 دنیا کو مال ہوا و اپنی زمین عذابِ بین الہدیت دنیا قوالی کہ معنی خیری و بجز جان و زینت برسی ع و عن ابی ہریرہ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ عَلَى مَا يَحْتَوِي اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَتَوَقَّعْتُمْ بِهِ
 الدَّرَجَاتِ قَالُوا بَلَىٰ قَالَ اللَّهُ قَالَ اسْتَبْلَغُوا الصُّلُوعَ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثُرَتِ الْخَطِيئَةُ الْمَسْلُوحَةُ فَانْظُرُوا
 الصُّلُوعَ بَعْدَ الصُّلُوعِ قَدْ لَكُمْ الْوَبَالُ وَفِي حَدِيثٍ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَدْ لَكُمْ الْوَبَالُ قَدْ لَكُمْ الْوَبَالُ رَكَدَ مَرَّةً
 دَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ تَلَا **بَارِف** اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ ہوا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تھا وہ نہیں تلو اور سچ کہ وہ کر کے سبب و سکی گناہ اور بندہ کر کے سبب سکی رجب یعنی مراتب جتنوں میں کہنا صحابہ ان
 حال میں ہوا یا پھر الزام و نوا وقت شقت کی معنی بیماری میں یا بہت بیماری میں اور کثرت سی کہنا قدم کا طرف مسجد و مکی یعنی مسجد ربوئی
 مسجد کی گہری و انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کی پس یہ ہی رابطہ اور سچ حدیث مالک بن انس کی پیش ہی رابطہ پس یہ ہی رابطہ و بار روایت کی
 یہ مسلم نے اور سچ روایت ترمذی کی تین بار **بارف** پورا وضو کرنا یہ ہی کہ احضار وضو پر پانی اچھی طرح پہنچا دی اور تین تین بار وضو کرے
 اور انتظار نماز کا بعد نماز کی یہ ہی کہ مسجد میں بعد نماز کی دوسری نماز کا منتظر بیٹھا رہی اگر کھلی تو دل و زمین نگار ہی و رابطہ اسکو کہتی ہیں
 کہ سجدہ اسلام پر دشمنانِ دین کی مقابلہ پر نگہبانی کی یہی مٹی تا وہ چلی تا وہین اسکا بڑا ثواب یا ہی و اسد تعالیٰ فی ہی حکم فرمایا اسکا اس
 آیت میں یا ایہا الذین امنوا اصبروا و صابروا و رابطہ پس فرمایا کہ منتظر بیٹھا نماز کی یہی اصل رابطہ ہی کہ جیسی ہاں کفار کی مقابلہ میں بہت ہی
 بیان شیطان کی مقابلہ میں بیٹھا ہی کہ برادر دشمن دین کا ہی و فرض وضو کی چار میں ہونا تمام موندہ کا اور ہونا ہاتھوں کا کہنیوں
 تک اور سچ چوتھائی سر کا کرنا اور ہونا یا نو کا شخی تلمس کرنا باون ڈاڑھی کا جو کہ ملی ہوئی میں جلد موندہ کی سی فہ من
 ہی متنون میں تو بونہی لکھا ہی اور فتاویٰ عالمگیری و در مختار میں روایت صحیحہ اور مفتی برہیہ لکھی ہی کہ ہونا ساری ڈاڑھی
 کا کہ متصل جلد موندہ کی ہی فرض ہی اور شکی ہوئی کا ہونا فرض نہیں سنت ہی و سنتیں وضو کی یہ ہیں ہونا ہاتھوں پہنچوں
 تک اور سجدہ کہنی بتدار وضو میں اور سواک کرنی اور کھلی کرنی اور ناک میں پانی دینا اور خلال کرنا ڈاڑھی اور اوٹلیو کا اور تین تین بار
 و ہونا برعوض وضو کا اور نیت کرنی اور ترقیب مع وضو کرنا جس طرح قرآن میں مذکور ہی و ساری سر پر مسح کرنا اور پانی در پی اعضا وضو
 و ہونا اور مسح کا نون کا کرنا بتدائی سر کی اور مستحبات و سکی یہ ہیں دائیں طرف سی شروع کرنا و ہونا اعضا کا اور مسح گردن
 کا کرنا اور قبلہ رخ وضو کی یہی بیٹھا اور لٹا اعضا کا پہلی بار اور پہلی وقت سی وضو کرنا غیر محد و رکوا اور پہلے لٹا انگوٹھی و پہلی
 کا اور اسے طرح قوط کا یعنی بالی وغیرہ کا غسل میں پس اگر جانی کہ پانی اوس کی نیچی پہنچائی تو مستحب ہی اور اگر جانی کہ پانی

نہیں پہنچتا تو اسکا بالینا فرض ہی اور مستحب کہ آپ ہی وضو کری اور سی ذکر و اوی و کلام دنیا نہ کری اگر کوئی حاجت فوت ہوئی تو بغیر کلام کی تو خیر کر لی اور سب سے بڑی نزدیک دہونی ہر عضو کی اور مسح کر لی اور دعائیں جو وقت دہونی ہر عضو کی منقول ہیں پڑھی جسنا چھ شرح منہ حسن حصین کی میں تفصیل لکھی گئی ہیں دیکھ لی اور درود اور سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھی بعد حمام کرنی وضو کی اور طبعی میں بعد دہونی ہر عضو کی درود اور سلام پہنچنا مستحب لکھا ہے اور بعد تمام کی شہادت میں اور دعائیں کہ حدیث میں پڑھنی آئی ہیں پڑھی اور بقیہ پانی وضو کا قبلہ رخ کھڑی ہو کر ایٹھی ہوئی پوی و تقاب یعنی خبر گیری کری پانی پینچانی کی نیچی ہون کی اور موچون کی اور گونہ شیم پراور لونچون پانوپر کہ خشک رہا وہاں اور کرومات وضو کی یہ ہیں موندہ پراپانی زور سی مارنا اور اسراف کرنا عیسیٰ نے زیادہ جانا اور تین بار سی زیادہ دہونا اور تین بار مسح کرنا ساتھ پانی نہی کی اور منہیات وضو کی یہ ہیں کہ وضو بقیہ پانی وضو عورت کی سی نہ کری اور جس جگہ وضو نہ کری کہ پانی وضو کی حرمت کرنی چاہی اور مسجد میں وضو نہ کری مگر بڑن میں کری یا دو جگہ کری کہ وضو کی یہ مقرر رکھی ہی تو جائز ہی ورنہ ہو کہ اور منہ پانی وضو میں نہ والی مع حلقی و مختار **وعن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فأحسن الوضوء خرجت خطاياه من جسده حتى تخرج من تحت أظفاره** متفق علیہ اور روایت ہی حضرت عثمان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے پس چاہا وضو نہ کری یعنی ساتھ رعایت سنتوں کی اور استحبات کی نکلتی ہیں گناہ و اسکی یعنی مغیرہ گناہ بدل و اسکی سی یہاں تک کہ نکلتی ہیں نیچی ناخون و اسکی سی روایت کی یہ نیچی ہی و سلم فی ف نکلتی ہیں نیچی ناخون و اسکی سی یہ ہاں لغوی حاصل ہوئی طہارت میں یعنی خوب پاک ہو جائے گی گناہوں سی مثل اس مضمون کی بیان ہی ہوا کرتی ہیں کہ شیخی ناک کی راہ کالہ نیکی **س** **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا توضأ العبد المسلم أو المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر إليها بعينيه من ماء أو من آخر قطر الماء فإذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان يطغشها يداه من ماء أو من آخر قطر الماء فإذا غسل رجليه خرج من رجليه كل خطيئة مشتم بها رجلاه من ماء أو من آخر قطر الماء حتى يخرج نقيًا من الذنوب** رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے اور گناہوں میں ہیں ہوتا ہی موندہ پنا نکلتی ہی ہونہ و اسکی سی ہر گناہ کہ دیکھا تہ طرف و اسکی ساتھ گھون اپنی کی ساتھ پانی کی فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کی یعنی جو گناہ گھون ہی ہوئی میں جہ جاتی ہیں پس جو وقت کہ دہوتا ہی اپنی اتبہ نکلتی ہی ہاتھوں و اسکی سی ہر گناہ کہ پڑتا ہوا سکوا ہون و اسکی نی ساتھ پانی کی یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کی یعنی جو گناہ ہاتھ ہی ہوئی میں جہ جاتی ہیں پس جب ہوتا ہی پانوپنی نکلتی ہی ہر گناہ کہ چل ستے و اسکی طرف پانوں کی ساتھ پانی کی فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کی یہاں تک کہ گناہی پاک گناہوں سی روایت کی یہ سلمی **وعن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من امرئ مسلم تخضره صلوة مكتوبة فيحسن وضوءها وخشوعها وركوعها إلا كان له كفاارة** یا قباہا من الذنوب **س** **قال رسول الله صلى الله عليه وسلم** رواہ مسلم اور روایت ہی حضرت عثمان رضی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص مسلمان کہ اوی او سکوا نماز فرض میں چاہا کری وضو او سکوا اور حضور او سکوا اور رکوع او سکوا مگر جوئی ہی یہ نماز کفارہ اون گناہوں کا کہ پہلے کہی تھی اس سی جب تک کہ

نہیں کیا گریہ اور یہ جیسے ہمارے تباہی یعنی نماز کے کفارہ گناہوں کا ہی مخصوص کسے نماز پر نہیں جیسے ہی وایت کی یہ سلمانی و خشوع نماز کا یہ
 ہی کفارہ و بھلن کی تا وہ بجا لادے کہ دل ترسان ہو اور نظر سجدہ کی جگہ پر رکھی اور سوارخانگی کسی و چہیزمین شغولی نہ ہو وی و جیسے
 وہ بیان کی و بدن اور کپڑی اور داری سی کہیلی نہیں اور دامن اور بائیں طرف موہ نہ پیری اور آنکھ بند نہ کرے اور رکوع کا
 ذکر کیا اور سجدہ نماز کیا اس لیے کہ رکوع خاص مسلمانوں کی نماز میں ہی ہو و نصاری کی نماز میں علی العموم نہیں و جب تک کہ نہیں کیا و سی
 کہ یہ مقصود یہ ہے کہ اسطر علی نماز ہوں منیر و کو دور کرتی ہی نہ گریہ کو **عنه** **انہ** **توضعا** **فاذبح** **علی** **یدہ** **ثلثا**
ثم **تضمض** **واستنثر** **ثم** **غسل** **وجہہ** **ثلاثا** **ثم** **غسل** **یدہ** **اليمين** **الى** **المرفق** **ثلاثا** **ثم** **غسل**
یدہ **اليسرى** **الى** **المرفق** **ثلاثا** **ثم** **مسح** **برأسہ** **ثم** **غسل** **رجلہ** **الي** **المغنی** **ثلاثا** **ثم** **اليسرى** **ثلاثا** **ثم** **قال**
آیت **رسول** **الله** **صلی** **الله** **علیہ** **وسلم** **توضعا** **انحو** **وضوئي** **هذا** **ثم** **قال** **من** **توضعا** **وضوئي** **هذا** **ثم**
یصلی **رکعتین** **لا** **یحد** **لنفسه** **فیہا** **لشیء** **غیر** **کما** **ما** **قدم** **من** **ذنبہ** **متفق** **علیہ** **و** **لفظة** **لنفسه** **لنصاری**
 اور انہی سی روایت ہی کہ وضو کیا و نہوں لی پس ڈالا یعنی پانی اور پرا تباہی کی میں بارہ رکعت کی اور تاک جہاڑی میں بارہ یعنی
 تاک سنگی بعد دینی پانی کی تاک میں چرو ہو یا سو نہا پنا قین بارہ ہو یا و انہا تباہی پنا کہ یعنی کہی سیتین بارہ ہو یا بیان تباہی
 پنا کہی تک میں بارہ پیسہ کیا اپنی سر پر ہو ہو یا پنا تباہی میں بارہ بیان پنا میں بارہ کہ حضرت عثمان بن دیکھا میں چہ
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا انہا س وضو میری کی پر فرمایا جو وضو کری وضو میرا سا کہ یہی یعنی بر عایتہ الض و وضو نہوں کہ
 یہ نماز پر ہی دو رکعت نہ بات کری دل اپنی سی اچ اس نماز کی کچھ بحث کیا تا ہی و اسطی و سکی جو پہل کیا تا ہی روایت کی یہ بخاری
 اور سلمانی اور حفظ اسکی بخاری کی میں ح تین بارہ سی زیادہ و ہونا احضار وضو کا کردہ ہی سب علی کی نزدیک اور مراد یہ ہے کہ اگر پورا
 وضو میں بارہ ہو چکا ہی تو اب یاد نہ کری سپر اور اگر ایک چلو سی او اعضاء ہو یا اور دوسری سی او توبہ ایک بار ہی جو اسکی سطر ح مثلا
 چہ چلوں سی تین بار کو پورا کیا توبہ زیادہ نہ ہوئی اور یہ نماز پر ہی دو رکعت دو رکعت وانی درجہ ہی اگر زیادہ ہی پڑ ہی افضل ہی یہ
 حدیث و لالت کر لی سپر کہ بعد وضو کی نماز پر ہی سب ہی اگر وضو یا سنین ہو کہ وہی پڑ ہی کافی ہیں اور نہ بات کری دل اپنی سی
 یعنی ل سی باتیں نیال اور جو کہ متعلق ساتھ نماز کی نہیں ہیں نہ کری خیال اسد ہی کی طرف نکالی رکھی اور اگر خطری اوین اور اون کو دفع
 کری و وضو سی باز نہ کہیں کچھ مض نہیں **عنه** **وعن** **عقبة** **بن** **عمار** **قال** **قال** **رسول** **الله** **صلی** **الله** **علیہ** **وسلم**
ما **من** **من** **یتوضعا** **فیمنین** **وضوئہم** **ثم** **یفقوم** **فیصلی** **رکعتین** **مقبیل** **علیہما** **بقلبہ** **و** **وجہہ** **الاولی**
کہ **الحجۃ** **رواہ** **مسلم** اور ایت ہی عتبہ بن عامر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کوئی مسلمان کہ وضو کری پس
 اچا وضو کری پھر کڑا ہو پھر نماز پر ہی دو رکعت متوجہ ہو کر اون دونوں میں ساتہال و سو نہ پنی کی جینی ساتہا بطن و ظاہر کی توجہ ہو کر
 ہوتی ہی و اسطی و سکی ہشت روایت کی یہ سلمانی و پھر کڑا ہو پھر حقہ یا حکا یعنی مثلا میڈہ کر پڑ ہی وضو متوجہ ہو کر رکبتا ہو
عنه **وعن** **عمر** **بن** **الحکم** **قال** **قال** **رسول** **الله** **صلی** **الله** **علیہ** **وسلم** **ما** **من** **کم** **من** **احد** **یتوضعا** **فیمنین**
او **فیمنین** **الوضوئہ** **ثم** **یفقوم** **لا** **شہد** **ان** **لا** **الہ** **الا** **الله** **وان** **الحمد** **اعبد** **و** **در** **سؤ** **کہ** **و** **فی** **روایت** **اشہد**
ان **لا** **الہ** **الا** **الله** **و** **حد** **کہ** **لا** **شہد** **ان** **لا** **شہد** **ان** **الحمد** **اعبد** **و** **در** **سؤ** **کہ** **و** **فی** **روایت** **اشہد** **ان** **لا** **الہ** **الا** **الله** **و** **حد** **کہ** **لا** **شہد** **ان** **لا** **شہد** **ان** **الحمد** **اعبد**

احمد بن حنبل یعنی جبکہ دروازہ بغیر کعبی کی نہیں کہلاتا ایسی ہی آدمی بغیر نماز کی پشت میں نہیں جاتا اس میں بالغی محاط کرنا ہزار
گو یا نماز حکم ایمان میں ہی کہ بغیر اس کی پشت میں جانا میر نہیں ہوتا پس خوب طرح اس کو ادا کری اور کہیں چوڑی نہیں کہیں کبیر ہی دخول
جنت کا معنی **وَعَنْ شَيْبَةَ بْنِ أَبِي رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرَّؤُومَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ
فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُونَ الظُّهُورَ وَمَا يَكِلُنَا الْقُرْآنَ أُولَئِكَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ
اور روایت شیب بن ابی ریحون نے روایت کی ایک شخص سے صحابیوں میں سے کہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز صبح کی پس پڑھی سورہ روم میں متشابہ جو حضرت پر پس جب نماز پڑھ چکی تھ تو کیا حال ہی لوگوں کا
نماز پڑھتی ہیں ساتھ ہماری اور نہیں اچھا وضو کرتی اور سورا سکی نہیں کہ ہمیشہ شبانہ والی میں قرآن کو ہم لوگ روایت کی یہ نہ سانی نے
ف اس میں اشارہ ہی طرف اس کی کہ سنن اور آداب کامل کرینو الی میں واجب کو اور سبب کت کی میں اور برکت او کی سرایت کرتی ہی
غیر میں جبکہ تصور کرنا ان میں باعث خیر کا ہوتا ہی ورنہ ان کی زیادہ کر لی میں دروازہ فتوحات غیبیہ کا بند ہوتا ہی و یہ حدیث باعث محبت
کی ہی اون لوگوں کی ہی کہ تاثیر صحبت سے غافل ہیں نہیں کہتے کہ سیدہ رسل صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود اس تہ کی حالت پڑھنی قرآن کی
میں کہ بہت وقت نزدیک کی کا ہی صحبت ایک ادنیٰ استی کی لی کہ کوئی ادب یا سنت وضو کی وس سے دگی ہوگی تاثیر کی کہ قرآن زمین شاہ کا
پس کیا حال ہو گا او کا کہ مصاحبت اہل فسق اور اہل بدعت کی میں گرفتار میں شب روز عبادت امان نہ او نام شخص ایت کر نیو الی کا میر شاہ نے
وَعَنْ عَفَّارٍ لَبَّاسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ
قَالَ اللَّهُ يَغْفِرُ لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَخَلْفَهُ وَنُصِيفُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ سَمِعْتُهُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلِكُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
وَالصَّوْمُ يَنْصِفُ الصَّبْرَ وَالظُّهُورُ يَنْصِفُ الْإِيمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا نَحْوُ حَقِّهِ
کی ایک شخص نے نبی سلیم میں سے کہ کہا گنا ان بات کو کو معنی جو انی مذکور میں غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ تہذیب کی بیایج اتالیقی کی و یا سجا
کہنا یعنی ثواب کا بہرہ دیتا ہی وہی ترازو اور احمد بہرہ دیتا ہی و سکو یعنی محمد کہنا ساتھ سجاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکہ دیتا ہی یا احمد ہی خطہ اور اس کے
کہنا بہرہ دیتا ہی جو کہ در میان آسمان زمین کی ہی و روزہ ادا صبر ہی و پاک رہنا او ایمان ہی و ایت کی یہ ترمذی نے او کہا یہ حدیث
حسن بیایج تہذیب کی یہ شک وہی ہی کہ پڑھنے حضرت علی و علیان سیر او علیان ہی و قسلی پر بند کر کر پانچ باتیں گنیں و روزہ ادا صبر ہی ہی
پورا صبر تو یہ ہی کہ نفس کو طاعت پر روکی کہی یعنی سجا لاوی و رگنا ہونسی و کی یعنی ترمذی میں روزہ میں نفس کو طاعت پر روکی کہنا ہوتا ہی
وَعَنْ عَفَّارٍ لَبَّاسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ
الْعَبْدُ الْمَوَاسِي فَطَمَسَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ وَإِذَا اسْتَنْزَلَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَهُ
خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَصْفَادِهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ تَلَدِيهِ
حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أَذُنَيْهِ فَإِذَا
غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ
كَانَ مَشِيًّا إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَوْتُهُ تَأْمِنُكَ لَهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہی عبد بن عباس سے

کہا ہے کہ میں نے صاحبِ عزم و جلال کو کئی بار اس مسئلہ میں غافل بینِ سیطرین اگر کانِ کتباً ہی اور اوس سے پہلے یا بعد و کلاماً حضورؐ کو یاد کیا اور
 اگر بغیر و کانِ کتباً ہی تو نہیں جانے کہ یہ چیزیں تو انبیاء و اولیاء و صلوات علیہم اجمعین سے و غیرہ و تواتر اتفاق سے یہ ہمارے
 اور اسنی وضو جاتا رہتا ہے جو چیز کہ کل کی چھپی ہوئی اور غیبیہ و باقی چیزیں مختلف فیہ ہیں و متقی و متحرک **الفصل الاکول**
مفسر علی عن ابنِ عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوۃ من احدث حتی
 یتوضا متفق علیہ و ایت ہی ابو ہریرہؓ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کیا جیانی نماز اوس شخص کی کہ
 یہ وضو جو جب تک کہ وضو نہ کرے روایت کی بخاری سلمیٰ ف یہ وضو اسکی حقین ہی کہ پانی نہ لےتا ہوا و قدرت ہی کہتا ہوا اسکی استعمال
 کی و اگر پانی نہ لےتا ہوا اسکی استعمال کی تو تہم لے لی ساتھ بخاک کی و اگر پانی پاوی و نہ خاک و قدرت ان پر نہ کہتا
 ہو کہ اسکو فاقد الطہارۃ کہتے ہیں وہ نماز پڑھی جب پانی وغیرہ پاوی تو قصاص پڑھی و امام شافعیؒ کی نزدیک یہی کہ و اسلی حرجت قتل کی
 تہم لے لی و جیانی یا خال علی تو قصاص کی جاری علانی لکھا ہے کہ اگر کوئی بغیر طہارت کی قصد نماز پڑھی و حرجت قتل ہی اوسی ارادہ
 نہ ہو ہی تو وہ کافر ہو جاتا ہے و اگر بغیر طہارت کی نماز پڑھی ہو کوئی شرم کرے تو یہی کافر ہو جاتا ہے کیونکہ دو صورت میں سے شرع کو حقیر جانا
 نہ ہے **و عن** ابنِ عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوۃ یغیر طہورہ و لا صدقہ
 میں خلوص و رواہ مسلم اور روایت ہی ابنِ عمرؓ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کیا جیانی نماز بغیر طہارت کی اور
 نہیں قبول جاتی خیرات مال حرام میں سے و ایت سلیم سلمیٰ ف کہا ہے بعض علماء ہمارے ہی کہ جو شخص خیرات یتیموں کی حرام سے دے گا
 کہ کتابی خواہ اسکی کافر ہو جاتا ہے **و عن** علیؓ قال کنت رجلاً مذکوراً فکنت استغنی عن اساک التبتی
 صلی اللہ علیہ وسلم لیکن انہیہ فامرت المقداد فساکہ فقال یغسل ذکرک و
 یتوضا متفق علیہ و روایت ہی حضرت علیؓ کہ تھا میں ایک شخص بہت مذنی لینی دلاپس تھا میں حیا کرتا یہ کہ پوچھوں
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی حکم و سکا کہ یا غسل لازم آتا ہے یا وضو و اسلی جو نبیؐ و کیلی یعنی کاح میر میں پس مرگیا میں خدا کو عیسوی
 پوچھنے کا حضرت سے پس پوچھا اون نے نبیؐ طرح کہ ایک شخص ایسا ہی و سکا کیا حکم ہی پس فرمایا کہ ہو ڈالی تیرا نبیؐ کو اور وضو کر لی روایت
 کی بخاری سلمیٰ ف اس میں تنبیہ ہی ہے کہ داماد کو ذکر کرنا شہوۃ کا اور اس چیز کا کہ منعلق ساتھ مباشرت عورت کو کی ہی و ہر وسیع
 مناسب نہیں **و عن** ابنِ عمرؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول توضا و
 متماستب الثا و رواہ مسلم قال الشیخ الامام الاحمد رحمہ اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہذا
 متفق علیہ بخاری و ابنِ عمرؓ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکمل کتوف
 شاقہ شکر صلی و کم یتوضا متفق علیہ و روایت ہی ابو ہریرہؓ کہ اسانی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہ فرماتی تھی وضو کر کہانی اوس چیز کی سے کہ پہنچی و سکو اگر یعنی جو چیز آگ سے کی ہو روایت سلیم سلمیٰ کہ شیخ امام بزرگ
 علیؓ سنتی رحمت ہو وہی مدکی اون پر یہ حکم موعن ہی ساتھ حدیث ابن عباسؓ کی کہ کہا تحقیق پیغمبر خداؐ نے درود ہو جو
 اس کا اوپر اور سلام کہ یا شانہ کبریٰ کا پہر نماز پڑھی اور نہیں وضو کیا روایت کی یہ بخاری سلمیٰ ف دو سکرنا و لی
 اس حدیث میں یہ برکتی ہیں کہ مراد وضو ہی بیان و ہونا ساتھ و اسلی دور کرنی چکانی کی یہ سنت ہے

اور موندہ کا ہی واسطی و کرنی چکنائی کی کہ یہ سنت ہی اور اسکو وضو طعام کہتی میں اس صورت میں مسوح کہنی کی حاجت نہیں • ع •
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوَضَأَ مِنْ لُحُومِ الْعَنْبِ قَالَ
 لَازِلَتْ فَتَوَضَّأُوا وَإِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَوَضُّأُ قَالَ اسْتَوَضَأُ مِنْ لُحُومِ الْأَيْلِ قَالَ لَعَنَهُ فَتَوَضَّأُوا مِنْ لُحُومِ الْأَيْلِ
 قَالَ أَصْلِي فِي مَرِاضِ الْعَنْبِ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ أَصْلِي فِي مَبَارِكِ الْأَيْلِ قَالَ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ
 ابی جابر بن سمروہی تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی علیہ وسلم سے کیا وضو کر و نہیں گوشت بکری کی سی یعنی اسکی کہانی سی اگر وضو
 اجازت تھا ہی تو یہ کروں فرمایا اگر چاہی تو میں وضو کرو اور اگر چاہی تو نہ کرو وضو کیا اوسنی کیا وضو کر و نہیں کہانی گوشت اونٹ کی سی فرمایا
 کہ ہاں وضو کر کہانی گوشت اونٹ کی سی کہا اوسنی کہ غازیہ ہون میں بیج جگہ نہی بکریوں کی کہا کہ ہاں اوس شخص نے غازیہ ہون میں بیج
 جگہ بند نہی و ٹوٹکی فرمایا کہ نہیں وایت کی یہ سلم نے ف نزدیک امام احمد بن حنبل کی کہانی گوشت اونٹ کی سی وضو کرنا آتا ہے
 اس لیے کہ وہ ظاہر حدیث پر عمل کرتی ہیں و حضرت امام اعظم اور حضرت امام شافعی و حضرت امام مالک مہم مدکی نزدیک وضو نہیں جاتا
 اس واسطی کہ انکی نزدیک محل حدیث کا اوپر وضو منوی کی ہی یعنی ہاتھ موندہ و ہوا ان کیونکہ اسکی گوشت میں بسانہ و چکنائی زیادہ ہوتی
 ہی بکری کی گوشت سی یا یہ حدیث مسوح ہی اور اوٹوٹکی بند نہی کی جگہ جو غازیہ نہی کو منع فرمایا تھی یہ نہی تیری ہی و منع اصل ہے
 فرمایا کہ غازیہ میں خاطر جمع نہیں ہستی خوف رہتا ہی و سکی بہاگنی کا اور رات مانی کا بخلاف بکریوں کی کہ غیب ہوتی ہی و یہ جائز ہونا اور
 منع ہونا اوس صورت میں ہی کہ مریض اور مبارک خال ہوں نجاست سی و اگر نجاست ہوگی تو مریض میں ہی نہی مکر وہ ہوگی • ع •
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ
 شَيْئًا فَاسْتَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخْرَجَ مِنْهُ شَقًّا أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجُ حَتَّى يَسْتَجِدَّ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ نَجَاحًا
 اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم نے جو وقت کہ پاوی یک تہا یا جو پٹ اپنی کی کچھ چیز یعنی قرا و سبب
 ریاچ کی میں شتبہ ہو اور پاوی سکی کہ یا نکلی ہی اوس سی کچھ چیز انہیں پٹ نکلی سجد میں یعنی وضو کی ہی یہاں تک کہ سنی آواز یا معلوم کری
 ہو روایت کی یہ سلم نے ف یہاں تک کہ سنیں آواز یا معلوم کری ہو یہاں اعتبار اسکی ہی غرض میں یہ تھی ہی یقیناً معلوم ہووی
 لکن ایچ کا اگر چہ آواز سنی اور بونہ پاوی جب وضو تو اسہی • ع • **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ إِنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْرًا لَمْ يَكُنْ يَضْمُرُهُ قَالَ إِنْ لَمْ يَسْمَعْ شَقًّا فَكَيْفَ • ع • اور روایت ہی عبد بن عباس سی کہ کہا تحقیق رسول
 خدا صلی علیہ وسلم نے پاوی میں طلی کی اور فرمایا تحقیق و طلی اسکی چکنائی ہی وایت کی یہ غازیہ سلم نے ف اس حدیث سی معلوم
 ہوا کہ بعد کہانی طہنی چیز کی طلی لاتی سبب ہی طہنی کہ موندہ میں اقبیا و سکا کہہ تہا ہی سادہ حالت نماز میں پٹ میں چھٹی و راسی رقیاس
 کہانی ہی جو چیز کہ موندہ میں لگ ہی ہی و خوف جو پٹ میں چھٹی کا اوس سی ہی طلی کری کہ سبب ہی و راسی سی علمانی استنباط
 کیا ہی ہونا دو نواتون کا پہلی کہانی کہانی سی سہرا ل کی ہی بکریوں میں ہوتہائی مواتون کا نجاست و ریل طلی نہ ہو و طلی • ع • سجدہ بعد
 فارغ ہونے کی کہانی ہی • ع • ہودی مکر تہو کو اگر کہہ لگا بوب سبکی کہ ہاں مشک تہا یا چھٹی موندہ سی کہانی ہی تو خیر نہ ہو و • ع • سبب
 اس حدیث کہ سبب اسکی یہی کہ طلی نہ ہو و سہما ت وضو سی • ع • **وَعَنْ بَرِيدَةَ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى
 الصَّلَاةَ يَوْمَ لَفِظَ بوضو و لا أحد و سبب علی حقیقہ فقال لہ عمر لقد صنعت النجوم شيا

رَحِمَهُ اللهُ هَذَا مَسْنُوعٌ لِأَنَّ أَهْلَ بَيْتِهِ اسْتَمَّ بَعْدَ قَدْ زَمَ طَلِقَ وَقَدْ رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُضِيَ بَعْدُ اسْتَمَّ بَيْتَهُ إِلَى ذِكْرِ كَلِمَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ وَادِّهِ الشَّاهِدَ وَالْأَوَّلَ طَلِقَ وَزَوَّادَ الشَّاهِدَ عَنْ كَلِمَةٍ لَا آيَةَ لَهُ بَعْدَ كَلِمَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ

اور روایت ابن علی کی کہ ابو جہل بھی رسول خدا صلی علیہ وسلم کو بی بی کی بی بی کو چھٹی سلی کی وضو کیا اسی فرمایا اور نہیں ہے وہ کہ ایک کلمہ گوشت کا اوس کی رعایت کی پیدا ہوا دوا اور نزدیکی و رسانی کی اور وایت کی ابن ماجہ کی مانند سلی اور کہا شیخ امام بھی ہے محمد بن یحییٰ بن علی سوطی کہ ابو ہریرہ مسلمان ہوئی عجمی بنی طلق کی و تحقیق روایت کی ابو ہریرہ کی حضرت رسول خدا صلی علیہ وسلم فرمایا بوقت کہ چھوڑی ایک تبارا تبار طاق طرف تشریف کی کہ جو در میان شرکی و در تبار سلی کی کوئی چنچال میں جاسی کہ وضو کرے روایت ابن ماجہ شافعی اور احمڈی بنی اور روایت کی نسائی بنی اسیرہ کی مگر کہ نہیں کر کیا کہ جو در میان شرکی اور باقیہ کی کہ جو حضرت مسلمان شافعیہ ہی کہ مسلمان ہوئے اسلام بعد طلق کی لانی تو سننا او کا حدیث کو بھی بعد سنی طلق کی ہوئی کا جہت است ابو ہریرہ کی مانع حدیث طلق کی ہوئی اور ضعیفہ ہے بنی کہ بعد اسلام لانی ابو ہریرہ کی سی جہہ کیوں کہ لازم آئی کہ ابو ہریرہ بنی شافعی بعد ہو بلکہ ہو سکتا ہی کہ طلق بنی بعد ابو ہریرہ کی سامو دعوی متبارا تو جب صحیح ہو کہ حدیث ثابت کر و کہ طلق مرا جہل سلام لانی ابو ہریرہ کی یا جہاگ ابنی وطن کو و نہیں محبت میں مانع حدیث بعد سلی و کہ باطنی کی اور یہ تقدیر تعارض و حدیث کی ہر بنی میں ہر طرف احوال صحابہ کے حضرت علی و ابن حو و اور ابو داود و خدیضا و عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتے تھے کہ جو بنی شرکی سی ضومنین ہوئے و اسد اعلم بالصواب

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُ بَعْضُ آذَانِهِ ثُمَّ يَكْثُرُ تَهْطُلُ وَلَا يَتَوَضَّأُ زَوْكًا أَبُودَاوُدَ وَابْنُ مَكْلَهٍ وَقَالَ ابْنُ مَكْلَهٍ لَا يَكْفُرُ عِنْدَ اصْطِعَابِنَا بِحَالِ اسْتِمَامِ عَزْوَةٍ عَنْ عَائِشَةَ وَآيَةً اسْتَدَا اِبْرَاهِيمَ السَّهْمِيَّ عَنْهَا وَقَالَ أَبُودَاوُدَ هَذَا مِنْ سَلِّ وَابْرَاهِيمَ السَّهْمِيَّ لَمْ يَكُنْ يَسْتَمِرُّ عَنْ عَائِشَةَ

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ ابی بنی صلی علیہ وسلم جو بی بی بعضی سو یون بنی کا پہرہ ناز پر تھی اور وضو نہ کرتی روایت کی پیدا ہوا دوا اور نزدیکی و رسانی اور ابن ماجہ کی کہ تشریف میں صحیح نزدیک صحابہ ہا سی کی ساتھ کسی حال کی سند و کی عائشہ سی و بی سند ابراہیم سہمی کی حضرت عائشہ سی و کہہ بودا و تبار حدیث سل بی سی کی کہ ابراہیم سہمی بنی نہیں سنا حضرت عائشہ سی ف اسن سلیم بنی خلاف ہی علماء کا امام شافعی و امام احمد کی نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہی ساتھ چوٹی عورت خبر جو ہم کی اور امام مالک کی نزدیک ساتھ شہوت کی چوٹی تو جاتا ہی و نہیں فی نہیں اور امام عظیم کی نزدیک نہیں جاتا دلیل کی یہ حدیث ہی در حدیث حضرت عائشہ کی صحیحین میں مذکور ہی حضرت عائشہ کہتے ہیں کہ جب حضرت انکو نماز تہجد کی ہے اٹھتی تو میں سوئی ہوئی تھی و ربوئی تھی دو خواب میری پر چلے جو کہ حضرت سل میں وقت سجدہ کی یا نو میری ٹوک دیتی میں بیٹ بی بی پس معلوم ہوا کہ چوٹی عورت کی وضو نہیں جاتا اور یہ جاسمین کہا کہ عودہ کو سنا حضرت عائشہ سی نہیں ہی یہ قول ہر گز صحیح نہیں ہوتا صحیحین میں اکثر حدیثوں میں سنا عودہ کا حضرت عائشہ سی ثابت ہوتا ہی بات کی نقل کر نہیں مصنف مشکوٰۃ کا چونکہ کیا قبیحی ل ترمذی کی سی یہ مطلب نہیں سمجھا جاتا اور کہا بودا و لی یہ ہر مسل ہی یعنی ایک نوع مسل کی ہی یعنی منقطع جواب کا یہ بھی حدیث مسل مجزی نزدیک

ساری و نزدیک چھوڑی پس یہ بی بی جنت طعن نہیں ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَكَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور اسکی جواب میں اس نے کہہ دیا کہ جو سب توبہ پہنچی کی طرف رجوع ہو سکے گی **وَعَنْ كَثِيرٍ مِنْ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أُنَاقِ**
وَالْوُضُوءَ جُلُوسًا فَكُلَّمَا دَعَوْتُ يَوْضُوؤًا فَقَالَ لِمَ تَوَضَّأْتَ لِهَذَا الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْنَا فَقَالَ اتَّوَضَّأْتُ
مِنْ الْعُطَيَاتِ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ سَرَّاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے انس بن مالک سی
کہا تھا میں اور ابی بن کعب و ابوطالب و ثوبی بن اسیر کہا یا مہینی گوشت اور روٹی پر بیٹھا یا مہینی پانی و ٹکوس کہا ابی و ابوطالب کیوں
وضو کرتی ہو ان کا مہینی و ابی اس کہا نیکی کہ کہا یا مہینی میں کہا ان دونوں نے کیا وضو کرتی ہو کہا ابی پاکیزہ چیز کی نہیں وضو کیا اس سے اس
شخص کو وہ بہتر ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی جا چکی **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ قُبَلَةُ الرَّجُلِ أَمْرَاتُهُ**
وَجَسَدُهَا سَيِّدُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مِمَّنْ قَبَّلَ أَمْرَاتُهُ أَوْجَسَدَهَا سَيِّدُهُ عَلَيْكَ الْوُضُوءُ مَرَّاهُ مَالِكٌ وَالتَّشَارُفِيُّ اور روایت ہے ابی بن
عمر سی کہ تہی کہتی ہو سہ لیا ایک شخص کا اپنی عورت کا اوچھونا اسکو اپنی ہاتھ سی بیہی ملامت سی ہے اور جو شخص کہ ہو سلی اپنی عورت
کا یا چھوئی اسکو اپنی ہاتھ سی میں و سپر جی ضرور روایت کی ہے مالک و شافعی فی ف ماسطی ہی یعنی کلام اس میں جو مذکور ہے کہ ان
ان چیزوں سی وضو لازم آتا ہے و میں یہ بھی ہے و لاسم النساء یعنی یا ملامت کرو عورت کو پس بن عمر نے کہا کہ ہو سہ لیا عورت کا یا ہاتھ
کھانا اسکو داخل ہی ملامت میں جو کہ کلام اس میں مذکور ہے مذہب شافعی ہی ہے ہی و معنی ملامت کی معنی میں ہاتھ لگانا اور امام غلام
مسائب معنی ملامت کی جامع کر نیکی معنی میں و رجوع بلعین اس لالی میں نقد کی کتاب میں مذکور ہیں **وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ مَنْ قُبَلَتْ**
الرَّجُلُ مَرَّةً الْوُضُوءُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے بن مسعود سی کہ تہی کہتی ہو سہ لیا ایک شخص کی سی اپنی عورت کا وضو آتا ہے روایت
کی ہے مالک سی **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ الْمَكِ تَوَضَّأُوا مِنْهَا** اور روایت ہے بن عمر سی خشتی عمر
بن خطاب نے کہا خشتی ہو سہ لیا مس سی ہی معنی داخل ہی پس میں جو کلام اس میں مذکور ہے پس وضو کرو اس سی ف ان تو ہوں صحابہ
نے کی سی معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی چوٹی سی وضو جاتا رہتا ہے جیسکہ مذہب شافعی ہی در امام اعظم صاحب کتاب ہی میں کہ اول توبہ روایت میں سب
موقوف صحابہ و پیغمبر میں حکم و حکم مرفوع کا سا نہیں و در دوسری انکی نزدیک رجعت کو ہی بہت تین تین چھین و قطع نظر اسکی پہلے
چونکہ مذکور ہوئی حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی ہی معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی چوٹی سی وضو نہیں جاتا اور
مسند ابی حنیفہ میں روایت ہے ابی بن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی المس فی القبلة الوضوء یعنی ہو سہ لیا سے وضو نہیں
آتا پس شاید یہ حدیث ناخ و حدیثوں کی ہو و اللہ علیہ **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءُ مِنْ كُلِّ سَائِلٍ رَوَاهُ الدَّارُ قُطَيْبٌ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمْ يَتَمَتَّعْ مِنْ تَمِيمٍ
الدَّارِيِّ وَلَا مَرَّاهُ وَكَسْرُ يَدِ بْنِ خَالِدٍ وَكَسْرُ يَدِ بْنِ الْحَسَنِ فَهَذَا لَا يَرَوِي عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَنَحْنُ
فِي نَقْلِ كِتَابِهِ دَارِي سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وضو لازم آتا ہے ہر خون بہنی والی سی روایت کی ہے و ہونہ و ہونہ فی او کہا
اور قطعی فی کہ عمر بن عبد العزیز بنین سناہم و اسکی اور نہ دیکھا اسکو اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد سہ دو نوروسی مجہول میں ف عمر
بن عبد العزیز یزیدی بن مروان کی نہایت عابد زائد معنی نیکی سیرت ہی خصوصاً یا ملامت میں چنانچہ عقبہ بن نافع فی فاطمہ بنت
عبد مالک سی کہ جو سی انکی تہی ہو چکا کہ کچھ حوالہ ہی بیان کا بیان کروا و ہونہ ہی کہا کہ لوگ بہت لڑ پڑ سنی والی و در نہ ہونہ ہی میں نیکی اپنی
رب سی در نہ والا اسکی برابر میں کیونہ دیکھا جب گھر میں آتا تو مصیبت پر اپنی کو ڈالتا اور روتا رہتا اور عاکر تا بہانہ کہ غنہ

اور سیر غالب آتی پہر جان اور سیر طرح کرنا تمام بات اور منافق کی بہت میں اور سیر صحابی میں کلام اللہ ختم کرتی تھی بلکہ کثرت میں اور گہری بات
 آتی بار بار پڑھتی تمام بات اور ایک بات یہ سوری تہجد کو نہ اونہی میں ایک برس تک سولی نہیں تمام شب عبادت کرتی رہتی تافض ہزاراوی
 اوس فعل کی در یہ جو فرمایا کہ لازم آتا ہے وضو ہر خون بہنے الی سی یہ پچاس شب تمام عظم صاحب روح ہی کا ہی اور اور اما سون کی نزدیک
 اگر خون پشایہ پاشا کی رستی سی نکلے تو تو وضو ٹوٹتا ہی اور اور جائی سی نکلے تو نہیں ٹوٹتا اور دلیل ہماری یہ حدیث ہی اگرچہ در قطع
 فی اس میں کلام کیا ہی لیکن ابن عدی فی بیچ کتاب کا ملکہ زید بن ثابت سی روایت کی ہی یعنی یہ حدیث او طریق ہی رکھتی ہی اور در قطع
 فی جو اس میں کلام کیا ہی و کا جواب یہ ہی کہ حدیث مرسل ہماری نزدیک و نزدیک جہو ظہا کی محبت ہی و زید بن خالد اور زید بن محمد کے
 مہول ہونی میں اختلاف ہی اور قطع نظر اسکی دلیل ہماری مذہب کے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی من فار اور عرف و اذ سے
 فی صلواتہ فیصرف و لیونضار یسین علی صلواتہ مالم یحکم یعنی حسنی فی کی یا جسکی کہ یہ ہونی باندی نکلی نماز اسکی میں پس یہ ہی اور وضو کر ہی و
 بنا کر ہی نماز اپنی جب تک کہ نہ کلام کر ہی کذا فی البدایہ اور ابو داؤد میں ہی اس مضمون کی حدیث آتی ہی میں معلوم ہوا کہ خون ہوا سبیل میں کے
 اور جائی سی نکلے تو ہی وضو ٹوٹتا ہی و ع ع باب ادا اب سی بیع بیان اب پاشا خانہ کی ف ادب او سکوت ہی
 میں کہ کرنا و کا اچھا موصوفہ و د جبرو بی کی موصوفہ کرن کی **الفصل الاول** صل ہی عن ابی انونہ لانصاریہ قال
 قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَيَمَّمُ الْغَايِطُ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدِيرُ وَهَذَا لَكِنْ شَرُّهُ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ
 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ السَّيِّدُ الْأَمَامُ فِي السَّنَةِ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَا الْحَدِيثُ فِي الصَّغَرِ أَعَادَ فِي النَّبِيَّانِ فَلَا بَأْسَ بِمَا رَوَى
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَرْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي قَرَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدِيرًا الْقِبْلَةَ مُسْتَقْبِلًا الشَّامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وروایت ہی ابی یوسف انصاری سی کہا فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاؤ تم پاشا خانہ میں پس مونہ کرو قبلہ کی طرف او پیٹو دو او سکھ لیکن شرق کی طرف یا عوب کے روبرو
 کی یہ بخاری سلمی کہا شیخ امام محمد سنن شافعی فی رحمت اسی او کوا اس یہ حدیث یعنی حکم کا بیچ جنگل کی ہی اسی بیچ عمارتوں کی عبادت
 نہیں سو ہی کہ روایت کی گئی ہی عبد بن عمر سی کہ کہ چڑھ میں و پر کہہ حفصہ کی اعلیٰ بعضی کام اپنی کی پس یہ کہ بائیں حضرت رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاشا خانہ میں نہی یعنی پاشا خانہ میں نہی یہ وہی ہوئی قبلہ کو سامنی شام کی روایت کی یہ بخاری فی ف یعنی پس میں
 حدیث سی معلوم ہوا کہ پشت قبلہ پاشا خانہ کی ہی کہہ میں میں بنا و رست ہی لیکن شرق کی طرف یا عوب کی بیات خاصہ یہ والوئی ہی و جو کہ اوس سمت
 پر رہتی ہیں فرمائی اس ہی کہ قبلہ دین کا جنوبی ہی پس جب مونہ او پیٹو قبلہ کی طرف نہ کرنگی تو اتنے مشرق او مغرب ہی کی جانب ہوگی اور
 مغرب کی شہر والون کو مشرق او مغرب کی طرف مونہ او پیٹو نہ کرنگی چاہی کہ قبلہ او بر ہی پچا اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے علماء کا
 مذہب امام اعظم صاحب مجاہد ہی کہ قبلہ کی طرف پشت و روز کی پشایہ و پاشا خانہ میں نہی میں خواہ جنگل میں جو خواہ گہر میں اگر کر گیا تو مذہب امام
 کا ہو گا اور امام شافعی ہی کی نزدیک جنگل میں حرام ہی و کہہ میں میں میل امام اعظم ہی کی ایک نو یہ حدیث ہی اس سی مطلق من معلوم
 ہونا ہی جنگل جو خواہ گہر و یہ حدیث منع کی اکثر صحابہ فی روایت کی ہی اور دوسری دلیل انکی یہ ہی کہ حضرت نے اسباب تعظیم قبلہ کی منع
 فرمایا ہی میں سبب میں جنگل او گہر برابر ہی جیسا کہ تہو کرنا او پاشا خانہ کی قبلہ کی طرف ہر جائی منع میں و محمد اسلمی جو حدیث علیہ
 ابن عمر سی نقل کی او کا جواب یہ ہی کہ شاید وہ پہلی منع کرنے کی ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانب قبلہ ہی کہہ پر کر شیبی ہوں انہوں نے

لوگوں کو جو وہ پیدا ہوا ہی کہ وہ پہلی سی پشاب خشک کرنا حضرت سی ثابت نے میں ہوا ہی پس کیسی جیسا ہی کہ پہلا بعد پشاب کی نہ کیا کر ہی بات
 اگر انہی کی ہی جکا مزاج قوی ہوا دیکھیں ہو قطرہ انی کا اتہ او سکوتو بانی کافی ہوگا اور جسکو قطرہ دیر تک تارہتا ہو گا پناہ اکثر لوگوں کو ایسی قوی
 ہوتا ہی وہ پہلا نہ لی گا قوض و پاشی مہ گندہ ہوگا اگر حضرت سی بنی ثابت ہوا تو باعث یہ ہی کہ مزاج مبارک قوی تھا حاجت ہی بات حضرت سی
 مثلاً قصہ نہ لی ہوا جسکو حاجت پڑی وہ ہی کہی کہ ہم نہیں مینی یہ کہنا اور کھڑ کر کھڑا قوض شارع کی دریافت کرنی چاہی ہی ہوتا کید طہارت کے
 کی ہی ہر نوع طہارت حاصل کرنی چاہی ہی جیلہ کر گندی کیون سی نماز پڑھنی محض خطابی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان اکثر عذاب قبر
 پشاب سی ہوتا ہی بالی کیا کرو پشاب سی و فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پرنہ کر پشاب سی پس تحقیق وہ اوّل و سچو کا کہی مابین گرفتار ہوگا نہ
 اسکی قبر میں وایت کی یہ بظہانی فی اور سوا اسکی عمر نہ سنی پہلا لینا بعد پشاب کی ایسا ہی ہی فعل صحابی کا حاجت ہی حضرت فی فرمایا ہی لازم ہو میرے
 سنت اور سنت خلفاء راشدین یہ ہیں کی چنانچہ وہ روایت حنفی بن ابی شیبہ میں منقول ہی یہ ہی ہو کہ جو عین یار بن مہرکان ہمارا ابال ہنگامہ
 سچا نظر اور حوصلہ مہیا یعنی ہی حضرت عمر کہ جب پشاب کرتی پیرتی ستر اپنا دیوار پر یا پتھر پر اور نہ لگاتی و سکوتو بانی حضرت شاہ ولی مدحت ہو ہی
 ازادہ انھما میں لکھا ہی کہ اس طرح اہل سنت کا ہی و مرضی نمبر کی میں سخن یعنی و مخصوص میں شمس ہوا ایک کی بات و سر کو جو حاجی ہوا انہی کی ہی
 یا پسین شمس کی لو او سی سطر کہ نقل کر ہی ایک کی بات و سر ہی اکی قترہ کی غیر کہی ہو و سنی سخن نیم کی میں نقل کرنا کلام فرمایا کیلی ہی تصدیق ہی سیکر
 پس یہ بہترین برائی ہی صحیحین میں آیا ہی کجست میں نہیں خل ہو چکا سخن میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کعب مبارکی چاہا کہ لو سا گناہ تورت میں ہر پانچ توئی
 کہا و چون سخن چینی کرنی فرمایا کہ یا قتل سی ہی سکا گناہ زیادہ ہی و بنون ہی کہا کہ سخن چینی سی قتل ہی واقع ہوتا ہی و اور برائیاں میں و پیدا ہوتی
 ہیں اور یہ جو فرمایا کہ شاید تخفیف ہو اسی نہ کہ جب تک نہ خشک نہ سبب تخفیف عذاب کا عمارتی یہ لکھا ہی حضرت فی اوکی ہی شفاعت نام کی ہو
 پس مقبول ہوتی کہ تخفیف ہوگی عذاب میں یہاں تک کہ و نون مبنیان خشک نہ چنانچہ یہ بات صیغہ مسلم کی خیر حلو ہوتی ہی فرمایا حضرت فی
 مقبول ہوتی شفاعت میری یہ کہ و رکھا اللہ تعالیٰ عذاب و نون سی جب تک مبنیان پرین ہی ظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہی و سوا اسکی ہمارے
 او ہی بہت جہین کہیں میں جو چاہی و غرض ہمیں یہ پہلی و رکائی ہی کہا ہی کہ تم میں خاصیت ہی دفع عذاب کی گزیر بات بسبب کہ سچا کہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوتی ہی س سی یہ ہی معلوم ہوا کہ زیارت کرنی صاحبین قبول کو باعث تخفیف اب ہی و کی ہی میں و
 مولف و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفقوا لا عینین قالوا وما اللا عینان
 یا رسول اللہ قال الذی یختل فی طریق الناس او فی ظلمہم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرۃ
 کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو تم دو چیزوں سی کہ سبب میں اخت کی کہا صیغہ فی اور کیا ہو ہی حامی سول خدا کی فرمایا ایک تو
 وہ شخص کہ پاشا نہ پیری پیر راہ لوگوں کی پانچ سایہ لوگوں کی روایت کی سلم فی و سچ راہ لوگوں کی لکھا ہی ہمارے کہ مراد راہ ہی کہی کہ چینی
 ہو یعنی کفر لوگ وہ ان گذرتی ہوں وہ راہ نہیں مراد ہی کہ چیر لوگ کہی کہی گذرتی ہوں و مراد سایا و کی ہی کی ایک خستکی نمی لوگ سایہ
 میں مینہا سو یا کرتی ہوں میں ان پاشا نہ پیری و عن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اذا شرب احدکم فلا ینفخ فی الزنا و اذا اتی الخلاء فلا یمس ذکرہ یمینہ یمینہ یمینہ یمینہ اور روایت ہی
 ابی قتادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو بوقت کہ پیوی بانی تم میں سی کوئی پیش مرلی باسن میں و جو بوقت اوی پاشا میں
 پس نہ لگا و ستر اپنی کو دامنہا تہا و رہے ستر اپنی کر ہی ساتھ ہنی تہا پنی کی روایت کی یہ پناہ یعنی سلم فی و مدملی باسن میں پشاب

اور سبب بابت کی تو یہ دینا اور کھانا باوجود کسی درگرو دینی ڈاڑھی کی کٹی حنی میں ان کے ساتھ تو یہ کہتی ہیں کہ ساتھ تہذیب و تہذیب کی بعضی سہولت
 کہ کھانی وغیرہ کی باتوں کو نہ لگوانی کی میں یہ منع کی مخالفت سنت کی لازم آتی ہے لہذا ڈاڑھی کی سیدھی بال جو تہذیبی رکھنی سنت میں اور بعضوں
 نے یہ حنی بھی ہیں کہ عدالت کی بابت کی تہذیب کی وقت لانی کی ڈاڑھی میں گروہی لیتی تھی پس حکم کیا اور سکو چوڑ دینی کا اس لیے کہ مشابہت عدالت
 کی ساتھ ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ عدالت کی بابت کی میں منع کیا اس لیے کہ وہ آخر خلعت الہی کی لازم آتی ہے اور لفظ و ترک لفظ حنی
 میں یا تو وہی ہے یا نہیں بلکہ حاجت تعویذ اور منہی دفع نظر اور محافظت کی لیے آفات سے باز رہ کر جو ان کو گھوڑوں کی کٹی حنی لیتی تھی اس سے
 منع فرمایا اور بعضوں نے یہ حنی بھی ہیں کہ اس وقت و یہیں گھنٹی یا گھوڑوں کو باز کر لگاتی تھی یا حنی میں کٹی حنی کے گھوڑوں کی گھنٹوں میں لاتی تھی تا
 نظر نہ لگی ہیں ان سببوں سے منع فرمایا اس لیے کہ مشابہت ہوتی ہے کا فون سے اور حضرت دس سے بڑا ہوتی میں اس سے معلوم ہوا کہ ان امر کفار
 کی کرنی سے گریہ بارگاہی ہو حضرت بڑا ہوتی میں پس جس صورت میں کہ بڑی بڑی ہین کھڑکی کہ درجہ بڑا کو چھین رہیں تو کیا حال ہوگا
 ۴۴۷ و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الفعل فلیؤثر من فعل فقد احسن
 ومن لا فلا حرج ومن استعمر فلیؤثر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اکل فما تخلل فلیلفظ وہ لا ک
 یلکام فلیستکم من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اتی الفایظ فلیستک فان لم یجد الا ان یجمع کتیباً
 من منہ فلیستک فلیؤثر فان الشیطان یلعن بقا عبد بنی ادم من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج
 رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ والذاری محث اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم ان جو شخص کمرہ کا گامی میں چاہے کہ طاق سلاخیان لگاوی حنی کیا پس تحقیق چاہا کیا اور حنی نہ کیا تو گناہ نہیں اور جو شخص کہ
 ہستہ خاکی میں چاہے کہ بیوٹی بلی طاق یعنی تین یا پانچ یا سات حنی یہ کیا پس تحقیق چاہا کیا اور حنی نہیں کیا تو گناہ اور جو شخص کہ کہاوی
 کہ یہ بلی پھر کہ کمال لالہ میں چاہے کہ پھینکے ہی و سکو اور جو کالی ساتہ بان اپنی کی چاہے کہ کھجیا و حنی کیا پس تحقیق چاہا کیا اور حنی
 کھجیا نہیں گناہ اور جو آدمی یا بچہ زمین میں چاہے کہ پردہ کرے پس گرد پاوی مگر یہ کہ جمع کرے تو وہ ریستہ چاہے کہ کرے چھلی اپنی اس تو وہ
 کو پس تحقیق شیطان کہیستہ ہی شرمگاہ بنی آدم کی حنی کیا پس تحقیق چاہا کیا اور حنی کیا نہیں گناہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ وہ اور ابن ماجہ اور ابن ابی
 حنیطاف سلاخیان لگاوی یعنی تین میں ان کے میں باہر میں سب سے تہذیبی قول ہے اور حضرت ہی ہی بطور ثابت ہوا ہے کہ حضرت کی لیے
 سرورہ ان تہذیبی و سہن سے سرورہ لگاتی تھی تین ایک میں اور تین ایک میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ تین میں چھل وکی و دو باہر میں چھل بعضوں نے کہا ہے
 کہ دو باہر میں لگاوی و دو باہر میں اور ہر ایک باہر میں تا شروع ہی و میں ہی ہووی و تمام ہی و ہی پر پس جو طاق لگا و لگا چاہا چکا
 و جو نہ لگا چاہا نہیں کہو کہ سبب اور وہی لو کہی قدم میں جو فرمایا کہ حنی یہ کیا چاہا کیا اور حنی نہ کیا تو گناہ نہیں سمین تہذیبی سبب حنی کی
 کہ تین حنی بلی یعنی باطاق یعنی و حنین کہ زیادتی میں اختیار رکھتا ہے لیکن طاق یعنی تہذیبی سبب میں یہ جو فرمایا کہ لالہ سی کالی تو پھینک
 ہی سلی کی اکثر نکی سی خون کھل تا ہی احتیاطاً پھینکے ہی و مذہبان حنی کجات ہی و سہن یہ کمال نہیں اور سہن جو فرمایا کہ نہیں گناہ تو حنی کمرہ و ہی
 صورت میں ہی کہ یقین جو کھنی خون کا احتمال ہوا جس صورت میں یقین ہوگا خون کی کھنی کا پس ہر طرح کا کمال ہوا کہا نامحرم ہوگا اور جب
 ہوگا اس کا پھینک دینا اور پانی نہ کیوقت پردہ کر کر مٹی پردہ کی ہی کہہ نہ پاوی تو وہ ریت کا جمع کر لے و پانی طرف کر کر مٹی کو کہ سبب پردہ
 نہیں کرتا تو شیطان شرمگاہ ہی کہیستہ ہی یعنی لوگوں کی دو غنیمت سوسنی اتنا ہی اور سکا تر دیکھیں اور ہوا لگتی ہی و سبب چھین میں بن پڑو کفر

کی اور میں کہا کہ ان میں اور وضو ہی کر مٹی میں اوس سی اور لفظ او کا شک اوس کی مٹی ہی پہرہ ہی مٹی کی او کو شک ہو گیا ہی کہ لفظ تو
کا کہا ابو ہریرہ فی بار کو کا یا تو مع کی ہی ہی مٹی کہی تو میں مٹا کہی کوہ میں اور مٹی مٹہ زمین پر مٹی زمین پر مٹہ و ہوتی نا ہو باطل جاتی
رہی اور خوب پاک ہو جاوین یا نہ ہی اگر اسطرح و ہونا تو کا سنت ہی و اور برتن میں پانی و اسطرح وضو کی سیلیاتی ہی کہ وضو بقیہ پانی استنجی
کی سی رستہ تھا یا اوس برتن ہی درست تھا بلکہ بعد وضو کی پانی و مٹی رہتا ہو کا اس ہی اور برتن میں پہر لاتی اور بعضوں نے اس
حدیث ہی یا سمجھا ہی اگر وضو کی مٹی و برتن ہو استنجی کی مٹی و تو سخت ہی و عن النعمان قال کان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اذا بال تو صفا و نظھ فرجہ رواہ ابو داؤد و الترمذی و روایت ہی حکم بن عیان ہی کہا ہی نبی صلی علیہ وسلم
جب کہ پشاپ کر چکتی وضو کرتی و چہشتا ہی شریکام ایسی کو روایت کی یہ ہو داؤد و رسالی فی مٹی تو اس پانی ستر کی حکمہ راہ پر
چہر کہ مٹی ہی دفع و سوس کی ہی مٹی تا قطرہ کا و ہرہ باقی ہی مٹہ باقی سوس کی ہی پانی تعلیم مٹہ کی ہی ہی کہ اگر مٹی نہ چہر کہن کی
اور ترسی پاوینگی تو سوس قطرہ کا کرینگی اور پانی چہر کہن کی اور ترسی پاوینگی تو قطرہ کا و ہرہ کرینگی بلکہ ہی مٹہ کی کہ مٹی ہی نہ کا سوس ہی
اوہ و سوس کی کہ جاتی ہی و ابن ملک ہی لکھا ہی کہ سہ چہر کہن ہی تا قطرہ کہ جاویں یا دفع و سوس کی ہی و عن امیۃ بنت قیسۃ
قالت کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قلع من عینہ تحت سترہ یبول فیہ بالک لہ ابو داؤد و الترمذی و روایت ہی مہدی بنی قیس کی ہی کہا کہ تھا
و اسطرح حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشاپ کر پانی او لیکس پشاپ کر پانی ہی و مٹی نہ کو روایت کی یہ ہو داؤد و رسالی فی مٹہ کہ سوس
و غیرہ کی و مٹی میں مخرج ہوتا تھا آرام کی ہی یہ چار ہوتا تھا یہ ہی تعلیم مٹہ کی ہی تھا کہ اگر اسطرح کرینگی تو مٹہ میں پاوینگی و ات کو یا نماز
میں جانی ہی مٹی کی وہ حکمہ سیطین کی ہی و ضررہ کا را کو نسبت ان کی زیادہ ہوتا ہی بلکہ حضرت صلی علیہ وسلم ہی مٹہ ہی مٹہ ہی
کرکتی ہی اس ہی یہ بات سکھائی و را ہی کہ ایک شخص نے پشاپ حضرت کا اس پشاپ میں سی ہی کیا جب کہ مذکور تھا او لیکس مٹی ہی مٹی
آتی ہی و بعد و سکی کسی پڑھوں کہ و سکی و لاوین ہی باقی ہی مٹہ و عن النعمان قال سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا
ابو ارقم فقال یا عمر لا یبطل قائمہ فابلت قائمہ بعد رواہ الترمذی و ابن ماجہ قال الشیم الامام فی السنۃ ریحہ
اللہ قد صح عن حذیفۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباحۃ قوم فبال قائمہ فبطل قائمہ فبطل قائمہ فبطل قائمہ
ذالک لعلہ و روایت ہی مٹہ ہی کہا و کہا حکمہ ہی صلی علیہ وسلم ہی اور میں پشاپ کر تا تھا کہ ہوا میں و یا ہی مٹہ پشاپ
کر کہی ہو کر میں پشاپ کیا مٹی کہی ہو کر چہر ہی مٹی و روایت کی یہ ہر مذہبی و ابن ماجہ ہی کہا شیخ امام علی سنت ہی مٹہ کر ہی مٹہ کو متحقق ہی
ہو ہی حذیفہ ہی کہ کہا اتی نبی صلی علیہ وسلم کو کسی ایک قوم کی پاس ہی پشاپ کیا کہی روایت کی یہ شیخ امام علی ہی کہ کہا تھا یہ ہی مٹہ
ف انما ہی مٹی میں طہار کہی ہو کر پشاپ کرنا کہ وہ ہی بعضی مٹی ہی بعضی مٹی ہی و یہ عادت یا مٹہ ہی مٹی کی ہی مٹہ ہی
عادت کی حضرت عمر رضی عنہ ہی کیا ہو یا انکو کچھ غصہ ہو او حضرت نے جو کہی ہو کر کیا غصہ تھا انکو چھٹی مٹی میں مٹہ ہی مٹی کی ہی پشاپ
بعضی مٹی میں بانو میں و رہتا بعضی مٹی میں مٹہ میں و رہتا اس سبب یہ مٹی کہی کہی کیا مٹہ الفصل الثالث من ص
عن عائشۃ قالت من حدیثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبول قائمہ فلا تصدقہ ما کان یبول الا قائمہ
رواہ احمد و الترمذی و الترمذی و روایت ہی حضرت عائشہ ہی کہا جو حدیث کی ہی مٹہ ہی کہی مٹہ ہی صلی علیہ وسلم
پشاپ کر ہی ہی کہی ہو کر میں پشاپ کرنا ہو او سکون ہی پشاپ کرین مٹہ ہی و روایت کی یہ ہر مذہبی و رسالی فی مٹہ ہی مٹہ

اور پانی سے استنجایا کرتی تھی اسی سبب سے انکی فضیلت میں یہ بات آئی اور تری حضرت نے سبک کا پوچھ کر فرمایا وہی ہی سنی مسلمان ہی ہے
 ترمذی سے سبک کی ہی پہلی زم کپڑا و سکوع و عرب سلمان قال قال بعض الشریکین وهو یستہزیئ انی لا اری صاحبکم
 یعلیکم حتی الخراة قلت اجل لمرکان لا تستقیل القبلة ولا تستنجی بایماننا ولا تکتفی بدون ثلثة ارجار
 لیس فیہما سر جیمہ ولا عظم سر داہ منسلو و احمد و اللفظ لہ اور روایت ہر
 سلمان سے کہا کہ کہا ایک شخص نے شکر کو نہیں سنا اور وہ ہوتا تھا یعنی سلمان نو سنی شفیق میں کہتا ہوں صاحبنا کہو یعنی حضرت کو کہ سلمان بن عقیل
 ہر چیز میں تھک کہ طرح پانچا کی مینہ کی کہا مینہ کی یعنی پچاس ہنسی کی کہیں ہی حضرت نے بسا کہ ہم پر بہت شفیق ہیں ازراہ عنایت کی ہیں اور حق
 بتائی میں یہ کہہ کر سلمان نے احکام پانچا جانے کی بیان کی کہ حکم کیا ہی ہو کہ یہ کہ قبلہ کی طرف نہ کہہ کر نہیں ہم یعنی تنہی کی پہلی وہ پانچا کرین
 ہم ساتھ امین ہوں اپنی کی ورنہ کفایت کرین ہم میں تہوں سے کہ پر نہ ہو اور میں نجاست یعنی جانوں کی یاد کی اور نہ ہڈی روایت کی یہ
 سلمیٰ اور احمد نے ور لفظ و طلی صحن میں وعن عبد الرحمن بن حسنہ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فی یومہ فوضعہا ثم جلس قبل الیہا فقال بعضهم انظروا الیہ یبول کما یبول المرءہ فسمیہ
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال و یحک ما علمت ما اصاب صاحب بنی اسرائیل کا نوا اذا اصابہم البول
 فوضوہ بالمقارین ففہم ثم تعذب فی قبرہ رداہ ابو داؤد وابن ماجہ و رداہ السکری عنہ عن ابی ہریرہ اور روایت ہے
 عبد الرحمن بن حسنہ سے کہا کہ ہم پر حضرت سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی اتباع میں ڈھال تھی پہلے ہوا سکون یعنی تنہی پہلی
 میں شاپ کی طرف و سکی پس کہا بعضی شریکین دیکھو طرف انکی کہ شاپ کرتی میں جی شاپ کرتی ہی عورت پس بنا یہ حضرت بنی سلی اللہ علیہ وسلم
 نے پس فرمایا وہی ہی ہو جو کیا نہیں جانتا تو اوچیز کو کہ جو بھی بنی اسرائیل کی بار کو یعنی یہ شخص اور میں ہی مذہب ہے یا سبب نہ کر سکی اجی بات ہی
 تھی بنی اسرائیل جو بوقت پینٹا او کو پشاک کی تھی بنی و سکون یعنی ہی پس منع کیا انکو یا انکی نے پشاک کیا یا پچہ تو اس کی روایت ہے کہ
 ابو داؤد ابن ماجہ روایت کی یہ ہنسائی نے عبد الرحمن بن ہون نے ابو موسیٰ سے ف بنی اسرائیل کی شریعت میں یہ تھا کہ اگرچہ نہ ہو
 لگتی تو و تنہا گوشت چھیلنے والی اور اگر کڑھ کو لگتی تو و تنہا کڑھ والی تھی پچہ بات و انکی شریعت میں اگرچہ پسندیدہ تھی لیکن ہر طرف مقلد
 معلوم ہوتی تھی کیونکہ سین ضرر جان مال کا ہی پس فرمایا کہ جب سبب کی منع کرنی پر وہ عذاب کیا گیا تو یہ کیا کی منع کران میں بطریق اللہ
 کی میں کیونکہ پر وہ اور حیا کرانی ازراہ شریعت و عقل کی و تو انکی امی ہی وعن مروان الاصفہ قال لکنت ابن عمر انا و اخی جلتہ
 مستقیل القبلة ثم جلس یبول الیہا فقلت ابا عبد الرحمن الیس قدھی عن هذا قال بل انماھی عن ذلك فی
 القضاء فلا اکان بینک و بین القبلة شیء یستزک فلا باس سر داہ اسودا و د اور روایت ہے مروان اسفہر سے
 کہا دیکھا میں عبد بن عمر کو کہ بیٹیا یا او ہون نے انوشاپ ساسی قبلہ کی پر میں شاپ کیا طرف و انکی پہلے مینہ ہی با عبد الرحمن کہتے عبد بن
 بن عمر کی ہی کیا نہیں منع کیا گیا اس ہی کہا نہیں بلکہ سواہ کی نہیں کہ منع کیا گیا اس ہی پچہ جگہ کی پس بوقت جو دریاں تہیں و دریاں بلبل
 کوئی چیز پر وہ کری جو کوس کہ نہیں مضائقہ وایت کی یہ بودا وونی ف یہ قول عبد بن عمر کا اس خدہ میں لیل نہیں ہم سکتا کیونکہ پہلی
 اندر ہی چکا ہی کہ یہ پہلی پہلی تھی حضرت کی فعل کی حضرت کو قبلہ کی طرف پشت کی ہوئی پانچا نہ پہلی دیکھا تھا میں و عقل ہی مہلات کو چنانچہ
 بیان و سکا او پر جو چکا ہی پس جو فعل متصل مہلات کا ہوتا ہی و سکودیل کپڑا صبر نہیں و علاوہ اسکی حضرت کی تشدد غوغا سے ہی معلوم ہوا کہ

لے کہ ایسی کبریٰ کو کونسی جی طرح صحبت کہیں ساتھ نہایت باتیر کی حتیٰ کہ کلام کر سکی لی و خط و بولی ہی سوال کردا اگرین بالکلی سبب بزرگ
 سونہ کی زبان پاوی و کہا گیا جی یہ سوال کر لی مترامعہ میں دلی او کا یہی کہ یاد کیا کلر شہادت کو نزدیک ہو سکی اور فیون کہاں میں طرح
 لی ضرر میں دلی او کا یہی کہ بھول جاو کیا کلر شہادت کو جی قوت موت کی ایسی جی تواس اور کہا بن جہرئی کہ تاکید ہی شخص کی کہ داخل ہووی گھر
 اپنی میں یہ کہ ابتدا کر ہی یہ سوال کی پس اس سے منہ پر جی شعوہ بآتی ہی و رب سلو کہ ہوتا ہی گہر والوں سے مع و عن حذیفۃ قال
 کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للتحجد من الیل یستوض و اہ بالسؤال ۱۰ متفق علیہ
 اور روایت حدیفہ سے کہا جی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سوقت کبریٰ ہوتی نماز جی ہی ہی را کو ملتی و رہتی ہوتا یہاں ساتھ سوال کر و ایک کہ
 سحائی سلمیٰ و عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قض الشارب غفام
 الخبیۃ و لیسوا بالماء و قض الاظفار و غسل البرجم و تنف الاطی و حلق العاکۃ و انتفاض الماء یعنی
 الاستنجاء قال الراوی و نسیت العائشۃ لان تكون المضمضۃ رواہ مسلمہ در فی روایۃ الختان بذل اغفاء
 الخبیۃ ثم اجد ہذا الروایۃ فی الصحیحین و لا فی کتاب الحمیدری و لکن ذکرھا صاحب الجامع و کذا الخطابی
 فی معالیم السنن عن ابن داؤد و رواہ عثمان بن کایس و روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا و یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دس چیزیں
 میں غفر سے جی جی میں کی باتیں یک تو کہ کرنا ہو نکا اور بڑا دینا و آری کا و سواک کرنا و ناک میں پانی لینا و ترشہ و ناخنوں کا اور دھونا بگوہر و ن
 نکلا و رو کر انی بال معلون کی و رو کر انی بال یراف کی و کر کرنا یا پانی کا یعنی تنجی کرنا ساتھ یا نیک کہا وایت کہ ہوالی انی یعنی سو سے یا کرنا
 و و ہوال کیا میں ہون چیزیں کمان کرنا میں کر دیکہ جو کل کر فی روایت کے یہ علم ہی و یہ ایک روایت کی کہ کرنا جہرئی بڑائی را ہی کی انی
 یہ بات صابہ والی فی کہی و شک و الا یہ کہتا ہی نہیں یا میں ہی ایت کو مسیحین یعنی سحائی جی سلمیٰ جی یہ یہ کتاب میں ہی کی کہ جامع ہی
 مسیحین و لیکن ذکر کیا و سکو صاحب الجامع الاصول فی بعض جی کتاب میں را یہ طے خطاب فی معالم السنن میں ہی را یہ وایت کرنا یا
 کی ف دس چیزیں میں غفر سے یہ دس چیزیں سب نبی سلوات اسد علیہم کی یہ دس چیزیں سنن تبیین الشہاد کی نزاکت میں فطرہ ہی ہیں و
 سواک ہی کہتو ان ہی شعوہ میں نقل ہولی میں اٹھی خوف و راہ کی کی سی گفتا کہ او کہ کرنا ہو نکا وایت مختار میں ہی جی کہ بعد کرنا یا ہی کرنا
 و سطح کرنا و اوی کہ کرنا و او پر کی ہوت کا حلو ہولی لای و ایک وایت نام خطم سے ہی جی کہ یعنی جہرئی غازیہ کو زیادہ ہی انی
 جہر میں کہ باعث ہشت کی میں شہر کی نظر و نیک را سطر کرنا و ناک و کانٹان جی نہ باقی ہی ہوتا و ناک و کانٹا و جی و بعضوں کے طلبا ہی
 و بعضوں فی سکو ہی سنت کہا جی راہی بعد ایک ہی کی راہیا ہی کہ اس ہوا و راہیست زیادہ ہی کہی جی شہر کہ حد اعتدال ہی
 کہ کرنا و ناک و او پست کرنا و آری کا حرام ہی وضع اکثر شہر کوئی ہی سند کرنا و زہود کی و وضع جی و لی کہ جنکو دین میں حصہ نہیں
 کہ وہ کر و قلعہ ہی ہیں و چوڑا و آری کا بعد فقہ کے واجب ہی سنت سکو سلمیٰ جی میں کہ ثابت سنت ہوا جی جی نمازید کو سنت کہی میں
 او با ان ہی کی لبائیت یا چوڑا نہیں سی کہ و اگر برابر کرنا جائز ہیں بلین مختار یہہ ہی کہ کرنا و دلی میں ہی کچھ عورت کی گڑا ہی کل دلی
 او سکوند و ان شہ و سوال کر فی سنت ہی اتفاق را و دلی فی کہا جی جب اس وقت فی یہ جی زیادہ ہی کہ اگر اسکو قصد
 چوڑا یا تنہا ہوگی نماز و سک و ناک میں پانی یا وضو میں سنت ہی غسل میں وضو ہی حکم طہ کا جی یا کی مذکور ہوگی و ناخنوں کی سطح
 کرنا و علی مس سنت دھوا و کی لیکن ان میں ہی کہ اس طرح کرنا و دلی ان میں نہایت کی نکلی شہادت کا یہ جی کی و کل کا پہلو و سکی میں ہی کہ

وہ جاگتی ہیں ہی موجود ہیں اور یہ حکم سنوں اور جب ہی کہ طریق امتیازی ساتھ اسکی حکم کیا ہی عرض اور واجب نہیں اگر نہ جو وہی تو سب سے
 ہاتھ پاکی ہی گرائی میں بغیر مہوئی ہاتھ دال دی تو وہی نہیں ہو گیا نہ کہ پید ہوا ہاتھ کاغذ کی وقت یعنی نہیں ہی فقط احتمال ہی گرامم حد
 ہاتھ مہوئی کو سوئی سی و تہ کروا جب کہ ہی میں اگر بغیر مہوئی پانی میں دال دیا جائی نہیں جو جائیکہ ع وعنه قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ استقیظ احدکم من منامہ فتروضاً فليست له ثلثا فان الشيطان بيثث على خيشومه ^{مفسر} ^{مفسر}
 اور روایت ہی جو برہمہ سی کہا واما رسول خدا صلی علیہ وسلم جبکہ جاگی ایک تہا راغیذا ہی سی میں را در وضو کا کری پس چاہی
 کہ ناک چاہی یعنی بعد پانی دینی کی میں ہاں تحقیق شیطان ات کذرات ہی و پرانی ناک او سکی روایت کی ہر بخاری و مسلم ہی ف
 رات گذارنا شیطان کا اور جگہ پکڑنی او سکی ہاں ہی حقیقت اور کیفیت اسکی صادر رسول ہی جانتا ہی تعلیم ہاں ہی ریافت کرنی ان اسرار
 کی سی قاصر بین المراء واولی طریقہ چو مثال ہی امور کی کہ شاعر ہی او سکی خبر دی ہی ہی ایمان پرلا وی و بیان کیفیت ان کی سی سکوت
 کریں و بعضی سہن یہ تاویل کرتی ہیں کہ آدمی جب جو جائی تو جارات اور یہ شبہ و غبار ناک میں کہ قریب بلع کی ہی جمع ہوتی ہیں ترنگہ
 کہ جگہ حواس وغیرہ کا ہی مگر ہوتا ہی پس یہ مانع ہوتا ہی اسی حق تلاوت کو اور سمجھتی حال ہی و سکی کو اور باعث ہوتا ہی کل کا عبادت ہی یہ
 سبہ باعث خوشی شیطانی ہوتی ہیں پس گویا کہ شیطان ان میں ہاں ہی بہت احتمالات ہیں طریقہ سالم ترا و وضو وی ہی جمی اول مذکور
 ہوا **وقيل لعبد الله بن زيد كذا** كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوضأ فدا يوضوء فافترغ على يديه
 فغسل يديه مرتين ثم مضمض واستنثر ثلثاً ثم غسل وجهه ثلثاً فغسل يديه مرتين مرتين إلى
 المرفقين ثم مسح رأسه بيديه فأقبل بهما وأذبر بداً ثم قدحاً من رأسه ثم ذهب بهما إلى فكا
 شعره ثم حقا رجعا إلى المكان الذي بدأ منه ثم غسل رجليه سراة مالا
والسائت ولا يذو داود نحوه ذكده صاحب الجامع اور کہا گیا واصل
 عبد بن یزید بن عامر کی طرح ہی رسول خدا صلی علیہ وسلم وضو کرتی میں گویا عبد بن یزید پانی وضو کا پانی اپنی دونوں ہاتھوں میں ہوتی
 ہوتا ہاتھ یعنی ہونچون تکے و دو بار ہر ہل کی و ناک چاہی میں ہاں یعنی بعد پانی دینی کی پید ہوا پانی ہونچون میں ہاں ہوتا ہاتھ پانی
 و دو بار کہنیوں تک پہنچ کیا سرائی پر و دونوں ہاتھوں میں ہی کی سی لگتی ہیں لگتی ہی ہی لگی کو ہاں کلکون کر شرع کیا اگلی جانب لگتی
 کی سی ہر لگتی و نون ہاتھوں کو گدھی تک پہنچا اور کو ہاں تک کہ پیرائی طرف و سرنگائی کر شرع کیا تہا اوس سی ہر ہوتی و دونوں ہاتھوں ہی ہاتھ
 کی یہ مالک اور سانی ہی اور واصل بودا و دی ہاں سیکنی کر کیا اسکو جامع الاصول والی نی ف و دو ہاں ہاتھ ہوتی ہاں جانگی ہی یعنی
 جائز یون ہی ہی و نہ ثابت ہوا ہی حضرت سی و روایت میں کہ تین بار ہاتھ ہوتی ہی و لفظ مرتین ہاں ہی لالی کہ ایک بار ذکر کرنی
 میں جمہا تہا کہ و دونوں ہاتھ تفرق و ہوتی ہون یعنی ایک تہا یکبار و ہوا ہوا و ایک ایک بار ہی بار ذکر کیا تہا ہا و کی و دونوں ہاتھ ملا کر
 و دو بار و ہوتی و کیفیت سر کی بطور تحجب کیہ ہی کہ و نون ہاتھوں کی میں ہاں و کلکون سر کی کی جانب کی و دو و نون ہاتھوں کی
 ہونچون کو اور شہادت کی و کلکون کو اور ٹیلیون کو جہا کہی ورا و ہونچون و کلکون کو گدھی کی طرف لجا وی پید و نہ تین ہی سر کی
 کہ ہاں لگی کی طرف ہی دی پہنچ کر کی کا نون کی و ہر کی سرخ پر و نون ہونچون ہی ہونچون کی ہونچون میں نون شہادت کی و کلکون
 سی و راخی عبارت سی ہاں و مضمحل یہی کہ صاحب جامع الاصول ہی ہاں ہاں و جو دیکھا ہی سلم میں یہ حدیث نہیں آتی

میں فرض ہی کا وہ سبب ترک پر وحید یعنی مذکور کا فرض یا مسح کافی نہیں اور یہی سبب تھیں ہی تمام مہلکا ہر وقت میں اور خلاف اس کا علیٰ الہی کہ
 لائق اعتبار کی ہو ثابت نہیں ہوا اور جس کی بیان کیا ہی وضو وغیرہ اصل مسئلہ کا صاحب کرام میں ہی تہ حضرت علی اور حضرت عثمان اور
 عبد بن زید کی کہ ان کو حاکم یعنی بیان کرنے والا وضو وغیرہ اصل مسئلہ کا صاحب کرام میں ہی تہ حضرت علی اور حضرت عثمان اور
 ایک ایک یعنی درجہ بہت غرق ہیں سرکہ حضرت دہوایی کرتی ہیں باقی سارے وقت وضو کی گزرو زہن ہی ہوتی تھی اور حدیث میں ان گنت کہ
 مرتبہ تو اگر کوئی چلتی ہیں یا سبب میں اور ہونے میں اور یہ وہی ہے اور ترک و سبب کی حدیثوں میں اشارہ ہوا ہے اور عبد بن عمر رضی عنہما
 ہی کہ صحابہ سے پوچھا کہ کیا کرتی تھی یہاں تک کہ حکم یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ہے کہ اگر فی وضو کی اور وحید والی کو اگر کسی پر چڑھ دیا اور ہون
 فی مسح کو اور وضو نہ ہو اور طحاوی نے عبد الملک بن سلیمان کی روایت کی ہے کہ کہا اور ہون کہ کہہ میں خطہ خراسانی کو کہ بتی تابعین ہی میں
 یا خیر یعنی ہی جب کو کسی صحابہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سہ کرتی تھی تو ہون ہی پر کہا اور ہون کہ قسم اس کی خلاصہ کلام سبب میں یہ
 ہی کہ کتاب میں یہ حکم محل و مستحبہ واقع ہوا ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ حدیث اور تو اگر کوئی چلتی ہی
 او سکویاں کیا اور واضح کر دیا کہ مراد اس کی یہ ہی ہیں شیعوں کی مذہب میں کہ پانو کو مسح کرتی ہیں محض غلطی اور برائت میں وہ غلط
 عَنْ الْغُبَرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَكَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَّاهُ مَسْحًا
 وَحَلَّى الْخُفَّيْنِ سَرَّادَةً مُسْتَلِمَةً اور روایت ہی خیر بن شعبہ کی کہ کہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی وضو کیا پھر سوجھ کیا اور پانوں
 پیشانی اپنی کی اور گہری پر اور روز و خبر روایت کی یہی مسلم نے ف پر مقدمہ مسح سر کی اختلاف واقع ہوا ہے علماء میں امام مالک کی مذہب میں
 ساری مسکاس مسح فرض ہی اور امام شافعی کی نزدیک مسح بعض سر کا کافی ہی اگرچہ دو میں بال ہون اور امام حنفی کی مذہب میں مسح جو تہائی حدیث
 فرض ہی اور دلیل ان کی ہی ہاں تک حدیث ہی کہنا سکتی ہیں جو تہائی حدیث کو ان کی کہ جانتے کہ مسح تمام کا فرض ہی تو حضرت و پھر حدیث کی کتب
 نہ کرتے اور اگر اس سے کہ کا فرض ہوتا تو کہی بیان جو ان کی یہی وہ ہی کرتی ہیں معلوم ہوا کہ فرض سید علی و گہری پر مسح کر کے یعنی شام میں
 بیان کی ہیں کہ جب مسح تہائی سر کا مسح کہ فرض تہا اور اگر چکی تو واصلی کامل کر نیکی و رادای سنت کی کہ وہ مسح ساری مسکاس علی ہی مسح
 سر کی گہری پر مسح کر لیا اور ہضون فی یہ یعنی کہی ہیں کہ احتمال کہتا ہی کہ حضرت فی مسرہ حصہ پر گہری مسح کر کے وادی فی گان کیا
 مسح کا واسطہ علم و مسح کہ فقط گہری پر بغیر مسح سر کی جیسے موزی پر کرتی ہیں رست نہیں ہون وضو کی نزدیک طلق اگر امام مالک نزدیک سنت
 ہی بشرطیکہ گہری طہارت پر ہی ہوا و تمام سر کو گہری فی ڈانک یا ہو جیسے حکم موزہ کا ہی مسح و علی عائشہ قال قلت
 لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ الْتَيْمَنَ كَمَا اسْتَطَاعَ فِي مَنَازِلِهِ كُلِّهَا فِي الْخُفَّيْنِ وَرَأْسِهِ وَتَوَضَّعَ مُسْتَقْبِلًا حَلْبَةً
 اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی عنہا ہی کہ تہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم دست کہتی شروع کرنا وہی طرف ہی جبکہ بکتا پھر سارے کا ہون ہی کہ
 چپ طہارت میں کہ و رنگی کہانی ہی کہ و پانو پوٹون پستی ہی کی روایت کی یہی بخاری نے مسلم نے ف خطا استطاع میں شافعی پر تاکید
 محافظت سر کا کہی و طہارت کرنے میں وہیں طرف ہی شروع کرنا دست کہتی ہی چپ وضو میں ایسا ہوا و ایسا پوٹو ہی و ہون و ربان
 چپ و ربان میں و امین جانب پہلی و ہون پر امین و ربیہ میں چپین بطریق تیشل کی بیان میں اگرچہ چپین کہ قبیلہ بزرگی کرنے اور نیست
 کہ ہی میں سبب میں داخل چپین یعنی و کو ہی امین طرف ہی شروع کرتی جیسے کہ پھر ہونا اور پستی و دوہ و ہونا و سبب میں داخل ہونا
 کرنے و پانو پوٹو ہی کلنا و سررہ گانہ و ناخوت کھڑی و بال داخل و سبب کی ہوائی و سررہ گانہ و ناخوت کھڑی و بال داخل و سبب کی ہوائی و سررہ گانہ

روایت کی یہ روایت فی مقصود راوی کو بیان ہے تہا کہ کیفیت کلی اور ناک میں پانی دینا اور ناک نکلی کی بیان کر رہی ہے باقی مضمون معلوم ہے
 اسی نے بیان کیا **ع** وعن عبد اللہ بن مرزید قال سمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضطرباً مستشوقاً من کونہ لاجل
 ذلک قلت لکرمۃ ابو داؤد والترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن مرزید کی یہی کہ ایک کھانی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھل کی اور ناک میں پانی دیا ایک چلو کی
 یہ تین بار روایت کی ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** کیا یہ یعنی مجموعہ یا ایک تین یا یعنی سینہ و احتمال میں یا یہ کہ کھل کی اور ناک میں پانی دیا
 ایک چلو کی تین بار اس طرح کیا یا یہ کہ تین کھیاں میں چلو دینی کہیں ہر طرح ناک میں پانی دیا تین بار اور اخیر میں مناسب تہا و مطابق اکثر روایات
 کی میں اور ایک احتمال میں اور ہی ہو سکتا ہی کہ بہتہ و نوچیز میں ایک ہی ایک تہہ ہی کہیں و سرانہ تہہ لگایا اور اس طرح یہ احتمالات اور ہی حدیث میں
 ہی میں **ع** وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح براسہ و اذنیہ باطریقہ السبأ حتی دخلہا بانہا منیہ
 سواہ الشائی **ف** اور روایت ہی بن عباس سی تحقیق ہی صلح کی سح کیا سراسی کا اور دونوں کانوں ہی کا اندراؤ کی ساتھ و نواد گلگون
 شہادت کی اور اوپر او کی ساتھ لکھو ہوں ہی کی روایت کی یہ نسا نے **و** عن الربیع بنت معوذہ انہا رأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 یؤمناً قالت فمسح براسہ ما قبل منہ و ما دبر و صدغیہ و اذنیہ مسرۃ و اجدۃ و فی راسہ ایتہ کہ تو صفاً فاذا خل
 اصبعیہ فی جحری اذنیہ سواہ ابو داؤد و ترمذی الیہذی الزبائی الاہلی و احمد و ابن ماجہ الثانیہ **ع** اور روایت
 ہی ربیع بنت حوذ سی یہ کہ اون نے دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتی کہ بائیں سح کیا حضرت نے سراسی کا جو کہ ایک اگلی جانب ہی میں
 سی و جو پہلی جانب ہی و کٹیوں ہی کو اور کانوں ہی کو ایک بار ایک روایت میں ہی کہ تحقیق و نہوٹ و وضو کرنے میں نکل کرین و نوا و کھیاں
 اپنی سج و نو سو راخون کا نوٹ ہی کی روایت کی یہ ابو داؤد و ترمذی نے روایت پہلی و را حمد و ابن ماجہ و **و** سرف لفظ صغیر
 اور اذنیہ عطف کی گئی میں لفظ راسہ پر اسکو عطف خاص فعل عام کہتی ہیں یعنی سح کیا ساتھ پانی سر کی سہی جو پانی کہ سر کی ہی یہ تہا اس کو
 ہی سح کیا چنانچہ مذہب امام غفر صاحب کی ہی صریح کہتی ہیں و جگہ کہ در میان کان و گھٹکی ہی و جو بالک اس جگہ کہ گھٹکی میں ہی صریح کہتی ہیں
 کہانی لغاموس و ابن مکمل کہ بائیں کہ صدغ اون بانو کو کہتی ہیں کہ در میان کانوں و اذنیہ کی ہیں و ملاحظہ سر کی ہی یہ یعنی مناسب میں
 خفی کی و شرح اس میں لکھا ہی کہ اختلاف کیا ہی اعلیٰ پیر میں یا مسح کر نیکی کہ یا سنت ہی نہیں میں اکثر علماء قوی ہی کہتی ہیں کہ ایک ہی سح کر
 چنانچہ تینوں مامون کا مذہب ہی و مشہور مذہب فہمی میں یہ ہی کہ سوسو میں ہر ناک ہر بار پانی لیتا کجا و سنت ہی و اکثر علماء ہی سپرین ہر شافعی
 کہ تین بار مسح کرنا مستحب کہتی ہیں و ابو داؤد ہی کہ بائیں کہ حدیث میں حضرت عثمان کی مسح میں ہر دلالت کہتی ہیں کہ مسح یا جاری و شمی ہی لکھا ہی
 کہ تین بار مسح کرنا ساتھ ہی پانچوں کی بدعت ہی لیکن ہر میں لکھا ہی کہ تین بار مسح کرنا ایک ہی پانی ہی شروع ہی و روایت کیا گیا ہی امام مسلم
ع وعن عبد اللہ بن مرزید انہ راى النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوطأ راسہ و اذنیہ مسحاً براسہ و اذنیہ غیر فطیل علیہ سواہ
 الترمذی لکرمۃ ابو داؤد **ع** اور روایت ہی عبد اللہ بن مرزید ہی تحقیق اون نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا اور سح کیا سراسی
 کو ساتھ پانی کی کہ تہا سچا جو اہتوں سی یعنی ورنہ پانی بیکر سح کیا روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ پہلی لیکن ساتھ پانی کی کہ
 و سچا و اعضا و وضو کی دھون کا پانی کر ہی **ف** خفی کی کتاب میں مذکور ہی کہ اگر کوئی ہاتھ جو چکا اور تری و سکی جو باقی ہی و سح کر
 کر یا تو مسح جو باقی و اگر کسی عضو پر مسح کیا تہا اور او کی تری باقی رہی تو اس سے اس سے مسح درست نہیں یا ایک حدیث ہی سابقہ
 کہ تین میں ابن مسعود ہی اس حدیث میں ہی ساتھ روایت ہی اس کی نقل کیا ہی ابو خیر من فضل یہ کہ لفظ غیر ساتھ ہی ہی یعنی سح کیا

ہی صلی اللہ علیہ وسلم کھلتی یا نہایتی میں ہرمانی جگہ تو ان ورکباتی ساتھ جانی کوشت یعنی پہلی صوفی و نہ ہی کہ منع کریں و نہ کیا با کھلی و نہ کو
 یعنی تو ان کی سی کوئی چیز واجب بت کی روایت کی یہ بودا و اور نہ انی و روایت کی با جہل اندہ کی **و عن ابن عمر قال قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقربوا الخبث من القرآن رواہ الترمذی اور روایت ہی بن عمر سی کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نہ پڑھی جائزہ و جنہی کچھ قرآن سی روایت کی یہ ترمذی فی ف نہ پڑھی کچھ یعنی تہوڑا بہت صحیح روایت مام عظم اور
 مام شامی نے بھی منقول ہی و بعضوں کی نزدیک مائے پڑھنی حرام ہی و کلمہ سی پڑھنی مام و اگر ساتھ اوردہ شکر کی بغیر خدا و کی پڑھنی جائز ہی مثلاً مقام کبرین
 کہی ہو رہے ہیں **و عن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجہواہلہ البیوت عن المسجد**
قوانی لا أحد المسجد لخالصی لا جنب رواہ ابو داؤد اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 فی ہر و تم یہ و وانی کہوں کی مسجد سی تھیں میں نہیں حلال کرنا داخل ہونا مسجد میں مطلق النفس کی و نہ جنہی کی یعنی خواہ بطریق گذرانی
 کی ہو خواہ بطریق ہرنی کی روایت کی یہ بودا و انی ف یعنی و وانی کہوں کی کہ مسجد طیف ہی ہونی میں رخ او کی و طرف پیر ہو جنہی و
 عائض جہدین سی گذرین یا مٹا فعی و امام الکسری کی نزدیک گذرنا مسجد میں سی جنہی عائض کو جائز ہی و ہر نا نہیں جائز و امام
 غفر رح کی نزدیک گذرنا ہی حرام سی چنانچہ صحیح سی ہی مطلق جائز مسجد میں جنہی و عائض کو منع معلوم ہوتا ہی ہوید ہی بیت کی جمع
و عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صلی و لا کلب فیہ لا جنب و اہ
تہوا و ذوالنسائی اور روایت ہی حضرت علی سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں نخل ہوتی فرشتی کہ میں کہ حسین بصورت یا
 کہ یا جنہی روایت کی یہ بودا و اور نہ انی فی مراد فرشتوں سی ہر شے میں کہ رحمت و برکت لاتی ہیں و ذکر سی کو اوترتی ہیں و صورت سی
 تصویر جاندار کی بدنہ بگہر پر ہونٹل یو ا و چہت و پر دہ کی و پیچونی پرا و قدم کہنی کی جگہ تو جائز ہی و تصویر و خست و غیرہ کی کہ حسین رح
 منہو جائز ہی و راسی ہی تصویر کا سر کش ہو تو جائز ہی سیطرح جو تصویر و زدی جاوی یا تحیر ہو وہ ہی نفع دخل لگے کو نہیں جہان ہم تصویر
 ہوتی میں و سی ہی فرشتی نہیں انی اگرچہ رکنا او کا حلال ہی بلکہ اگر ساتھ ہی کھی و سکوا اگرچہ ستار میں ہو تو ہی جائز ہی کیونکہ اکل ہی علی عات
 قدیر سی ساتھ کہتی ہی میں و لین میں اسکا کرتی ہی و کسی فی انکا نہیں کیا لیکن الفاظ حدیثی داخل ہونا فرشتوں کا ثابت ہوا ابتداء و گزیران
 و کیوں نا بالغ کی ہی کہ میں کہنی جائز میں و کستی خکاری و کہیتی او شاشی کی محافظت کی ہی انی جائز میں سوا انکی منع اور نہ جنہی ہر وہی
 و عادت کری ترک غسل کی زیادہ سستی کی یہاں تک وقت مانکا ہی گذر جاوی و روہ جنہی ہی ہی جنہی نہیں مراد ہی ہر وہ جنہی سی کہ وضو
و عن عائشہ بنیاسیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا یخترنکم الملائکۃ خیفۃ الکافر و الخمر و الخبث
و الجنب لا ان یوضا و اما ابو داؤد اور روایت ہی ہمار بن یاسر سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی میں شخص میں کہ نہیں نزدیک ہوتی
 او کی فرشتی یعنی فرشتی رحمت کی بدن کا فکا و روہ کہ انودہ ہوسا تہ خلوق کی او جنہی گریہ کہ وضو کری روایت کی یہ بودا و انی ف ہر جنہی
 سی بدن کا فکا ہی خواہ زندہ ہو خواہ مردہ حیض اصل میں مردار کو کہتی میں و کافو ہی بنزد مردار ہی کی تو با کھی کہ جس عوامی پڑھ نہیں کرتا
 نجات سی مثل شراب و سر و غیرہ کی و خلوق یک خوشبو ہوتی ہی بخیران غیوسی ہتی ہی و بہت حال و کما منع ہی مرد و کونہ عورت کو و
 فرشتی میں ہی نہیں نزدیک ہوتی کہ اس میں خونت پانی جاتی ہی و شہادت ہوتی ہی حور تو کی ساتھ و اس میں اشارہ ہی سیکو جنہی لغت
 لری سنت کی اگرچہ بیابان میں فی الا و خوشبو لگائی ہونی اور غت والا لوگون میں ہو لیکن حقیقت میں نجس ہی و کستی سی یا کھی میں

جَمِيعًا وَادَّاهُ اللَّهُ النَّسَافَ وَرَدَّ أَحَدُ فِي أَوَّلِهِ هَلْ أَنْ يَمْسُطَ أَحَدًا كَلَّ يَوْمَ كَوْنِهِ فِي مَعْلَسَيْنِ وَادَّاهُ بِنَ مَلْجَةٍ عَنْ عَيْنَيْهِ لَمْ يَنْتَهِ
 اور روایت ہے حمید میری کہ ہا قات کی منی ایک شخص سی کہ صحبت کہی تھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر جس سے جنت کہی ہو میری کہہ دو
 کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ باوی عورت ساتھ بھی بولی پانی غسل مرد کی یا باوی مہ و ساتھ بھی بولی پانی غسل عورت کی یا دیکھا
 لی اور چاہی کہ جلوہ بین و نو کہی روایت کی بود او و اور سانی لی اور زیادہ کہیا احمد لی اول سے بیٹ میں رخ کیا حضرت لی یہ کہ لنگھی کر سی
 ایک ہا ہر روز یا شب کر سی غسل کی جگہ میں اور روایت کی یہاں جن جن جن عبد بن مسعود سی ف ہر روز لنگھی کر لی منع فرمائی سی لی
 کہ یہ طریقہ بنا و سوار و انوکھا سی سنت میری کہ ایک روز در میان لنگھی کیا کر لی و غسل کی جگہ پنا کہ منع سی لی کہ اس سی و سواس پیدا
 ہوتا سی ۔ **باب احکام المیاء** باب بی حکام پانی کی **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَنْقَسِلُ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ
 مُسْتَدْرَكَةٍ قَالَ لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُثٌّ قَالُوا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَادَّى لَهُ تَنَادُّوْا
 روایت ہے لی ہریرہ سی کہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پش ب کر سی ایک ہا ہر روز یا شب کر سی بولی کی ایسا کہ نہیں جاری ہو تا پہر غسل کر سی
 اوسین یعنی وری غافل سی کہ پش ب کر سی پانی میں اور یہ اوسی سی بنا و تی وایت کی یہ بخاری سی مسلم لی اور ایک ایت مسلم لی میں فرمایا کہ نہ ہو
 ایک ہا ہر روز یا شب کر سی بولی میں حالت میں کہ وہاں ہو کہ لو کون لی لطف کر سی سی ہو میری کہ یا یولی و حسین یعنی کر سی ہو لیکر یا ہر پانی کی ہا
 ف مراد پانی سی بیان پانی قلیل سی کر تیر ہو جگہ جاری ہا کہتا سی و نجس نہیں ہوتا پش ب غیرہ سی و بنا نا اوسین جائز سی و بعضہ ان کی ہا
 کہ اکثر سی ہو اگرچہ و نجس نہیں ہوتا لیکن و حسین پش ب کر نا خوب نہیں شاید کہ و سل کہیا کہلی و رہی پش ب کرین و عادت اسکی کہ پانی رزق نہ
 پانی تنہا ہو جاوی یعنی رنگا و نہ و اور بوجہل جاوی ہیں و یہ تقدیر اول کی معنی ہے صورت میں کہ پانی کہ ہو و سی ہی جنت کی سی ہی طہری پانی
 نجس ہو جا تا سی و اور یہ تقدیر ثانی کی معنی ہے کہ پانی جت ہو و سی ہی کر است کی سی ہی و حقیقت و تشریح کی کی بیان کر علی نشانہ و عالی و
 قید جاری ہو نیکی اس لی نکالی کہ جاری نہاست کی بیسی نہیں ہوتا و لکھا سی همان کہ یہ تمام تفصیل نہیں لی رات کو نہاست جت پنا
 میں مطلق کہ و اور منوع سی اصل خوف جت است کہ کہتی میں رات کو دین نمی جن جہان پانی ہوتا سی کہ اقال الشیخ ابن حجر المکی و غیرہ شیت
 معلوم ہوا کہ اگرچہ پانی میں نہ رالی پانی لینی کی ہی ستمل نہیں ہوتا و اگر نہ رالی و حسین با و ہو و و سکون جت سی عمل ہو جا تا سی
 و عن جابر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمُوتَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الرَّكْدِ مَرَدَّاهُ مُنْكَرًا اور روایت سی جابر
 سی کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پش ب کر سی پانی ہر روز یا شب کر سی میں وایت کی یہ سلم لی و عن الشافعی بن یزید قَالَ
 نَهَيْتُ بَنِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أَخِي وَجْهٌ قَسَمَ رَأْسِي دَعَاكَ بِالْبِرْكَهَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ
 فَشَرِبَ مِنْ دُونِهَا ثُمَّ كَفَّ ظَهْرَهُ فَظَرَفَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ مِنْ دُونِهَا ثُمَّ كَفَّ ظَهْرَهُ فَظَرَفَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ مِنْ دُونِهَا ثُمَّ كَفَّ ظَهْرَهُ فَظَرَفَ عَيْنَيْهِ
 اور روایت ہے شافعی بن یزید سی کہ ایک سی مجھ کو غلام میری طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اسی سول خدا کی تحقیق جابر بخاری یا ہر پانی
 پیر میری سر پر و عاکی میری ہی ساتھ برکت کی ہو وضو کیا پس یا مینی پانی وضو حضرت کا ہر کرا جو امین چھی پشت نہت کی پل کہا میز
 طرف ہر نوشکی و میان ہو نہ دون و یکلی مانند گندی چہ پریشکی وایت کی یہ بخاری یا ہر پانی وضو کی سی مراد سی جو وضو
 کی بعد برتن میں پھر نہ ہو کہ اعصار وضو کر جا تا تھا و و نہت غسل چہ پریشکی گندی کی تھی ہیتا و مقداریں مہر نہت و سکون سی

زمین سے تو پاک ہو جاتا ہی ورنہ پیدہی رگڑنی سے نہیں زایل ہوتی و راہب یوسف اور امام شافعی کی نزدیک سچ قول قدیم کی مراد عام
 ی مینی خشک ہو یا زگرانی زمین کی سی پاک ہو جاتا ہی و قوی شیخ غفری میں اور قول ابی یوسف ہی کی ہی کہ تندرہ نجاست جو تاد روز ملک اگرچہ
 خوب طرح زمین سے گڑی تو پاک ہو جاتی ہی و قول جدید امام شافعی کا یہ ہے کہ جو چاہی ہی اپنی ہی و یہ اختلاف نجاست تندرہ ہی میں ہی
 کو بر و غیرہ اور غیر تندرہ کا مثل شب شرک وغیرہ کی ہو چاہی حب ہی بالاتفاق ع ع و ع ع ن س م ت ق ا ل ت ہ ا م ر ا ہ ا ن ا ط ی ل
 ک ی ن ی و ا م ش ی ف ی الم ک ا ب الق د ی ر ق ا ل ت ق ا ل ر س و ل اللہ ص ل ی اللہ علیہ و س ل م ع ن ا ب ی ط ی ق ر ہ ق ا ب ع د ہ م ر ا د ہ ا ح م د
 و ق ا ل ت و ا ل ت ر م ی د ی و ا ب و د ا و د و ا ل د ا م ر ح ی و ق ا ل ا ل م ر ا ہ ا م و ل ی د ا ب ر ہ ی م ب ن ع ب د ا ل ر ح م ن ب ن ع و ف
 اور روایت ہی مسلم ہی کہ اس مسلکی یا کسی عورت کی تحقیق میں نہ راز کرتی ہوں امن بنا اور چلتی ہوں چہرہ مکان پاک کی کہ امام سلمی فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سچ جواب مثل اس سوال کی پاک کرتی ہی و سکو و چیز کے بعد سکی ہی وایت کی یہی حملہ و راہلک و ترندی و راہب
 اور دارمی نے اور کہا بودا و اور دارمی نے وہ عورت پوچھنی الی تنہی م ولد ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ف پاک کرتی ہی و چیز کے بعد سکی
 ہی یعنی بعد اسکی کہ جب پاک میں راہ چلی اور خاک دہن کو پونھی پاک ہو جاتا ہی یہ حکم نجاست خشک کی حق میں ہی خشک نجاست کے کھوکھو لکھاوی
 اور پاک زمین میں پر چلی تو زمین میں لگ کر چڑھ جاتی ہی و پاک ہو جاتا ہی یہ حکم خشک نجاست کی حق میں اس ہی کہتی ہیں کہ اجماع ہی علماء
 کا ہے کہ کپڑا پید ہو جاوی تو پاک نہیں ہوتا بغیر ہونی کی بخلاف جو تہ موزہ کی کہ ایک جماعت تابعین کی اور گئی ہی کہ پاک ہو جاتی میں ساتھ
 رگڑنی کی اگرچہ نجاست تر ہو وی جیسا کہ قول امام شافعی و راہب یوسف کا معلوم ہوا اور نام عورت پوچھنی الی کا معنی یہ ہی ع ع
 و ع ن ا ل م ق د ا م ب ن م ع د ی ک ر ب ق ا ل ک ہ ی ر س و ل اللہ ص ل ی اللہ علیہ و س ل م ع ن ا ب ی ط ی ق ر ہ ق ا ب ع د ہ م ر ا د ہ ا ح م د
 علیہا م ر ا د ہ ا ب و د ا و د و ا ل د ا م ر ح ی و ق ا ل ا ل م ر ا ہ ا م و ل ی د ا ب ر ہ ی م ب ن ع ب د ا ل ر ح م ن ب ن ع و ف
 چمری و رندون کی سی اور سوار ہونی سی وں پر روایت کی سید ابو داؤد اور نسائی نے ف رندی مثل شیر و چیتہ وغیرہ کی اور سوار ہونی
 سی وں پر مراد ہی سبھا کر مینہا او پرا زین پر ڈال کر سوار ہونا وں پر اور سبب سکی منع کا یہ ہے کہ یہ عادت متکبروں کی ہی پس یہ ہی
 تخریبی ہی و جو کہتی ہیں کہ بال مراد کی غص میں باغت سی پاک نہیں ہوتی او کی نزدیک یہ ہی تخریبی ہی ع و ع ن ا ب ی ط ی ق ر ہ ق ا ب ع د ہ م ر ا د ہ ا ح م د
 ا م ا م ہ ع ن ا ب ی ط ی ق ر ہ ع ن ا ب ی ط ی ق ر ہ ع ن ا ب ی ط ی ق ر ہ ع ن ا ب ی ط ی ق ر ہ ع ن ا ب ی ط ی ق ر ہ ع ن ا ب ی ط ی ق ر ہ ع ن ا ب ی ط ی ق ر ہ
 و ا ل د ا م ر ح ی و ا ن ا ل م ر ح ی و ا ن ا ل م ر ح ی و ا ن ا ل م ر ح ی و ا ن ا ل م ر ح ی و ا ن ا ل م ر ح ی و ا ن ا ل م ر ح ی و ا ن ا ل م ر ح ی و ا ن ا ل م ر ح ی و
 حضرت نے استعمال چمری و رندون کی سی روایت کی سید احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ترندی و دارمی نے یہ کہ چھائی ہوں چمری
 سنی اس ہی منع کیا و ع ن ا ب ی ط ی ق ر ہ ق ا ب ع د ہ م ر ا د ہ ا ح م د ع ن ا ب ی ط ی ق ر ہ ق ا ب ع د ہ م ر ا د ہ ا ح م د ع ن ا ب ی ط ی ق ر ہ ق ا ب ع د ہ م ر ا د ہ ا ح م د
 مول چمری و رندون کا روایت کی یہ ترندی نے ف مول چمری و رندون کا معنی چھا اور مول لینا اور کا کمرہ ہی کہ یہ بن ملک نے اور
 نہ سبب لی طح کا ہی و رفاوی قاضی خان میں یہ ہی سچ طبع دن مراد کی بطل ہی و باغت کی اور بعد نظر و ام کی اصل شمع میں غصی چوٹی
 ہی عبارت مذکورہ چوٹی کی گئی ہی ع و ع ن ا ب ی ط ی ق ر ہ ق ا ب ع د ہ م ر ا د ہ ا ح م د ع ن ا ب ی ط ی ق ر ہ ق ا ب ع د ہ م ر ا د ہ ا ح م د
 لا ش ف و م ر ا ل م ی ک ہ ی ا ہ ا ب ی ل ا ع ص ی ب ا ل ت ر م ی د ی و ا ب و د ا و د و ا ل د ا م ر ح ی و ا ن ا ل م ر ح ی و ا ن ا ل م ر ح ی و
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہ نہ دفع کو تم مراد سی سانچہ چمری کی اور چمری کی روایت کی یہ ترندی و راہب یوسف کا معلوم ہوا اور نسائی اور ابن ماجہ نے

ف یعنی ساتھ چری و پڑھی مردار کی پہلی دباغت کرنی ہی نفع نہ لو اور بعد دباغت کر کے جائز ہی کثرتیوں ہی یہ بات معلوم ہوتی ہی
اور اکثر علما کا یہی مذہب ہی ہے ع و عَن عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَرَ بِحُلْوَةِ اللَّيْلِ
إِذَا لَبِغَتْ وَاهُ كَالَّذِي أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا یہ کہ فاعن اوٹھا یا
جاوی ساتھ چری مردار کی جبکہ دباغت کیا جاوی روایت کی یہ الکل و ابوداؤدنی ف چری مردار کی حقین امام مالک سی دروہین
ہیں ظاہر تر روایت یہی کہ بعد دباغت کی پاک ہو جاتا ہی لیکن استعمال نہ کیا جاوی گزیر چیزوں خشک کی و رپانی کی اور سوار پانی
کی اور تیل چیزوں میں نہ استعمال کیا جاوی ع و عَن مَيْمُونَةَ قَالَتْ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ
يَجُوزُونَ شَاةَ كَلْبٍ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَّأْهُمْ ثُمَّ إِيَّاهُمْ قَالُوا أَفَإِنَّ
مَيْمُونَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْهَرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرْظُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی میمونہ سی کہا کہ گزری ہی صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنی شخص قریش میں گھسکتی ہی ہی بکری ہوئی ہوئی کو مانگہ یعنی کہ ہی
کی پس فرمایا و اعلیٰ اوٹکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا شکلی بیا ہوتا مٹی چمرا سکا عرض کیا اوہوں کی تحقیق یہ مردار ہی عینی فوج
کی ہوئی نہیں ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک کرتا ہی سکوپانی اور پتی کیکر کی معنی دباغت النسی ہو جاتی ہی روایت
کی یہ احمد اور ابوداؤدنی ف یعنی سی سی طہارت کا حاصل ہو جاتی ہی پس طہارت منحصراً یہ نہ ہوتی بلکہ دھوپ وغیرہ سی ہی
ہو جاتی ہی لیکن صحابیوں ہی جیسک بیان فرمائی ع و عَن سَلَمَةَ بْنِ الْحَبَقِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَاءَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ فَذَاقُوا رُبَّهُ مُعَلَّقَةً فَسَالَ الْمَاءُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْمُونَةُ فَقَالَ دَبَّاهُ
كَلْهُنُهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سلمہ بن محبق سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی غزوہ تبوک
میں وہ پرگہ ایک شخص کی پس نہ ناگہان شک نہی لگی ہوئی پس ناگہانی ہی کہا لوگوں کی و اعلیٰ حضرت کی اس حال میں تحقیق یہ مردار
یعنی چمڑہ دباغت کیا ہوا مردار کا ہی پس فرمایا دباغت اسکی پاک کرنا ہی اسکی ہی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤدنی **الفصل الثالث**
فصل میری عن امرأة من بني عبد كشميل قالت قلت يا رسول الله إن لنا طريقاً إلى المسجد منبتة فكيف
نفعل إذا مطرنا قالت فقال ليس بعد هذا طريقاً هي أطيب منها قلت بلى قال فهذه بهذه رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ایک عورت سی کہ اولاد عبد الاشہل کی سی ہی کہا کہ کہا میں ہی سول خدا کی تحقیق و اعلیٰ جاری ہی راہ طرف مسجد
گندی سی پس کس طرح کریں ہم جو وقت کہ مینہ برسائی جاوین کہا اوس عورت نے فرمایا حضرت کی کیا نہیں چچی و سکی کوئی راہ کہ وہ پاک ہو
اوس سی کہا میں مان فرمایا کہ پس یہی بدل ہی اوسکی روایت کی یہ ابوداؤدنی ف یعنی گندی راہ سی جو نجاست لگتی ہی و پڑا
پاک میں آتی ہی اوس نجاست سی پاک ہو جاتی ہی بسبب گرمی جانی کی زمین پاک پر یعنی اس حدیث کی اور حدیث شام سلمہ کی و دوسری فصل
میں گزری قریب قریب ہیں شاید یہ تندر نجاست کی خمیں فرمائی ہو کہ جو اور موزہ کو لگی تو یوں پاک ہو جاتی ہیں و پڑا اور
مثل اوسکی جو تار کچی کو یا بعض بن وغیرہ کو لگی تو بغیر ہونی کی نہیں پاک ہوتی اور سیطرح کچی میں سی نجاست تندر ہی خمیر
و ہونی کی نہیں پاک ہوتی ع و عَن عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا نَصْلٌ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
لَا تَنُوضُّهُ مِنَ الْمَوْطِئِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا نماز پڑھنے

ہم سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ وضو کرتی تھیں جو چھٹی ہوئی تھیں یا تو زمین پر چلتی سی روایت کی جیسے تیرہویں میں
 یعنی یا تو وہ چوتھو جو نجاست میں ہر جا یا بسبب چلتی راہ کی توجہ ہوئی یا وہ کو پیشکش نجاست کی حقیر کیا کہ وہ اگر کھاتی تو پاک زمین
 پر چلتی سی پاک ہو جاتی حاجت ہو نیکی زمین تھی ورنہ نجاست جو کھجوا وی سب نما کی نزدیک ہو جائیسی یا مردہ پر سی کہ کرد وغیرہ کھجوا
 تو ہوتا نہیں ت ح وعن ابن عمر قال كانت الكلاب تقبل دلو في المسجد في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فلم يذكروا آبئشون شيئا من ذلك رواه البخاري وروایت ہی بن عمر سی کہا کہ تھی کئی آن جاتی مسجد میں تبع زمان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نہ تھی صحابہ کہ وہ ہوتا ہوا کہ بسبب اسکی روایت کی یہ نجاستی فی حدیثی تبارک اسلام میں کہ وہ اس مسجد
 میں ہوتا کسی کسی کئی خشک چلی آن تھی بن ہوا او کھاد و نجاستی تھی یہ وازہ لگا احتیاط ہوتا اسکی ت ح وعن البراء قال
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بأس بهول دلو كل كفه وفي رواية جابر قال ما اكل كفه فداكاس يولم رواه أحمد والدارقطني
 اور روایت سی بزر سی کہا و یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زمین مضائقہ نہایت بے خوف کی کہ باہر جاو کھی شہد کا اور بچہ روایت جاری
 یون کی کہا و خانو کہ کہا یا جاو سی کوشت و کباب زمین مضائقہ نہایت بے خوف کی کہ روایت لی یہ احمد و دارقطنی فی حدیثی
 سی مسک دیا سی امام مالک امام احمد اور محمد و بعضی شافعیین کہ پیش پاؤں جانور و کاکہا جاتی میں پاک سی و امام عظیم اور امام ابو
 یوسف و سب علماء کی نزدیک نجاست مخفی نہ کہتی ہیں کہ اسکی مقابلہ میں یہ حدیث عام واقع ہوتی سی ہشتر موارن النبول فان كان من
 القبر نهني باكي حاصل کرو پشای سی اس سی کہ اکثر عذاب قرآنی سی ہوتا سی جو سب کی پیش پاؤں جن علوم متوہا سی میں احتیاطی حاجت سی
 کہ اسکو ہی نہیں کہیں و عن باب المسح على الخفين ابیچ بیان مس کرنی کی موز و نہ پرف مس موز و کاکہا جاتی سی ساتھ
 سنت اور آثار مشہور کی اور نصیر کی ہی ایک جماعت فی حافظوں حدیث کی سی کہ حدیث مس موز و کی متواتر سی و جمع کئی میں
 بعضی محدثوں فی راوی و سکی صحابی سی تھی سی زیادہ ہوتا میں کہ عشر و بشرہ سی و زمین میں و راہی لہر لہر کہا کہ زمین جانتا میں علماء سلف سی
 کہیکو کہ اوسنی اکا اسکا کیا ہوا دسین بعدی لی کہا کہ شرفا یعنی عظیم کو یا مینی کہ سب عقادہ کا کہتی تھی و اگر مینی کہا کہ خوف کفر کا سی بھی و بیکر
 قبول نہ کہی مس موز و کو سبکی حدیثین کہ اسباب میں رد ہوتا میں بچہ معنی تو ان کی میں امام ابو حنیفہ کی کہا کہ قابل ہو میں ساتھ مس موز و کی یہ تنک
 کہ یہ چندین حدیثیں بھی سند و ثقیل آفتاب کی بعد سکی جانا چاہی کہ مس کرنا موز و برخصت سی و در ہونا پاؤ کا غریب یعنی ولی و در ہونا چہ کہ جو کوئی
 عقادہ نہ کہی مس موز و کا وہ مبتدع سی لیکن جو کوئی عقادہ کہی و مس نہ کری سبب یہ کہ وہ تو اب یا جانا ہی ہو بلکہ یہ میں کی علماء کو اختلاف ہیں کہ
 مس کرنا موز و پر افضل سی و اسکو و نا کر پاؤ و ہوتا فضل میں جنہوں لی تو کہا کہی مس کرنا افضل سی کہ یہ کہ میں ہی اچ بعت کا یعنی و فضی خارج کا
 و طعن کرتی میں سپر چنانچہ مختار زہد بلایم حد کا یہی اور امام نووی فی کہا کہ نہایت ہی علماء میں شافعی کا یہی کہی و ہونا پاؤ کا افضل سی سلی کہ یہ
 اصل سی لیکن شرط یہی کہ ترک نہ کری مس کو اور صاحب غر السعادت فی کہا کہ انحضرت کو کلف تھا دو نو چیز و زمین اگر موز و پہنی ہوتی نہ
 و تارنی پاؤ و ہونکی ہی و اگر پہنی ہوتی موز و نہ پہنتی مس کی ہی و علماء کو اختلاف ہی میں لیکن اچہا ت ہی سی کہ موافق سنت
 کی ہونی فی کلفی کہلی سباب میں و ع الفصل الاول فصل بچہ عن شریح بن ہانی قال سالت
 علي بن ابي طالب عن المسح على الخفين فقال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة ايام و كذا اليهم
 للمساكين و يوقا و كذا للمفقير رواه مسلم و روایت ہی شریح بن ہانی سی کہا کہ پوچھا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ

اکی سی مت سح کرن کی سی موزون پرس کہا حضرت علیؑ نے مت پھرانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جن دن اور تین ات ساقول ہی
 اور ایک دن اور ایک ات مت سح کی ہی وایت کی یہ سہلم فی ف یعنی ساتو تین دن اور تین ات تک سح کیا کری اور تقیم ایک ات دن اور اتہار اس
 مت کی جہور علما کی نزدیک وقت سی ہی کہ جب وضو توئی مثلاً ایک شخص فی دو پہر کو وضو کر کر سوزہ پہنا اور وضو تو تا شام کو تو شام سی
 ایک دن ایک ات گنی گاع وعن المغیرۃ بن شعبۃ انا عزام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوة تبوک قال للمغیرۃ
 فتبرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل الغایت فحلت معہ اداۃ قبل الغیر فلما رجع احدث اھرنی علی یدیک
 من اداۃ فغسل یدیک ووجھہ وعلیکہ جبہ من صوفی ذھب تجسر عن ذراعینہ فصاق کھ الجبۃ فاخرج یدیک من
 تحت الجبۃ والقی الجبۃ علی منکبیک وغسل ذراعینہ ثم مسح یناصبتہ وعلی العمامۃ ثم اھویت لانیزع خفیک
 ففکد غما فانی اذ حلتھا طاهر تین فمسح علیھما ثم سرب و رکبت فالتھمتا الی القوم وقد قاموا الی الصلوۃ
 ویصلی بھم عبد الرحمن بن عوف وقد سرب بھم رکعة فلما احتسب الی النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم ذھب یناخر فاوماء الیک فاذکرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدثی الرکعتین
 معہ فلما سلم قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقنت معہ قد رکعتا
 الرکعة الکی سبقتا رواہ مسلم اور روایت ہی مخیر بن شعبہ سی کہ تحقیق او نہوں فی جہاد کیا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم کی جہاد بتوک کا کہا مخیر فی پس نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف پانچ خانہ کی پہلی ٹھوکی پس وٹھائی مینی ساتھ او کی جہاد پس
 جب پہری شروع کیا مینی پانی ڈانا ہاتون او کی پر جہاد سی پس ہوئی دونوں ہاتھ اپنی اور موہنہ اپنا اور تہا اون پر جہاد کا شروع
 کیا کہوں ہاتون اپنی سی پس تنگ ہوئیں آستین جب کی پس نکال ہی دونوں ہاتھ اپنی نیچی جب کی سی اور والد یا جبہ کو اپنی موہنہ پر اور ہوتے
 دونوں ہاتھ پر سر کیا اپنی پیشانی پر یعنی چوٹیاں حصہ سر پر اور گہری پر پچھلے کیا مینی ناخا لون میں و نون ہوز او کی پس نو یا چوڑے
 او کو پس تحقیق مینی پہنا تہا او کو اس حالت میں کہ پاک تہی یعنی پانچویں سح کیا اون پر پر ہوا ہوئی اور ہوا میں پس نہی ہر طرف قوم کی
 اور تحقیق قوم کھری ہوئی تہی طرف نماز کی یعنی نماز صبح کی اور نماز پڑھوائی تہی او کو عبد الرحمن بن عوف اور تحقیق پڑھوائی تہی او کو ایک
 رکعت پر جبکہ معلوم کیا انا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کیا بھی مینی کا یعنی حضرت است کریں پس اشارہ کیا حضرت فی طرف او کی
 کہ یونہی کھڑا رہ پس پانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رکعتوں میں سی ساتھ او کی یعنی دوسری رکعت میں اقتدا کیا او کا پس سلام پر عبد الرحمن
 فی کھڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑا ہو میں ساتھ او کی پس ہی مینی وہ رکعت کہ گئی تہی ہی وایت کی یہ سہلم فی ف حضرت صلی
 فجر کی پانچ خانہ تشریف لیگنی اس میں دبل ہی سہر کہ سب ہی کہ پہلی داخل ہوئی وقت عبادت کی ہی سامان عبادت کا دست کر لی اس حدیث
 یہ ہی معلوم ہوا کہ اگر کوئی وضو کروا دی تو جائز ہی در راوی فی بعد ذکر کرنی ہاتون کی دہونگی مونا موہنہ کا ذکر کیا کلی اور ناک میں
 پانی دینا ذکر کیا اختصار کی ہی یا از راہ نیان کی یا اس ہی کہ وہ داخل میں موہنہ کی حد میں اور گہری پر سر کر لی یہ یعنی میں کہ چوٹیاں
 سر پر سر کر راوی سنت کی ہی بجائی سح تمام سر کی گہری پر کر یا تحقیق اس کی باب او مونا میں ہو چکی ہی اور دوسری رکعت میں اقتدا کیا اس
 معلوم ہوا کہ ایک شخص افضل اپنی سی کم درجہ والی کا اقتدا کر تو جائز ہی در یہ ہی معلوم ہوا کہ معلوم ہونا امام کا شروع نہیں ہونے دی لہی
 کا کہ وہ کہنی تہی شرط ہی اور اخیر حدیث سی یہ معلوم ہو کہ جب کی کوئی رکعت امام کی ساتھ پڑھی عبادی ہو سکی ادا کی ہی تب او ہی

اور ابو داؤد نے اس طرح موزہ کا یہ بھی کہ امین ہاتھ کی انگلیاں ان میں پانچ پر رکھی اور بائیں ہاتھ کی بائیں پانچ پر رکھ کر پیر
 اور می و کھونٹوں کی اوپر تک اور انگلیاں چھدی کہیں پس سنونق یہ طریقہ ہی اور اگر مس کیا ساتھ ایک دھکی کی میں ہا کہ برابر یا پانی لیتا گیا اور
 برابر نئی جگہ پر سیر تو جائز ہو جاوے گا اور نہیں تو نہیں اور ویت ہی طرح کی خضین لکھی میں جو چاہی وہیں کیہلے ع و عنہ قال کو خلا
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَّيَّ عَلَى الْحُجُورِ بَيْنَ الثَّلَاثِينَ دَاوُدَ أَخْمَدُ وَالْزُّهْرِيُّ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور وایت ہی نہیں
 سی کہا کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مس کیا اور چوبیسین کی ساتھ غلین روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف
 قاسوس میں لکھا ہی کہ چوبیسین میں اغاؤ پانچ کو یعنی سبکو بیان جواب کہتی ہیں اور اسکی کسی قسم میں چلی میں تفصیل اسکی خوب لکھی ہی بعض
 حکام اسکی بیان کر رہی ہیں کہ مذہب خفی میں سے درست ہی چوبیسین پر اگر چوبیسین مبلد ہوں یعنی اوپر تلی و نکی مہر الکا جو پھل ہوں میں سے
 فقط خفی ہی چھڑا ہوا تخمین ہوں اور تفسیر خضین کی یہ بھی کہ اس سے حل اسکی ایک نسخہ اور ٹہری ہی پٹلی پر بغیر اندلی و نہ کہ لالی دلی مذکور
 اسکا اور پانی اور سین میں نہیں و چلی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر چوبیسین غلین خضین ہوں تو اوپر سے چوبیسین میں غلین چوبیس
 درست ہو گا کہ تخمین ہی ہوں مام شافعی کی نزدیک چوبیس چوبیسین اگر چہ فعل جو پس یہ حدیث محبت ہی و نیز اور اس پر مس کرنا روایت کیا
 گیا ہی حضرت علی و ابن مسعود اور انس بن مالک و حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم ہی و مرار غلین سے دو احتمال ہیں ایک یہ کہ مراد پانچین
 میں یعنی مس کیا جو میں پر ساتھ پاؤں کو کیوں کہ یہ چوبیس کی پاؤں میں فقط تسبیح ہی لگا ہوتا ہی فتح مس کا نہیں اور دوسری مراد یہ ہے کہ مس
 کیا اور چوبیسین پر کہ اوکی بھی چھڑا لگا تھا ع و دفتار مولانا **الفصل الثالث** فصل میں عن النبی قال من شط
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّ الثُّغَيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَسَيْتَ قَالَ بَلْ أَنْتَ لَسَيْتَ لِهَذَا أَمْرًا فِي سَرَاتِي
 عَزَّ وَجَلَّ دَاوُدَ أَخْمَدُ وایت ہی مجاہد سی کہا مس کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے موزہ میں پس لب میں سی
 رسول خدا کی بھول گئی تھم یعنی موزی و تار کر پانچ موزہ کی فرمایا نہیں بلکہ تو بھول گیا بھی ظاہر کی چہ نسبت کر لی ان کی محکمہ ساتھ اسکی حکم
 کیا ہی محکمہ پر سیری غرت والی اور بزرگی والی فی روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے وعن علیؑ انہ قال لو کان الذی بالکرای
 لکان اسفل الخف اولیٰ بالمسح من اخلاؤه وقد رایت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على ظاهري
 خفيته مراد دَاوُدَ أَخْمَدُ وَلِلذَّكَرِ مَعْنَاهُ اور وایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی یہ کہ کہا اگر ہوتا دین
 ساتھ عقل کی التہ ہوتی بھی کی جانب موزہ کی بہر ساتھ مس کر نکلی اور ہر جانب اسکی سی و تحقیق کیا بائیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کو کہ مس کرتی تھی اور ہر جانب موزہ اپنی کی پر روایت کی یہ ابو داؤد نے اور امی فی معنی اسکی ف اور ہوتی بھی کی جانب موزہ کی تہر
 ساتھ مس کی اس میں کی بھی کی جانب سناٹ غیر بر پڑتی ہی میں بالائی و رہتہ انی اسکی والی و راستہ معلوم ہوتی ہی اگر عقل کی لیکن
 شرع میں عقل کو دخل نہ دینا چاہی بلکہ عقل کامل تابع ہوتی ہی شرع کی کیونکہ عاجز جانتی ہی بنی کو ریافت ان حکمتوں البیسی میں عقل
 کو چاہی کہ یہ نوع تابع شریعت کا ہی تابع عقل کا نہ ہو وی کہ جو گراہ ہوتی میں قسم کفار سی و حکما سی و اہل جوار ہی یہ بیہوش بہت عقل پر
 کی گراہ ہوتی میں ہ ف موزہ اگر بعد چھوٹی میں و انگلیوں پانچ کی پست جاوی تو اوپر سے مس کرنا درست نہیں ہوتا اور اگر بات نہ ہوتا
 تہو را کہی جائی سی پہا کہ اگر اسکو جمع کرین تو میں انخت کی قدر ہو جاتا ہی و سپر ہی درست نہیں و اگر دھونڈی تہو را سی میں
 و اگر اسکو جمع کری تو اس قدر ہو جاتا ہی تو اسکا اعتبار نہیں سے اوپر درست ہو گا اور تو مٹی ہی مس کو و چونکہ تو مٹی ہی و نگو کو اور

بہنسی مجھو جانتا اور ہمیں بانی فرمایا لازم ہی تجھ کو مٹی یعنی تھیم اوس سی پس تحقیق وہ کافی ہی تجھ کو دینا چاہتا تھا اور اس کے بعد
 قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي أَجَبْتُ فَلَمْ أُصِبْ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ مَا تَذْكُرُ إِنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ
 فَأَمَّا أَنْتَ فَكُنْتَ تَصَلِّي وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَصْلَيْتُ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا فَضَرَبَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهِ الْأَرْضَ وَكَفَّ فِيهِمَا شَمَّ مَسَمَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّ بِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 وَابْنُ سُلَيْمٍ أَخْبَرَهُ وَقِيلَ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِكَفِّكَ الْأَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ تَمَسُّمَ لَهَا وَهَكَذَا وَكَفَّكَ أَوْرُو رَوَايَتِ هِيَ
 عماری کہا یا ایک شخص طرف حضرت عمرؓ مٹی خطاب کی پس کہا تحقیق جو امین جنبی و زمین یا مینی بانی یعنی آیا تھیم کروں یا کیا کروں پر
 کہا عاملی واسطی عمر کی کیا نہیں یاد کرتی تم تحقیق ہی ہم بچہ سفر کی میں اور تم یعنی و رہم و زمین جو بی پس تہی نماز نہیں پڑھی اور میں تو ناخاک
 میں اور نماز پڑھی پھر ذکر کیا یہ یعنی سالاحال رو برو حضرت نبی صلعم کی فرمایا سوار اسکی نہیں کفایت کرتا ہی تجھ کو اس طرح سی پس مٹی ہی صلعم کی
 دونوں ہاتھ اپنی زمین پر اور پھونکا مٹی و زمین پر مس کیا ساتھ دونوں ہاتھ اپنی پر اور ناتون اپنی پر روایت کی یہی چار اور صلعم میں ہاتھ اسکی
 اوسیع اسکی پہر ہی کہ کہا سوار اسکی نہیں کفایت کرتا ہی تجھ کو یہ کہ ماری فون ہاتھ اپنی زمین پر پھر پھونکی پھر مس کر سی ساتھ دونوں ہاتھ
 ہونہ اپنی پر اور ناتون اپنی پر اس حدیث میں جواب حضرت عمرؓ کا مذکور نہیں لیکن یا سی یہ بعضی طرق حدیث کی کہ حضرت عمرؓ نے وہی شکل جواب
 دیا لاتصل یعنی نماز پڑھ جب تک نہ پاوی بانی مذہب عمرؓ کا ہی تھا کہ جنبی کی مٹی تھیم نہیں اور ممکن ہی کہ حضرت عمرؓ جو سکوت کیا بھول گئی
 ہوں حکم تھیم کا جنبی کی مٹی پس عاملی سارا قصہ بیان کیا تا اوس سی یاد آج و مٹی جانتی کی مٹی ہی تھیم چاہی و پس تہی نماز نہیں پڑھی مٹی اس
 توقع یہ کہ بانی مٹی کا جلی جانی وقت کی یا اس اعتقاد پر کہ تھیم قائم مقام وضو کی مٹی غسل کی و یہی بات ظاہر ہی سبب اس اعتقاد کی کا یہ
 تھا کہ اوکو بہت سلاچی طرح معلوم نہ تھا اتفاق ہوا تھا حضرت سی سوال کرنے کا یہی اعتقاد اور وہاں تھا سبکی نزدیک تھیم قائم مقام غسل کی ہی
 اور میں تو ناخاک میں یعنی و نہون لی جانا کہ جنبی بانی غسل میں تمام اعضا پر مٹی یا مٹی سی مٹی کی پھانی چاہی اور ہاتھ اس مٹی پھونکی کہ مٹی نہ
 کو لک کر نہ ہونہ بگر جاوی کہ وہ حکم شلہ میں ہی مثلاً کہتی ہیں کہ کی پیدائش کی جان کو پس بعض فرقہ جو یہوت و غیرہ موندہ کو مٹی میں منع ہی وہ
 یہ حدیث لالت کرنے ہی ہے کہ تھیم میں ایک ضرب کافی ہی جیسا کہ مذکور ہے کمالی امام عظیم اور امام مالک و امام شافعی کی نزدیک وضو چاہی
 ایک موندہ کی ہی و ایک ہاتھ کی مٹی کہیں تک پس توجہ اس حدیث کی نتیجہ محلی الدین نووسی لی یون کی ہی مقصد حضرت کو خط بیان ہے تھا
 و خصوصاً ضرب کی و کہا وین عمار کو کہ اس طرح کر یا کہ جانتی کی ہی تو ناخاک میں ضرور نہیں پس کیفیت ساری تھیم کی بیان کی منظر تھیم و سطح عمار
 تعلیم یہی کہ روایت کی اسی ہی و روایتیں جو عمار سی یہ حق تھیم کی لی ہیا و سین صریح و وضو میں مذکور ہیں و ہر دو احسن سی بیان ذرا صحت یعنی
 ہاتھ کہیں تک میں **ع و عن ابی الجحیم بن الحارث بن الصتمہ قال مررت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یسوی**
فصلت علیہ فلم یرد علی حتی قام الی جدلی فحنتہ بعصا کانت معہ ثم وضع یدہ علی الجدار فمسح وجہہ وذر
ثم ردد علی وکم أحد ہلہ والردایہ فی الصحنین فکان فی کتاب الحمیدی ولکن ذکرہ فی شرح السنہ
وقال هذا حدیث حسن اور روایت ہی ابی الجحیم بن حارث بن صمدی کہا کہ میں حضرت نبی صلعمؐ کے پاس پہنچا اور وہ شاب
 کرتی ہی پس سلام کیا مینی و پھر پیش جواب یا مجھ کو سلام کا یہاں تک کہ کبھی مٹی کی طرف دیا اسکی پس کہنا اوسکو یا تھیم کی کہ تہی ساتھ دونوں ہاتھ اپنی فون
 ہاتھ اپنی دیوار پر پھر مس کیا اپنی موندہ پر اور ہاتھ پھر جواب یا مجھ کو کہا صاحب شکوہ لی نہیں بانی مٹی یہ روایت صحیح میں اور کتاب حمیدی

فی طہارۃ الصوف حتی حارثہ منہم ربیعہ اذی یدلک بعضہم بعضا فلما وجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لک الربیع قال یا ایہا الناس اذا کان ہذا الیوم فاغسلوا ولیمش احدکم افضل ما یجد من ذہنہ و طیبہ
 قال ابن عباس سئل جاء اللہ بالخیر وکسبوا غیر الصوف وکفوا العمل ووسیع مسجدهم
 وکھک فضل الذین کان یؤذی بعضہم بعضا من العرق سواہ ابو ذر و ذر روایت
 میں کہ جس کی تین تین آدمی بل اسی ہی میں کہ اوہوں نے ان ہی میں عباس سے اتفاق کرتی ہو کہ نہانا دن بعد کا واجب ہی کہا کہ
 نہیں لیکن بہت پاک ازواج الہی و بہترین اہل و سبب کی کہ نہاوی و جو شخص کہ نہاوی میں نہیں اوپر واجب اور میں خبر دیتا ہوں
 ظہور کے تہ شروع عمل کا یعنی سبب کی شروع ہو چکا چلی کہ ہوا ہی لو کہ بعض صحابہ یعنی جی صوفیوں کا کہ ان ہی میں پیٹھوں پر اوہی
 مسجد میں تھیں جی بہت کی اور نہ ہوا کہ چہ یعنی بنیوں کہ جو کہ اس نکلے غیر جی صوفیوں کے سلم چہ ان گمی کی کہ وہ دن جمعہ کا تھا اور تر
 ہو کہ لو کہ اس میں نہ جی صوفیوں کی یہاں تک پہنچی وہ سی ہوا ہی سبب کی بعضوں نے بعضوں کو سبب کی ہوا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے یہ ہوا یا کہ ای لو کہ سبب کی یہ دن میں نہاوی و چاہی کہ لگاوی کہ تم میں سی بہر او چہ کہ پاوی تل میں سی و خوشبو اپنی سی یعنی تل
 ہوا کہ لگاوی و خوشبو کہ لگاوی ابن عباس نے یہ دیا کہ مال و چہ ہی پوشاک سواہ صوفی کی و کفایت کی گئی محنت کی و کشادگی گئی مسجد
 اوہی و سبب کی یہی بعض و چہ کی کہ ایذا دیتی جی سبب کی بعض و کئی بعض کہ پسینی سی روایت کی یہ ہوا و اوہی و کفایت کی گئی محنت کی
 کفایت کی کہ اوہی و سبب کی یہی کہ و ریح ہوا و جبہ حیش کی بغیر شقت کی و لفظ میں احق بان ہی لفظ بعض کا اور بعض بیان و اکثر پسینی
 لو کہ ان کی کہ ایذا دیتی جی سبب کی ہوا و ریح کی فح ہوا ہی میں حاصل ساری ظاہر میں عباس کا یہی کہ غسل تھا واجب تبدل اسلام میں سبب کثرت
 بدین پسینی کی چہ جب کہ ہم تو سنیں ہوا و جو سبب کا اور سنت باقی رہی جی غسل نہ جہ کہ انت ہی ہوا **باب الحیض** باب ہی چہ
 بیان حیض کی ف حیض کی خنی اغت میں میں جاری ہوا کی و شرع میں مراد ہی و معنی سی کہ جاری ہوا ہی حم عورت کی سی غیر
 جاری و رضنی کی اور جو خون کہ سبب کی کی نکلتا ہی و سکو استحا کہ ہی میں وجہ کہ عیسیٰ ان جاری ہی و سکو نفاس کی ہی و ریح میں
 کی کہ سی کہ میں ان میں و زیادہ و سن ان میں سن میں سن کہ خون کی سو سفید خالص و خون سفید کی ہی یعنی خون حیض کا سرخ ہی تا ہی
 اور سیاہ ہی و ریح اور زرد ہی و زنی کی شک کا اور مانند کیلی و حکم او کا یہی نماز اور روزہ وغیرہ میں گزری و ریحہ منقطع ہوا ہی و سکی کی شک
 کی فضا ہی و ریح کی نہیں **ع ۱ الفصل الاول** فصل ہی عن انس قال ان الیہود کانوا اذا احاصت المرأة فہم
 کہ یؤکلوہا و لہم یؤکلوہن فی البیوت فسال اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم النبی فانزل اللہ تعالیٰ و یسئلونک عن
 الحیض الایہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضعوا کل شیء الا لکم فیکم ذلک الیہود فقالوا اما یؤذیکم ہذا
 ان یؤذیکم من امرنا شیئا الا خالفنا فیہ فجاء انسید بن حضیر و عبید بن شریف فقالا یا رسول اللہ ان الیہود یقولون
 کذا و کذا فلا تجامعہن فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد وجد علیہما فخرجنا فاستقبلنا
 ہدیہ من ابن ابی اسود اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسئل فی اننا ریمہما فسقاہما
 فعدوا انہ لویجد علیہما سواہ مسئلو روایت ہی میں سی کہ کہا تحقیق ہو و ہی جسوقت کہ حائض ہو میں عورتیں او میں
 عورتیں ہی ساتھ او کئی و نہ جمع کہتی و لو کہ ہوں میں میں پوچھا صحابہ میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی حکم

کہہ لیا کہ اونی ساتھ حالت حیض میں جیسکے بیوہ کرتی تھی پس نازل کی اللہ تعالیٰ فی سبیلہ اور سوال کرتی میں تھیں حیض سے عورت ایک ہفتہ پر فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم سب کچھ سواری جماع کی پہلے بھی پہلے بیوہ کو دوس کہہ او بیون فی نہیں ارادہ کرتا یہ شخص یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم یہ کہ چھوڑی سو دین جاری کی کچھ گنہ گنہ لفت کری جاری دسین پس انی اسید بن خضیر اور عباد بن بشر صحابی پر کہا ان دونوں نے اسی
رسول اللہ کی تحقیق بیوہ کہتی میں یا اور یا یعنی یہ پہلا کام و کافل کیا یہ کیا ہنشین کریں ہم اونی پس تغیر و چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم کا یہاں تک کہ گمان کیا ہمیں کہ غاف ہونی اون دونوں پس نکاحی دونوں صاحب پرانی یا انکی تھو دودہ کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عیسیٰ
یہ جب کھلی تو دیکھا کہ کوئی شخص دودہ بطریق تحفہ کی حضرت کی بی لانا ہی میں یہی حضرت نے چھپی و نکی یعنی یا انکی بی ایک شخص کو پس وہ بلا لایا
انکو پس بلایا انکو دودہ یعنی ناعنا یہ حضرت کی معلوم کریں پس جاننا انہوں نے کہ نہیں تھا حضرت ہم روایت کی یہ ہم نے ف ساری آیتوں
بنی اسرائیل عن الحیض قل ہوا دمی فاعزلوا اللہ فی الحیض لا تقرہون حتی یطہر یا یعنی یہی میں صحابہ تجس حکم حیض کا کہہ کہ وہ پید ہی ہر
پس کیو ہو و عورتوں سی حالت حیض میں اور نزدیک ہوا و نکی یہاں تک کہ پاک ہو وین وہ میں جب یہ ہتہ اور تھی حضرت نے اسکی تفسیر میں فرمایا کہ
کیو ہونی اور نزدیک ہونی سی یہی کہ اون رونہیں ان سی جماع نہ کروا و رب کہہ کہ و حینی ساتھ کہنا اور بیٹہا اور غافلت کرنی اور ساتھ ہونا
اور بدن کو متبدل کرنا اور اڑی و پراہ پر پس اسیت سی حلوہ ہوا کہ سچ حالت میں جو کوئی جماع کر گیا تو گنہگار ہو گا کہ حرام ہی اور جو حلال جان کر
کر گیا کا فہو گنہگار کیونکہ وہ ان سی یہ حرام ہی و کیا ہنشین کریں ہم یعنی لیا تو ملی ساتھ بیٹہا اور او ہنا اور کہنا یا یا کرین ہم موصول و نکی
اس سوال سی یہی کہی کہ بیوہ اسطعن کرتی میں اگر وہابی تو ہم یہ باتیں ترک کریں یا پسین لفت ہی و کوئی لعن نہ کری ع و عن
عائشہ ؓ قالت کنت اغتسل انا و النبی صلی اللہ علیہ وسلم من انا و واحد و کلا نا جنب و کان یامر فی فاستدیر
فہما یشرین و انا حائض و کان یخرجہ سرامہ انا و ہو معتكف فاعسل و انا حائض متفق علیہ اور روایت ہی
عائشہ سی کہاتی میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہانی ایک باسن سی و ربوئی ہمہ و نو حنبلی و تھی حضرت حکم فانی مجھو پس باندہتی میں نہ بند
پس نکاحی جان اپنا معبی معنی آرا کی او پرا و پرا وین ہونی حائض و تھی نکاحی سراپا طرف میری اور وہ ہونی انکاف میں پس و ہونی
میں سرا و کا اور ہونی میں حائض روایت کی یہ بخاری و سلم فی ف موجباً و عرب کی برابر باسن بہر ہوا و بیاضیں رکھا ہوتا ہنا اون
سی و نو صاحب جلو بہر کہ نہائی جاتی تھی و اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حرام ہی فائدہ او ہنا عورت حائض کی زیر ناف سی زانو تک یعنی ان
ہاتہ نہ لگاوی و جماع نہ کری و یہ یہ مطلب و حدیثوں سی ثبی بت ہوا ہی و یہی مذہب ام ہونیدہ اور ابو یوسف و شافعی اور مالک کا ہی
اور امام احمد اور امام محمد و بعضی شافعیہ کا یہ مذہب ہی کہ عورت حائض سی فائدہ او ہنا سواری جماع کی جائز تھی و نکاحی طرف میری ہمیں
اور وہ جو یکا مسجد کی طرف کہلا ہوا ہوتا ہنا او میں سی سر مبارک حجہ کہ طیف کال دینی ان حضرت عائشہ بیہر مبارک ہو و تھیل سے معلوم
ہوا کہ انکاف والا اگر بعض اعضا اپنا مسجد سی کمال نواغکاف باطل نہیں ہوتا ع و عنہا قالت کنت اکثر فی انا حائض
ثم انا و لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضم فاه علی موضع فی فیشرب و اعترف العرق و انا حائض ثم
انا و لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضم فاه علی موضع فی سواہ مسلمہ اور روایت ہی
او نہیں سی کہہ کہ تھی میں پندہانی اور ہونی میں حائض یہ دینی میں ہانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہتی وہ مونہ اپنا اوس مجھ کہ
کہتی میں مونہ اپنا میں حضرت ہانی اور چھٹی میں مذہبی گوشت کی و ربوئی میں حائض یہ دینی میں مذہبی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس

وغيره کی مایل ہو بعد اسکی یہ خون حیض میں نہیں محسوب ہوتا بحسب اتفاق کی تیز خوشی موافق عادت و سبکی ہونی مع مودا و عن
 اُم سلمہ ؓ قالت ان لافراکہ كانت تخرق الدم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتت لها اثم سلمة النبي صلى
 الله عليه وسلم فقال لئنظر عدد الكيال والايام التي كانت تحيض من الشهر قبل ان يصبها الذي اصلها فلتترك
 الصلوة قدر ذلك من الشهر فاذا خلقت ذلك فلتغتسل ثم لتستفر بشوب ثم لتصل رواه مالك وابوداؤد
 والدارقطني وراوى السائى معناه اور روایت ہی مہ سلمیٰ کہا تحقیق ایک عورت دالتی تھی خون مایہ صلبہ
 خد صلی اس علیہ سلمیٰ میں یعنی و سکون استحضار کا آتا تھا اور تہی وہ عتادہ میں پوچھا فتویٰ و علی و عیسیٰ کی مہ سلمیٰ نے فرمایا صلی اس
 علیہ سلمیٰ میں فرمایا چاہی کہ دیکھی کتنی راتوں و راتوں کی کہ ہوتی تھی حاض و نون میں مینی سی پہلی سی کہ پہنچی و سکون جاری ہو کر
 کہ پہنچی و سکون چاہی کہ چوڑی نماز موافق اون نوکی مینی میں سی پس جوقت کہ گذری پہنچی وہ دن جب ہو چکیں پس چاہی کہ بناؤال
 یہ چاہی کہ باندھی شکوٹ سانبہ کیری کی یہ نماز پر ہی روایت کی یہ مالک ابو داؤد واری فی اور روایت کی نسائی فی سنن کی وقت استحضار
 عورت کو چاہی کہ حتی المقد و خون شکوٹ سی و کی بعد اسکی اگر خون آوے گا تو نماز صحیح ہو جاوے گی حاجت پر پیر کی نہیں و یہی حکم مسلم اس
 کا ہی مع و عن عری بن ثابت عن ابنہ عن جدہ قال یحیی بن معین جد عبد بن اسماء دینار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال فی المستحاضۃ تدع الصلوة ايام افرأها التي كانت تحيض فيها ثم تغتسل وتتوضأ عند كل صلوة وتصومه
 وتصلی راءه الترمذی و ابوداؤد اور روایت ہی حدیث بن ثابت سی و فی نقل کی اپنی باپ سی و فی حدیث کی دالت
 کہا مینی بن حنین فی وادادی کا نام و سکادینا ہی و فی روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ و ہون فی فرمایا استحضار کہ تحقیق چوڑی
 نماز و نون حیض اپنی میں کہ ہوتی تھی حاض و نہیں یہ بناؤی یعنی یکبار اور وضو کر لی نزدیک ہر نماز کی اور روزی کہی و نماز پر ہی روایت
 کی یہ ترمذی و ابوداؤد فی ف یہ حدیث ضعیف ہی و ایک روایت میں آیا ہی تو صاف وقت کل صلوٰۃ یعنی وضو کی ہر نماز کی وقت ع
 و عن حمۃ بنت جحش قالت کنت استعاض حیضہ کثیرہ شدیدہ فالتی صلی اللہ علیہ وسلم استفتیہ
 و اخبرہ فوجدہ فی بیت اخی زینب بنت جحش فقلت یا رسول اللہ انی استعاض حیضہ کثیرہ شدیدہ فما تأمرنی
 فیہا قد منعنی الصلوة والصیام قال انعت لك الكر سرفا انه یذهب الدم قالت هو اکثر من ذلك قال فتکبیری
 قالت هو اکثر من ذلك قال فائخذی قریبا قالت هو اکثر من ذلك انما
 انما تخاف قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سافرک یا مرن ایہما صنعتی اجزا عنک من الاخر وان قویبت علیہما فانت
 اعلم قال لہا انما ہذہ رکضۃ من رکضات الشیطان فتحیی سئۃ ایاہ او سبۃ ایاہ فی علم اللہ ثم اغتسلی
 حتی اذا ما بیت انک قد طهرت واستغفرت فصلی ثلثا و عشرين لیلۃ او اربع و عشرين لیلۃ و ایاہا وضو فی
 فان ذلك یجزئک وكذلك فاعلی کل شهر کما تحیی السماء و کما یطهرن میقات حیضہن و طہرہن فان قویبت
 علی ان تسوخرین الظہر و تعجلین العصر فغسلین و جمعین بین الصلواتین فاعلی و تغسلین مع لفر فاعلی
 و تسوخرین المغرب و تعجلین العشاء ثم تغسلین و جمعین بین الصلواتین فاعلی و تغسلین مع لفر فاعلی
 و صومی بن قریب علی ذلك قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و هذا غلبہ لمرین ان رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی

وایت ہی منہ بنت جنت سی کہا جی میں استحاضہ کیا جاتی استحاضہ بہت سخت ہے لیکن میں پھر بخیر صلی علیہ وسلم کی اس کہ جو چوبین اون سر
 اور بیرون میں اوکو اس با با مینی وکو جو کہہ جی پی کی کہ زینب بنت جحش جی میں کہا مینی ہی رسول خدا کی تحقیق میں استحاضہ کیا جاتی مہون
 استحاضہ بہت سخت ہے کیا حکم کرتی ہو محکو وین تحقیق باز کہا ہی محکو نماز اور روزی سی فرمایا حضرت فی بیان کرتا ہوں میں اپنی اہلی تری
 دینی میں تحقیق وہ یجانی ہی خون کو یعنی خون ظنی کی جگہ یہ وئی کہہ دی تا وہ ماہرہ نکلی کہا اوس کی وہ زیادہ ہی اس سی یعنی وئی سر
 نہیں رک سکتا وایا مانند حکام کی کڑا ہدہ یعنی منکوت کر لی وئی کہہ کر کہا اوسنی وہ زیادہ ہی اس سی فرمایا حضرت فی پس رکبتو کر
 یعنی بھی اس منکوت شکی کہا اوس فی وہ زیادہ ہی اس سی سوار علی نہیں کہ ذاتی ہون میں ہون کو انہا بہتے مانند سینہ کی فرمایا جی صلی اللہ
 علیہ وسلم ام کرتا ہوں میں جگہ ساتھ دو حکمون کی ایک جوسا وین سی کری تو غایت کری محکو دوسری سی و اگر قوت کہتی ہی دونوں پر
 پس تو انما تریمی علی اللہ تو خوب جانتی جی چاہ سوا احتیاء کر فرمایا واطلی و سکی کہ نہیں یہا استحاضہ لکرا کیلات مانا ہی لا توں شیطان
 کی سی پس فیض نہرا تو چیدن یا سات دن یہ طرہ کی یہ نہا وال یعنی سہ گزنی مدت نہ گزرو کی یہا تک کہ سوقت یس تو کہ پاک جی اور صاف
 ہوئی پس نماز پڑھیں دن رات یعنی ہر صورت میں کہ یا مہض کی سات نہرا یا جو میں دن رات یعنی ہر صورت میں کہ یا مہض کی سات نہرا یا جو میں دن رات
 اور روزی را کہ یعنی نہان و غیرہ کی ہر مہینی میں سیطرح پس تحقیق یہ غایت کرتا ہی محکو او بہ طرہ سی کرتی جا ہر مہینی میں جیسکے بغیر
 ہوتی میں عورتین جیسکے پاک ہوتی میں عورتین وقت فیض ای کی اور پاک ہوئی اپنی کی اور اگر قدرت کہتی ہی سہرا تا خیر کری نماز طہ کو اور
 جلدی کری نماز عصر کو پس نہا و جمع کر در میان ان دو نمازون کی کہ ظہر و عصر ہی و تا خیر کری تو مغرب کو اور جلدی کری تو عشا کو پھر نہا و
 تو او جمع کری تو در میان دو نمازون کی پس کرتو اور نہا تو ساتھ جو کی یعنی جو کی نماز کی ہی میں کرتو اور روزی را کہ یعنی اون دونوں کے نماز
 پڑھتی ہی خواہ روزی فرض ہوں یا نفل اگر طاعت کہتی ہی سہرا وایا رسول خدا صلی علیہ وسلم اور یہ بہت پسندیدہ ہی و نو حکمون
 میں طرف میری وایت کی یہا ہر دو او دو اور تر مذی لی ف لا توں شیطان کی سی مینی اسکی سبب شیطان تیری طہارت اور نماز وغیرہ
 میں فساد آتا جی و ضرر پہنچا تا ہی سین از بسکہ شیطان کی ہی را و چکا فی او انرا بانی عبادت کی بہت کہلتی ہی س لیا و سکوا و سکی
 نسبت کیا کہ لات و سکی ہی میں حضرت فی تحقیق استحاضہ کی بیان فرما کر بیان و حکمون کا کرنا شروع کیا ایک مہین کا یہ مہینی یعنی حضرت
 تہرا ماہ یہ ہی کہ احکام فیض کی اپنی پر جاری کر چیدن یا سات دن موافق عادت کی ظاہر یہ یہی کہ وہ عورت عادت ہی عادت ہی فیض کے
 ہول گئی تھی کہ چیدن ہی یا سات دن پس حکم کیا حضرت فی او سکوا کہ کل کر او سوچ کر عین پر پ کر ن دو وزن عدد وین سی فی سلم
 یعنی یہ دخل ہی و سیز میں کہ جانا اسہ تعالیٰ فی امر تیری سی ورا گرا و شک کی ہی ہو سی تو یہ قول را و جا ہوگا یعنی واسدہ حکم کی کہ پھر
 خدائی شہادام فرمایا یا سبقتہ یا ما و سیطرح کر ہر مہینی سی یعنی ہر مہینی میں چیدن یا سات دن فیض کی تہرا باقی طہ کی و جیسکے حاضر
 ہوتی میں عورتین یعنی جیسکے فیض کی دن نہرا جی میں وہ عورتین کہ مانند تیری عادت کی دن ہول گئی میں سیطرح تو تہرا و وقت جیسکے
 کی اور پاک ہوئی اپنی کی یعنی اگر وقت فیض وکی کا اول مہینی میں ہی پس تو جی ول مہینی کو وقت فیض کا تہرا او اگر در میان مہینی میں دن کا
 وقت ہو وی تو جی یو ہی تہرا اور اگر آخر مہینی میں ہو و آخر میں تہرا پس حاصل اس حکم اول کا یہ ہو کہ چیدن یا سات دن کی بعد نہا و انرا کر او پھر نہا و
 ہی حاصل کیا کر ب کی طہان غایت آخر تک سی بیان دوسری حکم کا شروع ہوا اور تا خیر ظہر و عصر تک وقت سی کہ کہی دو احوال کہتی ہی ایک
 تو یہ کہ بعد گزرنی وقت کی پڑی یعنی ظہر کو عصر کی وقت میں پڑی و رخص کو عشا میں جی کہ سا و جمع کرتا ہی موجب شبافعی کی و در طہ

[illegible]

باب تجلیل الصلوٰۃ باب شہج بیان جلدی نماز پڑھنی کی ف یعنی نماز میں اصل یہ ہے کہ جلدی کری اور عین جوب قول
اللہ تعالیٰ کے فاستبقوا الخیر ات یعنی پس جلدی کرو جلدیہ نہیں مگر کہ جو ان شائع نے تاخیر کو فرمایا ہی وہاں تاخیر کری اور امام شافعی کے
نزدیک ل وقت نماز پڑھنی سب سے مطلق اور امام اعظم کی نزدیک سخت ہے کہ اگر می میں ظہر کو نہ پڑھ ہی وقت پڑے اور فجر کو روشتین میں نہ پڑھے
اور عشا کو دیر کر پڑھے اور عصر کو بھی تاخیر کری یا تا تک کہ آفتاب متغیر ہو وی اور جلدی پڑھنی کی حد یہ ہی کہ لعنف اول وقت کی میں پڑ
ع الفصل اول من اجل عن سید ابن سلامہ قال دخلت انا وابی علی ابی بزرغ الا سلمی فقال له لابی کیف کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المکتوبۃ فقال کان یصلی الخیر التي تدعو بها الاولی حین تدخض الشمس
ویصلی العصر ثم یرجع احدنا الی اخیہ فی أقصى الدینۃ والشمس حیۃ ونسیت ما قال فی غیرہ کان یصحی ان یؤخر
العشاء التي تدعوها العتۃ وکان یکرہ النوم قبلها والحديث بعدھا وکان یقتل من سلامۃ العتۃ حین
تغرب الشمس لجل جلیسۃ ونقر ایا السنین الی المائۃ وفی روایہ ولا یبالی بتاخیر العشاء الی ثلث اللیل ولا یحب النوم قبلھا
والحدیث بعدھا متفق علیہ اور روایت ہے ساربن سلامہ سی کہا کہ داخل ہوا میں اور باپ میرا اور ابی بزرغ سلمی بن سلمہ باپ میری
نے کسے تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے خن پس کہا ہی پڑھنے نماز ظہر کے کہ جسکو کہتے ہو پہلی نماز عتہ وقت کہ دینی ہو پہلا اور
پڑھتے نماز عصر پہر پہلی بعد عصر کے ایک ہم میں سی طرف مکان نبی کی بیچ نماز عتہ کے اور آفتاب زمرہ ہوتا یعنی نصف

ف سبب کی کرنی اس کی بہت ثواب تھو سی کیا اس کو باطل نماز کا عمل بھی فرمایا تب تک لئی مراد سے کہ اس کی عمل کا کمال باطل نماز سے قطعاً کیا
 علماء میں اور یہ اور نہیں ہے، بلکہ یہ سبب عمل باطل ہو گیا تو یہ بات سبکی لئی ہے ہی کہ وہ نماز ہی کہنا قال الطحاوی حنفیہ کی نزدیک فقط مردہ ہے عمل باطل
 ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ حج پر کر کے دینی نزدیک قید مری دم نہیں دیتے کہ کی کسی ہی عمل جسطہ ہو جاتی ہیں مع و عن و رافع بن
 خدیج قال لکن ائصال المیزب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصیرہ احدنا و لکنہ لیصیر مواءمہ تسبیح
 مستفق علیہ اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا ہی ہوتا ہے پڑھتی مغرب کی ساتھ غیر خدیجہ اصلہ اللہ علیہ وسلم کی پس یہاں تک
 میں اس کی قوت کہ بہت دیکھا جا کر نی تیرا ہی کی روایت کی یہ بخاری اور سلمیٰ ف یعنی مغرب اول وقت پڑھتی ہی وقت کہ اگر بعد سبکی تیرا ہی
 تو دیکھا کہ کہاں گرا ہی اول وقت نماز مغرب کی پڑھتی مستحب بالاتفاق و عن عائشہ قالت کانوا یصلون العتمۃ فیما بین ان
 یغیب الشفق الی اللیل لکن لا یستفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہا حضرت عائشہ نماز پڑھتی ہی عشا کی دیران اس کی غایت شفق پہا کی رات پہا
 روایت کی یہ بخاری اور سلمیٰ ف حضرت عائشہ کو بتا کہ ہی سی منع فرمایا تھا اور حضرت عائشہ نے پہا کو جتنے کہاں تا کہ تک حدیث منع کی اول
 پڑھتی ہو کی دیران رات تک قوت تھا ہی عشا کا اور جو اس کی پہا پہا تک مع و عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی
 الضمیر فتنصر النساء متلفعات ینزلن ھن فایعرفن من العکس فتنفق علیہ اور روایت ہی ازہب سی کہا ہی روح اللہ صلی
 علیہ وسلم نماز پڑھتی ہی صبح کی پس جاتی حورین لیتی ہوئی جا و روان اپنی کی پہا جاتی تھیں سبب نہ ہر ہی روایت کی یہ بخاری اور سلمیٰ
ف بہ تین عزمین یعنی جنہوں کی نماز حضرت کی ساتھ پڑھتی ہی مع و عن قتادہ عن انس بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 اذ یدین ثابت لکن اقلہ فرغھن سکورھما قام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصلوٰۃ فصلی قلنا لایس کما کان
 بین کواخما من سکورھما و دخلوا فی الصلوٰۃ قال قد راہی الرجل خمسین ایۃ سادۃ البخاری
 اور روایت ہی قتادہ ہی کہ نقل کی اس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت ان دونوں سے کہانی پس جتنے مع ہوئی حورانی سی
 دو لون کہ ہی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف نماز کی پس نماز پڑھتی کہا ہی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکن تباہ فرق و میان فافع ہوئی ان کی کی حورانی سی اور زید
 داخل ہوئی ان کی لکلی نماز میں کہا فوق تباہ مقدار و تخر کی کہ پڑھتی آدی سچاں تین یعنی ہر سطر روایت کی یہ بخاری ہی **ف** کہا ہی تو پہا ہی
 کہ یہ اندازہ پہا ہی کہ میں جائز ہی ہوا و مین کو عمل کرنا اس کو زیادہ حضرت جو یہ کرتی ہی اسطبع کر دینی اللہ تعالیٰ کی کرتی ہی اور حضرت
 سعد بن ہر ہی نظر ان کی دین میں اول کہاں یہ تب مع و عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف ائت
 اذ اکانت علیک امرکم یمنون الصلوٰۃ اذ یخرجون عن وقتہا قلت فما انا امر فی قال صل الصلوٰۃ لو قہا فان اذکما
 معہم فصلی و لکن لک نافرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہا و اما و اسطی میری زید بن ثابت اصلہ اللہ علیہ وسلم کی کیا
 حال ہو گا جو وقت کہ ہوئی غیر مسلطہ و اگر تاخیر کر سکی نماز کیا یا تاخیر کر سکی وقت معنی از و سکی ہی کہا ہی پس کیا حکم کہ ہی ہو جلا و یا نماز پڑھ تو
 وقت اس کی پس کہ پا و میا و سکی زکوٰۃ ساتھ و کی پس پڑھ تو نماز میں تحقیق یہ واسطی یہ ہی نقل ہو کی روایت کی یہ سلمیٰ **ف** لفظ و کا و
 و حورین عزمین و تباہین شک اوی کا ہی یعنی کسی رو کو شک نہ ہی کہ او یہ کی آدی لفظ معیتون کا کہا یا و حورین کا معنی و نوئی ایک
 پس حاصل حدیث کا یہ کہ کیا حال ہو گا تا جب پہا او میں شخص کو نہ نماز ہو گا تا جب سی کہ ہو انسا زمین کہ تاخیر کر گیا اس کو اول وقت سکی
 سی اور تو قادیب میں ہو گیا و سکی مخالفت پر اور ڈر یہ ہو گا کہ اگر اس کی ساتھ پڑھتی ہی تو فوت ہوئی ہی فضیلت اول وقت کی اور اگر مخالفت

ناک گئی ہوئی اور بہت سی باتیں بنائی جیسکے معمول ہیں مورتوں ناقص العقل الدین کا وہ بزرگ باہر تشریف لائی اور مرد و بیویوں کو چاہا کہ بہاؤن سر پہ نہ پہنا کر بی بی نہیں وہ متوجہ ہے اور کہا ہاں ہی فرمایا کہ سوئی میری کتبی ہی کہ مہاری ناک کٹ گئی غرض وہ لگی بیہوشی کہ لوگوں کی کہنی سی جوابات کہ حقیقت میں ہی نہیں ہوئی ہی نہ ہی نہیں ہو جاتی اور اسکی کرنیوالی کی شخصیت میں ثناء نہیں لگتا اور حضرت مولانا علیہ السلام رحمہ اللہ فرمایا اے امی کی فائدی میں جمہ جی شہ کا لکھا ہے یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے امی علی تین کام میں دیگر نماز فرض جب وقت آدمی جنازہ جب وجود ہو اور مذہورت جب مرد ملی و سکی ذات کا جو کوئی دوسرا خداوند کریم و عیب ہی دسکا ایمان سلامت نہیں اور جو نیک ہوں تو آدمی غلام یعنی سیاہ دلی سی مغرور ہو جاوین ورنہ ہمارا کام نہ چھوڑیں یعنی اگر اوپر اعتماد ہو کہ سبک سخت میں سیاہ دلی سی کام نہ چھوڑ دینگے تو اوکا ہی نکل کر دو **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفُوا الْأَوَّلَ مِنَ الصَّلَاةِ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَالْآخِرَ عَقْوَ اللَّهِ سَرَّاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے بن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول وقت نماز کا سب سے پہلے شروع کرنا اسکا ہی و آخر وقت سب سے پہلے کرنا اسکا ہی روایت کی یہ ترمذی نے ف مراد اول وقت سی اول وقت مختار ہی یہ اس لکھی کہ حنفیہ کی نزدیک جو بعضی نماز و نگو تاخیر کرتی ہیں یعنی صبح کو اور ظہر کو گرمی میں میں ہستی ہی سلیبی کہ اوکا اول وقت مختار نہیں اور نہیں تاخیر ہی مختار ہی و وقت آخر سب غصو کا ہی وقت آخر ہی وقت کر تہ کا ہی مثل تخیل ہوئی آفتاب کی عصر میں اور عشاء میں بعد اذان کی پس یہ سب غصو کا ہی یعنی خیر خواہہ سپہ نہیں ہو چکا کہ نماز دوسری دہوگی **وَعَنْ أُقَّةَ قُرَّةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لَا أَوَّلَ وَقْتٍ مَرَّاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يُرْوَى الْحَدِيثُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعَمَرِيِّ وَهُوَ كَلَيْسٌ بِالْقَوِيِّ عَنِ أَهْلِ الْحَدِيثِ** اور روایت ہے م فرودہ سی کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کون عمل افضل ہی یعنی بہت ثواب رکھتا ہی فرمایا نماز اول وقت پر مبنی روایت کی یہ احمد و ترمذی ابو داؤد و ابن عمر کی روایت کی جاتی یہ حدیث مگر حدیث عبد بن عمر عمری سی وروہ نہیں قوی نزدیک محدثوں کی ف نماز اول وقت یعنی بعد یا ناکلی افضل ہی ہی اگر ساتھ جماعت کی میں جو بعض صدیقوں میں و علو کو ہی افضل فرمایا ہی ان فضیلت اضافی مراد ہی یعنی بعضا عمل بعضی حیثیت اور جہت کہ فضیلت کہتا ہی و علو پر اور بعضا عمل و حیثیت اور جہت سی فضیلت کہتا ہی و نماز افضل ہی علی لاطلاق یعنی ہمہ وجہ بہ افضل ہی بعد یا ناکلی افضل پر اور نسب عبد کا یوں ہی عبد بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر خطاب بن عبد بن حضرت عمر کی ولادت میں ہی سلیبی سکون عمری اور ترمذی نے تو لیس بقوی کہا اور اورون کی کہا ہی بلکہ یہ حدیث صحیحہ نقل ابن الملک ع **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً لَوْ قَرَّبَهَا الْآخِرَ مَرَّتَيْنِ حَتَّى يَبْصُرَهُ اللَّهُ تَعَالَى سَرَّاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے عائشہ سی کہا نہیں نماز پر ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز آخر وقت دو بار یا تہا تک وفات دئی و نگو اسد تعالیٰ نے روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی جب حضرت نماز پر ہی وقت مختار ہی میں پڑھتی تھی مگر احباب آخر وقت میں پڑھی ہی بیان حجاز کی ہی شاید کہ حضرت عائشہ فی اوس نماز کو اسین نہیں گنا ہی کہ جو حضرت نے جبریل کی ساتھ آخر وقت پڑھی ہی کیونکہ وہ وقت معلوم کر نیکی پس اتفاق ہوا تھا اور ایک بار ایک سابل کو اول وقت اور آخر وقت پڑا کہ ہاں وہ ہی سین محسوس نہیں کہ وہ تعلیم کی ہی تھی سو ہی ان و بار کی ایک دفعہ پڑھی خرقہ مالوگ معلوم کر لیں یہاں تک جائز ہو جاتی ہی **عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْمُتَّقِيُّ يُجَنَّبُ**

اَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَكُمْ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ تَشْتَبِكَ الْجُحُومُ مَرَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ
اور روایت ہے بی ایوب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ہنگامی سے کھڑے رہنے کی فرمایا فطرۃ پر بھی یہی سلام پر
جب تک کہ نہ دیر کرے گی مغرب کو یہاں تک کہ بہت ہون ساری روایت کی یہاں بوداؤدی اور روایت کی یہاں داری نے عباس سی فاس
سی معلوم ہوا کہ بجز دستارہ کلنی کی کراہت نہیں ہوتی جب گھنٹی مونی میں کراہت آجاتی ہے و حضرت نے جواب کیا تاخیر کی نہی بیان
جواز کی یہی تھی والا اول ہی وقت پر تھی ہی **ع** **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَلَا**
الْبَشَقَ عَلَى أَصْتَقِي لَا هَرَبَ تَهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ يَنْصِفُوهُ مَرَّاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے بی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ شکل جائتا میں استانی پر البتہ حکم کرنا ہون کو معنی وجوہا یہ کہ
تاخیر کریں نماز عشا کو نہائی رات تک یا آدھی رات تک روایت کی یہاں بوداؤدی **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَقُوا هَذِهِ الصَّلَاةَ فَإِنَّكُمْ قَدْ فَضَلْتُمْ بِهَا عَلَى سَائِرِ الْأَهْمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا أَمَةً قَبْلَكُمْ مَرَّاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے معاذ بن جبل سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تاخیر کرو تم اس نماز کو معنی عشا کو پس تحقیق تم بزرگی دینی گئی
موسا تہا اس نماز کی تمام تونہ اور نہیں پڑھی یہ نماز کسی امت نے پہلی نہائی روایت کی یہاں بوداؤدی **ف** پہلی جبریل کی حدیث میں گذر
ہے کہ اونہوں نے حضرت کو پانچوں نماز میں پڑھا کر کہا ہذا وقت الانبیا من قبلک **و** **س** سی معلوم ہوتا ہے کہ عشا اگلی انبیا کی وقت میں ہی پڑھتی
تھی **و** **ر** **ا** **س** سی معلوم ہوا کہ یہ خاص اسی امت پر فرض ہوا تھا طبعی ان دونوں حدیثوں میں محدثین نے یون دسی ہی کہ عشا خاص کل
رسول ہی پڑھتی تھی کہ یہ امت سی زیادہ اوپر واجب تھی و کئی امت پر واجب تھی جبیکہ نماز تہجد کی واجب تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگ محضون
کی اور نہیں واجب ہم پر پہلے صحیث میں جو فرمایا کہ ہذا وقت الانبیا من قبلک **و** **س** سی عشا کا وجہ ہا تونہ نہ کلام بلکہ یہ کلام کہ انبیا
پڑھتی تھی **و** **ر** **ا** **س** میں جو فرمایا کہ یہ نماز نہیں پڑھی کسی امت نے پہلی نہائی س سی نکار اگلی انبیا کی پڑھتی کا کلام بلکہ یہ کلام کہ اور امتیں
نہ پڑھتی تھیں خاص پہلی امت پڑھتی ہی ہیں دونوں حدیثوں میں تعارض نہ باقی رہا یا اس حدیث میں ساتھ لفظ ہذا کی اشارہ ہی طرف
وقت اسفار کی کہ او میں شریک میں تمام انبیا اور امتیں و کئی خلاف اور وقتوں کی گذر **ع** **وَعَنِ الثَّوْمَانِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ**
أَنَا أَعْلَمُ لَوْ قُتِلَ هَذِهِ الصَّلَاةُ صَلَاةُ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا السَّقُوطُ الْقَمَرِ
لِثَلَاثَةِ مَرَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ثومان بن کثیر سی کہا میں خوب جانتا ہوں وقت اس نماز کا معنی عشا چھپے
کا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھتی اس نماز کو وقت و بئی چاند تیرہ سی تاریخ کی روایت کی یہاں بوداؤدی اور داری نے **ف** تیسرے
شب کو چاند قریب پانچویں حصرات کی غروب ہوتا ہے پس یہ حدیث بنی لالت کرنی ہی تاخیر عشا پر اور اسکو عشا چھپالی سلی کہا کہ یہی مغرب
کو ہی عشا کہتی ہیں میں نسبت اسکی یہ عشا چھپالی ہی **ح** **وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ مَرَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ لِلْأَجْرِ
اور روایت ہے رافع بن خدیج سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روشنی میں پڑھو نماز فجر کو پس تحقیق روشنی میں پڑھنا نماز کا
بہت بڑا ہی واسطی ثواب کی روایت کی یہ ترمذی بوداؤدی و داری نے اور نہیں نزدیک نسائی کی یہ لفظ فانہ اعظم لا جوف ظاہر عبارت
اس حدیث کی سی ہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز فجر شروع اسفار یعنی روشنی میں کی یہ ظاہر مذہب حنفی ہی ہے کہ شروع او ختم دونوں سفار

میں جو ان ورنامہ طحاوی کی کہ ائمہ مذہب ہماری سی ہیں وہ کہتی ہیں کہ ابتداء غلغلی یعنی تاریکی میں کر لی و ترجمہ سفار میں یعنی قزاقہ طویل ٹہری
 تا پختہ پختہ سحر روشن ہو جاوے کہ باہر صبح کی کہانی کہ یہ تاویل والی وجہ سے کہ اس سے تطبیق حدیثوں میں ہو جاتی ہے اور ایک اور وجہ
 تطبیق کی حدیث سے کہ یہ شرح السنہ کی واقعہ ہی معلوم ہوتی ہے کہ باعتبار دو زمانہ کی ہے یعنی نماز جاری کی میں غلغلی میں نماز کا پڑنا بہتر ہے
 اور زمانہ گرمی کی میں سفار کرنا بہتر ہے چنانچہ حدیث شرح السنہ کی یہی ہے قال معاذ بن جعفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لم یبق حال اذا کان
 فی الشتاء فغلغلی بالعبور اطل القزاقہ قدر ما یطیق الناس انما کلہم و اذا کان فی الصيف فاسفر بالفجر فان اللیل قصیر وان الناس یام فامہلہم حتی
 او کو یعنی الصلوٰۃ اور حد اسفار کی ہماری علماء سے یہ منقول ہے کہ اتنا وقت ہو کہ قزاقہ سنوں کہ چالیس ساتھیساوتون تک ہی ہو سکتا ہے
 ترتیل کی پڑھ لی و بعد فراغ نماز کی اگر ظہارت میں خلل معلوم ہو تو ممکن ہو اعادة وضو کا اور نماز کا اور طرح مذکور کی پہلی طلوع ہونے
 آفتاب کی **الفصل الثالث** فصل میری عن کریم بن خدیج قال کنا نصلی العصر مع رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یخرب الجوز فنقسم عشاء قسمین ثم نطعم فنانکل ثم انضجنا قبل مغیب الشمس ثم نقف علیہ
 اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ باہر ہم نماز پڑھتی عصر کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیرزج کیا جاتا اونٹ پر تقسیم کیا جاتا
 دس حصی پیر کیا جاتا پیر کیا جاتا ہم گوشت کا ہوا پہلی چھینی آفتاب کی روایت کی یہ بخاری و مسلم فی ظاہر اس حدیث معلوم ہوتا
 ہے کہ عصر صبح کی پڑھتی ہوئی بوقت چھینی سایہ کی ایک مثل کو یا تو ہر مری کی بعد جیسا کہ مذہب مذہب اور صاحبین کا ہے و ایک روایت
 امام اعظم صاحب سے ہے جی جی جی و فتویٰ ہے بعضوں نے اس پر دیا ہے و روایت شہور امام اعظم صاحب سے ہے کہ بعد و مثل کی وقت ہوتا ہے
 اونکی طرف سے تا وہاں سکی یہ ہو سکتی ہے کہ شاید یہ گرمیوں کی موسم میں کرتی ہوئی کہ دن بڑا ہوتا ہے و ابن ہمام نے شرح بدایین لکھا ہے جب
 عصر پڑھی پہلی متغیر ہونی آفتاب کی تو باقی وقت میں غروب تک مثل اس عمل کی ہونا ممکن ہے جسٹی ہر کما نیوالون کو کہ امیرون کی ساتھ
 سفرون میں اس طرح عمل کرتی ہیں بجا ہو گا و اسکو بعد یہ بین جانی کا و **و عن عبد اللہ بن عمر** قال مکثنا ذات
 کینة ننظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ العشاء الاخرة فخرج الینا حین
ذهب ثلث الکیل او بقدره و لاندیرے اشئ شغلہ فی اہلہ او غیر
ذالك فقال حین خرج انکم لتنتظرون صلوٰۃ ما ینتظرها اهل دین غیرکم و لکوا
ان یثقل علی امتی لصلیئت یہ ہذا الساعۃ ثم اقر المؤذن فاقام الصلوٰۃ و صلی برؤاہ منہم
 اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہ ایک رات انتظار کرتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت نماز عشاء پہلی کی پس کلی حضرت
 طرف ہماری و سوقت کہ گئی تھائی رات بلکہ بعد اسکی میں نہ جانا ہمیں کہ کچھ چیز تھی کہ مشغول کیا تھا اوستی و کو بیچ اہل اونکی کی بعضے
 باز رہا تھا موافق عادت کی سویری نماز پڑھتی سی یا سوار اسکی یعنی یا ذات شریف کو چھہ خدیش آیا تھا کہ اوستی باز رہا میں نہ رہا
 جسوقت کہ کلی تحقیق تم منتظر ہو نماز کی نہیں انتظار کرتا اسکا کوئی اہل دین میں سی سوامی متباری اور اگر نہ ہوتا اگر ان امت سے پر
 اللہ نماز پڑھتا میں ساتھ اونکی سوقت یعنی لازم کرتا کہ اسوقت پڑھا کروں پر حکم کیا موزن کو پس تکبیر کہی نماز کی اور نماز پڑھے
 روایت کی یہ مسلم فی فہنین انتظار کرتا اسکا کوئی اہل دین میں سی سوامی متباری یعنی یہود و نصاریٰ وغیرہا سوامی تہا کوئی
 انتظار اسکا نہیں کرتی میں اس لیے کہ نماز عشاء مخصوص اس امت مرحومہ کی ہے پس جبنا انتظار زیادہ کرو گی ثواب زیادہ پاؤ گی

کہ وقت انام کا ہی مشقت امین زیادہ ہوتی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑھنا نماز عشا کا تہائی رات میں افضل ہے جس کی وجہ سے
امام اعظم رحمہ اللہ کا ہے اور کبھی حضرت اول وقت میں پڑھتی تھی جبکہ حاضر ہوتی تھی اکثر صحابہ کی اور حدیث میں آیا ہے کہ جو صحابہ اول جمع
ہوتی تھی اول نماز پڑھتی تھی اور جو دیر کر جمع ہوتی تھی دیر کر پڑھتی تھی امام احمد کا مذہب یہی ہے **ع و عن جابر بن سمرة قال**
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَاةَ تَحْوًا مِنْ صَلَواتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَمَّةَ بَعْدَ صَلَواتِكُمْ
شَيْئًا وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ رَدًا هُ مُسَلِّمًا اور روایت ہے جابر بن سمرة سے کہا تھی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی نماز میں مانند یعنی قریب نمازوں تہا کی یعنی رعایت اوقات میں باقی صفات میں رہتی تاخیر کرتی عشا کو بعد
نماز تہا کی کچھ اور تھی سب پڑھتی نماز میں روایت کی یہ مسلم نے **ف** جابر بن عشا کو عمت کہا باوجودیکہ منع آیا ہے اس سے شاید کہ یہ پہلی
پہنچنی نہیں کی اور نہ کو کہا ہو یا اس سے کہ یہ نام مشہور تھا لوگوں میں اس سے چھٹی طرح بیان میں گئی اور چھٹی صریح دلالت کرتی ہے تاخیر عشا پر
اور تھی سب پڑھتی نماز کو یعنی چوتھی سورت میں پڑھتی کہا ابن حجر نے کہ یہ اوس صورت میں تھا کہ امام ہوتی واسطی رعایت ضعیفوں کی قرار ہے سب
پڑھتی اور یہ بات باعتبار اکثری کہی ہے اس سے کہ سورہ اعراف ہی مغرب کی دور کتنو میں حضرت سے پڑھتی ہی کہتا میں کہ یہ پہلی لوگوں پر
سب سے تھی یعنی حضرت کی ساتھ نماز میں اسی کیفیت آتی تھی کہ طویل قرارہ میں لوگوں کو بچ نہیں معلوم ہوتا تھا بلکہ شیخ کی طالبیادتی کی
رہتی تھی بخلاف اور وہی نماز کی کہ اوس میں یہ بات ہونی مشکل ہے **ع و عن ابی سعید قال صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَمَّةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى مَضَى تَحْوًا مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوا مَقَاعِدَكُمْ فَاخْذُوا مَقَاعِدَكُمْ
فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَخُذُوا مَضَاجِعَهُمْ وَارْتَمَكُمُ لَنْ تَزَالَ فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتُمْ أَنْتُمْ الصَّلَاةُ وَلَوْ كَافَتْ ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ
السَّقِيمِ لَا خَرَّتْ هَذِهِ الصَّلَاةُ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ دَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالتَّسَالُفُ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نماز پڑھتی ہمیں ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نماز عشا کی یعنی ارادہ کیا ہمیں کہ جماعت نماز عشا کی پڑھیں ہم حضرت کی ساتھ میں تشریف لائے یہاں تک کہ گذری آیت ہی اٹھی فرمایا لا زعمری جو
جگہ بیٹھیں اپنی کی پلان م کھڑی ہے ہم جگہ بیٹھیں اپنی کی یعنی بی جگہ ہوں متفرق ہوں ہم میں یا تحقیق لوگ نماز پڑھنے کی ہیں پیکری و نہون جگہ ہونی اپنی کی اور
تحقیق ہم ہمیشہ ہونا میں جب تک کہ ہوتا نظر خانہ یعنی حکم اور ثواب نمازی ہی کا حاصل ہئی راگزہ ہوا ضعیف کا اور جاری ہئی تاکہ البتہ دیر کر تا میں نماز
کو آدھائی تک ایستلک لیجہ داود اور سائی فی ف لوگ نماز پڑھنے کی ہیں یعنی نماز شام کی پڑھ کر سورج کی جگہ گذر چکا ہے کہ کوئی اہل دین میں انتظار
نہیں کرتی میں نماز عشا کا اور ممکن ہے کہ کہا جاوے یہ یعنی میں کہ اور محلوں کی لوگ کہ اس مسجد میں حاضر نہیں میں نماز عشا کی پڑھ کر سورہ یہ
معنی مناسب تر میں ساتھ قول مابعد کی و انکم من تزاوا اخر تک واس حدیث سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ تاخیر عشا کی وجہات تک روای
بلکہ مستحب ہے واسطی اصل ہونی مشقت کی یہ عبادت حق کی **ع و عن اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ**
سَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّيْمِذِيُّ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا
تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلدی کرتی واسطی ظہر کی تم سے یعنی سوائے گرمی کی اور تم بہت جلدی کرتی ہو واسطی نماز عصر کی تاخیر
سے روایت کی یہ محدث و ترمذی فی مقصود و رغبت دلانا ہے اور پر التزام اتباع کی ہر جا اور یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے ویرتوب
ہونی تاخیر عصر کی جس کے مذہب ہے **ع و عن أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبَدَّ**
بِالصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ مَحَجَّلَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

جسوقت کہ بوقت نماز پہنچی اور جسوقت کہ بوقت سردی جلدی کرتی نماز کو روایت کی پہنچائی فی حدیث جو
 نماز کی جلدی پہنچنے میں رو کر پہنچی میں اور بوقت میں حدیث سے متعارض و کما دفع ہو جاتا ہے کہ سردی میں جلدی پہنچی و اگر
 میں دیکھتے **وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي**
أَمْرًا يَشْغَلُكُمْ عَنْ الصَّلَاةِ لَوْ قُفِّرَتْ حَتَّى يَذْهَبَ قُمْهَا فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ قُفِّرَتْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَلِّي
مَعَهُ قَالَ لَعَنَ سَرَّاهُ الْبُودَ أَوْ اور روایت ہے عبادہ بن الصامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر
 ہوگی تم پر بھی میری سردی اور باز کہیں گی اور کمو چیزیں یعنی خوش فہمیاں قیامت پہنچی مستحب قیامت پر نماز پہنچی سے یہاں تک کہ جا بجا قیامت
 ہو سکا یعنی اگر است کا آجا و یکا پس پڑھو نماز اپنی وقت پر یعنی اگر یہ تنہا ہو لیکن اس طرح کوفاد نہ برپا ہو پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ
 نماز پڑھو نہیں ساتھ و نکی فرمایا کہ مان یعنی تازیادہ ثواب ملی و ختمہ ناولی وایت کی یہاں بود و نکی **وَمَنْ قَبِيصَةً بَنٍ وَقَاصٍ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَلَيْكُمْ أَمْرٌ مِنْ بَعْدِي يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ هِيَ لَكُمْ دَهْيٌ عَلَيْكُمْ فَصَلُّوا مَعَهُمْ
فَاصَلُّوا الْفَلَّةَ رَوَاهُ الْبُودَ أَوْ روایت ہے قبیصہ بن وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگی تم پر سردی چھی سے تاخیر
 کر نگی نماز کو یعنی وقت مستحب سے پس وہ فائدہ ہی و اسطی متباری و روہ و بال ہی و نیز پس نماز پڑھو ساتھ و نکی جب تک کہ نماز پہنچی طرف قبلہ
 کی یعنی حبیب کی روایت کی یہاں بود و نکی وقت پر وہ فائدہ ہی یعنی اگر پہلی و نکی وقت پر تہنی نماز پڑھ لی اور پھر و نکی ساتھ پڑھی تو یہ
 متباری ہی افضل ہوئی ثواب زیادہ پاؤ گی اور اگر پہلی نہ پڑھی و نکی ساتھ ہی پڑھی تو بھی تمہیں مضرت نہیں کیونکہ تہنی و اسطی خوف فتنہ اور دفع
 مضرت کی پڑھی و روہ و بال ہی یعنی مضرتی و نگو کیونکہ قادی تہنی سپر کہ تاخیر کرتی اور پھر باز کہا او نگو امور دنیا فی امضی سلیح ع
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍَا أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُمَرَ وَهُوَ فُحْصُورٌ فَقَالَ إِنَّكَ لَعَامٌ عَامِرٌ وَتَزَلُّ بِكَ فَاتَرَى وَيُصَلِّي
لَنَا أَمَامَ فِتْنَةٍ وَتَخْرُجُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَذَا أَحْسَنُ النَّاسِ لِحَسَنٍ مَعَهُمْ وَذَا أَسَاءُ وَافَاجْتَنِبْ
إِسَاءَتَهُمْ سَرَّاهُ الْبُخَارِيَّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ وہ داخل ہوا حضرت عثمان پر اور وہ تہی کھڑی تہی
 یعنی اپنی مکان میں جن یا مہر کہ شہید ہوئی پس کہا تحقیق تم امام ہو سکتی اور پہنچی ہی نگو وہ خیر کہ دیکھتی ہو یعنی بلا او حادثہ اور نماز پڑھا ہی
 ہمیں امام فتنہ کا اور گناہ جانتی ہیں ہم یعنی اسکی ساتھ نماز پڑھنی پس فرمایا نماز بہتر ہی و سچیر کی کہ عمل کرتی ہیں لوگ پس جسوقت کہ نیکی کریں لوگ
 پس نیکی کریں ساتھ و نکی و رجب پڑائی کریں پس پھر پڑائی و نکی سے روایت کی یہ بخاری فی ف امام فتنہ کا یعنی سردی و اباغیوں اور فتنہ
 کا کہ نام و سکا کنایتیں بشر تھا اور حاصل خیر حدیث کا یہ ہی کہ لوگوں کی ساتھ نیکی میں شریک نہ بد معین رہے بات حضرت عثمان نے ہی سبب
 نہایت نیداری اور انصاف کی صادر ہوئی کہ ایسی حالت میں ہی و نکی پہلا ہی کو اچھا کہا اور اسین دلیل ہی سپر کہ نماز پہنچی چھی نیک و
 بد کی جائز ہی جیسک مذہب اہل سنت اور جماعت کا باب یہ باب ہی پچہتمہ فضائل نماز کی و روایات اس کی کی **الفصل**
الاول فصل فی عمن عمارہ بن مرثبہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْ يَوْمَ النَّارِ
أَحَدَ ثَلَاثٍ طُغْرٍ السَّمْسِ قَبْلَ غُرْبِهَا يَبْقَى الْفَجْرُ وَالْفَضْرَاءُ اور روایت ہے عمارہ بن مرثبہ سے کہا سنائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی
 تہی ہرگز نہ داخل ہو گا اگر میں وہ شخص کہ نماز پڑھی پہلی کلنی آفتاب کی اور پہلی چینی آفتاب کی یعنی نماز فجر اور عصر روایت کی مسلم نے
 وقت یعنی جو کوئی ہمیشہ پڑھی یہ دو نون نماز میں وہ جزا نہ کو رہا وی ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی سپر کہ جو کوئی مان و نون نماز پڑھ

مداومت کرمی ہرگز و زخمین نہیں داخل ہو سیکتا نہ سبب ہے کہ اور نمازون کی اور نہ سبب کرنی اور گناہوں کی لیکن جمہور عوام کی نزدیک سی بات
 شہری ہونی ہے کہ نمازین صغیر و گناہوں کو دو کر کرتی ہیں نہ کبیر و کوس طبعی فی اسکی یہ توجہ بیان کی کہ صبح کو آدمی آرام میں ہوتا ہے عصر
 کی وقت تجارت میں مشغول ہوتا ہے پس جو کوئی باوجود ان موانع کی محافظت کرتا ہے ان دونوں نمازون کی تو ظاہر حال و سکا مستطیع سکا
 ہوتا ہے کہ اور علون میں ہی کی زیادتی نہیں کر سیکتا جسکے اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہے **وَالصَّلٰوةُ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ اِنَّ نَازِلًا بِرُكُوتِ**
ہی حیائی اور بڑی باتوں سے پرستش کی جاتی ہے و سکی اور اگر میں نہیں داخل ہو سیکتا اور ظاہر ہے کہ مراد مبالغہ ہے یہچہ بیان کرنی فضیلت
 ان دونوں کی کہ فضیلت انکی جگہ سبب کی کہتی ہے کہ محافظت کرنا والا انکا ہرگز و خیر بخاوتی لیکن اللہ تعالیٰ جزا دیتا ہے بندوں کو
 ہر عمل پر باوجود اسکی بھی اگرچہ ہی تو بخشش ہی ان دونوں نمازون کی پرستی الی کی جو گناہ کہ کسی ہون **ع ع و ع** **وَعَنْ اَبِي مُوسٰی قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْبَرَزَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقًا عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسیٰ
 سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حبشی کہ پڑھیں دو نمازین پندرہی وقت کی داخل ہوگا بہت میں یعنی صبح اور عصر اور عشاء روایت
 کی ہے بخاری و مسلم **وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاتِلُ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ**
بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَوةِ الْفَجْرِ وَصَلَوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ يَأْتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ
تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ نَزَّلْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَابْتَنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ مُتَّفَقًا عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا
 رسول خدا صلعم فی آتی بین یہ تہاری فرشتی را کو اور فرشتی دکنو یعنی واسطی لیجانی اور لکھنی اعمال بندوں کی اور جمع ہوتی ہیں نمازین
 اور نماز عصر میں ہر چہ رہتی ہیں وہ فرشتی کہ رہتی تہی یہ تہاری پس پوچھتا ہے دکنو رب دکنو یعنی احوال اعمال بندوں کی اور حال
 یہ کہ وہ خوب جانتا ہے احوال بندوں کا لہذا چہور اتنی میری بندوں کو پس کہتی ہیں **وَجَوْرًا مِّنْهُمُ يَكُونُ حَالٌ مِّنْ كَوْنِهِمْ يَتَنَبَّهُونَ بِهِيَ وَرُكُوتِ**
ہم انکی پاس حال میں کہ وہ نماز پڑھتی تہی روایت کی ہے بخاری و مسلم فی جمع ہوتی ہیں فرشتی یعنی صبح کی نمازین و نوحا عتین
 فرشتوں کی جمع ہوتی ہیں ایک تو وہ کہ را کو رہتی تہی تم میں اور ایک وہ کہ دکنو اعمال لکھنی کی ہی آتی ہیں اسطرح عصر میں جمع ہوتی ہیں کہ دکنو
 رہتی تہی و وہ کہ را کی عمل لکھنی کی ہی آتی ہیں پہرہات کی رہی ہوتی صبح کی نماز کی بعد جاتی ہیں اور دکنو عصر کی بعد جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ
 پوچھتا ہے باوجودیکہ اسکو سب کام کا علم خوب ہے لیکن پوچھتا ہے اسطرح کہ فی فضیلت کی اور نوحی الی ملائکہ کی کہ انہوں فی طعن کیا تہا
 جب اللہ تعالیٰ فی حضرت آدم کو پیدا کرنا چاہا کہ ایسوں کو تو پیدا کرتا ہے کہ خوریزیان کرنگی اور فساد کرنگی زمین میں اور اپنی تعریف کی تہی کہ
 کہ ہم تہی تسبیح و تہدیس کرنگی اور اس حدیث میں غبت ملائی ہے لوگوں کو کہ ان قوتوں میں ہمیشہ عبادت کیا کرتی عمل انکی ساتھ بلالی کی عرض ہوا
رَبِّهِمْ ع وَعَنْ جُنْدَبِ الْقَسْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَوةَ الصُّبْحِ فَمُوتِي ذِمَّةَ
اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبُكَ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ يَشْتِئُ كَاَنَّهُ مَنْ يَطْلُبُهُ مِنْ ذِمَّتِهِ يَشْتِئُ يَذِيرُكَ ثُمَّ يَكْبِتُهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي بَعْضِ شُيْخِ الْمَصَابِيحِ الْقَسْرِيُّ بِذَلِكَ الْقَسْرِيُّ اور روایت ہے جندب قری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 فی جو شخص کہ نماز پڑھی صبح کی پس وہ بیچ ذمہ اسکی ہی بیچ عباد اور امان و سکیکی ہی نیا اور آخرت میں پس طلب کرمی یعنی نہ مواخذہ
 کرمی شئی اسد واسطی ذمہ اپنی کی ساتھ کسی چیز کی پس وہ جسکو کہ طلب کرمی واسطی ذمہ اپنی کی ساتھ کسی چیز کی یا پوچھا اسکو پوچھا کیا اسکو
 اور پر موندہ اسکیکی و زخ کی ہاگ میں روایت کی ہے مسلم فی او بیچ بعض نسخہ مصابیح کی قشیری بن ابی قسیر کی فی حبشی پڑھی

نماز صبح کی پس وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں ہی بس سہارا ہو گیا ہے کہ اوس سے بدسلوکی نہ کریں نہ اوس کو قتل کریں نہ اوس کا مال چھینیں اوس کی
غیبت کریں نہ اوس کی بی بروی کریں اگر اوس سے کسی فی بدسلوکی کی پہل سنی اللہ تعالیٰ کی عہد میں نیکو کلام اللہ تعالیٰ اوس سے مواخذہ کری گا
اور جس سے اللہ تعالیٰ فی مواخذہ کیا اوس کو کچھ نجات نہیں پامراد و مہر سے نمازی کو وہ موجب ان کی ہی یعنی چھوڑ و نماز صبح کی پس نوٹ جاوے گا
بسبب سکی عہد وہ وجود ربان متبارکی و دروسان ب نہا رکھی ہی پس مواخذہ کرکچا بسبب سکی ہم سے ع و عن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَيْلُ النَّاسِ فِي الدُّعَاءِ وَالصَّغَةِ الْأُولَى ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ إِلَّا أَنْ يَسْتَمُوا عَلَيْهِ
لَا سْتَمُوا وَكَوَيْلُكُمْ مَا فِي التَّهْنِيزِ لَا اسْتَبْقُوا إِلَيْهِ وَكَوَيْلُكُمْ مَا فِي الْعَمَةِ وَالصُّبْحِ لَا تَوْهَمُوا وَكَوَيْلُكُمْ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ رَوَيْتُ فِي بَيْتِهِ كَمَا فَرَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجَائِنِ دُمِي كَمَا كَچھ خواب ہی ذان وینی من اور کہری
سوئی صف پہلی من پہر نہ پاوین کوئی وجہ ترحیم اور زیادتی کی مگر یہ کہ فرمودہ این و سیر البتہ فرمودہ این یعنی فضیلت ذان او صف اول کی
ایسی ہی کہ اگر نزاع کریں پسین ذان ہی پر او صف اول کی کہری ہوئی پر اور فرمودہ این تا کسی نام پر پڑی تو بجاسی اور اگر جانین کہ کیا کچھ
خواب ہی بچہ سویری جانی کی و اسطی نماز ظہر کی البتہ جلدی کریں طرف و سکی و اگر جانی کہ کیا کچھ خواب ہی بچہ نماز غشا کی اور صبح کی البتہ اوین دن
نمازون میں اگر چہ جلیں اپنی سرین پر روایت کی یہ جاری و سلم فی ف معنی تہجیر کی اگر یہ بین کی جو کہ مذکور ہوئی توبہ فضیلت سوار گرمی کی
ہوئی کی کیونکہ وہیں ظہر تہجد فی وقت پڑھنی سخت یا معنی تہجیر کی ہی جلدی کرنا طرف طاعت کی اور بعضوں فی تہجیر کی یہ معنی کچھ سین
کہ مجہد کی ہی وہ پہر کو جانا اور اگر چہ جلیں سرین پر یعنی اگر قوت پا نوکی جلیں کی نہ کہیں اس طرح اوین کہ جسطرح ضعیف جلیں میں ع و
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ صَلَوةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُتَّقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَكَوَيْلُكُمْ
مَا قَدَرْتُمْ لَا تَوْهَمُوا وَكَوَيْلُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ رَوَيْتُ وَنَهْنِ بُوہرہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں کوئی نماز
زیادہ بہاری سنا فقون پر فجر اور غشا و اگر جانین و بچہ کو کہ چھ اوٹکی ہی خواب البتہ اوین دن نماز وینا اگر چہ جلیں سرین پر روایت کی یہ
بخاری و سلم فی ف سنا فقون کی مزاج میں کسل عبادت سی بہت ہوتا ہی اور نماز جو پڑھتی ہیں کہانی سنائی کی ہی پڑھتی ہیں اور یہ
دو نمونہ وقت جو میں اسراحت و لذت نیند اور سردی کی ہیں اور اندر میرا ہی ہوتا ہی کہ کوئی کسی کو کچھ پائتا ہی پس سلی و نہر یہ نماز بہت
بہاری میں اور اس میں اشارہ ہی سپر کہ موس مخلص کو بچنا چاہی ہی من فضلت تنی مشابہت وکی ساتھ بنو دی ع و عن عثمان قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ
فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ پڑھی نماز
عشا کی جماعت میں پس گویا کہ قیام کیا تو ہی رات اور جینی نماز پڑھی صبح کی جماعت میں پس گویا کہ نماز پڑھی تمام رات روایت کی یہ سلم فی
ف پس خواب نماز صبح کا زیادہ ہی خواب عشا کی کہ یہ پچہ حکم نماز پڑھنی تمام رات کی ہی یا مراد یہ ہے کہ نماز عشا کی و اگر کسی خواب فی علم
تو ہی رات کا پا یا اور نماز فجر کی کہ ادا کی باقی آدھی کا خواب پایا و نوٹکی پڑھنی سی خواب تمام رات کا ملا ع و عن ابن عمر قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْلِبُكُمْ إِلَّا غَلَبُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ الْمَغْرِبِ قَالَ وَيَقُولُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ
وَقَالَ لَا يَغْلِبُكُمْ إِلَّا غَلَبُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ الْعِشَاءُ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ الْعِشَاءُ
فَإِنَّهَا تَقْتَضِي كِتَابَ الْأَيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بن عمر کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ غالب بین

تہ گنوار اور پرنام یعنی نماز متھار کی مغرب کہا راوی نے کہتی تھی گنوار کہ یہ عشاء ہی اور فرمایا حضرت نے کہ نہ غالب آوین تم پر گنوار اور پرنام رکھنی
نماز متھار کی عشاء میں تحقیق وہ اس کی کتاب میں عشاء ہی یعنی اس آیت میں من بعد صلوٰۃ العشاء نام سکا عشاء فرمایا ہی میں تحقیق وہ گنوار تاخیر کرتی تھی
سبب وہ دوہنی و تونکی وایت کی یہ سلم فی ف مراد گنواروں ہی گنوار جاہلیت کی ہیں کہ وہ نماز مغرب کو عشاء کہتی تھی اور عشاء
کو عتمہ میں حضرت نے منع فرمایا کہ تم یہ نام نہ لیا کرو کہ اس میں غلبہ و نکال لازم آتا ہی کیونکہ جب و نکال نام رکھا ہوا یعنی لگی تو گویا وہ غالب کہتی
وونکی بولی اپنی میں جاری کی وہ نام لو کہ کتاب سنت میں واقع ہوئی میں یعنی مغرب عشاء میں ظاہر ہی عراب کو ہی ساتھ غلبہ کرنے کی لیکن
تحقیق میں ہی مسلمانوں کو ہی موافقت وونکی سی تا غلبہ و نکال لازم نہ آوی و اس سی معلوم ہوتا ہی کہ زبان موافق اصطلاح شرعی کی درست
کرنی چاہی و جو باتیں کہ کفار و فجار کی زبان پر جاری ہوں ان سی پر ہیز کرنا چاہی و رہی اور علت ہی کی حضرت نے بیان فرما کر اشارہ فرمایا
اور وجہ نام رکھنی عشاء کی عتمہ ساتھ قول اپنی کی فافہا نعتم جلال لفظ نعتم صحیح تر وایت میں ساتھ صیغہ معروف کی ہی و عتمہ کہتی ہیں تاریکی
کو یعنی وہ اعاب تاریکی میں پڑتی تھی عشاء کو سبب وہ دوہنی و تونکی کی کہ بعد چینی شفق کی و بنا شروع کرتی تھی بعد اس کی پڑتی تھی اور
ایک روایت میں لفظ نعتم ساتھ صیغہ مجہول کی ہی یعنی نماز عشاء کی تاریکی میں پڑی جاتی تھی سبب وہ دوہنی و تونکی میں عتمہ نام و سوقت
تاریک کا مشہور تھا عرب میں جب نوبت اسلام کی پہنچی اور نماز اسوقت میں شروع ہوئی اعاب نماز عشاء کو صلوٰۃ الغتمہ کہی لگی میں ہی کی گئی و سر
اور مکر وہ ہوا یہ نام و وسطی مشابہت کی ساتھ اہل جاہلیت کی اور بعض حدیثوں میں جو لفظ عتمہ کا آیا ہی وہ پہلی ہی کی کہا ہو گا مدح و عن
عَلَيْكَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَسْبُنَا عَنْ صَلَوةِ الْوُسْطَى صَلَوةُ الْعَصْرِ مَدَّ اللَّهُ يَدَهُمْ
وَقَبَضَهُمْ نَامًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور وایت ہی علی رضی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن خندق کی کہ باز کہا کا فون
نی ہو گا نماز چھ کی سی کہ نماز عصر کی ہی بہی اللہ تعالیٰ وونکی گہروں کو اور قبر و گواگ سی وایت کی یہ بخاری و سلم فی ف ان خندق کی کہ
و سکونیم الا حزاب ہی کہتی ہیں اس غزوہ کو خندق س لی کہتی ہیں کہ گرد مدینہ کی خندق کہو دلی تھی سلمان فارسی کی مشورہ سی و حضرت
ہی و سکلی کہو دنی میں شریک ہوتی تھی و ربری بری رنج اوسمین و ثباتی شدہ ہو کہ کی و سردی و سخت کہو دنی کی اور یہ غزوہ سنہ
چار یا سنہ پانچ میں ہوا ہی و سین سبب ترد و اور تیر اندازی کی چار نمازین حضرت کی فوت ہوئیں ایک زمین کی عصر ہی تھی حضرت نے و وسطی
اظہار زیادتی فضیلت و سکلی کی فرمایا جسبونا آخر تک مطلب اس عاکا یہ ہی کہ عذاب نیا اور آخرت کی میں ہر گرفتار میں و حضرت کو جنگ اصیڈ
کفار سی کشتی ہی رنج پہنچی اور بد خانہ کی اور بیان کی سبب سکا یہ ہی کہ بیان حق آمد کافوت ہوا کہ نماز ہی و وہان حضرت کی نفس کا حق
نہا نہ چاہا کہ اپنی نفس کی یہی بد عاکرین و اس حدیث سی معلوم ہوا کہ صلوٰۃ و وسطی نماز عصر کی ہی و قول اکثر علماء کا صحابہ و تابعین اور قول
ابو حنیفہ کا اور احمد کا اور سوائی انکی کا یہی ہی پس قرآن شریف میں جو آیا ہی حافظوا علی الصلوٰۃ و الصلوٰۃ الوسطی فقط و وسطی کی محض عصر
ہی کی لین گی و اکثر اختلاف صحابہ و تابعین کا یہ تعین اس آیت کی کہ واقع ہوا جی نہ فضل اسیدہ میں لگا پہلی سنی حدیث کی ہو گیا لہذا
اجتہاد سی کرنے ہو وونکی بعد صحت حدیث کی متعین ہوا کہ مراد نماز عصر کی ہی و امدا علم الفصل الثانی فضل دوسرے
عن ابن مسعود و سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الوسطى صلوة العصر واه
الترمين ہی روایت ہی بن مسعود اور سمرة بن جندب سی کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز و وسطی یعنی جو کہ کلام میں
مذکور ہی نماز عصر کی ہی وایت کی یہ نزدیکی فی کیونکہ در بیان میں ہی و نمازوں کی کیلی و دو نمازوں کی کی ع و عن ابی ہریرہ

او ٹہایا و اسطی جبکہ شیطان کی اور لشکر اسکی کی جیسکے غازی نشان لیکر چلتی ہیں پس یہ اسکی لشکر سی ہی اور جو کوئی صبح کو بارگاہ
 میں جاتا ہی وہ لشکر شیطان کی سی ہی و سکا نیزہ او ٹہایا اور شوکت اسکی بڑائی اور وہ چچ ست کرنی دین اپنی کی سی پس اسکی حتمین ہے
 کہ جو کوئی صبح کو بغیر نماز اور وظائف پر ہی بار میں چلا جاویں اور اگر بعد نماز و وظائف اسکی جاویں ساتھ قصد طلب کرنی رزق حلال کی اور
 و چہ عیشت عیال کی وہ اس میں نہیں داخل ہی بلکہ اسد ہی کی لشکر میں سی ہی مع **باب الاذان** باب ہی بیج بیان اذان کی
 ف اذان لغت میں معنی خبر کرنیکی ہی و شرع میں کہتی ہیں خبر کرنی کو ساتھ آنی وقت نماز کی ساتھ الفاظ مخصوصہ اسکی اوقات مخصوصہ ہیں
 پس نکل گئی اس سی وہ اذان کہ سنت کی گئی ہی و اسطی بغیر نماز کی جیسکے اذان جو رک کی دہرے میں سجاتی ہی و تکبیر پائیں کا نہیں اور
 ایسی ہی جو اذان کہ سنت ہی نزدیک غم پہنچنی کی اور بدخلفی کی چنانچہ دلیلی فی روایت کی ہی حضرت علی رضی کہ کہا او ہون فی یکجا
 محکوم صلی علیہ وسلم نے ٹھگین پس فرمایا اسی بن ابی طالب میں سچ ہی کہتا ہوں ٹھگین پس حکم کر بعض اہل اپنی کو کہ اذان یو سی تیری کان میں پس
 تحقیق وہ دفع کر کی غم کو فرمایا حضرت علی فی پس آزمایا مینی اسکو پس پایا مینی اسکو ایسا ہی و کہا ہوا وی اسکی فی حضرت علی تک تحقیق میر
 آزمایا اسکو پس پایا اسکو ایسا ہی و روایت کی و دلیلی فی حضرت علی رضی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم فی حکا برا ہو وی خلق
 خواہ وہ انسان ہو وی یا جانور ہو وی پس اذان دو اسکی کا نہیں انتہی و اذان دینی سنت ہی اسطی فراہض کی و روایت ہی حضرت
 علی رضی کہ جب آنحضرت مہراج کو تشریف لیکے اور سر پر دہ عزت تک پہنچی کہ محل خاص کبرائی حق کا تھا ایک فرشتہ دامن ہی نکلا
 آنحضرت فی حضرت جبریل سی پوچھا کہ یہ فرشتہ کون ہی جبریل فی کہا سو گند ہی و اس خدا کی کہ تجھ کو ساتھ حق کی پہنچا نزدیک ترین
 خلق کا ساتھ درگاہ عزت کی میں ہوں اور مینی نہیں کیا اس فرشتہ کو جب سی پیدا کیا گیا ہو نہیں سوا می اس ساعت کی پس کہا اس
 فرشتہ فی اسدا کبر اسدا کبر پر دہ کی چچی سی آواز آئی کہ راست کہا بندہ میری فی انا اکبر انا اکبر یعنی میں بہت برا ہوں بعد اسکی ذکر کی و سنی
 باقی کلمات اذان کی غرض اس روایت سے نقل کرنی سی یہ ہی کہ اذان حضرت فی شب مہراج میں سنی چنانچہ علانی لکھا ہی کہ تحقیق اسکی
 یہ ہی کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم فی کلمات اذان کی شب مہراج میں سنی لیکن حکم ہوا کہ ان کلمات کو اذان میں نماز کی پس کہ میں چنانچہ آنحضرت
 کہ میں بغیر اذان کی نماز ادا کرتی ہی یہاں تک مدینہ میں تشریف لائی اور اس بات میں صحابہ ہی شورہ کیا اور بعض صحابہ یوں فی اذان خواب میں
 سنی یہی حجت ہی کہ وہ کلمات کہ آسمان پر سنی ہی میں سنت اذان کی ہو وین **الفصل الاول** فصل پہلی عن

النَّبِيِّ قَالَ ذَكَرُوا النَّاسَ لِلنَّافُوسِ فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَأَمَرَ بِذَلِكَ أَنْ يَسْتَفْعَمَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُؤْتِيَ الْقَامَةَ قَالَ أَسْتَفْعِمُ
 فَذَكَرَتْهُ لَا يُؤْتِي فَقَالَ لَا إِلَّا قَامَةً مُتَّفَقًا عَلَيْكَ رَوَايتِ هِيَ نَسِیَ كَہَا ذَكَرَ كَہَا صَحَابَةُ بَنِي وَاسطی معلوم کرو انی وقت نماز
 کی آگ کا اور نافوس کا پس ذکر کیا ہو و اور نصاری کا پس حکم کسی گئی بلال یعنی حضرت فی انکو حکم کیا یہ کہ جفت کہیں کلمات اذان کی
 یعنی اول اذان میں چار دفعہ اسدا کہیں اور باقی کلمات دو دو بار سوا می کلمات آخر کی یعنی لا الہ الا اسدا کہ وہ ایک بار ہی و ایک بار کہیں کلمات کبر
 کی یعنی سوا می اسدا کبر کی ول میں اور آخر میں کہ وہ دو دو بار میں کہا اسماعیل فی کہ او یوں اس حدیث کی سی ہی و شیخ ہی بخاری و مسلم کا پس
 ذکر کیا مینی سکا و اسطی ایوب کی کہ وہ ہی راوی حدیث کا ہی دیکھا تھا اسنی انس کو پس کہا مگر لفظ قدامت الصلوٰۃ کا یعنی سوا می ل
 اور آخر کی تکبیروں کی اور کلمات تکبیر کی ایک ایجا کہتی مگر قدامت الصلوٰۃ دو بار کہتی روایت کی یہ بخاری مسلم فی جب آنحضرت
 صلی علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائی اور جد بنائی تو مشورہ کیا صحابہ ہی کہ کوئی چیز نشانی وقت نماز کی پس مقرر کرنی چاہتی اس کو گ

البیہی اہل مدینہ نبی بنین کوئی معبود سوا ہی اللہ کی روایت کی یہاں بوداودنی ف سراف کی یعنی حضرت فی ابو محمد درہ سر پر ہاتھ پیرا
 ن دست مبارک کی برکت سے اس کی مانع کو پونہ چھی وریا دکنی بن کی باتیں چنانچہ ایک نسخہ صحیحہ میں ہی نسخہ راسی پس ہ مویہ ہی اس تقریر
 کی یا حضرت فی اتفاقا اپنی سبب مبارک پر ہاتھ پیرا راوی فی تمام قصہ بیان کرنی میں وہی بیان کر دیا اور پہلی جو ترجمہ کی مقدمہ میں
 تاویل کی گئی ہی کہ تکرار شہادۃ تہو پہن کی تعلیم کی یہی تھی وہ ظاہر میں منافقین کی ہمت کی معلوم ہوتی ہی ہیں ولی یہی کہ یوں کہا جاوی
 کہ یہی ترجمہ دی ہی کہ تکرار و اتینو کہ اوٹن بن ترجیح نہیں اور حدیث ابو محمد ورنہ کی اول واقع ہوئی ہی و اور حدیثین بعد حدیث اس کی منہ
 ہی اللہ علم اور غنی الصلوٰۃ خیر من الصوم کی یہی چیز ہے کہ لذت نماز کی بہتر ہی لذت نیک کی ہی نزدیک ربانے وق و شوق کی مرع و عن
 یلاد قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تتوبن فی شئ من الصلوٰۃ الا فی صلوٰۃ الفجر رواہ الترمذی
 وابن ماجہ وقال الترمذی ابو اسرار لک الراوی کثیر جمعہ عن ابی الیقوی عن ابی الیخضر عن ابی الیخضر عن ابی الیخضر عن ابی الیخضر
 و اسطی میری سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تہتوب کر کسی نماز میں مگر نماز فجر کی روایت کی یہی ترمذی و ابن ماجہ فی اور کہا ترمذی فی
 ابو اسرار راوی نہیں و ایسا قوی ہی قابل متبارکی نزدیک ہی حدیث کی تہ تہتوب کہ ہی میں اسکو کہ آگاہ کری مانگی ہی بعد آگاہ کری
 میں تہتوب کی کتنی قسمیں میں ایک ہی یہ کہ الصلوٰۃ خیر من الصوم کہنا اذان فجر میں تہتوب یا پس ہی ہی ایسا جرحی علی الصلوٰۃ کہ آگاہ کیا اور بلایا
 دوبارہ الصلوٰۃ خیر من الصوم کہ آگاہ کیا پس یہ تہتوب تہی حضرت کی نماز میں تہی و سنت ہی ہے بعد اسکی علماء کو فو کی فی جرحی علی الفلاح
 جرحی علی الفلاح کہنا احداث کیا و بیان اذان و تکبیر کی بعد و فو کی ہر ایک قوم فی کچھ کچھ ہوا فو عرف فی مالا لیکن صبح ہی کی نماز میں
 کہ وقت غفلت اور نیک کا ہی بعد و فو کی شاخیں فی سب نماز و نہیں پیدا کیا اور سخن کہا اور متقدمین کی نزدیک ہو بروہ ہی کہ احداث
 بعد احداث کی ہی و بدعت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اذان منقول ہی کہ فرمایا کہ اگر جو اندا المبتدع من المسجد یعنی نکالو اس میں کو مسجد
 یعنی یہ ایک شخص کو کہا کہ تہتوب کہتا تھا اور حضرت ابن عمر ہی روایت ہی کہ او نہوں کنا ایک موزن کو کہ تہتوب کہتا تھا و مسجد
 میں ہی بن مسجد ہی نکلی اور فرمایا یا مہر نکلو اس مرد کی آگ ہی کہ یہی معنی ہی ع ع ع و عن جابر بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم قال لہلال اذا اذنت فترسل فلما اذنت فاحذر واجتنب لیل اذ انک و اقامتک قد کا یفرغ الایمل من اکلہ و
 الشایر من شربہ و کلمۃ خیر اذا دخل لقضاء حاجتہ و لا تقروا حتی ترونی رواہ الترمذی و قال لا تعرفہ
 الا من سئل عن عبد المنعم و اسنادہ فحہو و اور روایت ہی جابر ہی تحقیق رسول خدا صلعم فی
 فرمایا و اسطی ہلال کی جہوت کہ اذان کہی تو پس ٹہر ٹہر کر کہہ اور جہوت کہ تہتوب کہی تو جلد کہہ اور ٹہر تو در بیان اذان اپنی کی اور تکبیر اپنی کی
 او سقدر کہ فارغ ہو کہا نیوالا کہانی اپنی ہی و پنی و الاپنی اپنی ہی اور استنجی الاستنجی اپنی ہی جہوت کہ دخل ہو و اسطی فصار حاجت اپنی
 کی اور نہ کبری ہو تو و اسطی نماز کی یہاں تک کہ دیکھو مجھ کو روایت کی یہی ترمذی فی اور کہا کہ نہیں بچا پنی ہم اسکو مگر حدیث عبد اللہ شعم کی ہی اور
 اسناد اسکی مہجول ہی ف ٹہر ٹہر کر کہہ اور جدا جدا کہہ کلمات کو بعض اسکی کو بعض سی ساتھ ساتھ خفیض کی اور کہا ابن حجر فی کہ تہتوب
 کہراوسہن کہ ہی تو کلمات واضح واضح بخیر یعنی کی کہ تجاوز کری حدی و راسی ہی تاکیدی ہی موزن کو کہ احتراز کریں غلطیوں کی بعضی اونکی
 کفرین اسکی ہی کہ قصہ کری و کو جیسے کہ کرنا مجزا شہد کیلو کہ یہی استغناہم ہو جانا ہی یعنی یہی جانی ہوئی میں کہ کیا لاسی و نہیں اور مذکر اب
 اکبر کو کہ جمع کہ بالفتح کی ہو جانی ہی اسکی معنی میں طبل کہ اسکا ایک موزن ہو تا ہی معنی مثل دائرہ کی و روقف کرنا لفظ الہ پر اور استما کرنا

ساتھ اسکی اور نہ کہہ رہی ہو یعنی نماز کی یہی حیثیت کہ کہہ رہا ہو وہی ہونے بہا تک کہ دیکھو محکوم سجدین کیونکہ پہلی امام کی کہہ رہی ہوتا ہے بیجا مدہ و بہا
اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھلتی ہوئی حجرہ سے بعد شروع کرنی ہو نہ کی تکبیر کو اور داخل ہوتی ہوئی محراب سجدین نزدیک کہنی ہو نہ کی
حی علی الصلوٰۃ اور ہا سی ہی کہہا سی ہا مومن ہا سی فی کہہ رہی ہو وین امام اور قوم نزدیک حی علی الصلوٰۃ کی اور شروع کریں نماز نزدیک قدمائے
الصلوٰۃ کی مع وعن زید بن الحارث الضدائی قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اذن فی صلوٰۃ الفجر فاذا كنت
فلکم یلا ان یقیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخاصدا عند اذن ومن اذن فهو یقیم مرآۃ التورین و ابو داؤد وابن ماجہ
اور روایت ہی زیادہ بن حارث صدائی سی کہہا حکم کیا محکوم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یہ کہ اذان کہہ سچ وقت نماز فجر کی پہل ان کہہ ہی
پہر ارادہ کیا بلال فی یہ کہ تکبیر کہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق بہا فی صلوٰۃ کی فی اذان کہہ ہی و جو اذان کہہ ہی تکبیر
کہی وایت کی یہ نہ مذمتی ابو داؤد و ابن ماجہ فی ف بہا فی صلوٰۃ مراد ہی یا و بن حارث صدائی سی جو کوئی جس قبیلہ کا ہوتا ہی و سکھو عرب
مین بہا فی اوس قبیلہ کا کہتی ہیں اور امام شافعی کی نزدیک مکر وہ ہی تکبیر کہنی غیر ہو نہ کو جو حبیب سیدت کی و امام ابو حنیفہ کی نزدیک مکر وہ ہیں
ہی کیونکہ اکثر متواتر ہا کہ ابن ام مکتوم اذان کہتی تھی اور بلال تکبیر کہتی اور یہ حدیث وکی نزدیک محمول ہی اسیر کہ ناگوار ہو نہ کو تکبیر کہنی غیر
کی یعنی کہ موزن ہر مانی نوز کہی و ہر زمانہ مانی تو کہی مع الفصول الثالث فصل تیسری عن ابن عمر قال کان المسلمون
حين قدموا المدينة یجتمعون للصلوٰۃ و لیس ینادی بہا احد فتمکروا بیکم ما فی ذلک فقال بعضهم ان یخذوا
مثلا نافوس النصارى و قال بعضهم قرتا مثل قرین الیہم و قد فقال عمر اولا لا تبعثونا رجلا
ینادی بالصلوٰۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا لایم فنادی بالصلوٰۃ متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی کہہا
نہی سلمان جب وقت کہ ائی مدینہ مین جمع ہوتی پہل اندازہ کرنی اور سجدین کرنی ایک وقت کہ اوین و مین نماز کی یہی اور نہ تھا کوئی کہ پکاری
واسطی نماز کی پہل گفتگو کی سلمانوں فی الکیدن اس مین پس کہہا بعضون فی بنا و مانند نافوس نصاری کی و کہہا بعضون فی بنا و وینک
مانند سنگبہ بود نو کی پس کہہا حضرت عمر فی کیا نہیں ہی تم ایک شخص کو کہہا اواز کرے ساتھ نماز کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فی ناسی بلال کہہا ہو پس اواز کر ساتھ نماز کی روایت کی یہی بخاری و مسلم فی ف پس اواز کر ساتھ نماز کی یعنی کہہا الصلوٰۃ جامعہ پس ندا کرنی
ہی سی مراد نری خبر کرنی ساتھ انوقت کی نہ اندازہ شرعی یعنی اذان اس توجہی سی توفیق حاصل ہوتا ہی فی ہی پہلی حدیثونین کہ ایک مجلس مین پہل شروع
کر کر اسطرح آگاہ کرنا تھا پہر او مجلس مین عبد بن یدنی خواب کیا پس حضرت فی اذان کو شروع کیا یا تو ساتھ انی وحی کی یا ساتھ جہاد
کی مع وعن عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ قال کنا امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس یفعل لیضرب بہ
للسان ثم الصلوٰۃ طاف فی وانا نائم رجل یحمل نافوسا فی یدہ فقلت یا عبد اللہ اتبعم النافوس قال ومانصنم بہ قلت
ندعوہ الی الصلوٰۃ قال اذادک علی ما ہو خیر من ذلک فقلت لہ بلی قال فقال تقول اللہ اکبر الی اخرہ
وکن الا قامۃ فلما اصبحنا اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرنا بہ بما رايت فقال لہا لکرم و یا حہ
شاء اللہ و فقم مع بلال فالق علیہ ما رايت فلیؤذن بہ فانه اندی صوتا منک فقمت مع بلال فجم
علیہ ویؤذن بہ قال فسمعت یدک عمر بن الخطاب ہو فی بیتہ فخرج یجوز دامہ یقول یا رسول اللہ
اللہ بعثک بالحق لقد رايت مثل ما اری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیہ الحمد مرآۃ

عبدالرحمن بنی سعد بنی عمار بنی سعد کی سی کہ مؤذن بنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ عبدالرحمن بنی حدیث کی محکوم اب میری فی بعضی سعد
 فی اپنی باپ سی یعنی عمار سی نقل کی عمار بنی داود سعد کی سی کہ او کا نام ہی سعد ہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حکم کیا بلال کو یہ کہ گردانی
 دونوں او نگلیان اپنی بیچ کا نون اپنی کی یعنی اذان میں اور کہا تحقیق یہ بہت بلند کر نیوالا ہی اواز تیری کو روایت کی یہ ہیں جانی ف
 سعد کی داود اکا ہی نام سعد ہی وہ مؤذن بنی حضرت کی مسجد قبا میں جب تک حضرت زندہ ہی یہ ہیں مؤذن رہی یہ بعد وفات حضرت کی
 حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فی مسجد قبا ہی بلال کہ حضرت کی مسجد کا مؤذن کیا اسو اسطی کہ بلال بعد حضرت کی اذان کہنی چور کر شام کی ملک کو چلی گئے
 ہتی پس حدیث مؤذن ہی حضرت کی مسجد کی مرنی دم تک پس یہ سعد مؤذن صحابی ہیں اور عمار اکا بیٹا معنی مقبول ہی نکا بیٹا سعد ہی نکا
 بیٹا عبدالرحمن مطور ہی پس عبدالرحمن روایت کرتا ہی اپنی باپ سی کہ سعد ہی وروہ اپنی باپ سی عمار بن سعد ہی روایت کی باپ کے صحابی
 ہی باپ عمار کا ۱۰۰۰ سعد کا لگا اور ضمیر یہ اور جد کی و نون کی لفظ الی کطرف پہنچی ہی و یہ بلند کر نیوالا ہی اواز تیری کو یعنی کا نون میں
 او نگلیان رکبہ کر اذان دینی سی و از بلند ہوتی ہی شاید میں حکمت یہی کہ جب او نگلیان کہہ لیتا ہی تو نہیں سنا کر بلند اور مقصد کرتا ہی
 زیادہ چلائی کا ح ح ع باب فضل الاذان وجاہۃ المؤذن

فضیلت اذان کی بہت آئی ہی حدیثوں میں چنانچہ مذکور آئی ہو ونگی ب کلام میں ہی اذان کہنی افضل ہی امامت کرنی مختار یہی کہ اگر جانی
 کہ حقوق امامت کی تمام سجاوٹ کا تو امامت افضل ہی والا اذان اور علمانی کلام کیا ہی میں کہ حضرت فی اذان کہی ہی یا نہیں ایک حدیث
 میں آیا ہی کہ حضرت فی اذان کہی ہی و بعضوں لی معنی یہ کہی میں کہ حکم فرما کر کہو انی ہی اوسیکو تعبیر یوں کیا کہ حضرت فی کہی جیسک کہتی
 ہیں بادشاہ فی قلعہ بنا یا معنی حکم کیا بنانی کا اور دار قطنی کی روایت میں تصریح ہی انی ہی کہ حکم کیا سا اذان کی اللہ علم و جواب بنا نون کا وجہ ہی کہ
 گفتنی آدمی اذان کہیں حرمت اسطی اول ہی کی ہی یعنی جواب کا دینا آتا ہی اگر کسی طرف لینی ان ہی جسے جواب بنا مؤذن سجدا ہی کا اور اگر سجدت چھ
 دینا اذان کا واجب ہیں کیونکہ حاجت فعل حاصل ہی و قاری قرآن کا جواب ان کا دینا یہی میں غرض کہ مذنی من الفصل الاول

بصل ہی عن معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المؤذن اظول الناصر اعناقاً یوم القيمة رواہ مسلم

روایت ہی حویری کہنا سانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی ہی اذان ہی الی معنی ہوگی لوگوں ہی زروی گردنوں کی قیامت کی وقت
 کی یہی سلم بنی ف یعنی بہت ثواب الی ہوگی و بعضوں لی اسکی یہ معنی کہی میں کہ سردار ہوں گی مؤذن اوسدن و بعضوں لی یہ معنی کہی
 میں کہ بہت امید و انو اب کی ہوگی کیونکہ جو کون امید رکھتا ہی کسی چیز کی اونچی گردن کر کر او سلو دیکھتا ہی پس لوگ اوس روز رخ میں ہوگی
 و یہیہ راحت میں منتظر ہوگی اسکی کہ حکم کیا جاویں و کو حجت میں داخل ہو گیا و بعضوں لی کہا ہی کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ تہرب اور عزت
 ہوگی انکو جناب باری میں ع ع ع و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نودی للصلوۃ اذبر
 الشیطان لہ ضراطاً حتی لا یسمع التاذین فاذا افضی النداء اقبل حتی اذا ثوب بالصلوۃ اذبر حتی اذا افضی التثویب
 اقبل حتی یحضر بیک المیز و نفسه یقول اذکرکذا اذکرکذا اذکرکذا لایا لکم یکن ین کد حتی یصل الرجس

لا یدری کتم متفق علیہ اور روایت ہی بی بریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حقیقت کہ اذان
 دینا ہی ہی و اسطی نماز کی پیشہ و گیر ہا کتا ہی شیطان و اسطی و سکی ہوئی ہی و از پاد کی تاکہ نہ سنی اذان کو پس جبکہ ہو چکتی ہی اذان آتا ہی
 یہاں تک کہ جب تکیر کی جاتی ہی و اسطی نماز کی پیشہ و گیر ہا کتا ہی یہاں تک کہ جب ہو چکتی ہی تکیر آتا ہی تاکہ خطری دانی در میان آدمی

الصلوة یکتب لک خمس وعشرون صلوة ویکفر عنک ما بینکما رواه احمد و ابوداؤد وابن ماجه و ترمذی النسائی فی قوله
کل رطل و یابس وقال وکله مثل اجر من صلی اور روایت ہی بی بربرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم ان اذان دینی والا جنتین
کی جاتی ہی اسطی و سکی موافق بنایت آواز اسکی کی و رگوہی تی میں اسطی و سکی ہر تر و خشک و حاضر و غایب کی لکھی جاتی ہیں اسطی
او سکی پچیس نمازین و رد و سچو میں اس سچو کہ کی ہیں میان و نماز و نکی وایت کی یہ حد ابو داؤد و ابن ماجه اور روایت کی نسا فی قول کل
رطل یابس تک و رکبا نسا فی یہ ہی ورو اسطی و سکی ہی سند ثواب و شخص کی کہ نماز پڑھی و موافق بنایت آواز اسکی کی معنی جقدر
ہو از بلند کرتا ہی مخفرت ہی و سقدر ہوتی ہی و اگر آواز بنایت کو پہنچاتا ہی معنی جتنی طاقت ہی و تنی آواز بلند کی تو مخفرت ہی پڑتی تابی
اور حضورؐ یہ معنی ہی کہ اگر گناہ جسم و نفس کی جاتا ہی ہوں کہ جہاں تک آواز اذان کی پہنچا و سین ہر جا وین تو سب بخشی جاتی
ہیں و مراد رطل سنی نامی ہی معنی جو چیز رشتی ہی مثل آدمی و نباتات و غیرہ کی و یابس سی جادات مراد ہی معنی پتھر ہی و غیرہ و طیبی فی لکھا
ہی کہ لفظ و شاید الصلوة عطف کیا گیا ہی لفظ الموزن پر معنی مخفرت کی جاتی ہی موزن کی ورو سکی کہ حاضر و غایب کی جعت میں و نظام ہر نزدیک
سیری معنی ملا علی قاری کی یہ کہ عطف و سکا کل رطل ہی سکو عطف خاص عام ہتی ہیں و ضمیر تیک کی و عنہ کی شاید کثیر پڑتی ہی
یا موزن کثیر و معنی خبر جلد حدیث کی یہ ہیں کہ موزن نماز یونکا سا ثواب پاتا ہی کیونکہ یہ نماز کثیر ملاتا ہی و حدیث میں آیا ہی کہ جو پہل
بات کا باعث ہوتا ہی و سکو ثواب ہوتا ہی سند کریمانی بہلانی کی ع و عن عثمان بن ابی العاص قال قلت یا رسول اللہ اجعل لی
امام قومی قال انت امامهم و افتی باضعفهم و اتخذ مؤذنا لا یأخذ علی اذانه آجرا رواه احمد و ابوداؤد
و النسائی اور روایت عثمان بن ابی العاص سی کہ کہا کہ میں اسی سول خدا کی مقرر کرو مجھ کو امام قوم میری کا فرمایا کہ تو
امام و نکا ہی معنی کیا میںی تجھ کو امام و نکا اور اقتدار کو تہ بہت ضعیف و نکی کی معنی ماست میں عایت حال ضعیف و نکی کمر قرآنہ اور ارکان الی
کی یہ حد و را بود او دا و رسانی فی و افتد اگر تہ بہت ضعیف و نکی کی معنی ماست میں عایت حال ضعیف و نکی کمر قرآنہ اور ارکان الی
است و اگر کہ ضعیف سنگ ہوں و جماعت چوڑ دین و زمین حلال ہی مام کو اور موزن کمزوری یعنی اور علمانی لکھا ہی کہ اگر مزدوری یہ ہر ہر
زمین اور لوگ آپ سی جقدر حاجت الکی کی مسجد یا کرین حلال ہوگی پلای ہی ہوگو کہ خبر گیران الکی میں و رقاوی قاضیان میں ہی کہ موزن
جو عالم ہوسا تہ و قات مانکی تو سستی ثواب کا نہیں ہوتا پس سچ مزدوری یعنی کی طریق اولی نہیں سستی ہوگی کا ع و عن ام سلمہ
قالت علینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقول عند اذان المغرب اللهم هذا اقبال لیلک و اذ بانہا یرک
و اصوات دعائک فاغفر لی رواه ابوداؤد و البیہقی فی الدعوات الکبریٰ
اور روایت ام سلمہ سی کہ کہا کہ یا مجھ کو پھر خدا صلعم فی یہ کہ کہو میں نزدیک اذان مغرب کی یا الہی یہ ہی وقت آنی رات تیری کا اور یہ
یہ ہی دن تیر کا اور آواز میں تیری پکارنیو لو کی معنی موزن و نکی پس بخش مجھ کو روایت کی یہ حد و را و دی اور بیہقی فی دعوات کبیر میں و
طہر یہ ہی کہ پڑھی جاوی یہ دعا بعد جوابی اذان کی یا انا رجواب میں پڑھی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اس پر کہ اذان کی وقت
و عا قبول ہوتی ہی ع و عن ابی امامہ او بعض صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان یلا لا احدث فی الاقامۃ
فلما ان قال قد قامت الصلوة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقامہا اللہ و اقامہا وقال فی سائر
الا قامة کثیر حدیث عمر فی الاذان رواه ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یا بعضی اصحاب رسول خدا

بلیکل فکلووا و الشربو احتی بئادی بن اُم مکتوم قال و کان ابن اُم مکتوم رجلاً اعمی لا یتادی حتی یقال له اصبت اصبت
متفق علیہ روایت ہی بن عمر سی کہہا فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم بلال اذان دیتا ہی پس کہہا اور پوچھا کہ اذان دی بن اُم مکتوم
کہا بن عمر بنی اور تھا اس نام مکتوم آدمی نہ ہا نہیں اذان دیتا تھا یہاں تک کہہا جاتا تھا او سکو صبح کی تونی صبح کی تونی روایت کی یہ بخاری مسلم
ف اس سی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم کی دو موزن ہی ایک پہلی فجر کی رات سی اذان دیتا اور دو سراجہ فجر کی پس شافعی کے
نزدیک دو موزن مقرر کرنی سنت میں کہ ایک پہلی فجر کی دہی تا خیر میں اذان می وردو سراجہ فجر کی اول وقت میں و رخی کہتی ہیں کہ پہلا
موزن سو کی سی یا تہجد کی سی تھا کیونکہ ایک روایت میں آیا ہی کہ حضرت نبی منخ فرمایا اذان سی پہلی فجر کی پس سی ہی ان کی ثنائت سی اذان
دینی جائز نہیں اور صبح کی تونی بیان ایک شبہ وارد ہوتا ہی کہ جب ہم مکتوم بعد ہونی صبح کی اذان دیتی ہی تو اس وقت تک کہہا نا پنا کیونکہ
جائز ہوا جواب یہ کہ معنی صحبت کی بیان یہ ہیں کہ صبح نزدیک پہنچی و سکو مبالغہ صحبت کہہا ج و وعن سمرۃ بن جندب قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعکم من سحورکم اذان بلال ولا الفجر المستطیل ولکن الفجر المستطیل
فی الأفق رواہ مسلم و لفظہ للترمذی سے اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہہا فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم
نبی نہ منع کر می تلو سحر کہانی تہاری سی اذان بلال کی یعنی اس سی کہ وہ رات سی اذان کہتا ہی و فجر دراز یعنی صبح کا ذب لیکن فجر پہلی
ہونی یہ کناری کی یعنی صبح صادق روایت کی یہ سلم بن اور لفظ اسکی واسطی ترمذی کی ہیں و عن خالد بن الحویرث قال اکتبت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا و ابن عمر فی فقال اذا ساقتمنا فاذنا و ایتما و لیو مکتوما کبرکما رواہ البخاری سے
اور روایت ہی مالک بن حویرث سی کہہا آیا میں نبی صلی علیہ وسلم کی پاس میں اور بیٹا چچا میرے پاس فرمایا حضرت نبی حسبوت کہ سحر کو
اذان کہو اور تکیہ کہو اور چاہی کہ امام موہتم میں سی بڑا متبارار روایت کی یہ بخاری نبی ف شاید کہ یہ دونو علم و ورع میں برابر ہی ہوں
بسی کو امامت کی نبی فرمایا یا مرد اکبر سی فضل ہی و اس سی معلوم ہوا کہ فضیلت اذان میں شرط نہیں ہی بلکہ جیسی یون کہ موزن عالم جو
ساتھ وفات نماز کی ورنیک ورنیک اور بلند اواز و خوش واز ہوا و کلمات اذان کی صحیح ہی ج و عنہ قال قال لنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم صلوا کما راہتمونی اُصلی و اذا حضرت الصلوة فلیؤذن لکم احدکم ثم لیو مکتوما کبرکم متفق علیہ
اور روایت ہی و نہیں مالک سی کہہا فرمایا واسطی ہمار سی سول خدا صلی علیہ وسلم نماز پڑھو بطرح و کہتی ہی تم حکو نماز پڑھتی و جب وقت ہونا رکا پس ہی
کہ اذان کہی نہیں سی ایک تہا راہراہ امام موہتم میں سی بڑا متبارار روایت کی یہ بخاری مسلم نبی ف بڑا متبارار یعنی بڑا علم میں ہوا پس میں
اور مرد علم سی علم احکام نماز کا ہی و مرد سن سی ہ سن ہی کہ اسلام میں سب ہوا یعنی جسکو سلام ہا ہی بہت دن جوئی وہ حکم ہا ہی اوس سی کہ
بچھی سکی سلام لایا واقع میں اگرچہ چوہا ہو کیونکہ اکثر ایسی کو علم میں کا زیادہ ہوتا ہی ج و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جین قفل من غزوۃ خیبر سار لیکلۃ حتی اذا ذکرک الذکر عرس قال لبلا ل اکلنا اللیل فصلی بلال
ما قیل لہ و نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ فلما تقارب الفجر استند بلال الی راحلۃ موحیۃ الفجر
فعلبت بلال عیناہ و هو مستند الی راحلۃ فلم یستیعظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا بلال ولا احد من اصحابہ
حتى ضربہم الشمس فكان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اھلہم استیقظا ففرع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ائی بلال فقال بلال اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک قال اقتادوا فانتادوا و ارجلہم شیئاً ثم توضعاً

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْرَاؤُهُ لَا قَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِرُءُوسِهِمُ الصَّلَاةَ قَالَتْ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ
 فَلْيَصِلْهَا إِذَا دُكِرَ هَذَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي مَرَدَا هُ مُسْتَلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ
 تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کہ پڑھی جہاں خیر کی سی چلی تاکہ وہاں تک کہ سوقت پہنچے حضرت کو اونگھ اور تری آخر انکو آرام کی سی
 اور وہاں بلال کو مخاطبت کر دے اسی جاہی رات کی تین بج ہو وی تو جگہ دینا جہین میں نماز پڑھی بلال نے اس قدر کہ مقدس کی تھی اسی کی یعنی
 تہج کی نماز یعنی موسیٰ پڑھی و سو رہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اراؤ کی پس حین یک ہوئی فجر تک بلال بلال نے اونٹ اپنی منہ کر کر طرف
 فجر کی یعنی جگہ جو کہ کہ مشرق ہی تاج ہو وی تو جگہ دین میں بلال پڑھیں و نکلی یعنی سو گئی اور وہ تہج تک لگا ہی ہوئی اپنی اونٹ
 کا پیش جاگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال و نہ کوئی اصحاب میں سی یہاں تک پہنچی و نکو گرمی دہوپ کی پس ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پہلی جاگنی والی پس گھبرائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا اے بلال کیا ہوا تجھی یعنی کیوں سو گیا میں کہا بلال نے غالب
 ہوئی نفس میری پر وہ چیز کہ غالب ہوئی نفس تھا ہی پڑھنی فینہ فرمایا کہ پہنچے لیچو یعنی اونٹ اپنی پیاسی میں پہنچی و نہونٹ اونٹ اپنی تھوڑی و
 پیر و نہونٹ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا بلال کو پس تکبیر کی مانگی پس نماز پڑھائی حضرت نے اور نکو صبح کی پس جب پڑھ چکی نماز فرمایا
 جو شخص ہو جاوی نماز یعنی بعدینہ وغیرہ کی پس جاہی کہ پڑھی نماز سوقت یا کر سلی و سکوں تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کسی قایم کرے گا کو وقت
 کرنی میری یعنی یاد کرنی نماز میری روایت کی یہی سلم نے ف خبر دینے میں منزل ہی سند سات میں حضرت نے اسکو گھبرا اور کچھ اور دس فر
 میں فتیاب ہوئی اور حضرت نے وہاں جو قضا پڑھی و سوار ہوئی کچھنی کا حکم فرمایا سب کا کیا تھا چ بیان کرنی سب کی اختلاف کیا ہی علانی
 خفی کہ وقت صلوع کی قضا پڑھنی کو منع کرتی ہیں کہ پڑھیں سب کا یہ تھا کہ آفتاب بند ہوتا اور وقت کراہت نماز کا نکل جاوی اور شافعی
 کہ قضا اور وقت میں جائز کہ پڑھیں کہ پڑھیں سب کا یہ تھا کہ وہ جگہ شیطان کی تھی جیسا کہ دوسری آیت میں کو رہی و حکم کیا بلال کو کہ تکبیر
 نماز است یہ معلوم ہوتا ہی کہ اذان نماز قضا میں نہیں پڑھنی مگر جہاں جہاں ہی لیکن حمد و ثناء کی نماز ایک جو جہاں سب قدیم کی یہ
 ہی کہ اذان ہی قضا کی لی و ہدایہ میں لکھا ہی کہ پھر بعد صلی اللہ علیہ وسلم نے قضا پڑھی نماز فجر کی بیچ صبح لیلۃ التعریر کی یعنی اوسی سب کے
 صبح میں ساتھ اذان و تکبیر کی و تاریخ ابن ابیہام سب میں شیخین سلم اور ابو داؤد وغیرہ سے لائی ہیں اور کہا کہ جو کچھ سلم سے اس قصہ میں آیا ہی
 کہ حضرت نے امر کیا بلال کو پس تکبیر کہی - منافات نہیں کہتا کیونکہ صحیح ہوا ہی حضرت سے کہ ساتھ اذان و تکبیر کی نماز والی پس معنی فاقام الصلوۃ
 کی اس میں یہ ہیں کہ پس تکبیر کہی بعد اذان کی اور یہاں ایک وراشکال وار ہو تا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں میں سے
 سوئی ہیں لیکن دل بیدار رہتا ہی پس وجود دل بیدار رہنی کی کیا سبب تھا کہ آپ طلوع فجر کی گاہ ہوئی جواب کا یہ ہی کہ دریافت کرنا طلوع
 اور غروب کا کام انکو ہوا ہی پس انہیں سوئی نہیں طلوع ہونا نہ معلوم ہوا اگرچہ دل بیدار رہتا پھر اگر کوئی کہی کہ ساتھ کشف یا وحی الہام کی
 کیوں معلوم ہوا جواب کا یہ ہی کہ یہ فعل بارتعالی کا ہی سین ہی حکمت تھی کہ احکام قضا کی معلوم ہوئی ہر جہ و عن
 اِنِّیْ قَادَہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقْرَءُوا حَتّٰی تَرَوْنِیْ قَدْ خَرَجْتُ مُتَّقِیْ
 اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوقت کہ تکبیر کی جاوی اسی اطل نماز کی پس تکبیر ہو تم یہاں تک
 کہ دیکھو تم حکو کہ کلا حوہ سے روایت کی یہ بخاری سلم نے ف فتہانی لکھا ہی کہ جب تکبیر یعنی الاحی علی الصلوۃ کہی او سوقت مقدس
 کہ پڑھی ہو وین شاید کہ باہر تشریف لانا حضرت کا سوقت ہوتا ہو گا ح و عن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ لوگوں کی جنی قصاص صبح کی جماعت سے داکہ پہنچنے یعنی نمازی اور دیکھی گہرے پہنچنے اور ان کی پس فرمایا یعنی تسبیح کی لمبی ہو گوئی تحقیق اس کی قبض کہیں تین راوحین ہمارے اور اگر چاہتا اللہ ہوتا اور کو طرف ہمارے جو غیر سوقت کی یعنی پہلی سوقت کی آفات نکلا ہوتا پس سوقت کہ سووی یک تہا را غافل ہو کر نمازی ہو جائے اور پھر گہرے دوسری طرف دسکی پس چاہی کہ پڑھی و سکویا کہ تہا پڑتا و سکویا سوقت دسکی میں یعنی تہا اذان و تکبیر اور جماعت اور تمام شرائط اور آداب کی داکہ میں پہر انتفات کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ابی بکر صدیق کی پہنچا یا تحقیق شیطان آیا بلال کی پاس اور وہ کھڑا نماز پڑتا تہا پس کیہ لگوا یا و سکویا پڑھی ترک تہا پڑتا را و سکویا پڑھی چکا جاتا ہی لڑکا بیان تک کہ سوا پہنچا را رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو پس خبر دے بلال نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مانند او پھرنے کی خبر دے جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو پس کہا ابو بکر نے گواہی تیا ہون میں کہ تحقیق تم رسول خدا کی مور وایت کی پیٹ لک نے بطریق رسال کی ف پھر راہ مکہ کی اس معلوم ہوا کہ یہ واقعہ اور ہی و پہلا واقعہ و کہیو کہ وہ در میان میں خبر اور مدینہ کی ہوا تہا اور یہ کہ اور مدینہ کی در میان میں اور لفظ او کا کہیو یا و صلوٰۃ او یقیم میں یعنی جمع کی ہے نہ دو اوی یعنی اذان و تکبیر دو نو کا حکم کیا یا او شک کی لمبی ہی مگر افضل اور اکمل پہلی ہی تہا ہی کیونکہ موبد ہی اوسکی روایت ابو داؤد کی ہا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال اذان والا فامہ اور حبیب کہ تہا پڑتا وقت دسکی میں ظاہر اسکا دلالت کرتا ہی کہ جہر کرے نماز جہر میں و سرنگی زیر میں لیکن ہمیں بعضی علماء حنفیہ نے اختلاف کیا ہی قضا میں جبکی ہی پڑہنا واجب ہے اور جنی ضجج کی سند میں یعنی کیہ لگوا یا بلال کو حبیبی پہلی حدیث میں مگر را ہی کہ بلال و نہت ہی کیہ لگا کر سو رہی و اگر کوئی کہی کہ اس حدیث میں پہلی تو غفلت کو نسبت کی طرف متعلق اس حدیث میں ان مدقض روجنا اور یہ نسبت کیا اور غفلت کو طرف شیطان کی جواب کیا یہ کیا گیا ہی کہ یہ نہت خلق افعال کا ہی یعنی راہ کیا اسد تعالیٰ نے پیدا کرنے فیہا و در بیان کا او نہیں پہنچا در کیا شیطان لگاؤ و پھر کی کرنے پر غفلت اور نہت پیدا کرتی ہم نہت کی وغیرہ ہی و یہ حدیث میں ظاہر اسجہہ کا ہی حضرت نے حال بلال کا بیان فرما دیا اس ہی حضرت ابو بکر نے تصدیق دسکی کی کہ تہا آخر تک کہا ع و عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان معلقتان فی اعناق المؤمنین المسلمین حیة فم و صدقہم ذاک ان قالہ اور روایت ہی بن عمر ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزیں ہیں کہ لٹکی ہوئی ہیں بچہ گردنوں موزونوں کی و اسطی مسلمانوں کی وزی و لکی اور نماز و لکی وایت کی پہلے بن جہا نے ف لٹکی ہوئی ہیں جہ گردنوں موزونوں کی یعنی ثابت ہیں موزونوں کی مد و چیزیں مسلمانوں کی تا احتیاط کریں و لکی مد و چیزیں یہ ہیں وزی و لکی اور نماز و لکی کہ لکی اذان پر وزہ افطار کرنے ہیں و نماز پڑھتی ہیں چل یہ کہ موزونوں کو چاہی کہ رعایت وقت کا لحاظ کریں تا لوگوں کی ان و خیر نہیں خلل نہ آوی ع ع ع باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ باب ہی چ بیان سجدوں کی و جگہوں نماز کی ف مراد جگہوں نمازی بیان ہ جگہ ہیں کہ نماز و نہیں مکروہ ہو وی یا نہ مکروہ ہو وی چنانچہ بیان و سکا حدیثوں میں آگیا اور یہ فضائل سجدہ چار ہیں بہت آئی ہیں کچھ و نہیں ہی تو شکوہ میں کور ہوئی میں اور کچھ درکتا ہون میں چنانچہ ترجمہ بعض انکی کا ہی لکھا جاتا ہی مسلمان و سکی بزرگی معلوم کر کر عبادت کرنی اوسین غنیمت جانیں یا ہی کہ ابو ذر نے اپنی بیٹی سے کہا اسی بیٹی میری چاہی کہ ہو وی سجدہ گہرے راہی کی تحقیق میں سننا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہی سجدین گہرے حقوں کی میں پس جگا ہو وی سجدہ گہرے خاص ہوتا ہی مد و اسطی و سکی راحت اور رحمت کا اور گذرانی کا پھر اسطی طرح جنت کی در عبد الرحمن بن مغفل ہی وایت ہی کہ ہم حدیث کی جاتی ہی کہ مسجد قلعہ محکم ہی شیطان ہی چینی کی لمبی و حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کہ سجدین گہرے کی ہیں زمین میں اور حق ہی زیارت کی گئی پر یہ کہ اکرام کرنا ہی زیارت کرنا ہی اپنی کا یعنی آمد زیارت کیا گیا ہی و راجعوا لا و میں زیارت کرنا ہوتا ہی پس ہ اکرام کرنا ہی سجدین انیو لکھا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جگہ بکرا ہی

اور میں سجد میں داخل ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہوں اور رحمت کی جیسے نظر میرانی اور رحمت کی
 کہتی ہیں اہل غائب کی جیسے تاہی و ن پر غائب و کا اور مصطفیٰ بنو نین جو جگہ پکڑتی سجد میں منع آئی جی ہا اس صورت میں ہی کہ ایک گنبد
 سجد میں مقرر کر ہی طرح کہ نہ تھی و جگہ ہوا ہی و سکی پس یہ منع ہی اگرچہ و اسٹی کر اس کی یا نماز کی ہو کیونکہ اس میں خوف ریا کا ہوتا ہی
 یہ جو حدیثیں جگہ پکڑتی فضائل میں آئی ہیں محمول ہیں یہ کہ سجد کو جگہ سکونت کی نہ ہا وی نماز کی ہی و ذکر کی ہی نہ و اسٹی و نہ جس کے
 انوار منویہ ہی و خطوط نفیہ ہی ع **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابن عباس قال لما دخل النبي صلى الله
 عليه وسلم البيت دعا في نواحيه كلها وكم يصل حتى خرج منه فلما خرج راكعاً ركعتين في قبل
 الكعبة وقال هل هذه القبلة رواه البخاري ورواه المسلم عنه عن أسامة بن زيد
 روایت ہی بن عباس سی کہا جب اہل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں یعنی ان فتح مکہ کی و عالی بیچ کونون و سکی کی سب کو نہیں یعنی تاہون
 کونونین و نہیں پڑ ہی نماز یہاں تک کہ نکلی و سین ہی پس جب نکلی پڑ میں دو رکعتیں سامنی کعبہ کی اور فرمایا یہ ہی قبلہ روایت کی یہ بخاک
 فی اور روایت کی سلم و نہیں بن عباس سی کہ نقل کی و نہون فی سامنہ بنیدسی ف یہ ہی قبلہ اشارہ کعبہ کی جانب کیا او بیان کیا
 کہ امر قبلہ کا او پر متوجہ ہونی کی جانب سکی قرار پایا اور برگزینوں میں ہونی کا او بہت جی نہیں میں کہ قبلہ ہی کی کی جانب ہی و متوجہ ہونا و
 طرف درست نہیں و نہ یہ یعنی میں کہ متوجہ ہونا کعبہ کی طرف اہر ہی حبیہ ہی و اندر نماز درست نہیں جیسے امام مالک کہتی ہیں بیچ نماز جس کے
 اور سب اہل علم کی نزدیک جائز میں نقل پڑ ہی کعبہ کی اندر جو جیت یثان عمر رضی و اختلاف کیا ہی بیچ فرض کی میں گئی میں جمہ طرف جوار کی
 اور منع کیا ہی و س ہی لک و احمدی ع **وعن عبد الله بن عمر** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل الكعبة هو
 وأسامة بن زيد وعثمان بن طلحة الحنظلي وبلال بن رباح فأغلقها عليه ومكث فيها كسالت بلا لاجين خرج
 ماذا صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال جعل عمرو عن يساره وعمود بن عن يمينه وثلاثة أئمة رواه
 وكان البيت يومئذ على ستة أئمة ثم صلى متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم اہل ہوئی کعبی میں اور اسامہ بن زید و عثمان بن طلحہ حنبلی و بلال بن رباح میں بند کیا بلال بنی یا عثمان بنی کعبہ حضرت پر یعنی مالک
 جو مگر بن اور نہیں ہی حضرت و سین یعنی اور دعار میں مشغول ہی عبد اللہ بن عمر کہنی میں کہ مینی پوچھا بلال سی جس وقت کہ نکلی بلال حضرت
 کعبہ ہی بابر کہ کیا کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انی یعنی کعبہ میں پس کہا بلال انی کیا ایک ستون بائیں یا دایں و ستون دایں یا
 او تین ستون چھپی اپنی اور تھا خانہ کعبہ و سدان چپہ ستونان یعنی تین ستون میں یہ نماز پڑ ہی وایت کی بخاری سلم فی اس حدیث
 سی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کعبہ کی اندر نماز پڑ ہی و پہلی حدیث سی کہ ابن عباس سی اسامہ سی ایت کی معلوم ہوا کہ آنحضرت
 فی نماز نہیں پڑ ہی جب تطبیق ان و نون حدیثوں کی یہ ہی کہ جب کعبہ میں داخل ہوئی اور دروازہ بند کیا اور دعار میں مشغول ہوئی پس
 دیکھا اسامہ بنی دعا مانگتی یہ وہ ہی دعار میں مشغول ہو گئی کسی کعبہ کی کوئی میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کوئی میں تھی اور بلال
 قریب تھی آنحضرت کی آنحضرت انی جو نماز بعد دعار کی پڑ ہی و نہون فی نماز میں کیا اور اسامہ بنی مذکور اس ہی کہ وہ تھی و دعار میں مشغول
 نہی اور نماز ہی سبک نہی اور دروازہ بند تھا اور یہ ہی آیا ہی کہ حضرت فی اسامہ کو باہر پڑ جاتا تھا یا بائی لاوین یوا کی قصور و کی نیکی
 ہی پس ہو سکتا ہی کہ ان حضرت فی نماز اس عرصہ میں پڑ ہی جو پس ممتاز ثابت کرنا اسی نماز کا ہی نہ لغی و سکی ع **وعن**

ابن ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ فی مسجد ہذا خیر من الف صلوۃ فیما سواہ الا
 المسجد الحرام متفق علیہ۔۔۔ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز مسجد
 میری میں کہ یہی یعنی مسجد نبوی میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں میں ہوائے سجدہ حرام کی روایت کی یہ بخاری میں مسلم فی
 سوائے سجدہ حرام کی کہ او میں نسبت اور مسجدوں کی ملاکہ نماز کا ثواب تو باہمی و اختلاف کیا ہی علمانی اس جگہ میں کہ اتنا ثواب کس
 جگہ ہوتا ہی اس میں چار قول ہیں اور یہ کہ وہ سار احرام ہی و دوسرا یہ کہ وہ مسجد جماعت ہی و یہی ظاہر ہوتا ہی کلام صحابہ باہمی
 اور سیلو اختیار کیا ہی بعض شاہین ہی سلی کہ اصحاب ہجری ہی کہا ہی کہ فضیلت خاص کی گئی ہی ساتھ فرائض کی نہ نوافل کو
 اور یہاں ہی کہ وہ کہ ہی و اختیار کیا ہی اسکو بعض علمانی سبب اس حدیث میں جب کہ صلوۃ بکلمۃ اے یعنی نماز کہ میں مضاعف
 ملاکہ درجہ جو تھا یہ کہ وہ کہ ہی یہ بعید ہی قتلون میں ع وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لا تشد لرحال الا الى ثلثہ مساجد المسجد الحرام والمسجد الاقصی ومنع ہذا متفق علیہ
 اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ باندھو تم کجا و کو کو طرف تین مسجدوں کی یعنی مغربہ و کو طرف
 تین مسجدوں کی مسجد الحرام اور مسجد اقصی یعنی بیت المقدس اور مسجد میری یہ روایت کی بخاری میں مسلم فی ظاہر اس حدیث کا یہ ہی
 کہ منع کیا حضرت فی اختیار کرنی سفر ہر جگہ کی سی کہ سوائی ان تین جگہوں کی ہی کہ پروردگار تعالیٰ فی سبب دینی بزرگی کی او کو متاذا و مخصوص
 کیا ہی لیکن مقصود یہ ہی کہ بطور تقرب و عبادت کی سوائی ان مواضع کی قصد نہ کریں و سفر کریں و اگر کچھ حاجت پر ہی مثل تحصیل علم
 اور تجارت و ارادی حقوق وغیرہ کی یہ بات و ہی و سفر ساتھ اس قصد کی جائز ہی لیکن سفر کرنی میں اطمینان زیارت قبو صاحبین کی اور
 و اطمینان کی مواضع منبر کے میں اختلاف ہی بعضی سبب کہ ہی میں و بعضی حرام کذا فی مجمع البحار و اس علم اور بخون فی یہ معنی کہ ہی میں
 کہ قصد کرنا بطریق مذکور کی سوائی ان تین جگہوں کی دست نہیں و اگر گذر کریں بیچ غیر ان میں مسجدوں کی واجب نہیں ہوتا و فاراد کا اور
 بخون فی کہا ہی کہ کلام ساجد میں ہی یعنی کسی مسجد کی لی سوائی ان تین مسجدوں کی سفر جائز نہیں و اور مواضع سوائی مسجدوں
 کی خارج میں مفہوم اس کلام کی سی و کہتا ہی بندہ مسکین عبد الحق کہ مقصود بیان کرنا اہتمام شان ان تین جگہوں کا اور سفر ان کی کا ہی تبرک
 ترین مقامات کی میں یعنی اگر سفر کریں تو طرف ان تین مسجدوں کی اور بغیر ان کی شقت کہ یعنی پیغامدہ ہی نہ یہ کہ سفر سوائی ان تین جگہوں کی دست
 نہیں ع اور شاہ ولی صاحب محدث دہلوی فی بیج کتاب حجۃ الاسلام کی بیج بیان بخون اس حدیث کی لکھا ہی ترجمہ ان کی کلام
 کا بعینہ کیا جا تا ہی کہتا ہوں میں ہی اہل جاہلیت قصد کرتی تھی مکانات معطر کا کہ اپنی گمان میں و ان مکانات کو بزرگ جانتی تھی و
 زیارت کرتی تھی اور برکت حاصل کرتی تھی و اس طرح کی قصد کرنی میں و بزرگی جان فی میں تحریف و فساد اس قدر ہی کہ نہیں پوشیدہ
 میں بند کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی فساد تازہ مجا وین غیر شعائر ساتھ شعائر کی و رہنما جاوی و سیاہ و اطمینان عبادت غیر اس کی و حق نزدیک
 میری یہ ہی کہ قبر اور جگہ بندگی کرنی کسی ولی کی اولیاء میں سی اور کوہ طور سب یہ برابر ہیں ہی میں یعنی ان سب چیزوں کی طرف سفر کری
 انتہی ع وعن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابین بینی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ
 و منبری علی حوضی متفق علیہ۔۔۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں درمیان گہری
 کی و منبر میری ایک باغ ہی باغون بہشت کی سی و منبر میرا و پر حوض میری کی ہی روایت کی یہ بخاری میں مسلم فی فی حوضی

مسلمانی فہرست شد ہی سیر کو یا مسجد خانہ خدا ہی ضیافت کرتا ہی و زیارت کرنا لوگوں اپنی کی اور محسوس نہیں جیوتا مسجد میں
 جانی کی وقت جو کتنی نیتیں کرنی چاہئیں وغینہ کی ایک یہ ہی چنانچہ بیان اسکا اول کتاب میں یہ شرح حدیث اعمال بلیات کی
 تفصیل سے جو چکا ہی + **و عن ابن موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم الناس اجرا فی الصلوٰۃ**
ابعدہم فانبعثہم فمشی ذلک ینتظر الصلوٰۃ حتی یصلیہا مع الامام اعظم اجرا من الذی
یصلی ثم یتکلم مستقربا علیہ اور روایت ہی ابی موسیٰ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہر لوگوں میں ہی از روی
 ثواب کی بیچ نماز کی جو دورا نکاہی ہیں وراؤ کا از روی چینی کی یعنی جتنا گہر دور ہوگا مسجد سے تنہا ہی ثواب یاد دیا و یکا اور وہ شخص
 کہ منتظر ہو نماز کا یہاں تک نماز پڑھی ساتھ امام کی پڑھی از روی ثواب کی و من شخص سی کہ نماز پڑھی پھر سو رہی وایت کی یہ بخاری و مسلم
 فی فہرست جو کوئی خیر کی نماز کو تاکہ پڑھی و سکو ساتھ امام کی ثواب بہت پاتا ہی و س سی کہ پڑھ کر سو رہی و انتظار امام کا ٹکری مار کر یہ
 وقت مختار ہی میں پڑھی ورا کر کوئی جیوتی جماعت کی ساتھ پڑھ لی یا اسکی ساتھ پڑھ لی کہ حق امامت کا نہیں کہتا ہی و دوسرا
 انتظار جماعت کثیر کا کر لی و ساتھ و سکی و اگر سی کہ حق امامت کا اسکا ہی سی قیاس پر بہت ثواب پاتا ہی ملی سی خصوصاً کہ یہ سبب
 کس کی کر سی + **و عن جابر قال خلت لی قلعہ محل المسجد فامرک بنو سئلہ ان ینقلوا قرب المسجد فبکک ذلک**
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہم بلغنی انکم تریدون ان تنقلوا قرب المسجد قالوا نعم
یا رسول اللہ قد ائرمنا ذلک فقال یا ہنی سئلہ دیکم تکتب انارکم دیارکم تکتب انارکم دواہ مسلمہ
 اور روایت ہی جابر سی کہا کہ خالی ہوئی گہر گہر مسجد کی سہل راہ کیا بنو سلمہ نے یہ کہ اوہا وین نزدیک مسجد کی میں پہنچی بیچہ سہی
 صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا اوں کو حضرت نے کہ پہنچا ہی مجھ کو یہ کہ تم ارادہ رکھتی ہو کہ نقل کرو یعنی وٹہ و نزدیک مسجد کہا اوہوں نے کہ ہاں
 ہی سول خدا کی تحقیق ارادہ کیا مہی یہ کہ اسی نبی سلمہ سہی ہوا ہی گہر وین لکھی جا وینگی نقش قدم مہا ہی کی ہر سی ہوا ہی گہر وین
 لکھی جا وین گی نقش قدم مہا ہی کی وایت کی مجھ میں فی بنو سلمہ قبیلہ انصار میں سی ہ حضرت کی مسجد سی و رستی تھی جب کرو
 مسجد کی کچھ گہر خالی ہوئی بسبب جانی رہنی لوگوں کی یا اور جانی جا رہنی کی تو اوہوں نے از روئی مسجد کی پاس رہنی کی حضرت
 نے اوپر فرمایا کہ وہیں رہو جتنا دور ہوگی وہاں سی ان میں قدم بہت رکھو گی و ہمارے اعمال میں لکھی جا وینگی اور باعث یاد دانی ثواب کی
 ہو گی + **و عن ابن ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعہ یظلمہم اللہ فی ظلہ یومہ لا ظل**
الا ظلہ ما م عاد و مشاہد نشانی عبادۃ اللہ و رجل قلبہ معلق بالمسجد اذا خرج منہ حتی یعود الیہ و
رجلان تحابا فی اللہ اجفعا علیہ و تفرقا علیہ و رجل ذکر اللہ خالیفا ففاضت عیناہ و رجل دعتہ امرؤ ذات حسب
وجمال فقال لہ ایاک اخاف اللہ و رجل تصدق بصدقہ فاحفاہ حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق عینہ مستقربا
علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ساتہ شخص میں کہ سایہ میں کہی گا اوں کو بے رحم سا
 اپنی کی و سدن کہ نہیں سایہ مگر سایہ اسکا ایک سردار عادل و دوسرا جوان کہ جوانی خیر کر لی بد کی بد کی میں تیرا وہ شخص کہ دل و کھانگا
 ہوا ہی مسجد میں جو وقت کہ نکلتا ہی و س سی یہاں تک پھر جا و سی طرف اسکی اور چوٹی و شخص کہ محبت کہتی ہیں آپس میں اعلیٰ اس کے
 اکٹھی ہوتی ہیں و سکی محبت میں اور جدا ہوتی ہیں و سکی محبت میں یعنی حاضر و غائب اص محبت کہتی ہیں یا پانچواں وہ شخص کہ یاد کرتا ہی

اس کو تنہا پس ہستی میں انگہیناوسکی اورچہا شخص وہ ہی کہ بلایا اوسکو ایک عورت کی کہ صاحب حسب ورجال کی موعین بارادہ بدایا یکرہا تحقیق میں درتا ہوں اسی ورسا تو ان وہ شخص دیا کچھ ہرپس چہا یا اوسکو بیان تک نہ جاننا بامین تہہ وعلی فی کہ کیا خرچ کیا دہنی ثبہ اوسکی فی روایت کی یہہ بخاری سلم فی ف سایہ میں کہی گا یعنی اخل کرگا رحمت پنی میں اور محفوظ رکھی گا سختیوں آخرت کی سی اور بعضوں فی کہا ہی کہ مراد سایہ سی سایہ عوش کا ہی وراخر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ اس طرح پوشیدہ دیتا کہ ہندین جانتا ہی شخص بامین طرف اوسکی ہوتا ہی وس چیز کو کہ خرچ کرتا ہی امین طرف اپنی اور بعضوں فی معنی سکی ہی لکھی ہین جو کہ صاحب جمعی لکھی س صورتیں یہہ کیا ہی کمال پوشیدگی سی وس وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَضَعُفُ عَلَى صَلَوةِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا ذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّعَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَوةٍ مَا أَنْتَظَرَ الصَّلَوةَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتْ الصَّلَوةُ تَحْلُسُهُ وَتَرَادِي دُعَاءَ الْمَلَائِكَةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ثَبِّتْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُجْدِ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی و ہین بی ہرید ہی کہا فوایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز آدمی کی بیج جماعت کی سچیں سچی زیادہ ہوتی ہی و پر نماز اوسکی کی کہ گہر میں چڑھی اور بازار میں یعنی دوکان وغیرہ میں کہ جہاں تجارت کی بی بیٹھتا ہی اور یہہ سوسطی کہ حسوت و صلو کیا پس اچھا وضو کیا یعنی ساتھ رعایت شرط اور آداب کی کلا طرف سجد کی نہ نکالا اوسکو مگر نماز فی یعنی خاص نماز ہی کی بی نکلا کچھ وروضہ ہین ہی ہین کہتا کوئی قدم مگر بلند کیا جاتا ہی و سطلی اوسکی ساتھ اوس قدم کی درجہ ثواب میں وارد و رکھا جاتا ہی وس ہی سبب سکی گناہ پس حسوت کہ نماز چڑھتا ہی ہیشہ سستی میں شتی دعا کرتی اوسکو جب تک کہ بیچ نماز کی جگہ اپنی کی ہی یا البی بخشش کراو سپر الہی حم کراو سپر ہیشہ رہتا ہی ایک تہا نماز میں جب تک کہ منظر ہی نماز کا اور بیچ ایک روایت کی فرمایا حسوت کہ داخل ہوتا ہی مسجد میں حالت میں کہ ہوتی ہی نماز وکنی فی اوسکی او زیادہ کیا بیچ دعا و شتون کی یا البی بخشش و سطلی اوسکی یا البی قبول توبہ کراو سپر جب تک کہ زاید ہی وسین یعنی کسی سلمان کو زبانی ہاتھ ہی جب تک وضو کیا وچہا وکرا روایت کی یہہ بخاری سلم فی ف اسی معلوم ہوا کہ کچھ حصہ نماز کا جب ہوا کہ جماعت ہی ہی و مسجد میں ہی ہی مدعی اخیر حدیث کی یہہ میں کہ نماز دعا کرتی میں جب تک کہ کسی کو ایذا نہ ہی گویا یہہ حدیث حنوی ہی سلی سکی بعد حدیث ظاہری کو بیان کیا کہ جب تک کہ وضو نہ ہی یعنی اگر کسی کو ایذا دیکھا یا وضو نہ کیا تو خوشی دعا نہیں کرنی کی وراس سی یہہ ہی معلوم ہوا کہ فیضیت مرتبہ سکر مصلی نماز چڑھ کر و میں نہا ہی اگر نماز چڑھ کر اور جا ہی جابیتی یہ فیضیت فوت ہوتی ہی و بعضی شایخ کہ نماز چڑھ کر گوشہ میں جا بیٹھتی میں و سطلی خوف تنہا شوق وقت کی اور بار کی اگرچہ یہہ نیت صحیح ہی وراوسین فیضیت ذکر اور تسبیح کی حاصل ہی لیکن فیضیت نہیں رہتی کی یہہ جگہ نماز کی نہیں حاصل ہوتی وحن اکی فسید قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ افْعَلْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ سَرَدَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی الی سید ہی کہا فوایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حسوت کہ داخل ہوا ایک تہا بار مسجد میں پس چاہی کہ کہی یا البی قبول و سطلی میری رواسی رحمت اپنی کی و جب تک ہی چاہی کہ کہی یا البی تحقیق میں نکلتا ہوں تجسی فضل تیرا روایت کی یہہ سلم فی ف درواسی رحمت کی قبول سبب بکت اس مکان شریف کے

یا بسبب تو میں دینی نماز کی سبب کہوں لی حفاظت نماز کی درمراہ فضل سی رزق حلال ہی کہ بعد کھانے کی نماز سی او سکی طلب کو جانا
 ہی + وحسن ابی قتادہ اَن رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَبْ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ
 اَنْ يَجْلِسَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وقت کہ داخل ہو ایک تہا سجدین
 پس چاہی کہ پڑھی دو رکعتیں پہلی بیٹھی سی روایت کی بخاری سلمیٰ ف یہ حدیث سند شافعی کی ہی بیچ واجب ہوئی تھیں مسجد
 کی اس لیے کہ وہ کہتی ہیں کہ یہ امر واجب کی ہی ہی اور ہماری نزدیک مستحب اور امر استحباب کی ہی + وحسن کعب بن مالک
 قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الصُّحُفِ فَاِذَا اَقْدَمَ بَدَأَ بِالسُّجُودِ فَصَلَّى فِيهِ رُكْعَتَيْنِ
 ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہات ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الی سفر سی مگر دو رکعت کے
 وقت میں سو وقت کہ اتنی پہلی جاتی مسجد میں پس نماز پڑھتی اوسین دو رکعتیں پہلی بیٹھی اوسین روایت کی ہی بخاری سلمیٰ ف بیٹھی
 مسجد میں تا لوگ سعادت ملازمت حاصل کریں اور اس سی معلوم ہوا کہ مسافر کو مستحب مسجد میں بیٹھا وقت کی کی سفر سی کہ میں جانی سو
 ہی + وحسن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَشْتَدُّ ضَالًّا فِي الْمَسْجِدِ
 فَلْيَقْلُ لَمْ يَكْرَهُهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسْجِدَ لَمْ يَكُنْ لِهَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کسی کی کو کہ دے ہوئے تا ہی کوئی چیز کہ ہوئی مسجد میں پس چاہی کہ کہی نہ پیری و سکوا مسجد یعنی پاؤ تو پس تحقیق مسجد میں
 نہیں بنائی گئی ہی سکی روایت کی ہی سلمیٰ ف ظاہر یہی کہ یہ زبان سی کہی و اعلیٰ زجر اور منع کی تہہ سی یہ بد دعا ٹکری اور نہ
 چاہی کہ مسلمان گم ہوئی چیز سی نہ پاوی اور اگر دسی ہی چاہی تا وہ سزا ہی فعل اپنی کی پاوی و پر پراسی حرکت ٹکری بعید ہوا اور دخل
 ہی سبب ہر ام کہ مسجد نہیں بنائی گئی ہی و سکی ہی مانند خرید فروخت وغیرہ کی و رہی بعض سلف کہ روہین کہتی ہی تصدیق کرنا مسجد میں
 سوال کر نیوالی پر + وحسن جابر قال قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَمْ يَمُتْ
 فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِنْهَا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
 ہی جابر سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھاوی من رخت بد بودار میں سی یعنی پس یا پازنن یک ہو مسجد ہا ریکی
 پس تحقیق فرشتی ایذا پاتی ہیں اوس چیز سی کہ ایذا پاتی ہیں و سکا دی روایت کی ہی بخاری سلمیٰ ف یعنی جسی بد بودار چیز سی اوسون کو
 ایذا ہوتی سی ویسی ہی فرشتو کو بھی ایذا ہوتی ہی پس پس یا پازنن کہ مسجد میں آیا کرو کہ وہ جگہ حضور ملائکہ کی ہی ایذا پانگی و اسٹیل
 ہی ہر چیز کہ بد بودار کہی خواہ قسم کہانی سی ہو یا غیر او سکی سی یعنی گندہ دہنی اور گندہ بغلی اور مانند انکی کی و مسجد کا حکم اور عبادت کی مجلسوں کا
 ہی یعنی مجلس وعظ اور پڑھنی پڑمانی اور حلقی کر کر کی و مانند انکی کی کہ اوسین ہی بد بودار ہو کر نہ جاوی + وحسن انس قال
 قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَزَانُ فِي الْمَسْجِدِ حَيْثُ كَانَ يَأْتِيهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تہو کنا مسجد میں گناہ ہی اور کفارہ او سکا و دفن کر دینا او سکا روایت کی ہی بخاری سلمیٰ ف یعنی مسجد
 میں تہو کی نہیں اگر انفا قایسی حرکت ہو ہی جاوی تو دفعیہ و سکی گناہ کا یہ ہی کہ او سکو دفن کر دی + وحسن ابی ذریرہ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أَهْلِ بَيْتِي فَأَوْجَدْتُ فِي أَحْسَنِ أَعْمَالِهِمَا الَّذِي يُطَا
 عِنَ الظَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِيهِ أَعْمَالِهِمَا الثَّانِيَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَدْفَنُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ذر ہی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی روز ولاتی گئی مجھے عمل میری کی نیکی و سلی در بری او سلی پائی سنی
 بیچ نیکی عملون و سلیکی موزی چیز کہ دور کی جاوی راہ سلی و رہا یا سنی بیچ بری عملون او سلی کی تہو کہ کہو وی مسجدین کہ دفن کیا جاوی
 روایت کی یہ سلمیٰ و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا قلتم أحدکم إلى الصلوٰۃ فلا یبصق
 أقامہ فلا ینما ینما حی اللہ کادامہ فی مصلیہ ولا عن یمینہ فان عن یمینہ ملکاً ولیبصق عن یشارہ أو تحت قد
 قد نہاؤ فی رلیۃ ابی سعید تحت قد الیسر متفق علیہ اور روایت ہی بی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 فی جوقت کہ کہرا جوا یک تہا راطف نماز کی پس نہو کہ والی الی ابی پس سوار سلی نہیں کہ سرگوشی کرنا ہی امدی جب تک کہ نماز کی جگہ
 اپنی میں ہی اور نہ تہو کہ والی دہنی اپنی سو سلی کہ دہنی او سلی فرشتی ہین اور چاہی کہ تہو کہ والی بائین اپنی یا نجی پانوا اپنی کی پرفن
 کری او سکو اور روایت ابی سعید کی میں یون ہی کہ نجی قدم اپنی کی کہ با بیان ہی روایت کی یہ بخاری سلمیٰ ف اس میں شابت
 وی صلی کو ساتھ اوس شخص کی کہ سرگوشی کرنا ہی مالک اپنی ہی پن اجبتی و سر عایت او کہ کہ او دہر تہو کی نہیں اگر یہ اللہ تعالیٰ پاک ہی جہت
 اور مرد فرشتی ہی یا تو فرشتہ ہی سوائی کرام کاتبین کی کہ حاضر ہوتا ہی وقت نماز کی و سلی سید و البہام صلی کی و وہ سلی میں کہنی کی عار و کو
 پر پس واجب ہوا اس پر کہ کرام کری مہان اپنی کا زیادہ کرام کاتبین ہی کہ بروقت ساتھ ہی میں احتمال ہی کہ مرد او سلی کرام کاتبین میں غلام کیا
 دہنی طرف والی کو و سلی گاہ کر نیکی سپر کہ وہ فضل ہی بائین طرف والی ہی نہ بین جسیکہ دائیں طرف افضل ہی بائین طرف سی و فرشتہ
 رحمت کا افضل ہی فرشتہ عذاب کی سی و س و عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی مصلی اللہ
 لکم یقیم منہ لکن اللہ الیہود والنصارى اتخذوا قبور انبیائہم مساجد متفق علیہ اور روایت ہی
 عائشہ ہی کہ ختیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا بیچ ہا ہی اپنی کی کہ نہیں و ہی و سلی یعنی تندرست نہیں ہوئی اوس سلی انتقال
 ہوا و میں لخت کری مسجد و اور رضاری کو کہ کپڑین و نہون فی قبرین نبی کی سجدہ گاہ روایت کی یہ بخاری سلمیٰ ف جب بنا حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ اجل نزدیک پہنچی و در دمی است سی کہ مبادا قبر شریف کو سجدہ کریں جسیکہ ہو و اور رضاری نبی کی قبر و کو سجدہ کرتی ہین
 ان گاہ کیا اسکی منع ہوئی پر ساتھ ہی عن کرنی ہو و اور رضاری کی کہ قبرون نبی کو سجدہ گاہ کیا تھا اور یہ سجدہ گاہ کرنا و طرح پر ہوتا ہی ایک کہ سجدہ
 قبرون کو کریں و مرقصود عبادت و نکی کہ میں جسیکہ بت پرست بت پوجتی میں و سری یہ کہ مقصود و مرقصود عبادت و لی کی کہ میں لیکن مقصود
 یہ کہ میں کہ متوجہ ہونا انکی قبرون کی طرف نماز میں عبادت حق کی ہی و موجب قرب و رضا او سلی کا ہی یہ و و ذین طریق غیر مشروع او
 ناپسند میں اول تو شرک اور کفر صریح ہی و در دس حرام ہی سلی کہ اوسین شریک کرنا ساتھ خدا کی ہوتا ہی اگر یہ شرک خفی ہی و لغت و نہون
 پر ہوتی ہی و نماز پر نہی طرف قبر ہی کی یا مرد صالح کی و سلی تبرک اور تعظیم کی حرام ہی و سکی و اسین خلاف نہیں و یہ مضمون مختصر لکھا گیا
 ہی جو تفصیل لکھا چاہی و در شروع میں یہی و عن جندب قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا ان من کان
 قبلکم کانوا یخذون قبور انبیائہم و صلیحہم مساجداً لا فلا یخذون القبور مساجداً انی اھتکم عن ذلک سواہ مسلماً
 اور روایت ہی جندب ہی کہہا سانی ہی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی ہی خبر دار متحقق و شخص کہ تہی پہلی تہی مگر تہی قبرون نبی پر
 کیکو اور یکجہنوں اپنی کیکو سجدہ گاہ خبر دار ہو پس پڑو قبر و کو سجدہ گاہ ختیق میں منع کرنا ہون نکلو اس سی روایت کی یہ سلمیٰ ف و س
 و عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھملوا فی بیوتکم من صلاتکم ولا یخذوا قبور انبیائہم

اور روایت ہی بن عمری کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان پڑھو گہروں اپنی میں اپنی نمازون سی اور نہ کپڑو گہروں کو قبر بن روایت کی
یہ بھی روایت مسلم بن قیس کہ قبرین بنو قریظہ میں کہ قبروں کو مانند گہروں کی نکرو یعنی جیسکے کسیکو کچھ حاجت ہوتی ہے
تو چلا جا تا ہی گہر میں و اسطرح حاجت کی سی طرح کسیکو کچھ حاجت دیش ہو تو قبروں پر دوڑا چلا جاوسی بلکہ اسد ہی سی اپنی حاجت مانگی
یا مرد یہ ہی کہ جس مقبرہ میں نماز نہیں پڑھتی اسطرح سی گہر کو نکرو کہ گہر میں کچھ نماز نہ پڑھو بلکہ گہروں میں ہی نماز پڑھو اسو اسطرح گہروں
میں نماز پڑھنی ہوتی سی ہمارے فرض کی ہوا **مولانا الفصل الثانی فصل در کتب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی**
اللہ علیہ وسلم کابین المشرق والمغرب فیکلہ رداءہ السیر من شمس روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان در میان مشرق و مغرب کی قبہ تی روایت کی یہ ترمذی **ف** یہ حدیث ہی مدینہ والوں کے
حق میں و راوی کی کہ جبکہ قبہ مدینہ کی موافق ہی کہ وہ ان قبلہ جانب جنوب کی ہی سن مشرق و مغرب کی در میان میں پڑھتا ہی **ح** **و عن**
طلح بن علی قال خرجنا وقد انا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبايعناه وصلينا معه واخذناہ انت
باذخنا بيعة لانا فاستنوهنا من فضل طهورہ قد عابنا فتوضا وغمض شتم صبه لنا في اداوة وامرنا
فقال اخرجوا فلما اتيتهم اكرضكم فاكسروا بينتكم وانضحوا مكا نهم هذا الماء واخذوها صبيحا قلنا ان البکد
بعيننا والحرس نلنا والماء يثشف فقال مئذنه من الماء فارتہ لا يزيده الا طيبا رواه الساکني
اور روایت ہی طلح بن علی سی کہ کہا کلی ہم جماعت قصد کرنا والی طرف غیر نجد اسلی اللہ علیہ وسلم کی میں عیت کی ہمیں و نسبی عیت تاکاموا
نماز پڑھنی ساتھ و کلی و خبر دی ہمیں و کو کہ چچ زمین ہمار کی بعد ہی اسطرح ہمار سی پس بانگا ہمیں حضرت سی بجا ہوا پانی و صنو حضرت کا پس سگولیا
حضرت نے پانی میں وضو کیا و کلی کی یعنی بقیہ پانی وضو کی سی بعد وضو کی کلی کی پڑوا لا واسکو و اسطرح ہمار سی چاہا گل میں و حکم کیا ہکو یعنی ارادہ حکم
کا کیا پس فرمایا جا و سوخت پنچ زمین اپنی میں پس توڑا بوجہ پنا او چکر و دواس جگہ اس کی کو یعنی تا انوار و برکات دین کی وہاں پہل
جاوین و رہنا و اسکو مسجد یعنی جگہ مسجد بنا و کہا ہمیں تحقیق شہر سی دور اور گرمی سخت ہی اور پانی خشک ہو جا و گیا پس پانی بڑا و اسکو
اور پانی سی پس تحقیق نہیں زیادہ کر گیا و اسکو گرمی کی اور برکت روایت کی یہ نسائی **ف** یہ کہتی ہیں نصاری کی عبادت خانہ کو
یہ قوم نصاری ہی ہی بایان مائی تو چاہا کہ اسکو توڑا دین اور او سپرانی بگاڑ کر کہیں چنانچہ حملہ فاتو سبناہ میں بیان سکا ہی زمینیں زیادہ
کر گیا و اسکو یعنی بقیہ پانی وضو کا کہ چاہا گل میں ہی زیادہ نہیں کر گیا اس پانی میں کہ ابی الابی مگر برکت کو یا یہ پانی جواب الابی اوس
پہلی پانی میں برکت زیادہ کر گیا حاصل یہ کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خوف خشک ہونیکا ہی سمین اور پانی طاینا برکت زیادہ ہو گلی و اسطرح شہین
موسیل ہی سکی کہ جاتر ہی ترک کرنا پانی زرمزم کو اور سبانا و اسکو اور شہر و زمین بطور تبرک کی اور اس پر قیاس کیا جاتا ہی ترک کرنا جو پانی علماء اور مشائخ
کی کو قسم کہا ہی اور پمینی سی و راوی کی کڑی کو یعنی یہ ہی جاتر ہی بشرطیکہ حد شرح سی سجا و زکری یعنی اسکو تبرک سمجھ کر پوچنی نہ لگی و تعظیم
زیادہ از حد کری **ح** **و عن عائشة قالت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببناء المسجد فی الدار و ان**
ینظف و یطیب رداءہ ابوداؤد و السیر من شمس ما جہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم ان اسطرح بنانی مسجدوں کی محلوں میں اور یہ کہ پاک کجاوین اور خوشبو لگائی جاوین روایت کی یہا بودا و دورتر محمد بن
ماہر **ف** ان چیزوں کی کنی میں نیت تعظیم و س جگہ کی کری اور یہ نیت کری کہ ملائکہ اور ہر مومن خوش ہوں گی اسکی پاکی

ایسی بیخ شغل رہتا ہی اوسکی بی گواہی دکر وہ مومن ہی ہے۔ **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ مَطْعُونٍ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ اِذَا نَزَلْنَا فِي لَاحِظَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَصَى وَلَا اخْتَصَى اِنْ حَصَا اَمْقَى الصِّيَامِ فَقَالَ اَنْتَ لَكَ فِي السَّيْلَةِ كَالِ اَنْتَ سَيْلَةً اَمْقَى الْجَاهِدِ فِي سَيْدِيلِ اللَّهِ فَقَالَ اَنْتَ لَكَ فِي التَّرْهَبِ فَقَالَ اِنْ تَرَهَّبَ اَمْقَى الْجَلْدِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْتَ ظِلُّ الصَّلَاةِ وَكَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ** اور روایت ہی عن بن مطعون سی کہ اسی سول خدا کی ذن و بطور میری بیخ خود ہوئی کی معنی خاطرہ زنا سی چون پس فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم لی نہیں ہم میں سی یعنی طریقہ سنت ہماری پر جو شخص کہ خود کر ہی کیو یا خود کر ہی اپنی تعین تحقیق خواجہ ہونا است میری کار و زہد کہنا سی یعنی ماوس سی شہوت جاتی تہی ہی ہر شخص کی عثمان بن ابی و و اسطی میری بیخ سیر کر ہی کی وایا تحقیق سیر است میری جہاد کرنا ہی بیخ راہ اسد کی ہر عرض کیا کہ حکم بھی مجکو خود کر ہی یا یا نصرت فی تحقیق رہا نیست است میری مینا مسجد وغیرہ اسطی انتظار نماز کی ہی وایت کی یہ شرح السنہ میں ف سیر است میری جہاد ہی یعنی چلنا اور یہ نماز میں کہ محمود ہی و اسطی جہاد کی چلنا ہر نامی و روی ہر نماز میں میں بہودہ جیسک بعضی تفسیر ہی میں بی فائدہ ہی ہر اذان یا ترہب میں جسے جیسک بعضی ہل کتاب کرتی ہیں کہ کوئی نشانی اختیار کرتی ہیں اور شغل دنیا کی اور لذتیں و سکی بالکل چھوڑتی ہیں و خود کوئی ہر نہیں باقی اور ب لوگوں سی اور ب چیز فنی خود ہوئی ہیں کہ یہ کام کرتی ترہب میں اور اوکی کر نیوا لوگوں راہب کہتی ہیں میں حضرت لی فرمایا کہ ترہب میری است کا مسجد میں مینا ہی اسطی انتظار نماز کی کہ ب لوگوں سی مونیہ ہر کہ متوجہ طرف پروردگار کی ہو کہ مینا ہی روہ ترہب راہب کرتی ہیں کہ مینا اور انجام و سکا اچھا نہیں ہے۔ **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعْتُ رَجَعْتُ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ أَنْتَ أَهْلُ قَالَ فَوَضَعُ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَوَجَدَ بَرْدَهَا بَيْنَ تَدْيِي فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَتِلْكَ وَكَذَلِكَ نَرَى الْإِلَهِيْمَ مَلَكُوتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَيْفَ يَكُونُ مِنَ الْمُؤَقِنِينَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَنَزَادَ فِيهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمَلَكُوتُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَالْمَشْقُوعِ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَابْسِلَاغِ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِمِ وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ حَاطِئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ فَلَا تَزِدْ بَعِيدًا مِنْهُ فَإِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ قَالَ وَاللَّذَرَجَاتُ إِفْتَاءُ السَّلَامِ وَاطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَكَلَفُ هَذَا الْحَدِيثِ كَمَا فِي الْمَصَابِيحِ لَمْ أَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَّا فِي شَرْحِ السُّنَنِ** اور روایت ہی عبد الرحمن بن عائش سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم لی گواہی میں کہ بائنی پروردگار اپنی کو جو بہترین صورت کی فرمایا اسد تعالیٰ لی کس چیز میں گفتگو کرتی ہیں فرشتی مغربین کہ بائنی کہ تو دانا تر ہی کہ وہ کوئی عمل میں فرمایا یہ غیر خدا لی پس کہا اسد تعالیٰ لی اپنا ہاتھ در میان و نہ ہون میری کی پس پانی مینی سردی و سکی ریان سینی اپنی کی پس جان لی مینی وہ چیز کہ تہی سجہ ہانوں اور زمین کی اور پڑ ہی حضرت لی یہ بیت اور اسطیح سی کہ لایا مینا ہر ہم کو تصرف اسمانوں کا اور زمین کا اور تاکہ ہو وہ زمین کر نیوا لوگوں سی روایت کی بیڑامی فی بطریق رسال کی و در ترمذی فی اور ما تہی حدیث کی ساتھ اختلاف بعضی فقہوں کی و نہیں عبد الرحمن سی و ابن

عباس ورمضان جبل سی وریز یادہ کیا نزدیکی فی اوسین یہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی جنی بعد دینی علم کی پہر سوال کیا اسی محمد کیا جانتا تھا کہ سچ
کس چیز کی گفتگو کرتی ہیں وشنی مہرین کہا مینی کہ ان میں جانتا ہوں گفتگو کرتی ہیں کفارت میں جینی ان اعمال میں کہ گناہ اوسنی چہرتی ہیں وگناہ
جہرتی ہیں میہر مہنی سی مسجد و مین بعد نمازون کی مینی واسطی کر اور دعا کی یاد واسطی انتظار نماز دوسری کی ورجہرتی ہیں پیادہ چلنی سے
طرف جماعتوں کی اور پورا بیچانی پانی وضو کی سی وقات ناخوش میں یعنی حالت بیماری یا سردی میں ورجہرتی ہیں کیا یہ زندہ رہی ساتھ پہلائی
کی اور مر گیا ساتھ پہلائی کی اور ہو گا پاک گناہوں اپنی سی خداوند کی کہنا اوسکو مانا و سکی فی اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی اسی محمد جو نماز
پڑھ چکی تو پس کہہ یا الہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھ سی کرنا نیکیوں کا اور چھوڑنا براہیوں کا اور دوستی مسکینوں کی جنی میں ونگو دو گشتہ ہوں
یادہ مچھی دست رکھیں اور صوفت ارادہ کیا ساتھ بند و ن اپنی کی فتنہ کا یعنی کہ اسی کا یا سزا پہنچا نیکیا میں تھا مجھ کا طرف اپنی بغیر حق کی جنی
غیر گمراہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی یعنی واسطی یاد فی تعلیم غیر اپنی کی بعد اسکی کہ بیان کی گئی اہوں فی کفارت یا کہا حضرت فی واسطی یاد فی بیان بہت
کو بسبب حاصل ہو فی علم کی جانب حق سی اور درجات یعنی وہ عمل کہ جسمی تہ بندہ کا درگاہ حق میں بلند ہوتا ہے میں پرانندہ کرنا سلام کا معنی
تہرسلان سی سلام علیک کرنی آشنا ہو یا غیر آشنا اور کہلا نا کہنا نیکیا اور نماز پڑھنی لکھو اوسوقت کہ لوگ سو فی ہوں اور لفظ احدیت کی جسکیہ ضیاء
میں میں نہیں پایا مینی اونکو عبد الرحمن سی مگر شرح لستہ میں ف اگر یہ دیکھنا اللہ تعالیٰ کو خوش ہوتا ہے کیا ایک وایت میں یا ہی تو کہہ نکال
نہیں کیونکہ آدمی خواب میں کہی غیر شکل ار کو شکل دار دیکھتا ہے و شکل ار کو غیر شکل دار اور اگر یہ دیکھنا بیدار میں تھا جیسا کہ روایت میں
آیا ہی تو پس ضرور ہوگی اس میں تاویل کرنی کہ مراد ساتھ صورت کی صفت ہی کہ تجلی کی ساتھ صفت جمال و لطف و کرم کی و اطلاق صفت کا صفت
پر اکثر آتا ہے جسکی کہتے ہیں صورت حال کی ایسی ہی و صورت سادہ کی ایسی ہی ورجہرتی ہیں کہ پہرین جنی طرف نبی علی اللہ علیہ وسلم کی یعنی
دیکھا مینی باپنی کو اور میں اچھی صورت میں تھا اور کس چیز میں بخت کرتی ہیں جنی کو نسبی عمل میں کہ دوشی اونکی فضیلت میں بخت و گفتگو کرتی
میں یا اونکی یحسانی میں سچ جگہ قبولیت کی جگہرتی ہیں آپس میں وہ کہتا ہی میں پہلی یحباؤن میں کہا ماتہ اپنا یہ کنا یہ سی اس کی ظہر
کہا اونکو ساتھ زیادتی فضل اور کرم اور انعام کی جسکیہ بادشاہ کسی خادم پر مہربان ہوتی ہیں ماتہ و سکی میہر پر کہتے ہیں وکر و نہیں تہر
دانتی میں ہیں پانی مینی سردی و سکی یہ کنا یہ سی پوچھنی اثر اوس فیض کی سی قلب شریف میں پس جب فیض قلب شریف میں پہنچا تو حضرت عیسیٰ
میں کہ جان لی مینی ہر چیز کہ آسمان زمین میں اور پڑھنی حضرت فی مناسب حال کی اور ساتھ قصد گواہی کی اور پر ممکن ہونی اوسکی کی بہت و
کہ لک اثر تک یعنی اسی محمد جسکیہ مہی تجھ کو آسمان زمین کی چیزوں کا علم دیا اس طرح وکہا فی مہنی براہیم کو عالم بوجہت کی اور الوہیت کی وریکون
میں الموقنین عطف کیا گیا ہی مذوف پر یعنی کہلائی مہنی براہیم کو عالم بوجہت اور الوہیت کی تاکہ دلیل مہنی ساتھ و سکی و پر جاری و تراک
ہو وی یقین کرنیوا لومنین سی وراخیر حدیث میں اشارہ سپر کی آدمی کو چاہیگی جمع کر سی جنی میں صفت تواضع و جہت و عبادت کی
شرف و سجود است کرست سجودہ ہر کراہین برد و نذر و عدش بزودہ طہ ح و عمن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ کلہم ضامن علی اللہ مرجل خرج غازیانی سبیل اللہ فہو ضامن علی اللہ
حتی یتوفیہ فیذ خیلہ النجۃ اویردہ ہما نال من اجر او غنیمۃ ورجل مراحہ الی السجید
فہو ضامن علی اللہ ورجل دخل بیتہ یسکد فہو ضامن علی اللہ وراہ ابوداؤد اور روایت سی بوجہت
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تین شخص میں کہ سب کا ذمہ لیا ہی مینی احب کیا ہی اپنی پر یہ کہ محفوظ رہیگا اونکو

نہ رن دنیا اور آخرت کی سی یک و شخص کہ کلا جہاد کی بیسی مسجد کی زمین میں وہ مسجد پر ہی مسجد کی میان ملک و فائز می و سکون میں ظل
 کر ہی و سکون بہت میں یا مسجد کی سکون سا تہا دس چیز کی کہ پہنچ و سا کو ثواب یا قیمت یعنی پہلی و دوسری سو توین سعادت میں کی حاصل ہوئی
 اور تیسری صورت میں سعادت دنیا کی و جنس کہ ہم طرٹ فائدہ دین کا جو یاد کیا اور سر شخص وہی کی طرف مسجد کی پس وہ دوسرے پر مسجد کی
 ہی یعنی مسجد ہی و یہ کہ کوشش و ثواب کا صلح نہیں کرنی کا اور تیسرے شخص ہی کہ داخل ہو اگر اپنی میں ساتھ سلام کی پس وہ دوسرے پر مسجد
 کی ہی وایت کی یہاں بود و وف دخل ہو اگر پہنچ سلام کی سکون و حق میں ایک یہ کہ وقت داخل ہوئی کی گھر میں گھر والوں پر سلام
 کہی پس صورت میں اس کی دوسرے پر اس کی بی یہ ہی کہ خیر و برکت و سکون اور اس کی گھر والوں کو دیگا اور دوسری حق میں یہ کہ لازم
 پڑی گھر میں بنا اور گھر ہی باہر نکلی و اطمینان طلب میں و سلامتی کی صحبت خلق کی سی صورت میں اس کی دوسرے پر یہ ہی کہ سلامت رکھی گا و سکون
 اوقات سی او پہلی شخص کی بی جو اس کی دوسرے پر تھا بیان کیا اور دوسری اور تیسری کا بیان کیا اسلی کہ ظاہر ہی + س + وعنه
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَاجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ
 خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الصُّحُفِ لَا يُضْبِئُهُ إِلَّا آيَاهُ فَاجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُتَقَرِّبِ صَلَاةً عَلَى الْاِثْرِ صَلَاةٍ لَا تَغُوبُ بَيْنَهُمَا كِتَابُ
 فِي عِلَّتَيْنِ رَكَعًا أَحَدُ وَاسْتَوْدَا وَد اور روایت ہی و نہیں بی امام سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شخص کہ نکلتا
 ہی گھر اپنی سی با وضو قصد کر نیو الاطراف مسجد کی و اطمینان دانی و وضو کی ثواب و سکون مانند ثواب حج کرنی والی احرام باندنی الی کی ہی و جو شخص کہ نکلتا
 طرف نفل پرینی چاشت کی نہ شقت تین لالا و سکون نفلوں کی بخیر حاصل تہ قصد نماز کی نکلا بغیر تین یا اور وضو کی پس ثواب سکون مانند ثواب
 عمر کرنی والی کی ہی و نماز پرینی چچی نماز کی کہ یہ یہودہ کلام بود میان و نون کی یا عمل ہی کہ لکھا جاتا ہی علین میں وایت کی یہ یہ ہمد
 و ابو داؤد فی وصیث میں وضو شباء حرام کی ہی و نماز شباء حج کی اور وجہ تشبیہ کی یہ ہی کہ نماز سی کو ثواب حاصل ہوتا ہی جس وقت
 سی کہ گھر ہی نکلتا سنی وقت کی گھر کی مثل حاجی کی اور برابر سی ثواب میں جمیع وجہ کہ نہیں مقصود ہی الاج حج کرنا عبت ہوا و عمرہ بہ نسبت حج کی
 مانند نماز نفل کی ہی بہ نسبت نماز فرض کی و نماز چچی نماز کی آخرت کہ حق ہی اسکی یہ ہیں کہ مداومت کرنی نماز پر اور محافظت کرنی اور پرعزیزش
 اوس چیز کی خلاف اسکی ہی بیسی چیز ہی کہ کوئی عمل علی اوس سی نہیں مطلب کیا یہ سمجھا گیا عمل کتاب فی علین اوعیدین نام فی شتون عمل گھنہ
 والوں کی دیوان کا کہ پہنچائی جاتی میں طرف اسکی اعمال صاعین کی + س + وعن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاسْمُهُ إِذَا مَرَّ بِرُكَاةٍ الْجَنَّةِ فَإِنَّهُ يَقِيلُ بِرَسُولِ اللَّهِ مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسْجِدُ قِيلَ وَقَالَ الرَّثْمُ بِرَسُولِ اللَّهِ
 قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَحْمَدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ رَوَاهُ السَّيْرُ مَدِينِ سے اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب گزرو تم یہ باغون بہت کی پس یہود کہا و کہا گیا اسی رسول خدا کی کیا میں باغ بہت کی فرمایا کہ مسجد
 کہا گیا اور کیا ہی یہود کہا یعنی یہود جو سی و سین کیا کرین یا رسول اللہ فرمایا سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر روایت کی یہ
 نزدیکی ہی ہفت مسجد کو باغ بہت کا اسلی فرمایا کہ عبادت کرنی اوس میں سب ہی حاصل ہوئی باغ بہت کا اومعنی تع کی اصل میں میں
 یہ کہ باغ میں جا کر خوب طرح میوی و لذت کی چیزیں کہا و سی و نکلی طرف نہروں وغیرہ کی سیر کی جیسے عادت ہی لوگوں کی وقت جانکی
 باغ میں پہنچنا کہا گیا ہی بیچ پہنچنی کی ثواب عظیم کو خلاصہ حدیث کا یہ ہی کہ جب گزرو تم مسجدوں میں تو مسیحات مذکورہ پر ہو کہ اول
 سی ثواب بہت حاصل ہوتا ہی + س + وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَى الْمَسْجِدَ لَشَيْءٍ فَوَضَّعَ رُكُوعًا

اور روایت ہی وہ نہیں سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آتا ہی مسجد میں و اسطی کسی چیز کی یعنی کسی کام دینی یا دنیا کی کی یہی پس ہر ضعیف و سکا روایت کی یہ بود و ادنیٰ ف یعنی عبادت کی یہی ایات و اب و یگا اور دنیا کی کام کی یہی گیا گرفتار و بان و گا مضمون اس حدیث کا ایک خبر ہی نا الاعمال النیات کا و عنک فاطمہ بنت الحسین عن جدتها فاطمہ الکبریٰ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک واذ اخرجه صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك سداہ الترمذی واکمل و ابن ماجہ و فیہ روایتہما قالت اذا دخل المسجد وکذا اذا خرج قال لیسہ اللہ والسلام علی رسول اللہ ویدل صلی علی محمد وسلم وقال الترمذی لیس اسنادہ بموصول و فاطمہ بنت الحسین کہتہ کہ فاطمہ الکبریٰ اور روایت ہی فاطمہ صغریٰ مٹی حضرت امام حسین کی سی وہیون فی نقل کی اپنی دادی کا سہ بری سی یعنی حضرت فاطمہ زہرا سی کہ کہا حضرت فاطمہ بی بی صلی اللہ علیہ وسلم حقت کہ آتی مسجد میں درود پہنچتی او پر محمد کی اور سلام یعنی کہتی صلی اللہ علی محمد وسلم یا کہتی اللہم صل علی محمد و سلم او کہتی اسی رب بخش میری یہی گنا میری و کہول میری یہی دروازی بی حقت کی و جسوقت کہ نکلتی مسجد سی درود پہنچتی او پر محمد کی اور سلام او کہتی اسی رب بخش میری یہی گنا میری و کہول و اسطی میری دروازی اپنی فضل کی روایت کی یہ ترمذی و احمد و ابن ماجہ بی او بیچ روایت احمد و ابن ماجہ کی یہی کہ کہا حضرت فاطمہ بی بی حقت کہ داخل ہوتی حضرت مسجد میں اور اسطرح جسوقت نکلتی کہتی ساتھ نام اسکی داخل ہوتا ہوں میں و نکلتا ہوں میں و سلام او پر رسول اللہ کی بجای صلی علی محمد و سلم کی اور کہا ترمذی فی نہیں اسناد اسکی متصل اور فاطمہ بی بی حسین کی فی نہیں یا یا فاطمہ کبریٰ کو یعنی فاطمہ زہرا بنت حضرت محمد صلی علیہ وسلم کوف درود و سلام وغیرہ کی الفاظ یون فرمائی اور یون نہ فرمائی اللہم صل علی و اللہم غفر محمد اسکی درود و سلام کی ساتھ ساتھ ہی اس شریف کو اور رب اغفر لی کہی میں انکار نکلتا ہی یا تعلیم مت کی یہی فرمایا کہ یون کہا کرین اور فاطمہ صغریٰ فی نہیں یا یا فاطمہ کبریٰ کو اس لیے کہ حضرت امام حسین کی عمر انکی وقت میں ائمہ برس کی ہی پس نہ اسکی متصل نہ ہوئی اوی میاں میں کا متروک ہی و عن عمرو بن شعیب عن ایمیہ عن جدہ قال قال لہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تاشد الاشعار فی المسجد و عن البیہم والاشترکوفیہ و ان یجئ الناس یومہ المجمعۃ قبل الصلوٰۃ فی المسجد را و ۱۰ ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ اور روایت ہی عمرو بن شعیب اون فی نقل کی ہی بی باپ سی و فی نقل کیا اپنی دادی کہا اسے کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنی شعرون کی سی مسجد میں او بریحی اور خرمیدی سی مسجد میں اور یہیہ کہ حلقہ بازہ کر بیہین لوگ و جمع کے پہلی نماز سی مسجد میں یعنی اگرچہ ملا کرہ علم کی یہی بیہین اور مشغول ساتھ ذکر کی ہوں وایت کی یہی بود و ادو اور ترمذی فی ف مراد شعرون سی شعری او جہونی میں کہ پڑھنا او نکا نہ شروع ہی سلی کہ مکان عبادت کا ہی و ان خلاف شرع بات نہ کری اور شعر کہ اولین توحید اللہ تعالیٰ کی و نعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی و او کی تاجدار و کی ہو وی انصیت کی باتیں ان میں ہوں بہر حال سب جای پڑھنی تحسن میں چنانچہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و اسطی حسان شاعر کی کہ وہ حضرت کی تعریف کرتا تھا اور او کی شمنو کی چو کہتا تھا مسجد میں نہ بیہاتی اور فرماتی کہ جبریل تاہد کرتی میں حسان کی کہ وہ مقابلہ کرتا ہی پیغمبر خدا کی طرف سی اور خرمید و فروخت جعیسی مسجد میں منع ہی اسطرح اور محالمت دنیا کی یہی منع میں اور حلقہ کر کر بیہنا مسجد میں دن جمعہ کی پہلی نماز کی جو منع فرمایا سبب اسکا کیا ہی

کا یعنی اگلی علماء کا مذہب یہ ہے کہ نماز مقبرہ میں مکروہ ہے واصلی ظاہر حدیث کی اور بعض کہتی ہیں کہ جائز ہے لیکن نماز پڑھنے کی جانب قہر حرم
ہے اتفاق ہمیشہ فضل شروع میں اور فقہ میں مذکور ہے جو چاہی مان دیکھی ورمزلیہ اور مجزہ میں نماز پڑھنے منع ہے بسبب دیکھی
ہوئی نجاست کی یعنی ان مکانوں میں اگر صاف جاسی میں نماز پڑھی کہ نجاست قریب ہو یا نجاست پڑھ لی سبھا کر پڑھی تو بھی مکروہ ہے
کہ اس میں حقارت میں کی لازم آتی ہے نماز پاکیزہ اور اچھی جگہ میں پڑھنی چاہیے کہ ایسی جاسی اور راہ میں اسلی منع ہے کہ بسبب گذرانی
لوگوں کی نماز میں یہاں بٹائی وروگوں کو تنگ کرنا ہوتا ہے اور اگر لوگ نماز کی آگے سے مضرت گذرین گی وہ گنہگار ہونگی اور اگر لوگوں
کو مضرت ہوگی نماز گنہگار ہوگا اوکی گذرانی سلی و حمام میں نماز مکروہ ہے لی کہ وہ جگہ ہے ستر کھنی اور ریشنی شیطانون کی و درشت کعبہ
پہی نماز مکروہ ہے سلی کہ لی ادبی ہوتی ہے و اختلاف کیا ہے علمانی کسانوں جگہوں کو میں جو نماز پڑھنی منع کی ہے نہیں اس میں بخوبی
سی یا تیرہ سی س ح و ع۔ اِنِ هَرُوةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلُّوا فِي فَرَايَضِ الْعَقِيمِ لَا تَقْلُوا فِي
عُطَانِ الْبِلَادِ الْتَرَهْنِیْ اور روایت ہے بی ہریرہ سی کہا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی پڑھو نماز بیچ جگہ بندہ بنے کبریوں کی
اور نماز پڑھو بیچ جگہ بندہ بنی و نوکی روایت کی یہ نزدیکی ف اوٹو کی جگہ نماز اسلی منع ہے کہ خوف ہوتا ہے وکی کہلانی اور ضرر بخانہ
کا یہ نماز خاطر جمع سی نہیں ہوتی اور کبریوں کی جاسی یہ دین بیچ تاہم س ح و ع۔ اِبْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَزَارَاتِ الْقُبُورِ وَ الْمُتَخَدِّ بْنِ عَلَيْهِمَا الْمَسَاحِدَ الشَّرَّجَ مَرَّكَا اَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ الشَّكَاوُیْ
اور روایت ہے بی بن عباس سی کہا کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لی عورتوں یا رت کرنا الیون قبروں کی کو اور لعنت کی و نوکی جو کبرین
قبروں پر سجدین یعنی قبر وکی طرف سجدہ کریں و روشن کریں چرخ روایت کی یہ ابو داؤد و ترمذی نسائی فی حضرت فی ابتداء اسلام میں
منع فرمایا تھا زیارت قبور سی بعد اسکی اجازت فرمائی پس بعضی نو کہتی ہیں کہ یہ اجازت عام ہوتی مردوں کو ہی اور عورتوں کو ہی پس یہی
بہلی بتی بڑست ہے عورتوں کو زیارت قبور کی و بعضی کہتی ہیں کہ اجازت مردوں ہی کو ہوئی عورتوں کی حق میں نہیں باقی ہے بسبب قلت
صبر اور جنت اور قرع اوکی کی ظاہر حدیث کا مولید سی قول کا ہی و مستثنیٰ ہے زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عموم سی نزدیکی جو
کی یعنی حضرت کی زیارت سبکو جائز ہے خواہ مرد ہو خواہ عورتہ اور چراغ قبر جلالنا حرام ہے اعلیٰ اصراف و ضائع کرنی مال کی اور بعضی کہتی ہیں
کہ اگر قبر کی پاس سی سستہ چلتا ہو اور راہ گیروں کی لی چراغ رکھی یا چراغ کی روشنی میں کچھ کام کرنا منظور ہو تو جائز ہے چراغ جلالنا پس
اصولت میں چراغ جلالنا قبر کی لی نہوا بلکہ اور کام کی لی جو ا ح ع و احتیق میری شاہد اکرم مولانا اسحق ندو اسد شرعاً کی یہ ہے کہ عورتوں
کو زیارت قبور کی ساتھ قول صحیحہ کی مکروہ بخوبی ہے چنانچہ مسئلہ میں لکھا ہے کہ تسبیح ہی زیارت قبور کی مردوں کو اور مکروہ عورتوں کو انہی
اور کتاب مجالس و اعطیہ میں لکھا کہ امی عورتیں پس نہیں حلال ہے و کو یہ کہ کلین طرف مقابر کی سلی کہ روایت کی گئی ہے ابو ہریرہ
سی نہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لعن زورات القبور انتہی و رصاف لاحساب میں آیا ہے کہ پوچھی گئی قاضی جواز کلنی عورتوں کی سی طرف مقابلہ
کی اور خرابی و قباست سی بیچ کلنی کی پس کہا است پوچھ جواز اور فادی بیچ اسکی بلکہ پوچھ مقدار اوس چیز کی سی کہ لاحق ہوتی ہے
او سکولعنت سی اور جان کہ عورت جب راہ کرنی ہے کلنی کا ہوتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالیٰ کی اور ملاکہ کی اور جب کلنی ہی لگتی میں سکولعنت
ہر طرف سی اور جب آتی ہے قبر پر لعنت کرتی ہے ابو ہریرہ میت کی اور جب پرتی ہے ہوتی ہے اسکی لعنت میں سیطرہ جہانک کہ پرتی
ہی اور حدیث میں آیا ہے کہ جو عورتہ کلنی سی طرف مقبرہ کی لعنت کرتی میں او سکولعنتی ساتون اساتون کی اور ساتون زمینوں کی پس

جملتی ہی ایچ اخت اسد کی اور جو عورت دعا کرتی ہی دست کی لمبی ساتھ خیر کی اپنی گہرین تیا ہی اسد تعالیٰ و سکو ثواب حج اور عمر کا اور روایت
 ہی سلمان اور ابی ہریرہ کسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز کھلی مسجد ہی پس کبھی ہو ہی اپنی گہر کی دروازی پر پس امین مٹی و مٹی حضرت
 فاطمہ رضی اللہ عنہا کہ حضرت ابی اوکو کہہا ہی تو کہا اوہون فی الخلی تہی من طرف مکان فلانی عورت کی کہ مری تہی پس کہہا حضرت ابی کیا
 گئی تہی تو اسکی قبر پر پس کہہا حضرت فاطمہ ابی معاذ اسد یہ کہ کہ وہین ایک چریعہ او سچ کی کہ سنی مینی تسی و چیز کہ سنی مینی پس و ما حضرت اگر
 جاتی تو اسکی قبر پر پناہی بوجہ کی انتہی در قاضی ثناء اسد یانی ہی فی سالہ الامدین کہہا ہی کہ زیارت قبور کی مرد و مکو جائز ہی
 زعمرون کو انتہی وعن ابی امامہ قال ان حبرا من الیہود ذکاک النبی صلی اللہ علیہ وسلم ائی البقاع خیر
 فسکت عنہ وقال اسکت حتی یخفی جبرئیل فسکت فجاء جبرئیل علیہ السلام فسأل فقال ما المسئل عنہما
 یا علم من السائل ولكن اسأل ربی تبارک و تعالیٰ ثم قال جبرئیل یا محمد ائی ذنوبک من اللہ ذنوبک ما ذنوبک منہ
 قضا قال کیف کان یا جبرئیل قال کان بینی و بینہ سبعون الف حجاب من نور فقال شری البقاع اسوا نقسا
 وخیر البقاع مساجد ہار و اہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عمر و روایت ہی ابی امامہ سی کہہا تحقیق ایک علم فی
 یو دیون میں سی پوچھا ہی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی جگہ بہر ہی پس چپ ہی حضرت جواب ہی سی اور کہہا اپنی دل میں کہ چکا ہو چکا
 یہاں تک کہ اوی جبرئیل پس چکی رہی و ائی جبرئیل علیہ السلام پس پوچھا حضرت فی پس کہہا جبرئیل فی نہیں شخص کہ پوچھا گیا اوس ہی نا
 تر پوچھنی ہی سی یعنی سب کو جیسا تم نہیں جانتی و یا ہی میں ہی نہیں جانتا لیکن پوچھون گامین بیانی کی بابرکت ہی و بلند قدر ہی
 پیر کہہا جبرئیل فی اسی محمد تحقیق میں نزدیک ہوا اسد سی نزدیک ہونی کہ کہ نہیں نزدیک ہوا میں اسد سی کہی فرما یا حضرت فی کس طرح اور کقدر نزدیک
 ہوا تو اسی جبرئیل کہہا جبرئیل فی تہی در میان میری و در میان و سکی ستر ہزار پردی نور کی پس فرما یا اللہ تعالیٰ فی بدترین مکانوں کی بازار
 اوکلی و بہترین مکانوں کی مسجدیں و مٹی وایت کی یہاں حبان فی اپنی صحیح میں ابن عمر سی یہ پردی نسبت مخلوقات کی میں
 نہ نسبت خالق کی حق سبحانہ تعالیٰ پردی میں نہیں ہی بلکہ لوگ پردی میں ہیں یعنی پردہ نفسانی اور جسمانی وغیرہ میں مانند حجاب نقاب کی بر
 نسبت اند ہی کی کہ وہ پردی میں ہی یعنی نہیں کہہ سکتا نہ نقاب و رسائل فی پوچھا بہتر مکان اور جواب میں پہلی بُری و دونوں بیان کہی
 مقابلہ کی لمبی کہ گہر حسن و شیطان کی دونوں کی معلوم ہو جاوین و اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک سکہ پوچھا جاوے و روئے بنا
 نہ ہو تو لازم ہی و سکو کہ جلد ہی نکری جواب ہی میں و غیرت نکری پوچھنی میں اپنی سی زیادہ علم دالی سی پس یہ سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کی ہی اور صل شکوہ میں احد لفظ رواہ کی سفیدی چوٹی ہی نام کتاب کا نہیں کہہا چھی ہی بعضی علون فی نام کتاب
 کا کہہا ہی ح س الفصل الثالث فصل تیسری عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من جاء من بعدی ہذا لکم یات الی الخیر یعملہ او یعمل لہ فہو بمنزلۃ المجاہد فی سبیل
 اللہ و من جاء لغير ذلک فہو بمنزلۃ الرجل ینظر الی متاع غنیمۃ رآہ ابن ماجہ و الیہ یفتی فی شعب الایمان
 روایت ہی ابی ہریرہ سی کہہا سانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی ہی جو شخص کہ اوی اس مسجد میری میں ناوی گرو و طہنیک
 کام کی سیکھی و سکویا سکھلاوے و سکوپن و ثواب میں مانند جہاد کرنیوالی کی ہی خدا کی راہ میں اور جو شخص اوی اسی غیر کامنیک کی یعنی مانند
 لہو و لعب غیرو کی پس و مانند اوس شخص کی ہی کہ دیکھتا ہی طرف اسباب غیر اپنی کی روایت کی سیل بن جابر ابی ہریرہ فی شعب الایمان میں

ف اس مسجد میری میں یعنی مسجد نبوی میں کہ وہ عظیم الشان ہے اور مسجدین تابع اور فرع اس کی ہیں اس حکم میں یعنی اور مسجد و کما ہی ہو
 حکم ہی ورنہ آدمی مگر وسطی نیک کام کی کہ سیکھی و سکویا سکبلا و می و سکویا سکنی و سکبانی کو خاص کر ذکر کیا و اعلیٰ انہا فضیلت و علیٰ کی الا
 نماز اور اعتکاف اور تلاوة اور ذکر ہی ہی حکم رکھتی ہیں و دریکتا ہی طرف اسباب غیر اس کی یعنی پیشل و شخص کی ہی ایک چیز نہیں
 رکھتا اور غیر کی چیز دیکھ کر حسرت لجتا ہی یعنی ایسی ہی وہ شخص ہے جب آخرت میں نواب کا دیکھی گا کہ مسجد میں کی تھی مست کر گیا و رنج پہن گیا
 و میں کیوں ایسی دولت سی محروم رہا یا یہ معنی میں کہ جیسی غیر کی چیز دیکھنا یعنی ارادہ اچھلے بن کار کہنا منع ہی ایسی ہی مسجد میں غیر نیک کام کی
 اناسخ ہی م ح س و علی الحسن فرسلہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس ذمان یكون
 حد یثہم فی مساجدہم فی اقد دنیاہم فلا تجالسوہم فلیس للہ فیہم حاجۃ ثم رآہ
 النبی ہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی حسن بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی او کما لوگون پڑا کہ
 ہونگی باتیں اونکی مسجدوں اونکی میں بیچ مقدس دنیا اونکی کی پیش مٹھنا تم اونکی ساتھ یعنی اگرچہ ہم کلام نبوا و نبی شریک نبوا و نبی ہیں میں
 و وسطی اس کی یہ سچ اونکی کچھ حاجت روایت کی یہ پیغمبر فی شعب الایمان میں و نہ یہ کہنا یہ ہی اس سی کہ اللہ تعالیٰ ہزار سی اون سی اور وہ خارج
 میں اللہ تعالیٰ کی عہد اور سناہ اور کہنا یہ ہی قبول ہونی طاعت و نبی سی و یہ حدیث لالت لتی ہی سپر کہ مسجد میں کلام دنیا کا کرنا مکروہ
 ہی اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں بیچ منع ہونی کلام دنیا کی مسجد میں و شاید کلام ہی مراد کہی عبت و بفائدہ و بہت موا و الایمان
 ہو کہ اس مرتبہ کو نہ پہنچی داخل میں نہوگا م ح و علی السائب بن یزید قال کنت نایما فی المسجد فحصبنی راجل
 فنظرت فاذا هو عمر بن الخطاب فقال انھب فانی یھدین فجمتہ ھما فقال مین انما اذین ابن انثما
 قال من اھل الکائف قال لو کنتما من اھل المذنبۃ لا جفکما ترفقا انصوا نکما فی مسجد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رآہ البخاری و روایت ہی سائب بن یزید کہ کہا تھا میں سوتا مسجد میں پس کسکری می مبلو
 ایک شخص فی میں لیہا میں پس ناگہان وہ حضرت عمر بن الخطاب ہی پس کہا جانی امیر میں پس ان دونوں شخصوں کو کہ مسجد میں چار کر باتیں کر
 زہی ہی پس لایا میں اون دونوں کو اونکی پس فرمایا حضرت عمر بن کن لوگوین ہی تمہارا کیا کہاں کی بولہا اون دونوں فی ہم میں اہل
 طائف سی فرمایا حضرت عمر لی اگر موبقی تم اہل مدینہ سی البتہ ایدیتا میں تم کو یعنی مارنا از بسکہ میان کی زہی الی نہیں ہوا و بہت مسجد شریف کی مٹی اٹھ
 نہیں مچد و یہو یا سا فرموتی عنوا و شفقت کی ہو بند کرتی ہوا و ازین اپنی مسجد رسول خدا کی میں رو و ہو جو اللہ کا اون پر اور سلام روایت
 کی یہی بخاری فی ف لفظ او کا اور میں انہما میں شک آدمی کا ہی اور مکروہ ہی و از بند کرنی مسجد میں اگرچہ ساتھ علم کی ہو
 طیب و علی قال قال بنی عمر رحبۃ فی ناحیۃ المسجد سُمی البطحاء و قال من کان یُرید ان یلفظ او یلشد شیعا
 او یزکم صوتہ فلیخرج الی ہذہ الرحبۃ مرآہ فی الموطا اور روایت ہی مالک سی کہا جاتا تھا حضرت عمر لی ایک چوڑا ایک سجا
 مسجد کی نام تھا او سکا بطیسا و فرمایا جو شخص را وہ کرمی یہ کہ غل معنی کرمی یا پڑی شعرا بلند کر لی و از اپنی پس چاہی کہ کلمی فاس
 جو ترکی روایت کی یہ ہوطامین و علی ابن قال را ی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امۃ فی القبلۃ فشق ذلك علیہ حتی
 ردا فی وجہہ فقال محکمہ سیدہ فقال ان احدثکم اذا قام فی الصلوة فایسنا جی ربہ
 و ان ربہ بیتہ و بین القبلۃ فلا یزقن احدثکم قبل قبلتہ و لکن عن یسارہ او تحت

قَدِمَهُ ثُمَّ اخَذَ كَرَفَ رَأْيِهِ فَبَصَّقَ فِيهِ ثُمَّ سَرَّ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ لَوْ فَعَلْتُ هَلْكَدَا سَرَّ وَاهُ الْبُخَارِيُّ
 اور روایت ہی اس کی کہ کبار دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کو بیچ جانب قبلہ کی پس ناخوش معلوم ہوا یہ حضرت پر یہاں تک دیکھا
 گیا اثر اس کا حج چہرہ مبارک اونی کی پس کبھی ہوئی اور کبہ جاؤ سکوا ساتھ ساتھ اپنی کی پس فرمایا تحقیق ایک مہار جس وقت کبہ آتا ہو گا
 میں میں سوار اسکی منہ میں کہ سرگوشی کرتا ہی پروردگار اپنی سی و تحقیق پروردگار اسکا درمیان و سکی و درمیان قبلہ کی ہی پشیمولی کوئی
 مہار احاطہ قبلہ کی و لیکن بائیں پنی یا پنی پانوں پنی کی پر لیا حضرت نے کونہ چار اپنی کا پشیمولی کا او میں پہلا بعض و سکیلو اور بعض کبہ
 فرمایا یا کربل سطر پنی ات کی یہ بخاری نے ف پروردگار اسکا درمیان و سکی و درمیان قبلہ او سکی معنی اسکی یہ ہیں کہ وہ قصد کرتا ہی
 رہا پنی کا ساتھ خوبہ ہوئی طرف قبلہ کی پس تقدیر کل م کی یہ کہ مقصود اسکا درمیان و سکی و درمیان قبلہ کی ہی پس حکم کیا یہ کہ چاہی سر
 طرف کو تہو کی سی و حکم ہو گئی کا بائیں طرف و بیچ قدم کی و معلوم نہیں کہ نماز مسجد میں پشیمولی کا پشیمولی اگر پشیمولی ہو تو نہ ہو کی مگر کپڑے ہی اپنی
 میں و طیبی و عن السائب بن خلاد و هو رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال ان رجلا لم يفته
 لبصق في القبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبصق في القبلة
 حين فرغ لا يصلي لكم فاكرد بعد ذلك ان يصلي لهم فمنعوه فاحذروه يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نعم وحسبنت انه قال انك قد اذيت الله ورسوله
 سَرَّ وَاهُ الْبُورَدَا وَ د اور روایت ہی سائب بن خلاد سی و روہ ایک شخص ہی صحابہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اونی
 تحقیق ایک شخص نام ہوا ایک م کا پس تہو کا اونی طرف قبلہ کی اور غیر خود صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتی تھی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور
 قوم او سکی کی جس وقت فاتح ہوا وہ نماز کی نماز پر ہوا سی و سلی مہار ہی یہ بعد سکی پل ادہ کیا اونی چپی و سکی نماز پر ہوا کیا و سلی اونی
 میں منع کیا قوم نے او سکوا و خبر دی و سکوا ساتھ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کر گیا اون نے یہ یعنی منع کرنا قوم کا مت کو روبرو
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نے کہ ان اور کہتا ہی وی کہ گمان کرتا ہوں میں یہ کہ فرمایا او سکوا حضرت نے یعنی یہ بیان کرنی
 سبب منع کی مانت سی یہ کہ تحقیق ایذا سی توئی اسکو اور رسول و سکی معنی سبب کی اس فعل ممنوع کی روایت کی یہ ابو داؤد و عن
 معاذ بن جبل قال احسن عمار رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة عن صلاة الصلوة حتى كذا نزل اى عين
 الشمس فخرج سريعا فتوب بالصلاة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وتجوز في صلواته فلما
 سلم دعا بصوته فقال لنا على مصافكم كما انتم ثم انقلب اليكنا ثم قال اما اني ساعدتكم ما حبستني عنكم الغداة
 اني فمت من الليل فتوضأت وعليت ما قد ربي فنعست في صلاتي حتى استقلت فاذا انا برئتي تبارك
 وتعالى في احسن صورة فقال يا محمد قلت لبيك مرت قال فيم يختصم الملاء على قلت لا ادري فالتها ثلثا
 قال فرائته وضع كفه بين كفتي حتى وجدت برد انامله بين يدي فقلت لي كل شيء وعرفت فقال يا محمد
 قلت لبيك يارب قال فيم يختصم الملاء على قلت في الكفارت قال وما هن قلت مشي الالف قدم الى الجماعات
 والجلوس في المساجد بعد الصلوات والسباغ الوضوء حين التكريها است
 قال ثم فيم قلت في الدراجات قال وما هن قلت اطعام الطعام ولين الكلا م

وہ روایت ہی اس کی کہ کبار دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کو بیچ جانب قبلہ کی پس ناخوش معلوم ہوا یہ حضرت پر یہاں تک دیکھا گیا اثر اس کا حج چہرہ مبارک اونی کی پس کبھی ہوئی اور کبہ جاؤ سکوا ساتھ ساتھ اپنی کی پس فرمایا تحقیق ایک مہار جس وقت کبہ آتا ہو گا میں میں سوار اسکی منہ میں کہ سرگوشی کرتا ہی پروردگار اپنی سی و تحقیق پروردگار اسکا درمیان و سکی و درمیان قبلہ کی ہی پشیمولی کوئی مہار احاطہ قبلہ کی و لیکن بائیں پنی یا پنی پانوں پنی کی پر لیا حضرت نے کونہ چار اپنی کا پشیمولی کا او میں پہلا بعض و سکیلو اور بعض کبہ فرمایا یا کربل سطر پنی ات کی یہ بخاری نے ف پروردگار اسکا درمیان و سکی و درمیان قبلہ او سکی معنی اسکی یہ ہیں کہ وہ قصد کرتا ہی رہا پنی کا ساتھ خوبہ ہوئی طرف قبلہ کی پس تقدیر کل م کی یہ کہ مقصود اسکا درمیان و سکی و درمیان قبلہ کی ہی پس حکم کیا یہ کہ چاہی سر طرف کو تہو کی سی و حکم ہو گئی کا بائیں طرف و بیچ قدم کی و معلوم نہیں کہ نماز مسجد میں پشیمولی کا پشیمولی اگر پشیمولی ہو تو نہ ہو کی مگر کپڑے ہی اپنی میں و طیبی و عن السائب بن خلاد و هو رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال ان رجلا لم يفته لبصق في القبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبصق في القبلة حين فرغ لا يصلي لكم فاكرد بعد ذلك ان يصلي لهم فمنعوه فاحذروه يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نعم وحسبنت انه قال انك قد اذيت الله ورسوله سَرَّ وَاهُ الْبُورَدَا وَ د اور روایت ہی سائب بن خلاد سی و روہ ایک شخص ہی صحابہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اونی تحقیق ایک شخص نام ہوا ایک م کا پس تہو کا اونی طرف قبلہ کی اور غیر خود صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتی تھی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور قوم او سکی کی جس وقت فاتح ہوا وہ نماز کی نماز پر ہوا سی و سلی مہار ہی یہ بعد سکی پل ادہ کیا اونی چپی و سکی نماز پر ہوا کیا و سلی اونی میں منع کیا قوم نے او سکوا و خبر دی و سکوا ساتھ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کر گیا اون نے یہ یعنی منع کرنا قوم کا مت کو روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نے کہ ان اور کہتا ہی وی کہ گمان کرتا ہوں میں یہ کہ فرمایا او سکوا حضرت نے یعنی یہ بیان کرنی سبب منع کی مانت سی یہ کہ تحقیق ایذا سی توئی اسکو اور رسول و سکی معنی سبب کی اس فعل ممنوع کی روایت کی یہ ابو داؤد و عن معاذ بن جبل قال احسن عمار رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة عن صلاة الصلوة حتى كذا نزل اى عين الشمس فخرج سريعا فتوب بالصلاة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وتجوز في صلواته فلما سلم دعا بصوته فقال لنا على مصافكم كما انتم ثم انقلب اليكنا ثم قال اما اني ساعدتكم ما حبستني عنكم الغداة اني فمت من الليل فتوضأت وعليت ما قد ربي فنعست في صلاتي حتى استقلت فاذا انا برئتي تبارك وتعالى في احسن صورة فقال يا محمد قلت لبيك مرت قال فيم يختصم الملاء على قلت لا ادري فالتها ثلثا قال فرائته وضع كفه بين كفتي حتى وجدت برد انامله بين يدي فقلت لي كل شيء وعرفت فقال يا محمد قلت لبيك يارب قال فيم يختصم الملاء على قلت في الكفارت قال وما هن قلت مشي الالف قدم الى الجماعات والجلوس في المساجد بعد الصلوات والسباغ الوضوء حين التكريها است قال ثم فيم قلت في الدراجات قال وما هن قلت اطعام الطعام ولين الكلا م

وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسِ نِيَامًا فَقَالَ سَلْ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ
وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَمَرْتَ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَقَّعْ غَيْرَ مَقْنُونٍ
وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا حَقٌّ
فَادْرُسُوهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا سَادَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَأَلْتُ عَنْهُ ابْنُ السَّمْعَانِ
عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ
اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ دیکھ میری سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک روز صبح کی نماز میں یعنی وقت عادت کی نہانی بیان تاکہ نزدیک ہی ہم کہ دیکھ میں قرص آفتاب کو پس نکلی جلدی پس تکبیر کہی گئی ساتھ
نماز کی پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تحقیق کی نماز اپنی میں پس جب سلام پیرا کارا ساتھ نماز اپنی کی پس فرمایا وہ اعلیٰ ہمارے
کہ مٹیں ہوا پر صفوں اپنی کی جیسکے جو ہم مٹیں ہر طرف ہمارے پر فرمایا اگاہ ہو تحقیق میں خبر دون گاہ کو اور پھر یہی کہ روکا محکومتی اعلیٰ
صبح وہ پہلے کہ تحقیق میں اوٹھا را کو یعنی تہجد کی لیے پس صلو کیا مینی اور نماز پڑھی مینی جو کچھ ہر قدر تہی واسطی میری پس دنگہ میں یہ نماز اپنی
بیان تاکہ ہمارے ہوا میں یعنی نیند غالب ہے فی پس ناگہان یکجا مینی پروردگار اپنی بارگاہ اور بلند قدر کو ہر چہ صورت کی یعنی اچھی صفت
کی پس کہا اسی محمد کہا مینی حاضر ہوں اسی بیکر فرمایا پروردگار اپنی یہ کس چیز کی گفتگو کرتی ہیں فرشتی مقبرین کہا مینی نہیں جانتا میں فرمایا
اللہ تعالیٰ فی یہ کلمہ تین یا یعنی تین بار یہی بات پوچھی و مینی یہی جواب دیا یہ بار کہا حضرت نے پس یکجا مینی سر کو کہ رکھا ہاتھ پنا و سیاہی ٹہرے
میری کی میان تاکہ پانی مینی سردی و ٹھکیوں اللہ تعالیٰ کی دیاں پانی اپنی کی پس ظاہر ہوئی واسطی میری ہر چیز اور پھر پانچ یا مینی کو پس
فرمایا یا محمد کہا مینی حاضر ہوں میں اسی بیکر فرمایا کس چیز میں جہل کرتی ہیں فرشتی مقبرین کہا مینی کفارات میں فرمایا اللہ تعالیٰ فی کیا ہوں
کہا میں نے چلنا ساتھ قدموں کی طرف جامعوں کی اور بلند ہا مسجد وین چھی نمازوں کی درپور کرنا وضو کا وقت کر تہ کی یعنی تین یا خوش
طبیعت کو استعمال پانی کا مثل سردی جیسی کی فرمایا یہ کس چیز میں گفتگو کرتی ہیں کہا مینی یہ دعویٰ فرمایا اللہ تعالیٰ فی و کیا ہوں کہا
حضرت نے کہا مینی کہلانا کہا نیک اور نرمی کرنی بات میں در نماز پڑھنے را تمین اور حال میں کہ لوگ سوتی ہوں کہا اللہ تعالیٰ فی دعا کر اپنی یہی چاہ
کہا حضرت نے دعا کی مینی یہ یہ یا الہی تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھ سے کرنی نیکیوں کا اور چھوڑنے را برہم کا اور دوستی سکینوں کی و یہ کہ بخشی واسطی میرے
اور رحم کری مجھ پر اور جو وقت ارادہ کری توفیق کا ایک قوم میں پس مجھ کو غیرتہ میں را و مانگتا ہوں میں تجھ سے محبت تیری جی تہی دست رکھوں تو مجھ
دوست رکھی ورا مانگتا ہوں محبت اس شخص کی محبت کہی تجھ سے یعنی میں دوستی دست رکھوں یا وہ مجھ سے دوستی رکھی ورا مانگتا ہوں محبت اس شخص کی
کہ نزدیک کری مجھ کو طرف محبت تیری کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق یہ خواب حق ہے پس دیکھو اس کو ہر سکھلا و اس کو لوگوں کو
روایت کی پہلے حمد اور ترنم مینی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے و پوچھا مینی محمد بن اسماعیل علی آلہ السلام سے کہا یہ حدیث صحیح ہے و شرح ہر
حدیث کی دوسری فصل میں مفصل بیان ہو چکی ہے سببی بیان کی و اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے خواہیں اللہ تعالیٰ کو دیکھا
اور اسی حالت میں یہ سوال جواب ہوئی وح و عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول إذا دخل المسجد أعوذ بالله العظيم وبوجهه الكريم وسلطانه القديم من الشيطان الرجيم
قال فإذا قال ذلك قال الشيطان خُفِظَ مِنِّي سائر اليوم سادہ ابوداؤد اور روایت ہے عبد بن عمرو بن
العاص سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی جس وقت داخل ہوئی مسجد میں یہ پناہ پکارتا ہوں میں سادہ اس کی کہ برا ہے اس پناہ

اوقات و سنی کی بزرگی سے و ساتھ سلسلہ و سنی کی قدیم ہی شیطان راہی ہوئی سی فرمایا حضرت نبی پر جو وقت کہ گت ہی کوئی یہ
کلمات وقت نکل ہوئی کی سجد میں کہت ہی شیطان محفوظ رہا یہی شر ہی یہ بندہ تمام دن وایت کی یہ بود و آوئی و عن عطاء
بن یسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم لا تجعل قبري وثنا يغبط الشيطان غضب الله على قومه
اتخذوا قبور انبيائهم مساجد رواه مالك في مسند الاور وایت ہی خطاب بن یسار کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی
الہی کہ تو میری قبر کو بت کہ جو حی جاوی سخت ہو غضب سکے اوس قوم پر کہ میرا قبر میں اپنی انبیاء کی سجدہ گاہ روایت کی یہ مالک کی
مرسل و معنی کہ میری قبر کو مانند بت کی یہ تعظیم کرنی کو کوئی و بار بار انی اوئی کی واسطی بارت کی یعنی بطور سلی کی ورتو جو ہوئی و سکی
طرف واسطی سجدہ کی جیسے سنتی ہیں اور ایسی ہیں ہماری بعضی مزارات اور مقامات کو یعنی مثل تہان وغیرہ کی ورتو شدہ غضب اہل انہم
عبادت تانہ یعنی بلکہ سجدہ ہی کو یا کہا گیا کہ کیوں آپ یہ دعا کرتی ہیں و سکا جائے یا شد آخر تک یعنی ندا مہربانی اور شفقت کی اور پرت کے
یہ دعا کرتا ہوں کہ مبادا یہ جی سین گرفتار ہوں میں یہ دعا کرتا ہوں کہ میری قبر کو غضب کسی گئی و طیب و عن معاویہ بن جبل قال کان النبی
صلى الله عليه وسلم يستحب الصلوة في الخيطين قال بعض رواة يعني البساتين رواه الترمذي وقال هذا حديث
غریب لا نعرفه الا من حديث الحسن بن أبي جعفر قد ضعفه يحيى بن سعيد وغيره
اور روایت ہی محاذ بن جبل ہی کہتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی ہی نماز پر سنی باغون میں کہا بعض یوں حدیث کہی کہ مہربان
سی باغ میں وایت کی یہ ترمذی ہی اور کہا یہ حدیث غریب ہی میں پنجانی ہم سکو مگر حدیث حسن بن ابی جعفر کہی کہ تحقیق ضعیف ہے اسکو
یحیی بن حمید وغیرہ ہی و عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الرجل في بيته بصلوة
وصلوته في مسجد القبايل خمس وعشرين صلوة وصلوته في المسجد الذي يحتمل فيه خمسمائة صلوة و
صلوته في المسجد الأقصى خمسين ألف صلوة وصلوته في مسجد من المساجد الخمسين ألف صلوة وصلوته
في المسجد الحرام بمائة ألف صلوة رواه ابن ماجة اور روایت ہی انس بن مالک ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم فی نماز آدمی کی پنج گہراوسلی کی برابر ایک نماز کی اور نماز اوسلی محل کی سجد میں برابر چیس نماز وکی اور نماز اوسلی پنج سجد کی کہ جبکہ
جاوی و سین یعنی جامع مسجد میں برابر یا سونو نماز وکی اور نماز اوسلی پنج مسجد قضی کی یعنی بیت المقدس کی برابر چاس ہزار نماز وکی اور نماز
اوسلی پنج مسجد سیر کی برابر چاس ہزار نماز وکی اور نماز اوسلی پنج مسجد حرام کی یعنی مکہ کی برابر لاکھ نماز وکی روایت کی یہ ابن عباس ہی
و عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في الأرض أول قال المسجد الحرام قلت ثم أي قال المسجد
الأقصى قلت كم بيننا أقال أربعون عاما ثم الأرض لك مسجد فحيث ما أذرتك الصلوة
فصل متفق عليه اور روایت ہی ابی ذر ہی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ اے نبی خدا کی کوئی مسجد بنائی گئی میں میں پہلی فرمایا مسجد
حرام کہا میں پہلی کوئی فرمایا کہ مسجد قضی یعنی بیت المقدس کہا میں کتنی مدت ہی در میان اون و نوئی فرمایا چالیس برس پہلے فرمایا کہ
ساری زمین واسطی تیری مسجد ہی یعنی حکم سجد کا کہت ہی ہی کہ جائز ہی و سین نماز جہان پاوی تکبیر نماز پر زہرہ روایت کی یہ پنجانی ہوئے
ف میان ایک شکل و آدمی کہ ابان کعبہ کی حضرت ابراہیم علیہ السلام میں و ربانی بیت المقدس کی حضرت سلیمان علیہ السلام و ان
دونوں میں فرق زیادہ ہزار برس ہی ہی پس فرق چالیس برس کیوں کہ جواب کا یہ ہی کہ اس جوی ہی کہا ہی احسن حدیث میں اشارہ

اِنَّ جَهْمَ فَاِنَّهَا الْهَنِيْ اِنْفَاعًا عَنْ صَلَاتِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رَوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلَى عَلِيٍّ وَاَنَا فِي الصَّلَاةِ
 وَخَافُ اَنْ يَفْتِنَنِيْ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ چادر کی کہ اس میں کنارہ
 اور رنگ کی تھی یا وہ میں کچھ کام کیا ہوتا ہے کیا طرف کام او سکیلی کچھ نہ جہاں سے باغ ہوئی نمازی فرمایا لیجا واس جاو کو طرف بوجہم کی
 اولیٰ او میری پاس نجانی الی جہم کی پس تحقیق اس چادر نے باز رکھا محکوب نمازی سی یعنی حضور نمازی است کی یہ بخاری و مسلم نے اور
 بیچ ایک روایت بخاری کی کہا تہا میں یک طرف نشان و سکیلی و میں تہا نماز میں یعنی نہ کیا میں یہ کہ خلل میں والی محکوف خمیصہ کہتی
 میں ایک چادر کو کہ خڑکی ہوتی ہی یا صوف کی سیاہ رنگ ہوتی ہی و سکا اور اس میں خط ہوتی میں اس محلہ ہا علام تاکیدیہ بیان ہی او سکا وہ
 ایک صحابی ابو جہم نامی حضرت کی ہی تھلائی تھی و سکو حضرت نے اور کہ نماز پڑھی و سکی خطوں پر جو نظر مبارک پڑھی حضور قلب میں کچھ
 فرق آیا جب نمازی خارج ہوئی صحابہ کو فرمایا کہ او سکو ابو جہم کو پیرا اور او سکی پیرہن میں خیال ہوا کہ وہ کشتہ ل ہوگا اسلی فرمایا کہ او سکی
 بدلے نجانیہ و س کی لی آؤ کہ انجان نام شہر کا ہی و میں کلمی سادی بنی جاتی ہی و سکو نجانیہ کہتی ہی راجعیت سی معلوم ہوا کہ تفتن ظاہر
 کی بیچ پاک نفسوں کی اور صاف دلون کی ہی تاثیر کرتی میں و رہتہ تاثیر کرنا بسبب غالی اور نہایت لطافت کی ہوتا ہی جیسکہ سفید کشتہ میں
 اگر ایک نقطہ سیاہ پڑ جاتا ہی ظاہر ہوتا ہی و جتنا زیادہ سفید ہوگا ظاہر ہی زیادہ ہوگا اور آلودگان تیرہ باطن کو اس بات کی گاہی ہی نہیں
 ہوتی اور نزدیک میری تعلیم اور تنبیہ ہی مت کہ احتیاط کریں بسی چیزوں سی کہ جو نماز میں بیان تہا وین م م و عن انس قال
 کان قدامہ لعائشۃ سترتہ بہ جانب بکثرتہا فقال لہا الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم امینطی عنّا قرا ما ک
 هذا فانہ لا یران تصاویرہ تعرض لی فی صلوٰتی رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہا پردہ و طلی
 حضرت عائشہ کی دکان کا تہا ساندیا و سکی اپنی گہر کی ایک جانب کو پس کہا و طلی عائشہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کر مہی اس پردہ اپنی کو پس تحقیق
 ہمیشہ رہتی میں تصویر بن سکی ظاہر و طلی میری بیچ نماز میری روایت کی یہ بخاری نے ف ظاہر یہ ہی کہ وہ پردہ حضرت عائشہ نے بطور
 دیوار گیری کی دیوار میں لگایا ہوگا اور بعض کہتی میں مثل حمیرا کہتے ہی تہا اور حضرت عائشہ کو جب تک حدیث ہی کی نہ پوچھی ہوگی جب منع
 فرمایا و تار دالام م و عن عقبۃ بن عامر قال اھدی کما لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزوج حریرہ فلیسہ
 شتم صلی فیہ شتم انصر فزعہ نزعاً شديداً کان کما یراہ لہ شتم قال لا یستغنی ہذا
 للثقین متفق علیہ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا تھخہ بھی گئی و طلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبائر شیمی
 میں پہنا او سکو پیر نماز پڑھی و میں پیر پڑھی میں و تار او سکو سخت نند کردہ کہنی والی کی او سکو پیر فرمایا نہیں لاتی ہی و طلی سچنی و الوتک
 یعنی شرک و کفر سی روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف فرق اوس قبلا کہتے ہی کہ او میں سچنی چاک ہوتا ہی وہ فروج اکیدر بادشاہ
 دوسر کی نے یا بادشاہ اسکندریہ نے حضرت کو بطور تحفہ کن بھیجی تھی و حضرت نے جو پہنی جب تک پہننا شیم کا حرام ہوا تہا اور مکر وہ جان کر جو
 ہوتا ہی سبب یہ تہا کہ او میں عنوت پائی جاتی تھی میں گویا فرمایا کہ اگرچہ مباح ہی لیکن متقیوں کو عمل عزیت پر کرنی میں افضل ہے کہ
 یہ پہنیں پیر چپ حریر پہننا حرام ہوا سکو حرام ہونے ہی ہو یا غیر متقی اور موسکنا ہی کہ نبی حیات میں ہوتی ہوتو ہ صورت میں متقی عن شرکت
 مراد ہوگا یعنی سدان کو پہننا سکا نہ چاہی و طیب م م الفصل الثانی فصل دوسر عن سلمۃ بن اکوع قال
 قلت یا رسول اللہ انی رجل اصید افاصل فی القبیر الواحد قال نعم و ازدرہ و کوسک و زوہ ابوداؤد و ردی الشیخ حوہ

روایت ہی سلمۃ بن کو ع سی کہا کہ کہا مینی بار رسول مصطفیٰ میں ایک شخص ہوں کہ شکار کرتا ہوں کیا پس نماز پڑھوں پھر ایک کھن کی فرمایا کہ ہن او کہندی لکالی وسین اگرچہ ساتھ کاشی کی ہو روایت کی یہاں بوداؤنی اور روایت کی نسائی فی مانند سکی ف مینی میں خنکار کیا کرتا ہوں ورا وسوقت فقط کرتا ہی پہنٹا ہوں لنگی اوسکی بھی نہیں ہوتی اس لیے کہ شکار کنی چھی وڈونا اسان ہو پس اوسی ایک کرتی مین نماز پڑھ دیا کروں فرمایا ہن لیکن گہندی لکالی کر یعنی گربان وسکا اگر فواج ہو کہ ستر اوسین مئی قت رکوع وسجود کی معلوم ہوتا ہو تو پند کر یا کر اگرچہ کاشی ہی ہی ہوتا ستر معلوم ہو ع۔ وعن ابی ہریرۃ قال بینما رجل یصلیٰ مسنیل انزلہ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فتوضأ فاذہب تووضأ ثم جاء فقال رجل یارسول اللہ مالک امرتہ ان یتوضأ قال انہ کان یصلیٰ وهو مسنیل انزلہ وان اللہ لا یقبل صلوٰۃ رجل مسنیل انزلہ رکعہ ابو داؤد اور روایت ہی بی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ ایک شخص نماز پڑھتا تھا لکالی ہوئی آزار اپنی فرمایا وطلی و سکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جاپس وضو کر پس گیا اور وضو کیا پھر آیا لکالی ایک شخص فی اسی سول خدا کی کیا ہی وطلی مہاری کہ حکم کیا مینی اوسکو یہ کہ وضو کر ہی فرمایا تحقیق وہ نماز پڑھتا تھا اور و لکالی ہوئی تھا آزار اپنی اور تحقیق اسدین قبول کرتا نماز اوس شخص کی کہ لکالی ہوئی ہوا آزار اپنی و پت کی یہاں بوداؤنی ف مبل کہی مین ہل مین اوسکو کہ کپڑا اور از اپنی کہ زمین تک لٹکتا ہو بطریق نماز ذکر کی اور یہ مخصوص ساتھ از اپنی نہیں لیکن اکثر استعمال اسکا از مین ہوتا ہی پس مخنوں سی بچا کر نادھن کا اور آزار کا مکروہ ہی سلی فرمایا کہ نہیں قبول کرتا اسد نماز اوسکی بخیر کمال نماز کا نہیں قبول کرتا اور تو انہ مین تیا اوسکو اگرچہ اصل نماز مہجانی ہی وروہ شخص وجودیکہ با وضو تھا اور پھر اوسکو وضو نہ کرنا فرمایا یہاں سین یہ تھا کہ تا فکر کر مئی شخص چر سبب مرکز کی میں معلوم کر مئی اسی اس فعل کی ورا سد تعالیٰ سبب کہ حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ طہارت ظاہر کی پاک کر دی باطن اوسکا مگر فوازی اس لیے کہ طہارت ظاہر کی تاثیر کہتی ہی بیح طہارت باطن کی ع۔ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوٰۃ حیض الا یحتمل سر داہ ابو داؤد والترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں قبول کجانی نماز عورت بالغی مگر ساتھ از اپنی کی یعنی بغیر سر و کپڑی کی نماز نہیں ہوتی روایت کی یہاں بوداؤد و ترمذی فی ف مراد بیان حالض سی عورت بالغی کہ پنچی سن حیض کو خواہ حیض اوی یا ناؤوی اور اوسین دلیل ہی سپر کہ سر اور بال عورت کی سر مین پس کرنگی سر نماز پڑھی نہیں ہوتی نماز اوسکی و یہ طرح اگر یا ایک کپڑا او یہی ہو کر لگ بال یا بدن کا معلوم ہوتا ہو اوسین ہی نماز نہیں ہوتی اور یہ حکم از ادعوۃ کا ہی وروندی کی نمازنگی سر مہجانی ہی سلی کہ اوسکا سر نہیں ہی ستر اوسکا پنچی ناف سی زانو کی بھی تک ہی نندرد کی و پٹ اور میٹھا و پیلو ہی سید عالمگیری ع۔ وعن ام سلمۃ انہا سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتصلی الملوۃ فی درع وخمار لیس علیہا انزلہ قال اذا کان الذین من سابعاً یغطی ظہورہا قد قہما رواہ ابو داؤد و ذکر جماعہ وقفوہ علی ام سلمۃ اور روایت ام سلمہ سی یہ کہ اونہوں لی پوجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا نماز پڑھی عورت پچ کر مئی کی اور اوڑھنی کی کہ نہوا و پرتہ بند فرمایا جسوقت کہ ہو کر تا پورا کر دیا مکی پشت قدم اوسکا کہ مینی تب نماز بغیر لنگی کی جو جائیگی وایت کی یہاں بوداؤنی اور ذکر کیا ابو داؤد فی ایک جماعت محدثین کی کو کہ موقوف کیا اونہوں فی اس کو ام سلمہ پر یعنی کہا ہی کہ قول ام سلمہ کا ہی حضرت کی حدیث نہیں ف اسین دلیل ہی سپر کہ پشت قدم عورت کی ہی ستر ہی جب ہی دما کنا اوسکا نماز مین ع۔ وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المسدل فی الصلوٰۃ وان یغطی

کہا کہ یہ منی اسلی کیا ہی نامحکو کوئی جاہل مانند تیری دیکھی اور جانی کہ نماز ایک کپڑی میں جائز ہے و خلاف سنت نہیں چنانچہ ہدیٰ اتتا اوسکو
 اور اجماع کہہا کہ اسکو یوں تو برا جانتا ہی حضرت کی زمانی میں کونسا ہم میں کا تھا کہ اوس میں دیکھتی تھی اور اجماع ہی علماء کا کہ نماز
 کپڑے میں پڑھنی افضل ہے اجتہاد میں سہی کہ اس میں حرج ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوصحابہ رضی عنہم جو ایک کپڑے میں نماز پڑھی ہی کہی
 تو اسباب ہوئی دو سری کپڑی کی پڑھی ہی اور کہی بیان جوانکی یہی پس صل یہ کہ اگر ایک کپڑے میں بسبب ہوئی دو سری کپڑی یا وسطی غرض
 تعلیم جوان کی پڑھی تو جائز ہے اور اگر بطریق کاملی و حقاقت کی پڑھی تو اچھا نہیں اور اس میں تنبیہ ہے سپر کہ صحابہ کرام رضی عنہم اور ائمہ
 ائمہ کی ترک سنت پر اور عثمان بن عفان بنک کہی و نکی ساتھ یعنی یہ جانی کہ یہ ہم بیان جوان کی یہی کیا ہوگا یا کچھ اور غرض جو گاہ س ح و عن
 ابی بن کعب قال الصلوة فی الثوب الواحد سنة لانا فعلہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یعاب علینا
 فقال ابن مسعود انما کان ذاک اذا کان فی الثیاب قلہ فاذا اذا وسمع اللہ فالصلوة فی الثوبین
 انما کی رواہ احمد اور روایت ہے ابی بن کعب سی کہ نماز ایک کپڑے میں سنت ہے ہی ہم کرتی یہ ساتھ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کی اور عیب کیا جاتا تھا ہم میں کہا ابن مسعود نے سوا اسکی نہیں کہتے یہ بات حسرت کہ تھی یہ کپڑے کوئی قلت میں حسرت کہ تھی
 کی اس میں میں نماز دو کپڑے میں بہتر ہے روایت کی یہ احمدی باب السرة باب بیان سترہ کی ف مراد سترہ
 میان وہ چیز ہے کہ نمازی کی اکی کپڑی کیجاوسی مانند دیوار یا ستون یا لکڑی غیرہ کی تاجکے جو کی سبب و سکی تھیں ہوا و گذر نوا لاکے
 کہہا کہ رنہ و سی و درازی و سکی کم ایک تہہ ہی ہوا و پرکاری کم ایک تخت سی ہوا و سترہ امام کا سترہ قند یو کا ہی یعنی اگر امام کی اکی سترہ
 ہو تو مقتدیوں کی ایسی گذر جائے ہی اگرچہ اونکی کی کوسی چیز داخل ہو اور سترہ کی وریسی گذر ناجائز نہیں مگر یہ کہ یاوسی آئیوا لا فرج یعنی
 خالی جاکے صف پہلی میں تو جائز ہے و سکو یہ کہ گذری کی صف و سری کہی کہ دو سترہ صف الون کا حضور کی کہ اکی نہ پڑھی و اور احکام و سکی
 اکی حدیثوں میں مذکور ہے س الفصل الاول فصل میں عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 یغزل فی المصلی والعزہ بین یدیه کل و یصوب یا المصلی بین یدیه فیصلی الیہا رواہ البخاری
 روایت ہے بن عمر سی کہ کہاتھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاتی اول روز میں طرف عید گاہ کی و برچی کی اونکی و مہابی جاتی و کپڑی کی عید
 میں کی اونکی میں نماز پڑھتی طرف اوسکی روایت کی یہ بخاری فی ف معمول یہ تبارخا دم اکثر اوقات برچی حضرت کی ساتھ کہتے تھے
 و اسلی سترہ کرنی اور دہلی توڑی اور مانند اکی کہ و عن ابی حنیفہ قال راویت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بمکة و هو بالابطح فی ثبہ حمر من ادمه و راویت بلا الاخذ وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و راویت الناس
 یبتدون ذلک الوضوء فمن اصاب هذه شئ تسبیہ به ومن لم یصب منه اخذ من یلک ید صاحبه ثم راویت
 بلا الاخذ عزہ ذکرہا و خرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حلہ حمر مشتمر اصلى الی العزہ بالناس
 و کتب راویت الناس لذلک یرون بین یدیه العزہ مشکف علیہ اور روایت ابی حنیفہ سی کہ اکیا مینی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر مکہ کی و وہ
 ابطح میں بیچ خیمہ سرخ کی کہ چمکاتا تھا اور دیکھا میں ملال کو کلبا بانی بجا ہوا و حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دیکھا میں لو کو نکو کہ جلد سی
 لیتی تھی اوس پانی کو پس جسکو پھر بیچ گیا اوس میں سی کچھ پانی مل لیا اوسکو ہونہ و بدن پانی پرا و جسکو بیچا اوس سی لی و سنی تراوت مانتہ
 یا رانی کی ہی دیکھا میں ملال کو کہ لی پھر ہی پس کا دیا اوسکو اور نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جو سی سرخ کی کہ تبا خط دار و من

گذا، بزور او سکو بٹا دی دیکھا قاضی عیاض نے کہ پس اگر دفع کرے و سکو ساتھ و چیز کی کہ جائز ہی دفع کرنا ساتھ و سکی و روه مر جاوی
 میں نہیں قصاص و سیرا تہ اتفاق علماء کی اور دیت واجب ہے میں اختلاف ہی بعضی کہتی ہیں واجب ہوئی ہی بعضی کہتی ہیں نہیں پس
 وہ شیطان ہی یعنی شیطان نے یہ کام اوس سے کروایا یا مراد یہ ہے کہ وہ شیطان و میونکا ہی سلیبی کہ شیطان کی معنی سرکش کی میں
 خواہ جنوں میں ہو خواہ آدمیوں میں سلیبی شری آدمی کو شیطان اس کہتی ہیں و طیبی و عن ابی ہریرۃ قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقطع الصلوۃ المرأة والحمار والکلب ویفتی ذلک مثل مؤخرۃ
 الرجل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توڑتی ہیں نماز کو عورت اور گدا اور کتا اور چارہ
 اس توڑتی کو کہنا اوس چیز کا کہ مانند لکڑی پھل کجاوی کی ہو روایت کی یہ مسلم نے ف جمہو علماء صحابہ وغیرہم کا یہ مذہب ہے کہ کوئی
 چیز یا کوئی شخص اگر مصلی کی آگے سے گزری نماز توڑتی نہیں خواہ یہ جنوں چیزیں ہوں یا غیر ذلکی اور حدیثیں جو اسباب میں آئی ہیں
 معمول میں اور پر سابعہ و تاکید کی یہ کھڑا کر کے تری کی یا مراد یہ ہے کہ یہ چیزیں خشوع اور حضور نماز کو کہ سر اور روح نماز کی میں کہوتی
 ہیں یا مراد یہ ہے کہ قریب ہی کہ ٹوٹ جاوی بسبب شغل ہوئی دل مصلی کی ساتھ ذلکی اور خاص ان تینوں چیزوں کو سلیبی کر کیا کہ ان میں
 دل بہت مشغول ہو جاتا ہے عورت کا حال تو ظاہر ہی اور گدا ہی کی ساتھ شیاطین اکثر ہوتی ہیں اس لیے مستحب ہے عود پڑھنی وقت یکنے
 اوسکی کی و کتا غیر بنات ہوتا ہے و عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل وانا
 معترضة بینہ و بین القبلة کل غتر اض الجذازۃ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہتی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی
 رات کو اور میں عرض میں ہوتی درمیان حضرت کی اور درمیان قبلہ کی معنی سامنی سامنے عرض میں ہوتی جنازہ کی آگے نمازیوں کی روایت
 کی یہ بخاری و مسلم نے ف یہ اشارہ ہے طرف اوسکی کہ تمام سامنی ہوتی نہ ایک گوشہ میں اور باوجود اوسکی حضرت نماز ادا کر لی ہے معلوم
 ہوا کہ آگے انا عورت کا نماز میں نماز کو نہیں توڑتا و عن ابن عباس قال اقبلت راكباً علی اناک وانا یومئذ قد ناهت
 الاختلاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس یعنی الی غیر حدیث فمررت بین یدئ بعض الصف فزلت
 وارسلت لانا ان نزلتم و دخلت فی الصف فکنتم ینکروا ذلک علی احس متفق علیہ
 اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہنا یا میں سوار گدا ہی پر اور میں تھا اوسدن قریب بوع کی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی
 تھی ساتھ لوگوں کی منامیں بدون دیوار کی یعنی بدون سرہ کی پس گدا میں آگے بعض صف کی پہلے ترمین چھوڑ دینی گدا ہی کہ چرتی تھی اور دخل
 ہوا صف میں پس انکار کیا اسکا مجھ سے فی روایت کی یہ بخاری و مسلم نے ف عرض ابن عباس کی یہ ہے کہ گدا ہی کی آگے گزرنی سے
 نماز نہ ٹوٹی ورنہ پانچ نبوی تھی سلیبی کسی نے آگے گزرنی پر ہی انکار کیا و الفصل الثانی فصل دوسری
 عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلیجعل یتلقا وجہہ شیئاً
 فان لم یجد فلینصب عصاه فان لم یکن معہ عصاً فلیخط خطاً ثم لا یبصرہ مامراً اماماً رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ
 روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہنا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ نماز پڑھے ایک تم میں سے پس چاہی کہ کہی سامنی ہو نہ
 اپنی کی ایک چیز یعنی ستون یا دیوار یا مانند انکی اور کچھ پس اگر نہ پائی کچھ پس چاہی کہ کہہ اگر کسی عصا اپنا پس اگر نہ ساتھ و سکی عصا
 پس چاہی کہ کھینچی خط پڑھ کر لگیا و سکو وہ کہ گزرنی آگے اوسکی یعنی خشوع نماز میں خلل نہیں الیکار روایت کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے

اگر زمین نرم ہو وی عصا گاڑ دی و اگر زمین سخت ہو عصا لٹا سامنی رکبہ دی تاکہ شاہ گاردینی کی طرح نہید من لکھا ہی کہ اگر رکبہ لی عصا اپنا آگے اپنی اور نہ گاڑی بعضوں نے کہا ہی کہ کفایت کرتا ہی و سکوسترہ ہی و بعضوں نے کہا ہی کہ زمین کفایت کرتا و کفایت میں کہا ہی طول میں کہلی نہ عوض میں و رخط کہینیا قول قدیم امام شافعی کا اور قول امام احمد کا ہی اور بعضی متاخرین ہمارے مشائخ کی ہی ساتھ اسکی قائل ہوئی ہیں و نزدیک اکثر مشائخ ہمارے کی و نزدیک مالک کی خط معتبر نہیں اور شافعی نے ہی قول جسد میں انکار اسکا کیا ہی و رکبہ ہی کہ حدیث جو اسباب میں آ رہی ہی ضعیفہ و مضطرب ہی و رخط حامل ہوئی میں اعتبار نہیں کہتے اور دوسرے معلوم اور متمیز نہیں ہوتا اور مختار صاحب ایہ کا ہی ہی ہی و شیخ ابن ہمام نے کہا ہی بولی ہی تباع سنت کا کرنا اور فی الجملہ ظہور اور امتیاز ہی رکبہ ہی و موجب جمعیت خاطر کا ہوتا ہی و رجبہ اسکی اختلاف کیا ہی صف خط میں کہ کس طرح کا خط کہیں بعضوں نے کہا ہی کہ شکل ہلال کی اور بعضوں نے لٹا جانب قبلہ کی لکھا ہی و بعضوں نے عوض میں کہ دہن طرف سے ہن طرف کو لیا وی و مختار لٹا ہی خط ہی کذا فی بعض الشروح + ح + وعن سهل بن أبي حنيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم الى شرفة فليدرك منها لا يقطع الشيطان عليه صلواته رواه ابو داود اور روایت سی ہل بن ابی حنہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر کسی نے نماز پڑھی ایک تمہارے طرف ترو کی پس چاہے کچھ نزدیک ہو اس سے تا توڑی شیطان ہو پر نماز اسکی روایت کی یہاں بود و دنی ف نزدیک ترو کی اتنا ہو وی کہ سجدہ قریب سکی کر سکی تا توڑی شیطان نماز اسکی یعنی اگر دور ہوگا تو احتمال ہوگا سکی گذرئی کا آگے سی پس شیطان سوسہ کا دلین لی گا و حضور قلب میں فرق آوگا جب حضور نماز میں ہوا تو گویا توش کسی نماز اسکی کیون کہ ثواب و حضور قلب کی نہیں ہوتا و نزدیک ہون میں اس وقت سی چتا ہی + ح + وعن المقداد بن الاسود قال ما رأيته رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الى عوده ولا عموده ولا شجر الا جمعه على حاجبه الا ليمين او الايسر ولا يصمد له صمداً رواه ابو داود اور روایت ہی مقداد بن اسود سی کہ نہیں دیکھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتی طرف لکڑی کی اور نہ ستون کی اور نہ درخت کی مگر کہ کرتی او سکوا اپنی دہنی ہو پر یا بائیں ہوں پر اور نہ قصد کرتی واسطی و سکی قصد کرنا سیدہ کا روایت سکی یہاں بود و دنی ف یعنی ترو کو چون پچھشتانی کی سامنے لکرتی بلکہ دہن یا بائیں ہوں کی سامنے کرتی تا مشابہت پرستی کی ساتھ ہو + ح + وعن الفضل بن عباس قال انكنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن في بادية لنا ومعه عباس فصلى في صحراء ليس بين يديه شجرة ولا حمارة لنا وكلبة نعتان بين يديه فمابا الى ذلك رواه ابو داود وللشاعر في نحوها اور روایت ہی فضل بن عباس سی کہ کہا آئی ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تہی بیچ جنگل اپنی کی اور ساتھ و ملی تہی عباس پس نماز پڑھی جنگل میں کہ نہ تھا آگے حضرت کی ترو اور ہمارے گد ہی و کتیا کہیلتی تہیں آگے حضرت کی پس پروا کی اسکی روایت کی یہاں بود و دنی اور نسائی نے فائدہ اسکی ف عرب میں سم تہی کہ چند روز جنگل میں جا کر خیمہ کھڑی کرتی تہی اور وہاں رہتی تہی و ہر ایک جماعت کا ایک جنگل معین ہوتا تھا پس جن نو مین کہ عباس جنگل میں گئی ہوئی تہی حضرت وہاں رونق افزا ہوئی اور اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ ترو کبہ کرنا نماز کی آگے واجب نہیں بلکہ سبب ہی اگر لوگوں کی گذرگاہ میں نماز پڑھتا ہو + ح + وعن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقطع الصلوة شيء ولا ذرؤا ما استطعتم كما بنا هو شيطان رواه ابو داود

مِنْ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ كَالِإِذَا كَانَ يَسْجُدُ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ
 فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ الْحَمْدُ وَكَانَ يَفْرَشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى هَذِهِ عَقْبَةَ الشَّيْطَانِ
 وَيَنْهَى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِمًّا عَلَيْهِ أَفْتَرِشَ السَّبْعَ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ مَرَّاهُ مُسَلِّمًا
 اور روایت ہے حضرت عائشہ سی کہ کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتی نماز ساتہ بکیر کی اور شروع کرتی قراتہ ساتہ الحمد
 العالمین کی اور تہی جب رکوع کرتی نہ بلند کرتی سر پائا اور نہ پست کرتی سر کو و لیکن در میان سلی یعنی نہ بہت بلند نہ بہت پست بلکہ گردن اور
 پیشہ برابر رکھتی اور تہی جسوقت کہ اونہا تہی سر پائا رکوع شی سجدہ کرتی بیان تک کہ سید ہی کہی ہوئی اور تہی جسوقت کہ اونہا تہی سر پائا سجدہ
 شی سجدہ کرتی یعنی در میان تک کہ سید ہی مٹھتی اور تہی پڑھتی بعد دو ہر رکعتوں کی التحیات اور تہی بچھاتی بائیں پائو اپنا یعنی اور
 مٹھتی و سپر اور کھڑا رکھتی اپنا پائو اپنا اور تہی منع کرتی تحبہ شیطانسی اور منع کرتی یہ کہ بچھاوی دمی دو نو ہا تہی ہی بچھا نا درنگا
 اور تہی ختم کرتی نماز ساتہ سلام کی روایت کی یہ سلم ہی ف شروع کرتی قراتہ ساتہ الحمد مد رب العالمین کی یعنی ساری سورہ فاتحہ
 پڑھتی اس سی معلوم ہوا کہ بسم اللہ چکی پڑھتی ہوگی جیسی کہ مذہب حنفی ہی اور تہی بچھاتی بائیں پائو اور کھڑا رکھتی اپنا پائو اپنا طہر سجدہ
 یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت دو نو قدون میں یون ہی مٹھتی ہی و یہی ہی قول امام اعظم رح کا اور حج حدیث ابی حمید کی اقرار شی عیسی پائو
 بچھا نا پہلی قعدہ میں اور تورک یعنی کوئی پر مٹھنا دو سری قعدہ میں ہی یا ہی اور قول امام شافعی کا ہی ہی ہی و امام مالک کی نزدیک دون
 قعدون میں تورک ہی ہی و امام احمد کی نزدیک جس نماز میں کہ دو تشہد ہیں یہ تشہد اخیر و سلی کی تورک ہی و جبرین ایک ہی تشہد ہی اقرار شی
 ہی اور وجہ قول امام ابو حنیفہ کی یہ ہی کہ بہت حدیثوں میں مطلق بچھا نا پائو کا واقع ہوا ہی و آیا ہی سنت تشہد میں یہی و مٹھنا حضرت
 کا تشہد میں ہی طہر تہا بلا قید قعدہ پہلی اور دو سری کی اور بطرح کا مٹھنا کہ مٹھنا کیا ہی شواہی و رشید شریف میں آیا ہی کہ افضل
 اعمال کی دشوار و کمی میں اور بعضی حدیثوں میں قعدہ اخیر میں کہ کوئی پر مٹھنا آیا ہی یہی کہ مذہب حنفی ہی معمول ہے کہ حضرت حالت ضعف
 اور کبر سن میں اس طرح مٹھتی تہی سلی کہ قعدہ اخیر میں مٹھنا زیادہ ہوتا ہی سانی کی لیلی سطح مٹھتی تہی و تحبہ شیطان یہی کہ دو نو کوئی پر
 کو لگا دی و دو نو پند لیان کہی کر ہی و رکھی و نو ہا تہی میں چھیک کتا مٹھتا ہی پہل سطح احیات میں مٹھنا ساتہ اتفاق علما کی ہو و
 او طہی ہی کہا ہی کہ تحبہ شیطان یہی کہ دو نو کوئی و نو پائو پائو پڑھتی یہی ساتہ لفظ عقبہ کی بہت مناسب میں اور منع کیا یہی کہ بچھا و
 مرد و نو پہنچی ہا تو کی زمین پر یعنی وقت سجدہ کی مانند بچھانی در دون کی یعنی کتی وغیرہ کی اور قید مرد کی اسین سلی ہی کہ عورتہ
 کو پہنچی بچھانی میں چا میں کہ او میں شر خوب ہوتا ہی و ختم کرتی نماز کو ساتہ سلام کی یہ سلام امام شافعی کی نزدیک فرض ہی اور
 ہا سی نزدیک واجب و حسن ابی حمید الساعدی قال فی تفریح اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاِذَا رَأَوْكُمْ اَمَّا اَمَّا يَدِيْكُمْ
 اَنَا اَحْفَظُكُمْ لِمَا لَوْ رَمَوْهُ لَرَمَوْهُ وَاسْلَمَ رَأْيُهُ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدِيْهِ جَذَاءً مِثْلِيْهِ وَاِذَا رَأَوْكُمْ اَمَّا اَمَّا يَدِيْكُمْ
 مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ حَصَرَ ظَهْرَهُ فَاِذَا رَأَوْكُمْ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَلْعُوَ كُلَّ فَنَاءٍ مَكَانَهُ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدِيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ
 وَكَافَا بَيْنَهُمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ صَافِي رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلَيْهِ الْيُسْرَى
 وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَاِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ فَلَمْ يَرِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْآخِرَى
 رَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ مَرَّاهُ الْبَحَارُ ۝ اور روایت ہے ابی حمید سادی سی کہ کہا ہے ایک جماعت کی

ہام میں لایا ہی حدیث داؤد بن سہیل اور ابن عباس سے کہ نقل کی محمد بن جابر سے و سنی حماد بن ابی سلیمان سے و سنی ابراہیم سے و سنی علقمہ سے و سنی عبد مدی کہ کہا و اکی مینی نماز ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی و راہی بکرا و عمر رضی اللہ عنہما کی پس اوٹھائی اوٹھائی فی ما تہہ اپنی مگر نزدیک شروع نماز کی و منقول ہی کہ صحیح ہوئی امام ابو حنیفہ ساتھ و زاعی کی مکی میں پھر دار انخیاطین کی پس کیا و زاعی فی کیوں نہیں ما تہہ اوٹھائی ہوئے نزدیک کوع کی اور سر اوٹھائی کی کوع سے امام ابو حنیفہ نے کہا اس سبب سے کہ نہین ہنچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسباب میں کچھ پس کیا و زاعی فی کہ حدیث کی محکوم نہی فی سالم سے و سنی اپنی باپ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھائی تہی ما تہہ جو وقت کہ شروع کرتی تہی نماز و نزدیک کوع کی اور سر اوٹھائی کی اس سے کہ امام ابو حنیفہ نے حدیث کی محکوم نہی ابراہیم سے و سنی علقمہ اور اسود سے کہ دونوں نقل کی عبد مدین بن سوہد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اوٹھائی تہی ما تہہ اپنی مگر نزدیک شروع کرنی نماز کی پھر عود کرتی تہی ساتھ کسی چیز کی اس سے و زاعی فی کہا میں روایت کرتا ہوں ہر سے کہ و سنی نقل کی سالم سے و سنی ابن عمر سے و رواؤسکی مقابلہ میں روایت کرتا ہی حماد سے کہ و سنی نقل کی ابراہیم سے و سنی علقمہ سے یعنی یہ سنا و تیری ساتھ و سنا و میر کی کہ عالی ہی کہا ہی پختی ہی میں ابو حنیفہ نے کہا حماد فقہیہ تری ہر سے اور ابراہیم فقہیہ تری سالم سے و علقمہ کم ابن عمر سے نہیں فقہین اگرچہ ابن عمر ساتھ فضیلت صحبت حضرت کی مخصوص ہے اور اسود کو پہی بہت فضیلت ہی و عبد مدین تو خود عبد مدین میں اپنی و سکی کیا تعریف کیا و ی کہ درجہ و سکا بیج فقہ کی اور قرب کی ساتھ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور ہی میں و زاعی فی ترجیح دی حدیث کو بسبب علی ہونی اسناد کی و ابو حنیفہ فی سبب فقہیہ ہونے و راویوں کی و رند ہائے نکاہی ہی کہ راویوں فقہیہ کو ترجیح دی میں غیر فقہیوں جیسے کہ اصول فقہ میں لکھا گیا ہی و بیچ ہنچا شرح ہدایہ کی کہا ہی کہ عبد مدین بن جابر سے روایت ہی کہ دیکھا اوٹھوں فی ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا مسجد حرام میں و اوٹھاتا تھا و دونوں ما تہہ اپنی نزدیک رکوع کی اور نزدیک سر اوٹھائی کی رکوع سے پس کہا ابن زبیر فی کاسی مت کر یا یک خبر ہی کیا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بعد اس کی ترک کیا یعنی جیسے کہ اوائل میں تھا پھر شروع ہوا اور کہا ابن سوہد رضی اللہ عنہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ما تہہ اوٹھائی تہی ہی اوٹھائی و حضرت بنی ترک کی یعنی ہی ترک کیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ کہا عشرہ بشر و نہین اوٹھائی تہی ما تہہ مگر نزدیک شروع کرنی نماز کی اور جو مجاہد بن ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ حدیث رفع یدین کی نزدیک شافعی کی و سنی روایت کی گئی ہی عمل بخلاف و سکی روایت کیا کہ کہا سالیہا سچو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مینی اور ہرگز نہ کیا مینی کہ رفع یدین کیا ہونے نزدیک شروع کرنی نماز کی عمل ساتھ حدیث کی ساقط ہوگا اسکی مقرر ہوئی اصول حدیث میں کہ جو راوی بخلاف روایت کی عمل کری عمل ساتھ و سنی روایت کی ساقط ہوگا انتہی معلوم ہوا کہ اخبار اور آثار بیچ جانب ما تہہ اوٹھائی اور نہ اوٹھائی کی دونوں کی ثابت ہیں و ایک جامع صحابہ غیر ہم کی خصوصاً ابن سوہد و تابعین انکی بیچ جانب ما تہہ اوٹھائی کی میں محل اسکا سوا کسی نہ ہو و سکی کہ میں ہم اوقات مختلفہ میں دونوں فعلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں خود میں آئی اور جو علم فقہ ابو حنیفہ کا اور اسناد و انکی منتہی طرف ابن سوہد و اوزنا بعدین انکی کی ہی و طریقہ و حکا عدم رفع کا ہی میں ابو حنیفہ نے ہی ہی اختیار کیا ہم آپ اس عقیدہ پر ہیں اور علمائے مذہب تا ہی کی ساتھ اس قدر کی اکتفا نہیں کرتی میں اور کہنتی میں کہ حکم ما تہہ اوٹھائی کا منوع ہی سالیہا جیل بن عمر کو کہ راوی حدیث رفع یدین کی میں دیکھا کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمل خلاف و سکی کیا ظاہر ہوا کہ عمل رفع یدین کا منوع ہی باوجود کثرت روایات اور احادیث کی اسباب میں و اسل علم انتہی یہہ خلاصہ شرح سفر السعادت کا ہی جو کہ حضرت شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نے تصنیف کی ہی جسکو تفصیل اس مقام کو دیکھنا منظور ہوا و میں دیکھی اور حاصل ان کی تحقیق کا یہہ ہی کہ انکی نزدیک ما تہہ اوٹھائی

اور نہ اونہانی، و نوسنت میں لیکن اونہانا تو نکاح اولیٰ اور رجب ہی و را و علماء حنفیہ کی کہانی کہ ہاتھ اونہانی منسوخ ہوئی واللہ اعلم و عنہ
 أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّيْ فَاِذَا كَانَ فِي رِثْمٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَمُضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ كَقَاعِدِ الرَّكْعَةِ الْخَامَةِ
 اور روایت ہی وہیں، مالک سی کہ تحقیق اونہون نے دیکھا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھتی تھی پس جب وقت ہوئی بیچ طاق رکعت کی نماز اپنی
 سی نہ کھڑی ہوئی بیان تک کہ یہ بیٹھتی روایت کی بیہ بخاری نے ف یعنی پہلی رکعت میں اور تیسری میں بعد سر اونہانی کی سجدی دوسری
 بیٹھتی تھی بعد اسکی اوٹھتی تھی و سکو جلد تشریح کا کہتی ہیں کہ شافعیہ کی نزدیک سنت ہی و کیفیت اسکی مثل کیفیت بیٹھنے کی ہی پہلی قدمہ
 میں اور بعد بیٹھنے کی ساتھ دونوں ہاتھوں کی ٹکینہ میں پر کر کر اوٹھتی ہیں اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی ساتھ روایت مختار کی بیہ
 بسبب غر کر سن وغیرہ کی تہا پس جسکو حاجت و سکی ہوا و سکی حق میں سنت نہیں اور سند امام شافعی کی بھی بیٹھ ہی و دلیل ہمارے بیٹھ
 الی بریرہ کی ہی کہ نزدیکی ہی لایا ہی کہ کہا تھی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھتی و پر پشت قدموں کی یعنی بغیر اسکی کہ بیٹھیں اور اگر بعض
 طرق میں بیٹھ کی ضعیف ہیں لیکن صحیح الاصل میں کہ اقالہ شیخ ابن الہمام اور ابن ابی شیبہ بن مسعود سی لایا ہی کہ وہ اوٹھتی تھی نماز میں
 اوپر پشت قدموں اپنی کی بغیر اسکی کہ بیٹھیں اور حضرت علی و حضرت عمر اور ابن عمر اور ابن زبیری بھی سیطرح لایا ہی و رفغان ابن ابی
 عباس سی لایا ہی کہ پایا میں بہت صحابہ کو کہ جب سر اونہانی تھی و سری سجدہ رکعت پہلی و تیسری کسی اوٹھتی تھی جیسکے ہوتی تھی بغیر اسکی
 کہ بیٹھیں اور اور اخبار اور آثار اس باب میں بہت ہیں بعض حدیثین کہ خلاف انکی آئی ہیں محمول و پر کبر سن و ضرورت کی میں مدح و عن
 وَأَبُو جَرَّانَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرْتُمْ التَّحْفَةَ يَخْرُجُ ثُمَّ وَضَعَ
 يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَلَمَّا ارْتَدَّ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْبِ ثُمَّ دَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ دَرَكَةً فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللَّهَ مِنْ حَمْدِهِ
 رَفَعَهُ نَدَاهُ فَلَمَّا سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ كَفَّيْهُمَا رَأَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی وائل بن حجر سی کہ تحقیق اسکی
 دیکھا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اونہانی دونوں ہاتھ اپنی او وقت کہ داخل ہوئی نماز میں کبیر کی پہر ڈانک لی تہ کپڑی اپنی میں پر کہا و اسنا
 ہاتھ اپنا بائیں ہاتھ پر چبڑا دے کیا بیہ کہ رکوع کرین نکالی دونوں ہاتھ اپنی کپڑی پر اوٹھایا اون کو اور کبیر کی پہر رکوع کیا پر جسکے کہا
 سمع اللہ من حمدہ اونہانی اپنی دونوں ہاتھ چبڑیہ کیا سچا در میان و نون ہاتھوں اپنی کی روایت کی بیہ سلم نے ف ڈانک لی ہاتھ کپڑی میں
 خطا بیہ ہی کہ چادر میں ڈانک لی و بعضوں نے کہا مراد بیہ کئی آئین میں ہاتھ چپائی لکھا ہی علماء نے کہ شاید سبب بیٹھتے جا رکھی تہا اور رکنا
 و اسنی ہاتھ کا بائیں پرتفق علیہ ہی در میان مامون کی مگر امام مالک کی نزدیک چوڑی رکنا ہاتھ نکاحی و رجا زری باندہا ہی لیکن امام
 ابو حنیفہ کی نزدیک ناف کی نیچے تہ رکھی و امام شافعی کی نزدیک راس سینے یعنی ناف سی و پر اور حدیثین و نوجانب میں آدھیں و رکھا ہی
 علماء نے کہ اسباب میں واسح ہی جو کچھ کرسی درست ہی و ناف کی نیچے رکنا ہاتھ نکاح یا سینہ پر خاص کر ثابت نہیں ہوا ہی و تعین نہیں
 یعنی خاص ایک ہی چیز ثابت نہیں بلکہ و نوطرح آیا ہی پس جسکے یا تہا امام ابو حنیفہ نے جو کچھ کہ تقرر و معتاد یہ صورت و کسے ہی اختیار
 کیا کہ وہ ناف کی نیچے رکنا ہی و اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ہاتھوں کو وقت کبیر کپڑی کی و را وٹھانکی کپڑی نکال لیوسی مدح و عن
 سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَفْتَحَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ رَأَاهُ الْجَاهِلِيُّ
 اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا تھی لوگ حکم کی جاتی بیہ کہ رکبی آدمی ہاتھ دہانہ او پر بائیں ہاتھ اپنی کی غلامین وایت کی بیہ بخاری
 ان ف میں اشارہ ہی سپر کہ لائق ہی کپڑی جو نیوالی کو آگے جبار کی کہ ادب کو ہاتھ ہی ندی بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر رکھی و سر سر کار کہی

جسکے ادا شد ہوئی کی کثرت ہوئی بن + س وعن ابن ہريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة يكثر حين يقوم ثم يكثر حين يركع ثم يقول سمع الله لمن حمده حين يرفع صلبه من الركعة ثم يقول وهو قائم ربنا لك الحمد ثم يكثر حين يقوى ثم يكثر حين يرفع راسه ثم يكثر حين يستجد ثم يكثر حين يرفع راسه ثم يفعل ذلك في الصلوة كلها حتى يقضيها ويكثر حين يقوم من الثلثين بعد الجلوس متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہاتھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت ارادہ کرتی کثرت ہوئی کا طرف نماز کی کثرت یعنی کثرت تحریر جو وقت کثرت ہوئی پھر کثرت جو وقت کثرت کر کے پھر کثرت سمع الله من حمد جو وقت اوٹھائی پٹھانیا اپنی رکوع سے پھر کثرت کثرت ہوئی اسی بیری واسطی تیری ہی سب تعریف پھر کثرت جو وقت ہو سکتی یعنی سجدہ کی پی پھر کثرت جو وقت کثرت اوٹھائی فی سراپا یعنی سجدہ سے پھر کثرت جو وقت کثرت اور سجدہ کرتی پھر کثرت جو وقت کثرت اوٹھائی سراپا پھر کرتی یہ بیچ تمام پٹھانیا کی یہاں تک کہ پورا کرتی اوٹھائی اور کثرت جو وقت کثرت ہوئی دو رکعت چڑھ کر چھٹی بیٹھنے کی روایت کی یہ بیٹھائی وسلم فی اس حدیث میں فقط ذکر کثرت کا ہے اور تاہم اوٹھائی کا ذکر نہیں + وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصلوة طول القنوت رواه مسلم جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس میں پھر نماز میں وہ نماز ہے کہ اس میں دراز ہو قیام روایت کی یہ سلم فی اس حدیث میں معلوم ہوا کہ نماز میں قیام طویل افضل ہے اس لیے کہ اس میں شقت اور خدمت و طاعت زیادہ ہے اور علماء نے اختلاف کیا ہے کہ قیام نماز میں افضل ہے یا سجود اور یہ حدیث سند اس جماعت کی ہے کہ کثرت میں قیام افضل ہے اور دلیل ان کی یہ ہے کہ قیام میں قرآن پڑھا جاتا ہے اور قرآن افضل ہے شیخ محمد بن حنفیہ سے ہے + الفصل الثاني فصل دوسری عن ابی حمید الساعدي قال في عشرة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا فاغرض قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة رفع يديه حتى يجاذي بهما منكبيه ثم يكثر ثم يرفع راسه ثم يكثر ثم يرفع يديه حتى يجاذي بهما منكبيه ثم يركع ويضع راحتيه على كعبيه ثم يعتدل ولا يصير راسه ولا يقيع ثم يرفع راسه فيقول سمع الله لمن حمده ثم يرفع يديه حتى يجاذي بهما منكبيه معتدلا ثم يقول الله اكبر ثم يهوي الى الارض ساجدا فيجاذي يديه عن جنبيه ويفيم اصابع رجليه ثم يرفع راسه ويثنى رجلاه اليسرى فيقعد عليها ثم يعتدل حتى يرجع كل عظم الى موضعه معتدلا ثم يسجد ثم يقول الله اكبر ثم يرفع رجليه اليسرى فيقعد عليها ثم يعتدل حتى يرجع كل عظم الى موضعه ثم ينهض ثم يصنع في الركعة الثانية مثل ذلك ثم اذا قام من الركعتين كبر ورفع يديه حتى يجاذي بهما منكبيه كما كبر عند افتتاح الصلوة ثم يصنع ذلك في بقية صلواته حتى اذا كانت السجدة التي فيها التسليم اخرج رجلاه اليسرى وقعد متورسا على شقه الايسر ثم سأم قالوا صدقت هكذا كان يصلي مداه ابوداؤد والداريموث وروى الترمذي وابن ماجه معناه وقال الترمذي هذا حديث حسن

صَحِيحٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَدَاؤُ دَمِنْ حَدِيثِ أَبِي حَمِيدٍ ثُمَّ رَفَعَهُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَائِمٌ عَلَيْهِمَا وَدَرَّ يَدَيْهِ
فَتَنَاهَا عَنْ جَنْبَيْهِ وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَمَّنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ الْأَرْضَ وَتَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ رُكْبَتَيْهِ حَذْوِ
مَنْكَبَيْهِ وَفَرَجَ بَيْنَ فَخْذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَخْذَيْهِ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَأَقْرَشَ رَجُلُهُ
الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصُلْبِهِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ
الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأَصْبُعِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةِ وَفِي أُخْرَى لَهُ وَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
قَعَدَ عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَنَضَبَ الْيُمْنَى وَإِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَقْبَضَ يَدَيْهِ يَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ
وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ تَحْتِهَا وَاحِدَةً أُورُوَايَتِ هِيَ ابْنُ حَمِيدٍ سَاعِدِي سَيَّ كَمَا يَجِيءُ دَسْ شَخْصُونَ كِي صَحَابِي
صَلَّى صَلَّيْهِ سَلَّمَ كِي سَيَّ كِي مِنْ خُوبِ جَانِبَاهُ تَمَّ سَيَّ نَازِرُ سُولِ خَدَّ صَلَّيْهِ سَلَّمَ كِي كُو كَبَاهُ صَحَابِيُونَ فِي بَسْ بَيَانِ كَرُ كَبَاهُ ابْنِ حَمِيدٍ
لِي كَتَبِي نَبِي صَلَّيْهِ سَلَّمَ حَبُوتِ كِي كَثُرِي هُوَ قِي طَرَفِ نَازِكِي اَوْ ثَبَاتِي دُونُو مَا تَبَاهِي بَيَانِ تَمَّ كِي بَرَابَرِ كَرْتِي اَوْ نُو كُو مَوْذُونِ
اِبْنِي كِي بِرُ كَبِيرِ كَتَبِي بِرُ قَرَانِ بِرُ كَتَبِي بِرُ كَبِيرِ كَتَبِي اَوْ اَوْ ثَبَاتِي دُونُو مَا تَبَاهِي بَيَانِ تَمَّ كِي بَرَابَرِ اَوْ ثَبَاتِي اَوْ نُو كُو مَوْذُونِ اِبْنِي
كِي بِرُ كَوَاحِ كَرْتِي اَوْ ثَبَاتِي دُونُو مَا تَبَاهِي اِبْنِي اِبْنِي كَبِيرِ كَتَبِي بِرُ كَتَبِي كَرْتِي كَرْتِي كَرْتِي كَرْتِي كَرْتِي كَرْتِي كَرْتِي كَرْتِي كَرْتِي كَرْتِي
كَرْتِي بِرُ اَوْ ثَبَاتِي سَرَابِ اِبْنِ كَتَبِي سَمَحِ اَسَدُ لَمِنْ حَمْدِهِ بِرُ اَوْ ثَبَاتِي دُونُو مَا تَبَاهِي بَيَانِ تَمَّ كِي بَرَابَرِ كَرْتِي دُونُو مَوْذُونِ اِبْنِي كِي وَحَالِكِهِ
سَيَّ سَيَّ كَثُرِي هُوَ قِي بِرُ كَتَبِي اَسَدُ كَبِيرِ هَبْ كَتَبِي طَرَفِ زَمِينِ كِي سَجْدَةٍ كِي لِي بَسْ اَوْ رُ كَتَبِي دُونُو مَا تَبَاهِي دُونُو مَوْذُونِ اِبْنِي سَلَّى وَرُ كَتَبِي اِبْنِ
بَاوَنِ اِبْنِي كِي يَعْنِي اَسْطَرَحَ كُو اَوْ تَكْلِيُونَ كِي قَبْلَهُ كِي طَرَفِ هُوَ قِي بِرُ اَوْ ثَبَاتِي سَرَابِ سَجْدَةٍ سَلَّى اَوْ رُ كَتَبِي بَاوَنِ اِبْنِ اِبْنِ
يَعْنِي بِرُ اِبْنِ مَبِثَّتِي اَوْ سَبْرِ بِرُ سَيَّ سَيَّ هُوَ قِي بَيَانِ تَمَّ كِي بِرُ كَتَبِي يَعْنِي هُوَ جَانِبِي بِرُ طَرَفِ ثَبَاتِي اِبْنِي كِي وَحَالِكِهِ
بَرَابَرِ هُوَ قِي يَعْنِي بِرُ تَاكِيدِ هِي لَفْظُ يَعْتَدِلُ كِي بِرُ سَجْدَةٍ كَرْتِي يَعْنِي بِرُ كَتَبِي هُوَ قِي بِرُ كَتَبِي اَسَدُ كَبِيرِ اَوْ رُ مَبِثَّتِي اَوْ رُ كَتَبِي بَاوَنِ
اِبْنِ بِرُ مَبِثَّتِي اَوْ سَبْرِ يَعْنِي حَلَبَ اَسْرَاحَتِ كَرْتِي بِرُ اَعْتَدَالِ كَرْتِي يَعْنِي تَسِيرِي طَاوَرِ جَمْعِ سَيَّ بَيَانِ تَمَّ كِي بِرُ اَتِي بِرُ مَبِثَّتِي اِبْنِي بِرُ كَتَبِي
هُوَ قِي بِرُ كَرْتِي دُو سَرِي رُ كَتَبِي مِينَ مَانْدَ اَسْكَلِي يَعْنِي هُوَ اَسْكَالُكَ اَللَّهُمَّ اَوْ اَعُوذُ كِي شُرُوعِ رُ كَتَبِي مِينَ بِرُ حَبُوتِ كِي كَثُرِي هُوَ قِي دُو
رُ كَتَبِي بِرُ كَرْتِي بِرُ كَتَبِي اَسَدُ كَبِيرِ كَتَبِي اَوْ اَوْ ثَبَاتِي دُونُو مَا تَبَاهِي اِبْنِ كَتَبِي هُوَ قِي بِرُ كَتَبِي بِرُ كَتَبِي بِرُ كَتَبِي بِرُ كَتَبِي بِرُ كَتَبِي بِرُ كَتَبِي
كِي بِرُ كَرْتِي اَسْطَرَحِ نَجْ بَاتِي نَازِ اِبْنِي كِي بَيَانِ تَمَّ كِي بِرُ هُوَ تَاوَدَ سَجْدَةٍ كِي بِرُ اَوْ ثَبَاتِي دُونُو مَا تَبَاهِي اِبْنِ كَتَبِي بِرُ كَتَبِي بِرُ كَتَبِي بِرُ كَتَبِي
سَجْدَةٍ هُوَ تَاوَدَ اَسْكَلِي بِرُ كَتَبِي اَسْطَرَحِ تَبِي حَضْرَتِ نَازِ بِرُ كَتَبِي رُ كَتَبِي كِي بِرُ كَتَبِي اَسْطَرَحِ تَبِي حَضْرَتِ نَازِ بِرُ كَتَبِي رُ كَتَبِي كِي بِرُ كَتَبِي اَسْطَرَحِ
اِبْنِ جَانِبِي سَلَّى وَرُ كَتَبِي تَرْتِي فِي بِرُ حَبُوتِ حَسَنِ صَحِيحِي اَوْ بِرُ كَتَبِي اَبِي دَاوُدُ كِي حَدِيثِي جَمِيعِي سَيَّ بِرُ اَبِي سَيَّ كِي بِرُ كَتَبِي
كِي بِرُ كَتَبِي دُونُو مَا تَبَاهِي اِبْنِي اَوْ بِرُ دُونُو زَاوَدُونِ اِبْنِي كِي كُو يَا كِي كَثُرِي هُوَ قِي مِينَ اَوْ كُو اَوْ رُ كَتَبِي كِي كِي دُونُو اَوْ ثَبَاتِي اِبْنِي كُو يَعْنِي
دُو رُ كِي كَبِيرِ كُو مَبِثَّتِي كُو يَا كِي كَبِيرِ اِبْنِ
اِبْنِ
كُو مَبِثَّتِي اِبْنِ

کو کسی چیز پر انون اپنی سی بہان تک کہ فارغ ہوئی سجدوں سی پر پہنچی یہ سب یا با بنیان یا نو اپنا اور توجہ کی پشت دہنی پاؤ اپنی کو قیلہ
کی طرف اور رکعہ دامنہ ہاتھ پر کھنٹی دہنی کی اور بنیان ہاتھ اپنا اور پائین کھنٹی کی اور اشارہ کی ساتھ ونگلی اپنی کی یعنی سب کی اور پھر
اور روایت ابی اود کی یون ہی در حقیقت کہ بیہوشی سجدہ و رکعتوں کی بیہوشی اور تلو می پون بامین اپنی کی اور کھڑا کرتی دامنہ پاؤ اپنا اور
حقیقت کہ ہوتی سجدہ چوتھی رکعت کی لگاتی با بنیان کو لا طرف زمین کی اور نکالتی دو نو پاؤ اپنی ایک طرف و ف میں خوب جانتا ہوں
تکلیس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی دعویٰ زیادتی علم کا موافق واقع کی مصلیٰ ایک مصاحت کی کر ہی بغیر نیت
کی تو درست ہی اور پھر تکبیر تہی اسی صریح معلوم ہوتا ہی کہ تکبیر تحریر یہ بھی ہاتھ و ٹہنی کی کبھی تہی صیبا کہ نسیب امام ابو حنیفہ کا ہی و پس پھر ناک
اور پیشانی کو زمین پر اس سی معلوم ہوا کہ سجدہ ساتھ ناک اور پیشانی کی دو نوں کی کرنا چاہی کہ آنحضرت اسی پر موطبت کرتی تہی اور
اور حدیثین ہی موافق اسی میں پس پورا سجدہ ہوتا ہی ساتھ کھنٹی پیشانی اور ناک کی اگر ایک کو ان و نو نین سی کہا بسبب حدیث کی
مکروہ نہیں اور اگر بغیر حدیث کی ایک کو رکھا پس اگر پیشانی رکھی زمین پر اور ناک نہ رکھی تو جائز ہی اجماعا لیکن مکروہ ہی اور اگر اسکی
بالعکس کیا یعنی ناک رکھی اور پیشانی نہ رکھی پس جائز ہی بکبر است نزدیک امام اعظم کی و نزدیک صاحبین نہیں جائز و علیہ الفتویٰ اور
اشارہ کی ساتھ ونگلی کی یعنی سب کی سب سکتے ہیں شہادت کی ونگلی کو یہی نام ایام جاہلیت کا کئی عقیقت گالی تھی اس ونگلی کو وہاں
تہی اسلی و سکوسا کہتے تہی کہ کبھی گالی کی میں اسلام میں کا نام سجدہ و ساجد ہوا کہ وقت تسبیح اور توحید او سکوا و ٹہنی میں پس و س
حضرت ان اشارہ کیا وقت پڑھنی کلمہ شہادت کی التحیات میں کہ وقت کھنٹی نفی کی یعنی شہد ان لا الہ کی ونگلی و ٹہنی اور وقت اثبات
کی یعنی الا اللہ کھنٹی پر رکھدی و س فناوی عالمگیری حسن ذلیل بن حجاز انہ ابصر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قائم
فی الصلوٰۃ رفع یدینہ حتی کان یمسک بالمنکبین و حاذی اہم امینہ اذنیہ ثم کثر سرا و اہ ابو داؤد و فی رواۃ
کہ یرفع اہم امینہ الی شحمتہ اذنیہ روایت ہی وائل بن حجر سی یہ کہ دیکھا او نہوں فی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو او وقت
کو کھنٹی ہوئی طرف نماز کی او ٹہنی دو نو ہاتھ اپنی یہاں تک کہ ہوتی مقابل دو نو موٹہ ہوں ونگلی کی او ٹہنی ہاتھ ہوتی ہر بار کا نوں
اپنی کی پھر تکبیر کی روایت کی یہ بود او وونی اور پھر ایک روایت ابی داؤد کی یہ ہی کہ او ٹہنی تہی انگو ٹہنی اپنی کا نوں کی لوون تکف
یہ حدیث ہی موافق مذہب ابو حنیفہ کی کہ تکبیر تہی چھٹی ہاتھ و ٹہنی کی اور انگو ٹہنی کا نوں کی لوون تک او ٹہنی تہی
و عن قیسۃ بن ہلب عن ائینہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤمنا فیاخذ شمساً لہ
یمینہ رواہ الترمذی و ابن ماجہ اور روایت ہی قیس بن لب سی کہ وہ روایت کرتی میں باپ اپنی کی کہ تہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم راست کرتی چار سی پس پڑتی با بنیان ہاتھ اپنا ساتھ دہنی ہاتھ اپنی کی یعنی قیام میں روایت کی
یہ ترمذی و ابن ماجہ و عن رفاعة بن رافع قال جاء رجل فصری فی المسجد ثم جاء فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعد صدک فانک لو تصل فقال علیمنی یا رسول اللہ کیف اصری قال
اذا توجهت الی القبلة فکبر ثم اقرع یاہم القرآن ما شاء اللہ ان تقرأ فلا تقرأ کعت فاجعل راحتیك
علی کبیتک و مکن ذکوعک و امدد ظہرک فاذا امر فکعت فاقر صلیک و انرفع
راسک حتی ترجع العظام الی مفاصلہا فاذا سجدت فمکن للشیء فاذا امر فکعت فاجلس

عَلَىٰ خَدِّكَ الْيُسْرَىٰ ثُمَّ اصْنَعْ ذَلِكَ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتَّى تَطْمِئِنَّ هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
مَعَ تَفْسِيرٍ لِّبُيِّنٍ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْ
كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ بِهِ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَأَقِمْ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَأَقْرَأْ وَلَا فَاحْمَدُ لِلَّهِ وَكَثْرُهُ
وَهَلِّلَهُ ثُمَّ امْرُكِعْ ۝ ۱۰ ۝ روایت ہی رضا بن رافع سی کہ کہا ایا ایک شخص پس نماز پڑھی مسجد میں پڑ آیا پس سلام کیا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پڑھا نماز اپنی اسوہ اسلی کہ تو نے نماز نہیں پڑھی پس کہا اوسنی سکھلاؤ مجھ کو اسی رسول اللہ کی
کہ کھڑے ہوئے میں نماز فرمایا حسب وقت توجہ ہو تو طرف قبلہ کی پس اللہ اکبر لکھی پڑھ سورہ فاتحہ اور جو کچھ چاہا اللہ کی بیہ کہ پڑھی تو یعنی
سورہ فاتحہ کی ساتھ اور سورہ جو چاہی پڑھ پس حسب وقت کہ رکوع کر ہی پس رکعت اپنی مانگو اپنی زانوؤں پر اور پھر رکوع اپنی میں اور
پہلا اور برابر کہ پڑھتا اپنی کو پس حسب وقت اور نماز اسی تو سر اپنا پس سید ہی کہ پڑھتا اپنی اور اوٹھا سر اپنا یعنی سید ما کھڑا ہو یہاں تک کہ
پہر اوٹھیں یہاں طرف اپنی جوڑوں کی پس حسب وقت کہ سجدہ کر ہی تو پس پھر اسوہ اسلی سجدہ کی پس حسب وقت اوٹھائی تو سر اپنا پس پڑھتا اور پھر میں
ان اپنی کی پھر کہ پہنچ بر رکوع اور سجدہ کی یہاں تک کہ اطمینان کر ہی تو یعنی رکوع اور قنوت اور سجدہ اور جلسہ میں یہ لفظ میں صحیح
کی اور روایت کیا اسکو ابو داؤد فی ساتھ تہذیبی تغیر کی ۱۰ ۱۰ روایت کی ترمذی اور نسائی فی معنی اسکی اور ایک روایت ترمذی کی
میں یوں آیا ہی کہ کہا حسب وقت چاہی تو کہ کھڑا ہو تو طرف نماز کی پس وضو کر جیسا حکم کیا تجھ کو اللہ فی ساتھ اسکی پھر کھڑے شہادت پڑھ یعنی یہاں
کہ وضو کی بعد پڑھتا آیا ہی کہ پڑھی فضیلت رکعتا ہی یا معنی تشہد کی یہ میں کہ اذان کہہ پڑا چہی طرح نماز ادا کر یا اتم کی یہ معنی میں کہ
ملکیہ کہہ پس اگر ہو ساتھ تیری قرآن یعنی یاد ہو پس قرآن اور اگر نہ یاد ہو قرآن پس الحمد کہہ اور اللہ اکبر کہہ و لا الہ الا اللہ کہہ پھر رکوع کر
ف اس سی معلوم ہو کہ بسلو قرآن یاد ہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ والحمد للہ والحمد للہ سبحان ربی الاعلیٰ والحمد للہ سبحان ربی الاعلیٰ
نماز کی انکی وقت تک فرض ہی یاد کرنا قرآن کا یعنی سجدہ کہ نماز میں پڑھنا فرض ہی در اس عرصہ میں اگر یاد نہ ہو تو ذکر اور تسبیح اور تہلیل
کر ہی وعن الفضل بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة مثنى مثنى تشهد في كل ركعتين
وَتَحْسَبُ وَتَضَرُّعٌ وَتَسْكُنٌ ثُمَّ تَقِيَمُ يَدَيْكَ يَقُولُ تَرَفَعُهُمَا إِلَىٰ سَرِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبَطْنَيْهِمَا
وَجَهْلِكَ وَتَقُولُ يَا سَرِّ يَا سَرِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ كَذَّابٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی فضل بن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز دو رکعت ہی التحیات ہی یا پھر ہر رکعت کی اختراع
ہی اور عاجزی ہی اور ظاہر کرنا غریبی کا ہی پھر اوٹھا تو دونوں ہاتھ اپنی کہا فضل فی چہ تفسیر لفظ ثم تقع یہ کیا کی یہ کہتے تھی حضرت
اور مراد کہتے تھی اس قول سی یہ کہ بلند کرنا و نکو طرف پروردگار اپنی کی سامنی کرنا والا ہو سبتیان دونوں ہاتھ تو نکلی ہونہ اپنی کی نصیحتی
کہ ادب عاکا ہی اور کہہ تو امی بے بری امی رب میری و حسن شخص فی نہ کیا یہ معنی جو کہ ذکر کیا گیا یا دعا کی پس وہ شخص یا نماز اسکی
ایسی و راسی ہی یعنی ناقص ہی و ایک روایت میں یوں ہی میں ناقص ہی روایت کی یہ ترمذی فی ف نماز دو رکعت ہی
یعنی نماز نفل میں افضل یہ ہی کہ دو رکعت پڑھی خواہ دن ہو خواہ رات امام شافعی فی اسی پر عمل کیا ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک چار
چار رکعت افضل میں رات میں ہی اور دن میں ہی اور صاحبین کی نزدیک سات میں دو اور دین چار رکعت افضل میں لیل امام
شافعی کی تو یہی حدیث ہی اور صاحبین فی قیاس کیا ہی تراویح پر اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ صحت کو پہنچا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ

ابن مسعود کی حدیث میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جانا پہلی مذکور
 ۱۰۱۰ **وَعَنِ ابْنِ جَعْفَرٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ**
اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَدَعَمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ذَاكَ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید سعدی سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم جو وقت کہ کھڑی ہوتی طواف نماز کی سامنے ہوتی قبلہ کی اور اوتھاتی ہاتھ اپنی اور کہتی اللہ اکبر روایت کی ہے ابن ماجہ **وَعَنِ**
ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِي مُؤَخَّرِ الصُّفُوفِ رَجُلٌ فَاسَاءَ الصَّلَاةَ
فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قُلَانُ الْأَتَقَى اللَّهَ أَتَوَكَّفَ تَصَلَّيْنَاكُمْ تَرَوْنَ
أَنَّهُ يَخْفَى عَلَى شَيْءٍ مِمَّا تَصْنَعُونَ وَاللَّهُ إِنِّي كَادِي مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ
 اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہ نماز پڑھائی ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی اور پچھلے صف کی ایک شخص نے ہنس بہی طرح پڑھتا
 تھا نماز میں جب سلام پھیرا تو وہی بکا اور اسکو پیچھے سے صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی غلامی کیا نہیں ڈرتا تو اس سے کیا نہیں دیکھتا تو کس طرح پڑھتا
 ہے تو نماز تحقیق تم گمان کرتی ہو میرے پوشیدہ رہتی ہے پچھلے کوئی چیز اور پیچھے سے کر کرتی ہو تم قسم ہی اس کی تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں پچھلی چیز
 سے عیب کہ دیکھتا ہوں گی اپنی سے روایت کی یہ حدیث **ف** یہ دیکھتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آلی اور پیچھے سے بطریق خرق عادت
 سے معجز کی تھا ساتھ ہی یا الہام کی اور کہ جس کتبہا نہ ہو نہ اور یہ اس کی یہ حدیث ہے کہ جب وہ منی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گم ہوتی
 اور معلوم نہ ہو کہ کہاں گئی منافقوں نے کہا کہ محمد کہتا ہے میں خبر آسمان کی پیونچتا ہوں اور یہ نہیں جانتا کہ وہ منی اس کی کہاں ہی پس فرمایا
 حضرت نے اس میں جاننا میں کہ جو کچھ کہ معلوم کر دایں جو کہ پروردگار میرا اب کیا دیا مجھ کو پروردگار میری فی کردہ ایسی ہی جی ہے
 اور ہمارا اس کی ایک رحمت کی تائید انکی ہوتی ہے اور یہی فرمایا ہے کہ میں خبر ہوں نہیں جاننا میں یعنی بغیر علوم کر والی حق کی اس دیوار
 کے پیچھے کیا ہے اس لئے تائید فضل اور اعلیٰ حالتوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی ظاہر ہونا حقایق اشیا کا اور مطلع ہونا ان پر اس حالت میں
 بہت کامل تھا اور شہود حضرت کا موجب شہادت کا ثبات سی نہ تھا یعنی حالت حضور میں اور جبرین حضرت سے پوشیدہ ہوتی تھیں حضور کا علم
 کا ایسا ہی ہوتا ہے اور شاخ فی کہا ہے کہ نماز مقام کشت و حضور کا ہی نہ محل ضیبت اور استعراق کا اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت
 کے دونوں مونڈ ہون کی درمیان میں دو شاخ تھی دنی ہی دیکھتی تھی بہت غریب ہی اور روایت صحیح سے ثابت نہیں ہوج
بَابُ مَا يقرأ بعد التَّكْبِيرِ باب ہی پچ بیان اور پیچھے سے بعد تکبیر خیر **ف** صحیح حدیثوں میں دعائیں
 اور اذکار کچھ وقت شروع کرنی نماز کی وار و موگی میں مثل وجہ آخر تک کی اور سبحانک للہم اور سوا اوں کی سبج ہی پڑھنا اور ناک نزدیک
 ستافعیہ کی پچ فرائض اور نوافل کی سب پڑھی یا بعض اور نزدیک بوجیفہ اور الک و احمد کی فقط سبحانک للہم آخر تک ہی پڑھی و جو کچھ
 کہ سوا ہی اس کی روایت کیا گیا ہے معمول اور نوافل کی ہی معنی غفلتوں میں حضرت پڑھتی تھی کذا فی الہدایۃ اور نزدیک بو یوسف کی
 سبحانک للہم اور انی وجہت دونوں پڑھی اور مختار طحاوی کا ہے ہی اب نمازی اختیار رکھتا ہے کہ انی وجہت بعد
 سبحانک للہم کی پڑھی یا پہلی اس کے اور مشہور ہے کہ انی وجہت بعد سبحانک للہم کی پڑھی **۱۰۱۱ الفصل الاول**
عن ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَكْبِرُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ
وَبَيْنَ الْفَرَاعَةِ إِسْكَاتًا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ أَيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ اسْكُنْ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ

الْفَرَائِدَ مَا يَقُولُ قَالَ قَوْلَ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي
 مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالْقَلَمِ وَالْبَرْدِ مُتَقَنِّ عَظِيمِ
 روایت ہی الی ہر یہی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمتی یعنی بجا کر نہ پڑھتی درمیان تکبیر اور درمیان قنوت کی جگہ ہوتا
 پس کہا میں قربان ہو باپ میرا مہاری و مان میری ہی رسول خدا کی پوچھتا ہوں میں تھی جب ہمتی مہاری کو درمیان تکبیر اور درمیان
 قنوت کی کہ کیا کہتی ہو تم اوسین فرمایا کہنا ہوں میں یا الہی درمی ڈال درمیان میری اور درمیان گناہوں میری صلیکے دوری کہی توئی زیبا
 مشرق اور مغرب کی یعنی بہت بخش گناہ میری یا الہی پاک کر تجھ گناہوں سی جیسا پاک کیا جاتا ہی کبیر اسفیدیل سی یعنی خوب پاک کر گناہوں
 سی یا الہی ہو ڈال گناہ میری ساتھ بانی اور رب و اولوں کی روایت کی یہ بخاری و مسلم فی **ف** اخیر کی جلد سی مراد یہی کہ پاک کر تجھ
 گناہوں سی ساتھ طرح طرح کی بخششوں کی ہر جان مبالغہ منظر ہی بخشش میں ان چیزوں سی دہونا حقیقت نہیں مراد ہی **و عن**
 عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ
 وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّهِ فَطَرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ خَلَقَ خَلْقًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمَشْرُوكِينَ إِنْ صَلَوَتِي وَنَشْكِي
 وَفَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَثَرَتِ لَكَ وَبَدَلَتْ أُمُورُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ الْكَامِلُ
 الْأَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَدْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ
 الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا تَصْرِفْ
 عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ كُنْتُ لَكَ عَبْدًا وَسَعْدَانِيكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا إِلَيْكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ
 وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ قَوْلَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعَتْ وَبِكَ أَمْنْتُ وَلَكَ اسَلَّمْتُ خَشَعْتُ
 لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَهَمِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَهُ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلَادَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلَادَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمْنْتُ وَلَكَ
 اسَلَّمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّهِ فِي خَلْقِهِ وَصَوْرَةٍ وَشَوْقَ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ
 يَكُونُ مِنَ الْآخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ الشَّهَادَةِ وَالسَّلَامِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ
 وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِلشَّافِعِيِّ وَالشَّرْكَسِيِّ إِلَيْكَ وَالْمُهْدِيُّ مِنْ هَدَيْتِ أَنَا إِلَيْكَ وَإِلَيْكَ لَا مَبْجَا أَمْلِكُ
 وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ تَبَارَكَ **ك** اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت
 کہ کبھی ہوتی طرف نماز کی اور ایک روایت میں یہی کہ نبی جب وقت کہ شروع کرتی نماز اللہ کبھی ہر کبھی متوجہ کیا یعنی مونہہ اپنا او
 او کی کہ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو در حالیکہ متوجہ ہونیوالا ہوں طرف حق کی اور نیز ارجہوں دین باطل سی اور زمین میں شرکاب
 کہ نبیوں سی تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطی اللہ ہی کی ہی کہ پروردگار ہی عالموں کا زمین
 کوئی شرکاب و سکا اور ساتھ ہی حکم کیا گیا ہوں میں دین ہوں سامانوں ہی الہی تو بادشاہی زمین کوئی معبود و مگر تو ہی پروردگار و کاسر
 اور میں بندہ تیرا ہوں ظلم کیا میں فضل تیری پر اور اقرار کیا میں ساتھ گناہ اپنی کی عیسیٰ اور توئی نہ مایا ہی ہی کہ جو بندہ اسے

گناہوں کا اقرار کرنا جو آدمی میری درگاہ میں بختون میں دسکو پس بخش واسطی میری گناہ میری ساری سلی کی نہیں بخشنا گناہوں کو مگر تو اور
 راہ دکھا تجھ کو واسطی بہترین خلایق کی راہ نہیں کہتا تو واسطی بہترین خلایق کی کوئی گناہ تو اوپر میری خلایق بد نہیں میری خلایق خلایق
 بد مگر تو حاضر ہوں خدمت تیرے میں اور حکم بحالانی تیرے میں درخیر تمام بیچہ تیرے کی ہی اور جرائی نہیں نسبت کی جانبی طرف تیرے میں قائم
 ہوں ساتھ فوت تیرے کی و رجوع تیرے طرف رکھتا ہوں بابرکت ہی تو اور بلند ہی تو یعنی عقل کی کی کنذات اور صفات تیرے کو نہیں
 پہنچتی بخشش مانگتا ہوں بخشی و توبہ کرنا ہوں طرف تیرے اور حقیقت رکوع کرتی حضرت کہتی یا الہی واسطی تیرے رکوع کیا میں
 اور ساتھ تیری ایمان لایا میں درواسطی تیری سلام لایا میں عاجزی کی واسطی تیری شوالی میری فی اور دنیا فی میری فی اور گودی
 میری فی اور دبی میری فی اور چٹی میری فی پس حقیقت کہ اوہائی سراپا کہتی یا الہی امی رب ہماری تیری ہی لہی حد ہی آسمان بہر
 اور زمین بہر اور بقدر بہر الی اوچیز کی کہ درمیان کی ہی اور بہر الی اوچیز کی کہ چاہی تو کسی چیز سی پیدا کرنا بعد اسکی یعنی بعد آسمان و زمین
 وغیرہ کی اور معدوم چیزین جو پیدا کرنی چاہی و حقیقت کہ سجدہ کرتی کہتی یا الہی تیری ہی لہی سجدہ کیا میں اور ساتھ تیری ایمان لایا
 میں و تیری ہی لہی سلام لایا میں سجدہ کیا میں میری فی واسطی و سکی کہ پیدا کیا اسکو اور صورت دے دے و سکو اور کھولی کان و سکی اور نگہیں
 اسکی بہت بابرکت ہی صدنیک ترین پیدا کرنا الہی بہر الی آخر اوچیز کی کہ کہتی درمیان الخیات و سلام کی یہ دعا یا الہی بخش میری گناہ
 کہ لگی کی مینی اور چھپی کی مینی اور جو پوشیدہ کی مینی اور جو ظاہر کی مینی اور جو کہ زیادتی کی مینی یعنی اعمال میں و خرچ کرنی مال میں و روہ
 گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی اوکو بخشی تو ہی اگی کرنا الا جسکو چاہی بند و اپنی سی قدر اور عزت میں و تو ہی چھپی والی و الا جسکو چاہی
 نہیں کوئی معبود مگر تو روایت کی یہ سلم فی اور بیچ روایت شافعی کے بعد لفظ فی دیکھ کی یون یا ہی و رشتہ منسوب نہیں طرف تیری اور بہر
 کیا کیا وہی کہ سکون است کیا تو فی میں قائم ہوں ساتھ فوت تیرے کی و رجوع طرف تیرے رکھتا ہوں نہیں نجات تجھی و نہیں پناہ مگر
 طرف تیری بابرکت ہی تو فہم نہیں نسبت کی جانبی طرف تیرے یعنی ازراہ ادب و تعظیم کی اگرچہ سب تیرے ہی پیدا میں سی ہی
 اور حقیقت میں یہ پیدا کرنی کی برائی نہیں ہی کہ حق سبحانہ کو ہر چیز کی پیدا کرنی میں ممکن میں برائی اگر ہی تو مخلوقات میں ہی جسکے
 فرما میں شر اخل یعنی پناہ مانگتا ہوں برائی مخلوق کی سی و بعضی کہتی ہیں کہ سنی الشریس ایک کی یہ میں کہ شر نہیں نزدیک کرنا الی
 طرف تیری کہ اس سی تیری درگاہ میں نزدیک کی حاصل کیا وہی یا شر نہیں چڑہنی طرف تیرے یعنی مقبول نہیں ہو جسکے فرما یا الہی صل علی کل
 الطیب یعنی اسکی طرف چڑہنی میں یا میں پاکیزہ + ح + و عن انیس ان رجلاً جاء فدخل الصف فحفره النفس فقال
 اللہ اکبر الحمد للہ حمد کثیراً کتباً مبارکاً فیہ فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ قال ائیکم المسکون
 بالکلمات فارسم القوم فقال ائیکم المسکون بالکلمات فارسم القوم فقال ائیکم المسکون بہا فانہ لم یقل یا ساء
 فقال رجل حیث وقد حفر فی النفس فقلتها فقال لقد رایت اثنی عشر ملکاً یبتدرونہا ایھم
 یزفھما سواہ منسلک اور روایت ہی انس سی یہ کہ آیا ایک شخص پس اخل ہوا صف میں و تحقیق چڑہتا اسکا دم پس کہا
 اس بہت برا ہی سب تعریف واسطی اسکی تعریف بہت پاکیزہ برکت کی لگی او میں پس جب اسکا چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں
 کہا کہ تم میں سی کہنی والا ہوتا ان کلموں کو پس جب ہی قوم یعنی جو کہ حاضر ہی لجان اسکی کہ شاید یہی خطا ہوئی کہ اسکی سبب خطاب
 اسکا کہ گئی یہ فرمایا حضرت فی کون ہما تم میں سی کہنی الا ان کلموں کو پس جب ہی قوم یہ فرمایا حضرت فی کون ہما تم میں سی کہنی والا ان

کلموں کو پس تحقیق اوسنی نہیں کہی قباحت کی بات پر کیا ایک شخص نے کہا کیا بتا میں اور تحقیق چڑھ گیا بتا دم میرا پس کہی مینی یہ کلمات پس فرمایا
 حضرت فی تحقیق دیکھی مینی بارہ فرشتی جلدی کرتی تھی ان کلموں کو کو کونسا اونہیں ہی دہا کر لیا جوی و کون مینی جنابا ہی مین روایت کے
 یہ سلم فی ف اوس شخص نے جو ذکر دم چڑھنی کا کیا بیان واقع تھا ایچ کہنی ان کلمات کی و رذر کر نیکی اوس سے داخل نہیں کہتا + ح +
الفصل الثانی مصلحہ عن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ قال
 سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَمَرْوَاهُ
 ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَاسِرَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ
 فِيهِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ رَوَيْتُ هِيَ عَائِشَةُ كَقَبَاتِ رَسُولِ خَدِصَلَّى اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ شروع کرتی تھان کہتی پاک ہی تو
 یا الہی اور پاک ہی بیان کرتی مین ہم ساتھ تعریف تیر کی اور بار بکت ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری و نہین کوئی معبود سوا تیری روایت
 کی یہ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ کی ابن ماجہ ابی سعید کی اور کبار ترمذی فی یہ حدیث نہیں جانتی ہم اسکو مگر روایت حاشہ
 کے سی اور تحقیق کلام کیا گیا ہی یہ اسکی بسبب اسکی ف طیبی رحمہ شافعی فی کہاہی کہ یہ حدیث حسن مشہور ہی محل کیا ہی خلفا
 راشدین سی عمر بن خطابؓ اور یہ حدیث سلم مین ہی ہی نہی اور بہت سی تقریر اس حدیث کی تقویت مین کی ہی جو جا ہی و مین دیکھ
 لے **وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَوةً قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ**
كَبِيرًا اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً
وَأَصِيلًا كَلْنَا أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ وَنَفْسِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ
لَمْ يَذْكُرْ الْحَمْدَ لِلَّهِ كَثِيرًا وَذَكَرَنِي آخِرَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَقَالَ عُمَرُ نَفْسُهُ الْكَبِيرُ وَنَفْسُهُ
التَّوَعُّدُ وَهَنُهُ الْمَوْتَةُ اور روایت ہی جیر بن مطعم سی تحقیق اونہوں فی دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر
 نماز کہتی تھی یعنی بعد تکبیر تحریر کی اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی اور تعریف ہی واسطی اللہ
 بہت اور تعریف ہی واسطی اللہ کی بہت اور تعریف ہی واسطی اللہ کی بہت اور پاک ہی بیان کرنا ہوں اللہ کی صبح اور شام یعنی ہمیشہ
 تین بار یعنی سبحان اللہ بکرۃ و اصیلۃ کو ہی تین بار پڑھتی مثل پہلی کلمات کی پناہ مانگتا ہوں تہہ اللہ کی شیطان سی تکبر اسکی سی اور شعرون
 اسکی سی اور وسوسہ اسکی سی روایت کی یہ بودا و داو ابن ماجہ فی گراہن ماجہ فی نہیں کر کہا لفظ و الحمد لکثیرا کا اور ذکر کیا ہی
 آخر اسکی مین شیطان ارحیم اور کہا حضرت عمرؓ لغز شیطان کا کہ ہی اور امت اسکا ہمیشہ مین و ہمراہ اسکا جنون **ف** مراد لغز
 شیطان سی تکبر اور خود پسندی ہی کا و مین آدمی کو ڈالتا ہی یہی تکبر کروانا ہی و اسکو اسکی نظر مین چا کر کر دیکھتا ہی گویا کہ تکبر
 او مین ہونکتا ہی و مراد لغز سی کہ مینی دم کر نیکی ہی سحر کہاہی کہ شیطان آدمی پر کرتا ہی یا اوس سی کروانا ہی و یہ معنی
 مناسب مین ساتھ قول اللہ تعالیٰ کی ومن شر الغفائات فی العقد کہ مراد غفائات سی عورتیں سحر کر نیوالیاں مین و بعضون فی کہا کہ
 مراد لغز سی شعر بعضون مین کی آدمی کی جہنم اتاہی اور اسکی منہ سی نکھوتا ہی مانند برسی ممترون کی اور ان شعرون کے
 کہ جنہیں چھو مسلمانوں کی اور الفاظ کفر و فسق کی ہوں و مراد ہمراہی غیبت و طعن کرنا اور بعضون فی کہا کہ مراد ہمراہی شیطان و
 اسکا مراد ہی جیسے کہ ہزارت سی س آیت مین عوذ یک من ہزات شیطان سوی و کی مراد کہی مین پس یہ معانی جب مراد ہوں

کہ مضمون کی تائید میں حدیث میں حضرت عمرؓ کی ثابت ہونے اور قول کسی آدمی کا ہوا اور اگر تفسیر کسی حضرت عمرؓ کی صحت پہنچی گی تو مراد
 نسخہ ہونے کی بنا اور کتبہ س ۳۰ + **وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّكَ حَفِظْتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَكْتَنِي سَكَنَةً إِذَا أَقْبَرْتُ مِنْ قَوَائِدَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ
فَصَلِّ قَدْ أَتَى بَنِي كَعْبَةَ وَأَهْلَ الْبُؤْدُودِ وَدَوَّعَ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَ مَاجَةَ وَالْأَنْصَارَ
 یا دہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتی یعنی حبیب ہنا الب حبیب ہنا حبوت کہ لمیر تحریر یہ کہہ چکی اور دوسرا حبیب ہنا حبوت
 کہ فارغ ہوئی پڑھنی غیر المغضوب علیہم والضاہلین کیسے ہیں سچا کیا اسکو ابی بن کعبؓ روایت کی یہاں بودا و دنی اور روایت کی ترمذی اور
 ابن ماجہ اور داری فی مانند اسکی **ف** پہلی سکتی سی مراد نہ بکار کر پڑنا ہی ہیں ہفت علیہ ہی در بیان سب علما کی اسلی پڑھنی غایت
 کے اور سکتہ دوسرا سنت ہی نزدیک شافعی کے نام تقدس ہو اور فائزہ پڑھنے و بشارت امام کی مانتہ لازم نہ آدمی کہ وہ ممنوع ہی اور مذہب حنفیہ
 اور مالکیہ میں یہ سکتہ مکرر وہی **۳۰ + وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَضَّ مِنْ الرَّغْوِ**
الْثَّانِيَةِ اسْتَقَمَّ الْفَرَاةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَمْ يَكُنْ كَتُّ هَكَذَا فِي صَغِيرٍ مُسْلِمٍ وَذَكَرَ الْحَمْدُ
فِي أَفْوَادِهِ وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُسْلِمٍ وَحَدَّثَهُ اور روایت ہی بی مرید ہی کہا ہی رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم حبوت کہ کبریٰ ہوئی دوسری رکعت پڑھ کر شروع کرانی پڑھنا احمد مد رب العالمین کا اور یہ حبیب ہتی ہی طحس
 سیچم سلام ہیں اور ذکر کیا اسکو میدنی فی بیچ کتاب فرادہ ہی کی اور اسی طرح ذکر کیا جامع الاصول دالی فی فقط مسلم ہی **ف** یعنی حبیب
 دو رکعت کی بعد دوسرا شفعہ شروع ہوا تو تھلہ تو ہم پڑھنی استنحاک کی ہی سلیسی بیان کیا کہ حبیب دوسرا شفعہ شروع کرنی تو سکتہ واسلی پڑھنی
 دعائی افتتاح کی نہ کرنی بلکہ احمد مد ربی شروع کردیتی اور یہی ہی حمال ہی کہ معنی یہ ہون کہ جب کبریٰ ہوئی واسلی رکعت دوسر کی شروع
 کرنی پڑھنا احمد کا **۳۰ + س الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي تَفْسِيرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَقَمَّ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِحَسَنِ الْأَعْمَالِ
وَأَحْسَنِ الْإِحْلَاقِ لَا يَهْدِنِي لِحَسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَفِينِي سَيِّئُ الْأَعْمَالِ وَسَيِّئُ الْإِحْلَاقِ
 کہتی ہیں کہ تھی محبت نماز میری و عبادہ میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسلی اللہ پروردگار عالموں کی ہی نہیں کوئی شریک اسکا اور
 ساتھ اسکی حکم کیا گیا ہون میں و میں ہوں اول مسلمانوں کا یا الہی اہ و کہا مجکو واسلی بہترین اعمال کی اور بہترین خالقوں کی نہیں اہ و کہا
 واسلی بہترین اعمال اخلاق کی مگر تو بجا مجکو بری علموں ہی اور بری خالقوں سی نہیں بچاتا بری علموں اور بری خالقوں سی مگر تو روایت
 کے یہ فسانہ ہی **ف** میں ہوں اول مسلمانوں کا لکھا ہی علما ہی کہ یہ بات خاص حضرت ہی کی یسی ہی کہ اول سب ہی اسلام
 اور نہیں کا ہی کیونکہ ہر پیغمبر سابق ہوتا ہی اسلام میں اپنی امت پر اور قرآن میں حضرت کو حکم ہوا ہی کہ یوں کہیں دوسو ہی حضرت کی اور
 پر یہ بات درست نہیں آتی جہت لازم آتا ہی پس بعضوں فی کہا ہی کہ نماز اس سی فاسد ہوئی ہی لیکن صحیح یہ ہے کہ اگر قصد تلاوت
 آیہ قرآنی کا کری نہ خبر دنیا حالت اپنی سی تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور کہتا ہی بندہ ضعیف کہ اگر اس جملہ کو خبر یہ مراد کہ ہیں

اور مقصود انشا ہے تہذیب ایمان و اسلام سی اور ظاہر کرنا اطاعت کا ہو ایک وجہ کہ تہذیبی جیسے کہ تا بعد از بادشاہوں کی وقت اور تہذیبی حکم کی کہتے ہیں جو حکم ہوا اور پہلی جو فرمان برداری کرو گے مین ہونگا مقصود ظاہر کرنا اور انشا غیبت و اطاعت کا ہی واسطہ علم ۴۰ ح ۴۰
وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي نَظَّوْهُمَا قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَجَهْتُهُ وَجَبِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَذَكَرَ الْحَدِيثُ مِثْلَ حَدِيثِ جَابِرٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ شَرُّ
 بَقَرَةُ أَرْوَاهُ الشَّكَاكِيُّ اور روایت ہی محمد بن مسلمہ سی کہہ عقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ کہی ہوئی بڑی ہی نفل کہی ہوئی ہے تہذیب تہذیب کی مین مینہ ایسا دسلی او سکی کہ پیداکسی آسمان اور زمین در حالیکہ مین تو حید کر نیوالا ہوں اور زمین مین مشرکوں کو اور ذکر کی حدیث مانند حدیث جابر کی کہ کہی کہ محمد بن و انامن المسلمین یعنی اور جابر بنی دانا اول المسلمین کہا تھا یہ کہا یا الہی تو ہی بادشاہ ہے نہیں کوئی عبود مگر تو پاک ہی تو اور تعریف ہی تجکو پیر پڑہتی قراءۃ یعنی بعد از دو سجدہ کی روایت کی یہ نسانی بنی **بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ** باب قراءۃ کا بیچ نماز کی قراءۃ نماز مین نزدیک سب ملا کی فرض ہے نزدیک شافعی کی ساری نماز مین و نزدیک مالک کی تین رکعت مین باعتبار اکثر حکم اکل کی اور ہماری نزدیک دو رکعت مین اور مذہب امام احمد کا بیچ قول مشہور کی موافق شافعی کی ہی اور ایک روایت مین موافق ہماری اور نزدیک سن بصری اور زفر کی ایک رکعت مین فرض ہی ۴۰ ح ۴۰

الفصل الأول في فضل عبادته بن الصواميت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلوة لمن لم يقرأ بها تحية الكتاب متفق عليه وفي رواية لمسلم لمن لم يقرأ بآية الفاتحة
فَصَاعِدًا اور روایت ہی عبادۃ بن صامیت سی کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین نہیں ہوئی نماز پوری اوس شخص کے کہ نہ پڑھی احمد روایت کی یہ بخاری اور مسلم بنی اور ایک روایت سام کی مین یون ہی کہ نہیں ہی نماز او سکی کہ نہ پڑھی احمد اور زیادہ اور **ف** یعنی احمد اور ساتھ اسکی کچھ اور ہی پڑھنا ضروری سند پکڑتی ساتھ اس حدیث کی امام شافعی بنی اور احمد بنی بیچ ایک روایت کے اور فرضیت پڑہنی فاتحہ کی نماز مین ایسی کہ نفس کی نماز کی اوس سی کہ فاتحہ نہ پڑھی اور نزدیک ہماری نفی کمال کی ہی یعنی بغیر اسکی نماز پوری نہیں ہوئی دلیل ہماری قول اللہ تعالیٰ کا ہی فاتحہ اور امانتیر مین القرآن مین پڑھو جو کہ آسان ہو قرآن سی اور حضرت بنی ہی ایک عابی کو فرمایا و اقرأ ما تيسر من القرآن یعنی پڑھو جو کہ آسان ہو ساتھ تیری قرآن سی پس فرض کرنا بغیر اسکی روا نہ ہو پڑھنا ایک آیت یا تیرنی یہ کا ہی قرآن سی خواہ فاتحہ ہو یا سوا او سکی اور کچھ اور پڑھنا فاتحہ کا واجب ہی کہ نماز بغیر او سکی ناقص ہوتی ہی ۴۰ ح ۴۰

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِآيَةِ الْقُرْآنِ فَهُوَ خَدَاجٌ نَلَّكَ غَيْرُ تَمَامٍ فَعَيْلٌ لَا بِي هُرَيْرَةَ إِنْ تَأْتِيكَ وَكَرَأَ الْإِمَامُ قَالَ أَوْ بِهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى حَمْدِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَثْنَى عَشَرَ عَبْدِي وَإِذَا قَالَ مَلِكُ يَوْمَ الدِّينِ قَالَ تَحْمَدِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ إِيَّاكَ تَعْبُدُ وَإِيَّاكَ تَسْتَعِينُ قَالَ هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ أَهْلُ نَا الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ
 یم ص ۱ ط

الَّذِينَ نَعَّمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ هَذَا الْعَبْدُ وَلَعَبْدِي قَالَسَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑھے اور پڑھے دس بار سبحان اللہ نماز ناقص ہے کہا
 اسکو تین بار زمین پر سے ہوتی ہے کہا گیا واسطی ابو ہریرہ کی تحقیق ہوتی ہیں ہم جی امام کی یعنی جیسے پڑھیں کہا وہ ہونے لگی پڑھ تو اسکو
 آیت سے اس طرح کہ آیت سنی سنی کہ سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتی تھی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تقسیم کی مینی نماز درمیان اپنی
 اور درمیان بندی ہے اپنی کی اور ہونے دو یعنی حمد ثنا میری میری اور دعا بندی کی میری اور واسطی بندی میری کی ہے جو مانگی ہیں جیسے کہتا
 ہے بندہ اللہ رب العالمین فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تعریف کی میری بندگی میری اور حقیقت کہتا ہے بندہ الرحمن الرحیم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
 شاکر ہے بندگی میری فی اور حقیقت کہتا ہے بندہ مالک یوم الدین فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تعظیم کی میری بندگی میری اور حقیقت کہتا
 ہے بندہ مالک عبید وایک نشعین فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یہ درمیان میری اور درمیان بندی میری کی ہے یعنی عبادۃ اللہ کی میری ہے وید
 مانگی بندگی کی میری ہے اور واسطی بندی میری کی ہے جو مانگی یعنی مدد اسکی کرتا ہوں اور حقیقت کہتا ہے بندہ ابدنا الصراط المستقیم صراط
 الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم الضالین فرماتا ہے اللہ تعالیٰ بندگی میری کی اور واسطی بندی میری کی جو مانگی روایت کی نہیں مسلم نے
ف تقسیم کی مینی نماز مرد نماز تہتان سورہ فاتحہ ہے وچ جی لیل کپڑی ابو ہریرہ کی ساتھ اس حدیث کی واسطی پڑھنی فاتحہ کی مقتد کو
 یعنی جب فضیلت فاتحہ کی ایسی ہی توفیر ہو پڑھنا اسکا نمازین اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کی سات آیتیں ہیں ترخ الخالص
 کی شانیں یعنی مالک یوم الدین تک وراکب یہ یعنی ایک عبید وایک نشعین مشرک ہے درمیان بندی اور خدا کی ادب سے یہ میں جی ایک عبید میں قرار کو
 عبادۃ کا ہے وادب سے یہ میں یعنی ایک نشعین میں طلب حاجت ہے بندی کی اور میں حج اسکی بعد میں میں خاص عابد کی ہے اللہ تعالیٰ اسکی
 یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ بسلۃ افضل فاتحہ کی اور جزا اسکا نہیں جیسے کہ مذہب اسکی کیونکہ اگر داخل اسکی گنیں تو آیت تین ہوتی ہیں میر
 یہ تقسیم صحیح نہیں ہونگی ایک طرف ساوی چار ہونگی ایک طرف ساوی تین ہونگی وہ کہاں رہا اور اس پر ہی دلالت کرتی ہے کہ آیت سات آیتوں میں
 ہے صراط الذین انعمت علیہم ہے **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَقْرَأُ بِأَلْفِ لُحْنٍ
 لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر ہی شروع کرتی
 نماز ساتھ اللہ رب العالمین کہ روایت کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد کی پہلی بسم اللہ پڑھتی تھی لیکن
 پڑھنا اسکا متفق علیہ ہے کہ اسکو خلفا و میں نہیں اور اور حدیثوں سے پڑھنا اسکا ثابت ہوا ہے خواہ بسلۃ کو جزا فاتحہ کا کہیں جیسے کہ شافعی
 کہتی ہیں یا جزا کہیں جیسے کہ حنفی کہتی ہیں یا شافعی تاویل کرتی ہیں حدیث کی کہ مراد احمد رب العالمین سے سورہ فاتحہ ہی جیسے کہ
 کہتی ہیں کہ الم پڑھے اور سورہ بقرہ مراد ہوتی ہے پہلے اس شی نکلا کہ بسلۃ پڑھتی تھی ورم کہہتی ہیں کہ مراد لغوی جہر کی ہے کہ بسلۃ بجا کر
 نہ پڑھتی تھی لغوی مطلق پڑھنی کی نہیں کیونکہ ثابت ہوا ہے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خلفا و راشدین سے اور اصحاب رضوان
 اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کہ بجا کر نہیں پڑھتی تھی بسم اللہ کو اگرچہ نماز جہر ہوئی اور شیخ ابن ہمام نے بعضی حفاظ سے یعنی جنکو بہت حدیثیں
 یاد ہوتی ہیں نقل کیا ہے کہ کوئی حدیث ثابت نہیں ہوتی ہے کہ صریح ہو جو جہر کرنی بسلۃ کی مگر اسکی اسناد میں کلام ہی انتہی وکتبی ہے صحابہ
 اور تابعین اور راجع تا بعد میں غیر ہم سے ان گنت منقول ہے کہ جہر نہیں کرتی تھی اور احیاناً اگر بعضوں سے جہر روایت کیا گیا ہے تو
 واسطی تعلیم کی ہوتا یا بسبب کمال قرب کی مقتدیوں نے سنا اور ترجمہ ہی دو باب لکھی ہیں ایک میں حدیثیں جہر کرنی بسلۃ کے

مقتدی کی برابر ہوئی اور پس گو اللہ ربنا کلمحمد اور ایک دایت میں ربنا وکلمحمد ساتھ دو ایک ہی آیا ہی اور ایک روایت میں اللہ ربنا وکلمحمد ہی اور اس حدیث میں دلیل ہی ابوحنیفہ کی یہی کہ وہ کہتی ہیں امام معتمد بن حمد کہی اور مقتدی ربنا اور امام شافعی کی نزدیک دونوں کہنے کی امام ہی اور مقتدی ہی اور نزدیک صاحبین کے امام ہی دونوں کی مثل منفرد کی اور امام ابوحنیفہ ہی ایک روایت میں اسطر میں لیکن بنا چیکا کہی اور ایسا نازی دونوں کہی بالاتفاق اور کثافت کا ایک پر ہی جائز ہی اور ظاہر یہی کہ کثافت بنا پر کری اور معتمد ہی ہوئی کہی اور بنا حالت قیام میں اور اخیر حدیث کا دلیل ہی امام ابوحنیفہ کی یہی کہ مقتدی امام کی چچی کچھ نہ پڑی چیکا کہہ رہی نماز یہی ہو یا سری نہ **وَعَنْ** ابی قتادة قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْوُكُوعَيْنِ الْأُولَى وَالْآخِرَتَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ كُسْبَعًا الْأَيَّةَ أَحَبَّاءَ وَهُوَ طَوَّلُ فِي الْوُكُوعَيْنِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الْوُكُوعَيْنِ الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي الظُّهْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی بی قتاد ہی کہ کہانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑتی ظہر میں پہلی وکعت کی سورہ فاتحہ اور دوسری یعنی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ پڑھتی اور دو رکعتوں پہلی میں سورہ فاتحہ فقط اور ثانی ہکواتی کہی اور دراز کرنی قرآن پہلی رکعت میں اور قدر کہ دراز کرنی دوسرے رکعت میں اور اسی طرح عصر میں کرنی اور اسطر حسی صحیح میں روایت کی یہ بخاری و مسلم فی ف ظاہر یہی کہ یہ سنانا آیت کا قسدا بتا مالوگ جائز ہے بعد فاتحہ کی سورہ پڑھتی ہیں یا فلامانی سورہ پڑھتی ہیں اور تختیس ظہر کی اتفاقی ہی اور پہلی رکعت میں پڑھتی ہیں امامون کی مذہب میں ہی سب زون میں و مذہب امام محمد کا ہی ہی ہی ظہر اور عصر اور صبح میں حدیث سی ثابت کیا ہی اور مغرب و عشاء کو قیاس نہ کیا ہی اور عبد الزواق پہا آخر اس حدیث کی آیا ہی کہ ہم گمان کرتی ہیں کہ قصود آنحضرت کا اس نماز پڑھتی ہی یہ تھا کہ لوگ پہلی رکعت باوین و را بود او و اور ابن خزیمہ ہی ایسا ہی روایت کیا ہی اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف کی یہ مخصوص ساتھ ناز فجر کی ہی کہ وقت نیند او غفلت کا ہی الا دونوں کعتیں پہا اختلاف قرآن کی برابر ہیں میں مقدار میں ہی برابر ہوں چنانچہ ایک حدیث میں بیان اسکا آیا ہی کہ حضرت ہر رکعت میں بعد قیاس آیت کی پڑھتی اور قاز پڑھنا جو اس حدیث میں آیا ہی محمول ہی ہر کوعا استغفار اور اعود اور اللہ صبر جڑھتی ہی و زمین تیون سی کم زیادتی ہوئی ہی اور خلاصہ میں کہا ہی کہ قول امام محمد کا حسب ہی امینی اچھا ہی کذا فی شرح ابن الہمام ج ۴ :- **وَعَنْ** ابی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْضَرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحُزْنَا قِيَامَهُ فِي الْوُكُوعَيْنِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ قَدْ رَوَاهُ الْعَمَّةُ تَبْرُكُ السَّجْدَةِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْ تَلَّاهُمَا آيَةً وَحُزْنَا قِيَامَهُ فِي الْآخِرَتَيْنِ قَدْ رَأَيْنَا عَلَى النَّصِيفِ مِنْ ذَلِكَ وَحُزْنَا فِي الْوُكُوعَيْنِ الْأُولَى وَكَانَ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قِيَامِهِ فِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النَّصِيفِ مِنْ ذَلِكَ وَرَأَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بی سعید خدری ہی کہ کہانی ہم اندازہ کرتی کہی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر میں و عصر میں یہ اندازہ کرتی ہم کہی ہوئی حضرت کلچ دو رکعتوں پہلی کی ظہر میں مقدار پڑھتی التمزیل السجدة کی اور ایک روایت میں یون ہی کہ پڑھتی ہی ہر رکعت میں بعد قیاس تیون کی اور اندازہ کیا ہم کہی رتبی آنحضرت کا بچل دو رکعتوں میں مقدار آدہی کی اس سے اور اندازہ کیا ہم کہی رتبی آنحضرت کا بچل دو رکعتوں کے نماز عصری اور مقدار کہی ہوئی انوکلی بچل دو رکعتوں میں ظہر ہی اور یہ بچل دو رکعتوں کی عصری اور مقدار آدہی اور سبکی روایت کی یہ مسلم فی ف مقدار پڑھتی التمزیل السجدة کی یعنی دونوں رکعتوں میں مقدار پڑھتی ہی یا ہر رکعت میں اور ختم

معنون کی موافق ہی روایت آئندہ کہ بعد میں آیتوں کی پڑھنی تھی اسلیں کہ سورہ مذکور میں تیس آیتیں ہیں اور بر تقدیر معنون اول کی روایت کہ
 آئندہ مخالف ہونے ہی اس روایت کی و پچھلی دو رکعتوں میں مقدار آدھی کی اوست سے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہر کی اخیر کی دو رکعتوں میں ہی سورہ
 پڑھنی تھی مختصر پہلی سی قول جدید امام شافعی کا موافق اسکی ہی لیکن فتویٰ قول قدیم یہی کردہ موافق مذہب امام ابوحنیفہ کی ہی پس حل کیا
 جاوی گا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان جو از پر نہ سنت پر یعنی کہہی طرح پڑھتی تھی تا لوگ اسکا جائز ہونا معلوم کریں جانا جا ہی
 کہ سب امام قائل ہیں کہ اخیر کی دو رکعتوں میں اختصار کرنا سورہ فاتحہ پر سنت ہی اور ہماری نزدیک اگر تسبیح کہی یا سکوت کری تو ہی جائز ہی
 لیکن قراءۃ افضل ہی و نخعی اور ثوری اور تمام علماء کو فذکی اسپرین اور خطین کہای کہ اگر قصد اسکوت کری برا ہی واسطی مخالفت سنت
 کے اور پنج روایت حسن بن زیاد کی ابوحنیفہ سی آیای کہ قراءۃ اخیر کی رکعتوں میں واجب ہی اور ابن ابی شیبہ فی حضرت علی اور ابن مسعود سے
 روایت کیا ہی قراءۃ پڑھلی دونوں رکعتوں میں اور تسبیح کہہ اخیر کی دونوں میں کذا ذکر الشنہی اور یہی کہای کہ اگر اخیر کی دونوں رکعتوں میں سورہ
 فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھی سجدہ سہو کا واجب نہی تا جتنہر ہی ہی اسلیں کہ پڑھنا زنی سورہ فاتحہ کا اخیر کی رکعتوں میں سنت ہی اور ترک کرنا سہو
 کا واجب نہیں اور صحیح نزدیک احمد کی یہی کہ پڑھنا سورہ کا اخیر میں مکرر نہی کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یا ہی کہہی کہہی یادہ کرتی
 ہی سورہ فاتحہ پچھ دو رکعتوں اخیر کی لیکن مستحب ترک کرنا سورہ کا **و عن جابر بن سمرة قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
يقْرء فی الظہر باللیل اذا لغشی وفی روائے یسبح اسم ربک الاعلیٰ وفی العصر
بحمدک وفی الصبح اطول من ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرة سی کہای تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 پڑھتی ظہر میں الیل ذالغشی اور ایک روایت میں کہ پڑھتی سب اسم ربک الاعلیٰ اور عصر میں مانند اسکی اور صبح میں دراز اس سی روایت کی یہی سلم فی
ف بعض حدیثوں میں جو واقع ہوا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی تھی فلانی نماز میں فلانی سورہ اور بیان نہیں کیا کہ پہلی میں پڑھتی تھی
 یا دونوں میں یا ایک رکعت میں بلا تعین پہلی یا دوسری پس یہ عبارت ان سب احتمالات کو شامل ہی لیکن چھل کر نکلی اور پڑھنی ایک رکہ کی دونوں
 رکعت میں تکرار لازم آویکی یا بعض سورہ یعنی تہویٰ ایک میں پچھ تہویٰ ایک میں اور یہ دونوں بعید ہیں اگرچہ جائزین اسلیں کہ وقوع اسکا آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم ہی دہی و فقہانی لکبا ہی کہ پڑھنا تمام سورہ کا اگرچہ تہویٰ فاضل ہی پڑھنی بعض رکہ کی سی اگرچہ طویل و بیکھم سوار رکعت کی آیتیں سنم
 کرنا سار ہمینی میں افضل چھ سورہ پڑھنی سی و حل کرنا اور پڑھنی سب ایک رکعت کی خواہ اول ہو خواہ دوسری ظاہر ترین احتمالات کا ہی حسب
 عبارت اور سامنی بعضی اوقات فقہان کہہ کی سی کہ پڑھنا فقہانی تعین کہہ ہی ان فصل و اوساط فصل اور قصار فصل کے
 یہ معتبر ہی پہلی رکعت میں **و عن جابر بن مطعم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقر فی المغرب**
بالطور متفق علیہ اور روایت ہی جابر بن مطعم سی کہای سامنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتی تھی مغرب میں سورہ طور روایت
 کے یہ بخاری و مسلم ہی **و عن ام الفضل بنت الحارث قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
يقْرء فی المغرب لکرسلا عنہا متفق علیہ اور روایت ہی ام الفضل بنتی حارث کہی کہای سامنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کو کہ پڑھتی تھی مغرب میں سورہ مسلات عرفا روایت کی یہ بخاری و مسلم ہی **ف** یہ حدیثیں اور وہ حدیث کہ او میں یا ہی کہ حضرت نماز
 مغرب میں سورہ اعراف اور انفال و روحان پڑھتی تھی اور یہی ہی اور حدیثیں کہ مثل انکی واقع ہوئی ہیں دلالت کرتی ہیں اور پر نہ مقرر
 ہونی قراءۃ کی جیسکہ فقہانی لکبا ہی کہ طوال فصل فجر میں و ظہر میں و اوساط عصر و عشاء میں اور قصار مغرب میں پڑھی اسصلی اللہ علیہ وسلم

مہتاب کی یہ تعین قراءۃ کی جہی کہ حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ ابوموسیٰ ثمالی کو حکم کو فہ کی تھی لکھا اور میں نے یہ تفصیل لکھی تھی وہ یہ کہ
قراءۃ کا قراءۃ یا حاصل ہونے کا تھخصت حاصل امیر علیہ السلام کی زمانی میں قراءۃ کا پچھلے وقت اور قصر کی مختصات یہاں تک کہ احوال اوقات کے
اور یہ کہ حاجت کی بعد اس کے مقرر ہوا اور یہ نامہ حضرت عمر کی اور ضروری کہ اوکو کچھ دلیل و سماع حضرت سی بن ابی ہریرہ ہوگا اور شاید اکثر
اوقات حضرت سہر بن ہشام کی حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہی خلاف و سنی ہوگا غرض کہ یہی کہ فی ہی قول حضرت عمر کا دلیل ہو
میں من + وعن جابر قال کان معاذ بن جبل یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یأتی قیومۃ قومہ فصلی لیلاً
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم اتی قومہ فاکتمہم فاکتمہ سورۃ البقرۃ فانحرف رجل فسک
ثم صلی فحدۃ وانصرت فقالوا لہ انا فکت یافلان قال لا واللہ ولا یتین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فلا خیر لک فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یدرسون اللہ
انما اصحاب تواضع تعمل بالنہار وکان معاذ صلی معک العشاء ثم اتی قومہ فاکتمہ سورۃ
البقرۃ فاکتمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی معاذ وقال یا معاذ
افئان انت افکر والنسیر وضطہا الضعی واللیل اذا یغشی وسمی اسمہ مراد
الا علی مستفی علیہ اور روایت ہے جابر کی کہ تھی معاذ بن جبل نماز پڑھتی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں
امام ہوی بنی قوم کی اپنی زہری معاذ بن ابی ایوب صلی اللہ علیہ وسلم کی عشا کی یہاں بنی قوم میں ہر امام ہوی کی ہر شروع
کی سورہ بقرہ میں ہر ایک شخص نے اس میں سلام پیرہیہ نماز پڑھی اکیلی اور یہاں گیا میں کہا لوگوں نے اس کو کیا منافق ہو گیا تو امی فلا فی بعض
یہ فعل منافق نہ کیا تو امی فلا فی کہ جماعت سے نکلا اور کہا ان جو دلی نمازی کہا اوسنی نہیں منافق ہو امین قسم ہی کہ لی و البیہ
میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس میں کہا امی رسول خدا اسم و انت والی میں کہ با
کہ یہی میں ساتھ ہوئی یعنی دشمنوں و کہ یون میں تھی میں خست کرنی میں ہر دن کو اور یہی معاذ بن نماز پڑھی ساتھ ہی عشا کی ہر
امی قوم کی پاس میں شروع کی سورہ بقرہ میں نبی امین نے ہوا کہ دیکھا تھا ہوا تھا میں متوجہ ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف حاذق
میں بابا امی معاذ کیا فتنہ میں والہی والہی تو میں لوگوں سے باحت ہر و اگر دین میں خلل لو تا میں پڑھ و اشہد ضحیا اور الضحی اور دلیل
اذا انشی و سجد اسم رکب لاعلی روایت کی یہ بخاری و مسلم فی ف میں سلام پیرہیہ اگرچہ عمل سلام کا تھا لیکن و سنی جاہک نماز میں ساتھ
سلام کی مکمل تام شہیت ہو ساتھ تمام ہولی نماز کی اور ایک روایت میں بعد سجد اسم رکب لاعلی کی یہ سورہ میں ہی روایت کی گئی اذا السار
انفطرت و اذا السار الشفت اور برج او طارق او شافعیہ ان ساتھ سجدت کی دلیل کہ وہی ہی سپر کہ فرض پڑھنی والی کو اقتدا کرنا
نفل پڑھنی والی کا جائز ہی سببی کہ معاذ جو حضرت کی ساتھ نماز پڑھتی تھی فضل داہو جانا تھا میں نماز جو قوم کی ساتھ پڑھتی تھی نفل ہوتی
تھی اور قوم کی نماز فرض تھی میں معاذ کی اس فعل کی آنحضرت فی تقریر کی یعنی روا کہ ہاں لغزایا اور حنفیہ کی نزدیک یہ جائز نہیں
میں جو اہل شافعیہ کو حنفیہ سے کہیں کہ نبی اکبر ہی کہ نہیں مطلع ہوتا وہ کہوں لی مگر ساتھ خبر دینی نیست کرنی والی کی میں جائز ہی معاذ
حضرت کی ساتھ نماز نہایت نفل پڑھتی ہوں تا سیکھیں حضرت سی طریقہ نماز کا اور برکت و فضیلت حضرت کی نماز کی حاصل کرن
اور دفع کرن بنی نفس سے نہایت نفاق کی ہر پڑھتی ہوں قوم کی پاس و پڑھاتی ہوں و کو نماز فرض اسطی حاصل کرنی دونوں فضیلتوں

پس حمل کرنا اس پر اولیٰ ہی اسلمی کہ یہ سبکی نزدیک جائز ہی بخلاف پہلی بات کی و یہ حدیث ثلاث کرتی ہی سہرا امام کو سنت ہی تخفیف
کرتی نماز میں و رعایت کرتی ضعیفوں کی + ح + ع + و عن البراء قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی العشاء
والثین والزینون و ما سمعت احدا احسن صوتا منه متفق علیہ اور روایت ہی براہی کہ
کہا سنا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ پڑھتی ہی عنائت میں التین والزینون و نہیں ثانی کی یکوز بادہ خوش چھوڑت ہی روایت کی یہ
بخاری اور مسلم ہی ف یعنی دونوں کو تو میں ہی ایک کعت میں پڑھتی و دوسری میں و کہیہ + ح + و عن جابر بن سمرہ قال
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الفجر بق و القرآن المجید و نحوھا و كانت صلواتہ بعد تخفیف
رواہ مسلمہ اور روایت ہی جابر بن سمرہ ہی کہاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتی فجر میں سورۃ و القرآن المجید اور اتنا اور
اور ہی نماز حضرت کی چھی نماز فجر کی ہلکی روایت کی یہ مسلم ہی ف یعنی فجر کی نماز میں قراءۃ و راز پڑھتی اور اور زمین و س کے کلمہ
کہ وہ وقت قبولیت مارا اور برکت کا ہوتا ہی + ح + و عن عمرو بن حریث ہی کہ تھیں اونہوں ہی ثانی صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ پڑھتی نماز فجر میں الیل اذا مسح عنہ اذ لم یس کورت روایت کی یہ مسلم ہی و عن عبد اللہ بن السائب قال صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الضمیمۃ فاستغفرت سورۃ المؤمنین حتی جاء ذکر موسیٰ و هرون اذ ذکر عیسٰی اخذت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئلہ فکرم اور روایت ہی عبد اللہ اور روایت ہی عبد اللہ
بن سائب ہی کہ کہا نماز پڑھتی ہلکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی وقت فجر کی میں ہی باریت کہ کی پیش شروع کی سورہ مؤمنین یعنی قد
افلح المؤمنون یہاں تک آیا ذکر حضرت موسیٰ اور ہرون کا یا ذکر حضرت عیسیٰ کا و پیش آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہانی ہی پس کوع کیا روایت
کے یہ مسلم ہی ف ذکر حضرت موسیٰ اور حضرت ہرون کا اس آیت میں ہی ثم ارسلنا موسیٰ و اخاه ہارون و ذکر حضرت عیسیٰ کا اس
میں ہی جعلنا ابن مریم و امہ آیۃ او پیش آئی کہانی یعنی اونکی ذکر ہی رومی یہاں تک غالب ہی اونہی کہانی ہی پس سورۃ تمام نہر سبکی کو
رواہ + ح + و عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الفجر بقرآن مجید و بالتمیز فی الركعۃ الاولیٰ
و فی الركعۃ الثانیۃ ہل آتی علی الانسان متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی فجر کی نماز میں ان
جسے کہ الم تتریل پہلی کعت میں و دوسری کعت میں بل فی علی الانسان روایت کی یہ بخاری اور مسلم ہی ف شافعیہ کا عمل اس ہی
اور حنفیہ جو قراءۃ مقرر کر نیکی منع کیا ہی تو صورتیں کیسی کہ لوگ اسکو لازم اور واجب نہر پڑھیں و اسکی سوا اور کہیہ پڑھتی کو کر وہ جائز
اور اگر واسطی برکت حاصل کرنیکی سابتہ قراءۃ حضرت کی و اتباع سنت کی پڑھیں مضائقہ نہیں بشرطیکہ سوا اسکی اور ہی کہیہ کہیہ کہیہ
پڑھیں تا جاہل گمان نہ لجاوین کہ سوا اسکی جائز نہیں و دلیل حنفیہ کہیہ ہی کہ دوام اس عمل کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی
ثابت نہیں ہوا ہی بلکہ کہیہ کہیہ پڑھتی ہوئی پس کہیہ کہیہ پڑھنا برکت کی فضیلت ہی و صبح کی نماز میں سورہ سجدہ پڑھتی تو سجدہ نماز
کا ہی کری اگرچہ بعضی شافعیہ نے بعض اہل ام کی ہی ترک و سکا اولیٰ کہاہی لیکن حضرت علی ہی ہر اس + ح + و عن عبد اللہ بن
ابی سرفیع قال استخلف قرآن ابی ہریرۃ علی المدینۃ و خرج الی مکہ فصری لنا ابو ہریرۃ الجمعۃ فقرأ سورۃ
الجمعۃ فی السجدة الاولیٰ و فی الآخرۃ اذا جاءک المنفقون فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ بِكُمْ بِمَا بَوَّاهُمْ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عید النبی ابی رافع سی کہ کہا خلیفہ کیا مردان ابی ابوسریہ کو مدینہ پر اور نکلا
مردان ظن کہ کی پس ابی رافع ابی بکر ابوسریہ فی جمعہ کی پہنچ ہی سورہ جمعہ چیل رکعت میں اور دوسری رکعت میں سورہ اذکار
النافعون پس کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتی تھی یہ دونوں سو قین دن جمعہ کی یعنی نماز جمعہ میں روایت کی یہ مسلم
سے **وعن الثعلبی** بن شہیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی العیدین وفی الجمعة یسبح اسمہ ویتد
الاکملی وھل اشک حکایت الغاشیة قال واذ انختم العید والجمعة فی یوم واحد فقرأ بہما
فی الصلواتین رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انمان بن ایشہ سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی دونوں عیدوں میں اور جمعہ میں سب
اسم اکملی اور اہل کتاب حدیث الغاشیہ کہا انمان بن ایشہ سے کہ عید اور جمعہ ایک دن میں پڑھتی تھے دونوں سو قین نماز
میں نبی عید میں اور جمعہ میں روایت ہے مسلم بن ابی اسحق معلوم ہے کہ پڑھتا ان دونوں سورتوں کا ان نمازوں میں سخت کد ہی درجہ
سنت عامہ ہوا کہ سورہ نافعون نماز جمعہ میں ہمیشہ پڑھتی تھی نبی **وعن عکید اللہ** ان عمر بن الخطاب سأل
ابا و اقل لیستی ما کان یقرأ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاصلی والظہر فقال کان یقرأ
فیہما یوسف والفران المجید واقتربت الساعة رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عید النبی کہ تحقیق عمر بن الخطاب سے
ہو یا ابو اقلیشی کی کیا پڑھتی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید قرآن میں اور عید فطر میں پس کہا تھی پڑھتی ان دونوں میں سورۃ ق
والفران المجید اور قربت الساعة روایت کی یہ مسلم بن ابی اسحق معلوم ہے کہ حضرت عمرؓ کا اس پوجنی سی یہ تھا کہ حاضرین اسکو سنیں اور انکو
ذہن میں قرار کریں والا ابو جعفر سی کہ حضرت سی پڑھتی تھی اور حضرت ابی احوال احوال سی واقعت تھی نہ جانا انکا عید ہمارا ہے
وعن ابی ہریرۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی رکعتی الفجر قل یا ایہا الکفران
وقل هو اللہ احد رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی تھی یہ دو رکعتوں سنت
فجر کی قل یا ایہا الکفران اور قل هو اللہ احد روایت کی یہ مسلم بن ابی اسحق **وعن ابن عباس** قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقرأ فی رکعتی الفجر قولہ آمنا باللہ وما ازل الینا والینا فی ال عمر ان قل یا ایہا الکفران
نعالوا الی کلمۃ سوا ربکم ویکلموہ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی بن عباس سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے
بچ دونوں رکعتوں سنت فجر کی قولہ آمنا باللہ وما ازل الینا سورہ بقرہ میں ہی اور وہ آیت کہ سورہ آل عمران میں ہی قل یا ایہا الکفران
ال کلمۃ سوا ربکم روایت کی یہ مسلم بن ابی اسحق معلوم ہے کہ پڑھتا ان دونوں سورتوں کا ان نمازوں میں ہی پڑھتا تھا
اسحق و یعقوب الاسباط و ما و فی موسیٰ و عیسیٰ و ما و فی النبیون من ربہم لا فرق بین حدیثہم و نحن و مسلمون اور دوسری آیت آل عمران کہ
یون ہی قل یا ایہا الکفران ال کلمۃ سوا ربکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشکر بشیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقل
استبدوا باناسمکون ظاہر یہ ہی کہ کہی کہی یہ دو آیتیں پڑھتی تھیں اور قل یا ایہا الکفران پڑھتی تھیں اور اس سی یہ ہی معلوم
ہو کہ پڑھتا بعض سورہ کا خصوصاً سورہ کی درمیان میں سی کہ وہ نہیں **الفصل الثانی** فی فضل سورۃ عن ابی حنبلہ قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح صلوٰتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم رَوَاهُ الترمذی وقال ھذا
حدیثک لیس اسنادہ بذاك روایت ہے ابی بن عباس سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتی نماز نبی سالتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی

روایت کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث نہیں سنا دسکی ایسی یعنی قوی ف شمع کرتی نماز اپنی ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی یہی
بسم اللہ چکی ہی پڑھنی پیر قراءہ شروع کرتی تھیں کی اسلی لکانی تا بہت حد تک خالصت و برکی حدیثوں کی جو کہ شروع کرتی نماز ساتھ احمد صرب
العالمین کے اور میرک شاہ فی کہا ہی کہ اس حدیث کو جو ضعیف کہا اس میں نظر ہی بلکہ یہ حدیث حسن ہے اور سنا دسکی صحیح ہی ہے + وعن وائل
ابن محرز قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ أعزب المعضوب علیہم ولا الضالین فقال آمین مَدَّ بِصَوْتِهِ رَوَاهُ
الترمذی و أبو داود و الدارمی و ابن مکیہ و در روایت ہی وائل بن حجر ہی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھا بغیر المغضوب
علیہم ولا الضالین پر کہا امین دراز کی ساتھ سکی آواز اپنی روایت کی یہ ترمذی و ابو داود و دارمی و ابن ماجہ فی ف دراز کی ساتھ
اسکی آواز دراز کی آوازی بکا کر کہنا مرا وہی یا مکرنا الضالین کو جانا چاہی کہ امین کہنی بعد پڑھنی فاتحہ کی سنت ہی بالانفاق خود
منفرد ہو یا امام یا مقتدی اگرچہ امام امین کہی اور بکا کر کہنا اسکا سنت ہی امام شافعی اور امام احمد کی نزدیک و امام ابو حنیفہ کی نزدیک کچھ
و کہتی مین کہ حدیثین بکا کر کہنی کی جموں میں سپر کہ یہ حدیث امین بنا و اسلی تعلیم کی یہ جیکہ صحابہ کیلیں چکی کہنی لگی بنا چہ کہا امین ہام فی کہ روایت
کے احمد اور ابو جلی اور طبرانی اور حاکم فی حدیث شعیب کی اون فی اسل کی عاتقہ بن وائل سی و سنی اپنی باب سی کہ اوہی نماز
پڑھی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جیکہ پڑھنی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر کہی امین و چکی کہی اور پیر و کی ہی و ہون فی ابن
مسعود کہ وہ چکی کہتی ہی و حضرت عمری منقول ہی کہ کہا او ہون فی جازیز بن مین کہ امام اوسین و غازی اعوذ اور بسلا و بحانک اللہم و آمین
اور صلی عامین چکی پڑھنا ہی و اسلی قول اللہ تعالیٰ کی اور عوار کم تضرع و خفیہ یعنی دعا کر و اپنی رب سی گزارا کر و چکی اور شک نہیں ہی اس میں کہ امین
ہی پیش و بک عاتقہ راجع ہوا چکی کہنا و سکا اور امین قرآن ہی نہیں ہوا عاتقہ نہیں امین ہی جیکہ ہوا ساتھ و از قرآن کی حدیث نہیں حال ہوا
کہنا و کلا صحیف میں اللہ علم من ع + وعن ابن اُمیہ التمیمی قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات
لیلة فالتفتنا علی رجل قد اُخبر فی المسئلة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او حبب ان ختم
فقال رجل من القوم یا ای شیء یختم قال یا مین رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ابی زہیر میری کہ کہا
نکے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کرات پس ہم ایک شخص کہ تحقیق بہت بالغہ کرتا تھا سوال کر مین امین یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جواب
کیا اگر ختم کیا پس کہا ایک شخص فی قوم مین ہی ساتھ کچھ کی ختم کر ہی فرمایا حضرت فی ختم کر ہی ساتھ امین کی روایت کی یہ بودا و فی ف
واجب کیا یعنی سنت کو اپنی ہی یا حضرت کو یا قبولیت دعا کو اگر مہر کی یا تمام کیا دعا کو اور مینی اول مناسبت مین بحسب حدیث کی امین غائب
العالمین یعنی امین پھر عرب العالمین کرافات و لمبات دفع ہونی مین سبب کل حبیبکہ مہر ہی محفوظ رہنا ہی خطا اور مہر چکر اور پیر کر ہی مین
یہی یا ساتھ امین کی ختم کر ہی کہ ہوا نہر کی ہی اور تمام و کمال ہونی ہی ساتھ اسکی + + + وعن عائشة قالت ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلی المغرب بسورة الاعراف فوقفنا فی الركعتین رَوَاهُ الترمذی
اور روایت ہی عائشہ کی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز پڑھنی غزلی ساتھ سورہ الاعراف کی متفرق پڑھا اس سورہ کو دو دنوں
کہتوں مین روایت کی یہ نسائی فی ف حضرت مغرب مین قراءہ مختصر پڑھتی ہی اور بیان جواز کی ہی دراز قراءہ ہی پڑھی کہ جازیز
ہی ہی اور اس مین شک نہیں کہ وقت مغرب کچھ گناہی سکی کہتا ہی خصوصاً جیکہ شفق نام سفیدی کا ہوتا ہے + + + وعن عقیبہ
ابن عامر قال كنت باقود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نائمتہ فی السفر فقال لی یا عقیبہ

کی فلالی شخص سی کہا سلیمان فی نماز پڑھی مینی پچھی دکی یعنی فلالی کی میں ہی دراز کرتی پہلی دو رکعتیں ظہر کی اور ملکی کرتی تھی دو پچھلی اور ملکی کرتی تھی نماز عصر کو اور پڑھتی تھی مغرب میں سوڑتین چوٹی مفصل کی اور پڑھتی تھی عشاء میں پچھ کی سوڑتین مفصل اور پڑھتی تھی صبح میں لبنی سوڑتین مفصل کی روایت کی یہ سنائی فی اور روایت کی اس جہنی لفظ و یخفف العصر تک ف مراد فلالی شخص سی بعضوں فی کہا ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ بعضوں فی کہا ہی کہ کوئی اور شخص حال کہ تہامدینہ کا مروان کی طرف سی وہ مراد ہی اور نماز ظہر میں طوال مفصل پڑھتی نہ بیان کہیں بلکہ نفل کہا کہ دراز کرتی تھی و عصر میں ہی تخفیف کر کی اور یہ نہ کہا کہ قصار پڑھتی تھی یا واسطہ اور اب فقہا کا عمل اس پر کہ صبح اور ظہر میں طوال مفصل یعنی دراز سوڑتین مفصل کی پڑھتی ہیں و عصر اور عشاء میں واسطہ مفصل یعنی پچھ کی سوڑتین مفصل کی پڑھتی ہیں اور مغرب میں قصار مفصل یعنی چوٹی سوڑتین مفصل کی پڑھتی ہیں و مراد مفصل سی ہو بقول مشہور کی سوڑتین خیر قرآن کی ہیں سورہ جہرات سی خیرات مفصل و کوا سلیسی کہتی ہیں کہ معنی مفصل کی ہیں جدا ہونا پہلے ان سی سوڑتین چوٹی چوٹی میں کہ ایک دوسرے سے جدا ہیں بسبب اس میں پہلے اسم کی اور سوڑتین و میں میں قسم کی ہیں دراز اور پچھ کی درجہ کی اور چوٹی پس حجرات سی بروج تک جو سوڑتین میں و کوا طوال مفصل کہتی ہیں یعنی دراز مفصل کے اور بروج سی لم کہن تک واسطہ مفصل یعنی پچھ کی درجہ کی اور باقی کو قصار مفصل ہیں **و عن** عبادة بن الصامت قال کنا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوة الغر فقرأت فقلت علیہ القراءة فکما فرغ قال لعلکم تقرأون خلف اماکم قلنا نعم یا رسول اللہ قال لا تفعلوا الا بقائحة الکتاب فانہ لا صلوة لمن لم یقرأ بها سواہ أبوداؤد والترمذی وللبیہقی فی معناه و فی روایہ لا ینی داؤد قال وانا اقول ما فی ینا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما اذا جهرت الا بامر القراء

اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا تھی ہم چھپی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز فجر میں پہنچ با حضرت فی قرآن پہنچ رہی ہو اور پڑھتا تھا میں جب تک وہ چکی نماز نہ پڑھتا تھا کہ تم پڑھنا کہرتی ہو چھپی امام امی کی کہا ہمینی البتہ امی رسول خدا کی فرمایا نہ کیا کہ وہ تم یعنی نہ پڑھنا کہرتی ہو کہ چھپی گرسوا فائحة پس تحقیق نہیں بلکہ اس شخص کے کہ نہ پڑھی یہ سورہ روایت کی پہلے بوداؤد اور ترمذی فی اور واسطی نامی کی معنی اسکی اور پہنچ روایت ابی داؤد کی کہا اور میں کہتا تھا یعنی اپنی ولین جبکہ قرآن مجید بہاری ہوئی کیا ہی واسطی میری کہ نزاع کرتا ہی مجھی قرآن مجید و سواہ ہوتا ہی پڑھنا اسکا مجید سچا نامینی کہ یہ ہمارے پڑھنے کی سبب سے ہناش پڑھو کہ قرآن سی جوفت کہ میں بکار کر پڑھوں کہ سورہ فائحة بہاری ہو پڑھنا سبب سچا ہی ہونیکا یہ ہنا کہ لوگوں فی حضرت کی چھپی قرآن پڑھی و چھپی ہو کہ حضرت کی قرآن سننی اس سے اون کی نماز میں نقصان یا اسنی تاثیر کی جھٹک قرآن میں کہ کامل میں ہی کہی تاثیر ناقص کی ہو جانی ہی جیسکے کتابا لطبات میں کہ ایک روز حضرت فی صبح کی نماز میں قرآن شروع کی اور رک کی پہلے بیان سبب کہی کا کیا کہ ایک قوم میری چھپی کہتی ہوئی ہی کہ وضو خوب نہیں کرتی یعنی اونسی مجہد میں تاثیر کی اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ فرض ہی پڑھنا سورہ فائحة کا نماز میں اور علمانی اسمیں اختلاف کیا ہی امام اعظم صاحب کے مذہب میں امام اور اکیلی نمازی کو پڑھنا اسکا واجب ہی و امام کی چھپی نہ پڑھی نماز ستری ہو یا چھپی دلیل دکی آیت کلام اسکی ہی و اذا قرأ القرآن فاستمعوا له وانصتوا یعنی قرآن پڑھا جاوی پس سناؤ و چھپی رہو اور اس حدیث کو فہمول کرتی ہیں بتلہ یعنی یہ حکم بتدار اسلام میں ہنا اور باقی امہ کا اختلاف اکی مذکور ہی + ح + ع + **و عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من صلوة جهر فیما لا یقرأ فقیال هل قرأ معی احدکم انما فقال رجل نعم

یارسول الله قال انی اقول ما فی القرآن قال فانتہی الناس عن الفراءۃ وسمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم
فیما جھر فیہ یألفراءۃ من الصلوات حین سمعوا ذلك من رسول الله صلی الله علیہ وسلم وسمعت رسول الله
والمکمل وابدؤاؤد وللمذی وللمذی وکان من مکتبہ نحوک وروایت ہی بی ہریدی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیری اوس نازیسی کہ بکار کر
تیری اوسمین قرآنہ پیر فرمایا گیا تیری سب سابعہ میری اسی فی تم من سی بایس عرض کیا ایک شخص کہ ہاں ہی رسول خدا کی فرمایا تحقیق
مین کہتا تھا کیا ہی واسطی میری کہ بیٹیا جیسی کرنا ہوں قرآن ہی کہا ابو ہریرہ فی بن نازیسی لوگ پڑھتی ہی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
یہ اوس نازیسی کہ بکار کر پڑھتی ہی اوسمین قرآنہ نازون مین ہی اوسوقت کہ سابعہ میری خدہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی روایت کی یہ مالک وراحمہ
اور ابو داود اور ترمذی و نسائی فی اور روایت کی ابن ماجہ فی مانند سکی ف اسی حدیث ہی معلوم ہوا کہ حالت جہر مین امام کی تجھی طعن
پڑھتی ہی احمد و ابوداؤد و کتبہ شامہ کہ یہ حدیث نسخ پہلی حدیث کی ہو کیونکہ ابو ہریرہ و سائر الاسلام ہی + ح + **وعن ابن عمر** انہما کبیا ضی قال
قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم **لَا تَنْجَحِي دَبَّهَ فَلْيَنْظُرْ مَا يَنْجَحِي بِهِ وَلَا يَجْهَرُ بَعْضُكُمْ عَلَى الْبَعْضِ بِالْقُرْآنِ** رواه
اور روایت ہی ابن عمر و بیاض ہی کہ کہا دو نون فی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ نازیسی و الاسر کو سنی کرنا ہی برورد کار پیری
سے بیس حاجتی کہ فکر کری اوسیکہ کو کہ سر کو سنی کرنا ہی اللہ تعالیٰ ہی ساتھ و سکی یعنی ذکر اور قرآن حضور قلب و تماثل و خضوع اور خشوع ہی
پیری و مذہب کرسی اور مذہب شامہ بعض یہ ساتھ پڑھتی قرآن کی یعنی خود نازیسیں ہو یا خارج نازیسی روایت کی یہ احمد ہی + ح +
وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم **إِذَا تَجَاجَلِ الْإِمَامُ لِيُؤْكِرَ بِهِ كَذَا كَبُرَ فَكَبُرُوا**
اور روایت ہی بی ہریدی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سوا سکی مین کہ پیر یا گیا ہی امام تو کہ پیری کی جاد ہی ساتھ و سکی بس حسبوت کہ اسد کہ کہی
پیر تم ہی اسد کہ کہو و حسبوت پیری قرآنہ پس حریٹ ہو روایت کی یہ ابو داود و نسائی اور ابن ماجہ فی ف جب کہ کہی کہی کہی
ابن حبان کہ کہی امام کی کہی نہ ساتھ و سکی اور نہ پہلی و سکی یہ بات کہی حرام مین واجب ہی و اور کہی و مین من سحب و حسبوت پیری
ظاہر یہ ہی کہ پڑھنا سطلین مراد ہی یعنی بکار کر بیٹیا ہو یا جکی اسی ہی فافستوا فرمایا یعنی جکی رہو اور فاستموا نہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی اور آخر
القرآن فاستموا یعنی جب قرآن پڑھاوی پس نواذینی حالت جہر مین و انصتوا و جکی رہو یعنی حالت سر مین جانا چاہی کہ مذہب شامہ مین
واجب ہی قرآنہ فاتحہ کی مقتدی پرناسرہ اور جہر مین اور جائز ہی پڑھنا سوا ہی فاتحہ کا اور مذہب امام احمد و مالک و شافعی کا ہی یہ ایک
مواضع و جب قرآنہ فاتحہ کا جہر نازیسی کی ہی فقط اور جہر کی سننا قرآنہ امام کا کافی ہی و مذہب امام ابو حنیفہ کا یہ ہی کہ پیری جہر مین اور
نہر مین و صاحب مین نزدیک ہی پڑھنا کہ وہی اور کہا امام محمد ہی کہ فاسد ہونی ہی نازیسی قول یک جماعت کی صحابی پس صیاطہ علی عمل کرنی کی
سے ساتھ قومی تردیل کی اور دلیل ہماری ہی حدیث ہی اور یہ حدیث مین کان لا امام فقرأ الامام قرآنہ لا اور یہ حدیث صحیح ہی سوا بخاری
اور مسلم کی ہے اسکو روایت کیا ہی و دربارہ مین کہا ہی علیہ جلع الصحابہ + ح + **وعن عبد الله بن ابي اوفى** قال جاء رجل
الى النبي صلی الله علیہ وسلم فقال انی لا استطیع ان اخذ من القرآن شیئاً فعلمنی ما یجوز عنی قال لا شیئاً
الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر واکحور ولا قوۃ الا بالله قال یا رسول الله هذا الله فماذا
قال قیل اللهم ارحمینی وعافینی واهدنی وارزقنی فقال هکذا ایسکد یدہ وقبضہما فقال رسول

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ مَلَكَ يَدِي مِنْ الْخَيْرِ وَ إِيَّاكُمْ وَأَوَدَّ وَأَنْتُمْ هُنَا
 رَوَايَةُ الشَّيْخِ عِنْدَ قَوْلِهِ إِلَّا يَأْتِيهِ اور روایت ہی عبد الصمد بن ابی اوفیٰ سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کی پر کیا تحقیق میں نہیں طاقت رکھتا یہ کہ سیکھوں میں قرآن میں سی کچھ یعنی اس وقت میں سکھلاؤ مجھ کو وہ چیز کہ کفایت کریں بجا فرمایا کہ
 پاک ہی الصمد اور سب تعریف واسطی اللہ ہی اور نہیں کوئی معبود سوا اللہ کی اور صمد بہت بڑا ہی اور نہیں پہر نگاہوں سی اور نہیں قوت
 عبادۃ پر مگر ساتھ مدد اللہ کی کہا اسی رسول خدا کی یہ تو واسطی اللہ ہی پس کیا ہی میری ہی فرمایا کہ یا الہی رحم کر مجھ اور عافیت سی کہہ
 مجھ کو اور بدایت کر مجھ کو اور روزی دی مجھ کو پس اشارہ کیا اوسنی اس طرح سی ساتھ دونوں ہاتھ اپنی کی اور بند کیا اون کو پس فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اسی پاس شخص نے پس پیری ہاتھ اپنی نیکی سی روایت کی یہ بود اودنی اور تمام ہوئی روایت اس
 کی قول دیکھی لا باس تک مصنف یہ حدیث جواب لفظہ میں لایا اس میں سی یہ معلوم ہوا کہ مراد یہ ہے کہ وہ شخص ان میں ہی قدرت یا
 کر سکتا تھا کہ جسے نماز درست ہوئی لیکن تعجب ہی کہ ایک شخص عربی زبان کر اس قدر نہ یاد کر سکی اگر بعد ان کلمات کی آیہ قرآن کی یاد کرنا تو کافی
 ہے جواب اس شبہ کا یہ ہے کہ وہ شخص ہی سلمان ہوا تھا اور وقت نماز کا آگیا تھا اور قرآن و تنہا وہ نہیں کر سکتا تھا آسانی کی یہی یہ سکھایا
 یا حاصل کیا وہی یہ حدیث ابتدا اسلام پر کراون دونوں میں بنا امر کی آسانی پر ہی اولیٰ ہی توجیہ ہی اور بند کیا ہاتھ کو کہ نبی اشارہ کیا اوسنی کراہ
 کہہ مینی اور نگاہ رکھا جو کہ اپنی فرمایا جب تک کہ کوئی چیز نہیں یاد آتی ہی تو اسکو ٹھہریں من بند کر لیتا ہی **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ**
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَرَأَ سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی بن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی جہت کر پڑتی ہی سب اسم ربک الاعلیٰ فرمائی سبحان لی
 الاعلیٰ روایت کی یہ حد اور بود اودنی **ف** معنی سورۃ کی سر کی یہ ہیں کہ ہاکی بیان کر نام پروردگار اپنی کی جو کہ بلند مرتبہ ہی پس اس حکم
 بجالانی کی یہی فرمائی ہی کہ ہاکی بیان کرنا ہون بنی رب کی جو کہ بلند مرتبہ ہی **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ** کہ ہر یہ قائل قال قال رسول اللہ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمُ الْبَيِّنَاتِ وَالزَّيِّنَاتِ أَنْتُمْ إِلَى اللَّهِ بِالْكَسِّ اللَّهُ يَخْتَصِمُ لِحَاجَتِكُمْ فَلْيَقُلْ بَلَىٰ وَنَا عَلَىٰ
 ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ وَمَنْ قَرَأَ لَا أَفْتِمُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَانَتْهُ إِلَى اللَّهِ الْكَسَ ذَلِكَ يَقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَسْجِيحَ
 لَمَوْتِي فَلْيَقُلْ بَلَىٰ وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ بِنِجْهِ اسْ يَتَكُفَّ بِمَا فِي حَدِيثٍ بَعْدَهُ يَوْمَ مَوْتِهِ فَلْيَقُلْ أَمَّا يَا اللَّهُ
 رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ وَنَا عَلَىٰ ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ اور روایت ہے
 ابی ہر یہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص پڑھی تم میں سی سورہ البین والزیمون پس چنی تا الیس اللہ باکم احاکمین یعنی
 کیا نہیں ہے اللہ بڑا احکم سب کا مومن کا جسے چاہی کہی ہی انا علیٰ ذلک من الشاہدین یعنی ہاں و میں سپر شاہد ہوں میں ہوں و جو شخص پڑھی
 ہاں ہر یہ یوم القیمہ پس چنی اس آیت تک الیس فلا بغا و علیٰ ان یحییٰ الموتی یعنی کیا نہیں یہ خدا قادر ہے کہ زندہ کرے مدد کو جسے چاہی کہی
 ہی یعنی ہاں قادر ہی اور جو کوئی پڑھی والمرسلات پس چنی اس آیت تک فبما فی حدیث بعدہ یومنون یعنی پس ساتھ کئی چنی اسکی بیان لاؤ گے
 پس چنی کہی آنا باللہ یعنی ایمان لایا میں ساتھ اللہ کی روایت کی یہ بود اودنی اور ترمذی فی روایت کی اس قول تک وانا علیٰ ذلک من
 الشاہدین یعنی والتیس آیت کی جواب تک **ف** چچ جواب ہی ان آیتوں کی اور اندام کی کی خلافت ہی علما کا نزدیک امام شافعی کی نماز
 میں ہی کہی خواہ فرض ہو یا نفل اور باہر نماز کی ہی کہی و نزدیک امام مالک کی باہر نماز کی کہی اور نماز نفل میں ہی و فرض میں نفل اور امام

شہادۃ کا وعن عامر بن ربیعۃ قال صلینا وراء عمر بن الخطاب الصبح فقرأ فيها بسورة يوسف وسورة الحجر قراءة بطيئة قيل له اذا لقد كان يقوم حين يطلع الفجر قال اجعلوا له ما لا يلهي عن ركعته اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سے کہ کہا نماز پڑھی عمار بن خطاب کی صبح کی پہلی پہلی وسمین سورہ یوسف و سورہ حجر پڑھنا اہم نہیں کہ کہا گیا واصل عامر کی اور وقت البتہ کہڑی ہوتی ہوئی حضرت عمر وقت طلوع فجر کی یعنی اول وقت کہڑی ہوتی ہوئی اگر بقدر پڑھتی تھی کہا کہ ان روایت کی یہ ایک ہی وقت صبح کی نماز پڑھنی جائز ہے سمین کچھ خلاف نہیں پس یہ حدیث محمول ہی جو بڑے مختار یعنی ابوہریرہ سے پہلی کہ حدیث میں نہیں ہی لالت و پھینکی اسکی +ع+ وعن عن ابن شعیب عن ابنہ عن جده قال ما من المفضل سورة صغيرة ولا كبيرة الا قد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بها الناس في الصلوة المكتوبة رواه مالك اور روایت ہی عمر بن شعیب سے اون کی نقل کی ہے اب سے یعنی شعیب سے اون کی نقل کی ہے ابی وادع عبدالمدری کہ کہا اسی نہیں مفصل سے کوئی سورہ چھوٹی اور بڑی مگر کہ مینی سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ امت کرتی تھی ساتھ اسکی لوگوں کی نماز فرض میں روایت کی یہ ایک ہی وقت یہ بیان جو ان کی یہ تھا معلوم کریں یہ سورہ پڑھنا میں جائز ہے +ع+ وعن عبد الله بن عتبة بن مسعود قال قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلوة المغرب بحمد الدخان ركعة التيسار في صلاة اور روایت ہی عبدالمدری بن عتبہ بن مسعود سے کہ کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز مغرب میں ہم وہاں روایت کی یہ نالی کی بطریق ارسال کی +ع+ ہم دونوں کہتوں میں پڑھی ساتھ ہم بعض +ع+ باب الركوع باب ہی بیہ بیان رکوع کی +ع+ حتی رکوع کی لغت میں ہیں جیکنا اور یہ کہن ہی نماز کا ساتھ کتاب سنت کی اور خاصہ طریقی ہی نماز میں ہی وراستہ کی نماز میں نہیں +ع+ الفصل الاول ضابطہ عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقيموا الركوع والسجود فوالله اني لاناكفون بعد متفق عليه روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سید ہار و رکوع اور سجدہ کو اس قسم ہی اللہ کی عین میں البتہ دیکھتا ہوں تمکو چھپی پنی سے روایت کی یہ بخاری و مسلم فی +ع+ مراد سید ہار کی سی نہیں نہیں کہ کرنا ہی یعنی سجدہ ہار رکوع کی او کہ نہیں جلدی نگری فر دیکھتا ہوں چھپی پنی سی یہ دیکھنا ازراہ جزئی کی ہناتین اسکی باب صفۃ الصلوۃ کی تیسری فصل میں گذر چکی ہے +ع+ وعن البراء قال كان ركوع النبي صلى الله عليه وسلم وسجوده بين السجدة تين اذا رفع من الركوع ما خلا القيام القعود فربما من السوء متفق عليه اور روایت ہی براء سے کہ کہا نماز رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجدہ اونکا اور پڑھنا اونکا درمیان دو سجدہ و رکعت کا و تہی رکوع سے ہوا ہی کہڑی تہی اور بیٹھنے کی وہ جارون چیزیں ہوتی تھیں قرین ابر کی روایت کی یہ بخاری و مسلم فی +ع+ یعنی قیام کا وسمین قراءہ پڑھتی تھی البتہ دراز موتا تھا اور قعود کہ سمین الحیات بڑھتی تھی وہ بھی دراز موتا تھا اور باقی ارکان رکوع اور قعود اور سجدہ اور جلسہ سب آپس میں قریب برابر کی ہوتی تھی +ع+ عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده قام حتى تقول قد اؤهم ثم يسجد ويقعد بين السجدة تين حتى تقول قد اؤهم رواه مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کہ کہتی سمع اللہ من حمده کہڑی تہی بیان تک کہ کہتی ہم تحقیق ترک کی وہ رکعت پہر سجدہ کرتی اور بیٹھتی درمیان دونوں سجدہ و رکعت

ایمن کہا ہی کہ بعد ازاں رکعت کی یعنی رکوع سجود میں اتنا تھیرنا کہ سب اعضا اپنی جگہ پر آجائیں فرض ہی نزدیک بود یوسف کی و توبہ
اماموں کی بموجب حدیث کی اور ادنی مقدار و سبب بعد ایک تہیج کی ہی اور واجب ہی نزدیک بود صلیفہ اور محمد یوح کی بہر کہا سرخ منہ
میں کہ اس طرح قومہ رکوع ہی در طلبہ دو وزن سجود میں اور طاعت سب میں فرض میں نزدیک بود یوسف کی اور نزدیک بود امام عظیم رح اور
امام محمد یوح کی سنت میں اور ابن ہمام نے کہا ہی لایق ہی کہ ہودی قومہ اور طلبہ واجب ۴۰۰ **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ**
نَزَلَتْ فَسَيِّمُوا بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا هَافِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَيِّمُوا اسْمَ
رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوا هَافِي سُجُودِكُمْ رَأَاهُ أَبُو ذَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ح اور روایت ہی عقیبہ بن
عاصم ہی کہ کہا جب و تری بہت پرانی کی بیان کر نام پروردگار اپنی بڑی کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم مضمون اس آیت
کہا رکوع اپنی میں مینی کہو سبحان ربہ العظیم بہر جب و تری بہت پاک کی بیان کر نام پروردگار اپنی بلند کی فرمایا کرو تم مضمون اسکا سبحان ربی
میں یعنی بڑی سبحان ربی الاعلیٰ روایت کی یہ بود او دا و را بن جہ اور داری می **وَعَنْ عَرْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتُمْ أَحَدَكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ
رُكُوعُهُ وَذَلِكَ أَذْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذَلِكَ
أَذْنَاهُ رَأَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ كَيْسَ اسْنَادُهُ بِمَنْصِلٍ لَا تَعُونَا
كَمْ يَلْقَى ابْنُ مَسْعُودٍ اور روایت ہی عون بن عبد اللہ ہی و سنی نقل کی بن سعوی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سلم نے جب وقت کہ رکوع کرے ایک بہتار ایس ہی رکوع اپنی میں سبحان ربی العظیم میں بارہں تحقیق پورا ہوا رکوع اسکا اور یہ ہی ادا نا جو
اسکا اور جب وقت کہ سجدہ کرے پھر کہے سجدی بنی میں پاک ہی پروردگار میرا بلند ترین بارہں تحقیق پورا ہوا سجدہ اسکا اور یہی ادا و نی درجہ اسکا
ہی روایت کی یہ ترمذی و را بود او دا و را بن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے نہیں سنا اسکی متصل سواطی کہ تحقیق عون نے نہیں ملاقات کی بن
مسعودی **ف** مینی ادا و نی درجہ کمال سنت کا میں باری و لا اصل سنت ایک بد میں ہی و اہو جانی ہی اور اسط درجہ کمال کا پانچ باری و
اعلیٰ درجہ سات بار اور نہایت کمال کی کہہ حد نہیں و مضمون نے دس تک کہا ہی و مضمون قریب مقدار قیام کی لیکن امام کو رعایت متقی
کی لازم ہی اور ساتھ حدیث قطع کی دلیل بکڑنا ضرر نہیں کہتا اسلی کی او سبہر عمل کرنا فاسد عمل میں جائز ہی **ج ۴۰۰**
حَدَّثَنَا أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا أَلَى عَلَى آيَةِ تَرْجُمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ وَمَا أَلَى عَلَى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّكَ رَأَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ الْأَعْلَى وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی ضلیفہ کی او ہونے نماز پڑھی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نبی حضرت کہتی کہ
اپنی میں سبحان ربی العظیم و سجدہ اپنی میں سبحان ربی الاعلیٰ و نہیں کہتی کسی آیت رحمت پر مگر کہ تھیرنی اور مانگنی دعا و نہیں آئی کسی آیت
عذاب کی پر مگر کہ تھیرنی اور پناہ مانگنی عذاب ہی روایت کی یہ ترمذی و را بود او دا و داری می نے اور روایت کی نسائی و را بن جہانی قول
ادنی الاعلیٰ تک و کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** حل کیا ہی حدیث کو علامہ ابیہ کی اور الکلبی نے اسپر کہ یہ نماز حضرت کے نقل ہی
کہ وہ جائز نہیں کہتی میں پناہ مانگنی اور دعا مانگنی درمیان قراءۃ کی نماز فرض میں و ممکن ہے حل اسکا جواز پر کہی حضرت نے بیان

جواز کی یہی یون ہی کیا ہو فرضوں میں اور رکھا ہی شیخ جزری نے کہ یہ حدیث مسلم نے ہی روایت کی ہے اس کو سائمن لانا تھا بلکہ صحاح
 میں لانا مولف + ج + الفصل الثالث **فصل عن عوف بن مالک** قَالَ قُتِبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَكَعْتُ مَكْتُتٌ قَدْ دَسَّوْرَةُ الْبِقَرَةِ وَيَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْعُظَمَاءِ
 مَرَّاهُ النَّسَائِيُّ ۱۲ روایت ہے عوف بن مالک کہ میں نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ رکوع کیا تھیں
 بعد سرورہ بقروہ کی اور کہتے تھے کہ میں نے اپنے من پاک ہی صاحب قبر اور بادشاہت کا اور بڑائی اور بزرگی کا روایت کی یہ سنائی کہ وہ یہ
 نماز تہجد کی تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ نماز کسوف کی تھی + ج + وعن ابن جابر قال سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا صَلَّيْتُ
 وَرَاءَ أَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَبَّ صَلَوةً صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا الْقَوْلِ
 يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ فَرَزْدَا رُكُوعَهُ عَشْرًا تِسْعِينَ مَرَّةً وَسَجُودَهُ عَشْرًا تِسْعِينَ مَرَّةً
 مَرَّاهُ أَنْبَرُودَاؤُذَ وَالنَّسَائِيُّ ۱۳ اور روایت ہے ابن جابر کہ کہا سائمن انس بن مالک کہ میں نے ہی نہیں دیکھا
 میں نے نماز بھی کی کسی بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ بہت شایہ ہو نماز میں ساتھ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نے
 جو ان سے یعنی عمر بن عبد العزیز کہ کہا ابن جابر کہ کہا انس نے بل نمازہ کیا میں نے حضرت کی رکوع کا یا عمر کی رکوع کا دس تیسچین اور سجدہ کا
 کا دس تیسچین روایت ہے یہاں بوداد اور نسائی نے ف یعنی بتنی درمیں کہ وہ رکوع کرتی یا سجدہ کرتی وہی درمیں ہم دس تیسچین
 بڑھ لیتی تھی پس وہی س تیسچین پڑھتی ہوں گی یا کم یا زیادہ + ج + وعن شقيق قال إِنَّ حُذَيْفَةَ رَأَى رَجُلًا لَا يَسْتَمُّ
 رُكُوعَهُ وَلَا سَجُودَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَوةً دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَأَخْبَسَهُ قَالَ وَلَوْ مَتَّ مَتَّ
 عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَّرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّاهُ الْجَعْفَرِيُّ ۱۴
 اور روایت ہے شقیق کہ کہا حقیق خدا فیضی و کہا ایک شخص کو کہ بنان پورا کرنا رکوع اپنا اور نہ سجدہ اپنا پس جب بڑھ چکا وہ نماز اپنی پڑھا
 اور سجدہ اور رکھا اور سجدہ فیضی نہیں نماز پڑھی تو نے یعنی بوری کہ شقیق نے او کہان کرتا ہوں حذیفہ کو کہ وہ شخص کو یہ کہہ رہی کہ اور اگر میری
 یعنی بغیر تو بہ کی ایسی نمازی تو میری اور بغیر فطرۃ کی یعنی غیر طریقی سلام کی وہ طریقہ کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کا و مر گیا زوت
 کی یہ بخاری نے ف وہ شخص کو رکوع اور سجدہ کا کوئی واجب نہ کرتا تھا اور یہ مباغتہ اور تشدید افرا یا کہ جب نماز پوری نہ ہو تو گویا بالکل
 ہی نہ ہو پس جو کوئی ترک کرتا ہی نماز قصداً وہ کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر صحابہ اور تابعین کے اور نزدیک اکثر ائمہ کی جب کافر ہوتا ہی کہ
 حلال جا کر ترک کر ہی غرض کہ ہر نوع اسکی وعید میں نال کر ہی اور رکوع و سجدہ اپنی طرح کیا کر ہی اسکی ترک کو سہل بخانی + ج + و
 عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَاءُ النَّاسِ سَرَقَ الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَوةٍ
 قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَوةٍ قَالَ لَا يَنْتَمِ رُكُوعُهُمْ وَلَا سَجُودُهُمْ هَامِرًا وَاهٍ أَحْمَدُ ۱۵ اور روایت ہے
 ابی قتادہ کہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بڑا لوگوں میں با صبا چرائی کی وہ شخص کے کہ چوری کر ہی نماز اپنی ہی میں
 کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیوں نہ چرائی ہی نماز اپنی ہی فرمایا پورا کر ہی رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اور کار روایت کی یہ احمد نے ف چور
 نماز کا مال کے چوری بڑا اسلی ہی کہ مال کا چرائی والا دنیا میں دس سی فائدہ اور ہٹانا ہی اور خبث الیسا ہی و سکی مالک ہی یا کافی جانی میں
 ہٹانے کی ہر نجات ہٹانا ہی مذاک آخر میں خلاف ہر رکی کہ وہ جاتا ہی حق لغز بنی کا ثواب سے اور ہل کرتا ہی دس ہی عذاب کو اور ہٹا

کہ لکھنا ہمیں ہر اسی ضرورت میں **وہ** عن النعمان بن مرثدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما کروا
 فی الشارب والزان والسارق وذلك قبل ان تذکر فیہم الحد و قالوا اللہ و رسولہ اکمل قال ہن و احکم
 وفہن عقوقہ و اسواء الترقۃ الذی کسرت من صلوۃ قالوا و کیف کسرت من صلوۃ یارسول اللہ قال
 لا یلتزم و کونعھا ولا یسجود و ہار و اہ مائلک و ردی الدار محبت محکومہ اور روایت ہی نمان بن مرہ کی مختصر
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ کیا گناہ کرتی ہو چچ جن شراب پینی والی کی اور زنا کرتی والی کی اور چوری کرتی والی یعنی گناہ
 لکھا کہ قدر ہی اور یہ پوچھنا پہلی نازل ہوئی حدوں کی بہا کہا صحابہ فی اللہ اور رسول و سکا و آخر ہی کہا کہ یہ ہیں گناہ کبیرہ اور ان میں سے
 سزا اور بہت بڑی چوری جو ہی او سکی ہی کہ چاوی نماز اپنی میں ہی کہا صحابہ فی اور کس طرح چاوی نماز اپنی میں ہی ہی رسول خدا کی فرمایا
 نہ پورا کر ہی رکع اور سکا اور نہ سجدہ اور سکا روایت کی یہ مالک فی اور روایت کی دارمی فی مانند اسکی ف لفظ ترون ت کی زبیر ہی
 معنی او سکی یہ ہیں کہ کیا اعتقاد کرتی ہو اور ایک شخص میں ت کی میں کسی معنی او سکی یہ ہیں کہ کیا گناہ کرتی ہو اور یہ پہلی نازل ہوئی حدوں کے
 بہا یہ راوی فی بیان کیا وجہ سوال کو کہ حضرت فی یہ سوال پہلی اور فی حدوں کی کیا بہا کہ عبتک برائی ان فعال کی اچھی طرح نہ معلوم
 ہے اور بعد اتر فی حدوں کے شک نہ ہا کی برائی میں **وہ** + **باب السجود و فضلہ** باب ہی چہ بیان کیفیت سجدہ کرنے
 کے اور بزرگی او سکیکی **ف** معنی سجدہ کی لغت میں ہیں سر زمین پر رکھنا اور عاجزی کرنی اور شرح میں معنی اسکی یہ ہیں کہ سر زمین پر رکھنا
 اور وجہ خصوص کی + **فصل اول فی عن ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم امرت ان اسجد علی سبعة اعظم علی الجہتہ والیکین والکعبتین و اطراف القدامین
 و لا تکفیت الشیاب و لا الشجر متفق علیہ روایت ہی بن عباس ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ حکم کیا گیا
 ہوں میں یہ کہ سجدہ کروں میں سات ہڈیوں پر پیشانی پر اور دونوں ماتون پر اور گھٹنوں پر اور پنجو پر و نو قدموں کی اور نہ اہٹا کرین ہم کمر و کمر
 اور نہ بالوں کو روایت کی یہ بخاری اور سلم فی **ف** سجدہ کروں میں سات ہڈیوں پر یعنی سجدہ کی وقت یہ سب میں پر کہیں اور اکثر اماموں کا مذہب
 یہ ہی کہ سجدہ پیشانی اور ناک سی دونوں سی کمری بغیر اسکی سجدہ رواہین ہوتا اور امام ابوحنیفہ اور صاحبین کے نزدیک گریہانی ہی فقط اگر
 جائز ہی لیکن مکروہ ہی بغیر صدر کی اور اگر ناک سی فقط کمری تو صاحبین رضاعی کی نزدیک جائز نہیں مگر جبکہ پیشانی میں عذر ہو تو ناک چلی جائز
 ہے اور امام ابوحنیفہ سی دو روایتیں ہیں ایک روایت میں جائز نہیں اور ایک رعایت میں جائز ہی لیکن مکروہ اور رکھنا قدموں کا سجدہ میں ضرور
 ہی اگر دونوں یا نو سجدی میں اوہالی تو نماز فاسد ہوتی ہی اور اگر ایک و ہما لو بوزکر وہ ہی اور سجد میں فرض ہی کہنا او گلی قدم کا طرف
 قبل کی اگرچہ ایک ہو اور اگر نہ کہی تو نہیں جائز اور لوگ اس ہی ہیں غافل کذا فی الدر المختار اور اگرچہ درختار میں ذکر کیا ہی کہ فرض ہی سجدہ
 کرنا ساتھ پیشانی کی اور دونوں قدموں کی رکھنا ایک و گلی کا دونوں قدموں میں شرط ہی در رکھنا با تو بکا اور زانو کا سنت ہے نزدیک
 حنفیہ اور شافعیہ کی اور نہ اہٹا کرین کمر و کمر یعنی سجدہ میں حاجی وقت کمری سمیٹیں خاک لودہ ہوں اس سی ہی منع فرمایا بغیر اس غرض کے
 یوں میں سمیٹیں با دامن باندھ لیں یہ ہی منع ہی اور اہٹا کرنا بالو کا یہ ہی کہ حج کر دسار وغیرہ میں کہہ لی یہ ہی مکروہ ہی جلدی یوں کہ
 چھوڑی کہی اوہ ہی سجدہ کریں **وہ** عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتک لواء العجود
 و لا یبسط احدکم و داعیہ و انیساکہ الکلم متفق علیہ اور روایت ہی انس ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

مے کہ نبی و تم سجد میں اور نہ چھا دی ایک ہزار دونوں ہاتھ اپنی مانند چھانی کھتی کی روایت کی یہ بخاری و مسلم فی ف ظاہر ہے کہ
 مراد اعتدال سی طمانیتہ یعنی خاطر جمعی سی سجدی میں نہیں تا و طبعی فی کہا ہی کہ مراد اعتدال سی سجد میں یہ ہی کہ ہوا و کبی منیہ اور زمین
 پر کبی دونوں ہاتھ اور اوٹھائی کبی زمین سی دونوں کہنیاں اپنی اور الگ کبی پیٹ کو رانوں سی + ح + **و عن** البراء بن عازب
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَادْفَعْ مِرْفَقَيْكَ د و ا ہ مسند اور روایت
 ہے براہین عازب سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سجد کہ سجدہ کر سی تو پس کہ زمین پر دونوں ہاتھ اپنی اور بلند کر دونوں
 کہنیاں اپنی روایت یہ مسلم فی ف سجد میں ہاتھ زمین پر کاٹوں کے سامنی رکھی اور اونٹھکیاں ملی کبی و ساتھ پہلی کبی کر کبی سی ٹو کبی کر د
 میں اور بلند کر کہنیاں یعنی زمین سی یاد دونوں پہلوں سی یہ حکم خاص دونوں کی سی ہی عورتوں کو چاہی کہ کہنیاں زمین پر کہیں اور
 پہلوؤں سی ملی کہیں ستر اس میں ہوتا ہی + ح + **و عن** میمونۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَجَدَ جَاءَ
 بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى كُوِّنَ لَهُ مَهْمَةٌ أَوْ دُتْ أَنْ تَمُرَّ مَحْتًا يَدَيْهِ مَرَّتَ هَذَا لَفْظُ ابْنِ دَاوُدَ كَمَا صَحَّحَ فِي تَرْجُومَةِ الشَّيْخِ
 بِإِسْتِدْرَامٍ وَمُسْلِمٌ بَعَثَهُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ كَوَّنَتْ بَهْمَةً أَوْ تَمُرَّ بَحَبْ
 يَدَيْهِ لَمْ تَمُرَّ **و عن** روایت ہی میمونہ سی کہ کہاتہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد کہ سجدہ کرتی فزون سی کہ
 دونوں ہاتھ اپنی یہاں تک کہ اگرچہ بکر یا چاہتا گزرتا ہی ہاتھوں اونٹھکی لو گزرتا یہ لفظ ابو داؤد کی میں یہاں کہ خود بیان کیا بغوی شرح
 السنن میں ساتھ ساتھ اپنی کی اور مسلم میں معنی اسکی میں یعنی لفظ اسکی اور میں کہ یہ میں کہاتہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد کہ کرتی اگر چاہتا
 یہ بکر یا گزرتا الگ ہاتھوں اونٹھکی کی البتہ گزرتا ف فزون سی کہتی دونوں ہاتھ اپنی یعنی دونوں بازو پہلو سی اور پیٹ رانسی الگ کہتے
 اور بکر یا بچہ جب پیدا ہوتا ہی تو اسکو حکم کہتی میں اور جب بڑا ہوتا ہی اور راہ چلتی لگتا ہی تو اسکو یہ کہتی میں اور یہ لفظ ابو داؤد کے
 میں مقصود مولف کا اعتراض کرتا ہی صاحب صراح پر کہ الفاظ ابو داؤد کو پہل فصل میں لا نامناسب تھا کہ کیونکہ او میں شیخین سے روایت
 ہوئی میں + ح + **و عن** عبد اللہ بن مالک بن نجیحۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَجَدَ
 فَوَجَّهَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَهْمَةٌ أَوْ دُتْ أَنْ تَمُرَّ مَحْتًا يَدَيْهِ مَرَّتَ هَذَا لَفْظُ ابْنِ دَاوُدَ كَمَا صَحَّحَ فِي تَرْجُومَةِ الشَّيْخِ
 کہتی کہوتی ہاتھ اپنی یہاں تک کہ ظاہر ہوئی سفیدی غلوں و ٹیکسی روایت کی یہ بخاری و مسلم فی ف بحینہ نام عبد اللہ کی مانکا ہی
 اور مالک باب عبد اللہ کا ہی اسی میں مالک کو ساتھ توین کے پڑتے ہیں و رالف در میان مالک و ابن کی ثابت کہتی میں تا غائب لوگ کہ مالک
 بحینہ کا ہی بلکہ عبد اللہ سی کی دونوں صفین میں ابن مالک سی و ابن بحینہ ہی اور ظاہر یہ ہی کہ جس نماز میں کہ عبد اللہ فی حضرت کو دیکھا او میں
 بن مبارک پر کھڑا تھا یا مراد یہ ہی کہ جب پہل کے معلوم ہوئی تھی اور سفیدی غلوں کی اسلی کہی کہ غلیں حضرت کی سفید تھیں جیسا کہ تمام بن
 ہا کہ در اور سیاہ تھیں جیسے اور لوگوں کہ ہوئی میں + ح + **و عن** ابن ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یَقُولُ فِي سَجْدَةٍ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّةً وَجِلَّةً وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَظَمَهُ نَدْبَةً وَسِرَّةً د و ا ہ مسند اور روایت
 ہے ابی ہریرہ سی کہ کہاتہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتی سجدی اپنی میں الہی بخش میری یی گناہ میری سب چوٹی اور بڑی اور پہلی اور چھٹی اور ظاہر
 اوچھی روایت کی یہ مسلم فی ف یعنی کہی یہ دعا پڑھتی تھی یہ احتمال ہی کہ تسبیح کی ساتھ پڑھتی ہوں یا دونوں اسکی اور چھی گناہوں سی
 وہ مراد میں کہ لوگوں سی چھی ہوتی ہیں والا اللہ تعالیٰ کی الگی دونوں برابر میں بعلم السراضی یعنی جانتا ہی وہ پوشیدہ اور بہت پوشیدہ

۴۰۰ وعن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليكة من الفراش فالتمسته فوَقَعَتْ
يَدِي عَلَى بَطْنٍ قَد مَيَّهَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ
وَبِمُعَاوَاةِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کہ جب انہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک است بچھوئی پر پڑے ہوئے مینی او کو پس چھوچی ہاتھ میری حضرت
کی قدموں پر اویس لپکے وہ سجدہ میں تھے اور دونوں قدم کھڑے تھے اور وہ کہتی تھی یا الہی تحقیق میں بناؤ اگلتا ہوں ساتھ ضامنہ تیری
نسب تیری یعنی اونی افعال کی لازم کری جسے کہ مجھ پر میری امت پر اور ساتھ عافیت تیری کی عذاب تیری اور بناؤ اگلتا ہوں ساتھ تیری
بچھوئی یعنی ساتھ موت تیری کہ تیری ہی نہیں کن سکتا میں تعریف تجھے تو دیسا ہی ہی کہ جیسی تعریف کی توئی اور بذات اپنی کی روایت کہ
یہ مسلم فی الاموال میں اسکا مسلسل پہلی فقرہ کا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کی چھوئی سے ضرور رکا نہیں چھوئی جیسا کہ مذہب بنا
ہی و نہیں کن سکتا میں تعریف تجھے یعنی میں طاقت نہیں کہتا کہ تیری تعریف کر سکوں جیسا کہ تو مستحق ہی و کا تو دیسا ہی ہی جیسا کہ تعریف کی توئی اپنے
ذات پر یعنی اس لیے میں فلند احمد رب السموات ورب الارض رب العالمین لا اکبر یا فی السموات الارض ہوا الغریب الحکیم یعنی اللہ کی ہی سب تعریف
کی وہ پروردگار اسانوں کا اور پروردگار زمین کا ہی پروردگار عالموں کا اور اسکی ہی ہی بزرگی اسانوں میں اور زمین میں اور وہ غالب ناہی ۴۰۱
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا
الدعاء سراواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ ہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بہت نزدیک ہونا بندے کا اپنی رب سے حق
ہی و حال میں کہ وہ سجدہ میں ہوتا ہی پس بہت کرو دعا روایت یہ مسلم فی الاموال میں اسکا مسلسل پہلی فقرہ کا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کی چھوئی سے ضرور رکا نہیں چھوئی جیسا کہ مذہب بنا
نزدیک ہونا ہی یعنی راضی ہونا ہی بندے کی اور دعا قبول کرنا ہی سلی حکم دعا فرمایا ۴۰۲ وعنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليه وسلم اذ اقرأ ابن ادم السجدة فسجد اعتدل الشيطان بيكي يقول يا ويلتي افرأين ادم بالسجود فسجد فله الجنة
وامرأت بالسجود فأكبت فلي النار رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ ہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے جسوقت کہ پڑھتا ہی مینا آدم کا آیہ سجده کی ہر سجدہ کرتا ہی اپنی پڑھنی والا یا سننی والا ایک طرف ہو جاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی ہی
مصدبت ہے حکم کیا کیا بیٹا آدم کا ساتھ سجدہ کی پس سجد کیا پس سکو بہت ہی و سکھایا گیا میں ساتھ سجده کی پس فرمائی کی مینی پس میری ہی گ ہی
روایت کی یہ مسلم فی الاموال میں اسکا مسلسل پہلی فقرہ کا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کی چھوئی سے ضرور رکا نہیں چھوئی جیسا کہ مذہب بنا
و حاجتہ فقال لي سئل فقلت اسألك فوافقتك في الجنة قال او غير ذلك قلت هو ذلك قال فاعبني
على نفسك بكثر السجود رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ ہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بہت نزدیک ہونا بندے کا اپنی رب سے حق
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لا تا میں حضرت کی پاس بی وضو کا اور حاجت و کی یعنی سو اگ و مصلی وغیرہ پس کہا محکوم اگ یعنی جو چاہے
دنیا اور آخرہ کی پس کہا مینی اگلتا ہوں پس فاقبت بہت میں کہا یا سوار اسکی یعنی سوال تیری ہی یا سوار اسکی اور یعنی یہ مرتبہ کہ تو جاتا
ہی بہت بڑا ہی کچھ اور چاہے کہ مینی مطلب میرا وہی ہی کہ عرض کیا مینی فرمایا پس مدد کر میری اور بذات اپنی کی ساتھ بہت کرنی سجد
کی روایت کی یہ مسلم فی الاموال میں اسکا مسلسل پہلی فقرہ کا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کی چھوئی سے ضرور رکا نہیں چھوئی جیسا کہ مذہب بنا
یعنی اگر میری ہی تو بیچ حصول اس مطلب کے تودہ کر میری اور پر حصول مطلب اپنی کی ساتھ بہت کرنی سجدہ کی یعنی سبب زہد ہونی اور

دعا کرنی کی سجدہ و نین قابل اس مرتبہ کا ہوگا یعنی نیت کا کرنا ہون و حاصل ہونی شفا تیری میں کو کشش کرنا ہون بشرطیکہ جو کچھ فراموش تو ہو
 اور سہل کری کرادہ حاصل ہونی شفا اور تہذیب کا کچھ ہی سے فتح قتل رجبہ کلید ستامی عزیزہ جنیش از دست تومی خواہند نیزہ اور سجدہ
 معلوم ہوا کہ خدمت بزرگوں سے کور راضی کرنا او کو موجب سعادت و حصول کرامت کا ہی خصوصاً رضامی سید کائنات کی از خلاصہ موجودات
 میں صلوات اللہ و سلامہ علیہ و آلہ و اصحابہ و راہین تہذیبی سہر کمال صبا و ق کو چاہی کہ مطلب سوا سی لغتوں آخرہ کی کر باقی اور دایم ہی زکری
 اور طرف لذتوں نیاسی فانی کی التفات نہ کری لیکن شرط یہی کہ بندگی میں اپنی طرف سے قصور نہ کری نرمی ہوس اور ارز و اکتفا نہیں کرتی
 کہ بیکار رہیں اور راز و کینہی ہو با سر و کونہی سے کارکن کار بند راز گفتار کا نذرین راہ کار دار و کار + ح + ع + و عن معدان بن
 حکیمہ قال لقیْتُ ثوبانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلِهِ يُدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ
 ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ الشُّعُورِ لِلَّهِ
 فَإِنَّكَ لَا تُشْجِدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَخَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ
 فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلُ مَا قَالَ لِي ثوبانُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معدان بن طلحہ کی کہا ملاقات
 کی مینی ثوبان ہی کہ چلیا آزاد تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پر کج مینی خبر دو مجھ کو ساتھ ایک عمل کی کر کرون میں دو سکو تا داخل کری مجھ کو اللہ
 بسبب اس کے بہشت میں پس چپ اپہر پوچھا مینی او سکوپس چپ اپہر پوچھا مینی اوس سی تیری بار پر کہا پوچھا مینی یہ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم ہی پر یا لازم کر اپنی بہشت سجدی کرنی و اطلی خدا کی پس تحقیق تو نہیں سجدہ کر لگا و اطلی کہ کوئی سجدہ مگر بلند کر لگا مجھ کو اللہ بسبب اس
 باعتبار درجہ کی اور دور کری کا تنجی بسبب اس کی گن و کہا معدان بی یہ ملاقات کی مینی ابو دراسی پر پوچھا مینی اوس ہی پر کہا و اطلی میری مانند
 او پیچہ کی کہ کہا مجھے بی بائ روایت کی نہیں سلم بی ف ثوبان دو بارین جواب مذی تا غبت و رشوق سائل کو زیادہ ہوا و مراد سجدہ و نیت سجدہ
 نماز میں تیلاد است با شکر + ح + ع + الفصل الثانی فصل دوسر عن حائل بن مجر قال رأيت رسول الله صلى
 الله عليه وسلم اذا سجد وضع ركبتيه قبل يديه واذ انهض رفع يديه قبل ركبتيه رواه أبو داود والترمذي
 والنسائي وابن ماجه والدارقطني اورایت ہی وائل بن جری کہ کہا دیکھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وقت
 کرادہ کرتی سجدہ کرنی کا کہتی دونوں گہٹنی اپنی پہلی با تون بنی سی اور جب وقت کرادہ اوٹنی کا کرتی اوٹنی دونوں ہاتھ اپنی پہلی
 گہٹنوں بنی سی روایت کی یہ بود او و اور ترمذی اور نسائی او ابن اجاور واری بی ف ہی قول ہی بو صنف و شافعی کا اور ایک
 روایت بود او و کہ میں یا ہی کا اوٹنی نہی حضرت کہتوں اپنے پر اور ٹیکتی ہی ہاتھ اپنی ران اپنی پر اور لکھا ہی حکم کو کہنا اعضا سجدہ کا زمین پر
 باعتبار فرقہ ہی کہ جو عضو زمین سی زد کرتی ہی کہنا او سکا پہلی ہی و اوٹنی میں برخلاف اس کی او بیچ کہنی پیشانی او زناک کی ترتیب
 نہیں کہ دونوں چہ حکم ایک عضو کی بین و زرد یک بعضوں کی ناک پہلی کہنی زد کرتی ہی ساتھ زمین کی وٹنی روح لی کہا ہی اگر دشوار ہو کہنا
 زانو و ناک پہلی ہاتھ کی بسبب کے حکم مانند موزہ و غیرہ کی تو کہی ہاتھ پہلی زانو کی + ح + ع + وعن أبي هريرة قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم اذا سجد احذكم فلا يترككم البعير ويضع يديه قبل ركبتيه رواه أبو داود والترمذي
 والدارقطني قال أبو سليمان الخطابي حديث داود بن مجر أثبت من هذا وقيل هذا منسوخ
 اور روایت ہی ہو پر وہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بی جب وقت کہ سجدہ کری ایک ہاتھ ران میں پیشی جیسا بیٹھا ہی اونٹ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی علی تحقیق میں دوست کہتا ہوں تیری لمبی وہ چیز کہ دوست کہتا ہوں واسطی نفس اپنی کی اور مکروہ کہتا ہوں
تیری لمبی وہ چیز کہ مکروہ کہتا ہوں اسطی نفس اپنی کی نہ اعتقاد درمیان دو سجدوں کی روایت کی یہ ترمذی فی ف معنی اعتقاد کی یہ میں کہ
لکھائی آدمی سرین اپنی زمین سی اور کھڑا رکھی ران اور پٹہ لیون کو اور رکھی ہاتھ اپنی زمین پر مانند کشتی کی قول صحیحہ معنی اعتقاد کی میں پیچ اور پٹہ
نے بیٹھنے کی کہی میں کہی کھڑی کر کر لیون پر درمیان میں سجدوں کی بیٹھنے اور وہی معنی اعتقاد کی علامت کی کہی میں غرض کہ یہ مکروہ ہی سب علما
کے نزدیک مرجع **وعن** طارق بن علی الحنفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحظر علیہ
عز وجل الی صلوة عبد یموت فیہا صلواتہ یحسبہا وسجودہا وکھاروہ اور روایت طارق بن علی حنفی سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں نہیں کہتا اللہ عزت والا بزرگی والا ظرف نماز اس بند کی کہ نہیں سیدھی کرتا او میں بیٹھ اپنی وقت رکوع کی اور
سجد کی روایت کی یہ احمد فی ف اپنی نماز قبول نہیں کرتا ہی اللہ اسکی کہ رکوع اور سجد میں بیٹھ اپنی سیدھی اور درست نہیں کہتا جس
ومن نافع ابن عمر کان یقول من وضع جہتہ بالاکر ص فلیضہ کھیکہ علی الذنوبی وضع علیہ جہتہ
ثم اذا رفع فلیک فاعلمہما فان البکین تسجد ان کما یسجد الوجه رواہ مالک
اور روایت ہی نافع سی یہ کہ ابن عمر ہی کہتی جو شخص کہی پیشانی اپنی زمین پر یعنی سجدہ کر سی پر چاہی کہ رکعی دونوں ہاتھ اپنی او جگہ پر کہ رکعی
ہی او سپر پیشانی اپنی پر جب وقت دہی پڑے ہاوی دونوں ہاتھ کو اسلی کہ دونوں ہاتھ ہی سجدہ کرتی میں جیساکہ سجدہ کرتا ہی منہ رقا
کے یہ مالک فی ف رکعی دونوں ہاتھ و جگہ پر کہ رکعی ہی او سپر پیشانی اپنی میں ہاتھ برابر پیشانی کی جگہ کی کہی جیساکہ مختار ہماری نزدیک
ہے نہ برابر ہونے کی جیساکہ مختار شافعی کا ہی بمعنی یہ میں کہ ہاتھ زمین پر اس طرح رکعی کہ بطرح پیشانی رکعی ہی یعنی قبلہ رخ ہوج
باب التشهد باب ہی چہ بیان تشهد کی ف معنی شہادۃ کی میں خبر یہ دینی کہ او میں دل ساتھ زبان کی موفقی
ہو اور گواہی دیتی اور تشهد گواہ ہونا اور انہما کرنا اس علم کا کہ دل میں ہے اور شرع میں تشهد کہتی ہیں تہدان لا الا لا اللہ وان محمد رسول
اللہ کو اور ذکر کو کہ قد نماز میں پڑھتی ہیں یعنی التحيات کو تشهد اسلی کہہا کہ اس میں کلمہ شہادتین کا ہی ہوتا ہی مرجع **الفصل**
الاول فصل ہی عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعد فی التَّشَهُّدِ
وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَعَقَدَ ثَلَاثَةً
بِأُصْبُعَيْهِ وَأَشْتَلًا بِالسَّبَّابَةِ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا اجْلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ
وَرَفَعَ أَصْبُعَهُ الْيُمْنَى تَلِي الْأُصْبُعِ الْيُسْرَى وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ بِأَسْطَافِهَا عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہی بن عمر سی کہہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کہ بیٹھتی چہ تشهد کی کہتی بائیان ہاتھ اپنا بائیں گھٹنی اپنی پر اور کہتی
دائیان ہاتھ اپنا دائیں گھٹنی اپنی پر اور بند کرتی ہاتھ ساتھ گھٹنی تریچ کے اور اشارہ کرتی ساتھ اونکلی شہادت کی ورا یک روایت میں ہوں ہے
کہتی جب وقت کہ بیٹھتی نماز میں کہتی دونوں ہاتھ اپنی او پر گھٹنوں اپنی کی اور اونکلی اپنی دائیں وہ جزو ذکیہ گھٹنی کی ہی دعا مانگتی
ساتھ اسکی یعنی اشارہ وحدانیتہ کا کرتی ساتھ اسکی اور کہتی بائیان ہاتھ اپنا او پر زانوں اپنی کی کہلا ہوا او سپر روایت کی یہ سلم فی ف
ہاتھ کہلا ہوا قبلہ رخ قریب النکسے اپنی ران پر کہتی و بند کرتی ہاتھ ساتھ گھٹنی تریچ کی یعنی اہل حساب گھٹنی کی وقت اونکلیان بند کرتے
جاتی ہیں اور ہر ایک کو واسطی عدد معین کی مقرر کیا ہی کہ کا میون کی لمبی میان کہی اور ساکون کی لمبی میان اور سیکڑوں

وَالْأَرْضُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيُخَيِّرَ مِنَ الدُّعَاءِ اعْجِبْهُ إِلَيْهِ فَيَذْكُرُهُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود کی کہ کہانی ہم جو وقت نماز پڑھتی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی ہم یعنی پنج
بہنیں تہجد کی پہلی شروع ہونی اور سکی کی سلام ہی اللہ پر پہلی سلام چینی کی اور پر بندوں و سبکی سلام ہی جبریل پر سلام ہی میکائیل پر
سلام ہی اور غلامی کی یعنی اور فرشتی پر فرشتوں میں سی یا نبی پر انبیاء میں سی پس یہ کلمات عوض التحیات کی پڑھا کرنی تھی پس جبکہ ہم ہی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فارغ ہوئی نمازی متوجہ ہوئی ہم پر ساتھ ہونہ اپنی کی یعنی نہ ساتھ ہم ہی کلام کی فرمایا کہ ہو سلام اللہ پر سبکی اللہ
خود سلام ہی یعنی سلم ہی سب نقصانوں سی و آفتوں سی اور دنیا ہی سلامتی بندوں کو آفات ظاہر و باطن کی سی پس سلامتی اور سکی لہو
ثابت ہی اور اوستی ہی اور دعا کرنی ساتھ سلامتی کی اور سکی لہی چاہی کہ جسکو احتیاج ہو اور خوف ہو وقت صان کا پس جب پہلی ایک ہزار
تازمین پس چاہی کہ کہی بندگی منہ سی کہنی کے یعنی جو کچھ کہہ ہونہ سی پڑھیں اور چاہی بات مسکے کلامی میں اسطی لکھ ہی اور بندگی بندگی یعنی تازمین
اور بندگی ال کی یعنی زکوۃ وغیرہ یہی سلم ہی کی لہی ہی سلامتی ہی تہ پر سب فتون سی اسی ہی اور رحمت اللہ کی اور بکثرت و سکی سلام ہم ہی یعنی جو کہ
حاضر میں قسم انسان و ملائکہ و جنات سی اور اور پر بندوں نیک بخت اللہ پس تحقیق جب کہتا ہی یہ دعا نمازی پہنچتی ہی برکت و سکی ہر بندگی نیک
کو کہ آسان میں ہے اور زمین میں ہے بعد و سکی ختم ہوا و تین پر کیا کہ خلاصہ کار و سبیل کلام عامل ہی فرمایا گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ زمین کوئی معبود و قال
بندگی کی سو اسی اللہ کی اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد بندگی اور سکی میں اور رسول و سکی یہ چاہی کہ اختیار کری دعائیں سی جلد خوش آوی و سکی
میں عالمی اللہ ہی روایت کی یہ بخاری و مسلم فی کتاب ابن ملک فی روایت کی گئی ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج پہنچا
تو ثنا کی اللہ تعالیٰ کی ساتھ ان کلمات کی التحیات و الصلوات و الطیبات پس فرمایا اللہ تعالیٰ فی السلام علیک یا اہل البیت و رحمت اللہ بک
پس یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم علینا و علی عباد اللہ الصالحین پس کہا جبریل نے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ تہی اور قید
صالح انیسوی الحالی کہ سلام کرنا ہمیں لایا ہی مفسد کو اور بندہ صلح وہ کی قائم ہو ساتھ حقوق اللہ تعالیٰ کی اور بندوں کی اور حضرت شیخ
عبد القادر جیلانی رح لی فرمایا ہی کہ صلح ایک حالت ہی کہ زوال ہو ارادہ اپنی کا اور قائم ہو مراد حق پر چاہی کہ ایسا رضی رضا اور غیبتی
والا امور اپنی کا طرف اللہ تعالیٰ کی ہو جیسی ہو کلمہ یا تہد وایہ کی و ریت جہا تہد ہلکے تہی جب تہد ہلکے تہی تہی ضرر و سب فائت نفسانی اور زما
کی تہن میں جو تہی و التحیات پڑھنی و دونوں معدون میں و وعدہ و وعید کا واجب اور وعدہ اخیر کا فرض و وعدہ و وعید عن عبد اللہ بن
عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التہجد کما یعلمنا السورۃ من القرآن فکان
یقول التحیات المبرکات اُصلوْتُ الصلوات علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلاَم علیک
و علی عباد اللہ الصالحین اُشہدُ ان لا الہ الا اللہ و اُشہدُ ان محمد رسول اللہ سر و اہ مسلم و کما اُحَدِثُ
فی الصَّحیحَین و لا فی الجمع بین الصَّحیحَین سلاَمٌ علیک و سلاَمٌ علیک یا غیری الف و لا یر و لکن سر و اہ
صاحب الجامع عن الترمذی نے اور روایت عبداللہ بن عباس سی کہ کہانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہانی ہلکے تہد سبکی
سکہانی ہلکے سورۃ قرآن سی چن کہنی یہ کہ عبادتیں منہ سی کہنی کی بابرکت اور بندگیان بدن کی اور بندگیان مال کی اللہ ہی ہی سلام ہو
نہی ہی نبی رحمت اللہ اور برکتیں و سکی سلام ہی ہم پر اور اور پر بندوں نیک بخت میں گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ زمین کوئی معبود و گواہی
دیتا ہوں میں یہ کہ محمد رسول خدا کی ہیں روایت کی یہ سلم فی اور زمین بانی میں صحیحین میں و صحیحین میں لفظ سلام علیک

پیش آیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اشارہ کرساتہ یکا ونگلی کی اشارہ کرساتہ یکا ونگلی کی روایت کی یہ ترمذی اور نسائی فی او بیہی لم
 دعوات کبیرین **ف** مراد شخص سے سعد بن ابی قاص صحابی بن جیسا کہ بودا و اور نسائی کی روایت میں آیا ہی مرعہ **و** عن
 ابن عمر قال سمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تجلس الرجل فی الصلوٰۃ وھو معتدل علی ایکہ رواہ احمد
 و ابو داؤد و فی روایت لہ ھذا ان تعبد الرجل علی ایکہ اذ انھض فی الصلوٰۃ اور روایت ہی ابن عمری کہ کہا منہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 یہ کہ بیٹھی آدمی نماز میں اور وہ تکیہ کر نیوالا ہوا بنی ہاتھ یعنی منہ فرمایا اس سے کہ شہد کی وقت زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھی یا اوٹھتی وقت
 ہاتھ زمین پر ٹیک کر اوٹھتی روایت کی یہ احمد اور بودا و فی اور ایک روایت بودا و کہ میں نے کہ منہ فرمایا حضرت نے یہ کہ ٹیک کر آدمی اپنی ہاتھ
 پر سبوت کر اوٹھتی نماز میں **ف** بیٹھ سجود وغیرہی جو اوٹھتی تو ہاتھ ٹیک کر نماز وہی یونہی اوٹھ کر اہوا م اعظم کا عمل سی پر ہی و امام
 شافعی کی ان ہاتھ ٹیک کر اوٹھتی ہیں سدا وکی یہ حدیث ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اعتقاد کیا یعنی ہاتھ ٹیک کر زمین پر اور ہمارے نزدیک یہ
 حدیث محمول ہے برابری کی حالت پر کہ حضرت بسبب کہ اس طرح سی آدمی ہی نہ کہ بلا عذر نہ **و** عن عبد اللہ بن مسعود
 قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الوضوءین اھو و لیکن کانہ علی الوضوء حتی یقوم رواہ الترمذی
 و ابو داؤد و النسائی اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود کی کہ ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چھ دو رکعتوں پہلی کی یعنی پہلی قعدی میں کہ شہد
 کی بیٹھی گویا کہ اوٹھ کر گرم کی بیٹھی والی ہی یہاں تک کہ کھڑی ہوتی روایت کی یہ ترمذی اور بودا و اور نسائی فی **ف** مراد یہ کہ پہلی
 قعد میں کہ بیٹھی ہی درود و نماز پڑھتی ہی التھیات پڑھتی ہی ہاتھ کھڑی ہی گرم پھر رزیا و بیٹھتے ہیں سکتا جلد اوٹھ کر اڑتا
 ہے **الفصل الثالث فی سیر عن** جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلینا التَّشَهُّدَ
 کَمَا یَعْلِنُ السُّورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ اللَّهُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحِمَتُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَشْهَدُ
 أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الْعَظِيمَ وَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّارِ رواہ النسائی
 روایت ہی جابر کی کہ ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہانی ہجو شہد کی کہانی ہجو سورۃ قرآن سی تینی اکی ہی الفاظ مختلف ہیں یہی
 کہ الفاظ قرآن کی مختلف ہیں باعتبار فزادہ کی چنانچہ اس روایت میں یوں ہی شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کی اور ساتھ توفیق اللہ کی بندگی
 منہ سی کہنی کی واسطی خدا ہی اور بندگی بدن کی اور بندگی مالک کی ہی اللہ ہی سلام ہی پھر سی نبی و رحمت اللہ کی اور کہتے
 او سکی سلام ہی ہم پر اور او پر بندوں نیک بخت اللہ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی جہود مگر اللہ گواہی دیتا ہوں یہ کہ خدا بندوں
 او کے اور جی ہو او سکی میں مانگتا ہوں میں لسی بہشت اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کی و منہ سی روایت یہ نسائی فی **و**
عن تافہم قال کان عبد اللہ بن عمر اذا جلس فی الصلوٰۃ وضع یدیک علی رُکبتیک و استأثر بإصبعہ
 و استجبھا بضمہ ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھما استلھما علی الشیطان من الحدید یلعن الشیطان
 رواہ احمد اور روایت ہی نافع سی کہ ہاتھ عبد اللہ بن عمر سبوت بیٹھی نماز میں کہتی دو وزن ہاتھ اپنی اوپر دو وزن کہتے اپنی
 کے اور اشارہ کرتی ساتھ ونگلی اپنی کی اور دیکھتی رہتی ونگلی کو یہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یہ بہت سخت ہی شیطان پر لوہی
 سے کہا او سکی مراد کہتی ہی حضرت ساتھ ضمیر ہی کی ونگلی شہادت کی یعنی اشارہ کرنا شہادہ کی ونگلی سی سخت تر ہی شیطان پر نیزہ وغیرہ

مارنی سی روایت کی یہ حدیث کی وجہ سے شریعت کی قطع ہو جاتی ہے واقع ہوئی مصلیٰ کی سی شریعت کے
 میں من و عن ابن مسعود کان یقول من الشہداء اخصاء الشہداء رواہ ابو داؤد و الترمذی و قال ہذا
 حدیث حسن غریب اور روایت بن ابی سعید کہ کہانت سی ہی اسے پڑھنا شہد کا روایت کی یہ ابو داؤد و ترمذی
 اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف جب ایک حالت میں فعل کو کسی کہانت یوں ہی تو وہی حکم اس قول و سکیلی ہی قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث مرفوعہ کی حکم میں ہی ہی مذہب ہی ہے جو محدثین و فقہاء کا مع + **باب الصلوٰۃ علی**
النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فضلہا باب ہی ہی بیان درود کی اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت و سکی کی ف
 صلوٰۃ کی معنی ہیں ماور زمت اور ہفتا اور درود حضرت پر بند و کی طرف سے طلب کرنا ہی رحمت گناہی ری تعالیٰ سی او کی لہو
 کردہ رحمت شامل ہو جلا ہی دنیا و آخرت کیلئے اور اللہ تعالیٰ فی امر کیا ہی بند و کو ساتھ صلوٰۃ و سلام پہنچنے کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 پر اس زمین یا یہاں الذین منوا صلوٰۃ علیہ وسلم تسلیم اور اجماع کیا ہی علماء فی اسے کہ یہ درود جو آپ کی لہی ہی پس بعضوں نے کہا ہی واجب
 ہی درود پہنچنا ہر بار کہ نام مبارک ہی اور بعضوں نے کہا ہی کیا فرض ہی تاکہ میں جیسی گواہی دینی ساتھ نبوۃ او کی کی اور زیادہ اسے
 اوسوں سنون و شہادہ سلام ہی ہی و قاضی ابوبکر نے کہا کہ فرض کیا اللہ تعالیٰ فی مومنوں پر کہ صلوٰۃ و سلام پہنچیں و سکی پیغمبر پر اور
 نہیں کیا و سکی ہی ہی ف معین ہی ہی کہ بیت کہا جاوی درود او غفلت کی جاوی اوسین بعضی علماء فی قول ول کو صحیحہ کہا ہی
 او شافعی نے فرض کہا ہی و سکو شہدین و رکعہ ہی علماء کی کہ یہ قول شافعی ہی شافعی ہی موافقت نہیں کی ہی و کی یہ اسکی کسی فی اور
 سہ ترمذی و صنیعی کہ یہ ہی کہنی بار ایک مجلس میں نام مبارک حضرت کا سنی تو ایک بار واجب ہوتا ہی درود پہنچا اور ہر بار سہ و تعالیٰ
 میں درود پہنچنا سنت ہی و اختلاف کیا ہی علماء فی کیا صلوٰۃ و سلام جائز ہی غیر انبیاء پر بالاستقلال یا نہیں فحنا نزدیک جہو کہ یہ ہی مخصوص ہی
 ساتھ انبیاء کی و شریعت میں ساتھ ہی سوا او کی اوسین بلکہ درود کی نام پر غفرہ اللہ و رحمۃ اللہ و رضی اللہ عنہ کہی و نقل کیا ہی طیبی کہ سوا
 انبیاء کی اوسوں پر درود پہنچنا خلاف اولیٰ کا ہی و بعضوں نے کہا ہی کہرام ہی یا مکروہ کہ است تحریر ہی تخریر ہی کرانتی او صحیحہ ہی ہی غیروہ
 او ملائکہ صلوٰۃ و سلام پہنچنا ابتدا و تہہ ہی ایسی کہ شعلہ ہی و را کی ساتھ درود پہنچنا جائز ہی جیسی کہین صلی اللہ علیہ وسلم و
 او صحیحہ ہی سلام و صلوات علیہ **الفصل الاول** فصل ہی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال لقینی کعب
 بن عجرۃ قال الا اهدیٰ لک ہدیۃ سمعنا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت بلی فاھدیٰ ہا
 فی فقال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ کیف الصلوٰۃ علیکم اھل البیت
 قال اللہ قد علمنا کیف نسلم علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی
 ابراہیم و آل ابراہیم اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم
 لک حمید و حمید مثنو علیہ الا ان مسلما لم یکن کر علی ابراہیم فی الموضعین
 روایت ہی عبد الرحمن بن ابی لیلی سی کہ کہ ملاقات کی محبی کعب بن عجرہ فی پس کہا کیا یہ بیچون میں واسطی تیری ایک تہہ اور کلام کہ سنت
 و سکو بنی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ مینی ہان بن بیچا و اس تہہ کو میری لہی پس کہا کعب نے پوچھا مینی مینی صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 و سکو بنی کہ مینی ہی صل خدا کسطر درود پہنچیں ہم آپ پر ہی اہل بیت نبوۃ کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ فی سکھائی ہو کو نفیت سلام پہنچنے کے

لڑایا کہو یا الہی رحمت پہنچ اور محمدؐ کی جیسے رحمت پہنچی تو نبی ابراہیمؑ پر اور آل ابراہیمؑ پر تحقیق تو تعریف کیا گیا ہی بزرگ یا الہی
 برکت پہنچ محمدؐ پر اور آل محمدؐ جیسی برکت پہنچی تو نبی ابراہیمؑ پر اور آل ابراہیمؑ پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کے یہ بخاری و مسلم نے مگر
 مسلم نے نہیں ذکر کیا علی ابراہیمؑ کو دونوں جگہ ف ک طرح درود پہنچیں ہم آپ پر حال اسکا یہی کہ اللہ تعالیٰ نے جو حکو فرمایا ہی پت درود اور سلام
 پہنچی کو تو کیفیت سلام پہنچنے کی یہی معلوم کی کہ آپؐ نے التحیات میں سکھائی اسلام علیک یا الہی پس رو دو کہو مگر یہی نہیں درود یہ جو کہا کہ اللہ نے
 سکھائی کیفیت سلام پہنچنے کی تو مراد یہ ہے کہ حضرتؐ کی زبانی تعلیم کروائی اوسکو تعلیم اللہ تعالیٰ کی اسلی کی کہ حضرتؐ کی تعلیم اللہ تعالیٰ ہی کی
 تعلیم ہی کیونکہ وہ احکام نہیں بیان کرتی تھی مگر ساتھ وحی کی اور آل محمدؐ پر آل محمدؐ پر آل محمدؐ کی ہی اور اسکی معنی تا بعد اسکی ہی الی میں اور
 بعضوں نے کہا کہ ہر مومن آل ہی و بعضوں نے کہا کہ ہر مومن متقی آل ہی و ظاہر یہ ہے کہ حدیث میں مراد آل ہی تا بعد ازین و بعضوں نے آل کو تفسیر
 کیا ہی ساتھ آل بیت کی یعنی وہ کہ جن پر صدقہ حرام ہی یعنی بنی ہاشم و آل فخر رازی نے کہا کہ اولیٰ ہے کہ آل بیت زواج اور اولاد حضرتؐ کی
 ہیں و حضرتؐ علیؑ ہی اصل و بن میں بسبب خلا و انکی ساتھ حضرتؐ خاتمہ رشکی و اس میں کہ حضرتؐ ابراہیمؑ صہی کا کہا اور بنی کا کیا اسکو
 کہ جلدی حضرتؐ کے بن و حکم کیا گیا ہی ساتھ متابعت و انکی رسول دین میں و برکت پہنچنے ہی ہمیشہ رکھہ اور ثابت رکھہ اوکی پس جو بزرگو
 کہ دی ہی تو نبی او کو اور مگر مسلم نے نہیں ذکر کیا علی ابراہیمؑ کو دونوں جگہ یعنی پہلی درود میں دوسرے میں الفاظ اوسکی یون میں کیا صلیت علی آل
 ابراہیمؑ اور کہا برکت علی آل ابراہیمؑ ص + و عن ابی حمید الشاعریؒ قال قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی علیک فقال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اللهم صل علی محمدؐ و آل محمدؐ و ذکرنا وجہ و ذکرنا بیتہ کما صلیت علی ابراہیمؑ و آل ابراہیمؑ و بارک علی محمدؐ و
 آل محمدؐ و ذکرنا بیتہ کما بارکت علی ابراہیمؑ انک حمیدٌ حمیدٌ مُتَّقٌ علیہ اور روایت ہی ابی حمید شاعریؒ نے کہا کہا
 صحابہؓ نے ہی رسول خداؐ کی طرح درود پہنچیں ہم آپ پر ہی یا رسول خداؐ علی اللہ علیہ وسلم نے کہو یا الہی رحمت پہنچ محمدؐ پر اور انکی بیویوں پر
 اور انکی اولاد پر جیسی رحمت پہنچی تو نبی ابراہیمؑ پر اور برکت پہنچ محمدؐ پر اور انکی بیویوں پر اور انکی اولاد پر جیسی برکت پہنچی تو نبی ابراہیمؑ پر
 تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کے یہ بخاری و مسلم نے و الفاظ صلوٰۃ کی مختلف الی ہیں و عربیہ بنا اون درود کا کہ اول حدیث
 میں کو یہی کافی ہی کہ اسمعنا من الشایخ و بعضی روایتوں میں جو ارجح ہے کہ نہج واقع ہوا ہی صحت کو نہیں پہنچا کذا قالوا اور
 بعضی محدثین نے کہا ہی کہ روایت زیادتی و ترجم علی محمدؐ و آل محمدؐ کہ تا نہج صلی ابراہیمؑ و علی آل ابراہیمؑ صحت حسن و اللہ تعالیٰ اعلم ثم ع
 و عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی واحدہ صلی اللہ علیہ عشر اربۃ عشر ملین
 اور روایت ہی ابی ہریرہؓ نے کہ کہا فرمایا رسول خداؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود پہنچا کہ ابراہیمؑ رحمت پہنچا اللہ اس پر دس بار روایت
 کے یہ مسلم نے ف دس چوبیس جگہ اس کی سو دین بن جابر باحسنہ فلہ عشرۃ امثالہا یعنی جو کوئی کرتا ہی ایک نیک پس و سکی پس اس
 برا بر او سکی ہی ع + الفصل الثانی فی فضل دوسری عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 من صلی علی صلوٰۃ واحدہ صلی اللہ علیہ عشر صلوٰۃ و خطبت عنہ عشر خطبات
 و سُرِفَتْ لَہُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ مَرَّۃً النَّسَائِیؒ روایت ہی انسؓ نے کہ کہا فرمایا رسول خداؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پہنچے درود
 ایک بار رحمت پہنچی گا اللہ اس پر دس چوبیس جگہ اس کی سو دین بن جابر باحسنہ فلہ عشرۃ امثالہا یعنی جو کوئی کرتا ہی ایک نیک پس و سکی پس اس
 قریب حق کی روایت کی یہ نسائی نے و عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولی الناس

کے کر فرمایا حضرت نے پس سجدہ کیا مینی واسطی اسکی انتہی کہا سخاوی نے کہ فعل کی یہ پہنچی فی بیچ خلافت کی حاکم سی اور کہا یہ حدیث صحیحہ ہی و نہیں جانتا میں بیچ سجدہ شکر کے کوئی حدیث صحیحہ اس سی و واسطی ہی طرف تعدد میں نہ۔ **و عن عمر بن الخطاب** قال ان الله عاء موقوفك بين السماء والأرض لا يصعد منه شيء حتى تضي على نبيك رواه الترمذي اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا تھیں دعا تیری رہتی ہی درمیان آسمان اور زمین کے نہیں چڑھتی اور میں نے کچھ یہاں ناک کر دو دیکھی تو اوپر نہی اپنی کی روایت کی یہ زندی فی **ف** سے قبولیت دعا کی موقوف ہی درود بھیجی پر اور درود خود مقبول ہی پھیل اور توسل واسطی دعا ہی مقبول ہوتی ہی سے موز سکین ہوئی است کہ در کعبہ رسیدہ دست در پامی کبوتر زدہ تاکہ رسیدہ اور حسن حصین میں ہی کہ کبھی شیخ ابوسلمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کہ جب مالکی تواسلہ تعالیٰ سی حاجت اپنی پر لبتا اگر ساتھ درود کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر دعا کر جو چاہے پھر ختم کر ساتھ درود کی اون پر اسلی کہ اللہ سبحانہ اپنی کرم سی قبول کرتا ہی دونوں درودوں کو اور وہ بزرگ تری ہی اس سی کہ چوڑی اوس دعا کو کہ درمیان اون دونوں کی ہی یعنی اوسکی کرم سی امید ہی کہ اون کی درمیان میں کی دعا قبول کر سی اور کہا طبیسی فی کہ احتمال ہی کہ یہ کلام حضرت عمر رضا کا ہو پس حدیث موقوف ہوگی یا یہ کہ کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اور صحیح یہ ہی کہ یہ موقوف ہی لیکن کہا ہی محققین فی علماء حدیث سی کہ مثال سکی راوی اپنی طرف سی نہیں کہہ سکتا ہے پس یہ مرفوع ہی حکما اور یہ مرفوع ہی روایت کی گئی ہی میں۔ **باب الدعاء في الشهد**

باب ہی بیچ دعا کی بیچ شہد کی سے بعد التحتیات اور درود کی کہ سنت ہی اوسوقت دعا کا کرنا اور فقہ کی کتابوں میں مذکور ہی کہ بعد پڑھنی التحتیات اور درود کے دعا کر سی جو کہ خوش آوی اوسکو لیکن مشابہ کلام لوگوں کی نہو مثلاً پون نکہی کہ یا اللہ رونی دی ہو کہ وغیرہ ذلک و بیچ باب شہد کے حدیث بن مسعود کی میں ہی گذرا کہ پھر اختیار کر سی دعا سی جو کہ خوش آوی اوسکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی دعائیں خاص ہی وارد ہوئی ہیں شہد میں پڑھنی کی لمی پس مراد دعاون خوش آئندہ سی یہی دعائیں کہ حضرت سی منقول ہوئیں ہوئیں حاصل یہ کہ چنگل مارنا ساتھ ان دعاون کی اولی اور فضل ہے کیونکہ جامع ہیں مقاصد دنیا اور آخرت کو جامع

الفصل الاول في فضل الدعاء عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرُ مَا تَسْتَغِيثُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنِّي إِذَا عَمِرْتُ مَحَدَّثْتُكَ فَكَذَبْتُ وَوَعَدْتُكَ فَكَخَفْتُ مُشْفِقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا ہی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا الگتی نماز میں یعنی بعد شہد کہتی یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری عذاب قبر سی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری فتنہ کانی و جہال کی سی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری فتنہ زندگی کی سی و فتنہ موت کی سی یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری گناہ سی اور قرض سی پس کہا واسطی اونکی ایک کہنی دعا نے بہت تعجب ہی پناہ مانگتا ہوتا اقرض سی پس فرمایا تحقیق جسوقت آدمی قرضدار ہوتا ہی بات کرتا ہی پس جوت بولتا ہی اور وعدہ کرتا ہی پس خلاف کرتا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** دجال اخیر زمانہ میں پیدا ہوگا اور دعویٰ خدائی کا کرے گا اور لوگوں کو گمراہ کرے گا اخیر کتاب میں ذکر اوسکا اور سچ دجال کو اسلی کہتی ہیں کہ ایک نگہ اسکے ملے ہوئے ہے

نہ کی یعنی کانا ہوگا یا مسوح ہوگا یعنی بعد ہوگا تمام پہلا بیون سی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نسب سچ اسلی ہی کہ اصل ہوگی مسیحی ہی محض
 مبارک کے زبان عبرانی میں یا سچ معنی میں بہت سیر کر نیو الابس لفظ مسیح دونوں براطلاق کیا جاتا ہی لیکن جب مسیح بولتی ہیں تو حضرت
 عیسیٰ مراد ہوتی ہیں اور جب ملعون مراد ہوتا ہی تو عقید کرتی ہیں تاہم دجال کی یعنی سچ دجال کہتی ہیں اور فتنہ زندگانی کا یہ ہی کہ
 گرفتار ہو بلا میں تاہم ہونی صبر اور رضا کی اور امور کہ باعث ہونے کے راہ راست ہوں اور فتنہ موت کا یہ ہی کہ شیطان وسوسہ ڈالی حالت
 نزع میں و سوال منکر نکیر کا اور عذاب قبر اور عذاب جہنمی کی اور لفظ ماتم یا تو مصدر ہی یعنی گناہ کرنا یا دوا کرنا باعث کا ہو اور آدمی جب
 قتل ہوتا ہی بات کرتا ہی یعنی تقصیر جو اسکی از میں ہوتی ہی زمانہ گذشتہ میں اسکی عذر کی تہتید میں جہت بولتا ہی اور وعدہ کرتا
 ہی اسکی اور کانا آئندہ میں پس خلاف کرتا ہی + ع + و عن ابی شریحہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
 قرع احدکم من الشہد الاخر فلیتعوذ باللہ من اربع عذاب جہنم و من عذاب القبر و من فتنہ الحیا والمات و من شہد المسیح الذ جال رواہ مسلم
 حدیثی احمد علیہ وسلم جہنم کفارغ ہو ایک بہتار النجیات پہلی سی پنجابی کہناہ بکوسی ساتھ اسکی چار چیزوں سی عذاب دوزخ
 سی اور عذاب قبر کی سی اور فتنہ زندگانی اور مرگی کی سی اور زبانی یہ دجال کی سی روایت کی یہ سلم فی ف بناہ بکوسی یعنی ہون
 ابی سلم فی اعوذک من عذاب جہنم ازک و عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمہم ہذا الدعاء کما
 السورۃ من القرآن یقول قولوا اللہم انی اعوذ بک من عذاب جہنم واعوذ بک من عذاب القبر
 واعوذ بک من فتنہ المسیح الذ جال واعوذ بک من فتنہ الحیا والمات رواہ مسلم
 رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی سکھاتی صحابہ اور اہل بیت کو یہ دعا
 جیسی سکھاتی سورہ قرآن کی فرمائی کہو یا الہی تحقیق میں بنا دما لگتا ہوں ساتھ تیری عذاب دوزخ کی سی اور بنا دما لگتا ہوں ساتھ تیری
 عذاب قبر کی سی اور بنا دما لگتا ہوں ساتھ تیری فتنہ کانی دجال کی سی اور بنا دما لگتا ہوں ساتھ تیری فتنہ زندگانی اور مرگی کی سی و ابی
 سلم فی و عن ابی بکر الصدیق قال قلت یا رسول اللہ علمنی دعاء ادعویہ فی صلاتی
 قال قل اللہم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً ولا یعفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرہ من عندک و ادخنی
 رکت انت الغفور الرحیم مستفق علیہ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضی کہ کہا کہ میں یا رسول اللہ سکھلاؤ
 بلوہ ما کو دعا لگوت ساتھ اسکی اپنی نماز میں یعنی بعد تہجد و درود کی فرما یا کہہ یا الہی تحقیق ظلم کیا میں نفس اپنی پر ظلم بہت و زمین
 اشتناک ہوں کو کوئی گرتو پس بخش مجکو بخشا خاص نزدیک ہی سی اور رحم کر مجھ تحقیق بخششی والا مہربان ہی روایت کی یہ نجاشی
 اور سلم فی لفظ کثیر اس روایت میں ساتھ ہی مثلاً کی ہی اور بعضی روایت سلم کی میں کبیر ساتھ ہی موصدہ کی آیا ہی
 پس کبھی کبھی کبیر اور کبھی کبیر + ع + و عن عامر بن سعید عن ابیہ قال کنت اری رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یسئلہ عن یمینہ وعن یشارہ حتی اری بیاض خذہ رواہ مسلم اور روایت
 ابی عمر بن سعدی نقل کی اسنی اپنی باپ سی کہ کہا تھا میں و کبیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سلام پیرنی دایم اور بائیں اپنی
 بیان تک دیکھتا میں سفیدی رخسارہ اسکی کی روایت کی یہ سلم فی یعنی چہرہ مبارک تانا پیرنی کہ رخسارہ منور معلوم

اور انکی کئی روایات ہیں جن میں سے کئی سلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ بیان تلک کہ وہ کہلاتی ہیں سفیدی بائیں رخسار کی روایت کی پہلے بوداؤ
اور ترمذی اور نسائی نے اور نیزہ کی کہ ترمذی نے حتیٰ یرمی بیاض خندہ اور روایت ابن ماجہ نے عمار بن یاسر سے بیاض ترمذی نے
تھیرمی بیاض خندہ نہیں نقل کیا ہے دونوں جامی ہی قدر کہا کان سلیم من مینہ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ و عن سارہ اسلام علیکم ورحمۃ
اللہ علیہما ورحمۃ اللہ علیہما کہ ابن ماجہ نے ہی ساری حدیث روایت کی ہے بعض اسکی مانند ترمذی کی ہے + **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ**
مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ أَنْصَرِافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَوَاتِهِ إِلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ إِلَى
مُحْجَرَتِهِ رَوَاهُ فِي تَرْغِيبِ السُّعَدِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود کی کہ کہا تھا بہت پہر نمازی صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز اپنے
سے جانب بائیں کے طرف مجرہ دہنی کی روایت کی ہے شرح السنین **ف** دروازہ مجرہ مبارک کا ہر طرف سجد کی بائیں طرف
محراب کی پس وہ پہر تہی بائیں جانب ہی اور داخل ہوتی تھی مجرہ دہنی میں ہے + **وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ**
أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيُ إِلَّا مِمَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ حَتَّى
يُخَوِّقَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ عَطَاءُ الْحَرَّاسِيُّ لَمْ يُدْرِكْ الْمَغْرِبَ
اور روایت ہی عطاء خراسانی سے اون نے نقل کی ہے وہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز پہر ہی امام اس جگہ نماز
پڑھ چکا ہے اور میں یہاں تلک کہ سرک جاؤی روایت کی ہے بوداؤ دہنی اور کہا بوداؤ دہنی کہ عطاء خراسانی نے نہیں ملاقات کی غیر
سے یعنی پس یہ حدیث منقطع ہے **ف** یعنی جہاں فرض نہیں ہے وہی ان سنت نہ پڑھی بلکہ حکمہ بدل کر اور جامی پڑھی اور یہ
حکم خاص امام ہی کی ہے نہیں ہے بلکہ سب سے بولن کی ایسی ہی ہے اور منہ اس کی سلی کہا کہ تا آنکہ وہ جگہاں کسی کہ مسئلہ بہر زمانہ
فرض ہی میں ہیں یا اس ای کہ دونوں بلکہ گواہی دین قیامت کو اسکی طاقت کی کذا ذکر الشیخ شرح اور ملا علی رح نے کہا ہے کہ کہا
ہی بعضوں نے کہ یہ حکم اون نماز میں ہی کہ بعد اذکی سنتیں تہیں مل و جنگی بعد سنت تہیں ہی مانند صید و عصر کی یہ حکم نہیں اور بعضوں
نے کہا ہے کہ یہ حکم نہ زون میں **وَعَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَضَهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ**
وَهُمْ أَنْ يَتَصَرَّفُوا قَبْلَ أَنْصَرِافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی اس کی کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم رغبت لاتی تھی صحابہ کو نماز پڑھنی پر اور منہ کیا او کو یہ کہ پیرین وہ پہلے پہر ہی حضرت کی نمازی روایت کی ہے
بوداؤ دہنی **ف** رغبت لاتی نماز پڑھنی تاکہ کرتی اور رغبت دلاتی ملازمہ نماز جماعت کی یہ اسطابق نماز پڑھنے فرمایا کہ پہلے حضرت
سے نمازی نہ پیرین تار و دعوت رہتی میں مل جاوین جیسک اور حدیث میں مذکور حضرت اور لوگ نہیں رہتی تھی جہاں تلک کہ نماز پڑھ
پہلے جاتی تہیں پہر وہی حضرت اور لوگ حضور میں نہ تہیں ہوگی اور احتمال ہے کہ مراد پہر ہی سے اوٹھ کھڑی رہنا مسبوق کا ہی پہلے
سلام امام کی پس یہ حرام ہی ہے ہی نزدیکیہ + **الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي صَلَاتِهِ عَنْ** شداد بن اوس
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الشَّكَّ الْأَكْبَرَ
وَالْعِزِّ الْأَكْبَرَ عَلَى الرَّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا
وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ رَوَاهُ الشَّكَّ
وَدَوَّيْ أَخْبَرَهُ روایت ہی شداد بن اوس کی کہ کہا نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سے یہ

تشفیع کی باہمی سمجھ میں لکھنا ہونے جتنی ثابت ہونا دین کی مقدمہ میں اور قصد کرنا ہدایت پر اور انگنا ہونے جتنی شکر نعمت تیر کا اور خوبی
بندگی تیری کی اور انگنا ہونے جتنی دل سالو اور زبان سچی اور انگنا ہونے جتنی پہلائی جو کہ جانتا ہی تو اور پناہ مانگنا ہونے ساتھ تیری برائی
اور چیز کی سی کہ جانتا ہی تو جو جہش انگنا ہونے جتنی اٹھائی دن گنا ہونے کی کہ جانتا ہی تو روایت کی یہ نسانی فی اور روایت کی احمدی مانند
اسکی فت قصد کرنا ہدایت پر یعنی لازم کروں ہدایت کو اور ہمیشہ ہدایت پر رہوں اور انگنا ہونے شکر نعمت تیر کا یعنی توفیق ہو کہ صرف کروں
نعمت کو تیری طاعت میں مین قائم رہوں تیری حکم کو پادریچون منہی چیزوں سے اور خوبی عبادۃ تیر کی یعنی ادا کروں و سکوا ساتھ بشرط
اور ان کا ان او سکی کی اور قاسب سلیم یعنی پاک بری عقیدوں سے و ذیل کرنی سے خواہشوں انسانی پر اور خالی ہو ماسوی مددی و اسالک
من خیر ما تعلم انما کا اس طلب میں موصول ہی یا موصولہ اور عالم محذوف ہی اور من زادہ ہی یا بانیہ اور میں محذوف ہی تقدیر اسکی یوں
ہی سالک شہادہ و غیرہ عالم یعنی انگنا ہونے میں تیری ایک چیز کو دہی جو کہ جانتا ہی تو کہ وہی ہی نہ جو کہ میں اچھی جانتا ہوں اسلی کہ بندہ
ایک چیز کو اچھا جانتا ہی و نفس الامر میں وہی جوتی ہی یہ دعا حضرت بنی اقلیم سے لے لی کی ہی کہ یوں کیا کریں الا حضرت کو سبیلان
حاصل تین اور بڑائیوں سے محفوظ رہی و گناہ اگلی پہلی جتنی گئی ہی و عن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول فی صلوٰتہ بعد الشہد احسن الکلام کلام اللہ احسن الہدیٰ ہدیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
رواہ النسائی اور روایت بنی کہ ہاتھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ایسی نماز میں بعد احتیات کی بہترین کلاموں کلام انسانی و بہترین
طریقہ کا طریقت محمد کا ہی روایت کی یہ نسانی فی و عن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الصلوٰۃ
تسلیما یتلقا وجہہ ثم یقول انی الشوق الایمن شیعار و اہ الترمذی اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ ہاتھی رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سلام پہیرے نماز میں ایک سلام سامنی منافی کی کہ جبکہ طرف دائیں جانب کی تہوڑا سا روایت کی یہ ترمذی فی و یعنی
ابتداء سلام کی قبل رخ کرتی پہر و میان سلام میں کہہ دین طرف مائل چو ایسا کہ سفیدی رخسارہ مبارک کی معلوم ہوتی جیسک پہلی روایتوں
میں گذرا اور تمام کرتی سلام کو امام مالک کی مذہب میں ایک ہی سلام ہی بنظر ظاہر اس حدیث کی و ثقیون امام اور اور علماء اقل و سلاموں
کے میں اٹھائی دار و جوتی بہت حدیثوں کی اس باب میں درنا و ایل حدیث کی یہی کہ چاکر کہتی ہی ایک سلام اور دوسرا پہلی سے بندہ
ع و عن سمرۃ قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نؤذ علی الاقام و نختاب وان یسلم بعضنا
علی بعض رواہ ابوداؤد اور روایت ہی سمرۃ ہی کہ ہاتھ رکھ کر یا ہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یہ کہ نیت کرین ہم
وقت سلام پہیرے کی جواب سلام امام کی کی اور یہ کہ نیت کرین ہم آپس میں اور یہ کہ سلام کری بعض ہم میں بعض کو روایت کی یہ
ابوداؤد فی و نیت کرین ہم یعنی مقتدی جو سلام پہیرے نیت کرین کہ امام کی سلام کا جواب دیتی ہیں جو کہ امام کی دائیں طرف
ہوں دوسری سلام میں نیت جواب کی کرین اور جو کہ بائیں طرف ہوں پہلی سلام میں نیت کرین اور جو کہ مقابل امام کی ہوں دونوں
سلاموں میں نیت کرین و اس سے معلوم ہوا کہ امام کو ہی سلام پہیرے ہی نیت کرنی چاہی کہ مقتدیوں پر سلام کرنا ہوں ہر
محبت کرین ہم آپس میں یعنی نمازیوں سے و تمام مومنوں سے محبت کرین و خوش خلقی سے پیش آویں گی اسکی فرمایا کہ سلام پہیرے میں چو
نماز کی آپس میں ایک دوسرے کی ہی نیت کرین یعنی دائیں طرف میں انین طرف والوں کی او بائیں طرف میں بائیں طرف والوں کی نیت
کری اور ہر نماز کو دو وزن سلاموں میں نیت ملا لگا کی کہ فی چاہی کہ یہی حدیثوں میں باہمی کہہ ہی بعض علماء ہمارے ہی کہ صحیحہ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَسَمَّ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مَقْدَارَ مَا يَقُولُ
اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ رواه مسلم **وَرَوَاهُ** **مُسْلِمٌ** **وَرَوَاهُ** **مُسْلِمٌ** **وَرَوَاهُ** **مُسْلِمٌ**
 سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سلام پیریں میں بیٹھتے مگر خدا راوی چیز کی کہ کہتی یا الہی تو ہی سالام یعنی سب عیبوں سے اور تجھی
 سے ہی سلامتی یعنی بندوں کی سیلانیوں سے بابرکت ہی تو ہی صاحب برکت کی اور تجھ سے کہ روایت کی یہ سلامتی **ف** یعنی حق بنانے کو
 بعد سنتیں ہیں اور مکی سلام کی بعد نہیں بیٹھتی مگر اس قدر کہ زمین جہد عاثرہ میں اور بنانے زون کی بعد سنتیں بیٹھیں مثل صبیہ کی اور عہد کی تائید
 جو ان ہی بیٹھنا حضرت کا زیادہ اس سے اور سب سے اور غلبہ فتنہ بیکار و اس عاثرہ جو الیک جمع السلام فیما بنا بالسلام
 اور خلنا دار السلام زیادہ کیا ہی میں نہیں ہی صل اس کی یعنی حد تک بت زمین اور ایک توجیہ نہ بیٹھنے کی یہی کہ یہ حد تک نماز نہ بیٹھتی جو
 مگر خدا کر زمین یہ دعا نہیں یا نہ بیٹھتی ہی بیٹھتی احیاناً مگر اس قدر کہ وہ لا انا ہی **وَعَنْ** **تَوْكَانَ** **قَالَ** **كَانَ** **رَسُولُ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ
تَبَارَكَ تَبَارَكَ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ رواه مسلم **وَرَوَاهُ** **مُسْلِمٌ** **وَرَوَاهُ** **مُسْلِمٌ** **وَرَوَاهُ** **مُسْلِمٌ**
 نماز ان ہی سے متغیر کرنے میں بار اور کہتی یا الہی تو ہی سلام اور تجھی سے ہی سلامتی بابرکت ہی تو ہی صاحب برکت کی اور تجھ سے کہ
 روایت کی یہ سلامتی **ف** استغفار راقی تین بار یعنی کہتی استغفر اللہ تین بار اور بعضی روایتوں میں یا ہی کہتی تین بار استغفر اللہ
الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَبْدُ وَالْتَّوْبَةُ إِلَيْهِ **وَعَنْ** **الْبَغِيضَةِ** **بْنِ** **شُعْبَةَ** **أَنَّ** **السَّيِّ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
كَانَ يَقُولُ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَيَاةُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَنَاجِيَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مَنَاجِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُكَ الْجَدُّ مِنْكَ الْجَدُّ مُتَّفِقٌ عَلَيْكَ
 اور روایت ہی غیر بن تہیسی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی جی ہر نماز فرض کی نہیں کوئی معبود مگر اللہ کیلانیہن کوئی شریک
 اور سکا اور ہی کی ہی ہی اور شاعر اور ایسی کی ہی ہی تعریف و دو چیز بقا ہی یا الہی نہیں کوئی مانع و اعلیٰ و جبر کی کہ وہی تو اور
 نہیں کوئی دینی والا اور چیز کو مانع کی کوئی اور نہیں فائدہ دیتی و دہندہ کو خدا ب تیریں دولت مند ہی روایت کی یہ بخاری و مسلم **ف**
 بنا یا تھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات اور اور اذکار کہ بیٹھنے میں ہی زمین پر بیٹھتی ہی اور کہتا ہی علماء ہی کہ بعضی اوقات حضرت
 سلام پیریں اور اوپر کہہ ہی کوئی بغیر اس کی کہ کہہ زمین اور بعضی اوقات یہ ذکر کل یا افضل میں ہی زمین پر بیٹھتی اور بعضوں میں بیچ بیچ ترتیب
 پر بیٹھتی کہتا ہی کہ اول استغفار کی بعد اس کی اللہ انت السلام بعد اس کی لا الہ الا اللہ وحدہ آخر تک پر ہی اور اور اذکار اور وعائیں
 بہت ہیں کہ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہیں روایت میں یا ہی کہ اور اور بعد نماز کی بیٹھتی ہی اور بعد ہی ہی مراد نہیں ہی کہ متصل فضرر
 کے پر ہی بلکہ اگر بعد سنتوں کی پر ہی تو ہی بعد ہی پر بنا کہ لا و بگا **وَعَنْ** **عَبْدِ** **اللَّهِ** **بْنِ** **الْحَكِيمِ** **قَالَ** **كَانَ** **رَسُولُ** **اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَسَمَّ يَقُولُ بِصَوْتِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَيَاةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ
لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَخُلِصِينَ لَهُ الدِّينَ **و**
لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ رواه مسلم **وَرَوَاهُ** **مُسْلِمٌ** **وَرَوَاهُ** **مُسْلِمٌ** **وَرَوَاهُ** **مُسْلِمٌ**
 سے روایت ہے عبد اللہ بن زبیر کی کہتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم جو وقت کہ سلام پہنچے نماز اپنی سی کہتی ساتھ آواز بلند کی نہیں کوئی مجبور مگر اللہ کیلئے نہیں کوئی شریک و سکا اویسی کی لمبی ہی بادشاہت اور اویسی کی لمبی ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہیں بازگشت گناہوں سی اور نہیں قوت عبادت پر مگر ساتھ صلہ کے نہیں کوئی مجبور مگر صلہ اور نہیں عبادت کرنی ہم مارو سیکو اویسی کی ہی نعمت یعنی سب نعمتیں دسی کی طرف سی مین در اویسی کی لمبی ہے بزرگی اور اویسی کی لمبی ہی تعریف نیک نہیں کوئی مجبور مگر اللہ خالص کن والی مین ہم واسطی و سکی جنگی کو اگر یہ مکر وہ کہیں کا فریاد کے یہ سلام فی ف یہ کلمہ ہی حضرت پکا کر پڑھتی ہی واسطی تعلیم است کی اور نووی فی کتاب مہذب مین لکھا ہی کہ افضل سبکی پڑھنا ہر دینہ اس عمار کی اور سوا اسکی کے خواہ امام ہو یا منفرد مگر یہ کہ حاجت ہو دسی ساتھ تعلیم سبکی تو پکا کر پڑھ ہی اور اسی پر عمل کیا گیا ہی پکا کر پڑھنا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسکو اور بعد اسکی کر یاد ہوا لوگوں کو جبکہ پڑھنا افضل ہی ہوتا ہے ۔۔۔

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ كَلْبٍ كَعَلِمَ نَبِيَّهُ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهَذِهِ دُبُورِ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْزَاقِ ذُلِّ الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاهِ الْبُخَارِ اور روایت

ہی سعدی یہ کہ سعدی تعلیم کرتی اپنی اولاد کو دینہ الفاظ اور کہتی کہ تحقیق فیہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی بناہ پڑا فی ساتھ ان لفظوں کے پیچھے نازکی یا الہی تحقیق مین بناہ پڑتا ہوں ساتھ تیری نام دیسی اور بناہ پڑتا ہوں ساتھ تیری خلی سی اور بناہ پڑتا ہوں ساتھ تیرے ہا کارہ عمر سی اور بناہ پڑتا ہوں ساتھ تیری فتنہ دنیا کی سی اور عذاب قبر کی سی مین جو چیز مین کہ سبب عذاب قبر کی مین روایت کی ہر بخار میں نفوس مراد بن سی یہاں نہ جبر و کنا طاعت پر ہی اور داخل سی یہی کہ نہ نفع و نہ خیر و نہ مال کی یا عالم کے باخیر خواہی کی وغیرہ پاک اور پاک رہ عمر یہی کہ عقل مین غفل اور انا و سی اور انا و نہ ضعیف ہو جاوین ایسی عمر سی بناہ مانگی اس لیے کہ قصور عمر سی یہی کہ شکر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اچھی طرح ادا کر سی اور ایسی عمر مین یہ غرض فوت ہوتی ہی ۔۔۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ أَفَلَا عَلِمَ شَيْئًا تَذَكَّرُونَ بِهِ مِنْ سَبَقِكُمْ وَتَسْبِقُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مِنْ صَنَعَةٍ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالَ الْوَيْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَشِيرٌ وَنَكِيرٌ وَتَحْدِثُونَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً قَالَ أَبُو صَالِحٍ قَرَجَ فَقَرَأَ الْمُهَجَّرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا سَمِعَ رِجَالُ الْأُمَوِ الْبِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَضَّلَ اللَّهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ لِسَانٍ مُتَقِنٍ عَلَيْكَ وَلَيْسَ لِي صَالِحٌ إِلَّا خَيْرُهُ إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَغَارِيِّ تَسْبِحُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُونَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا مَبْدَلُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق فیہ مہاجرین الی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سے

لکھا اور نہیں فی تحقیق لی گئی دولت والی دینی بلند مین ثواب و قرب و رضای حق اور نعمت بیستگی کی کہ نعمت بہشت کی سبب

ایسی ہی بادشاہتِ رومی کی دلی ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی بخشی جاوین کی گناہ اوکی اگرچہ ہوں مانند چاک دریا کی یعنی بہت روایت کہ یہ سلم فی وقت بعضی وایتوں میں بعد ولادت کی بھی ویت و بعضی میں بید و اخیر ہی زیادہ آیا ہی و یہ کلمات نماز کی بھی یہی جالی میں عدد انکی مختلف آئی ہیں کہی حضرت کس طرح پڑھتی ہی کہی کس طرح انین ہی کس طرح پڑھتا ہی سنت و اہو جانیگی اور کہا ہی حافظ زین عراقی فی کرمہ سب سے ہی ہین و جو زیادہ ہین ہین و پسندیدہ ترین طرف اللہ تعالیٰ کی و زنا بت ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گنتی ہی تسبیح کو ساتھ دینی باہیکہ او آیا ہی کفرمایا حضرت فی شمار کو ساتھ و تکلیف کی سلی کی و بوجہ چاہی و نیکی اور طلب گویائی کی کی جاوین گے و صحابی کچھور کی گھلیوں پر ہی پڑھنا ثابت ہوتا ہل فضل تکلیفوں پر ہی پڑھنا ہی و جازر گھلیوں وغیرہ پر ہی ہر ع + ع + ع + ع

الفصل الثانی فصل دوم عن ابی امامۃ قال قیل یارسول اللہ ائی الدعاء اسمع قال جو فی اللیل لا یخلف ودبر الصلوات المکتوبات سرفاۃ الترمذی روایت ہی بی امامہ کی کہہ عرض کیا گیا یا رسول صدکون سی وقت دعا بہت قبول ہوتی ہی فرمایا در بیان اتین کہ جانب خیمین ہی یعنی سحر کی وقت و فرض نماز کی بھی روایت کی یہ ترمذی ہی **وعن** عقیبۃ بن عامر قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرأ بالمعوذۃ انت فی دبر کل صلوۃ مرواۃ احمد و ابو داؤد و النسائی و البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی عقیبۃ بن عامر ہی کہہ حکم کیا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یہ کہ پڑھوں میں معوذات بھی ہر نماز کی روایت کی یہ احمد و ابو داؤد و النسائی ہی او ہر معوذت کبیر میں ف معوذات و معوذتین ہین کہ جنکی سری بالفاظ خود کا ہی یعنی قل عوذ برب الغلق او قل عوذ برب الناس او راعظ معوذات کا جمع اسلی لاسی کر اقل جمع و ہین و بعضوں فی کہا ہی قل ہو اللہ و قلیا ہی معوذات میں داخل میں تعلیمات ہی قل عوذ برب الغلق او راعظ عوذ برب الناس کو غلبہ دیکر کل کو تعبیر معوذات کر کیا اگرچہ اون دو میں لفظ عوذ کا نہیں ہے پس موجب عقل کے چار سورعین پڑھنی فرمایا قل یا او قل ہو اللہ او قل عوذ برب الغلق او قل عوذ برب الناس + ع + ع + ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اقعدم مع قوم یدکرون اللہ کمن صلوۃ الغداۃ حتی تظلم الشمس احب الی من اعتق اربعۃ من ولید سمعیل وکان اقعدم مع قوم یدکرون اللہ من صلوۃ العصر الی ان تغرب الشمس احب الی من ان اعتق اربعۃ **مرواۃ** ابو داؤد

اور روایت ہی انس ہی کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی البیت بیٹنا میرا ساتھ ایک قوم کی کیا دکرین صد کو وقت عقیقہ آفتاب نکلنے تک بہت بہتر ہی نزد یک میری س سی کر آزا و کروان میں جا غلام اولاد حضرت اسمعیل کی ہی و البتہ بیٹنا میرا ساتھ اس قوم کی کیا دکرین صد کو وقت نماز عصر کی ہی آفتاب غروب ہونی تک بہت بہتر نزد یک میری اس سی کر آزا و کروان جا غلام روایت کی یہ ابو داؤد فی ف ظاہر یہی کہ اخیر میں ہی جا غلام اولاد حضرت اسمعیل کی ہی مراد ہوں و احتمال یہی کہ مطلق ہوں او تخصیص ولا حضرت اسمعیل کی اسلی ہی کہ فضل عرب کی ہین و حضرت وکی اولاد میں ہین + ع + ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الفجر فی جماعۃ ثم قعد یدکر اللہ حتی تظلم الشمس صلی رکعتین کانت لہ کاجر حجه و عمرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تامۃ تامۃ تامۃ رواۃ الترمذی اور روایت ہی انس کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص نماز پڑھتی فجر کی جماعت میں پڑھتی یا دکر سی صد کو آفتاب نکلنے تک پڑھتی

ع و عن زید بن ثابت قال امرنا ان نستحب في ذر كل صلوة ثلثا و ثلثين و ثلثا و ثلثين و ثلثين
 از بعد از ثلثین کافی رجل و الثامن الا تضار فقل له امرکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تستحبوا
 في ذر كل صلوة كذا وكذا قال الا تضار في منامه نعم قال فاجعلوها خمساً و عشرين خمساً و عشرين
 و اجعلوا في التهليل فلما اصبح عند اعلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبره فقال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فافعلوا رواه احمد و النسائی و الدارمی اور روایت بن یزید بن ابی بنی کہ حکم گوی گوی
 یہ کہ تسبیح کرین ہر نماز کی تینتیس بار اور بعد کہ تینتیس بار اور بعد کہ تینتیس بار پس کیا ایک شخص فی انصار میں سی خواہ میں
 ایک فرشتی کو پس کہا اوس فرشتی فی اوسکو کہ کیا حکم کیا ہی تم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی یہ کہ تسبیح کر چوبی ہر نماز کی اتنی اور اتنی کہا انصار
 نے اپنی خواہ میں کہ ان کہا اوس فرشتی فی کہ قرار دان تینون کلمات کو چوبیس چوبیس بار اور داخل کرو اوسین لا الہ الا اللہ چوبیس بار پس تا کہ
 سوا کی پوری ہو جاوے پس جب صبح ہوئی آیا وہ انصار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پہنچے حضرت کہیں فرمایا رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم فی پس عمل کرو با سبطر روایت کی یہ احمد و نسائی اور دارمی فی ف پس کرو تم اسبطر شاید مراد یہی کہ اس طرح
 ہے ہر نماز کے بعد یہ سبب تقریر حضرت کی ایک جو ذکر سی ہوا اور اگر آنحضرت تقریر کرتی تراخا بحت نہوتا مدح و عن علی
 قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اعداء هذا المعتبر یقول من قرأ آية الكرسي في
 ذر كل صلوة لم يمتعه من دخول الجنة الا الموت ومن قرأها حين يأخذ مضجعه آمنه الله
 علی داره و دار جاره و اهل ذر و ذر حوله رواه البیهقی فی شعب الایمان و قال اسنادہ ضعیف
 اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ اسناد میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم و بر لکڑیوں اس منبر کی یعنی منبر پر فرمائی ہی جو کہ پڑھی
 اگر کسی چوبی ہر نماز کی نہیں منع کرتی اوسکو داخل ہونی بہشت کی سی مگر موت و جو پڑھی و سکو اوسوقت کے جاوے خواجہ ایمن بن اس بن
 ہے اوسکو اوسکی گہ پر اور اوسکی ہمسایہ کو یعنی جو کہہ کہ اوسکی گہ سی ملی ہوئی ہیں و کہنی گہ گرد اوسکی یعنی اگر چہ اوسکی گہ سی ملی ہو
 ہون روایت کی یہ بیہقی فی شعب الایمان بیان ہیں و کہا کہ ہند و سکی ضعیف ہی ف اول مضمون حدیث کی بظاہر میں کیا نکالے اور دہوتا
 ہے کہ موت مانع دخول بہشت کی نہیں ہی بلکہ بیچانی والی ہی بہشت میں ظاہر میں معلوم ہوتا ہی کہ یون کہتی لا احوۃ الاہلیہ کہ حیرۃ مانع دخول
 بہشت کی ہی کہ اس عالم میں آدمی یا بند اوسکا ہی جواب لکھا یہی کہ موت پر وہ در میان و سکی و در میان دخول بہشت کی پس جب فی موت
 اور ہو چکی حاصل ہوتا ہی دخول بہشت کا کذا ذکر الطیبی اومضی کہتی ہیں کہ مراد موت سی ہونا بندہ کا قبر میں ہی پہلی اوہنی کی جب انہی کا
 قبر سی جاوے گا بہشت میں بلا توقف و رہے حدیث اگر یہ ضعیف ہی لیکن فضائل اعمال میں عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہی و راول جلد
 کا نسائی اور ابن حبان و طبرانی ہی روایت کیا ہی و لکیر روایت میں فل ہوا ہی اوسکی ساتھ پڑھنی آئی سی + + + +
 وعن عبد الرحمن بن عوف عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال قبل ان يتصرف ويشتق رجله
 من صلوة للغرب والضحى لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يبداه الخير يعني ويمنيت
 وهو على كل شيء قدير عشر مرات كتب له بكل واحدة عشر حسنة ومحبت عنه عشر سيئة است
 و دفع له عشر درجات و كانت له حوزة من كل مكر و و حوزة من الشيطان الرجيم و لم يجعل

لَذَنْبٍ أَنْ يُذِلَّ لَهُ إِلَّا الشِّرْكَ وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا إِلَّا رَجُلًا يُفْضِلُهُ يَقُولُ أَفْضَلُ مِمَّا قَالُوا رَوَاهُ
 أَحْمَدُ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَوْلُهُ إِلَّا الشِّرْكَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا
 بَيْتَهُ الْخَيْرُ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ — اور روایت عبد الرحمن
 بن غنم سی اور ان فی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت یا حضرت فی جو شخص کر کہی پہلی پہلی کی جائے نمازی و پہلی موڑنی یا نون بنی کی نماز
 مغرب و صبح یعنی جیسا کہ پہلے ہی میں بتا ہی اسی جیسے پر پہلی بعد مغرب و صبح کی یہ کلمہ کہ نہیں کوئی مہجور و کراہہ الیہا نہیں کوئی
 شریک و سوا کیسی ہی بادشاہت و راجہ کیسی ہی تعریف و سبکی یا تہمین ہی بیداری و زندہ کرنا ہی اور مارتا ہی و روہ ہر چیز پر
 قادی ہی دمن لای جاتی ہی واسطی و سکی ساتھ ہر ایک کی دس نیکیاں اور دس جاتی ہیں اس دس نیکیاں اور تہمین جاتی ہیں
 واسطی و سکی دس کتب اور زون بن یہ کلمات واسطی و سکی ان ہر دس چیز سی اور پتا شیطان راندی ہوئی سی اور نہیں پہنچتا واسطی
 کی گناہ کی یہ کہ ہلاک کر سی اور سکو یعنی سبب قتل یا مغفرت کر دگا کی گھر کر یعنی اگر شرک کر گیا نہیں بخشا جاتی گا اور ہوگا بہتر
 ہو گا ان کی روئی عمل کی مگر وہ شخص کر زیادہ ہو وی اس کی زیادہ کہی و چیز سی کہ کہا اوسنی روایت کی یہ احمد فی اور روایت کی
 ترمذی فی مانند سکی ابو ذری تا قول وکی الا الشِّرْكَ وَنَهْنِ ذُرْكَ مَا مَغْرِبَ کا اور نہ لفظ مبدہ اخیر کا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب
 وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعَثًا قَبْلَ بَعَثِهِمْ غَنَائِمَ كَثِيرَةً وَأَسْرَعُوا الرِّجْعَةَ
 فَقَالَ رَجُلٌ مِثْلَهُ يَخْرُجُ كَمَا رَأَيْتَ كَيْتَا أَسْرَعَ رَجْعَهُ وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هَذَا الْبَعَثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلُ غَنِيمَةً وَأَفْضَلُ رَجْعَةً قَوْمًا شَهِدُوا
 صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَسَّوْا بَيْنَ كُرُونِ اللَّهِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولَئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً
 رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حَمْدٍ الرَّادِيُّ هُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ —
 اور روایت ہی عبد بن خطاب سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جی فوج طرف ملک نجد کی میں غنیمت بہت و صبح کی
 او ہون فی پہلی میں یعنی طرف مدینہ کی پس کہا ایک شخص فی ہم میں سی کہ نہ نکلا تا نہیں کہی کہی کوئی فوج کہ جلد ہو پہلی میں و زیادہ
 ہو غنیمت میں اس فوج سی پہلی یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کیا نہ تلافی میں ملک ایک قوم کہ زیادہ غنیمت میں و زیادہ ہو چھ نہیں ملا
 کہتا ہوں میں وہ قوم کہ حاضر ہوئی نماز صبح میں پہلی پہلی ملا کرتی رہی اللہ کو بیان تاک کہ نکلا آفتاب پس یہ لوگ میں بہت جلد پہنچیں
 اور زیادہ غنیمت میں روایت کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور حماد بن حمید راوی وہ ضعیف ہی حدیث کی نقل کرنے
 میں ف یعنی اون لوگوں کو مثل دنیا یا تہ لگی اور وفانی ہی اور انکو ملا ہو رہی بر میں بہت نرا بقی کا اور وہ باقی ہی جیسا کہ
 فرما یا اللہ تعالیٰ فی ما عندکم فیغفر ما عند الصداق یعنی جو کچھ تمہاری پاس فانی ہی اور جو اللہ کی پاس ہی پس یہ ہر دو افضل
 اوسنی غنیمت میں اور پہلے جلدی اوسنی + باب مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ
 وَمَا يَبَاحُ مِنْهُ اب ہی چچ بیان او چیز کی کہ نہیں جائز کرنا اسکا نماز میں اور او چیز کی کہ جائز ہی نماز میں ف میں
 اس باب میں مکروہات اور فسادات اور مباحات نماز کی مذکور ہیں + ع + الْفَضْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی
 عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيَّنَّا أَنَا أَصْلَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہنا حرام ہی نماز میں اور عند نماز کا ہی اور حضرتؑ فی اوس شخص کو نماز کی پیروی کا حکم سلیبی کیا کہ وہ جاہل تھا اور نہ سنا تھا کہ کلام کرنا نماز میں
 منسوخ ہوا اور کہا اوس میں فی کتب کتب میں ہی چمکسا سد باطل ہوتی ہی نماز اوسکی سلیبی کی خطاب کیا اوسکو اور اگر کسی رحمہ اللہ نہیں باطل
 ہوتی اور کہا ابن ہمام فی اگر کسی نے اپنے آپ کو سلیبی کر لیا کہ میں نہیں فاسد ہوتی ہی سببی جیسی اللہ کی کہنی میں نہیں فاسد ہوتی اور نہیں لاف
 ہستہ امین باتوں و میوں کی سی سلیبی فرمایا کہ تا نکل جاوے اس سی تبیج اور ذکر کہ یہ اگرچہ کلام نہیں لیکن نہیں راہ کیا جاتا سنا تھا کہ
 خطاب کیا لوگوں کو اور سبھا نا لوگوں کو اور مرد و باتوں آدمیوں کی سی و کلام ہی خطاب کر سکین سا تھا اوسکی لوگوں کو اور مانک سکین و سکوں کو
 سے لکھا ہی فقہاء فی اگر نماز پڑھتی ہوئی سکتی پوچھی کہ کس میں کما ہی مال تیرا اور وہ کہی خیل و البغال اعمیہ یا اکیشا ز پرہنی والی کی اگر کتاب
 دوسری ہی و ایک شخص بھی نامی کٹر ہی و اوسنی کہا یا بھی خدا کتاب یعنی اسی بھی لی لی کتاب پس و اوزن اگرچہ آیتیں قرآن کی ہیں
 لیکن از بسکہ آیت خطاب کی پڑھنی فاسد ہو گئی نماز اور اگر راہ و قراۃ کا وہ فاسد نہیں ہوتی اور کا من عرب میں و ان کو کہتی ہی کہ وہ سنا
 جنات و شیاطین اور راہ و غیبہ کی مناسبت کہتی ہی اور شیاطین خبر میں سچ اور جھوٹ اوزن کو کہہ جاتی ہی اور وہ دعوی علم غیب کا
 کر کہ لوگوں کو خبر میں دیتی ہی پس و کی پاس جانی سی منع فرمایا پنا سچا و روایت میں ہی باسی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو
 کوئی جاوے اپنی عرفی پاس یا کا تن پاس پس سچا مانی اوزن کی کہنی کو پس تحقیق وہ کا فر ہو سنا تھا اوس چیز کی کہ اوتاری گئی محمد پر یعنی
 قرآن دیا مامد فی روایت کی ہی ساتھ سند صحیح کی ابو ہریرہ ہی و معنی کا جس کے تو علوم ہوسکی و روایات و سکوں کہتی ہیں کہ بیان کرتا ہی حضرت
 بیرون کی اور جو سی کی چیزوں کا اور مکان گم ہوئی چیز کا اور ایک بنی خط کہی سختی ہی یعنی حضرت ادریس یا انیال علیہما السلام اور
 اس عبارت کوئی ہمہ نتیجہ کی علم مل جائز ہی بلکہ یہ بغلیق بالحال ہی کہا خطابی فی کہ حضرت فی من و افاق خط از راہ زجر کی فرمایا
 سب سے اوسنی اسکی ہمہ میں کہ نہیں موافق ہو سکتا خط کسی کا ساتھ خط اوس بنی کی سلیبی کہ خط و کما عجزہ و ما انتہی اور موافقت خط کی غیبہ
 معلوم ہی سلیبی کہ نہیں معلوم ہوتی موافقت کا تواری یا نس ہی کہ مقتول ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی یعنی مال حبیبی خط کہی سختی ہی
 کیونکہ معلوم ہو کہ وہ ہی ہی ہی طرہ کہی سختی ہی و سکوں ثابت کرنا نس ہی یا تواری جایی اور ہمہ محال ہی پس جب موافق اوسکی نہ ہو تو
 کرنا ہی و سکوں درست ہوا اور اشکال تا یہ کہ اور اعمال کراسی قیید کی میں نزدیک یا متقدمین و شاخ محققہ ہی حکم کہتی ہیں اور
 اخیر عبارت کا مطلب یہ کہ حافظ کا علامت تصحیح کی ہی جو جاسنی میں اور ایک لفظ کہ مظنہ عدم صحت کا کہنا ہی نشان صحت کا کہیں و لفظ
 کہ اکا اور کہنی میں جسکے صا و اصح لکھتی میں حاصل ہے کہ لفظ لکھنی کا ثابت ہی اصول میں و ساقط ہی مصابیح میں پس مظنہ عدم صحت کا
 اوپر کرنا جایی کہ جامع الاصول میں لفظ کہ لکھنی تصحیح و سکی کہی ہی کہ اصول میں یون میں ہی مع + و عن عبد اللہ ابن
 مسعود قال کنا نسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و هو فی الصلوٰۃ فیرد علینا فکنا امرجعنا من عند النبی
 سلمنا علیہ فکنا یرد علینا فقلنا یا رسول اللہ کنا نسلمو علیک فی الصلوٰۃ فکنا یرد علینا فقال
 ان فی الصلوٰۃ کشف لا متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود ہی کہ کہنا ہی ہم سلام کرتی اور پڑھنی صلی اللہ علیہ وسلم
 کے اور وہ ہوتی نماز میں پرجا اسے ہی حکم پس جبکہ پرجا ہی ہم بخاشی کی پاس سی سلام کیا ہمینی اوپر پس جواب دیا ہو کہ کہنا
 ہمینی اسی رسول خدا کی ہی ہم سلام کرتی آپ پر نماز میں پس جواب ہی ہی ہی آپ حکم یعنی اب اپنی جواب کیون نہ پاس فرمایا حضرت
 نے تحقیق نماز میں لبتہ شغل ہی روایت کی یہ بخاری و مسلم فی و بخاشی بادشاہ حبشہ کا اور پودین نصاری کے تھا

ہی بعضی کہ وہ کہتی ہیں بعضی جابر سمیعہ سے کہ نہ اوٹھاوی نہ ع و عن ابی قتادۃ قال راٰ ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ یوم الناس واما مۃ ینت ابی العاص علی عاتقہ کذا ذکرکم و وضعہا و اذا ارفع من الشجر و اعاذہا متفق علیہ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا کہ یہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ امامت کرتی تھی لوگوں کی اور امامہ مٹی ابو العاص کی موتی اور چونکہ یہی حضرت کی پس سوقت کہ کہ ع کرتی تھا دیتی یعنی سائتہ اشانی کی و سوقت کہ امامہ مٹی سی و مٹی و سلو مٹی پر روایت کی یہ بخاری و مسلم و ابی داؤد انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی خاوند حضرت زید مٹی ابی حضرت کی کی وہ مٹی تھیں امامہ اور اس پر ایک شبہ وار و ہوتا ہی کہ یہ وہ تھا امامہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امامہ کو اور رکنا زمین پر اور یہ وہ تھا مغل شیر ہوا اور اگر قلیل ہی ہو مگر وہ نوجہ برہو گا پس خطاب کی کہتا ہی کہ اوٹھانا انحضرت کا امامہ کو قصد نہ تھا بلکہ وہ سبب بیات لغت کی کہ حضرت سے کہتی تھیں نماز میں ہی اگر حضرت سے جہت جاتی تھیں اور کند ہی پر چڑھتے تھیں اور وقت رکوع کی کند ہی شریف سے گزرتے تھے حضرت و انکو ایسی و تارقی تھی ان ہانا اور انحضرت سے نہوا اور نسبت انما ان فعلوں کا طرف حضرت کی مجاہد ہی پس حاجت نہیں تھی کہ کہین کہ بہ فعل کثیر تا فعل کثیر وہ ہوتا ہی کی پس ہوا و یہ ایسا نہ تھا یا تو جہاں سکی یہ کہی یہ حالت پہلی حرام ہوئی فعل کثیر سے تھی یا یہ مخصوص تہہ حضرت کی ہو و امامہ علم ع و عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تشاءب احدکم فی الصلوٰۃ فلیکظم ما استطاع فان الشیطان یدخل رواہ مسلمہ و فی ردایہ للبخاری عن ابی ہریرۃ قال اذا تشاءب احدکم فی الصلوٰۃ فلیکظم ما استطاع ولا یقل ہا فکذا ذکرکم من الشیطان یضحک منہ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان سوقت کہ جاسی ایک تہہ نماز میں پس چاہی بند کری جب تک کہ ہو سکی پس تحقیق شیطان گہس جاتا ہی یعنی نہ میں روایت کی یہہ علم ابی اور زج روایت بخاری کی ابی ہریرہ سے ہی کہ کہا سوقت کہ جانی لی ایک تہہ نماز میں پس چاہی کہ بند کری جب تک کہ ہو سکی و نہ کہی لفظ ہا کا یعنی جیسی جانی کی سوقت لی اختیار یہ لفظ کہی ہو نہیں کل جاتا ہی ہوا اسکی نہیں کہ یہ شیطان سے ہی ہوتا ہی اس ف جانی سبب یہی اور کہ ورت حواس اور ثقل بدن کی ہوتی ہی و باعث کسل کی ہی عبادت میں سلی و سکونیت شیطان کی طرف کی جانی لی لی میں نہ میں گہس جاتا ہی جیسی جانی میں ہکانا اور باز رکنا عبادت سے خوب سکومیر ہوتا ہی و نہی سے اسکی یہہ مراد ہی کہ خوش ہوتا ہی جیسی حالت دیکھ کر کہ یہ باعث کسل کی ہے عبادت میں پس فرمایا کہ جہاں تک ہو سکی روکی و سکوا و نہ بند کری و طوڑ نہ بند کریگا یہی کہ ہوتی بخاری و ترمذی کا ہونٹ انتون میں کڑی پشیت باہن ہاتھ کی نہ پر کہی ع و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عفریتا من الجن تغلت للبارحۃ لیقطع علی صلواتی فامکننی اللہ منہ فاخذتہ فاکرذتہ ان اذبطہ علی سائر حید من سواد المسجید حتی تنظر و الکیہ کلکم فذکرث دعوتہ اخی سلیمان رایت ہب فی ملک لا ینبغی لاحد من بعدی فذکرثہ خاسئا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان یوحون من سی یعنی شیطان سرش چپ یا اچلی رات تاکہ توڑی مجھ غامیری پس قدرت دی محکوم اسکی او سپر کڑا مٹی و سکوپل او کیا مٹی کچھ باندہ کہوں و سکوا ایک ستون

سے متواتر سجدہ کی سی یعنی سجدہ نبوی کی سی تاکہ دیکھ لو عرفہ اور سب سے پہلے دینی دعا یہانی اپنی سیانگی اپنی سبب سے ہی ہر ایک
کہ نہ لائق ہو وہ پہلی سبب سے ہی میری ہر ایک کا معنی و سکون اور روایت کی یہ بخاری و مسلمانی ف چہت یا معنی جنوں میں کی بند کیا ہو یا کو حضرت
سلیمان بن ابی ہریرہ وغیرہ میں اور تاکہ تو میری نچیر مار میری یعنی و سوسنی ال کر حال نماز میری کا کہو دہی و مراد ملک سی سحر کرنا جن و شیاطین کا
اور تصرف کرنا انہیں ہی زبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی اور یہ ملک حاصل اپنی ہی سی چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سجدہ کے اظہار اپنی تصرف کا اوسمیں کریں اور کارخانہ ملک سلیمان کا توڑیں لا بالقوۃ تصرف اور قدرت اور سلطنت حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی زیادہ اوس سی تھی و اس حدیث سی یہ معلوم ہو کہ چہونا شیطان کا نماز کو توڑنا انہیں + ح + ح + وعن سہیل بن سعد
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَهُ كُنْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْتَبْ وَأَلَمَّا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ دَفَنِي رَدَا بِي
قَالَ النَّسِيبُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سہیل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ درپیش اوسی و سکون کہہ نماز میں پس چاہی کہ سجان اسد کہی پس سوا اسکی نہیں کہ دستک لے و اسکی عورتوں
کی ہی اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا سجان اسد کہنا و اسکی مردوں کی و دستک لے و اسکی عورتوں کی وایت کی یہ بخاری و مسلمانی ف
درپیش اوسی کہہ یعنی جیسک نماز گھر میں پڑھتا ہی و اسکو کسی فی چار یا اذن یا کلمہ میں آئی کی ایی و روہ جانتا نہیں کہ یہ نماز
میں ہی تو اس عورت میں مرد کو چاہی کہ سجان اسد کہہ اگر گاہ کہو دہی و عورت شک بجاوی اس سی کہ اوسکی آواز ہی عورت سے اور
دستک یوں بجاوی کہ تیلی و امین تہم کی بائیں ہاتھ کی پشت پر ماری و متیلی متیلی پر ماری جیسک گائیوالی ماری میں اگر طرح
مارگی تو نماز فاسد ہو جاوے گی + ح + الفصل الثانی فیصل و سری عن عبد اللہ بن مسعود قَالَ كُنَّا
نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ نَأْتِيَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَيُرَدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا سَرَجْنَا مِنْ أَرْضِ
الْحَبَشَةِ أَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَسَلَّيْتُ عَلَيْهِ فَلَكَمُ يُرَدُّ عَلَيَّ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحْيِي
مِنْ أَمْرِهَ مَا يَشَاءُ وَلَنْ يَمَّا أَحَدَتْ أَنْ لَا تَكُونُوا فِي الصَّلَاةِ فَدَعَا عَلَى النَّاسِ لَمْ يَقَالَ إِنَّمَا الصَّلَاةُ
لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللَّهِ فَلَا أَكُنْتُ فِيهَا
فَلَمَّا كُنْ ذَلِكَ سَأَلْتُكَ سَرَوَاهُ أَبُو ذَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تھی ہم سلام
کرتی اور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ جوق نماز میں پہلی اس سی کہ اوین ہم میں جیشکی میں پس جواب سلام کا دیتی ہر کہو ہم جب
کہ پہر کر اسی ہم زمین جیش کی سی یا میں ان میں پس یا میںی حضرت کو نماز پڑھتی پس سلام کیا میںی او پرش جواب یا مجھو میان تک کہ حقیقت
پڑہ چکی نماز اپنی فرمایا تحقیق اسد تعالیٰ ظاہر کر اسی حکم اپنی سی جو چاہتا ہی و تحقیق اسد سجدہ کی یہ کہی نہ بولا کہ نماز میں پر جواب یا
مجہر سلام کا اور فرمایا سوا اسکی نہیں کہ نماز و اسکی پڑھنی قرآن کی اور ذکر خدا کی ہی پس سجدت کہ ہو و سی تو نماز میں پس چاہی کہ ہو و سی
یہ حال تیر یعنی پڑھنا قرآن کا اور ذکر کرنا روایت کی یہ بود و دینی ف کہا ابن ملک فی کہ اس میں لیل ہی سیر کہ سجدہ ہی ابیہ سلام
کا بعد فراغ کی نماز سی و ہر طرح اگر پائی نہ پڑا ہو یا قرآن پڑھتا ہو اور کوئی سلام کر سی تو سجدت بعد فراغ ہو نیکی جواب دینا و اسکی سلام
کا + ح + وعن ابن عمر قَالَ قُلْتُ لِبَدَلٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ
عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَيْشِيرُ بِيَدِهِ رَوَاهُ الشَّرْهَنِيُّ وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوُهُ دَعَوْهُ بَدَلٌ صُهَيْبٌ

اور روایت ہی ابن عمری کہ کہا کہ مبنی واسطی بلال کی کسطن تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جواب تہی سجا چون کو حیو قت کہ سلام کرنی او نہ
 اور وہ ہونی نمازین کہا تہی شارد کرنی ساتھ ساتھ تہی کی روایت کی یہ ترمذی فی اور یہ روایت نسائی کی مانند اسکی اور بلی بلال
 کے یہ سب ہی معنی ترمذی کی روایت میں ہی کہ ابن عمری بلال ہی پوچھا اور نسائی کی روایت میں ہی کہ یہ سب ہی پوچھا و شارد
 اسطن کرنی تہی کہ جبہ کا کول کہ پہلی زمین کی طرف کرنی جیسا کہ حدیث بوداؤ و وغیرہ کہیں یا تہی و کہیں کہ تفکر کرنی ساتھ شارد و کھلو
 سے فتادی ظہر زمین ہی کہ اگر شارد کی سلام کی جواب میں ساتھ سر کی یا تہی بلال کھلی کی نہیں فاسد ہونی نماز و خلاصہ میں شارد یا تہی ہی
 اگر جواب سلام کا دیو ہی فاسد ہونی ہی نماز و شرح میں ہی کہ کہ وہی یہ کہ جواب سلام کا وہی صلی ساتھ شارد یا تہی کی یا سر کی پس شارد
 کو مل سہا رنگ یہ شارد ہی جواب دینا پہلی نسخ ہونی کلام کی ہی نمازین ہا جب کلام کرنا نماز میں نسخ ہو جواب دینا زبان سی و
 تا ہی ہی ہی نسخ ہوا سلی کہ شارد ہی ہی معنی کہ مبنی ہی ہی ع + و عَن رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَّعْتُ لِحْزَ اللَّهِ حَزْرًا كَثِيرًا حَتَّى مَثَرَا فِيهِ مُبَرَّكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَ
 يَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ
 شَمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ شَمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ رِفَاعَةُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ ابْتَدَرَهَا بِضَعَةٍ وَتَلْتُونَ
 مَلَكًا اللَّهُ تَعَالَى بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالسَّكَنِيُّ وَروایت ہی رفاعہ بن رافع سی کہ کہا نماز پڑھی مبنی عجم
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس چہنیکا مبنی یہ کہا مبنی سب تعریف ہی اسطی اس کی تعریف بہت پاکیزہ مبنی خالص برکت اور برکت
 کے گئی وہ سب عجبیکہ دوست کہتا ہی سہ ہمارا اور پسہ کرتا ہی مبنی تعریف پس جب نماز پڑھ لی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہی سر
 فرمایا کہ ان ہی کلام کرنا نمازین پیش ہوا کہ کوئی ایسی س دوسری کہ غصہ کریں یہ فرمائی یہ بات دوسری بار پیش ہوا کہ کوئی یہ فرمائی یہ
 قسمی یہ بار یہ کہا رفاعہ بن من چون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مبنی سلم فی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری ہاتھ او سکی میر
 سے اللہ تعالیٰ جلدی کرنی تہی س کھیک لی جانی کی ایسی کتنی او میں فرشتی کو کونسا او میں ہی ایجاومی اوسکو روایت کی یہ ترمذی
 اور ابوداؤد و نسائی فی **ف** کہا ابن عباس کہ یہ حدیث ولالت کرنی ہی سہ کہ جائز ہی حمد کرنی نماز میں واسطی چہنیکنی والی کی
 لیکن اوسے یہ ہی کہ حدال میں کر ہی باسکوت کر ہی واسطی کھنی کی خلاف سی جبکہ شرح سنہ میں ہی **وَعَنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظُمْ مَا اسْتَظْلَمَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْخُرَائِ لَهٗ وَلَا بِنِ مَاجَةٍ فَلْيَضْمَعْ يَدَهُ عَلَى فِصِّهِ
 اور روایت ہی بی ہر یہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جانی مبنی نمازین شیطان سی ہی پس حیو قت کہ حال لی ایک
 ہمارا پس چاہی کہ روکی اوسکو جب تک کہ ہو سکی روایت کی یہ ترمذی فی اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابن ماجہ کی یہ ہی پس چاہی
 کہ یہی ہاتھ پنا منہ اپنی ہر شیطان سی ہی س ہی کہ باعث کسل و زنیہ اوسستی کی ہی اور شیطان ان چہنرون سی
 خوش ہوتا ہی **وَعَنُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ**
أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وَضُوْءَهُ ثُمَّ خَرَجَ حَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

فَاتَّبَعَهُ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتَّشَاوُحِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
 اور روایت ہے کعب بن عجرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حیث یتکبّر فی صلوٰۃ کرمی ایک تم میں سی پس اجبا کر سی وضو پنا
 ہر بجلی قصد کر طرف مسجد کی پس تشبیک کر سی درمیان او نگلیون بنی کی اسلی کہ تحقیق وہ نماز میں سی روایت کی سیہ احمد اور ترمذی
 اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی فی ف اجبا وضو کر سی یعنی ساتھ آداب اور شرائط اور حضور کی کر سی اور لکھا ہی علماء فی کہ بقدر
 توجہ اور حضور وضو میں حاصل ہوگا اوسی قدر نماز میں ہی ہوگا اور تشبیک کر سی یعنی او نگلیان ایک ہاتھ کی دوسری ہاتھ کی او نگلیون میں
 مثالی اس لی کہ جب ہر دست نماز کی جاتا ہی تو گویا نماز ہی میں ہوتا ہی و تشبیک نماز میں ممنوع ہی سلی کہ منافعی ہی خشوع اور خضوع کی
 پس اہم میں ہی ممنوع ہوئی اور اسی قیاس پر جو چیز کہ حالت نماز میں ممنوع ہی راہ میں ہی نکر فی جا ہی اور اس میں تنہی ہی اسیر کر ہندی کہ
 جا ہی کہ نماز کی راہ میں ساتھ حضور اور خضوع اور ادب و وقار کی جاوی اور بخاری فی صحیح بخاری میں ایک باب عہد کیا ہی واسطی تشبیک
 کے مسجد میں اور اس میں دو حدیثیں لایا ہی کہ دلالت کرتی ہیں و سکی جواز پر ہیں علماء فی لکھا ہی کہ ہی اوس صورت میں ہی کہ بطریق کبیلہ
 کہ ہوا و جا ہی ہی بطریق تشبیل کی یا ممکن ہی کہ حمل کر یں و سکو کہ چلی ہی سی ہی ہو و عن ابی ذریر قال قال رسول اللہ
 صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا یَزَالُ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَی الْعَبْدِ وَهُوَ فِی صَلَاتِہٖ مَا لَمْ یَلْتَفِتْ فَإِذَا انْتَفَتَ
 انْصَرَفَ عَنْہُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتَّشَاوُحِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ہی فی ذی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم فی ہمیشہ رہتا ہی الصدقات والا بزرگی والا متوجہ بندہ پر اوس حالت میں کہ وہ نماز میں ہوتا ہی جب تک کہ او ہر او دہر نہیں و لکھتا
 یعنی گردن پیر کر پس جبکہ او ہر او دہر و لکھتا ہی تو اس ہی اوس سی منہ پیر لیتا ہی روایت کی سیہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی
 ف کہا ابن ملک فی کہ مراد منہ پیر فی سی کہ دینا ثواب کا ہی و ترمذی حدیث میں سی لایا ہی اور صحیح کی ہی جبکہ اہوتا ہی بندہ نما
 میں متوجہ ہوتا ہی و ہر پروردگار تعالیٰ ساتھ ذات بزرگ بینی کی اور جب او ہر او دہر و لکھتا ہی اور غیر کی طرف و لکھتا ہی بندہ تو فرماتا ہی
 اللہ تعالیٰ کر اسی ابن آدم کی طرف و لکھتا ہی تیری ہی کوئی ہی پیر نہیں کی و سکی طرف و لکھتا ہی منہ پنا میری طرف لا اور جب دوبارہ او
 او ہر و لکھتا ہی تو میری حق علی سطر فرماتا ہی و جب میری بار و لکھتا ہی تو میری لیتا ہی اللہ تعالیٰ پر وی مبارک اوس سی
 ع و عن أنس أن النبي صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ يَا نَسْرُ اجْعَلْ بَصْرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ
 رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي سُنَنِ الْكَبِيرِ مِنْ طَرِيقِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ اور روایت ہی ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم فی فرمایا امی انس لگا تو نگاہ اجنی پس جگہ تہجد و کرتا ہی تو روایت کی یہ بھی فی ذی کہ میں طریق حسن ہی انس سی کہ مرفوع
 کیا ہی سکوف ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی سپر کہ تشبہ ہی نظر رکھنی مسجد کی نیکہ ساری نماز میں و یہی ہی عمل شافعیہ و لیکن
 ظہری لکھا ہی کہ تشبہ کر قیام میں نظر مسجد کی جگہ ہی او کہ ع میں پشت قدم پر او مسجد میں ناک کی طرف اور احتیاط میں کہ وہ کی
 طرف اور یہی مذہب ہی حنفیہ کا ساتھ زیادتی اسکی کہ سلام میں کند ہوئے نظر کہی اور بعضی علماء فی لکھا ہی کہ حرم شریف میں نظر اعبہ پر کہو
 اور اسی حدیث سی یہی معلوم ہوا کہ لکھتا ہی نماز میں کہ وہ ہی و اصل شکوہ میں بعد نماز رواہ کی سفیدی چھوئی ہوئی ہی کسی شایع
 فی یہ عبارت لاوی ہی البیہقی آخر کتاب ہوت و عن ابی ذریر قال قال رسول اللہ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم يَا بَنِي
 آدَامَ لَا تَلْتَفِتُوا فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الْأَلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَتْ فِي الشَّطْرِ لَا فِي الْفَرِيضَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی میں ہے کہ کہا فرمایا واطعی میری سوا خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی میری پیروی نہ کرے اور وہ دیکھنا نماز میں بھی گروں پر کسب ہی ہا کی کا پس اگر وضو نہ تو نفلوں میں فرضوں میں روایت کی یہ ترمذی فی فہم
ہا کی کا ہی یعنی آخرت میں اس لیے کہ اطاعت شیطان کی کی پس اگر وضو یعنی کر راضی ہوتا ہی ساتھ نقصان نماز کی اور فوت ہونی کمال
کی پس نماز نفل میں کر کے کا۔ و سکا نسبت فرض کی سہل ہی نہ نماز فرض میں کہ اہتمام کامل کرنی اوسکی کا ضروری و حقیقت میں نقصان
نفلوں کا باعث نقصان فرضوں کا ہی اس لیے کہ نوافل کلمات و الفرض کی میں پس غرض اس سے یہ نہیں ہی کہ نفلوں میں دہرا وہ
دیکھنا مکروہ نہیں ہی بلکہ رغبت لانی اس پر کہ فرضوں میں یہ فعل نمازی خوب احتیاط کرے و سینا و رضا بہ ترمذی ہی کہ حاصل حدیث یہ ہے
کہ کہ مبتدئ فعل کی نفلوں میں کم ہی نسبت فرضوں کی ح۔ ح۔ و عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یلحظ فی الصلوٰۃ یبینا ونبینا لا یلوئ عنقہ خلف ظہرہ رواہ الترمذی و الشیخ
اور روایت ہی بن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تنہی کن انہیوں سے کہ تہی نماز میں امن اور بائیں اور نہ پہر تنہی
تہی گروں اپنی بھی یہ تہی اپنی کی روایت کی یہ ترمذی و نسائی فی فہم و دیکھنا اس سے یہ کہ تا لوگ معلوم کریں کہ یہ نماز کو ظہل
نہیں کرے یا واطعی و لکھنی حوالہ قدیون کی تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ مکروہ پہر یا گروں کا ہی نہ لکھنیوں سے کہینا اگرچہ پہر اولی
ہی م۔ و عن عبد بن ثابت عن ابنہ عن جده رفعہ قال العطاس و الثعاس و الشاؤب فی الصلوٰۃ
و الخیض و القی و الرعاف من الشیطن رواہ الترمذی و عن ابن عباس ہی روایت ہی حدیث بن ثابت
اسی اوں فی نقل کی اپنی باپ سے اوں فی نقل کی حدیث کی داد اسی کہ اوں فی پچالی حضرت تک فرمایا حضرت بن کہ چہینکا اور لکھنا
اور جمالی یعنی نماز میں اور حیض نا و قی آتی اور ناسیرونی شیطان سے ہی روایت کی یہ ترمذی فی فہم یعنی یہ سب سپین
کہ نماز میں واقع ہوں شیطان سے میں یعنی خوش ہوتا ہی ان چیزوں سے اور مرد و چہینکی ہی چہینکا کثرت ہی پس یہ نہیں منافی ہی
اصحیث کی کہ اللہ دوست رکھتا ہی چہینکی کو اسلی کہ مراد اس سے چہینکا معتدل ہی و چہینکا معتدل یہ ہی کہ تین سے کم ہو
او خطا و جہل طبی و فون حدیثوں کی یہ ہی کہ دوست کہتا ہی اللہ تعالیٰ چہینکی کو خارج نماز کی و چہینکا کہ مکروہ ہی اندیشہ از
کی ہی و اوں جنوں سے شیطان خوش سلی ہوتا ہی کہ چہینکا مانع قراۃ و حضور کا ہی و اوں کا و جمالی باعث کسل و رستی
کی میں عبادت میں اور حیض و قی اور کثیر فسد نماز کی میں اور پہلی تین چیزوں کی بعد لفظ فی الصلوٰۃ کا ذکر کر کے کہ دیا او کو تین چیزیں
آخری سے ہی کہ تین چیزیں اخیر کی فسد نماز کی میں بخلاف تین چیزوں پہلی کی کہ وہ فسد نہیں ح۔ ح۔ و عن مطوف بن عبد
اللہ بن السخیر عن ابنہ قال انبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و هو یصلی و لحوذہ ارنیز کائرنیز المرجس
یعنی یسکی و فی روایت قال ساریت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی و فی صدہ ارنیز کائرنیز
الرحی من البکاء رواہ احمد و دروی الشیخ فی الروایۃ الاولی و ابوداؤد الثانی
اور روایت ہی مطوف بن عبد اللہ بن شخیر ہی اوں فی نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا یا امین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس و مرحلت میں
کہ وہ نماز پڑھتی ہی و اوں کی اندر ہی آواز آتی ہی مانند آواز جوش کرنی دیک کی یعنی روتی ہی و رایت میں ہی کہ کہا دیکھا میں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتی ہی و سینہ اوں کی میں آواز ہی مانند آواز چکی کی روتی ہی روایت کی یہ احمد ہی اور روایت کی

نسائی نے روایت پہلی اور ابو داؤد نے دوسری فت اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ نبی سے نماز بطل نہیں ہوتی اور بدایین لکھا ہے اگر
 آہ کرسی یا آہ کنبی یا آہ زری رومی گراید کر نی بشت اور دوزخ سے بی نہیں ٹوٹتی نماز اور اگر دروازہ مصیبت سے ہی ٹوٹ جاتی ہی
 + وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم الى الصلوة فلا یمسح المصحف
 فان الرخصة تؤاخذہ رواہ احمد والترمذی وابیوداؤد والنسائی وابن ماجہ
 اور روایت ہی بی درسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حققت کہ کبڑا ہو وی یک ہتھار طرف نماز کی پیش دور کر نی تہی کی ٹکری کو
 میں تحقیق رحمت ساسنی ہوتی ہی دسکی روایت کی یہ احمد اور ترمذی و ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ ہی فت رحمت ساسنی ہوتی ہی
 میں نہیں لائق ہی کہ اس مقام میں بی ادبی کری و کبھی ساتھ کنگری تاپانی انوار فضل و رحمت کی سی محروم نہ ہو وی + ح +
 وعن ام سلمة قالت رآی النبی صلی اللہ علیہ وسلم غلاما لانا یقال لہ اقلہ اذا سجد نفخ فقال یا اقلہ نرساب
 وجعلت سراوہ السردین ثم اور روایت ہی م سلمہ سی کہ کہا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو کہ
 ہمارا ہتھار جاتا تھا او سکوا فتح جو وقت کہ سجد کرتا چونکہ مارتا نبی زمین پر تانہ گردین نہ بہی پس فرمایا حضرت بی اسی افخ
 خاک آلودہ کرنا بی کور وایت کی یہ ترمذی بی فت یعنی ہونک نہ مارتا نہ خاک آلودہ ہو وی کہ یہ قریب تر ہی طرف عاجزی کی
 اور بہت ثواب حاصل ہوتا ہی سمین + ع + وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاخصصار
 فی الصلوة سراحہ اهل النار رواہ فی شراح السنن اور روایت ہی بن عمر سی کہ کہا فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلو پر ہاتھ رکھنی نماز میں یہ صورت ہی راحت دوزخوں کی روایت کی یہ شرح مستمین ف
 یعنی وزخی رنج اوٹھا ویلگی سبب بہت کھڑی رہنی کی مختصر میں پس رام طلب کریں گی ساتھ تہہ رکھنی کی پہلو پر مرج حالت نماز میں
 اس طرح کھڑی ہونی کو منع فرمایا مشابہت ساتھ دوزخوں کی ہنوع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم افشوا الا سودین فی الصلوة الحیة والعقرب رواہ احمد وابیوداؤد
 والنسائی معنہ اور روایت ہی بی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مارود وکالون کو نماز میں مراد وکالون سی سپا اور بچپو میں روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی بی نورسالی فی معنی سکی کہا
 ابن ملک بی کہ جائز ہی نا اگا ساتھ ایک چوٹ یا دو چوٹ کی نہ زیادہ اس سی سی کی عمل کثیر توڑ دیتا ہی نماز کو اور شرح مستمین لکھا
 ہی کہ کہا بعض مشایخ بی کہ پہلو میں صورت میں ہی کہ محتاج محظوظ بہت چلنی کی یعنی میں قدم بی در پی رکھنی کی اور طرف کام
 بہت کی یعنی تین چوٹوں بی در پی کی پس جب محتاج ہوا انکا اور چلا اور کام کیا بہت فاسد ہو جاتی گی نماز اس سی کہ یہ عمل
 کثیر ہی کر کیا اسکو سرورجی بی موطا میں لکھا اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہ فوق کیا جا وی اسمن اسلی کہ یہ حضرت سی مانند چلنی کی بیج
 پیش آئی حدیث کی و صحیح ترمذی ہی کہ نماز اسمن فاسد ہو جاتی ہی لیکن مباح ہی فاسد کرنا او سکا سبب کی جیساکہ مباح ہی
 واسطی فرمایا درسی کسی مظلوم کی یا واسطی سچا بی کیسی لاک سی جیسکے کوئی گرا پڑتا ہی بہت سی یا جلا جاتا ہی یا ڈوبا جاتا ہی توڑ
 نماز اور ہی وی و نکو اور سہ طرح جب خوف ہو ضائع ہونی ایک چیز کا کہ اسکی ہو یا غیر کی اور قیمت اسکی ایک درہم ہو تو جائز
 ہی کہ نماز توڑ ڈالی اور لی وہ چیز اور بدایین لکھا ہی کہ جائز ہی ہر طرح کی سانپ کو مارنا تخصیص کی ہی کی نہیں اور حدیث

صلی اللہ علیہ وسلم فی حیث وقت کہ وضو ٹوٹی ایک مہارمی کا اوس حالت میں کہ تحقیق بیٹھ چکا ہی ہے آخر نماز اپنی کی یعنی مقدار شہد کی پہلی اس کے سلام پہرے میں تحقیق جائز ہوئی نماز اوسکی روایت کی ہے ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہی کہ اسناد اسکی نہیں قوی اور تحقیق مضطرب کیا ہی ہے اسناد اسکی ف اس صورت میں امام ابوحنیفہ کی نزدیک قصد وضو توڑی گا تو نماز ہووگی اسلی کی خروج بفعل مصلے فرض ہی وکی نزدیک در صاحبین کے نزدیک ہی وضو ٹوٹ جاوے گا تو یہی نماز تمام ہو جاوے گی پس امام اعظم رحمہ کی نزدیک یہ حدیث محمول ہی قصد وضو ٹوڑنی پر اور صاحبین کے نزدیک مطلق پر پہرے حدیث مؤید ہی مذہب شافعی کی خصوصاً مذہب صاحبین کے بخلاف شافعی کے کہ اوکی نزدیک لفظ سلام ہی نکلتا فرض ہی در امام اعظم کی نزدیک وجہ اور حدیث مضطرب وہ ہی روایت کے گئی ہو وجہ مختلفہ پر اور یہ علامت ضحمت کی ہی اسلی کی دلالت کرتی ہی سپر کرا دیون کو ضبط نہیں ہوئی کہتا ہوں میں یعنی ماعلی قاری کہتی ہیں کہ اس حدیث کی لمبی طرف میں کر ذکر کیا ہی او کو طحاوی نے اور تعدد طرق کا پہونچا تا ہی حدیث ضعیف کی طرف حدیث کے + ج ع + الفصل الثالث مفضل بن سیر عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج الى الصلوٰۃ فلما کبر انصرف واومأ الیہم ان کما کنتم ثم خرج فاغتسل ثم جاء وراسه یقطر فصلی بہم فلما صلی قال انی کنت جنباً فلتسبیئ ان اغتسل رواہ احمد وروی مالک عن عطاء بن یسار مرسلًا روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل طرف نماز کی پس جب رادۃ بکیر کہنی کا کیا ہی اور اشارہ کیا طرف صحابہ کی یہ کہ پیر ہی رہو جسطر حسی کہ ہو تم پہر نکل مسجد ہی پہنچائی ہی اور سر حضرت کا نکلتا تھا پس نماز پڑھائی او کو پس جب نماز پڑھا چکی فرمایا تحقیق ہما میں جہنی پس بھول گیا میں یہ کہ ہاؤن روایت کی یہ احمدی اور روایت کی مالک نے عطاء بن یسار ہی بطریق ارسال کی وعن جابر قال کنت فی الظہر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ قبضۃ من الحصى لتبذ فی کفی اضعها لجنبہتی ا تسجد علیہ لشدۃ الحر رواہ ابو داؤد وروی الساکنی نحوہ اور روایت ہی جابر ہی کہ کہا بتا میں نماز پڑھتا طہر کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لیٹا میں مٹھی نکر یون سی تاکر ٹہندی ہو جاوین میری ہاتھ تیز کر کہتا ہما میں نکر یون کو واسطی پشانی اپنی کی کہ سجدہ کروں میں اون پر واسطی شدت گرمی کی روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکی ف اس سے معلوم ہوا کہ اتنا کام کرنا نماز میں عاف ہی و فعل کثیر ہی نہیں + ج د + وعن ابی الدرداء قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فسمعناہ یقول اعوذ باللہ منک ثم قال اعدک بلعنۃ اللہ ثلثا وبسط یدہ کانه یبتاؤل شیئاً فلما فرغ من الصلوٰۃ قلنا یا رسول اللہ قد سمعناک تقول فی الصلوٰۃ شیئاً لم نسمعک تقوله قبل ذلک ورمیناک لسطت یدک قال ان عدوا للہ ابلیس جائم لبشہاب من ناس لیجعلہ فی وجہی فقلت اعوذ باللہ منک ثلاث مرات ثم قلت اعدک بلعنۃ اللہ الثامۃ فکلم یستأخر ثلاث مرات ثم اردت ان اخذہ واللہ لکولا دعوہ احنینا سکیمن لا ضبہم مؤثقاً یلعب بہ ولدان اهل المدینہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابو داؤد کہ ابی ہریرہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتی ہی پس مینی دیکھو کہتی ہی پناہ مانگتا ہوں ساتھ اس کے

پھر فرمایا اے خدا کی تین بار اور کہو لی ہاتھ پائی گویا کہ میری تین کسی چیز کو جس طرح بولیں
 نازی کہ ہاتھ پائی بول نہ تحقیق سنا ہنسی آپ کو کہہ تھی تہی نماز میں ایک چیز کہ نہیں سنا ہنسی آپ کو کہہ تھی سنی روکیا ہنسی آپ کو کہہ تھی تہی
 ہاتھ پائی بول نہ تحقیق سنا ہنسی خدا کا اہلس لایا شعلہ لگ کا تا کہ ڈالی و سکو نہ میری پس کہا ہنسی پناہ مانگتا ہو میں سنا تہا لہ کی تجھ سے میں یہی
 کہا ہنسی اے خدا کی تین بار بول سنا تہا خدا کی ایسی کہ پوری ہی پس ہتا کہا ہنسی یہ یعنی جو کہ مذکور ہوا میں بارہ بار راہ کیا میں یہی
 کہ پڑوں میں و سکو نہ میری لہ کی کر ہوتی دعا ہا ہی ہا ہی سلیمان کی التبرج کر تا شیطان بند ہا ہو یعنی ستون سی کہلی سنا تہ
 او سکی لڑکی اہل مدینہ کی روایت کی یہ سلم بنی ف ایضی حضرت سلیمان علیہ السلام فی دعا جنات کی سحر مونی کی اور نظر فکی و سکر
 تہی چنا سچہ شرت اسکی چہ آخر فصل اول کی حایت ابوسعید بن کذرچلی ورا سمن لیل قوی ہی سکر کہ اہلس جنومین سی ہی
 وعن نافع قال ان عبد الله بن عمر مر على رجل وهو يصلي فسلم عليه فرد الرجل كلاما فرجع اليه عبد الله
 بن عمر فقال له اذا سلم على احدكم وهو يصلي فلا يتكلم ولا يشتر يديه سراواه مالا
 اور روایت ہی نافع سی کہ ہا تحقیق عبد بن عمر گزری ایک شخص پر او مثال میں کہ وہ نماز پڑھتا تھا پس سلام کیا او پر پس جواب
 دیا سلام کا او اس شخص نے ابن عمر کو بولکر پس یہی طرف او سکی عبد بن عمر پر کہا و سکی جو وقت کہ سلام کیا جاوی ویرا کہ
 ہتا ہی کی او مثال میں کہ وہ نماز پڑھتا ہویش بولی اور چاہی کہ اشارہ کر ہی سنا تہ ہتا ہی کی روایت کی یہ لک فی فتیان
 اس اشارہ کا دوسری فصل میں بیج حایت بن عمر کی گزرجکا کہ یہ حکم پہلی تہا یہ منوع ہوا **باب السہو** باب ہی
 یہ بیان سجدہ سہو کی ف جانا چاہی کہ سہو و نسیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیج اقوال کی جو کہ متعلق سنا تہ خبر دینی کی
 اور بیجانی حکمون کی ہن جانز نہیں ورا فعال میں ہوتا ہتا کہ لوگ سائل سکی یکمین **ح + الفصل الاول**
 فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احداكم اذا قام يصلي جاءه
 الشيطان فلكس عليه حتى لا يدري كم صلى فاذا وجد ذلك احداكم فليستجد سجدة تين وهو
 جالس متفق عليه روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ ہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ تحقیق ایک ہتا ہا جو وقت کہ ہا
 ہو کر نماز پڑھتا ہی تا ہی او سکو شیطان پس شبہ ڈالتا ہی و سپر ہتا کہ نہیں جانتا کہ کتنی نماز پڑھی پس جو وقت کہ یاوی یہی
 ایک ہتا ہا پس چاہی کہ کرئی و سجد ہی ورا حالت میں کہ وہ ہتا ہو روایت کی یہ بیجاری ورا سلم فی ف یہ صورت شک کی ہی ورا
 فرق در میان شک و سہو کی یہی کہ سہو میں یقین ہوتا ہی ایک جانب کا اور شک میں تردد ہوتا ہی یہی وہا و سنا تہ صلی اللہ علیہ وسلم
 شک میں ہرگز نہیں پڑی سبب سکی کہ شیطان سی ہوتا ہی لیکن سہو و نسیان البہو ہی سبب غیبہ تغرق اور توجہ کی طرف اس علم کر
 اور حکم شک کا ہی مثل حکم سہو کی ہی بیج واجبہ بنی سجدہ سہو کی ورا حکم کا تفصیل حدیث یثد میں مذکور ہوگا **ح + وعن**
 عطاء بن يسار عن ابی سعید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا شك احدكم في صلوة فليذكر
 كم صلى ثلثا او اربعا فليطرح الشك وليبن على ما استيقن ثم يستجد سجدة تين قبل ان يسلم فان كان صلى
 خمسا شفع له صلوة وان كان صلى اثما الا اربع كان تار غيبا للشيطان مرداه مسئلة وراہ مالا
 عن عطاء مرسله وفي رواية شفعها بهاتين السجدة تين اور روایت ہی عطاء بن

یسا ہی اون کی نظر کی ابی سعیدی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حیثوت کہ شک کری ایک تہا را نماز اپنی میں پہنچائی کہ
کتنی نماز پڑھی ہی تین رکعت یا چار رکعت پس چاہی کہ دو رکری شک در بنا کری او چیز پر کہ یقین رکھتا ہی پھر کری دو سجدی پہلی اس
سی کہ سلام پھیری پس اگر نماز پڑھی ان فی پانچ رکعت جفت کر دینگی یہ پانچ رکعتیں بسبب دونوں سجدوں کی واسطی و سکی نماز او کو
کو اور اگر نماز پڑھی ان فی پوری چارہونگی یہ سجدی سبب لت کی واسطی شیطان کی روایت کی یہ سلم فی اور روایت کی
مالک فی عطا ہی بطریق ارسال کی اور چو ایک روایت مالک کی یون ہی کہ جفت کر دیکا نمازی اون پانچ رکعتوں کو بسبب ان
دو سجدوں کے ف پر چاہی کہ دو رکری شک کو یعنی اوس رکعت کو کہ او میں شک ہی اور بنا کری او چیز پر کہ یقین ہی ہونا و سکا
یعنی کمتر پر مثلاً شک ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو تین تہی راوی و راویہ بنا رکھی پھر دو سجدی کری جسیکہ سہو کی کرتی ہیں پہلی اس سے
کہ سلام پھیری بخاری کی روایت میں یہ قید نہیں ہی اسی سبب سی اختلاف کیا ہی الامون فی پنج ہونی سجدہ سہو کی پہلی سلام کے
یا بعد اسکی چنانچہ تفصیل اسکی بیچ مخرج اور حدیث کی مذکور ہوگی بعد اسکی فائدہ دونوں سجدوں کا بیان فرمایا کہ اگر نماز پڑھی ان
پانچ رکعت یعنی شک ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار اور بنا رکھی تین پر اور واقع میں چار پڑھی تہیں جبکہ ایک رکعت و پڑھی تو پانچ رکعتیں
ہو میں تنفع کر دینگی پانچ رکعتیں بسبب ان دونوں سجدوں کی کچھ حکم ایک رکعت کی میں مصلی کی لمبی نماز و سکی کو یعنی یہ پانچ رکعتیں
ساتھ ان دو سجدوں کے بیچ حکم چھ رکعتوں کی ہونی ہیں و اگر نماز پڑھی ان فی پوری چار رکعت جسیکہ واقع میں ہی تین تہیں تا ہنس
رکعت کے کہ بنا تین پر کہ ایک رکعت و پڑھی چار رکعت تمام ہو میں تو ہوگی یہ دو سجدی سبب لت کی شیطان کی لمبی یعنی اگر چہ اس
سورت میں صلیج سجدتین کی نہیں ہی کہ جفت کریں نماز کو جسیکہ پہلی صورت میں ہی لیکن فائدہ سجدتین کا ذیل کرنا شیطان کا ہی
کہ وہ چاہتا ہتا کہ شک میں بیج الی اور عبادت سی باز رکھی و مصلی فی برعکس و سکی سجدہ کیا اور عبادت میں بیج الی کی جانا چاہی کہ ظاہر اس
حدیث کا دلالت اس پر کرتا ہی کہ بیچ صورت شک کی بنا اقل پر کری کہ یقینی ہی اور عل ساتھ تخری کے چنانچہ غالب ظن کی نہ کری و جب
جہو را مہ کا ہی ہی ہی اور ترمذی کہتا ہی کہ نزدیک بعضوں کی اہل علم سی بیچ صورت شک کی عادت کری نماز کو اور امام ابو حنیفہ کہتے
ہیں کہ اگر شک دل بار ہو وی یعنی شک کرنا عادت اسکی نہیں ہو ای نواز سر نماز پڑھی و الا تخری یعنی اکل کری اور بعد تخری کی اگر غلبہ
ظن کا ایک جانب ہو او سپر عمل کری و اگر غلبہ ظن کا حاصل نہو بنا اقل پر رکھی و سجدہ سہو کا کری سہلی کہ بنا رکھنی ظن غالب کی اصل
مقرر ہی مخرج میں جسیکہ قبلہ اور اتنا او یکہ میں او صحیحین میں بن سو دسی یا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حیثوت کہ شک کری
ایک تہا را بیچ چاہی کہ تخری کری سو اب کے اور تمام کری او سپر لا یا ہی حدیث کے مثنیٰ چو مخرج نقایک اور جامع الاسو لمیں بیج الی ہی چو تخری ہو
کی لایا اور امام محمد فی موطا میں کہا ہی کہ اناریج باب تخری غالب ظن کے بہت فی میں و رکھا اگر ایسا کیا جاوی پس غایت سہو اور شک سی شکل ہو
اور اعاوہ میں بیچ صورت کثرت شک کی حرج عظیم ہی انتہی کہتا ہی بندہ ضعیف یعنی شیخ عبد الحق بن کھل غلام کا یہ کہ اسباب میں تین بیچ
آئی ہیں اول تو یہ کہ جب شک کری پس سر نماز پڑھی دوسرے یہ کہ جو کوئی شک کری اپنی نماز میں پس تخری کری سو اب کی تیسری یہ
حدیث کے اسباب میں کہ وہی کو مضجع او پر بنا رکھنی کی ان میں پس جمع کیا ابو حنیفہ فی درمیان تینوں حدیثوں کی اسطر کہ حمل کیا
اول کو او پر پہنچی ان شک کے اول بار میں و دوسری کو او پر صورت واقع ہونی تخری کی ایک جانب او تیسری کو او پر نہ واقع ہونی تخری کے
دوسرے کمال جامعیت و نہایت تحقیق ہی بیچ مذہب امام اعظم رحم کی و اللہ اعلم صرح ہو عن عبد اللہ بن مسعود آت

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حَتَّى كُنْتُ لَكَ أَيْدِي فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ حَتَّى
 قَبَّلَ سَجْدَ تَبَرَّعَ مَا سَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلَكُمْ أَلَسْ بَعْدَ تَسْوُونَ فَإِذَا نَسِيتُ
 فَذَكَرْتُ وَإِذَا نَسِيتُ أَحَدَكُمْ فَصَلَّوْا فَلَيْسَ بِالصَّوَابِ فَلَيْسَ بِالصَّوَابِ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَجِدَ سَجْدَ بَيْنَ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ
 اور روایت ہے عبد البر بن سعید کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے کی پانچ رکعت میں کہا گیا واسطی اذان کی کیا زیادہ
 کے لئے نماز میں رہا کیا سبب عرض کیا جا رہی ہے آپ نے پانچ رکعت میں سجدہ کی ہر حضرت نے بعد سلام کی دو سجدہ کی اور ایک
 روایت میں ہے کہ فرمایا سو امی سکی نہیں کہ میں ہوں آدمی مند متبارہ ہی ہوتا ہوں جیسی تم ہوتی ہو پس جب وقت ہو لون میں پس یاد دلاؤ
 محکوم اور جب وقت کر شک کری ایک متبارہ نماز اپنی میں اس جیسی کہ قصد کری صواب کا پس چاہی کہ پورا کری اوپر ہر سلام پیر سجدہ
 کری دو سجدہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم میں ہے اس حدیث میں ذکر بنا کا اور پراقل کی نہیں ہے اور مراد وہی ہے یعنی اگر تخری
 فائدہ نہ کری بنا اقل پر کہی و تمام کری اور شافعیہ جو قائل نہیں ہیں سابقہ تخری کی مراد تخری صواب ہی اقل نہیں انار کہتی ہیں اور
 حنفیہ کی نزدیک چھ صورت ادا کرنی پانچ رکعت کی تفصیل ہے کہ اگر سہو کیا قعدہ اخیرہ ہی اور اٹھ کھڑا ہو واسطی پانچویں سجدہ کی ہر
 طرف قعدہ کی جب تک سجدہ نہیں کیا ہی پانچویں رکعت کا اور اگر سجدہ کیا باطل ہوئی فرض و ربنا نہ گئی پانچویں رکعت اور اگر قعدہ
 اخیرہ کر کے اٹھا ہی سلام ہی جو کرے طرف قعدہ کی جب تک کہ سجدہ نہیں کیا ہی پانچویں رکعت کا اور اگر سجدہ کیا تمام ہوئی فرض ایسا
 اور بلا دی سابقہ و سکی چھ رکعت اور سجدہ کری واسطی سہو کی سلام ہی اور یہ حدیث منقول ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد چار
 رکعت کی بیٹھ کر پانچویں کی ایسی اٹھتی ہی در نظام اس حدیث کا دلالت کرتا ہی سیر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملائی نہیں چھ رکعت
 اور اتفاق کیا سابقہ سجدہ سہو کی جیسی کہ مذہب شافعی ہی جواب اسکا یہ ہی کہ احتمال ہی کہ حضرت نے یہ بیان جواز کی لیے کیا ہو نہ
 وَعَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَواتِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ
 سَمِعَهَا ابْنُ هُرَيْرَةَ وَلَكِنْ نَسِيتُ أَنَا قَالَ فَصَلَّ يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَى خَشْبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي
 الْمَسْجِدِ فَأَتَى عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضَبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَوَضَعَ خَدَّاهُ الْيَمْنَى
 طَوَّافَ هَرَكَةٍ الْيُسْرَى وَخَرَجَتْ سَرَّانُ الْقَوْمِ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا قُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ ابْنُ سِيرِينَ
 وَغَيْرُهَا بَاهُ أَزْيَكِيمَاةٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طَوْلُ يُقَالُ لَهُ ذَوَالْيَدَيْنِ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتُ أَمْ قُصِرَتِ
 الصَّلَاةُ فَقَالَ لَمْ أَتِ لَمْ تَقْصُرْ فَقَالَ كَمَا يَقُولُ ذَوَالْيَدَيْنِ فَقَالُوا لَعَنَ فَقَدِمَ فَصَلَّ مَا تَرَكْتَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ
 وَسَجَدَ مِثْلَ سَجْدَةٍ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سَجْدَةٍ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سَجْدَةٍ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ
 سَلَّمَ فَيَقُولُ نَسِيتُ أَنْ أَعْمَرَ ابْنَ حَصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَكَفَّظَهُ لِبُخَارِيِّ وَفِي أُخْرَى لَهُمَا فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلْ لَمْ أَتِ لَمْ تَقْصُرْ كُلُّ ذَلِكَ
 كُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَارَسُولَ اللَّهِ

اور روایت ہے ابن سیرین سے اذان کی نقل کی ابی ہریرہ ہی کہا ابو ہریرہ نے نماز پڑھائی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میں
 میں ہی بعد زوال کی میں یعنی ظہر یا عصر کہا ابن سیرین نے کہ تحقیق نام لیا اس نماز کو ابو ہریرہ نے لیکن پہل گیا میں کہا ابو ہریرہ نے

پس منع پذیر ہوتا ہے ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پر سلام پیرا یعنی تیسرے رکعت کیلئے اونٹنی پر کھڑی ہوئی طرف کھڑی کی کہ عرض میں
 تھی چو مسجد کی پس تکبہ کیا اور سہرگوار کہ غصی تھی اور رکعہ دہنا تھا اپنا بائیں پر اور اوڈنگلیان ڈنگلیون میں ٹالیں اور رکعہ رخا رو اپنا
 دہنا اور پشت بائیں ہاتھ اپنی کی اور چکی جلد باز لوگوں میں سی دروازوں مسجد کی سی یعنی جو لوگ کہ بعد ادا کرنی نماز کی ذکر اور دعا کی
 ایسی نہیں تھیں تھی وہ جلی گئی رکعہ صحابہ نے کیا کم ہو گئی نماز یعنی جاری دوسری ہو گئیں کہ حضرت نے دو پڑھیں اور صحابہ میں یعنی جو کہ مسجد
 میں باقی رہی ہو کہ اور عمر ہی تھی پڑھ سی وہ حضرت سے یہ کہ کلام کرین اور سی اور صحابہ میں ہوا ایک شخص یہ تھا کہ تھیں اس کی تھی راز
 کہا جاتا تھا اسکو ذوالیدین یعنی صاحب زون کی سبب رازی ہاؤن کی یہ لقب دیا ہوا تھا کہا ادا کی ایسی رسول خدا کی کیا
 بول گئی آپ یا کم ہوئی نماز پس فرمایا حضرت نے نہیں ہوا میں اور نہ کم ہوئی نماز پر فرمایا یعنی صحابہ سی کیا تم ہی کہتی ہو جیسا کہ تھا
 ہی ذوی الیدین رکعہ صحابہ نے کہ ان یون میں سی جیسی کہتا ہی ہاؤن کی پڑھی حضرت پر نماز پڑھی وہ کہ چوڑی سی تھی پر سلام پیرا
 پیر تکبہ کی اور سجدہ کیا مانند سجدہ کی اپنی کی کہ نماز میں کیا تھا یا دراز تر پیرا دہنا یا سر اپنا اور تکبہ کی پیر تکبہ کی اور سجدہ کیا مانند سجدہ
 معمولی اپنی کی یا دراز تر پیرا دہنا یا سر اپنا اور تکبہ کی پس اکثر سوال کیا لوگوں نے ابن سیرین سی پر سلام پیرا پس کہتی تھی بن بن
 خبر دیا گیا ہوں میں یہ کہ عمران بن حصین نے کہا پر سلام پیرا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکی واسطی بخاری کے اور یہ
 اور روایت ان دو ہون کی یہ سی کہ فی ما یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلی لم انزل لم تقصر کی سب یہ تھا پیرا ذوالیدین نے
 تھا کچھ سمین سی ایسی رسول خدا کی فت پس اکثر سوال کیا ابن سیرین سی اپنی ہیچ حدیث مذکور ہوئی اسکو ابن سیرین جب روایت کر چکے
 تو ان سی بطریق استفہام کی اکثر لوگوں نے پوچھا ثم سلم یعنی آیا کہا ابو ہریرہ نے ثم سلم یعنی سجدی سہو کی بعد سلام کی کہی پہلی پر اسکی
 جواب میں ابن سیرین نے کہا کہ خبر دیا گیا ہوں میں کہ عمران بن حصین نے اپنی حدیث میں کہا ثم سلم یعنی یہ لفظ حدیث ابی ہریرہ کی سی نہیں
 یاد رکھتا میں لیکن حکم خبر پوچھی ہی کہ عمران بن حصین نے کراوسی یہی حدیث روایت کی ہی او میں ثم سلم کہا اور میں جو حدیث یہ ہے
 کی میں ثم سلم ذکر کیا ہی عمران کی روایت سی ہی کہ اس جگہ لایا ہوں اور شرح اس حدیث کی فتح الباری نے بہت دراز لکھی ہے
 اگر سب لکھی جاوی کلام طویل ہوتا ہی لیکن اس پر دشبہ وارد ہوئی میں بیان کرنا اور نکاح ضرور پڑا اول تو یہ کہ علماء کی نزدیک یہ بات
 ہیرہ ہوئی ہی کہ حضرت کو سہو ہونا اخبار میں جائز نہیں اور افعال میں خلاف ہی اور یہاں جو حضرت نے فرمایا کہ نہ قصر ہوا نہ نسیان
 پس یہ اخبار ہی خلاف واقع کی اور دوسرا یہ کہ کلام اور افعال ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نماز کی درمیان میں واقع ہوئی
 اور باوجود اسکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی نماز پوری کی از سر نو پڑھی جواب اول شبہ کا یہ ہی کہ نہ جائز ہونا نسیان کا
 بیچ اون اقوال و اخبار کی ہی کہ متعلق ہیں یا بہ تبلیغ شرائع اور احکام اور وحی کی نہ سب سے برون میں اور دوسرا اشکال کا جواب
 علماء نے یہ کہا ہی کہ کلام اور فعل کہ مفسد نماز کی ہیں اور صورت میں میں کہ قصد ہوں نہ ساتھ سہو کی جیسا کہ مذہب شافعی ہے لیکن
 یہ جواب خالی ضعیف ہی نہیں اور موافق مذہب حنفی کی ہی نہیں کیونکہ ان کی نزدیک کلام عمدا اور سہو مطلق مفسد نماز کا ہی
 پس یہ جواب بیسی میں کہ واقع ہونا اس قضیہ کا پہلی نسخ ہوئی جواز کلام اور افعال کی سی ہی نماز میں اور مذہب امام احمد کا یہ ہی کہ
 کلام نماز میں قصد اور سہو مفسد نماز کا ہی مگر حکم کو واسطی مصلحت نماز کی ہو امام سی یا مقتدی سی تو مفسد نہیں جب کہ بیان
 ہوا مع مع **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَيْهِمْ الظُّهْرَ**

فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ وَانْظَرَ النَّاسَ تَسْلِيمًا كَبَّرَ
وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَةً ثَانِيَةً قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفِقًا عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد البر بن
سیدہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی صحابہ کو ظہر کی پس کبڑی ہوئی پہلی دو رکعتوں میں نہیں بیٹھی یعنی قعدہ اور
کیلے پس کبڑی ہوئی لوگ ساتھ حضرت کی بیان تک جب پڑھکی نماز اور منتظر ہوئی لوگ سلام پھرنی کی تکبیر کی حضرت نے اوس حالت
میں کروڑ بیٹھی تھی پس کبڑی ہوئی پہلی سلام پھرنی سی یہ سلام پھرا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مذہب شافعی میں سجدی
سہو کی سلام ہی پہلی ہی کرنی میں موجب حدیث کی لیکن اور روایتوں میں یا ہی کہ حضرت نے سجدہ بعد سلام کی کیا اور ثابت
ہوای سجدہ کرنا حضرت عمر کا ہی بعد سلام کی ہیں و دلائل کتاب ہی سپر کہ یہ حدیث منسوخ ہی + ج + ۴ **الفصل الثانی**
فصل عن عمار بن حصین أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ
ثُمَّ تَشَهَّدَ شَهَادَةً سَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ روایت ہی عمران بن حصین سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی لوگوں کو پھر چول گئی پھر سجدی کی دو سجدی
پھر انقیات پڑھی پھر سلام پھرا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن یب ہی ف پھر سجدی کی دو سجدی یعنی بعد سلام پھرنے
کے بعد یکے تیسے فصل کی پہلی حدیث سی معلوم ہوتا ہی اور اس حدیث میں جگہ سہو کی نہ بیان کی اور ذکر تشہد کا کیا اور اور حدیثوں
میں ذکر تشہد کا نہیں ہے اور یہ حدیث موافق مذہب شافعی کی ہی و مذہب امام احمد کا ہی ہی ہی اور بعضی الکلیہ و شافعیہ ہی سی پر
میں اختلاف ہی سہو کے درود اور دعا کا انقیات میں یا میں اس تشہد میں پڑھی کہ پہلی سجدی سی ہی یا دسین پڑھی کہ بعد سجدی
کے ہی کہنی لی تو یہ اختیار کیا ہی کہ دوسری تشہد میں پڑھی و رہا یہ میں کہا ہی صحیح ہی ہی اور بعض شروع ہدایہ کی میں لکھا ہی
کہ سہاب میں ہی کہ اول میں پڑھی اور ثانی میں ہی کہا کہ دونوں میں پڑھی اور شیخ ابن الہمام نے کہا کہ قول ثانی کی میں خوب صفا ط ہو
کہ انی ثانی قاضی خان مرح + ج + ۴ **وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِذَا قَامَ إِلَّا مَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَإِنْ اسْتَوَى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ
وَيُسْجَدُ سَجْدَتَا الشَّهَادَةِ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی غیر بن شعبہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ گھڑا ہو امام دو رکعت پڑھ کر یعنی و قعدہ پہلا لکھا پس اگر یاد آدمی پہلی اس سی کہ سید اکبر اہو پس
جا ہی کہ بیٹھ جاوی اور اگر سید اکبر اہو چکائیں بیٹھی اور سجدی کر سی دو سجدی سہو کے روایت کی یہ بودا و دار ابن ماجہ نے ف
یہ حدیث دلائل کرتی ہی سپر کہ معتبر پورا کھڑا ہونا اور نہ ہونا ہی اور ظاہر مذہب ہمارا یہ ہی کہ اگر قریب تر بیٹھنی کی ہو بیٹھ جاوی و تشہد
پڑھی و اگر قریب ہو قیام کی نہ بیٹھی و قریب بیٹھنی کی و سکو کہتی میں کہ نجی کا بدن سید اہو جاوی و اگر سید اہو جاوی تو قریب قیام
کی ہی و شیخ ابن الہمام نے کہا کہ اعتبار فریبت میں ایک روایت ابو یوسف کی سی کہ اختیار کیا ہی سکو مشائخ بخاری نے اسی پر ظاہر
مذہب یہ ہی کہ جب تک پورا نہ کھڑا ہو جاوی بیٹھ جاوی و صحیح روایت ہی ہی اور شاید کرتی ہی ایک یہ حدیث سی پس اگر پہلی
کبڑی ہوئی کی بیٹھ جاوی کا تو سجدہ نہیں آئی کا اور کھڑا ہو جاوی کا تو آدمی کا اور بعد کبڑی ہوئی کی بیٹھی نہیں اگر بیٹھ جاوی لگا تو نماز
توٹ جاوی + ج + ۴ **الفصل الثالث** **فصل عن عمار بن حصین** أَنَّ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهَا مُتَّفَقًا عَلَيْهِ. اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا پڑھی مینی رو برو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سورہ والنجم پڑھ سجود کیا اور سین روایت کی یہ بخاری و مسلم فی وف کہا امام شافعی فی کہ سجود سین بیان از کی ہی حضرت فی نکا اور کہا امام مالک فی کہ مفصل مین سجود نہیں ہے اسلی نکا اور امام ابوحنیفہ صحتی مین کہ اسلی نکا کہ با وضو نہ ہی یا وقت نماز است کا ہتھ یا ترک کیا اس وقت تا معلوم ہو جاوی کہ فرض نہیں ہی اور یہ ہی تو ہی کہ سجود کرنا فی الخور ہی واجب نہیں کسی وقت کیا ہو پس اس کو فی یہ نہ سمجھی سجود اسکا واجب نہیں کیونکہ او بر کی حدیث مین گذر ہی چکا ہی کہ حضرت فی اور مسلمانوں وغیرہ فی اس مین سجود کیا ۔۔۔ **وعن ابن عباس** قَالَ سَجَدَ صَلَّيْتُ مِنَ عَزَائِرِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لَا بَنِي عَبَّاسٍ عَاسَجُوا فِي حَصِّ فَقَرَةٍ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدُ وَسَلَمَةُ حَتَّى آتَى فِيهِمْ أَمْسًا فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَمَرَ أَنْ يَقْتَدَى بِهِمْ دَاوُدُ وَالْبُحَارَى اور روایت ہی بن عباس سی کہ کہا سجود سورہ ص کا زمین ہی بہت تاکید کر

سجود مین سی و تحقیق دیکھا مینی غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سجود کرتی ہی اور سین و را ایک روایت مین ہی کہ کہا ناجا ہی نکا مینی واسطی بن عباس کی کیا سجود کر دن مین ص مین پس ہی یہ آیت و را اولاد نوح کی سی داود اور سلیمان یہاں تک کے آئی اس قول اللہ تعالیٰ تک پس ساتھ طبعی او کی کی پیروی کر پس کہا بن عباس فی نبی مہاری صلی اللہ علیہ وسلم اون لوگوں مین ہم کہ حکم کی گئی مین کہ پیروی کریں اون انبیا کی روایت کی یہ بخاری فی کہ نہیں بہت تاکید سجود مین ہی اسکی جو جب مذہب حنفی کی یہ مین کہ یہ سجود و فراض سی نہیں ہی بلکہ واجبات تلاوت سی ہی کہا ہی علما فی کہ سجود کرنا آنحضرت کا اوسین واسطی موافقت داؤد علیہ السلام کی اور شکر کرنی قبول تو باو کیکی تہا چنانچہ حدیث مین ہی یا ہی کہ فرمایا حضرت فی کہ سجود کیا پہاں میری داؤد فی واسطی قبول توبہ کی اور ہم سجود کرتی مین واسطی داسی شکر کی اور پس کہا بن عباس فی بعد پڑھنی آیت کی واسطی دلیل پہاں کی سجود کرنی پر کرنی مہاری صلی اللہ علیہ وسلم اون مین سی مین کہ حکم کی گئی مین کہ پیروی کریں اون انبیا کی یعنی جب حضرت کو اون کی پیروی کا حکم ہوا تو تجبی بطریق اولی او کی پیروی کرنی چاہی یعنی جب داؤد علیہ السلام فی سجود کیا اور آنحضرت فی او کی پیروی کی ہی سجود کیا ہیکو ہی کرنا چاہی ۔۔۔

الفصل الثانی فصل دوسری **عن عمرو بن العاص** قَالَ اقْرَأْ دَسُّوْنَ اللّٰهُ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْمَةً عَشْرَةَ سَجَدَةٍ فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمَفْصَلِ وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجَدَتَيْنِ وَآه ابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَسَاجِدَ رَوَايَتُ هِيَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ سَيَّ كَهَا پڑھانی او سکون مینی عمرو کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہندہ سجدی قرآن مین اون مین سی تین مفصل مین مین و سورہ حج مین مین دو سجدی روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ فی بعضی نسخون بجای اقراؤ فی ہی یعنی حکم کیا محکو یہ کہ پڑھون مین اونہر او تین مفصل مین نیز سورہ نجم اور انفعت اور اقراؤ مین و سورہ حج مین دو سجدی مین ایک بعد ایشا کی اور دوسرے بعد طلحون کی اور باقی دس سجدی یہ مین کہ سورہ اعراف مین خیر سورہ پراور معد مین بعد اتصال کی اور غل مین بعد یومردن کی اور بعضون فی کہا بعد سیکردن کی لیکن یہ قول رد کیا گیا ہی کہ یہ بعد ہی اور سجان لفظی مین بعد خشوعا کے اور میر مین بعد تمکبا کی اور سرقان مین بعد انوار کی اور غل مین بعد انوار کی اور بعضون فی کہا ہی بعد یسعون کے اور الم تم نزل السجدہ سین بعد یسعون کی ۔۔۔

۱۱۔ من بعد اب کی وفصلت میں بعد سامون کی اور بعضوں نے کہا کہ من بعد من پر اور اختلاف کیا ہی علماء نے یہ کہتے تھے سجود من و ان کے کہا امام احمد نے کہ نہیں۔ وہ میں یہ کہ مذکور ہوئی غل کیا ہی و نہوں نے ظاہر حدیث پر اور امام شافعی نے کہا چودہ میں اس طرح کہ چھ میں ہیں بعض میں ہیں باقی بسورہ اور کہا امام ابو حنیفہ نے کہ چودہ اس طرح ہیں کہ دوسرا سجود چھ میں نہیں و ثابت کیا ہی سجود دس کا اور باقی بسورہ اور کہا مالک نے کہ گیارہ میں ساقط کیا ہی و نبوت سجود دس کو اور تینوں سجود من و فصل کیوں اور قول قدیم شافعی کا یہی ہے بلکہ کہا ہی اور علماء نے کہ یہ حدیث عمرو بن العاص کے ضعیف ہے و لایق دلیل پکڑنے کی نہیں و بعضی راوی سے اسکی مجہول ہیں و اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ سجود دس کا کیا جاویں نماز فرض و نفل میں اور گئی ہیں بعضی علماء اسپر کہ سجود آخر سورہ میں ہو پس کو سجود غایت کر تا ہی سجود ہی سی یعنی رکوع کرنے میں و اہو جاتا ہی یہ قول بن مسعود کلاسی اور یہی مذہب ابو حنیفہ کا ہی اور تفصیل اسکی شرح منیہ میں اس طرح مذکور ہے کہ سجود واجب ہونا زمین میں رکوع کیا اور زینت سجود ہی کی اوس میں کی ادا ہو جاتا ہی یا نہایت کی یہ سجود نماز کا کیا ساقط ہو جاتا ہی سجود قراۃ کا جبکہ نہ زمین ہوں بعد اسکی تین آیتیں و تین آیتیں پڑھنی میں اختلاف ہی پس اگر پڑھیں بعد اسکی تین سی زیادہ پس ضرور ہے سجود کرنا و اسکی قضا اور نہیں و اہو تا ساتھ رکوع کی اور نہ ساتھ سجود نماز کی و سجود جو نماز میں لازم آویں خارج نماز کی نہ کیا جاویں ع + ح + و عَن عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَلْتَ سُورَةَ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا رَوَاهُ أَبُو ذَاوَدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ كَيْسَ اسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيحِ فَلَا يَقْدَرُ هَا كَمَا فِي شَرْحِ التُّسْتَاثِ

اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا کہ میں نے رسول خدا سے یہ سنا کہ اسکی ہی سورہ حج بسبب اسکی کہ اوس میں ہیں دو سجود نماز کا ہاں اور سجود ہی نکرے وہ دونوں پیش پڑھنے والے دن دونوں آیتوں سجود کی لیکر روایت کی یہاں بودا و اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث بنیں اسناد اسکی قوی و مصابیح میں یہ الفاظ ہیں پیش پڑھنے والے سورہ کو جسید کہ کتاب شرح السنہ میں ہی ف پیش پڑھنے والے دن دونوں آیتوں سجود کیوں کر گنگہا رہو سبب کہ سجود ہی یعنی سجود مشروع ہوا ہی یہ حق پڑھنے والے کی بسبب تلاوت اسکی کی اور کرنا سجود کا حق تلاوت سبب ہیں جبکہ ہر دو پہلی ضائع کرنے کی پس اولی ہی ترک تلاوت کا اسلی کہ سجود واجب ہی پس گنگہا رہو گا سبب کہ اسکی اور ایک نسخہ صحیح میں ہجای فلا یقرء ہما کی فلم یقرء ہما ہی یعنی جسکی اسکی سجود کیوں گویا دونوں آیتیں ہی نہ پڑھیں اسلی کہ غل کیا اور پڑھو دوسرا سجود چھ کا امام اعظم ع + ح کی نزدیکی اسبب نہیں دیکھتی ہیں کہ وہ سجود نماز کا ہی اسلی کہ قرآن مجید ہی کہ لفظ ارکعوا اسکی ساتھ مذکور ہی اور یہ حدیث ضعیف ہی جسید ترمذی نے کہا ہذا حدیث لیس سندہ بالقوی ع + ح + و عَن ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ ثَمَّ قَامَ قَرَأَ كَمَا قَرَأْتَ قَرَأَ تَزْوِيلَ السَّجْدَةِ مَرَّوَاهُ أَبُو ذَاوَدَ

اور روایت ہی بن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجود کیا نماز ظہر میں یہ کہ پڑھی ہوئی پس رکوع کیا پس گنگہا کیا لوگون نے کہ تحقیق حضرت نے نے پڑھی الم تر زل السجود روایت کی یہاں بودا و دنی ف صحابہ نے فقط سجود کر نیسی پڑھنا اس سورہ کا نہیں معلوم کیا بلکہ ایک یہ سورہ کی سنی اوس میں چا کر یہ سورہ پڑھی چنانچہ آیہ ہی کہ آنحضرت کہہ ہی ایک یہ سورہ سی سنا دیتی تھی تا معلوم کریں کہ فلا فی سورہ پڑھی یا اختیار بسبب یہ شوق اور حضور کی جہ ظاہر ہو جاتا تھا اور ظاہر حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بعد سجود کر لی اور اوتھنی کے باقی سورہ نہ پڑھی اور رکوع میں گئی اور یہ جائز ہی اگرچہ فضل یہ ہی کہ باقی سورہ پڑھی بعد اسکی رکوع میں جاویں پس شافعی

کہ یہ بیان جواز کی لمبی کیا باوجودیکہ نص نہیں ہے حضرت سی بیچ نے پڑھنی باقی سورۃ کی مگر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے اور حضرت ابی انکساستہ
 رکعت کی نکلیا حبیبیکہ ہمارے مذہب میں رکعت میں سجدہ ادا ہو جاتا ہے اسلیں کہ فیصل ہی + ع ح + وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَاِذَا امْرًا بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدَ نَامَعَهُ
 سَرَّاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے بن ہشام بن عمار سے کہ انہوں نے کہا نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہی ہم قرآن میں جس وقت
 کہ کذرا آیت سجدہ کی پڑھتے تھے اور سجدہ کی اور سجدہ کی ہم ساتھ لگے روایت کی یہاں بوداودنی ف میں معلوم ہو کہ سجدہ فارسی اور ساج
 و نو نیز ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ تکبیر کہی مگر سجدہ کی لمبی سی پڑھنے ہی ابو حنیفہ کا اور شافعی کی نزدیک یہ
 ہی کہ تہہ اوٹھاوی اور تکبیر کہی احرام کی لمبی یہ تکبیر کہی سجدہ کی لمبی درست ہے یہ کہ کھڑا ہو ہی پھر سجدہ کری یہ حضرت عائشہ
 سی روایت کیا گیا ہے + ع + وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ
 سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمْ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى اَنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ
 عَلَى يَدِهِ سَرَّاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے بن ہشام سے کہ انہوں نے کہا تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ہال فنیہ
 کہ کی آیت سجدہ کی پس سجدہ کیا سب لوگوں نے بعضی سجدہ کر نیوالی سوار تھی اور بعضی سجدہ کر نیوالی زمین پر یہاں تک کہ سوار سجدہ
 کرتا تھا اور ہاتھ اپنی کی روایت کی یہاں بوداودنی ف پڑھی آیت سجدہ کی یعنی کیا یہ ادا ہاں آخر اسکی ساتھ ملا کر پڑھی یا نر سی آیت
 پڑھی بیان جواز کی لمبی اسلیں کہ نر سی یہ پڑھنی خلاف احتیاب کی ہے ہمارے نزدیک و سوار سجدہ کرتا تھا اور ہاتھ اپنی کی یعنی ہاتھ زمین
 وغیرہ یہ رکھ کر سجدہ کرتا تھا کہ باوی سختی زمین کی سی حالت سجدہ میں کہا ابن ملک بن کریمہ دلالت کرتی اس پر کہ جو کوئی سجدہ کری ہاتھ پچھو
 ہی جبکہ چکاوی گردن اپنی نزدیک ابو حنیفہ کی نہ نزدیک شافعی کی انتہی اور یہ غیر مشہور ہے وکی مذہب میں پس شرح منیہ میں لکھا ہے
 کہ اگر سجدہ کری بسبب زحام کی اپنی ران پر جائز ہے اور یہ طرح سوامی ران کی اور چیز پر جائز ہے اگر ہوا و سکو عذر کہ منع کرے سجود ہی وہ
 نہیں جائز ہی بلا عذر موجب وایت فحشاء کی کذا فی اخلاصہ اور اگر کہی ہاتھ زمین پر اور سجدہ کری و سیر جائز ہی موجب روایت صحیحہ
 کے اگرچہ بلا عذر ہو مگر کہ یہ مکروہ ہی اور کہا ابن ہشام کہ جس وقت پڑھی آیت سجدہ کی سوار یا بیمار کہ نہ قادر ہو سجود پر کفایت کرنا ہی و سکو
 اشارہ + ع + وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمَفْصَلِ مُنْذُ
 خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ سَرَّاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے بن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سجدہ کیا سچ کسی
 سورۃ کی مفصل میں سی جب ہی طرف مدینہ کی روایت کی یہاں بوداودنی ف جب کہ پہری طرف مدینہ کی یعنی اگرچہ
 پہلی اس سی کہ میں سجدہ کیا اور تمام آدمیوں وغیرہ نے اون کی ساتھ سجدہ کیا یہ حدیث مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ کہا سجدہ
 کیا میں ساتھ غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سچہ اذالسا الشقت کی وراقرا باسم ربک الاعلیٰ کی اور سلام ابو ہریرہ کا بعد ازیں مدینہ کی
 ہی ساتویں سال ہجری میں اور حدیث ابو ہریرہ کی صحیحہ اور راجحہ اور بہت صحابہ نے روایت کیا ہی سجدہ مفصل میں اور سبب تقدم
 ہی نانی پر حاصل یہ کہ سجدہ مفصل میں ثابت ہی حضرت سی کرنا چاہی و مفصل کہی میں چوبی سورتوں کو کہ وہ سورہ ہجرات سی آخر
 کہ میں + ع + وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ
 بِاللَّيْلِ سَجْدَةً جُزْئِيٍّ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ سَرَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْإِسْنَدُ مِنْ

کہ کی ہیں کا ہی شروع + وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَلَاةٍ
 سَجَدَ هَذَا وَذُو تَوْبَةٍ وَتَسْجُدُ هَذَا وَكَرَّارَ وَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہی ابن عباس کی کہ تین
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا جس میں دو فرمایا اگر کیا سجدہ جس کا داؤدنی یعنی بیچ قضیہ کی کہ سورہ ص میں ونسی مذکور ہی واسطی توبہ کی
 اور کرتی میں ہم وہ سجدہ واسطی شکر گزار ہی قبول توبہ وانکی روایت کی یہ سنائی فی باب اوقات النہی
 یہ باب ہی بیچ بیان دن وقتوں کی کہ منع کی گئی ہی نماز و نہیں ف یہ شامل ہی قیون وقتوں کو کہ حرام ہی نماز و نہیں کہ وہ وقت طلوع
 اور غروب و راستوا یعنی ٹیکے وہ کہ ہی اور شامل ہی دن وقتوں کو کہ نماز نفل و نہیں کروہی کہ وہ بعد فجر اور عصر کا ہی و رہا ہی نہ سب
 میں ہی شامل ہی فرض و نفل کو پس پہلی میں وقتوں میں نماز نہیں اور نہ قضاء مگر عصر و سعی کی اور نہیں جائز ہی نماز جنازہ کی اور نہ سجدہ
 قیامت کا اور جائز ہی نماز جنازہ کی جبکہ حاضر ہو ہی اور نہیں وقتوں میں اور جائز ہی سجدہ قیامت کا جو پڑ ہی جاوی آیہ سجدی کی اور نہیں
 وقتوں میں لیکن اولیٰ تاخیر ہی نکی ان وقتوں میں اور جائز نہیں یہ دونوں یعنی نماز جنازہ اور سجدہ قیامت کا اور قضاء بعد نماز فجر و عصر کی اور نفل
 ان وقتوں میں ہی کہ وہ میں لیکن شروع کر چکا تو لازم ہون کی چاہی کہ توڑ ڈالی اور قضاء کر ہی وقت غیر کہ وہ میں و اگر تمام کر ہی عہدہ
 اور کسی ہی برتا ہی لیکن توڑنا افضل ہی کذا فی شرح ابن الہمام عن المبسوط اور نزدیکی شافعی اور احمد کی جائز ہی قضاء اور نماز جنازہ
 کے جو حاضر ہو ہی اور تحیۃ المسجد اگر اتفاق ہو داخل ہونیکا مسجد میں لیکن اگر سائبہ قصد تحیۃ کی ان وقتوں میں آوی اور یا تاخیر کر ہی
 قضاء کو تاکہ ان وقتوں میں واکری جائز نہیں اسلیبی کہ قصد کر کر ان وقتوں میں پڑنا بموجب حدیث کی ممنوع ہی و راسی طرح جائز
 ہی اون کی نزدیک نماز کو فکی اور دو رکعتیں بعد وضو کی اور دو رکعتوں احرام کی اور طواف کی اور سجدہ قیامت کا جو پڑ یا جاوی
 ان وقتوں میں و کر رہا ہی نزدیک ہر زمانہ اور ہر مکان میں ہی و نزدیک شافعی اور دو رکعتوں کی کو موافق اولیٰ میں دن جمعہ کے
 وقت استنوا کی جائز ہی اور مکہ معظمہ میں ہی جائز ہی سب اوقات میں و رغیب حنفیہ کا احوط ہی اسلیبی کہ جب بیچ اور محرم جمع ہون ترجیح
 مجرم کو ہی و اللہ اعلم + الفصل الاول فصل پہلی عن ابن عمر ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَحِي أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّي سَجْدَةً طَلَعَ الشَّمْسُ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا
 طَلَعَ حُلُوبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَجُزَّ وَإِذَا غَابَ حُلُوبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ
 حَتَّى تَغِيَّبَ وَلَا يَنْتَحِي تَوَابِعُ صَلَاتِكُمْ طُلُوعَ
 الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَنْظَلُ بَيْنَ قَرْنِي

الشَّيْطَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر ؓ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قصد کر ہی ایک متبارا پس نماز پڑ ہی ویک
 کلنی آفتاب کی اور نہ نزدیک و ہی آفتاب کی اور ایک روایت میں یون ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کہ کلنی کن رہا آفتاب کا
 پس چوڑ و نماز کو بیان تک کہ خوب ظاہر ہو یعنی بلند ہو بعد نیزہ کی اور جب وقت کہ غائب ہو کن رہا آفتاب کا پس چوڑ و نماز کو یعنی مطلق نماز
 نہ پڑ ہو نہ فرض اور نفل یہاں تک کہ خوب غائب ہو آفتاب و نہ قصد کر و اپنی نمازوں کا وقت کلنی آفتاب کی اور غائب ہوئی آفتاب
 کے واسطی کہ آفتاب نکلتا ہی درمیان دن و دنوں میں شیطاں کی روایت کی یہ بخاری و مسلم فی نہ قصد کر ہی اس سے
 نام شافعی کہتی میں کہ تحیۃ المسجد اور قضاء نماز قصد کر کر ان وقتوں میں پڑ ہی جائز نہیں اور اگر اتفاقاً پڑ لے جائز ہی +

اور ہم کہتی ہیں کہ قصہ وحدیث سی منکر کتابی نمازی ان وقتوں میں ظن اور درمیان سینگوں شیطان کی یعنی دونوں جانبوں سر
 اور سبکی کر کے ایسا ہی سامنی آفتاب کی تاکمکل دریاں دونوں جانبوں سر و سبکی پس جو قبلہ آفتاب پرستوں کا اوس وقت میں نماز کو منع فرمایا
 نامشاجرت وکی ساتھ نبوی ص و ع و عن عقبہ بن عامر قال ثلث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یبہتان فیہن فصلی فیہن اذ تفرق فیہن موتانا حین تطلع الشمس بامرغاء حتی ترتفع و
 حین یقوم قائم الظہیرہ حتی تسیل الشمس و حین تضيف الشمس للغروب
 حتی تغرب شہادہ وسلم اور روایت ہی ہے کہ تیسری کہ با تین وقت ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتی ہوں کہ نماز
 پڑھیں ہم وہیں یا دفن کریں ہم ان میں مرون بنی کو یعنی نماز گزارہ کی پڑھیں والا دفن ہر وقت جائز ہی وقت تک کہ آفتاب کے ظاہر
 یہاں تک کہ بلند ہو اور اوس وقت کہ کھڑا ہو سایہ دویم کا یعنی ٹیک دویم کو یہاں تک کہ آفتاب و اوس وقت کہ سبیل کر ہی آفتاب
 واسطی زمین کی بیان کہ دو طوسی آفتاب وایت کی نبی سلم بن و عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوة بعد الظہیر حتی ترتفع الشمس ولا صلوة بعد العصر حتی
 تغیب الشمس متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم فی زمین نمازی صبح کی یہاں تک کہ بلند ہو آفتاب یعنی بعد زینہ کی اور زمین نمازی عشی یہاں تک کہ آفتاب ہو آفتاب
 روایت کی یہ بخاری اور مسلم بن ف مراد نفی کامل تا کی ہی اسلیں کران دو وقتوں میں نماز کو روہی حرام ص و ع و عن عمرو
 ابن عبسہ قال قدیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدیۃ قدیمت المدیۃ فدخلت علیہ فقلت احذر
 عن الصلوة فقال صل الصلوة الضمائم اقصر عن الصلوة حین تطلع الشمس حتی ترتفع فانہا تطلع حین تطلع بین قرنی شیطان
 وحینئذ یسجد لها الکفار ثم صل فان الصلوة مشہودہ مخظورہ حتی یستقل الظل بالرحم ثم اقصر عن الصلوة
 فان حینئذ تسجد جہنم فاذا اقبل الفی فصل فان الصلوة مشہودہ مخظورہ حتی تظلی العصر
 ثم اقصر عن الصلوة حتی تغرب الشمس فانہا تغرب بین قرنی شیطان وحینئذ یسجد لها الکفار
 قال قلت یا نبی اللہ فالوضوء حدثنی عنہ قال ما منکم رجل یقرب وضوءہ فیضمض ویستنشق
 فیستنثر الاخرت خطایا وجہہ وفیہ وحباشیہ ثم اذا غسل وجہہ کما امرہ اللہ الاخرت
 خطایا وجہہ من اطراف حیثہ مع الماء ثم یغسل یدیه الی المرفقین الاخرت خطایا
 یدیه من انا ملہ مع الماء ثم ینسج راسہ الاخرت خطایا راسہ من اطراف
 شغریہ مع الماء ثم یغسل قد مبیہ الی الکعبین الاخرت خطایا رجلیہ
 من انا ملہ مع الماء فان ہو قام فصلی فحمد اللہ واثنی علیہ وحمدہ بالذی ہولہ اهل
 وقرع قلبہ للہ الا انصرف من خطیئہ کعبیئہ یوم ولدتہ امثہ رواہ مسلم
 اور روایت سی عمرو بن عبسہ کہ کہا انی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں پڑا یمن ہی مدینہ میں پڑا اعلیٰ ہوا حضرت کی پاس پر کہامینی
 خبر دو مجھ کو وقت نماز کی ہی پس فرمایا پڑہ نماز صبح کی پھر بندہ نمازی صحت کرکلی آفتاب یہاں تک کہ بلند ہو اسلیں کہ تحقیق آفتاب

الشیطان

الشیطان

نکلتا ہی جسوقت کہ نکلتا ہی در میان دونوں سنگوں شیطان کہ اور اسوقت سجدہ کرتی ہیں اسکو کا فرستی آفتاب پرست بہر نماز پڑھنے
 اشتراق اسلیکی کہ نماز اسوقت کی مشہور وہی یعنی گواہی دیتی ہیں فرشتی مصل کی لمبی اور حاضر ہوتی ہیں اسوقت فرشتی یہاں تک کہ چڑھ
 جاویں سایہ نیزہ پراور نہ بڑی زمین پر جیسے ٹیکٹ و پیر جو جاویں بہر بندرہ نمازی اس لمبی کہ تحقیق اسوقت جہوٹے جاتی ہی دوزخ
 میں جسوقت کہ پیری سایہ پس نماز پڑھنے ظہر اور جو چاہے قسم داخل سی اسلیکی کہ نماز حاضر کی گئی ہی حاضر ہوتی ہیں فرشتی یہاں تک کہ پڑھ ہی تو
 نماز عصر کے پیر بندرہ نمازی یہاں تک کہ غروب آفتاب پس تحقیق آفتاب غروب ہوتا ہی در میان دونوں سنگوں شیطان کی اور
 اسوقت سجدہ کرتی ہیں طرفت اسکی کفار کہا عمرو بن عبسہ نے کہا میں ای نبی اسکی پس حضور خیر و محبہ فضیلت اسکی سی ذمہ بانی نہیں ہم سی
 کوئی شخص کہ نزدیک کری پانی وضو اپنی کاپس کھلی کر سی یعنی بعد ہونی ہاتھوں کی اور ہم اسد کہنے اور نیت کرنیکی اور ناک میں بانی دسی
 بہر چہاڑی ناک کو مگر گرتی ہیں گناہ یعنی صغیرہ چہرہ اسکی یعنی چہرہ کی اندر کی اور منہ اسکی اور نہ ہون و اسکی بہر جگہ دہوتا ہی چہرہ اپنا
 جیسا کہ حکم کیا اسکو اسد تعالیٰ نے مگر گرتی ہیں گناہ چہرہ اسکی کنارہ دونوں اسکی سی ساتھ بانی کی پیر دہوتا ہی دونوں ہاتھ
 اپنی کہیںون تک مگر گرتی ہیں گناہ دونوں ہاتھوں و اسکی سر اور کلیون اسکی سی ساتھ بانی کی پیر مس کرنا ہی سر اپنی کو مگر گرتی ہیں گناہ
 سر اسکی طرفون بالون اسکی سی ساتھ بانی کی پیر دہوتا ہی دونوں ہاتھوں اپنی ٹخنوں تک مگر گرتی ہیں گناہ دونوں ہاتھوں و اسکی
 سر اور کلیون اسکی سی ساتھ بانی کی پس اگر وہ کھڑا ہوا پیر نماز پڑھ ہی پس تعریف کی اسکی یعنی بعد نماز کی اور ثنا کی اسد پیرینی ذکر اسد کیا
 بہت اور ساتھ بزرگی کی یا دیکھا اسکو ساتھ اس بزرگی کی کردہ لای اسکی ہی اور فارغ یعنی متوجہ کیا دل پناہ اسکی اسد کی مگر پیر تا
 ہی نمازی پاک ہو کر گناہ پنی سی مانند ہیست و سدن کی کہ جانا اسکو مان اسکی فی روایت کی یہی سلم فی فخرہ جاویں سایہ نیزہ پیر
 بات کہ اور مدینہ اور گردنواح اونکی کی ہوتی ہی کہ پیری دنوں میں سایہ زمین پر بالکل نہیں پڑتا اور اخیر عبارت سی ظاہر یہی معلوم ہوتا
 ہی گناہ صغیرہ اور کبیرہ دونوں بخشی جاتی ہیں مگر صغیرہ بالضرورت بخشی جاتی ہیں اور کبیرہ موقوف ہیں خواہش یزدی پر جہ و عین
 کربک ان ابن عباس و المسور بن مخرمہ و عبد الرحمن ابن الاکثر ہر اسرسلوہ الی عائشہ فقالتوا افرأ
 علیہا السلام و سلھا عن الرکعتین بعد العصر قال فدخلت علی عائشہ فبلغتہا ما اسرسلونی فقالت
 سل اُم سلمہ فخرجت الیہم فردونی الی اُم سلمہ فقالت اُم سلمہ سمعت النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم ینہی عنہما ثم رأیتہ یصلیہما ثم دخل فامرسلت الیہ التجاریہ فقلت قولي
 لہ تقول اُم سلمہ یا رسول اللہ سمعتک تنہی عن ہاتین الرکعتین و اردک تصلیہما قال یا ابنہ
 انی اُمیۃ سألت عن الرکعتین بعد العصر و انت اتانی ناس من عبد القیس فشغلونی
 عن الرکعتین اللتین بعد الظہر فہما ہاتان متفق علیہ
 اور روایت ہی کرب معلیٰ ابن عباس کی کہ تحقیق ابن عباس و مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن زہریٰ ہیجا اسکو یعنی کرب کو طرف
 حضرت عائشہ کی پس کہا ان تینوں نے کہا ان سی سلام اور بوجہ و سنی حال و رکعتوں کا کہ بعد عصر کے ہیں کہا کرب فی پس کیا میں
 حضرت عائشہ کی پاس پس ہیجا یا میں انکو وہ پیغام کہ ہیجا تھا انہوں نے مجھ کو اسکی لمبی پس کہا حضرت عائشہ نے کہ بوجہ ام سلمہ سی
 پس نکلا میں طرف دون تینوں صحابیوں کی پس پیر ہیجا انہوں نے مجھ کو طرف ام سلمہ کی پس کہا ام سلمہ نے سنا میں

کہ تحقیق روزی جو کہ طاقی میں ہر روز وہ کہو سہی ان جمعہ کی روایت کی پہلے بودا وونی اور کہا کہ ابوخیل نہیں ملا بافتادہ سی
 بسا اسی تسلی میں **الفصل الثالث** **نفس تیر** عن عبد الله الصنابحي قال قال رسول الله صلى
 الله عليه وسلم ان الشمس تطلع ومعهما قرن الشيطان فاذا اشرقت فاسرفها ثم اذا استوت
 فاسرفها فاذا زالت فاسرفها فاذا ادنت للغروب فاسرفها فاذا غربت فاسرفها ونهي رسول الله
 صلى الله عليه وسلم عن الصلوة في تلك الساعات سراواة كالك واحمد
 والنسائي روایت ہی عبد اللہ صنابھی کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آفتاب نکلتا ہی ساتھ ہی ہوتا ہی
 سبک شیطان کا پس بیعت ابند ہوتا ہی جدا ہوتا ہی اوس سی پہر چھوٹ دوپہر ہوتی سی نزدیک ہوتا ہی آفتاب کی شیطان چہرہ
 ہوتا ہی آفتاب جدا ہوتا ہی دست پہر بقیہ ہی تا ہی غروب کی نزدیک ہوتا ہی دس سی شیطان پس چہرہ اب ہوتا ہی جدا ہوتا ہی
 ہست اور منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنی نماز کی سی ان وقتوں میں یعنی آفتاب نکلتی اور ڈوبتی اور ٹھیک دوپہر کوڑھ
 کی یہ ایک واحد و سانی فی منع کیا ناری نماز خرافہ حقیت ہو یا حکما اند نماز جنازی اور سجدہ تلاوت کی اور امام مالک نے موجود کہ
 یہ حدیث روایت کی ہی وہی قائل نہیں ساتھ حرام ہونی نماز کی وقت دوپہر کی اور کہا کہ نہیں یا یاہنی اہل فضل کو اگر گشتن کی ہی اور
 والی ہی نماز دوپہر میں **و عن ابی بصرة الغفاري** قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عليه وسلم بالخصص صلاة العصر فقال ان هذه صلاة غرضت على من كان قبلكم فضيعوها
 فمن حافظ علمها كان له اجره من ثلثين ولا صلاة بعدها حتى يطلع الشاهد والشاهد
 النجم سراوة مسلم اور روایت ہی فی البصر غفاری سی کہ فرمایا ابی بصرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کی شخص میں کہ نام
 ایک تکبیر کا ہی پہر فرمایا تحقیق یہ نماز لازم کی گئی ہی اون لوگوں پر کہ ہی پہلی مٹی پس ضائع کیا اونہوں فی اوسکو یعنی حق اوسکا اور
 کیا اور ملاومت نکلی دسپرس جو شخص کہ حفاظت کریں پہر ہوگا واسطی وکل ثواب و سکا دوہرا اور نہیں نماز چچی و سکی بیان تک نکلی
 شاید اور شاہد ہوتا ہی روایت کی یہ مسلم فی **ف** دوسرا ثواب ایک تو اس سبب کہ یہ عمل نیک ہی ورجل نیک پر ثواب ملتا ہی و
 دوسرا ثواب سبب محافظہ اوسکیل بلخلاف اکلون کی اور شاہد ہوتا ہی کہ کہ حاضر ہوتا ہی اکلوا و مقصود اس سے یہ ہی کہ آفتاب
 غروب ہون **و عن معاوية** قال انكم لتصلون صلوة لقد صحبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا كانا
 يصليهما ولقد كفي عنهما يعني الركعتين بعد العصر رواه البخاري تھے اور روایت ہے معویہ کی کہ تحقیق تم البتہ پڑھتے
 ہونا البتہ تحقیق صحبت میں ہے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہیں کیا ہم نے وگو کہ نماز پڑھتی ہوں یہ دو رکعتیں و تحقیق منع کیا اون
 دونوں ہی یعنی پڑھنی ان دو رکعت کی سی چچی عصر کہ روایت کی یہ بخاری فی **ف** اور جو ایک حدیث میں آیا ہی کہ حضرت یہ دو رکعتیں
 پڑھا کرتی تھی اور یہ ان ہی کی تو مراد بیان یہ ہی کہ باہر پڑھتی ہوئی گھر میں پڑھتی ہوئی تاکہ لوگ دیکھیں وکی یہ روایت کر بن سلی کہ یہ خاص حضرت
 ہیکو پڑھنی درست تھیں اور وہ کہ نہیں اور کہا احمادی ہی کہ حضرت ہی حدیث میں متواتر آئی ہیں کہ آپ فی عصر کی بعد نماز پڑھنی سی منع فرمایا ہو
 پہر صحابہ کا عمل ہی سی پر ہاں نہیں لائق کیلکہ کہ مخالفت کر لی سکی **و عن ابی ذر** قال وقد صعد على دحرجة الكعبة
 من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفني فانا جندب سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا صلاة

لَشَهِدَ الْعَشَاءَ سَرَّكَ اَهْلُ الْخَارِجِ وَمُسْلِمٌ مَعَهُ اَوْ دَوَاتِ هِيَ ابْنِ بَرِيْدٍ سَيِّدِ كَبَا فَرَايَا رَسُوْلَ خُدَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَسْمِ هِيَ اَوْسِ
ذَاتِ كِي كِه جَانِ مِيرِي اَوْسِ بَاتِهِيْن هِيَ الْبَتَّ قَصْدِ كِيَا مِیْنِ بِيْدِ كِه حَلْمِ كِه رَوْنِیْنِ سِنِی كِسْیِ خَا دَمِ كُو سَا تَهْجِی كَرْنِی لُكْیُونِ كِي پَسِ حَسْمِ كِي جَاوِیْنِ
لُكْیَانِ پِه حَلْمِ كِرُونِ مِیْنِ سَا تَهْ اَذَانِ كِهْنِی كِي نَا زَكِی لِیْیِی نَا زَعَشَارِ كِي لِیْیِی پَسِ اَذَانِ دِجَاوِی اَوْسِ لِیْیِی پِه حَلْمِ كِرُونِ مِیْنِ اِيكْ شَخْصِ كُو
پَسِ اَمَاتِ كِرِی لُكْیُونِ كِي پَهْرِ جَاوِیْنِ مِیْنِ طَرَفِ اَوْنِ لُكْیُونِ كِي كِه حَاضِرِ نَهْنِیْنِ هُوْتِی مِیْنِ نَا زَكِی لِیْیِی سِنِی بَغِیْرِ عَذَرِ كِي تَا پُكْزُونِ مِیْنِ
اَوْنِ كُو اِجَا نَجَبِ اَوْ رَا يِكْ دَوَاتِ مِیْنِ هِيَ كِه جَاوِیْنِ مِیْنِ طَرَفِ اَوْنِ لُكْیُونِ كِي كِه نَهْنِیْنِ حَاضِرِ هُوْتِی مِیْنِ سَا زَمِیْنِ پَسِ حَسْلَا دَوْنِ
مِیْنِ اَوْنِ پَهْرِ لُكْیُونِ كِي اَوْ قَسْمِ هِيَ اَوْسِ ذَاتِ كِي كِه جَانِ مِيرِي اَوْسِ كِي بَاتِهِيْن هِيَ اِگْ رَجَانِی اِيكْ اَوْنِ كَا لِیْنِی جُو كِه نَهْنِیْنِ حَاضِرِ
هُوْتِی جَمَاعَتِ مِیْنِ بِيْدِ كِه پَاوِی لِیْنِی سَجْدِیْنِ بُوْدِی كُو شَتِ كِي فَرِیْدِ بِلَكِ دُو كَهْرِ كَا مِیْنِ بَا كِبَرِی كِي اِچْیِی لِبَسْتِ حَاضِرِ هُوْنِ مِیْنِ سَا ز
عَشَارِیْنِ دَوَاتِ كِي پِه بَخَارِی نِی اَوْ سَلَمِ نِی مَانْدِ اَسْ كِي فِ اَسِ مِیْنِ اَبِلِی هِيَ اِسْپَرِ كِه جَا زَبِی اَمَامِ كُو سَبَبِ خَذَرِ كِي بِيْدِ كِه حَسْلِیْفِ
پُكْزِی كِسْیِ اَوْ رُكُو اَوْ رَا پِ جَاوِی ضرورتِ كِي لِیْیِی اَوْ رَا سَمِیْنِ بَا لَغْزِی بَیْجِ اِهْتِمَامِ كَرْنِی عَذَابِ دِیْنِ اَوْنِ لُكْیُونِ كِي كِه جَمَاعَتِ مِیْنِ نَهْنِیْنِ
حَاضِرِ هُوْتِی كِه حَضْرَتِ نِی بَازِ اَرَاوِهْ فَرَا مَا يَا كِه اَمَاتِ تَرْكِ كِرُونِ اَوْ رَاوْنِ كُو عَذَابِ دَوْنِ اَوْ اِخِرِ حَدِیْثِ مِیْنِ بَيَانِ دَوْنِ جَمِیْعِی ذَلِكِ كَا
كِبَا كِه اِلِیْیِی اَخْرِیْسِ نِیَاوِی مِیْنِ حَاضِرِ هُوْتِی مِیْنِ اَوْ رَا طِلِی ثَوَابِ اَخِرَتِ كِي اَوْ رَحَالِ كَرْنِی قَرَبِ حَقِ كِي نَهْنِیْنِ اَتِی مَحْ + ع
**وَعَنْهُ قَالَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَحْمَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّهُ لَيَسَّرُ لِي قَائِدًا يَقُوْدُنِي
اِلَى الْمَسْجِدِ فَنَسَاكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرْحُصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَحَّصَ لَهُ فَلَمَّا
وَلَّى دَعَاَهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ الْيَسْدَاءَ يَا لَصَلُوْةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ سَرَّ وَاَهْ مُسْلِمٌ**
اور روایت ہي او نھين سي كہا آيا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اندھا یعنی عبد اللہ بن ام مکتوم ہں کہا اوسنی ہی رسول خدا
تحقیق نہیں ہي میری لپی کوئی کہینچی والا کہینچک لیجاوی مجھ کو طرف مسجد کی پس پوچھا اوسنی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی یہ کہ
خصت دین واطلی اوسکی پس نماز پڑھی اپنی گہر مین پس خصت دی حضرت واطلی اوسکی پس جبکہ پیشہ پیر کہ چلا بلا یا اوسکو افرمایا کہ سننا ہی
تو اذان نماز کی کہا اوسنی ہاں فرمایا کہ پس حاضر ہونا زمین روایت کی یہ سلم نی ف حدیث صحیحین مین آیا ہی کہ جب عتبان بن مالک نی
شکوہ کیا مینائی اپنی کا حضرت نی خصت دی یہ کہ نماز اپنی گہر مین پڑھ لیا کری اوس سی معلوم ہوا کہ اندھی کو اجازت ہی ترک جماعت کی
اور ابن ام مکتوم کو اجازت نہی ایسی کہ وہ فضلا ہی جہا جیت نہی لائق تر حال اونکی کی یہی تھا کہ محل اولی پر کرین پس اجازت دی ہر
رذ کی سبب ہی کی یا سبب تغیر ہونی اجتہاد کی اور او مین کمال ببالغہی بَیْجِ حَاضِرِ ہونی مسجد کی سَا تَهْ سَنِی اَذَانِ كِي دَعْوِی وَحْنِیْنِی
**عَمَّا اَنَّ اَذَانَ يَا لَصَلُوْةَ فَيُكَلِّمُ ذَا بَرْدٍ وَرَجُلٌ مَّمْلُوكٌ قَالَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمَوَدِّينَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَا بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُولُ اَلَا صَلَوَاتِي
اِلَى رَحَالٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہي ابن عمر سی یہ کہ اونھوں نی اذان دی نماز کی بَیْجِ اِيكْ رَاتِ كِي كِه سَرِی تہی اوبار تہی
پہر کہا میني بعد فراغ اذان کی کہ خبردار ہونا پڑھو گہر وں اپنی مین پھر کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی فرمائی مودن کہ
جسوقت کہ ہونی رات سردی کی اور مینہ کی کہی خبردار ہونا پڑھو اپنی گہر وں مین روایت کی یہ بخاری اور سلم نی ف اَسِ سی معلوم
ہوا کہ ہوا اور جاثرا سمت اور مینہ ہی عذر ہی ترک جماعت کی لپی اور کہا ابن ہمام نی کہ کہا ابو یوسف نی کہ پوچھا میني ابو حنیفہ

سی حال جماعت کا پڑھنا پس کہا نہیں درست رکبتا میں ترک اوس کا ہر مع، **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوْجَعْتُمْ عَشَاءَ أَحَدِكُمْ وَأَقِيمْتِ الصَّلَاةَ فَإِنَّهُ دَأْبُ الْعَشَاءِ وَلَا يَجْعَلُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَصُحُّ لَهُ الطَّعَامُ وَتَقَامُ الصَّلَاةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ وَارْتَدَّ لَيْسَ مَعَ قِرَاءَةِ الْكَلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابونہیں ابن عمری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ رکھا جاوی کہنا عشائی وقت کا ایک تمہاری کا اور قائم کیا وی نماز تو شروع کرو کہا نا اور زجلدی کرو یہاں تک کہ فارغ ہو اوس اور ہی ابن عمر کہا جاتا دہلی اون کی کہا نا اوساںم ہوتی نماز پس نہ آتی نماز کو یہاں تک کہ فارغ ہوتی اوس اور تحقیق وہ سنتے قرأت امام کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف غبار یہی کہ یہہ کم اوس صورت میں ہی کہ نماز پڑھنی والا بہو کا ہوجاتا ہی کہ نماز پڑھو گا تو دہیان کہانی ہی میں بیگا تو وہاں ولی یہی ہی کہ پہل کہا نیکو کہا لی بشرطیکہ وقت ہی وسیع ہو چرغ، **وَعَنْ** عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ كَمَا هُوَ يَكُونُ لَا خَيْرَ لَكُمْ فِيهِ وَلَا خَيْرَ لَكُمْ فِيهِ

نامی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی ہی نہیں پوری نماز ہوتی روبرو کہا نی کی اور نہ اوس حالت میں کہ دفع کرین اوسکو یعنی حضور نماز اوسکی کو دو نو خبیث یعنی حاجت ہو بول براز کی روایت کی یہہ سلم نے ف کہا نووی نے کہ مکروہ ہی نماز جبکہ کہا نا سانی آوی اور خوش رکبتا ہوا وکی اور اس طرح جب تقاضا ہو بول و براز کا اور اسکی حکم میں چاہی ورنہ یعنی نگو ہی روک کر نماز نہ پڑھی سلی کہ حضور نماز میں فرق آتا ہی مگر ان سب میں فراخ ہونا وقت کا شرط ہی اور اگر وقت تنگ ہو تو یہہ حال پڑولی مع، **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کھڑی کیا وی نماز یعنی تکبیر ہو فرضوں کی پس پنجابی کوئی نماز سوا ہی نماز فرض کے روایت کی یہہ سلم نے ف اس معلوم ہوا کہ بتکبیر کہنی موزن کی سنت فجر کی یہی نہ پڑھی بلکہ شریک ہو و امام کی ساتھ فرض نہیں جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور امام ابو حنیفہ رح کہتی ہیں کہ اگر فجر کی سنت پڑھنی میں ایک رکعت ہی فرض کی ہاتھ لگی تو سنت پڑھ لی بعد اوسکی شریک جماعت میں ہو تا ثواب سنتوں کا بھی ہاتھ سی بخاری اور ثواب جماعت کا بھی لیکن صنف سی الگ ہو کر اوپر دروازی مسجد کی پڑھی صف میں پڑھی و اگر ڈھو فوت ہونی دو نو رکعت کا تو جماعت ہی میں مل جاوی تین ترک کری کہ ثواب جماعت کا بہت بڑا ہی و رکھا ابن ملک نے سنتین فجر کی سنتی میں اس سے بقیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوات و ان طردکم انجیل یعنی پڑھو سنتین فجر کی اگرچہ ہانگی تکوین شریک اس معلوم ہوا کہ فجر کی سنتوں کی بڑی تاکید ہی و کمو چوڑی نہیں اور کہا ابن ہمام نے کہ سنت فجر کی قویتر سنتوں کی ہی یہاں تک کہ روایت کیا ہی حسن امام ابو حنیفہ سی کہ اگر پڑھی و کمو بیشک بغیر عذر کی نہیں جائز ہی مع، **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُمْ أُمَّةً لِحَدِّكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عمری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جسوقت کہ پڑانگی مانگی عورت ایک تمہاری کی طرف مسجد کی پس نہ منع لری اوسکو روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ یہہی محمول ہی کہ اہتہ تنزیہی پر اور کہا منظر ہی کہ اس میں دلیل ہی اوپر جائز ہونی نکلنی عورتوں کی طرف مسجد کی نماز کی لی لیکن ہماری زمانہ میں مکروہ ہی خوف فتنہ کی لہجی پوید ہی اسکی حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ سی کہ اگر رسول

[illegible]

کی یہ روایت اور اس کا مطلب ان ف کے ساتھ ہے کہ صحابہ نے کیا ہی نہ یعنی جب بن عباس نے یہ حدیث بیان کی تو لوگوں نے پوچھا کہ عذ کیا ہے
 اور بنون نے کہا یعنی عذ کا جو یا اس کا یا مال کا اور کہا اس ملک ان کو عظیم ہو یا فساد کا اور جو بظلم اور غدار اور پربہاں ہی
 جو پہلی میں کہ یہ نہ ہو وہ بہت جا رہا ہو یا کہا ناموجود ہو یا حالت استغنی کی جو پس یہ سب چیزیں عذر ہیں اور عذر جیسا کہ یہی ہے
 یعنی ایسی چیزیں کہ پہنچ سکی مسجد میں لکڑی شربت اسی سے حاصل ہو کہ جو کوئی اذان سنی اور یہ ہون کی تا بعد اسی نہ کری یعنی عفت
 میں بلا عذر نہ حاضر ہو تو نماز اسکی نہیں قبول ہوگی اور اگر عذر ہی حاضر ہو تو قبول ہی و جتنی قبول ہوئی نماز کی یہ ہیں کہ تو اب
 نہیں پاتا وہ اس نماز کا اگرچہ وضیت ساقط ہو جاتی ہے جیسے کہ نماز میں غصب کی گئی میں پڑھتی اور سہ طرح حج کرنا ساتھ مال حرام
 کی اور اتفاق ہی علماء کا ہے کہ نہیں نفست ہی پھر ترک جماعت کی کسی کی یا عذر ہی سبب حدیث کی اور اسکی کہ پہلی گزری مع
وعن عبد اللہ بن زرقم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اقيمت الصلوة ووجد احدکم الخلاء فليمتد بالخلع سراواة الترميد تروى قالک وأبو داود والنسائی تحوہ
 اور روایت ہے عبد بن زرقم سے کہ کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جتنی ہی حققت کہ قائم کیا وہی نماز اور پاوسی ایک مہار
 حاجت پانچا نہ کی میں چاہی کہ ابتدا کر کرے یا پانچا نہ کی یعنی اگرچہ جماعت فوت ہو روایت کی یہ ترمذی فی روایت کی مالک و ابو داود
 اور نسائی نے منند کی **وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا یحل لأحد ان یفعلھن**
لا یؤمر من رجل قودا یتخض بنفسه باللعاء ذواتہم فان فعل ذلك فقد خانہم ولا یظرفی فعرینت قبل ان یستأذن
فان فعل ذلك فقد خانہم ولا یصل وهو حقن حتی یتخفف سراواة
 ابو داود و الترمذی تحوہ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں
 کہ نہیں جلال اسکی یہ کہ کری او کو نہ امام ہو آدمی کسی قوم کا پس خاص کر منیٰ تاجی کو ساتھ عاکی بدن او کی یعنی بدون شریک
 کرنی او کی کی پس اگر کیا یہ پس تحقیق خیانت کی دینی او کی و نہ نظر کری اندر کہ اسکی پہلی است کہ ان عالمی میں اگر کیا یہ پس سختی
 خیانت کی او کی و نہ نماز پڑھتی و حالت میں کہ بندگنی ہو یا یا پانچا نہ کو میانک کہ بجا ہو یعنی استغنی سے فارغ ہو روایت کی یہ
 ابو داود و ترمذی نے منند کی **وعن جریر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤخروا الصلوة**
للعطام ولا لغيرہ رواہ فی شرح الشرحہ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تاخیر کرو نماز کو
 یعنی اسکی وقت سنی اسکی کہانیکل و نہ وہی غیر اسکی کی روایت کی یہ شرح استغنی ف اور جو گزری کہ کہا نا پہلی کہا یا کرے
 اور نماز بعد پڑھی و بیان فرمایا کہ نماز کو ناخیر کر و طعام وغیرہ کی یہی تو یہ معمول ہی سیر کہ تاخیر کرنی میں وقت جانا ہو تو حسب ہی حکم
 ہی کہ تاخیر کر ہی و وہ حکم اس صورت میں ہی کہ وقت فراغ ہو اور کہا نا حاضر ہو اور خوش ہو اسکی توجیب ہی چاہی کہ پہلی کہا ہے
 میں تعاضل باقی رہا دو نو حدیثوں میں **ح الفصل الثالث فی صلی عن عبد اللہ بن مسعود قال لقد**
سأیننا وما یتخفف عن الصلوة لأمنا فبق قد علمہ فکواہ او مریض ان کان المریض لیمشی بین رجلین حتی
یاتی الصلوة و قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمک سنن الہدی وان من سنن الہدی الصلوة
فی المسجد الذی یؤذن فیہ و فی روایہ قال من سترہ ان یلقی اللہ عذ مسلما فلیحفظ علی هذه الصلوات

الخمس حيث ينادى بهم فان الله شرع لبنيك سنن الهدى وانهم من سنن الهدى وكوا انكم صليتم
في بؤوتكم كما يصلي هذا الخلف في بيته لتركتم سننك وكونتم سنن بنيك ولعلكم تفلحون وما
من رجل يظهر فيحسن الظهور ثم يعمد الى مسجد من هذه المساجد الا كتب الله له بكل خطوة يخطوها
حسنة ورفعه ما درجته وخطه عنده فاسنيته ولقد مررنا وما يتخلف عنها الا منافق معلوم
اللفاق ولقد كان الرجل يؤذي به ينادي بين الرجلين حتى يقام
في الصف رَوَاهُ مُسْلِمٌ . روايت ہي عبد بن مسعود سی کہہا تحقیق کچا مینی اپنی تسین اور وصحابو
اوس حالت میں کہ نہیں چھی رہتا تھا نماز یا جماعت سی مگر منافق کہ معلوم اور ظاہر تھا اتفاق و سکا یعنی جو کہ اتفاق پوشیدہ کہتا تھا وہی
نہیں از رہتا تھا جماعت سی یا جایز یعنی جو کہ اصلا طافت مسجد میں نیکی نہ کرتا ہو وہی باز رہتا تحقیق تھا بیا کہ اسبہ چلتا و میان
و شخصوں کی بہانہ کہ آنا نماز میں اور کہہا ابن مسعود کی تحقیق پغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سکا ہائی بلکہ طبعی ہدایت کی و تحقیق
طریقوں ہدایت کی سی ہی نماز پڑھنی یعنی جماعت سی اوس مسجد میں کہ اذان دی جاتی ہوا و میں اور ایک روایت میں یون سہ کہ
کہہا ابن مسعود کی جس شخص کو خوش آوسی بہ کہ ملاقات کریں اللہ تعالیٰ سی کل کو پورا مسلمان بن جائی کہ محافظت کریں ان پانچوں نمازوں
پراوس جگہ کہ اذان سجاوسی و اعلیٰ و نکی یعنی جماعت سی در اگر سی مسجد میں پس تحقیق اللہ تعالیٰ فی مفر کئی اعلیٰ نبی نہا سی کی طریق ہدایت
کی و تحقیق یہ نمازین پانچوں جماعت سی پڑھنی طریقوں ہدایت کی سی ہیں اور اگر تحقیق تم نماز پڑھو اپنی گھر و زمین یعنی اگر جماعت سی پڑھو
جیسا کہ نماز پڑھتا ہی یہ چھی رہنی الا اپنی گھر میں اتہ چھوڑو کی سنت نبی اپنی کی اور اگر چھوڑو کی تم سنت نبی اپنی کی البتہ کہ راہ ہوگی اور
نہیں کوئی شخص کہ وضو کریں اپنی چہا وضو کریں یعنی واجبات اور آداب و سکی سجاوسی یہ قصد کری طرف مسجد کی ان صاحب میں سی مگر کہ
کہتا ہی اللہ تعالیٰ و اعلیٰ و سکی ہدی ہر قدم کی کہ قدم کہتا ہی یک نیکی و رہند کرنا ہی و سکو سبب میں قدم کی ایک درجہ اور و کرتا ہی
اوس سی سبب و سکی ایک ہائی اور اتہ تحقیق کچا مینی اپنی تسین اور وصحابو اوس حالت میں کہ نہیں چھی رہتا تھا جماعت سی مگر منافق
ایسا کہ معلوم تھا اتفاق و سکا و تحقیق تھا آدمی جا کہ لایا جاتا نماز میں و حالت میں کہ تکیہ کرتا و میان دو آدمیوں کی یعنی سبب ہدایت
منفع کی بیا نیکی کہ کہہا کیا جاتا صنف میں روایت کی یہ سلم فی ف سنن ہدی یعنی وہ طریق کہ عمل کرنا او پڑ موجب ہدایت او پڑنی
کا در گاہ و بیا و رضا باری تعالیٰ کا موافق حال حضرت کی و وطن کی تہ یک کہ حضرت بطریق عبادت کی کرتی تہی و ایک کہ بطریق عبادت کی
کرتی جو بطریق عادت کی کرتی او کو سنن زائد کہتی ہیں اور جو بطریق عبادت کی کرتی تہی او کو سنن ہدی کہتی ہیں ہر آئی سنن ہدی کی و
قسمین میں سنن ہو کہ وہ اور سنن غیر ہو کہ وہ سنن ہو کہ وہ ہیں کہ حضرت فی بطریق موظبت کی لین یا تاکید فرما سی اور غیر ہو کہ وہ و کہ غیر
موظبت و تاکید کی اور بہان سنن ہدی سی سنن ہو کہ وہ مراد میں او جو کہ جماعت کو واجب کہتی ہیں و نکی ہی یہ مسافہ نہیں اسی
کہ واجب ہی سنن ہدی میں داخل ہی لغتہ اور روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بطریق مرفوع کہ فرمایا یا ظلم بواظلم و کفر و کفر و اتفاق وہ
ہی کہ سنا اللہ کی چا ریوائی کو کہ پکارتا ہی طرف نماز کی پس نہ جوابے یا اوسکو روایت کی بیا احمد و طبرانی فی سنن معلوم ہو کہ یہ وعید
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی او پر ترک کرنی جماعت کی مسجد میں اور یہ جو کہہا کہ جیسا کہ نماز پڑھتا ہی یہ چھی رہنی و اظاہر یہ ایک
شخص تھا کہ جماعت میں نہیں حاضر ہوتا تھا ج . ح . و مولانا و عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

كَذَا مَا فِي الْبَيْتِ مِنَ النَّسَاءِ وَالذَّرِيَّةِ أَقَمْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَأَمَرْتُ فِتْيَانِي بِحِرْقُونَ مَا فِي الْبَيْتِ بِالنِّسَاءِ
 سَرَّاهُ أَحْمَدُ ۱۰ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کی بنی علیہ سلمہ کی کہ فرمایا کہ اگر نہ ہوتیں گے کہ میں عورتیں اور اولاد حکم کرتا
 میں ہرپا کر نی نماز عشا کا اور حکم کرتا میں خادموں میں کو کہ جدائی اور حیر کو کہ کہہ و نہیں ہی ساتھ اک کی روایت کی یہ احمد بن ف یعنی
 عورتیں اور یہی کہہ میں ہوتی ہیں اور ان پر جماعت واجب نہیں اگر یہ کہہ و نہیں ہوتی تو حکم کرتا نماز عشا کی ہرپا کر نی کا اور صحابہ کو کہ ہتا کہ
 جو لوگ جماعت میں حاضر نہیں ہوتی انکو اور انکی اسباب کو جلا دین سے ہی معلوم ہوا کہ انکے جماعت بڑا گنہگار ہوتا ہے کہ جسکی سزا یہ ہے جو
 کہ حضرت ابی ارادہ او علی جلالی کا کیا معنی ۱۱ وعنه قَالَ أَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ
 فَتَوَدَّى بِالصَّلَاةِ فَلَا تَخْرُجُوا أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ سَرَّاهُ أَحْمَدُ ۱۲ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کہ جب وقت ہو تو مسجد میں پس ان دعا جو می مانگی پس نہ کلی ایک مہر را بیان نہ کہ نماز پڑھی روایت کی یہ احمد بن ف یہ
 نبی ہمارے مذہب میں و علی ہی ہے کہ وہ شخص منتظم ہو کہ میں کی جماعت کا یعنی اگر امام و مسجد کا جلا جلا و مسجد کی مکروہ نہیں اور اگر نماز پڑھ
 چکا ہے تو نکلا مکروہ نہیں مگر جس صورت میں کہ وہ ان کی شروع کردی تو ظہر اور عشا میں کیا ہے کہ شریک ہو جاوے یا نہ ہوں وہی ہوتا ہے
 ترک جماعت کی اور اور امام کو کی نزدیک ہر نماز میں شریک ہو جائے ۱۳ وعن أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أُذِنَ
 فِيهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَتَاهَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَّاهُ مُسْلِمٌ ۱۴
 اور روایت ہے ابی شعثا ہی کہ کہا نکلا ایک شخص مسجد سے بعد اسکی کہ ان کہی کہی اوس میں پس کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی شخص تحقیق نماز والی
 ابی ابوالقاسم کی روایت اسکا اور سلام روایت کی یہ سلمی کی ۱۵ وعن عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَهُ الْأَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ كَمْ يَخْرُجُ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيدُ أَنْ يَجْعَلَ هُوَ مُتَأَفِّفٌ
 سَرَّاهُ ابْنُ مَاجَةَ ۱۶ اور روایت ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جو شخص کہ پایا او سکوا ان کی مسجد میں پہر نکلا نہ نکلا و اسکی کسی حاجت کی اور وہ نہیں ارادہ رکھتا پہر ان کا پس وہ منافق ہے روایت
 کی یہ ابن ماجہ بن ف یعنی گنہگار ہے سبب ترک کرنی جماعت کی مانند منافق کی ہوا مع وعن ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ الْإِذْنَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ سَرَّاهُ الدَّارِ قُطْنِي ۱۷ اور روایت ہے ابن
 عباس سے کہ نقل کی بنی علیہ سلمہ کی کہ فرمایا جس نے سنی اذان پس جواب یا او سکوس نہیں نماز یعنی کامل یا مقبول و اسکی
 اگر عذر ہے یعنی جو عذر کہ او پر نہ ہوئی اگر انکی سبب سے مسجد میں یا خیر کچھ مضائقہ نہیں روایت کی یہ دارقطنی بن ف یہ جواب
 دیا یعنی زبان سے جواب دیا اور مسجد میں نہ آیا اور صل جواب ہے کہ مسجد میں اوس مع ۱۸ وعن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ
 قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَاةِ وَالسَّبَاعِ وَأَنَا ضَرِيرُ الْبَصَرِ هَلْ يُحْدِثُ لِي مِنْ دُخْصَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ
 حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَنْ هَذَا وَكَمْ يُرْخِصُ رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالشَّكَاوِي ۱۹
 اور روایت ہے عبد اللہ بن ام مکتوم سے کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق میری میں بہت موذی جانور ہیں اور درندہ ہیں اور میں ہوں اندھا
 پس آیا پاتی ہو میری یہی رخصت کہ جماعت میں نہ آؤں فرمایا کیا سنتا ہے تو حی علی الصلوة حی علی الفلاح کہا کہ ان فرمایا پس حاضر
 ہوا و نہ رخصت دی جو پڑنی جماعت کی روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی بن ف یہ سنتا ہے تو آخر تک یعنی اذان تو سنتا ہے

ان کلمون کو خاض سلیکی کیا اور ان میں سے طلبہ میں سے * ۷۷ * وعن اُمِّ الدُّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ ابْنُ الدُّرْدَاءِ وَهُوَ مُغَضَّبٌ فَقُلْتُ مَا غَضَبَكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا اعْرِضُ مِنْ امْرِئٍ مَخْجَرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَتَهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا سِرَّاءَ الْبُخَّارِ * اور روایت ہی م دروای کی کہہ آئی مجھ پر بود و اینی خاندان کی اور وہم
 بہت پہن کیا مینی کس چیز کی غصی میں الا جھکو کہا مسم اس کی نہیں جانتا میں مراست محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کچھ کر تحقیق وہ نماز پڑھتی ہیں
 باعت سی یعنی اور اب وسلم کی ترک کرتی ہیں روایت کی یہ بخاری بنی وعن ابی بکر بن سلیمان بن ابی حمۃ
 قَالَ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدْ سَلِمَ ابْنُ أَبِي حَمَةَ فِي صَلَوةِ الصُّبْحِ وَإِنَّ عُمَرَ عَدَّ إِلَى السُّوقِ
 وَمَسَّكَنُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوقِ فَمَرَّ عَلَى شَفَاءِ أُمِّ سُلَيْمَانَ فَقَالَ هَلَا أَرَأَيْتَ لِي الصُّبْحُ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَكَتُ بِمَا تَصْنَعُ
 عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ أَشْهَدَ صَلَوةَ الصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً سِرَّاءَ مَا لِلَّهِ *
 اور روایت ہی ابی بکر بن سلیمان بن ابی حمۃ کی کہہ تحقیق عمر بن خطاب نے ابی سلیمان بن ابی حمۃ کو نماز صبح میں اور تحقیق حضرت
 عمر صبح کو گئی طرف بازار کی اور مکان سلیمان کا تھا در میان مسجد اور بازار کی پس گذری و پڑھا کی کہ نام سلیمان کی مان کا ہی پہن عمر بن
 واسطی وسلم نہیں کیا مینی سلیمان کو نماز صبح میں پہن مان سلیمان کی نی تحقیق سلیمان نے رات گذری ہی نماز پڑھتی پس طلبہ کیا انگلیں
 او سکی نی یعنی نیندا سکی نی پہن حضرت عمر نے البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو باعت میں بہتر ہے طرف میری قیلم کر نی میری سی رات کو
 روایت کے یہ ملک بنی ف اس سے معلوم ہوا کہ نماز صبح کی باعت سی پڑھنی افضل سی نمازات اور تہجد کی سی * ۷۸ * وعن ابی
 مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فَوْقَهَا جَمَاعَةٌ سِرَّاءَ ابْنِ مَاجَةَ *
 اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سی کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص و زیادہ اون سی باعت ہی روایت کی یہ
 ابن جہنی ف یعنی گرد و آدمی ہو دین ایک امام اور دو مسخر مقدس تو باعت ہو جاتی سی * ۷۹ * وعن يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا
 اسْتَأْذَنَكُمْ فَقَالَ يَزِيدُ وَاللَّهِ لَمَنْعُهُمْ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَتَقُولُ أَنْتَ لَمَنْعُهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ سَأَلْتُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَاذْكُرْ عَبْدُ اللَّهِ فَسَبَّاهُ سَبًّا كَمَا سَمِعْتَهُ
 سَبَّاهُ مِثْلَهُ قَطْرٌ وَقَالَ أَخْبَرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ وَاللَّهِ
 لَمَنْعُهُمْ سِرَّاءَ مُسْلِمٍ * اور روایت ہی بلال بن عبد اللہ بن عمر سی دن نی قل کی ابی باب سی کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے نہ منع کر نہ رونا کو لون کی حسی مسجد دن سی جبکہ پروا کی مانگین تم سی مسجد کی جانی کی یعنی اس سبب حاضر ہونی مسجد دن کی جو اب
 و زمین ملتا ہی و سکی حامل کرنی رو کو نہیں یعنی نماز کی میں مسجد میں جانی واپس کہا بلال نے قسم ہی اللہ کی البتہ منع کر نی گ ہم اونکو
 پہن کہا بلال کو عبد اللہ کہتا ہوں میں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہی البتہ منع کر نی گ ہم اونکو کو او یہ روایت
 سالہ کی روایت کیا اون نے ابی باب سی کہا پھر متوجہ ہونی بلال پر عبد اللہ کہتا ہوں او سکو نہ کہتا نہیں سنا مینی اونکو نہ کہتا ہوا سکو مانند
 و سکی کہی بلور کہا کہ خبر دیتا ہوں میں تجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تو کہتا ہی قسم ہی اللہ کی البتہ منع کر نی گ ہم اونکو روایت
 کے یہ مسلم نے ف ظاہر یہ کہی عبد اللہ غصی سلی ہونی کہ اس طرح جواب دینی میں مقابلہ معلوم ہوتا تھا حدیث کا ساتھ راسی کی اگر

مذہبنا وقت کا بیان کرتی اور کہتی کہ ہفت میں بنی سب نہیں ہی عورتوں کو نکلنا تو وہ غناہوتی اور ایسی اتباع کیا جی و نکاحا علمانی
 منع کرنی کلمن عورتوں کی پس ہر ایک میں لکھا ہی کہ نہ نیت ای امام عورتوں کی ہماری زمانہ میں کہا ابن ہمام بن اسلمی کہ وہ منع کی گئی
 ہیں حضور جماعت سی اور پہلی گزری چکا ہی منظر ہی کہ یہ نکلنا اور محافظت سجد کی نماز کی لیں ہماری زمانی میں مکروہ ہی
 ح ع : وعن مجاہد عن عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمتنع رجل اھلہ ان یاتوا
 المساجد فقال ابن عبد اللہ بن عمر فانما منعھن فقال عبد اللہ لحد ثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وتقول هذا قال فما کلمہ عبد اللہ حتی مات رواہ احمد
 اور روایت ہی مجاہد ہی اون فی نقل کی عبد اللہ بن عمر حدیسی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زمانہ منع کری کوئی شخص اہل اپنی کو اس
 سی کہ آوین سجد نہیں پس کہا ایک بیٹی عبد اللہ بن عمر کی فی عینی بلال فی ہم منع کرینگی اونکو پس کہا عبد اللہ فی میں حدیث بیان کرتا
 ہوں تجھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تو کہتا ہی یہ کہا مجاہد فی پس نہ بولی اوس سی عبد اللہ بیان تلک کہ وفات ہوئی
 روایت کی یہ احمد اس حدیث سی معلوم ہوا ترک کرنا ملاقات کا اولاد سی وسطی ترک کرنی سنت کی : ح : باب
 ثنویہ الصف باب ہی بیچ بیان برابر کرنی صف کی ف یعنی آپس میں ملکر کھڑی ہیں درمیان میں چہ راہ بن
 زکھین اور آگے چھٹی ہلکے کھڑی ہیں برابر کھڑی رہیں اور اگر صفین کسی ہوں سطح کھڑی ہوں کہ فرق درمیان میں برابر رہی
 ح : الفصل الاول فی عن النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یسوی صفوفنا حتی کانما لیس فی ہما القدر حتی رای انا قد عقلتنا عنہ ثم حوَجَّ یوماً فقام حتی
 کاد ان یکبر فرائی رجلاً یأکد رء من الصف فقتال عبا د اللہ لتسوت صفوفکم
 او لیخالفن اللہ بین وجہکم رواہ مسلم
 علیہ وسلم برابر کرتی صفین ہماری بیان تک کہ گویا برابر کرتی ساتھ اولی تیروں کو بیان تک کہ دیکھا تحقیق سمجھی ہم اوسنی یعنی برابر کرنا
 صفوف کا پہر کلی ایدن پس کھڑی ہوی بیان تک کہ قریب ہی کہ تجھ کہیں پس دیکھا ایک شخص کو کہ باہر نکلا ہوا ہی سینہ و سکا صف سی
 پس کہا اسی بندہ اس کی برابر کر اپنی صفوف کو یا خلاف ڈال گا اور درمیان ذاتون متبارکی روایت کی یہ سلم فی ف گویا برابر کرتی ساتھ
 اولی تیروں کو یہ مثل ہی بیچ راستی اور ہوا ہی کی کہ تیروں سی چیزوں کو ہوا اور سیدہ کرتی ہیں بیان بالغہ ہی کہ صفوف کو ایسا سیدہ او برابر
 کرتی کہ تیروں کو اودن سی سیدہ کر سکین اور بعضوں فی کہا ہی کہ یہ عبارت محمول قلب پر ہی پس معنی یہ ہوگی کہ گویا برابر کرتی اونکو ساتھ
 تیروں کی اور حاصل اخیر جہد کا منظر ہی یہ بیان کیا ہی کہ ادب ظاہر کا علامت ہی ادب باطن کا پس اگر نہ اطاعت کروگی اسد و رسول
 کی حکم کی ظاہر میں تو یہ پہنچا و گناطرت اختلاف قلوب کی پس باعث ہوگا کہ ورت کا پہر سرت کرگی یہ طرف ظاہر متبارکی پس واقع ہوگا
 درمیان متبارکی عداوت اس طرح کی کہ اعراض کر گیا بعض متبار بعض سے ح ع : وعن النس قال اُفْقِمَتِ الصَّلَوةُ
 فَاقْبَلَ عَلَیْکَ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوجہہ فقال اَقِمْ صُفُوفَکُمْ وَتَرَا صُوفًا فَإِنِ ارْتَمَکُمْ
 مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِیْ رَوَاہُ الْبُخَارِیْ وَفِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْہِ قَالَ ارْتَمَوْا الصُّفُوفَ فَإِنِ ارْتَمَکُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِیْ
 اور روایت ہی انس سی کہ کہا قائم کی گئی نماز پس متوجہ ہوی ہمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ منہ اپنی کی پس فرمایا سیدہ ہی

اپنی صفوں کو اور آپس میں نزدیک کھڑی رہو پس تحقیق میں دیکھتا ہوں تم کو چھٹی پٹی اپنی کی سی یعنی نماز کی حالت میں کاشغسی مصلیوں کا حال معلوم کرتا ہوں روایت کی یہ بخاری فی اوزیع بخاری اور سلم کی یہی کہ پورا کر و صفوں کو پس تحقیق میں دیکھتا ہوں تم کو چھٹی پٹی اپنی کی سی پورا کر و صفوں کو یعنی جب تک پہلی صف بہر زلی دوسری صف نہ قائم کرو نہ ع پ و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْكُمْ إِلَّا أَنْتَ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ تَتَابُعِ الصَّلَاةِ اور روایت ہی او نہیں سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی برابر کر و صفوں اپنی کو پس تحقیق برابر کرنا صفوں کا تمام کرنی نماز میں سی ہی روایت کی یہ بخاری اور سلم فی مگر یہ کہ نزدیک سلم کی لفظ من تمام الصلوة کا ہی ف یعنی کلام اس میں جو آیا ہی اقبیو الصلوة یعنی پڑھو نماز ساتھ تعدیل ارکان اور رعایت سنن و آداب کی پس مایا کر برابر کرنا صفوں کا بہر اوجہ سی یہ ع پ و عن ابی مسعود الانصاری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبغ منابکنا فی الصلوة ویقول استعوا ولا تختلفوا فختلف قلوبکم لیسلم منکم اولو الاحکام والشہی ثم الذین یلوئہم ثم الذین یلوئہم قال ابو مسعود کانتم الیوم اشد احتیلا فارواہ مسلما اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی اتہ اپنی ہماری مؤذن ہوں پر نماز میں یعنی بیوقت ارادہ کرتی نماز پڑھنی کا اور فرماتی برابر ہو جاؤ اور نہ اختلاف کرو پس مختلف ہو گئی دل متباری چاہی کہ متصل ہوں میری تم میں سی صاحبان بلوغ کی وعقل کے پہرہ لوگ کہ قریب میں ونکی کہا ابو مسعود فی پس تم آج کی دن بہت اختلاف کرتی ہو روایت کی یہ سلم فی ف اور نہ اختلاف کرو یعنی میان برابر رکھو ورنہ دلون میں اختلاف پڑ گیا تحقیق اس مقام کی یہی کہ درمیان قلب و اعضا کی تعلق عجیب و تاثیر غیبی ہی کہ سرایت کرتی ہی مخالفت ہر ایک کی طرف دوسری کی کیا نہیں دیکھتا ہی تو کہ ٹھنڈک ظاہر کی تاثیر کرتی ہی باطن میں اور اسطرح باطن کے ظاہر میں اب الی ترتیب جماعتوں کی بیان کی کہ متصل ہوں یہ یعنی پہلی صف میں کھڑی ہوں صاحبان بلوغ کی وعقل کی تا یاد کریں کیفیت نماز کی اور احکام اوکی اور بیچا دین امت کو پہرہ دوسرے صف میں وہ کہ قریب ونکی میں یعنی لڑکی اور جو کہ قریب بلوغ کی ہیں کہ او کو مرا ہن کہتی ہیں پہرہ تیسری صف میں کہ قریب اوکی میں یعنی خاتنی کہ علامت مردی اور زنی دونوں کی کہتی ہیں و بعد انکی صف عورتوں کی کھڑی رہی وہ نہیں ذکر کی الہی کہ متعین میں کہ بعد ان کی وہی میں و پس تم آج کی دن بہت اختلاف کرتی ہو یعنی سب اس اختلاف و فتون کا یہی ہی کہ صفیں اپنی برابر نہیں کرتی نہ ع پ و عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسلم منکم اولو الاحکام والشہی ثم الذین یلوئہم ثلثا وایاکم وھیشات الا سوا فی رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی چاہی کہ نزدیک ہوں یہ تم میں صاحب بلوغ کی وعقل کی پہرہ لوگ کہ قریب میں ان کی تین بار فرمایا اور جو تم شور کرنی بازاروں کی سی یعنی سجدوں میں شور مانند شور بازاروں کی نہ کرو روایت کی یہ سلم فی ف تین بار فرمایا یعنی اس حدیث میں ثم الذین یلوئہم کو تین بار فرمایا پس مراتب صفوں کی چاہو پہلی حدیث میں جماعت عورتوں کی نہیں مذکور ہوئی اور یہاں مذکور ہوئی نہ ع پ و عن ابی سعید الخدری قال راٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوة فاکھا بہ فاکھرا فقال لھم تقدّموا وامتّعائی ولیا تم یکم من بعدکم لا ینزال قوم یتأخرون حتی یؤخرھم اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا دیکھی تھیں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یارون ابنی من تاخیر یعنی ما با واسطی وکی الکی برہوا اور اقتدا کرو میرا اور چاہیے کہ اقتدا کریں ساتھ ہمارے
 وہ کہ ہوں چھپتا ہمارے پیشہ ہی کی ایک قوم تاخیر کرتی بیان تک کی چھپ ڈالیکا اوکو اللہ یعنی حیرت غفلت یعنی سی روایت کی یہ مسلم نے
 یارون بنی من تاخیر یعنی دیکھا کہ پہلی صفت سی چھپ ہی جاتی ہیں انکو فرمایا کہ الکی برہوا پہلی صفت میں کھڑی رہو اور اقتدا کرو میرا یعنی
 چھپ سے متصل کھڑی رہو تا افعال میری دیکھو وہ ہمارے متابعت وہاں تک پہنچے کھڑی ہوں سبھی کی متابعت کھڑے
 کی کرتی ہی یعنی افعال وکی کہتی ہیں اور اسی طرح وہ بھی کرتی ہیں اس سے متابعت باعتبار نظاہر کی ہی و تہیت من سب تابع امام ہی
 کین + ع + وعن جابر بن سمرہ قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فرائنا خلقا فقال
 مالي اترككم عنى ثم خرج علينا فقال لا تصفون كما تصف الملائكة عند ربها فقلنا يا رسول الله
 وكيف تصف الملائكة عند ربها قال يقولون الصفوة الاولى ويترأصون في الصف
 رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہہا نکلی تیسرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دیکھا ہمکو کہ بیٹے میں حاضر حلق بنائی ہوئی
 ہیں فرمایا کیا ہی واسطی میری دیکھا ہوں میں کہو جاعتیں ایک لگا میں یوں نہ بیٹھنا چاہیے کہ علامت اتفاق کی ہی یہ نکلی تیسری
 اور وعدہ اسل پس فرمایا کیا نہیں صفت باندہی تم یعنی نماز میں مانند صفت فرشتوں کی نزدیک بروردگارانی کی یعنی جیکہ بندگی کی
 لیے کھڑی ہوتی ہیں پس کہا ہمیں اسی رسول خدا کی اوکسطن صفت باندہی میں فرشتی نزدیک بروردگارانی کی فرمایا لاکرتی میں پہلے
 صفوں کو اور ملکر کھڑی ہوتی ہیں صفت میں روایت کی یہ مسلم نے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم خير صفوف الرجال اولها وشرها اخرها وخير صفوف النساء اخرها وشرها
 اولها رواه مسلم اور روایت ہی بی ہریرہ سے کہہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صفت مردوں کی پہلی صفت اور
 بدترین صفت مردوں کی پہلی اور بہترین صفت عورتوں کی پہلی صفت اور بدترین صفت عورتوں کی پہلی صفت روایت کی یہ مسلم نے
 ف ما دہیسی کثرتہ ثواب کی ہی یعنی پہلی صفت الی بہت ثواب پائی میں مردوں کی پہلی صفت بہتر سببی ہوتی ہی امام سی قریب
 ہوتی میں و عورتوں سی دورا و تاخیر کی بری سببی ہوتی ہی کرامت سی دور ہوتی میں اور عورتوں سی نزدیک اور عورتوں کی اول صفت
 بری سببی ہوتی ہی کہ مردوں سی نزدیک ہوتی میں و تاخیر کی بہتر ہوتی ہی سببی کہ مردوں سی دور ہوتی میں پس دو گواہ صفت کی غیبت
 کرنی چاہیے اور عورتوں کو پہلی صفت کی + ع + الفصل الثاني فصل و سر عن انس قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم رضى الله عنكم و قاربوا بيننا و حاذوا بالاعتناق فوالذي نفسي بيده
 اني لا ارى الشيطان يدخل من خلل الصف كما تها الحذاف سراواه ابو داود
 روایت ہی انس سے کہہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملی ہوئی کہو صف میں یعنی پسین خوب بہر کہ کھڑی رہو اور نزدیک کرو وہاں
 صفوں کی یعنی دو صفوں میں متاخر نہ کی ایک صف میں کھڑی ہو کی اور برابر کہو گردن میں یعنی کوئی تم میں سی بلند جگہ پر نہ کھڑا ہی بلکہ برابر
 جگہ پر کھڑی رہو تا گردن برابر میں پس قسم سی اوست کی کہ جان سیرا و سکی اتہ میں ہی حقیقت میں کہتا ہوں شیطان کو داخل ہوتا
 ہے یہ شگافوں صفت کی گواہ و سیاہ بجا ہی کہ کیا روایت کی یہ ابو داود نے وعنہ قال قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم اتوا الصف المقدم ثم الذين يليه فاما كان من نقص فليكن في الصف المؤخر رواه ابو داود

اور روایت ہی وہ نہیں سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کر وصف پہلی کو پورا کر سکے نزدیک ہی وہی پہر جو کہ یہ بوقضائے ہر روز
پچھلے صف میں روایت کی یہاں بود اودنی **و عن البراء بن عازب** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَلْبَسُونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ خُطْوَةٍ
يَمْشِيهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا رَوَاهُ أَبُو ذَاوَدَ اور روایت ہی برابر بن عازب سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم فرماں تحقیق اللہ اور فرشتی اسکی رحمت پہنچتی ہیں دن کو گوئیہ کہ قریب ہوتی ہیں پہلی صفوں کی وہ نہیں کہ فی قدم بہت مجبوط
اسکی اوس قدم سی کہ چلی در ملاوی ساتھ اسکی صف کو یعنی اگر صف میں جگہ خالی روگنی ہو وہاں جا کہہا رہی روایت کی یہاں بود اودنی
ف قریب ہوتی ہیں پہلی صفوں کی جب حضرت فی فضیلت پہلی صف کی بہت بیان فرمائی تو اشارہ کی ساتھ فضیلت و سری صف کی
کہ بعد صف اول کی اسکو ہی فضیلت ہی صفوں کہ بعد اسکی میں کر کی **و عن عائشة** قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ رَوَاهُ أَبُو ذَاوَدَ اور روایت ہی عائشہ رضی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ اور فرشتی اسکی رحمت پہنچتی ہیں و پردہ ہنی طرف والی صفوں کی روایت کی یہاں بود اودنی
ف لکھا ہی علامہ نے کہ کہہ رہی مہاد ہنی طرف مام کی کرچہ دو رہو امام سی افضل سی کہہ رہی ہوتی سی بائیں طرف اگرچہ نزدیک ہو اور اگر
بائیں طرف خالی ہو غازیوں سی تو افضل ہی میں طرف کہہ رہی مہاد ہنی عایت و نو طرفوں کی **و عن الثعلبان بن بشیر**
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ
رَوَاهُ أَبُو ذَاوَدَ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتی معنی ہاتھ بازبان سی ہی صفوں
جسوقت کہ کہہ رہی ہوتی ہم طرف نماز کی پس جب برابر ہو چکتی تکبیر تحریر کہتے روایت کی یہاں بود اودنی **و عن انس** قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ يَمِينِهِ اِغْتَدُوا اسْوُوا صُفُوفَكُمْ وَعَنْ يَسَارِهِ اِغْتَدُوا اسْوُوا
صُفُوفَكُمْ رَوَاهُ أَبُو ذَاوَدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی دہنی طرف
ایسی شیعہ کہہ رہی رہو اور برابر کہہ وصفیں اپنی اور بائیں طرف فرمائی سیدی کہہ رہی ہو اور برابر کہہ وصفیں اپنی روایت کی یہاں بود اودنی
و عن ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَّا كَبَّ فِي الصَّلَاةِ
رَوَاهُ أَبُو ذَاوَدَ اور روایت ہی بن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین مہارمی ہ میں کہ بہت نرم ہوں
موند ہی وہی نماز میں روایت کی یہاں بود اودنی ف اسکی معنی علامہ نے کتنی طرح پر لکھی ہیں ایک تو یہ کہ اگر صف میں کہہا ہو اور حکم کر رہی
او سکھ کوئی موند ہی یہاں تہہ کہہ کہہ برابر کہہ رہی ہونگی ہی تو تکبیر کر رہی و کہہا مانی اسکا اور دوسری کہ اگر کوئی چاہی کہ صف میں دواوی
توضیح کر رہی و سکھ خصوصاً کہ جگہ خالی ہو اور صف بہر کی لمبی و سی و تیسری یہ کہ نرم کرنا موند ہو تاکہ گناہ ہی سکھوں خشوع و وقار سی
یعنی نماز ساتھ خاطر جمعی کی اور حضور دل و رو قار کی پڑھی **ع الفصل الثالث** فصل فی سری **عن انس** قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْوُوا اسْوُوا اسْوُوا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنِّي لَأَكْرَهُكُمْ مَنْ خَلْفِي
كَمَا اَكْرَهُكُمْ بَيْنَ يَدَيَّ رَوَاهُ أَبُو ذَاوَدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی برابر ہو برابر ہو برابر ہو پس قسم
ہی اوسنات کی کہ جان میری اسکی ہاتھ میں ہی تحقیق میں التہہ و کہہا ہوں ہلو چوچہ بی سی جیسکہ کہہتا ہوں نکو اکی ای سی یعنی

ساتھ شہداء اور کاشف کی روایت کی یہ بوداوان وعمر ابی امامہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملكته
یصلون علی الصّفة الاول قالوا یا رسول اللہ وعلى الثاني قال ان اللہ وملكته یصلون علی الصّفة
الاول قالوا یا رسول اللہ وعلى الثاني قال ان اللہ وملكته یصلون علی الصّفة الاول قالوا
یا رسول اللہ وعلى الثاني قال وعلى الثاني فقال ما سؤل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سؤلوا صفتکم وحادثا بین مناکبکم ولینوا فی ابی دحلان کما وسد الخلل قلت
الشیطان یدخل فیما بینکم بمنزلة الحذیف یعنی افکاد الضان الضعفاء رواہ احمد
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق اسد اور فرشتی و سکی حمت ہیجتی بین پہلی صف پر عرض کیا
صحابہ ابی ایسول اسد و سری ہی یعنی فرماؤ کہ پہلی و در سری پر حمت ہیجتی بین فرمایا تحقیق اسد اور فرشتی و سکی حمت ہیجتی بین پہلی صف
پر یعنی اس بار ہی و سری صف کو نہ ذکر کیا عرض کیا صحابہ ابی ایسول اسد و در سری پر ہی فرمایا تحقیق اسد اور فرشتی و سکی حمت ہیجتی
بین پہلی صف پر عرض کیا صحابہ ابی ایسول اسد و در سری پر ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کو اپنی صفوں
کو اور برابر ہی کرو در میان ہونڈ ہون اپنی کی یعنی برابر جگہ میں کہری ہوا یک و سری سی و سچا ہو کر نہ کہہ رہی و نرم ہو اگی ہاتھوں ہا میوں
اپنی کی یعنی کر کوئی ہونڈ ہی پر ہاتھ رکھ کر صف میں برابر کر سی کہنا مانو اور بند کرو صف کی شکافوں کو ایسی کہ تحقیق شیطان داخل ہوتا ہی
در میان ہتا رہی نہ حذف کی یعنی چھٹی ہی چھٹی کی روایت کی یہ ہمدانی فلفظ علی ثانی میں عطف ہی کو عطف تفسیر کی ہی یعنی پہلی
صف کی ہی تو فرمایا و سکی ہی ہی ہی فرمائی اور حضرت ابی جو جو تہی بار میں و سری صف کو فضیلت نہ کو روٹی صف کی میں شریک کیا اس
سے علوم ہوا کہ درجہ و سری صف کا کم ہی ول سی ح و عمر ابی امامہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اقیموا الصّفات وحادثا بین المناکب وسد الخلل ولینوا یا کدی اخوانیکم ولا تذرفوا فرجات الشیطان ومن وصل
صفا وصل اللہ ومن قطع قطعہ اللہ رواہ ابوداؤد و رواہ الشّعراوی
میں قتلہ ومن وصل صفا الی اخیرہ اور روایت ہی بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سید
کو و صفوں کو اور برابر ہی کرو در میان ہونڈ ہون کی اور بند کرو و فرجوں کو اور نرم ہو سچ ہاتھوں ہا میوں اپنی کی اور چہرہ و نرم و نرم شیطان
کی اور جس کی ملائی صف یعنی خالی جگہ میں جا کھرا ملاو لگا او سکو اسد یعنی ساتھ فضل و رحمت اپنی کی و جس کی توڑی صف توڑی
او سکو اسد یعنی دور ڈالی کا مقام قرب سی روایت کی یہ بوداوانی اور روایت کیا نانی فی حدیث میں سی قول و کاسن وصل صفا
آخر تک یعنی لکی روایت میں وصل کی و یہی عبارت نہیں ہی ف نرم ہو سچ ہاتھوں ہا میوں اپنی کی یعنی ہاتھوں سی مل کر برابر کر صف
میں تو کہنا مانو انکا ع و عمر ابی امامہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو سطوا الامام وسد الخلل
رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بیچ میں رکھو امام کو عینہ و عین ہا میں
طرف امام کی دمی برابر ہوں اور بند کرو شکافوں کو روایت کی یہ بوداوانی و عمر عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یزال قوم یتأخرون عن الصّفة الاول حتی یؤخرہم اللہ فی النار رواہ ابوداؤد اور روایت علی شہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہمیشہ رہی کی قوم کہ چھی نہیں رہی گی پہلی صف سے بیان تک کہ چھی الی رکھی گا او نکو ہم

دو رخ میں روایت کی پہلے بوداؤدنی ف حتی یوخرجم اسد فی النار یعنی کرگیا آخر الامر او نکود و زحمین یا کرگیا او نکو چچی رہنی والا ذولحمین
 حاصل یہ کہ بقت کرنی چاہی تھی پہلی جماعت کی طرف اسنی جو اپنی کو ایسی ثواب سی محروم کہہا کہ چچی کٹر ارٹا او سکی بدلی میں یہ نہ لیا دی گا
 مع + وعن + وابصة بن معبد قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً یصلی خلف الصف وحده
 فآمره ان یعید الصلوة رآه أحمد والترمذی وأبو داؤد وقال الترمذی هذا حدیث حسن
 اور روایت ہی وابصة بن معبد سی کہہا دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا پیچھے صف کے
 اکیلا پس حکم کیا او سکوپہ کہ پھر پڑھی نماز روایت کی پہلے حمد اور ترمذی و ابو داؤد فی او کہہا ترمذی فی یہ حدیث حسن ہی ف پہلی صف میں
 جگہ خالی تھی او پھر وہ شخص پیچھے کٹر اٹھا او سکونماز پھیرنی کو فاما از راہ استحباب کی سلیبی ترکب امر وہ کا ہوا امام احمد کی نزدیک
 نہیں ہوئی اکیلی پڑھنی والی کئی چچی صف کی اور یمون مامون کی نزدیک نماز ہو جاتی ہی لیکن اکیلی پڑھنی چاہی نہیں کہ مکر وہ ہی نہ
باب الموقف باب ہی بیج بیان جگہ کہ پڑھنی امام کی و مقتدی کے **الفصل الاول** فصل پہلے
 عن عبد اللہ بن عباس قال بیث فی بیت خالتي ميمونة فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی
 فقامت عن يساره فاخذ بيدي من وراء ظميره فعد کني كذلك من وراء ظميره الى الشیق الاکثرین
 مقتفی علیہ روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ کہار ات گذاری مینی بیج گہرا پی خالہ میونہ کی پس کٹر ہی ہوئی رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنی لگی یعنی تہجد کی پس کٹر اٹھا او امین بائیں طرف حضرت کی پس کٹر اٹھا تہ میرا چچی پیٹہ اپنی سی پس پھر
 سبکو اس طرح یعنی تہ کٹر کٹر چچی پیٹہ اپنی سی طرف پہلو دہنی کی روایت کی یہ بخاری و مسلم فی شرح السنہ میں لکھا کہ اس
 حدیث سی کئی مسائل نکلی ایک تو یہ کہ جائز ہی نماز نفل جماعت سی و دوسری یہ کہ مقتدی ایک ہو تو امام کی دہن طرف کٹر اٹھا او میرا کٹر
 جائز ہی تھو اساعل نماز میں اور چوتھا یہ کہ مقتدی کو جائز نہیں کا لگی ہوا امام کی سلیبی آنحضرت فی ابن عباس کو چچی سی یہ اور یا بخون
 یہ کہ جائز ہی امامت چچی و سکی کہ تہیت کر ہی امامت کی اور ہدایہ میں لکھا کہ اگر اکیلا نماز ہی امام کئی چچی یا امین طرف نماز پڑھی تو جائز ہی لیکن
 براسی + ع + وعن جابر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت حتی قمت عن يساره فاخذ
 بيدي فاذا رني حتى اقامني عن يمينه ثم جاء جبار بن صخر فقام عن يسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فاخذ بيدينا جميعاً فدفعنا حتى اقامنا خلفه رآه مسلم اور روایت ہی جابر
 سی کہ کہہا کٹر ہی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تاک نماز پڑھیں پس یا امین بیان تک کہ کٹر اٹھا او امین بائیں طرف حضرت کی پس کٹر اٹھا تہ
 میرا پھر پھر سبکو بیان تک کہ کٹر اٹھا سبکو دہنی طرف اپنی یعنی دہنا تہ کٹر کٹر پیٹہ کئی چچی سی کئی چکر دہن طرف کٹر اٹھا پھر یا جابر بن صخر
 پس کٹر اٹھا او امین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کٹر ہی حضرت فی دو نو تہ جاری کٹھی یعنی اپنی دہنی تہ سی با یاں تہ
 ایک کا کٹر او یا امین تہ سی دایان تہ دوسرے کا پھر یا سبکو بیان تک کہ کٹر اٹھا سبکو چچی اپنی روایت کی یہ سلم فی ف اس سی معلوم
 ہوا کہ مقتدی اگر ایک ہو تو دہن طرف کٹر اٹھا و اگر ایک سی یا دہ ہون تو چچی کٹر ہی مین اور کہہا قاضی فی کہ اس سی یہ ہی معلوم ہوا کہ
 تہ سی ایک بار حرکت کرنی یا دو بار متصل نہیں بطل کرنی نماز کو اور اس طرح زیادہ ہی اگر فرق سی ہو + ع + وعن انس قال
 صليت انا وبنيتهم فی بیتنا خلف الشیق صلی اللہ علیہ وسلم وامن سلم خلفنا رآه مسلم

اور روایت ہے کہ کہا نماز پڑھیں مینی اور یتیم بنی چہ کھڑی کن چہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ام سلیم چہی ہاری ہی روایت کی یہ کہ سلم بن
 عن ام سلمہ ہام بنی نس کی ما کا او یتیم او کی جہا لی ہی بعضی کہی میں نام کا چہی او بعضی کہی میں نام و کا ضعیف تھا اور اس معلوم ہوا کہ مرد و کی صف
 الی جو تو کی صفات **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأُمِّهِ أَوْ خَالَتِهِ قَالَ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ
 وَأَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا كَرَاهٍ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وہ نہیں مہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بن نماز پڑھیں ساتھ اس کی اور مان و کی کی
 یعنی ام سلیم کی ما کا خالہ و کی کی کہا اس میں کہ کبریا مجلو و ہنی ہی او کبریا عوزہ کو یعنی علی مان یا خالہ کو چہی ہمار روایت کی یہ کہ سلم بن
وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ أَتَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاحِلٌ فَرَكِعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشَى إِلَى
 الصَّفِّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَدَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 اور روایت ہے ابی بکرہ سی یہ کہ وہ پہلی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی و نہایت میں کہ وہ دو کوع میں ہی پس کوع کیا پہلی اس کی پہلی طرف صف کے
 یعنی بنو صف میں پہلی ہی کہ نہایت و یہ کہ کوع میں تیرا ہوا گئی تاکہ نہایت ہی سخاوی پہلی طرف صف کی پس ذکر کیا
 کہا یہ و پہلی ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا یاد دہری سخا و صف یعنی طاقت پر او رہی نہ کہ اس طرح روایت کی یہ بخاری ہی ہی
 چلی طرف صف کی یعنی ساتھ قدم و کی یا یاد دہری عواہیل یعنی ہی و ہی قدم پہلی بلکہ یہ یہ کہ پس ایک دو قدم چلی میں نہایت
 نہیں آتی لیکن ولی یہ ہی کہ اس ہی ہی اتہ از کہی اور لفظ ناقص میں کسی قول آتی ہیں ایک تو ساتھ نہایت کی و پیش میں کی عود
 سی یعنی اس طرح پہلے نماز اور دو سر ساتھ سکون میں کی و پیش ال کی حد سی یعنی جلدی لکڑیا چلی میں طرف نماز کی بلکہ صبر کر بیان
 تاکہ صف میں پہلی پہلے شروع کر نماز اور تیسرا تہ نش کی و زین میں کی عا دہ سی یعنی یہ پہلے نماز جو پڑھ چکا ہی و قول ول صحیحہ ہی
 از راہ عقل و نقل کی و یہ حدیث ثابت کرتی ہی یہ کہ اکیل کبری ہوا چہی صف کی باطل نہیں کرتا نماز کو اسلی کہ حضرت بنی نماز پہلے ہی
 کو نظر مایا لیکن کہ اسیت بلاشبہ ہی **وَمِنْ** **الْفَصْلِ الثَّانِي** **فصل** و سری **عن** **سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ**
قَالَ أَمَرَ نَارِسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَتَقَدَّمَ مَنَا أَحَدٌ نَارَاهُ الْتَرْمِذِيُّ
 اور روایت ہے سمر بن جندب سی کہ کہا حکم کیا مکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ ہوں ہم میں آدمی یہ کہ اگی ہو و ہی ہاری
 یعنی مام ہو ایک ہمار روایت کی یہ ترمذی ہی **وَمِنْ** **الْفَصْلِ الثَّانِي** **فصل** و سری **عن** **سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ**
عَمَّا رَأَاهُ أَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلَى دُكَّانٍ يُصَلِّيُ وَالنَّاسُ سَفَلُ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُنَيْفَةُ فَأَخَذَ عَلَى يَدَيْهِ
وَاتَّبَعَهُ عَمَّا رَأَاهُ حُنَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّا رَأَاهُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَهُ حُنَيْفَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِي مَقَامٍ أَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ
أَوْ تَخُودَ لِكَ فَقَالَ عَمَّا رَأَاهُ لَكَ اتَّبَعْتُكَ حِينَ أَخَذْتَ عَلَى يَدَيَّ سَرَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 اور روایت ہے عمار سی یہ کہ وہ امام ہو و لوگوں کی شہر مان میں کہ قریب کوئی کی ہی و کہہ ہی ہوئی جو ترو پر نماز پڑھیں اور مقتد
 یعنی ہی و نس پس اگی جی خدیض یعنی صف پہلی کبری و نو ما تہ عمار کی یعنی او کہنجا او کو چہی تاکہ او تر کر برا مقتدیون کی کہہ ہی ہوں پس
 متابعت کی خدیض کی عمار ہی یہاں تک کہ اقرار او کو خدیض ہی جو ترو سی پس جبکہ فارغ ہوئی عمار نماز اپنی سی کہا و پہلی و کی خدیض ہی کیا
 نہیں سنا تو ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی ہی جبکہ امام ہو آدمی ایک قوم مکہ میں کہہ ہوا وں جبکہ بلند ہو جگہ مقتدیون کی سی بغیر یا

مانند سلی پس کہا عمار بن ابی سلمیٰ تبع کیا مینی تہا را جسوقت کہ پکڑی گئی مانی تہا میری وایت کی پہلو بود او دینی ف کھڑی ہوئی جو تیری پر
یعنی کیلی کھڑی ہوئی پس اگر کھڑا ہو وی امام ساتھ بعضی مقتدون کی بلند جگہ پر تو نہیں کروہ اور اگر مقتدی و بیچ پر ہو ان را امام کیلینچی کھڑا ہو
تو اختلاف کیا مینی شاخ کی کہا طحاوی نے کہ یہ نہیں کروہ سلی کہ نہیں شایہست ہوتی ہی تہا بل کتاب کی کیونکہ وہ کھڑا کرتی تھی امام اپنی کو
خاص کر بلند جگہ پر یہ منع ہی و مکی شایہست سنی پہلو و ظاہر روایت میں یہ ہے کہ وہ ہی سلی کہ اس میں حقارت امام کی لازم آتی ہی و مانی ہی
جس پر کیلی کھڑی مہا امام کو کروہ ہی مقدار و سلی کیا ہی بعضوں نے کہا ہی کہ بقدر قدام کی او بعضوں نے کہا کہ بقدر ماتہ کی موقوفی ہی ہی
الذانی شرح المیشہ اور غار پڑھنی یعنی عمار غار پڑھنی کھڑی ہوئی حقیقہ یا ارادہ نماز کا کیا چنانچہ خطا برتر ہی ہی و یا مانند سلی مینی خذیفہ لفظ
حضرت کی بعینہ یاد نہ تھی سلی یہ کہ ہی لفظ فرمائی تھی یا مانند انکی اور اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ سلسلہ عمار جاتی تھی و حضرت
سی ساتھ ہی بیان غرض وارد ہوتا ہی کہ دیدہ و دانستہ کیوں ایسی کت کی جواب کا یہ تھی شاید عمار یہ یہ چل گئی ہوں گی جبے ضر کیا
ند یضنی یا دایا و نکوح + ح و عن سہل بن سعد الساعدی اِنَّهُ سُئِلَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ الْمُنْبِرُ فَقَالَ هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ
عِيْلَهُ فَلَا نَ مَوْلَى فَلَا نَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ عَمِلَ وَوَضَعَ فَاَسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ مَعَهُ وَرَكْعَتَهُ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ
رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَىٰ فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمُنْبِرِ ثُمَّ قَرَأَ مَعَهُ رَكْعَتَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ
الْقَهْقَرَىٰ حَتَّىٰ سَجَدَ بِالْأَرْضِ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي الْمُتَّفِقِ عَلَيْهِ نَحْوُهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ
أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِمَا تَشَاءُونَ بَنِي وَلِتَعْلَمُوا صَدَائِقَتِي
اور روایت ہی سہل بن سعد سعدی سی کہ تحقیق وہ پوچھی گئی کس چیز پر کس لکڑیا کا تھا منبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا سہل نے وہ
تہا جہا ویشہ کی سی بنا یا تھا او سکوفلانی شخص کہ غلام آزاد کیا ہو افلائی عورت کا تھا و اطمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کھڑی ہوئی
او سپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ طیار کیا گیا او کہا گیا یعنی سجد میں پہنچ نہ کیا حضرت نے طرف قبلہ کی و ترکیب تحریر یہی مانگی لی و کھڑی
ہوئی لوگ پہچنی حضرت کی پس ہا حضرت نے قرآن اور رکوع کیا اور رکوع کیا لوگوں نے پہچنی حضرت کی پہا وہا یا سر مبارک اپنا رکوع سی تہا
پہچلے پاؤں سجدہ کیا زمین پر پہر تشریف لی گئی منیر پر پہر قرآن پہر رکوع کیا پہا وہا یا سر مبارک پہچنی پہچلی پاؤں ہاتھ تک سجد کیا زمین
پہ لفظ بخاری کی ہیں و زیج حدیث بخاری و مسلم کی ہی مانند سلی اور کہا روایتی چہ آخر و حدیث کی میں جب سماع ہوئی حضرت متوجہ ہوئی
لوگوں پر پس فرمایا اسی لوگوں میں کیا مینی یہ مگر تاکہ پیروی کرو میرا و تاکہ جانو غار میری ف جہا ویشہ کی سی یعنی ایک شکل تھا لوگوں میں
سعی مان و رخت بہت سی تھی مان کی جہا و کا منبر بنا تھا اور فلانی کا نام یا قوم رومی تھا اور فلانی کا نام عائشہ انصاریہ و لکھا ہی ظہر نے
کہ اوس منبر کی تین نیل تھی پاس پاس پہا و ترنا او سپر سی سان ہوتا تھا سا تبلیک یاد و قدم کی پس فعل کشیدہ نہیں لانم آتا تھا کہ اوس نماز طیل ہوتی
اور اسیدین لالت ہی سپر کہ امام جب ادہ کر سی تعلیم قوم کا کہ قریب و در دور والی کیلکریک یہ بیچ جائز ہی و سی و بیچ جگہ پر کھڑی ہوا اور یہ لفظ
بخاری کی ہیں شاہد کیا مولف نے ساتھ اس عبارت کی و عبارت مابعد کی سپر کہ یہ حدیث پہلی فصل میں لائی چاہی تھی لیکن بیان جو ذکر کی
و اطمی تاجدار سی صاحب صلیج کی کہ ذکر کیا او نہوں نے اسکو حسان میں + ح و عن عائشہ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتُمُونَ بِهِ مِنْ دَرَاةِ الْحَجَرَةِ سَرَاوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حضرت عائشہ

جو کہ بعد وئی ہوئی یکہنی لکی قرآن چوئی عومین پہلی یکہنی علمین کی پس ہمیں تہا سحابین قاری مکر وہ کہ قصہ یوتا تھا تہی میں تبار اور
نقد کا جی کہ جو تعلق ہو سادہ مصلوٰۃ کی پس تراجم کہنہی الامحالات کا نہیں، اولی سادہ مصلوٰۃ کی اپنی قاری سیٹ و ذکر کہ حدیث
مالک بن الحویرث فی باب بعد باری فضل الاذان اور ذکر کی گئی حدیث مالک بن حویرث یہ کہ جبکہ باری بخصیلت اذان کی ہی یعنی صبا
مین دیان نہ کو رہی و مین ہی اذان کی الفصل الثانی فصل در سر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ليؤذن لكم خياركم وليؤمكم قراؤكم رواه ابو داود روايت هي بن عباس مسمی کہ کہا
وایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی چاہی اذان میں تہا ہی ہی چاہی تہا ہی و امامت کرین تم میں ہی جو خوب پڑھی ہوں تم میں ہی
روایت کی یہاں بودا و فی ف محافطت و قات نماز و روزی کی مؤذن کی ہاتھ ہوئی ہی و اذان بلند جگہ پر کہتا ہی لوگوں کی کہ ہوں
پر نظر پڑتی ہی پس گروہ دیندار ہوگا تو رعایت و قات نماز و روزی کی ہی کریگا اور نظر نامحرم ہی ہی ہی کامع و عن ابی عطیة
العقیلی قال کان مالک بن الحویرث یاتینا الی مصلانا ینتحدث فحضرت الصلوٰۃ یوما قال ابو عطیة نقلنا لہ
تقدّم فصلہ قال لانا قد موارجلنا منکم یصلی بکم و ساعدکم لہ لا اصلی بکم سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم یقول من ساد قوما فلا يؤمهم وکیومهم سرجل منهم رواه ابو داود و الترمذی
والتسلسل الا انه اقتصر علی لفظ الثبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور روایت ہی بی عطیہ عقیلی تابعی سی کہ کہا تھا مالک بن حویرث صحابی آنا ہماری ملاقات ہی طرف مسجد ہماری کی حدیث کرنا یعنی شہین
حضرت کی بیان کرتا اور اور باتیں کرتا پس یا وقت نماز کا ایک دن کہا ابو عطیہ ہی کہنا ہم ہی طہ لک کی گئی ہو و نماز پڑھا کہا مالک ہی
و طہ لک کی گئی کہ کسی شخص کو اپنی مین سی کہ نماز پڑھا ہی تمکو اور خبر دو گا مین تمکو کیون مین نماز پڑھا تا مین سانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی
جو شخص ملاقات کرے کسی قوم کی پس امامت کرے اونکی اور چاہی کہ امامت کرے اونکی کوئی شخص نہیں پس روایت کی یہاں بودا و اور ترمذی
اور نسائی بی مکر نسائی بی اقتصار کیا او پر لفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ف یعنی و سنی فقط حضرت ہی کی حدیث نقل کی ہی مین را آخر تک
اور قصہ مالک کی آئی کا مسجد مین را حکار کرنا امامت سی نہیں کریا اور مالک ہی باوجود اذان کی کار کیا امامت و طہ لک کی کی ظاہر حدیث
پس و عن ابن عباس قال استخلف رسول الله صلى الله عليه وسلم ابن اُمّ مکتوم یومئذ الناس وهو اعشى
مر واه ابو داود اور روایت ہی نس سی کہا کہ خلیفہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی عبدسبن مکتوم کو کہ امامت کرین
لوگوں کی و ربئی ہ اند ہی وایت کی یہاں بودا و و فی ف اس حدیث مین سبل ہی سکی کہ جائز ہی امامت مذہبی کی بلا کر است اور و تہین
قصہ ہی ہمار مذہب مین آئی مین کہ اگر اندامشوا قوم کا ہو جائز ہی امامت و سکی اور بعضوں فی کہا ہی اگر وہ علم خوب کہتا ہو پس و اولی ہی
کذا فی شرح التترقلا من المبدوٰۃ اور ہی طرح ہی کتاب شہادہ والنظار مین ح و عن ابی امامة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ثلثة لا یجاردو صلواتہم اذ انهم العبد الا یؤ حق یرجع وامرأة باکت وزوجها علیہا ساخط
دارما قوام وھم لہ کارھون رواه الترمذی و قال ہذا احدیث عریب
اور روایت ہی بی امامت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مین شخص مین نہیں بند ہوتی نماز اونکی کا نون اون کی سی یعنی
مبول نہیں ہوتی ایک تو غلام کہ بہا کا ہو مالک ہی سی یہاں تک کہ پیرا ہی یعنی طرف مالک ہی کی و در و سر و عورت کہ رات گذارتی ہی

حالت میں کہ خداوند اس کا ہوا اس سے خداوند تیسرا وہ کہ امام ہو تو کلمہ اور وہ اس کو مکروہ رکھتی ہوں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
غریب ہے ف غلام کی حکم میں اہل ہی نوٹدی ہی یعنی گروہ بہا کی کی و سکا ہی پہل ہوگا اور عورت کی حق میں جو نہ بایا یہ جب
ہوگا کہ خداوند خدا ہوگا سبب بطلقی و سکی کی بایں دہی و سکی کی یا کم اطاعت کرنی و سکی کی اور اگر خداوند خدا ہوگا تو عورت نہیں
ہی گناہ بلکہ خداوند گناہگار ہوگا اور امام کی حق میں بن ملک فی کہا ہی کہ یہ گناہ جبے گا کہ لوگ اس سے راض ہوں سبب عت و سکی کی
یا فتی و سکی کی یا جہل و سکی کی و اگر آپسین کر است و عدوت ہو سبب مردنیوی کی پس نہیں و سکی کی یہ حکم ملک و اس سے ناحق
نا راض ہوگی تو وہی گناہ گار ہوگی و مراد امام علی م ہی یعنی خواہ حاکم ہو یا امام نماز کا ع۔ و عن ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثہ لا تقبل منہم صلواتہم من تقدم فمادھم لہ کرھون و رجل انی الصلوة
یدبائر الدبائر ان یتھما بعد ان تفوت و رجل اغتبد حدراسہ سوادہ ابوداؤد
و ابن ماجہ اور روایت ہی بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تین شخص میں کہ نہیں قبول کجائی نماز و سکی کی
ثواب نہیں پاتی نماز کا ایک شخص کی امام ہو تو م کا اور وہ اس سے ناخوش ہوں و و سوادہ کہ اوی نماز کو چھپی و رحنی چھپی کی یہ
ہیں کہ اوی نماز کو بعد جاتی رہی وقت و سکی کی یعنی وقت سب کے اور تیسرا وہ شخص کہ غلام سبھی زاد کور وایت کی یہ بودا و دنی اور بن
ماجہ فی ف یعنی غلام کو آزاد کر کر بجز خدمت یعنی لگایا آزاد کیا لیکن آزاد کرنی کو اس سے چھپا یا یا دعوی کیا ایک آزاد کہ یہ میرا غلام کی
اور تصرف مال کو نکاسا او سپر کرنی لگایا بردہ مولی لیا اور شرعاً بیع و سکی کی نبوی حبیبی سوقت میں لوگ نوٹدی غلام مول لیتی ہیں و سپر
او سپر تصرف مال کا نہ کیا تفصیل اسکی یہ ہے کہ فقہانی لکھا ہی اگر جماعت مسلمانوں کی دارالاسلام فی ارا حرب میں جا کر فقہ و ظلیہ خارج ہوں
کو خواہ مرد ہوں خواہ عورت خواہ چھوٹی خواہ بڑی ہندی کر کردار الاسلام میں لاوین یا کفار حربی ایک ملک کی کفار حربی و ملک کی کو
اسی طرح غلبہ کر کر لاوین ان دونوں قسموں میں ہندی کرنی والی خواہ مسلمان ہوں خواہ کافر ملک اس ہندی کی ہوتی ہیں جینا اور بن
کرنا اور یہی و وصحت کرنی بغیر نکاح کی اور سب تصرف مال کا نہ ساندہا ہی جائز ہیں و نوٹدی کی و لا وہی و نہیں کلا حکم کہ بتی ہی رطبیہ
مالک سی یا ذی رحم مالک سی نہ پیدا ہوں انس پیدا ہوگی تو آزاد ہیں پس سوامی ان قسام کی و زمین برد کی لکھ لکھ بعضی قسموں میں اختلاف
کیا ہی و بعضی کو لکھا ہی کہ شرعی بردی نہیں ہوتی لیکن صحیح یہ ہے کہ سوامی و نون قسموں میں کورین کی شرعی بردی نہیں ہوتی پس ای
بہا ہوا سمین خوب ضیاط کرنی چاہی اگر شرعی نوٹدی ہو تو خدمت میں لاوی نہ یہ نکر کی جب نام نوٹدی گریکا اوی اگرچہ شرعی نوٹدی
ہو وی اندہ دہند مثل جانفون کی و اس سے صحبت کرنی لگی کہ حرام کاری ہی ہوگی سی طرح اور تصرفات مال کا نہ ہی نکر کی و سکی کی تہہ
و مولانا و عن سلمۃ بنت الحر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشراط الساعة ان
یتدافع اهل المسجد لا یجدون اما یصلی بہم سوادہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ
اور روایت ہی سلمۃ بنتی حر کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق علامتوں قیامت کی سی ہی یہ کہ دفع کر نیکی بل سجد
امامت کو نہیں پاوین گی امام کو کہ نماز پڑھاوی و مکور وایت کی یہاں حلو و ابوداؤد و ابن ماجہ کی یہ کنا یہ ہی ظہور جہل و فتنی سی
آخر زمانہ میں کہ ایسی جاہل اور نااہل پیدا ہوگی کہ کوئی لائق امامت کی نہیں ہوں گا بر کوئی اپنی نفس امامت کو دفع کر گیا یعنی آپس میں ایک
دوسری کو کھیگا کہ تو پڑھ میں لائق امامت کی نہیں کہ کھیگا تو پڑھ میں لائق اسکی نہیں پس اگر اپنی سی فصل کو امام کر ہی و اپنی سی امامت

روایت ہی اس سے کہا نہیں نماز پڑھی مینی چہی کسی امام کی کہی بہت بلکہ نماز اور نہ بہت پوری نماز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی وجہ تہت
 تہی حضرت ائمہ سنتی و نازل کی کاپس ہلکی کرتی نماز اور اسکی کئی تشویش میں پڑھی اوسکی روایت کی یہ بخاری و مسلم فی ف حسن اول
 جلاس معیت کی یہ بین کہ نماز آنحضرت کی سبک ہوتی تہی باوجود تمام و کمال کی اور مراد سبک سی یہ ہلکی قرارہ اور تسبیحات حدیثی یادہ
 نہ پڑھتی تہی و قرارہ میں مد و شدہی محل نمرتی بلکہ قرأتہ اونکی بی تکلف ترتیل کی ساتھ ہوتی تہی و خاصیت تہی حضرت کی قرأتہ میں لگے طویل
 ہوتی لیکن لوگوں کو سبک معلوم ہوتی ہیں حاصل یہ کہ قرأتہ سبک ہوتی و رکوع اور سجود اور تعذیل رکات وغیرہ میں نقصان آتا اور ساری
 مذہب میں یہ کہ نہیں لائق ہی امام کو یہ کہ طویل کری تسبیح وغیرہ اس طرح کہ مول ہوں لوگ اسکی طویل کرنا نماز کو سبب لغتہ و لایکام ہو لوگوں
 اور یہ مکر وہ ہی و اگر ارضی ہوں لوگ ساتھ زیاتی کی تو مضائقہ نہیں کہ زیادہ کری اور یہ یہی نہ چاہی امام کو کہ کسی قدر اقل
 سنت سی قرأتہ میں و تسبیح میں اعلیٰ طلال و کمی کی و محض خیر حملہ کی یہ بین کہ تشویش میں پڑھی مان اوسکی و رجاء تاریخی و وق و حضور نماز
 کا سبب بی بھی کی کہا خطابی نے کہ اس میں دلیل ہی سپر کہ امام جب آہستہ پوسی کسی شخص کی کہ وہ ارادہ کہتا ہو نماز میں شریک ہونی کا اور
 وہ رکوع میں ہو تو جائز ہی و سکون یہ کہ انتظار کری اوسکا رکوع میں تاکہ وہ پالوئی کت و بعضوں نے مکر وہ کہا ہی سکوا کہ خوف کہتا نہیں
 یہ کہ ہو و سی یہ شریک و یہی مہلک ہی اتہی و نہ سبب یہ یہی کہ امام اگر طویل کری رکوع کو و اعلیٰ شریک ہونی انیوالی کی نہ و اعلیٰ نزدیک
 و ہونہ نہی مد تعالیٰ کی ساتھ رکوع کی تو یہ مکر وہ تحریمی ہی و خوف ہی اس سی ہر گناہ کا و لیکن کا و نہین مع تا سبب سکی سلیم نہیں نیت
 کی ہی و سنی ساتھ سکی عبادت غیر خدا کی و بعضوں نے کہا ہی اگر نہین پہنچتا ہی امام انیوالی کو تو نہین مضائقہ یہ کہ طویل کری رکوع کو و صحیح تر
 یہ یہی کہ ترک و سکا اولی ہی و جو طویل کری رکوع کو و اعلیٰ قرب مد تعالیٰ کی و زرخجیان ہوا و سکی لہین کسی چیز کا سو قی بستر کا کی میں نہیں
 مضائقہ ہی و اس میں شک نہیں کہ اس حالت کا ہونا مارد ہی و اس سلسلہ کا لقب کہا گیا ہی سلسلہ الیاس صیاط اوسین لی ہی کذا فی
 شرح المستمع و عن ابی قتادہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا دخل فی الصلوة وانا اریذ
 اظلمتہا فاسمعت بکاء الصبی فاجتوز فی صلواتی میتا اعلم من شدۃ و دخلتہ من بکاء
 سرکاء البخاری و اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق میں آئندہ دخل ہوتا ہوں نماز میں
 او میں ارادہ کیا کرتا ہوں دراز کرنی نماز کا پیرستا ہوں نازل کی کاپس کم کرتا ہوں بیچ نماز اپنی کی سبب بخیر کی کہ جانتا ہوں میں شدہ
 فلان و سکی کی سبب بی لڑکی کی روایت کی یہ بخاری نے و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیہم السقیم والضعیف والکبیر و اذا صلی احدکم لنفسہ فلیطیل
 ما شاء من تقو علیہ و اور روایت ہی بی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حقیقت کہ نماز پڑھوایک
 تمہارا لوگوں کو چاہی ہلکی کری نماز سلیم او نہیں سہا رہی ہوتا ہی و ضعیف یعنی صل خلعت میں اور بوڑھا اور جو بوقت کہ نماز پڑھ لک تمہارا
 و اعلیٰ اپنی یعنی کیلا چاہی دراز کری جسد چہا روایت کی یہ بخاری و مسلم فی ف اور اکیلا طویل کری جسد چاہی و اس طرح جب لوگ
 حضور قلب کہنی الی ہوں کہ درازگی سی کہہ لاتی ہوں اور نہوا و نہین کو فی ذکر کری گویں میں سی تو ہی جسد چاہی راز کر و مع
 و عن قیس بن ابی حازم قال اخبرنی ابو مسعود ان رجلا قال واللہ یا رسول اللہ انی لا تاخیر
 عن صلوۃ الغد من اجل فلان مما یطیل بانما کانیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مؤظفۃ

اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنْقِرِيْنَ فَاَيْكُمْ مَا صَلَّيْ اِلَ النَّاسِ فَلْيَنْجُوْا فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ وَالْكَبِيْرُ وَ
 ذَا الْحَاجَةِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سی کہ کہا خبر دی مجھ کو ابو سعود نے یہ کہ ایک شخص نے کہا قسم ہے کہ کیا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جی رہا تھا ہون نماز صبح کی سی اب ظن کی شخص کی کہ نبی پڑتا ہی نماز سکھو میں نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ
 کسی غلط کہنی کی کہ سخت غصہ میں ہوں ونسی و سدن پر فرمایا تحقیق تم میں سے بعضی نصرت الابی والی ہیں یعنی لوگوں کو جماعت کی سبب
 طویل کرنی نماز کی پس جو تم میں سے نماز پڑھائی لو کو کو چاہی کہ ہلکی ٹریٹی ہو سکی کہ اونہیں ضعیف اور بوڑھا اور عاجز ہوتا ہی روایت
 کی یہ بخاری و مسلم نے وعن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلُّوْنَ لَکُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَکُمْ وَاِنْ
 اَخْطَاوْا فَلَکُمْ وَعَلَیْہُمْ سَرَادُہُ الْبَخَارِیُّ وَهَذَ الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیِّ اور روایت ہے ابی ہریرہ
 سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھا و نیکی امام و اسطی متباری پس اگر چہی طرح نماز پڑھائی پس اسطی فائدہ تھا ہی ہی
 بعضی و نکی ہی ہی فائدہ ہی اور اگر خط کی یعنی بطرح پڑھائی پس متباری پس ثواب ہی اور او نہرو بال ہی روایت کی یہ بخاری نے
 اور یہہ با ظالی ہی فصل و سری سی ف متباری این ثواب ہی سی یہی کہ منی اچھی کچھ ہی و نیت جماعت کی کی اور او نہرو بال ہی سبب
 تفصیل کی یہہ وصیت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی حاکم جب پیدا ہو نکی اور امامت کر نیگی و او سکی و اگر نی من عایت احکام و
 آداب کی نہیں کر نیگی پس و وقت میں تم نماز اپنی درست و اگر ناگروہ ہی چہی طرح پڑھیں گی و نو کو عقیدہ الایمان و سی میں نہیں بال
 او نہیں پڑھو گان + الفصل الثالث فصل تیسری عن عثمان بن ابی العاص قال اخبرنا عہد الی رسول اللہ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفْ بِہِمُ الصَّلٰوۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَاۃٍ لَّہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ اُمَّ قَوْمَکَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُحَدِّثُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْئًا قَالَ اِذَا نَہٗ
 فَاَجْلَسَنِ بَیْنَ یَدَیْہِ ثُمَّ وَضَعَ کَفَّہٗ فِیْ صَدْرِہٖ بَیْنَ تَیْدَیْہِ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِیْ ظَہْرِہٖ بَیْنَ کَتِفَیْہِ
 ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَکَ ثُمَّ اُمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَانْ فِیْہِمُ الْکَبِیْرُ وَاِنْ فِیْہِمُ الْمَرِیضُ وَاِنْ فِیْہِمُ الضَّعِیْفُ
 وَاِنْ مِنْہُمْ ذَا الْحَاجَةِ فَاِذَا صَلَّی اَحَدُکُمْ وَحَدَّہٗ فَلْيُصَلِّ
 کَیْفَ اَشَاءَ روایت ہے عثمان بن ابی العاص سی کہ کہا آخر کہ وصیت کی مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ ہے
 کہ جب امامت کر سی تو ایک قوم کی پس ہلکی پڑھو او نو نماز روایت کی یہہ سلم نے اور ایک روایت سلم نے میں اسطی آیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کہا عثمان کو امام ہو تو قوم اپنی کا کہا عثمان نے کہ کہا میں سی رسول خدا کی تحقیق میں پاتا ہوں چہ افضل اپنی کی ایک چیز فرمایا نزدیک
 ہو پس یہاں مجھ کو اگلی اپنی پہر کہا متبہ پناہ سینی میری کی درمیان و نو چہا تیوں میری کی پہر کہا ہتھ پہر کہا متبہ میری پرسیاں
 و نو مونڈ ہوں میری پہر فرمایا امام ہو قوم اپنی کا پس جو شخص امام ہو قوم کا پس چاہی کہ ہلکی پڑھا و سی نماز اسلی کہ او ن میں بوڑھا
 ہی ہوتا ہی و تحقیق او نہیں ہوتا ہی و تحقیق او نہیں ضعیف ہی ہوتا ہی و تحقیق او ن میں حاجت والا ہی ہوتا ہی پس جب نماز
 پڑھی ایک متبارا اکیلا پس چاہی کہ نماز پڑھی جس طرح چاہی ف پاتا ہوں افضل اپنی میں ایک چیز یعنی عاجزی و ادبی حقوق امامت کے
 سی یا کچھہ و روسوسی یا وقت امامت کی عجب کبر پاتا ہوں و سکی دفع کی یہی حضرت نے متبہ پہرا اور دست مبارک کی برکت سی
 وہ علت دفع ہوئی اور اکیلا جس طرح چاہی پڑھی لیکن راز پڑھنا افضل ہی و اسوقت کی اکثر اماموں کا حال برخلاف اسکی ہی

حمد پس کہو یا الہی سی رب ہمارے واسطی تیری ہی تعریف روایت کی یہ بخاری و مسلم نے مگر یہ کہ بخاری نے نہیں لکھا وادھا قال لا
 السائلین فتقولوا آمین پس کہو امین اس میں اشارہ ہی طرف اسکی کہ امام احمد پڑھی و مقتدی سنیں اور اخیر حدیث سی حلوم ہوا کہ امام
 سمع السکبی و مقتدی ربنا جیسکے مذہب امام عظیم کا ہی ع + ح + و عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکب فرسًا
 فصَرَ عَنْهُ فَمَحَشَتْ شِقَّةُ الْأَيْمَنِ فَصَلَّى صَلَوةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَأَاهُ قُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ
 قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتِمَّرَ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعًا فَارْكَعُوا وَإِذَا سَرَعَ فَارْكَعُوا
 وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا اجْلُوسًا اجْتَمِعُونَ
 قَالَ الْحَمِيدِيُّ قَوْلُهُ إِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا اجْلُوسًا هُوَ فِي مَرَضِهِ الْقَدِيمِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامًا لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُودِ
 وَابْنُ مَاجٍ يُخَذُّ بِالْإِخْرَاقِ فَالْإِخْرَاقُ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا لَفْظُ الْخَارِجِ وَالْتَفَقَ مُسْلِمٌ إِلَى الْجَمْعِ وَنَزَادَ فِي رِوَايَةٍ
 فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا اور روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئی گہوڑی پر پس
 اُترائی گئی اوس سی پس چل گئی دہنی کروٹ حضرت کی یعنی ایسی چلی کہ قوت کبریٰ ہو سکی نماز میں نہ ہی پہر نماز پڑھی ایک نماز نماز
 میں سی یعنی فرض و ربی بیٹھی پس نماز پڑھی مہنی چھی اون کی بیٹھی ہوئی پس جب فارغ ہوئی نماز سی فرمایا سوا سی اس کی نہیں کہ مقرر
 کیا گیا ہی امام تاکہ اقتدا کیا جاوی او کا پس جب نماز پڑھی کبریٰ ہو کر پس تم ہی نماز پڑھو کبریٰ ہو کر اور جب رکوع کر سی پس رکوع کرو
 اور جب وٹھی رکوع سی پس وٹھو اور جب کہی سمع اللہ لمن حمدہ پس کہو ربنا لک الحمد اور جب نماز پڑھی امام بیٹھ کر پس نماز پڑھو بیٹھ کر بیٹھ کر
 کہا تمہیں فرمایا رسول خدا کا جہت کہ نماز پڑھی بیٹھ کر پس پڑھو نماز بیٹھ کر یہی تھا حضرت کی پہلی مرض میں پہر نماز پڑھی پیچھی اسکی یعنی
 مرض الموت میں اکیں پہلی انتقال کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر اور نماز پڑھی لوگوں نے پیچھی وٹھی کبریٰ ہو کر نہیں حکم کیا او کو ساتھ
 بیٹھنی کی اور سوا سی اسکی نہیں کہ عمل کیا جاتا ہی ساتھ فعل آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر جو آخر ہو یعنی چھپا فعل ناسخ ہوتا ہی پہلی فعل
 کا یہ لفظ بخاری کی ہیں اور اتفاق کیا ہی سلم نے ساتھ بخاری کی لفظ جمعوں تک اور زیادہ کیا سلم نے یہ چ ایک روایت کی پس
 نہ اختلاف کرو امام پر اور جب سجدہ کر سی پس سجدہ کرو ف حمیدی جو مذکور ہوا یہ شیخ ہی بخاری کا یہ مصنف جمع میں الصحیحین کا اور
 عمل اکثر اماموں کا اسی پر ہی کہ امام اگر سبب غدر کی بیٹھ کر پڑھی تو مقتدی کبریٰ ہو کر پڑھیں وٹھو بیٹھی پڑھنا دست نہیں ع + ح +
 وعن عائشة قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء يدال يؤذنه بالصلاة فقال قولا ابابكر
 ان يصلي بالناس فصلى ابوبكر تلك الايام ثم ان النبي صلى الله عليه وسلم وجد في نفسه خفة
 فقام يهادى بين رجلين ورجلاه تخطان في الارض حتى دخل المسجد فلما سمع ابوبكر حشاه ذهب
 يتأخر فافى اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا يتأخر فحما حتى اجلس عن يسار ابوبكر فكان
 ابوبكر يصلي قائما وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي قاعدا يقتدي ابوبكر بصلاة
 رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس يقتدون بصلاة ابوبكر مستفقتين عليه

اپنی اور درمیان و سکی پردہ کہ نہیں معلوم ہوتا تھا نہ اس کا پس جب بہت ملازمت میں ہاوسکی وردگیہی و سنی حوصلہ سکی حدیث کہ بولیا
 و سکی پردہ میں کہا نہ اس کا گد ہی کا سا پہر کہا اس شیخ نے بیچ اسی مٹی میری اس سی کہ بعت کر سی تو امام سی جلد سنی مٹی یہ حدیث بعد
 جانامی و توقع اس کا پس بعت کی مٹی امام سی پس ہو گیا منہ میر جیسا کہ ایک تالیف تھی و رکبتا ہوں میں یعنی ملا علی قاری کہتی ہیں کہ
 علی برتر یہی کہ یہ تبدیدیہ اور وعید ہو کہ ہی یا یہ ہوگا برنخ میں یا دوزخ میں ع۔ الفصل الثانی فصل دوسری
 عن علی و معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى احدكم الصلوة ولا امام على حال
 فليصنع كما يصنع الا امام مراده الشتر مدي وقال هذا احديث غريب روایت ہی حضرت
 علی رضہ اور معاذ بن جبل مٹی کہ کہا ہونے کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبی صحت کہ وہی ایک نماز کو اور امام ایک حال پر ہو
 پس چاہی کہ کر سی جیسا کہ ترا ہی امام روایت کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف یعنی اقتدا کر سی امام کا او سکی افعال میں اور
 تقدیم اور تاخیر او سپر کر سی و رکبا بن ملک فی مراد یہی کہ سو افقت کر سی امام کی بیچ اوس چیز کی کہ وہ اوسین ہی قیام میں ہو یا رکوع میں یا غیر
 انکی میں یعنی پس انتظار کر سی رکوع کر فی امام کا طرف قیام کی جیسا کہ کرتی ہیں عوام اور کہا ترمذی فی یہ حدیث غریب ہی لیکن عمل ہی سپر
 اہل علم کا اور نووی فی کہا کہ اسناد سکی ضعیف ہی پس تہا ترمذی کہ ارادہ کرتا تھا تقویت حدیث کا ساتھ علی اہل علم کی جیسک کہ تہا شیخ ابی
 ابن عربی فی یہ کہ پہنچا محکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کوئی کہی لا الہ الا اللہ تہا ترمذی بار مغفرت کیجاتی ہی و سکی و سکی بی پڑا جاوے
 یہاں سکی ہی مغفرت کیجاتی ہی پس تہا میں پڑتا اس کلمہ کو بعد عدد روایت کی گئی کی بغیر سکی کثرت کرو میں و سکی سکی باخصوص
 پس حاضر ہوا میں ایک کہانی پر ساتھ یاروں کی و میں ایک جوان تہا مشہور ساتھ کشف کی پس ناگہان وہ کہانی میں رونی لگا پس چھپا
 مٹی و سس سبک سکا پس کہا یکتا ہوں میں نا اپنی کو غلاب میں پس بخشامی کہیں تو اب کلمہ مذکور کا او سلی بالکوس ہسا وہ اور کہا یکتا ہوں
 میں و سکونت میں کہا شیخ فی پس چچانی مینی صحت اس حدیث کی ساتھ صحت کشف و سکی کی و صحت کشف و سکی کی ساتھ صحت حدیث کی ع۔ وعن
 ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اجتمعتم الى الصلوة ونحن ساجدون فاستجبوا
 ولا تعدوا شيئا ومن ادرك ركعة فقد ادرك الصلوة رواه ابو داود
 اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نبوت کہ او تم طرف نماز کی اور میں سجدی میں ہوں پس سجدہ کرو
 اور حساب میں رکھو او سکو کچھ اور حسنی پایا رکوع ساتھ امام کی پس تحقیق پایا اوسنی رکعت نماز کی روایت کی یہاں ہوا و فی ف یعنی
 سجدی میں امام کی ساتھ ہوتو او سکو اوس رکعت سی کہ حسین شریک ہوئی ہونہ گنو کچھ یعنی جیسکی ع میں شریک ہوئی سی رکعت ہا تہا لگاتی ہی
 ویسی سجدی میں شریک ہوئی سی رکعت ہا تہا نہیں لگتی اور او سکی با بعد کی عبارت کی علما رنی و وحی کہی میں ایک تو یہ کہ رکعت سی مراد رکوع ہی
 اور صلوة سی رکعت یعنی حسنی امام کو رکوع میں پایا تو اوس رکعت کو پایا اور رکعت میں محمود عباد و سری یہ کہ حسنی پایا ایک رکعت نماز کی
 پایا اوسنی نماز کو ساتھ امام کی اور محل ہوا او سکو ثواب نماز باجماعت کا و فضیلت او سکی ع۔ وعن انس قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم من صلى لله اربعين يوما في جماعة يذكرك التكاليف الاولي كتب له براءتان براءة
 من النار وبراءة من النفاق رواه الترمذي ع۔ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 و سلم فی حسنی نماز پڑ ہی خدا کی بی چالیس دن جماعت میں اس طرح سی کہ پادوسی تکیہ اولی کہیجاتی ہیں و سکی و سکی و خلاصیان ایک خطہ نماز دوسری

اور دوسری خلاصی نفاق سے روایت کی یہ ترمذی فی ف پامی تکبیر اولیٰ یعنی وقت تکبیر کی پہلی لم کی یہ بھی تکبیر کی پہلی و عثمانی لکھا ہے کہ امام کی عاہدہ تفتاح تک شریک ہو جاوے تو پہلی سے حکم میں ہے و رد و سر خلاصی نفاق سے یعنی من میں کہتا ہے و سکوا سے دنیا میں اس کی عمل کرے منافقوں کی سے یعنی ریا اور کسل نماز میں اور جھوٹ بولن اور وعدہ خلافی کرنی وغیرہ لک اور توفیق دیتا ہے بل خلاص کی عملوں کی و آخرت میں اس کی عاہدہ اب سے کہ عذاب یا جاوے گا ساتھ اسکی منافق اور گواہی عاہدہ کی سلی لی کہ یہ منافق نہیں ہے یعنی اس سبب کی منافق جب کہہ رہی ہو تو میں نماز میں کہہ رہی ہو تو میں کسلند اور حال اسکا برخلاف اونکی ہوا کہ نماز میں پہلی سے موجود ہوا اور تکبیر اولیٰ میں شریک ہوا مع و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ سَاحَ تَوَضَّأَ النَّاسُ قَدْ صَلُّوا أَعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى مِثْلَ أَجْرِهِ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكُ مِنْ أَجْرِ مِثْلِهِمْ شَيْئًا مَرَّ وَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّشَا

صلی اللہ علیہ وسلم فی جنسی وضو کیا پس چہ وضو کیا اپنا یعنی ساتھ رعایت شرائط اور ادب و حضور دلکی پہ گیا یعنی مسجد میں پس یا لوگوں کو کہ تحقیق نماز پڑھ چکی ہیں دیتا ہے و سکوا سے تعالیٰ مانند ثواب و شخص کی کہ نماز پڑھی و حاضر ہوا جماعت میں کم نہیں کرتا یہ ثواب دیتا ہے و سکوا ثوابوں اونکی سے کہہ روایت کی یہ ابو داود اور نسائی فی ف یعنی سکوا جو ثواب ملا تو اور نمازیوں کی ثواب میں سے کم ہو کر نہیں ملا کہ اونکی ثواب میں کمی ہو جاوے بلکہ اونہوں نے اجر اپنی فعل کا پایا اور اسکی ثواب بسبب نیت کی و حسرت کرنی کی اور یہ ثواب جب یا و گیا کہ قصد حاضر ہونی میں قصور کیا ہو گا بلکہ اتفاقا کسی حد سے رہ گیا اور اگر قصد نہ آیا اور یہ جماعت کی بعد یا تو یہ ثواب نہیں یا و گیا مع و عن ابی سعید الخدری قال جاء رجلٌ وقد صلى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ألا سراجٌ ليَصَدَّقَ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ مَرَّةً التَّرْوِيْدَ وَأَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا ایا ایک شخص اور تحقیق نماز پڑھ چکی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نہیں کوئی شخص کہ سدھی سکوا پس نماز پڑھی ساتھ اسکی پس کہہ ہوا ایک شخص پس نماز پڑھی ساتھ اسکی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود فی ف سدھی یعنی حسان کریم سپر کہ اسکی ساتھ نماز پڑھی تا حاصل ہو سکوا ثواب جماعت کا پس ہو گا گویا کہ اسکو دیا میں لیل ہی کے پہلے پہنچے بنانی سے و رباعت ہونی سے و سپر ثواب سدھی کا حاصل ہوتا ہے اور کہا مظہر فی کہ اسکا نام صدقہ سلیمیٰ کہا کہ تصدق کرتا ہے و سپر نہیں حصہ ثواب سلیمیٰ کہ اگر اکیلے نماز پڑھتا نہ حاصل ہوتا ثواب مگر ایک نماز کا اور بسبب جماعت کی سائیں نماز و ناکا ثواب متا ہے مع الفصل

الثالث فصل تیسری عن عبيد الله بن عبد الله قال دخلت على عائشة فقالت ألا تحب أن يتيك مني عن مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت بلى ثقل النبي صلى الله عليه وسلم فقال أصلي الناس فقلنا لا يا رسول الله وهم ينتظرونك فقال ضعوا لي ماء في الخضب قالت ففعلنا فاغسلت فذهب لبيؤ فاعبى عليه ثم أفاق فقال أصلي الناس قلنا لا ثم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي ماء في الخضب قالت ففعلنا فاغسلت ثم ذهب لبيؤ فاعبى عليه ثم أفاق فقال أصلي الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي ماء في الخضب فقعد فاغسل ثم ذهب لبيؤ فاعبى عليه ثم أفاق فقال أصلي الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله والناس عكوف في المسجد ينتظرون

سبب یہ تھا کہ ایک ہی شخص قدرے تھکا ہوا تھا اس کی کیفیت میں بالکل ثابت رہتی تھی کبھی حضرت علی کہہ بی سارے یا فضل بن عباس سے کہو اور
روایت میں آیا ہے کہ کہا عائشہ نے کہ وہ سر طرف ایک لہری تھکا ہوا تھا اہل بیت سے شامل ہو سہو کو بطریق احتمال کی واسطہ معلوم ہو۔ وعن ابی ہریرۃ
انہ کان یقول من اذکرک الرکعة فقد اذکرک السجدة ومن قانتہ قراءۃ اقر القرآن فقد قانتہ خیر کثیر
سرواہ مالک اور روایت ہی بی ہریرہ سے کہ تحقیق وہ ہی کہتی کہ جس شخص نے یا یا کو مع پس تحقیق پائی رکعت اور جس کی ہر پستی ہو
فاتحہ پس تحقیق دیکھا۔ وست ثواب بہت روایت کی پہلے کہ فی ف یعنی سنی سورۃ فاتحہ نماز میں نہ پڑھی وراور سورہ پڑھی تو بہت ثواب
اوس سے کہی ہے ہر ایک علی نماز کا ناقص ہی وکی ہر جمع رشتہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑھنا سورہ فاتحہ کا نماز میں فرض نہیں ہو ع و ع
وعناہ قال الذی یزعمہ سر اسماہ ویخفصہ قبل الاقامۃ فانما تصیبتہ ید الشیطن سرواہ مالک
اور روایت ہی وہ نہیں ہی یہ کہ کہا جو شخص کہ او با و سی سر ہی کو اور جہا و بی و سلو یعنی کو مع و سجود میں پہلی امام کی پستی ہی کی نہیں پستانی
اوسکی یہ بات شیطان کی ہی روایت کی پہلے کہ فی باب من صلی صلوٰۃ مرتین باب ہی یہ بیان
حال و شخص کی کہ نماز پڑھی و بار یعنی حقیقہ بصورتہ الفصل الاول فصل پہلی عن جابر قال کان معاذ ابن
جبل یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یاتی قومہ فیصلی بہم ثم یقف علیہ روایت
جابر ہی کہاہی معاذ بن جبل نماز پڑھتی ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر ان اپنی قوم پاس سے نماز پڑھاتی اوکو روایت کی یہ بخاری میں مسلم نے
ف یعنی سنت عشا کی یا نفل حضرت کی ساتھ پڑھی تھی تا فضیلت حاصل کریں وکی ساتھ کی نماز کی اور وکی مسجد میں پڑھی کی اور یکھیں اب
اوس سے پہر اپنی قوم میں کہ فرض اپنی پڑھی ع و وعناہ قال کان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء
ثم یدرجہم الی قومہ فیصلی بہم العشاء رکعۃ نافلہ رواہ اور روایت ہی وہ نہیں ہی کہ کہا تھی حاذ نماز پڑھتی ساتھ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشا کی پہر پہر ہی طرف قوم اپنی کی پہر نماز پڑھاتی اوکو عشا کی اور وہ واصل وکی نفل ہوتی روایت کی یہ ہر
نماز پڑھتی تھی ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشا کی یعنی وہ عشا کہ پڑھتی و سلو نبی صلی اللہ علیہ وسلم برابر ہی نہت کرتی تھی معاذ اوس میں نہت
عشا کی یا نفل کی پہر پہر ہی اپنی قوم کی طرف پس پڑھتی تہ وکی فرض عشا کی و وہ یعنی نماز دو بار پڑھتی تہ جاسکے نفل اور فرض پہلی نماز
اوسکی یہی نافلہ ہوتی یعنی باعث زیادتی خیر اور ثواب کی ہوتی اور جنہوں نے کہ معنی یہ کہی ہیں کہ وہ یعنی عشا دو بار کی وکی یہی نافلہ ہوتی تھی
اوسکی قوم کی یہی فرض عشا کی ہوتی تھی و نکوند لانی چاہی ہادی اوس سے یہ بات ہمیں ایسی کہ نہیں معلوم ہو سکتا یہ بغیر کہنی دن کی
کی کیونکہ نہت دل سے ہوتی تھی چنانچہ ابن ہمام نے ذکر کیا ہے کہ نہت کرنی زبان میں نہت ہی نہیں ارد ہوتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ
صاحبی و با و دو اسکی یہ زیادتی یعنی وہی نہ نافلہ نہیں ہی روایت صحیحہ میں چنانچہ بعضوں نے لکھا ہے کہ یہ زیادتی کلام شافعی سے ہی
بنا ہر اجتہاد اوکی کی اور کتاب شکوۃ میں جہاں سفیدی چھٹی ہوئی ہی میں معلوم ہوا کہ مولف نے یہ کسی طریق کی سن سے یہ لفظ نہیں پایا
اور تشریحی نے کہا کہ علامہ حدیث نے کہا کجی قول وہی نہ نافلہ غیر مخصوص ہی حدیث جابرین ع و ع یہ خلاصہ انکی شرح میں سے لکھا ہے
جو فصل دیکھا چاہی مان دیکھی و نفل پڑھتی کی کی یہی فرض پڑھتی درست ہیں یا نہیں سمجھ اختلاف کیا ہی مامون نے باب القراءۃ
فی الصلوۃ کی پہلی فصل میں یہ حدیث جابر کی مفصل مذکور ہو چکا ہی الفصل الثانی فصل دوسرے عن یزید بن
الاسود قال سہدت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ فصلت معہ صلوٰۃ الضحیٰ فی مسجد الخیف فلکنا

وہی کہتا ہے کہ یہ حدیث صحیحہ ہے اور یہی کہتا ہے کہ یہ حدیث صحیحہ ہے اور یہی کہتا ہے کہ یہ حدیث صحیحہ ہے

تَجَلَّسْتُ وَكَمْ اَدْخُلُ مَعَهُمُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جَالِسًا فَقَالَ لَمْ تَسْلَمْ
يَا زَيْدُ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ اسَلَّمْتُ قَالَ وَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ قَالَ
اِنْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي احْسِبْ اَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ اِذَا جِئْتَ الصَّلَاةَ فَوَجَدْتَ
النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةٌ وَهَذِهِ مَكْتُوبَةُ رَوَاهُ أَبُو هُدَاوُدَ
اور روایت ہی زید بن عامر کی کہ آیا میں ہمیشہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ نماز میں تھی پس بیٹا میں اور نہ داخل ہوا میں ساتھ وہی نماز میں
پس جبکہ پہری نماز پر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا جلو میٹھی ہوئی پس فرمایا کیا نہیں تو مسلمان آئندہ کہ نماز پر تھی توئی کہا میں بان یا
سوال تحقیق میں ہوا ہوں فرمایا او کس چیز نے منع کیا تجھ کو یہ کہ داخل ہو تو ساتھ لوگوں کی نماز اور کہیں کہا تحقیق تھا میں نماز پر تھا کجا کہہ رہی
میں اور کہاں کیا میں نے یہ کہ تحقیق نماز پر تھی کہی ہو تم میں فرمایا جسوقت کہ آوی تو نماز کو پس پاوی تو لوگوں کو یعنی نماز پر تھی پس نماز پر
ساتھ وہی اگر تحقیق پر تھا کجا ہو وہی یہ نماز یعنی دوبارہ کی واسطی تیری نفل اور وہ پہلی فرض روایت کی یہ بوداودنی وعین ابن
عمر ان رجلا سآله فقال اني اُصلي في بيتي ثم اُدر في الصلوة في المسجد مع الاقام افاصل معاً قال
نعم قال الرجل ايها اجعل صلاتي قال ابن عمر ذلك اليك انما ذلك الى الله عز وجل يجعل
آيتهم ما شاء رَوَاهُ مَا لِكُ اور روایت ہی ابن عمر کی یہ کہ ایک شخص نے پوچھا اوسنی پس کہا تحقیق میں نماز پر تھا ہوں
سچ کہ اپنی کی پہر آیا ہوں میں نماز کو مسجد میں ساتھ امام کی اس نماز پر ہوں ساتھ وہی کہا اوسکو مان کہا اوس شخص نے کونسی ٹھہراؤں میں
نماز اپنی یعنی فرض نماز کونسی ٹھہراؤں اول کی یا آخر کی کہا ابن عمر نے اور یہ طرف تیری ہی یعنی یہ مقرر کرنا تیری سپر نہیں ہی سوار اسکی
نبین کہ یہ سپر طرف اللہ کی ہی کہ عزت والا اور بزرگی والا ہی ٹھہراوی اون دونوں میں سے جسکو چاہی نماز تیری روایت کی یہ مالک نے
فت اسین تاسید ہی اوکی جو بعضی شافعیہ نے اختیار کیا ہی درجہ سار کیا ہی غالی نے کہ فرض ایک ہی اون دونوں میں سے غیر مقرر لیکن
اکثر حدیثوں سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ اول فرض ہوتی ہی اور دوسری نفل موافق قیاس کی بھی ایسی کہ بری الذمہ ہوتا ہی ساتھ ہی اول کی
پس فرض وہی ہوئی واسطہ علم ح و عن سلیمان مولى ميمونة قال أتينا ابن عمر على البلاط وهم يصلون
فقلت ألا تصلي معهم قال قد صليت وإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تصلوا
صلوة في يوم مرتين رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی سلیمان مولى ميمونة کی سی کہ کہا آئی ہم
ابن عمر کی پاس بلاط میں اور لوگ نماز پر تھے تھی پس کہا میں ان عمری کہا نہیں نماز پر تھی تم ساتھ وہی کہا ابن عمر نے کہ تحقیق نماز پر تھا کجا ہوں
میں اور تحقیق میں سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرماتی تھی نہ پر ہو تم نماز ایک دن میں یعنی ایک قہن دوبار روایت کی یہ احمد
اور بوداودا ورسائی نے فت بلاط نام ایک جگہ کا ہی مدینہ مطہرہ میں کہ امیر المومنین حضرت عمر نے مسجدی بابر بنائی تھی لوگوں کی یہی
کہ اگر باتیں اتین کرنی منظور ہوں وہاں ٹھہکر کرنی مسجد میں کلام دنیا نہ کیا جاوی اور نماز پر تھا کجا ہوں شایدا بن عمر نماز جماعت سے پرہ چکی
ہوئی یا وقت صبح کا ہو گا یا عصر یا مغرب کا کہ انہیں نماز دوبارہ نہیں پڑھنی چاہی ایسی یہ فرمایا اور یہ حدیث ظاہر میں مخالف ہی پہلی
حدیثوں کی کہ دلالت کرتی ہیں دوبارہ نماز پڑھنی بطریق ان حدیثوں میں یہ ہی کہ یہ حدیث اوس شخص کی تھیں ہی کہ پہلی جماعت سے پرہ چکا ہو
اور پہلی حدیثوں کی تھیں ہی کہ تنہا پڑھی ہو جیسا کہ مذہب خفیہ ہی یا اس یہ مراد ہی کہ بطریق فرضیتہ کی دوبارہ نہ پڑھو یعنی اگر دوسری نفل مانکر

پہلے مضامین تہنیں تنبیہ اکثر حدیثیں عام میں سب نمازون میں یعنی ہر نماز کا یہی حکم معلوم ہوتا ہے کہ اگر نماز پڑھ آیا ہو اور جماعت
 دیکھی تو شریک ہو جاوی لیکن مجتہدوں نے نظر کی ہے اور حدیثوں پر کہ جن میں بعض اوقات نماز پڑھنی مکرہ فرمائی ہے بنظر اولیٰ اور نہوں نے بعضی نمازوں
 خاص کر یا ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنی اور اسکو نہ پڑھنی چنانچہ حدیث آئندہ میں بھی تخصیص ہی مع مخرج: **وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ**
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ أَذْرَكَ مَعَهُ الْهَامَ فَلَمْ يَعِدْهُمَا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت
 ہی نافع سی کہ کہا تھی وہ عبد بن عمر ہی کہتی کہ جسی نماز پڑھی مغرب کی یا صبح کی پہر یا یا اون دونوں کو ساتھ نام کی پس پہر پڑھی اون
 دونوں کو روایت کی یہ مالک نے **ف** یہ یوحیدی مذہب نام مالک رحم کی کہ اونکی ہاں ان دونوں کا اعادہ نہیں اور ہماری نزدیک
 عصر کا بھی یہی حکم ہی اور شافعی کی نزدیک عادیہ سب نمازوں کا جائز ہی و اس میں اشارہ ہی سپر کہ پہلی نماز جماعت نہ پڑھی ہو یعنی وہ کامیہ
 حکم ہی اور اگر جماعت سی پڑھ چکا ہو گا بطریق اولیٰ عادیہ مکرنا چاہی **مخرج: بَابُ الشُّكْرِ وَقَضَائِلُهَا** باب ہی پنج
 بیان سنتوں کی افضلیتوں یعنی بزرگیوں و نیکی **ف** یعنی وہ نمازین کہ فرضوں کی ساتھ پڑھی جاتی ہیں زاتین و رورہ دو قسم ہیں ایک تو
 روایت یعنی جنہ حضرت فی مداومت کی اور دوسرے غیر روایت یعنی جبہ مداومت نکل سنتوں عصر کی اور جانا چاہی کہ سنت و نفل اور
 تطوع اور مندوب و مستحب و مرغب فیہ و حسن یہ سب الفاظ مترادف ہیں معنی انکی ایک ہی ہیں معنی انکی یہ ہیں کہ ترجیح دینا معنی انکی
 کر نیکی کرنی یا اگرچہ بعض سنون ہو کہ بعض **مخرج: الفصل الاوّل** فصل پہلی **عن أم حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثَلَاثِي عَشْرَةَ رُكْعَةً بَنِي لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا
قَبْلَ الظُّهْرِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرُكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ
الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٌ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا
مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثِي عَشْرَةَ رُكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ لَا
بَنَى لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ روایت ہی ام حبیبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھی دن اور رات میں بارہ
 رکعتیں بنایا جاتا ہی و اسکی گہر بہشت میں چار رکعت پہل نظر کی اور دو رکعت پیچی و اسکی اور دو رکعت پیچی مغرب کی اور دو رکعت
 پیچی عشاء کی اور دو رکعت پہل نماز فجر کی روایت کی یہ ترمذی نے اور صحیح ایک روایت سلم کی یہ ہی کہ ام حبیبہ نے کہا سنا میں
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمائی تھی نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہی و اسکی اس کی ہر دن میں بارہ رکعت نفل ہو کہ فرض
 کی مگر کہ بناتا ہی اس و اسکی لی گہر بہشت میں یا فرمایا مگر بنایا جاتا ہی و اسکی لی گہر بہشت میں **ف** یہ بہشتیں مگر کہ ہیں اور تین
 فجر کی سب زیادہ ہو کہ ہیں حتی کہ حسن بصری و بعض خفییہ نے و انکو واجب کہا ہی و حسن نے مرغب کہ ہی و رکعتوں کو واجب کہا ہی لیکن اس
 حدیث ہی رد کیا ہی و انکی قول کو کہ واجب نہیں بلکہ سنت ہیں **مخرج: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ
قَالَ وَحَدَّثَنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ حِينَ
يُطْلَمُ الْفَجْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی بن عمر سی کہ کہا نماز پڑھی میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں پہل نظر کی
 اور دو رکعتیں پیچی و اسکی اور دو رکعتیں پیچی مغرب کی یہ گہر حضرت کی یعنی حضرت حفصہ کے مجرہ ہیں کہ ہیں ابن عمر کی تین اور دو رکعتیں پیچی عشاء کی

روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ فی **ف** اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ اگر کسی چار رکعت طہر کی بعد
 کی کو ساتھ دو سلام کی اور چار رکعتیں سنتوں کی دو رکعتوں سمیت پڑھیں سو انکی ظاہر یہ ہے کہ پہچاسو اُمّی اور نون دو کی میں گذر
 کر لکھنا اور ملا علی قاری فی لکھا ہے کہ دو رکعت انہیں ہی ہو کہ میں او دو رکعت ولی یہ ہے کہ پڑھی جاوے ساتھ دو سلاموں کی **و** عَنِ
 ابْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ لَّهُمْ بِه
 ابْنُ السَّمَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي يُوْبَ بَهْزَارٍ هِيَ كَمَا فَرَّيَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَارِ
 رَمْتَيْنِ بَعْدَ طَهْرٍ كَبَيِّنٍ وَبَيْنَ سَلَامٍ بَعْدَ نِيَامٍ هِيَ كَبَيِّنٍ سَلَامٍ كَبَيِّنٍ وَبَيْنَ سَلَامٍ كَبَيِّنٍ سَلَامٍ كَبَيِّنٍ سَلَامٍ كَبَيِّنٍ سَلَامٍ كَبَيِّنٍ
 آسمان کی روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ فی **ف** یعنی قبول ہوتی ہیں جناب باری میں اور نازل ہوتی ہیں سبب و نکی انوارت
 کے اور اس میں ہی اختلاف ہے کہ یہ چار رکعتیں سنتیں راتہ طہر کی ہیں یا سوای اولی کہ پہلی اولی پڑھی جاتی ہیں جب نماز فی الزوال کہتی ہیں اور
 مختار یہ ہے کہ یہ غیر واجب کی ہیں یعنی فی الزوال **و** عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَائِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ لَهَا مَسَاعِدٌ لِّلْفَلَاحِ فِيهَا ابْنُ السَّمَاءِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَصْعَدَ
 عَلَى فِيْهَا عَمَلٌ صَلَّاهُ الزُّمَيْدِيُّ **و** اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب کہ کہاتے ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 پڑھتی چار رکعت بھی یعنی آفتاب کی پہلی طہر ہی یعنی نماز فی الزوال و زمانہ تحقیق یہ وقت ہے کہ کہولی جاتی ہیں سہن در وازی آسمان
 یعنی واسطے چڑھنی اعمال صالحین کی ہیں دست رکھتا ہوں میں یہ کہ چڑھنے واسطے میری اوسین عمل نیک روایت ہی تہہ ترمذی فی **ف**
 اس حدیث میں معام ہوتا ہے کہ یہ ساعت قبولیت کی ہی جو عمل نیک اس وقت میں کرتی قبول ہے اور نماز فضل ہی اعمال میں بہترین ہونا اسکا افضل کا
ب **و** عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ أَقْرَأَ صَلَاتِي قَبْلَ الْعَصْرِ أَلْبَعَارُ وَاهُ أَحَدُ
 التَّوْحِيدِ **و** ابْنُ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ هِيَ كَمَا فَرَّيَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَارِ رَمْتَيْنِ بَعْدَ طَهْرٍ كَبَيِّنٍ
 کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد فی **ف** لفظ رحم اللہ میں اشارہ ہی اور بڑھ ہوتی اس نماز کی **ب** **و** عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا رَكَعَاتٍ يُفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلِكِ كَمَا الْمُفْرَقَيْنِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ
 مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ **و** اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ کہاتے ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی پہلی عصر
 چار رکعتیں پڑھتی کرتی در میان کی ساتھ سلام کرتی کی اور فرشتوں مقبرین کی اور انکی کہ مانع اونچی میں یعنی وجود میں مسلمان میں ہی ایسا ہوا ہونے میں
ف مراد تسلیم ہی یہاں ایجاب پڑھنی ہی کہ دو رکعتوں بعد لخت پڑھتی اور چار رکعت کی بعد سلام پڑھتی **ب** **و** عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكَعَتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ هِيَ كَمَا فَرَّيَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نماز پڑھتی پہلی نماز عصر کی دو رکعتیں روایت کی یہ ابو داؤد فی **ف** عصر کی سنتوں میں دور و استین آئی میں دو کی بھی اور چار کی بھی پڑھتی
 کو اعتبار ہی جابی دو پڑھی جابی چار لیکن چار افضل میں **ب** **و** عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ يَكْتُبُ لَهَا بِمِائَةِ سَبْعِينَ عَشْرَةَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِضُهُ لِمَنْ حَدَّثَ عَنْ ابْنِ خُثَيْمٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ
 هُوَ مِنْكَرٌ الْحَدِيثُ وَضَعْفٌ جَدُّ **و** اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہاتے ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی چار رکعتیں

سنتین بنی بن اور یہ جو ابھی وسیع ہیں مگر قبل طلوع الشمس قبل الغروب من الیل مشہور و بار السجود یعنی اور پاک بیان کر سابتہ تعریف
 پروردگار تعالیٰ کی پہلی نخلی آفتاب کی وریلی ڈوبنے کی اور کچھ رات کو پین کی بیان کر اوسکی اور یہی سجود کی پس سجود ہی مراد اس آیت میں قرآن
 مغرب کی ہیں و بار السجود یعنی بتیج کرنی سی یہی سجود کی سنتین مغرب کی ہیں **الفصل الثالث** فضل تیسری
عن محمد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اربع قبل الظهر بعد الزوال تحسب بمثل يوم
في صلوة السجود وما من شئ الا وهو ليس في الله تلك الساعة ثم قرأ يتفق ظله عن اليمين والشمال
تعبدا لله وهم ذابرون سرا واه الترمذي والبيهقي في شعب الايمان روایت ہی حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ سے کہنا سنتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمائی تھی جا کہ عین پہلی طہر کی یہی دو پہر کی یعنی نماز فی الزوال یا سنتین ظہر کے
 حساب آجاتی ہیں و برابر کہی جاتی ہیں یعنی فضیلت و ثواب میں ساتھ چار رکعت کی کہ نماز تہجد میں پڑھی جاوین یعنی تہجد کی چار رکعت
 کا سا ثواب ہوتا ہی و نکاح اور نہین کوئی چیز نہ ہو و شبہ کرتی ہی اللہ کو اس وقت پہر پڑھی یہاں بہت میری میں سالی ہر چیز کی و اپنی طرف سی اور
 بائیں طرف سی اور جب و کرتی ہوئی و اعلیٰ اللہ کی اور وہ ذلیل ہیں روایت کی یہ ترمذی فی او یہی فی شعب الايمان **ف** حضرت و اسطر
 غایت دلانی کی اس نماز پر اور بطور دلیل کی دعویٰ پر آیت مذکور ہے اور مراد ہے ہی تا جہاں ہی ہی خواہ بالطبع ہو خواہ باختيار کر سبتا جہاں
 اوسکی حکم کی ہیں و سنتین کہ پیدا کیا جسکی ہیں **عن عائشة قالت ما ترك رسول الله صلى الله**
عليه وسلم ركعتين بعد العصر عندي قطا متفق عليه وفي رواية للبخاري قال قلت والذی ذہب
بہ ما تركهما حتى لقوا الله اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہنا بنین جو پڑھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم فی دو رکعتیں یہی عصر کی نزدیک میری یعنی میری گہر میں کہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی اور بخاری کی ایک روایت میں یہ کہ کہنا
 عائشہ فی کہ قسم ہی اوس بات کی کہ میں قبض کی حضرت کی نہیں پوچھیں حضرت فی یہ دونوں رکعتیں بیان تک کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ سی
ف یہ دو رکعتیں پڑھنی حضرت کی غرضیات سی تبین کہ حضرت ہی کو پڑھنی جائز نہیں و رکوع عصر کی بعد فضل پڑھنی درست نہیں کہ بہت مثلاً
 اسکی منع میں وارد ہوئی ہیں **عن ابي بن حنبل قال سألت انس بن مالك عن النخعي بعد العصر**
فقال كان عصر ضرب لا يدي على صلوة بعد العصر وكنت فصل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
ركعتين بعد غروب الشمس قبل صلوة المغرب فقلت له اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليهما
ما كان يرانا نصليهما فسلم يا مرسا وكهينهما رواه مسلم
 اور روایت ہی مختار بن فضل سی کہ کہنا پوچھا منی انس بن مالک سی حال افضل کا یہی عصر کی پڑھنا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ماری تھی اوسکی ہاتھوں کو کرنت
 باندھتا نماز کی یہی نماز عصر کے یعنی منع کرتی تھی لوگون کو بعد عصر کی نماز پڑھنی سی و یہی ہم پڑھتی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میں دو رکعتیں
 یہی غروب ہوئی آفتاب کی پہلی نماز مغرب کی پس کہنا منی انس کو کہنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی ان دونوں رکعتوں کو کہنا کہ ہی و کہی
 کہ نماز پڑھتی پس حکم فرمائی ہلکا اور نہ منع کرتی ہلکا روایت کی یہ مسلم فی **ف** نہ حکم فرمائی نہ منع فرمائی اس سی تقریر حضرت سی ثابت کی
 سنت حضرت فی روا کہی اور ضاغر راشد بن ان دونوں رکعتوں کی قائل نہیں ہی پس قدا و حکما کافی ہی و اکثر فقہا ہی منع کرتی ہیں
 اسلی کر لازم آتی ہی سکی پڑھنی میں تاخیر مغرب کی **عن انس قال كنت يا مكدية فاذا اذن المؤذن لصلوة المغرب**

ابْنُ دُرٍّ وَ التَّوَارِیُّ وَ کَعْبَةُ الرَّکْعَتَیْنِ حَتَّى لَا تَرَ السَّجْلَ الْغَرِیْبَ لِيَجْعَلَ السَّجْدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الصَّلَاةَ فَكَصَلَّتْ مِنْ كَثْرَةِ
تَرْجُئِهِ بِهَا قَوْلُهُ مُسَلِّمٌ اور روایت ہے اس سے کہ کہا ہے ہم مدینہ میں بس جو وقت آذان دینا آذان دینی والا واسطی نماز مغرب کی دورتی
 یعنی بعض صحابہ یا تابعین طرف ستونوں کی پہنچ رہی دو رکعت یہاں تک آدمی سا فرما مسجد میں پرگمان کرنا کہ تحقیق نماز پڑھ چکی بسبب کہ
 اون لوگوں کی کہ پہنچی نماز دو رکعت روایت کی یہہ مسلم فی ف یعنی گمان کرتی کہ فرض مغرب کی لوگ پڑھ چکی ہیں اور اسکی سنتیں پڑھ چکی
 ہیں کہ کہا طہی ثانی فی کہ اس حدیث میں دلیل ظاہری اور بنیادیں دونوں کتبوں کے انتہی کہ کمال کا خوشی رخ فی کہ نہیں شک ہے کہ یہ تھا نامور
 سلیبی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تجل کر رہی واسطی نماز مغرب کی اجماعاً اور لازم آتی ہے اس سے تاخیر مغرب کی بلکہ حرم اس کا وقت
 انہی سے نزدیک بعضی علما کی پس شاید کہ واقع ہوا ہو بعض سے ایک وقت میں یا ہی یہ نماز پہلی ہر چہ پڑھ دیا اور سکو صلیکہ کہا بعضوں نے نہ
وَعَنْ زَيْنَبِ بْنِ جَدَلَةَ قَالَ أَلَيْتُ عُقْبَةَ الْجَهَنِّي فَقُلْتُ لَا أَجْعَلُكَ مِنْ أُمَّيْ لِيَلِمَ مِنْ كَمِ زَكَّيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَرِیْبِ
فَقَالَ عُقْبَةُ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ قَالَ السُّجْلُ
الرُّوْمِ الْجُنَّارِ اور روایت ہے مرثد بن عبد اللہ تابعی سے کہا آیا میں عقبہ بنی سعالی کی پاس پر کہا میں کیا تجویز میں دالوں میں
 کو فعل ابی میثم تابعی کی سے کہ پڑھتا ہے دو رکعتیں پہلے نماز مغرب کی پر کہا عقبہ بنی عقیق ہی ہم میں گروہ صحابہ میں بعض دن کی پڑھتی یہ
 نماز چ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہی کہی کہی میں کچھ منع کیا حکم اب کہا شغل نیانی روایت کی یہ بخاری فی ف ابھر
 اشارہ ہی طرف صلح ہوئی اس نماز کی ورنہ شغل نہ مانع ہوتا صحابی کو سنتہ سے نہ **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ إِنَّ**
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّى مَسْجِدَ بَنِي عَبْدِ شَيْبَةَ فَفَصَّلَ فِيهِ الْغَرِیْبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلَاتَهُمْ رَأَوْهُمُ يَسْتَعِينُونَ
بَعْدَهَا فَقَالَ هَذِهِ صَلَاةُ الْبُيُوتِ رَوَاهُ أَبُو ذَاوَدَ وَ فِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَ الشَّكَاكِيِّ قَامَ كَأْسٌ بَيْنَهُمْ فَقَالُوا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم آئی مسجد نبی عبد الاحل میں کہ ان کی سبیلہ تھا انصار میں سے پہنچ ہی وہیں نماز مغرب میں فرض و سنت پر جب پڑھ چکی یعنی
 بعض قوم اپنی نماز فرض لیکھا اور انکو حضرت فی کہ پڑھتی میں نفل یعنی سنتیں مغرب کی بعد نماز مغرب کی پس فرمایا کہ یہ سنت مغرب کی باطل ہے اور
 نماز گھر میں پڑھنی کی ہی روایت کی یہہ بودا وونی او بیچ روایت ترمذی اور نسائی کی یوں ہی کہ کہی ہوئی لوگ نفل پڑھنی لگی پس فرمایا
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ لازم ہی نہ کو پڑھنا اس نماز گھر دن میں ف یہہ نوافل نماز گھر دن کی ہی میں نفل ہی پڑھنا انکا گھر دن
 میں سلیبی کہ دور تر ہی ریاسی اور قرینہ ہی طرف اخلاص اور گھر دن میں برکت ہوتی ہی و ظاہر یہہ ہی کہ یہ حکم اسکی پس ہی کہ ارادہ
 کرتا ہی ہر یکا طرف گھر نبی کی بخلاف عتکاف کر نیوالی کی مسجد میں کہ وہ پڑھنی مسجد ہی میں و نہیں کراہت ہی بالاتفاق جانا تا ہی کہ فصل
 ہے کہ نماز نفل سوا میں فضوں کی گھر میں و اگر ہی واسطی طرح ہوا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کسی سبیلہ مذہبی ہوا ہو تو خیر خصوصاً سنت خیر
 کو اگر گھر ہی میں پڑھتی اور بعضی علما فی کہا ہی اگر سنتیں مغرب کی مسجد میں و اگر ہی سنت سی واقع نہیں ہوتیں و بعضوں فی کہا ہی کہ نہ کا وقت
 اور چہرہ اس پر میں کہ نہ کا نہیں ہوتا اور اس کا سبب یہی ہی و رعاشہ ہدایہ کہ میں مانع صغیر ہی کہا ہی کہ اگر نماز مغرب کی مسجد میں و اگر ہی اگر دیکھا کہ
 مسجد میں ہی کہ میں نفل میں آویگا کہ مانع ہوگا سنت پڑھنی سے میں مسجد میں و اگر ہی اگر یہہ نہیں فی نفل سبب کہ گھر میں جا کر پڑھ ہی مع + مع
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْلُبُ الْعِرَاءَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْغَرِیْبِ حَتَّى يَتَفَرَّقَ

اَھْلُ الْمَسْجِدِ رَوَاهُ أَبُو ذَرٍّ اور روایت ہے بن عباس کہ کہاتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دراز کرتی قراۃ کو سننے کی جی دونوں کھٹون میں
 پیٹے خرب کی میان کھٹے متفرق ہوتی اہل مسجد روایت کی یہ بودا ودلی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سننے خرب کی حضرت مسجد میں پڑھتی
 تھی یہ معمول کسی سبب۔ عذر پر ہی اگر گہر میں جانی سی مانگ آیا مسجد میں پڑھیں اور ظاہر یہ ہے کہ اصل کیا جاوے بیان جواز یعنی اسلی میں لوگ
 معلوم کر لیں کہ جائز یوں ہی ہی با عقلا ف میں پڑھیں ہوں اور خیال ہی اگر گہر میں پڑھیں ہوں اور گہر متصل مسجد کی ہما کردہ و ازہ طرف مسجد کی ہما
 ابن عباس حضرت کو سامنی سے پڑھتی دیکھا ہوا بیان اور سنا کیا ہوا اور ظاہر یہ ہے کہ دراز کی قراۃ کی جی کہی ہوئی ہو اسلی کہ ثابت ہوا ہی
 اور حضرت نسل اللہ علیہ وسلم ان دونوں کھٹون میں قراۃ و قیل ہوا بعد پڑھتی نہی مدح مدح **و عن** مَحْمُودِ بْنِ سُلَيْمٍ رَوَاهُ أَبُو ذَرٍّ رَوَاهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَتَغَسَّغَ رُكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ أَرَبْعَ رُكْعَاتٍ رُفِعَتْ صَلَاتُهُ
 فِي عِلَّتَيْنِ مَرَّةً اور روایت ہے محمول تاہی سے کہ پڑھتا ہا ہی حدیث کو حضرت تک یعنی روایت کی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اگر جو شخص نماز پڑھتا ہے مغرب کی پہلی بولنی کی یعنی پہلی بولنی کلام دنیا کی دو رکعتیں اور ایک روایت میں چار رکعتیں بلند کیجانی
 نماز و سلی علیہ میں روایت کی یہ کہ محمول فی بطریق ارسال کی **ف** بعد مغرب کی یعنی مغرب کی فرضوں کی بعد یا سنتوں کی بعد اور دو رکعتیں
 یعنی سنتیں مغرب کی یا سواری اور چار رکعتیں دو انہیں سے سنت مغرب کی اور دو سواری رنگ یا چاروں سواری سنتوں کی پس یہ دو یا چار
 کہ سواری سنتوں کی ہوں نہ کو مسلوۃ الا دین کہتی ہیں اور بلند کیجانی ہی نماز و سلی یعنی نفل و سلی یا فرض سمیت علیہ میں یہ کنا یہی کمال
 قبول ہوتی اس نزکی سے اور بہت ثواب سکی سے و علیہ نام ایک عام کا ہی ساتوین آسمان پر کہ اوہیں ارواحین مومنوں کی جانی میں اور
 عمل و نکی کہی جاتی ہیں **و عن** حَذِيفَةَ بْنِ عَمْرٍو وَ زَادَ فَكَانَ يَقُولُ عَجَّلُوا الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ
 مَعَ الْمَسْكُوتِ الرَّاهِ كَرْدِيٍّ وَ دَوَى الْبَيْهَقِيِّ الرَّيَاكَ عَنِ الْحُخَّاهَا فِي شُعْبِ الْحِصَارِ
 اور روایت ہے حذیفہ بن اسلم اور زیادہ کیا پس نبی حضرت فرمانی جلدی پڑھو دو رکعتیں چھی مغرب کی یعنی سنتیں و سلی اسلی کہ تھمت
 دونوں دہائی جانی میں ساتھ فرضوں کی روایت کیا ان دونوں کو زمین فی اور روایت کی یہ ہے تھی فی زیادتی حذیفہ سے ماخذ اسلی شعب
 الامان میں **ف** اسلی کہ یہ دونوں کھٹوں دہائی جاتی ہیں علیہ میں پس جلدی پڑھو بغیر فاصلہ کی فرضوں سے تا ملا کہ عمل لیجا نیوالی مقرر
 ہوں اور ظاہر یہ ہے کہ بعد اسلی پڑھنا دسا کا یا دکر کا کہ سمجھ ہوا ہی پڑھنا اور کا بعد فرضوں کی منافی تعجل کی نہیں یا یوں کہا جا ہی کہ پڑھنا اور
 بعد دونوں کھٹوں کی منافی بعد یہ کہ نہیں لیکن بیان ایک و شبہ آتا ہی کہ فضیلت ان دونوں کھٹوں کے پڑھنے کے گہر میں ثابت ہوتی ہی پس اگر
 گہر دور تو جلدی نہیں ہو سکتی پس صورت میں کیا کری جواب یہ ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ گہر اختیار کری کہ تاکید اسلی بہت ہی واللہ اعلم
و عن عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ إِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى الْمَسَارِبِ لِيَسْكُلَهُ عَنْ سُكُورٍ رَأَاهُ مِنْهُ مَعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ
 فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَهْمَ مَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ
 أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعْدُ مَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكْمُرَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ نَافِعًا بِذَلِكَ أَنْ لَا تُؤْصِلَ بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكْمُرَ أَوْ تَخْرُجَ رَوَاهُ
 مسند احمد اور روایت ہے عمرو بن عطاء تاہی سے کہ کہ تھمت نافع بن جبر تاہی فی یہی اسکو یعنی عمرو کو طرف سائب صحابہ
 کی کہ پوچھی دن سے اوچھیر سے کہ دیکھا اس کو اون سے معاویہ فی نماز میں پڑھنا سائب فی کہان نماز پڑھتی مبنی ساتھ معاویہ کی جمعہ کی

مختصرہ میں پس جب سلام پہلے امام کی کھڑا ہوا میں یہ مقام اپنی کی یعنی جہاں جمعہ پڑھا ہوتا ہے تاں پڑھی مینی سنتیں جمعہ کی بغیر اسکی کرفوق
 کردن میں فرض سنت میں کچھ پس جبکہ داخل ہوئی معاویہ گہر میں بیجا ایک شخص کو طرف میری پس کہا پھر نہ کرنا یہ کام کر کیا تو مینی نماز نفل فضلو
 کے جبکہ بغیر فرق کی نہ پڑھنا جسوقت کرفوق نماز جمعہ کے پس ملا اسکوساتہ اور نماز کی یعنی نماز نفل ہو یا قضا یہاں تک کہ بولی تو یا تکلی تو مینی
 مسجدی اسلی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم کیا ہو سکا یہ اسکی یعنی جو کہ اور پڑھ کر ہوا بیان اسکا یہی ہی کہ نہ ملاوین ہم نماز کو سا نہ نماز
 دوسری کی بیان تک بولیں ہم یا تکلیں ہم روایت کی یہ مسلم فی ف جسوقت کرفوق نماز جمعہ کی یہ بطور مثال کی فرمایا اسلی کی سو
 جمعہ کے اور نماز کا یہی حکم ہی کرفرض کے ساتھ نفلوں کو ملا کر نہ پڑھی چنانچہ موید ہی اسکی حدیث جو معاویہ کی ذکر کی اور مختصرہ نام ہی ایک
 حکمہ کا کہ مسجد میں بنا دیتی تھی واسطی نماز پڑھنی بادشاہ کی اور بیان تک بولی تو یعنی کسی آدمی سی کلام کری تو میں اسے حاصل ہو جاتا ہی فرق اور
 دارالمدکر کی سی فرق نہیں حاصل ہوتا یا تکلی تو یعنی حقیقہ تکلی یا حکم تکلی کہ سرک جاوی فضوں کی حکمتیں ہوں **وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ بَنُو عُمَرَ**
إِذَا صَلَّيَ الْجُمُعَةَ مَجْتَمِعَةً تَقْدَمُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيُ أَرْبَعًا وَإِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ صَلَّيَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ
إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَكَمْ يُصَلِّيُ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعُدُهُ رَأَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلَّيَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ لَرَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّيَ بَعْدَ ذَلِكَ أَرْبَعًا
 اور روایت ہی عطا ہی کہ کہا تھی بن عمر جسوقت کرفوق جمعہ مکہ میں آئی پڑھتی پھر پڑھتی دو رکعتیں پھر لگی پڑھتی پڑھتی چار رکعتیں اور
 جسوقت کہ ہوئی مدینہ میں پڑھتی نماز جمعہ پھر پڑھتی طرف گہر میں کی پھر پڑھتی دو رکعتیں اور نہ پڑھتی مسجد میں پس کہا گیا واسطی او کی کر کیوں گہر میں
 پڑھیں مسجد میں پس کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتی یہ روایت کی یہ ابو داؤدی اور ترمذی کی روایت میں ہی کہ کہا عطا ہی دیکھا تھا
 ابن عمر کو پڑھتی چھپ جمعہ کی دو رکعتیں پھر پڑھتی چھپ واسطی چار رکعتیں **ف** اگلی پڑھ جاتا ہنہ لکھنی کی ہتا جسیکہ قول معاویہ میں مذکور ہو
 اور کہا ہی علماء کی کہ شاید فرق درمیان کہ اور مدینہ کی اسلی ہتا کہ گہر میں عمر رضا کا مدینہ میں نزدیک مسجد کی ہتا وہاں سبب سنت کی گہر میں
 پڑھتی اور کہ میں سافرتی اور مکان حرم سی دو ہتا پس آگ پڑھنی کوفایم مقام گہر کی کیا اور زیادتی نماز کو کہ میں یعنی چہ رکعت اسلی کی وہاں یا وہاں
 ہوتا ہی وسنت نزدیک ابو جلیق کے بعد جمعہ کی جار میں چنانچہ ملا علی قاری فی معنی اس جملہ کی کرفوق چھپ جمعہ کی دو رکعتیں پھر پڑھتی چھپ واسطی
 چار رکعتیں یہ لکھی میں کہ پہلی و پڑھا کرتی تھی بعد واسطی چار رکعتیں لگی یعنی دو اور زیادہ کر لیں وہیں رکعتوں میں اسلی کی ثابت ہوئی اس میں دیکھ دن کی
 حدیث انتہی اور صاحبین کے نزدیک سنت بعد جمعہ کی چہ رکعتیں میں اول چار پڑھو **باب صلوة اللیل** اب ہی جو بیان نماز
 ات کی **ف** یعنی تہجد وغیرہ نمازات کی میں حضرت سی روایتیں مختلف الی میں جو قسم او میں سی اختیار کر لی بزرگی اتباع کی باوی کا اور اگر
 کہی کسی طرح پڑھی کہی کسی طرح بہت مناسب ہی و موافق نہ ہی ساتھ سنت کی اور رکعتیں واسطی غیر وہی اور گیا یہ وہی اور نوہی اور سات
 ہی الی میں اور بعضی علماء فی پانچ نہی کہی میں و تیرہ سی زیادہ ثابت نہیں پس بعضوں فی فہم کی سنت سمیت کہی میں اور بعضوں فی تعبیر
 اسکی بہت صحیح قول ہی ہی اور کہی نہ ساتھ ایک کے اسکا اور کہی سات تین کعتوں کی اور بعضی روایتوں میں عدد و ترک و داخل اسکی گنا ہی اور بعض
 میں خارج اور بعض میں اطلاق کیا ہی و ترک و ایک کعت پڑا اور بعضی میں تین پڑا پانچ اسات اور بعضی میں تمام نماز ترک و رکھا ہی **الفصل**
الاول فصل میں عن عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فمما یبکی ان یقرع من صلوۃ
العباء الی البحر احدی عشرۃ رکعۃ یتسکع من کل رکعتین و یوتر بواحدۃ فیکتب بعد الصبح کتۃ

عَشْرَةً رَكَعَةً مِنْهَا الْوُتْرُ وَرَكَعَتَا الْفَجْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی او نہیں عائشہ سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی رات کو تیرہ رکعتیں اور پچیس تہمتی ہوئے اور دو کعتیں سنتین فجر کی روایت کی یہ مسلم فی ف یعنی تین رکعتیں عین سی و ترکی ہوئی تین یہ سلی کہا کہ فضل سبہو کی نزدیک یہی جو اور زیدی فی ہی شامل میں ایک روایت حضرت عائشہ سی روایت کی ہی ثم یصلی لثانی یعنی پھر پڑھتی تین کعتیں اور مسلم میں ثم اور ثلاث آیا ہی یعنی پھر تیرہ تہمتی تین رکعتیں اور تیرہ کعتیں جو رات کی کہیں اور دو کعتیں سنت فجر کی ہی او نہیں میں گئی گئیں تو وہی قریب ہوئے تہجد کی ساتھ ذکر اور اصل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی گیارہ کعتیں تہمتین و ترکی جیسا کہ اور روایتون میں آیا ہی ع + ح + و عن مسروق قال سألت عائشة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم باللیل فقالت تسبع وتسبع واحدا عشرة ركعة سوى ركعتي الفجر واه البخاری اور روایت ہی مسروق سی کہ کہا پوچھا میں حضرت عائشہ سی حوال نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو پس کہا کہیں سات کعتیں نہیں اور کہی نو اور کہی گیارہ سوا کی سنت فجر کی روایت کی بخاری فی ف سوا کی دو کعت فجر کی ظاہر یہی کہ یہ متعلق ساتھ حدی عشر کی ہی اور او سمین اشارہ ہی اس پر کہ تیرہ کعتیں سوا دو کعتوں سنت فجر کی ہوئی تہمتین کذا ذکر استخرج اور ملا علی قاسمی فی لکھا ہی ایک روایت میں جو آیا ہی کہ تیرہ کعتیں ہی پڑھی بسین وہ معمول ہی اس پر کہ دو کعتیں سنت فجر کو ہی اسی میں لکھا ہی یعنی تیرہ تہجد کی تہمتین اور سنت فجر کی باوجود اسکی مانع نہیں ہی اس سی کہ ہون کعتیں حضرت کی تہجد کی بارہ اور تین و ترکی چنانچہ دلالت کرتی ہی اس پر یہ حدیث کہ جب لبثتہ انکمین حضرت کی اور سوجاتی تہجد اپنی سی پڑھتے دیکھ بارہ کعتیں وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قالم من الليل يصلي اتمته صلواته بركعتين خفيفتين رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت حضرت عائشہ سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی ہی ہوئی رات کو تاکہ نماز پڑھیں یعنی تہجد کی شروع کرتی نماز اپنی ساتھ دو کعتوں ہلکی کی روایت کی یہ مسلم فی ف کتاب از ہارین لکھا ہی کہ مراد ساتھ دو کعتوں کی دو کعتیں وضو کی میں مستحب ہی او نہیں تخفیف اور ظاہر تیرہ یہی کہ یہ دو کعتیں تہجد ہی میں کی ہوئی تہمتین کہ قائم مقام تہجدیہ وضو کی تہمتین اسلی کہ وضو کی لی نماز علیہ نہیں ہو ع + عربی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام احدكم من الليل فليفتتح الصلوة بركعتين خفيفتين رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ فی جب او ہی ایک مہار ایسی نیندی رات کو پس چاہی کہ شروع کری نماز ساتھ دو کعتوں ہلکی کے روایت کی یہ مسلم نے وعن ابن عباس قال سئل عن خاتمة ليلة النبي صلى الله عليه وسلم عندها فتحدث رسول الله صلى الله عليه وسلم مع اهلهم ساعة ثم رقد فلما كان ثلث الليل الاخر او بعضه فعد فظفر بالسماء فقرأ في خلق السموات والارض واخلاق الليل والنهار لايت الاولي الا بالابح حتى يتم السورة ثم قام الى القرية فاطلق شياقها ثم صدد في الجفنة ثم توضأ وضوء حسنا بين الوضوءين لم يكن وقد ابلغ فقال صلى الله عليه وسلم فقامت وتوضأت فقامت عن يساره فاخذني باذني فاذا ربي عن يميني فتكملت صلوة ثلث عشرة ركعة ثم اضطجع فنام حتى نفخ وكان اذا نام نفخ فاذا نه بالليل بالصلوة فصله ولم يتوضأ وكان في دعائه اللهم اجعل في قلبي نورا وفي بصري نورا وفي سمعي نورا وعن يميني نورا وعن يساري نورا وفوق نورا وتحتي نورا واما في شوكا وخلفي نورا واجعل لي نورا وزاد بعضهم وفي لساني نورا وذكر وعصبي وحمي ودمي وشعري وبشري متفق عليه

[illegible]

کہ وہ بارگاہی اور احتمال یہ بھی ہے کہ مراد بہت پہلے اسکا ہو + ج + ع + و عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْعَافِينَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَائِمِينَ
وَمَنْ قَامَ بِالْفِائَةِ كُتِبَ مِنَ الْمُقْنَطِرِينَ مَرَّاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قیام کرے ساتھ دس آیتوں کی نہیں لکھا جاتا غافلین کے بغیر نہیں لکھا جاتا نام
اسکا صحیفہ غافلین میں ان جو کوئی قیام کرے ساتھ سو آیتوں کی لکھا جاتا ہی فرمانبرداری کرنیوالوں میں اور جو کوئی قیام کریں ساتھ ہزار
آیتوں کے لکھا جاتا ہے بہت ثواب یعنی والوں سے روایت کی یہ بوداؤدنی ف قیام کریں ساتھ دس آیتوں کی یعنی پڑھیں دس آیتیں
اپنی نماز میں سوچ کر اور تہریم کر اور کہا بن حجر نے کہ پڑھے انکو وہ کتنے نیک یا زیادہ میں اور ظاہر سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد یہ
کہ سو سوہ فاتحہ کی دس آیتیں ہیں آ، او ظاہر تر یہ ہے کہ یہ ثواب حاصل ہوتا ہے ساتھ پڑھنے فاتحہ کی کہ سات آیتیں ہیں اور تین آیتیں اور ملکر
وجہ قرآنہ نماز کی ہیں اور معنی قانتین کے میں موافقت کرنے والے طاعت پر یاد رکھنا والی قیام کو بعد از نماز و طبیعی کی عبارت معلوم ہوتی ہے کہ یہ حدیث
مطلق ہے مفید نہیں ساتھ نماز کی اور نہ ساتھ رات کی یعنی جب ہے کا یہی ثواب پاویگا اور ذکر کیا بغوی اس حدیث کو سچ محل ترک کیے بغیر
صلوة اللیل میں لینے انکو بڑھیکا تہجد وغیرہ میں تو بہت سا ثواب پاویگا اور سینے لکھا ہے کہ قیام کرنا کیا یہ ہی اس سے کہ یاد کریں اولیٰ تو انکو
اور ہمیشگی کریں اور پڑھیں دن کی اور فکر کریں اونچی مغنوں اور عمل کریں موفق اونچی واسدا علم وعکن ابی ہریرۃ قال کان قراءۃ للنبی
صلی اللہ علیہ وسلم باللیل یرفع ظفورا ویخفض ظفورا مَرَّاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا تھا پڑھنا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو مختلف کہی بلند اور کہی پست روایت کی یہ بوداؤدنی ف یعنی جیسا مناسب حال اور وقت کی جانتی رہا
پڑھتے لکھا ہے علم الی اگر تنہا ہوتے بلند آواز سے پڑھتی اور اگر با کسی سمواتا ہوتا پست آواز سے پڑھتی + ع + و عن ابن عباس قال کان
قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قدر ما یسمعه من فی الحجرة وهو فی البیت مَرَّاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تھا پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدار اوچیز کے کہ سنتا اسکو وہ شخص کہ ہوا صحیح میں اور حضرت
ہونے حجرہ میں روایت کی یہ بوداؤدنی ف یعنی نہ بہت بلند آواز سے پڑھتے اور نہ چکی پڑھتی کہ کوئی سنیں نہیں بلکہ سطح پر
جو کہ مذکور ہوا اور یہ بیان رات کی قراءۃ کا یہی واجب مسجد میں پڑھتے بہ نسبت اسکی زیادہ بکار پڑھتی + ع + و عن ابی قتادہ
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلاً فاذا هو بأبی بکر یصلي ویخفض من صلاته ومريمہ وهو یصلي
رافعا صوتہ قال فلما اجتمعا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا بکر مررت بك وانت تصلي تخفض
صوتك قال قد اسمعت من ناجيت یا رسول اللہ وقال لعمر مررت بك وانت تصلي رافعا صوتك
فقال یا رسول اللہ اوقظ الوسنان واظرد الشيطان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر ارفع صوتك شیئا
وسمرا خفص من صوتك شیئا مَرَّاهُ أَبُو دَاوُدَ
وروایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک رات اپنی گوزمی ابو بکر رض پر کہ نماز پڑھتی تھی اور حال میں کہ وہ پست کرتی تھی آواز اپنی اور گذری عمر پر اور وہ پڑھتی تھی نماز
سایک بلند کرنے والی تھی آواز اپنی کہا ابو قتادہ فی پس جب جمع ہوئے حضرت ابو بکر اور عمر نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا حضرت

ای ابو بکرؓ تا ہمارے پیچھے اور تو نماز پڑھتا تھا بہت کم ہی آواز اپنی کہا ابو بکرؓ کی تحقیق سنا تا ہمارے پاس دسکو کمانہا کرتا تھا میں اس سے یا رسول اللہؐ
 سے مناجات کرتا تھا یہ بنی اس وہ سننا ہی نہیں محتاج طرف بلند کرنی آواز کی اور فرمایا حضرتؐ فی وسطی عمر کی گذار ہمارے پیچھے اور تو نماز پڑھتا
 تھا بلند کم ہی ہوئی آواز اپنی پس کہا عمرؓ کی ای رسول خداؐ کی جگہ تا ہمارے سونی ہو وگو کہ وقت عبادت کی سبب گئی فی نیند کی جاگتی نہیں
 اور چاہتی ہیں کہ جاگیں اور ملکتا ہمارے شیطان کو پس فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلمؐ فی ای ابو بکرؓ بلند کر آواز اپنی کچھ اور فرمایا حضرتؐ عمر کو
 بہت کر آواز اپنی کچھ یعنی دونوں کو رہنمائی کی طرف اعتدال کی روایت کی یہ ابو داؤدی اور روایت کی ترمذی فی مانند اسکی ۔۔
 وعن ابی ذرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اصبہم بایۃ ولایۃ ان تعد بہم فاما ہم عباد لک
 ان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم رواہ النسائی وابن ماجہ اور روایت ہی
 ابی ذرؓ کی کہ کیا مکیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلمؐ فی صبح تک ساتھ ایک ریت کی اور اتیہ یہ تہی اگر عذاب کری تو او کو پس تحقیق وہ بندہ
 تیری ہیں اور اگر بخشی وسطی او کی پس تحقیق تو غالب ملکت الابرار ایک یہ نسائی اور ابن جریرؒ فی یہ ریت حضرت عیسیٰ علیہ السلامؑ
 قیامت کی ہی بہت حق میں جناب باز عیالی میں عرض کر نیکی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلمؐ فی وقت فجر کی گویا بحسب حال ہی بہت کی ہی بہت ہی
 لینے حال ہی بہت کا عرض کیا اور بخشش حال ہی وقت قیام سی صبح تک بار بار یہی پڑھتی رہی صلی اللہ علیہ وسلمؐ الف الف الف صلوۃ ۴۰۰ وعن
 ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ اذا صلی احدکم رکعتی الفجر فلیضطجع علی یمینہ رواہ
 الترمذی واسبوۃ ۱۰۰ اور روایت ہی ابی ہریرؓ کی کہ باذنا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلمؐ فی جبکہ پڑھ چکی ایک ہزار دو کعبتین
 سنت فجر کی ہر چاہی کہ ایستائیں کروٹ اپنی پر روایت کی یہ ترمذی و ابو داؤدی فی یعنی تاراحت پاوی پنج شنبہ ایسی و نماز پڑھی
 ساتھ خوشی خاطر کی یہ کہا ہی بعض علماء ہمارے فی او کہا ابن ملکتؓ کہ یہ اس حساب سے ہی اس شخص کے حق میں کہ نجد پڑھی انکو انتہی پس
 لائن ہی کہ پوشیدہ کری بیفعل یعنی گہری کی مسجد میں رو برو گوگون کی اور چاوی ابی کونین ہی ایسا ہو کہ سو جاوی اور فرض پنجہ طہارت کو
 پڑھی یہ کہا ہی سید زکریاؒ فی کہ شائع ہمارے ہی میں علم حدیث میں مع + الفصل الثالث فصل تیسری میں مسروقؓ
 قال سألت عائشۃؓ انی العمل کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ادری قلت فانی جین کان یقولون من
 اللیل کان یقولون اذا سمع الصارح متفق علیہ روایت ہی مسروقؓ کی کہ کہا بوجہ اپنی حضرت عائشہؓ کی کونسا عمل نہایت محبوب
 طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلمؐ کی کہا عمل کرنا ہمیشہ کہا میں پس کو وقت کھڑی ہوئی تہی را نکونما تہجد کی پس فرمایا حضرت عائشہؓ فی تہی کھڑی
 ہو تہجستنی آواز غلی روایت کے یہ بخاری و مسلم فی ف عمل کرنا ہمیشہ یعنی عمل کہ ہمیشگی کر ملی و سہ کر نیوالا و سکا اور بعضی روایت
 میں یا ہی اگرچہ وقیل ہوا و ملک عرب میں عادت بولنی مر علی عباد ہی رات کی ہی مع + وعن انسؓ قال ما کنا نشاء ان نری
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ فی اللیل مصلیا الا کما یناہ ولا نشاء ان نراہ ناسما الا کما یرا یناہ
 رواہ النسائی اور روایت ہی انسؓ کی کہ کہا تہی ہم کہ چاہیں یہ کہ دیکھیں پیچھے خدا صلی اللہ علیہ وسلمؐ کو رات میں نماز پڑھتی مگر وہ دیکھتے
 او کو اور نہ چاہیں ہم یہ کہ دیکھیں او کو سونی مگر وہ دیکھتی وگو سونی روایت کی یہ نسائی فی یعنی ہر رات میں حضرت سونی ہی تہی
 اور نماز تہجد ہی پڑھتی تہی نہ تمام رات بیدار رہتی اور نہ تمام رات سونی رہتی پس سونی ہی دیکھتی ہم اور جاگتی ہی مع + وعن
 حمید بن عبد الرحمن بن عوفؓ قال ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت وانا فی

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ لَا يَزِيغُ عَنْ رُسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ حَتَّى آتَى
فَعَلَهُ فَلَمَّا صَلَّى صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الْعَمَةُ اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَظَنَّنِي الْأَفْقُ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ
هَذَا بَاطِلًا حَتَّى يَلْعَنَ إِلَى أَنْكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ثُمَّ أَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَسْتَلَّ
عَيْنَهُ سِتْرًا كَمَا شَاءَ فَنَدِمَ فِي قَدَحٍ مِنْ إِدَاوَةٍ عِنْدَهُ مَاءً فَأَسْتَنْثَى ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى حَتَّى قُلْتُ قَدْ صَلَّى
قَدْ دَمَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْ رَمَا صَلَّى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ فَمَنْ
مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ سَرَّاهُ النَّسَاءُ

اور روایت ہی حمید بن عبد الرحمن بن عوف سی کہ کہا تھیں ایک شخص نے اصحاب حضرت کیسی کہا کہ کہانی یعنی اپنی ولین یا بعضی بارون
اپنی سی اور حال میں کہ میں نے سفر میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فہمی خدا کی البتہ دیکھو گناہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت نماز کی
بے حجب تہجد کی پس او میں نے دیکھو نہیں فعل حضرت کا یعنی اور پھر میں پہلی وسیطہ کی کہ میں نے حضرت کی نماز عشاء کی اور اسکو
ختمہ ہی کہتی ہیں لیٹ رہی یعنی آرام کیا دیر تک رات میں سی پھر جاگی پہلی ہلکی آسمان میں پھر پڑی پھر لیٹ سی رب میری نہیں پیدا کیا توئی
میں یعنی آسمان یا آسمان زمین پر فائدہ یہاں تک کہ پہلی آخر آیت نک کہ وہ یہی سی تحقیق تو نہیں خلاف کرنا وہ یہ قصد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی طرف پہنچوئی اپنی کی پہلی لی و ہمیں سواک پھر لا پانی پیالہ میں چائے میں کڑوا دیا دیکھی تھی یعنی سواک نہ کر سکی پس وہ کھلیسی
پس سواک کی پھر کہی ہوئی پس پڑی ہی اپنی ساتھ ہی وضو کی یا پہل وضو کی یہاں تک کہ کہانی یعنی اپنی گمان میں تحقیق نماز پڑی موافق
و چیز کی کہ سوتی پھر لیٹ رہی اپنی سوتی یہاں تک کہ کہانی تحقیق سوتی موافق انداز سی و چیز کی کہ نماز پڑی پھر جاگی پھر کہ جیسی کیا پہلی بار
یعنی سواک وغیرہ اور کہا مانند و چیز کی کہ کہانی آیت مذکورہ پڑی پھر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں بار پہلی فجر کی روایت کی یہ سالی
نے ف احتمال ہی حضرت کی اس بات میں کہ مذکورہ انک لکھتے المیعاد تک پڑی جو اور یہی احتمال ہی کہ کسی دالی فی دلی ماجد کی
آیتین یعنی چون پہل سی تطبیق ہو جاوی گی حدیث میں راو میں جو کہ اس عبارت پہلی منقول فی کہ حضرت فی آخر سورۃ نساء
ع۔ وعن یعلیٰ بن مملک اَنَّہ سَأَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَصَلَوَتِهِ فَقَالَتْ دَخَلْتُهَا كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدْ رَمَا صَلَّى ثُمَّ يُصَلِّي قَدْ رَمَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْ رَمَا
مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ تَعَثَّتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَعَثَّتْ قِرَاءَةً مَفْسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا وَهُوَ أَنَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی یعلیٰ بن مملک سی مہر کہ اوئی بوجہ امام سلمہ سی کہ بی بی میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑی ہی
صلی اللہ علیہ وسلم سی اور نماز اوکی سی اپنی تہجد سی پس کہا امام سلمہ فی اور کیا ہی واسطی متباری ساتھ نماز اوکی کی یعنی کیا حال ہوگا کہ تہجد
ساتھ بیان کرنی قرآن اور نماز اوکی کی تہ کہان طاعت کہتی ہو کہ اوکی کی مثل کہ سوتی نماز پڑی ہی پھر سوتی موافق انداز سی و چیز کی کہ نماز پڑی
چل پھر نماز پڑی بقدر اوس کہ سوتی پھر سوتی بقدر و چیز کی کہ نماز پڑی ہی یہاں تک کہ صبح ہوئی پھر بیان کی امام سلمہ قرآنہ حضرت کی پڑی ہی
وہ بیان کرنی تبیین قرآنہ خوب واضح حرف بہ حرف روایت کی یہ بودا وادیر مذنی و سالی فی باب ما یقول اذا
قام من اللیل یا سبیح بیان و چیز کی کہ تہجی حضرت جب پڑی ہوئی رات کو نماز پڑی الفصل الاول فصل پہلی
عن ابن عباس قال قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یتہجد قال اللهم لک الحمد انت فیتم

اہل جاتی ہی ایک گروہ یعنی گروہ غفلت کی پس گروہ ضوکیا کہلتی ہی دوسری گروہ یعنی نجاست کی پس اگر نماز پڑھی کہلتی ہی تیسری گروہ یعنی گروہ کسات اور رابطات کی پس سچ کرنا ہی شادمان پاک نفس اور اگر نہ جاگلا اور ذکر نہ کیا اور وضو نہ کیا اور نماز نہ پڑھی صبر کرنا ہی پلید نفس کا اہل روایت کو اسیم بخاری اور مسلم نے ف کہا ہی ابن ملک نے کہا کہ اگر وہ ساتھ گروہ کے گروہ کسل کی ہی یعنی باعث ہوتا ہی و سکو کسل برادر کہا میرک نے کہا اختلاف کیا گیا ہی سچ اس گروہ کی بعضوں نے کہا ہی کہ یہ محمول ہی حقیقہ پر کہ حقیقہ گروہ لگنا ہی جیسکے ساحر وقت سحر کی کسی پر گروہ لگاتی ہیں اور موسیٰ ہی سکی ایک روایت مرقاۃ میں مذکور ہی بعضوں نے کہا ہی کہ محمول مجاز پڑھی گویا مشابہت دی شیطان کی منع کر نیکو ذکر و صلوة ہی سونہ والی کی تین ساتھ فعل ساحر کی مسحور کو کہ منع کرنا ہی مراد و سکی ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ مراد ساتھ اسکی گروہ دلکی اور مصمم کرنا و سکا ایک چیز پڑھی یعنی وہ یہ دوسرے ذاتا ہی کہ رات بہت پڑھی ہی سویا رہے ہیں باز رہتا ہی قیام ہی اور پلید نفس یعنی غمگین دل اور متغیر اور تحیر امرابی میں اور کسلان یعنی نہیں کر سکتا امور اپنی جوارادہ کرنا ہی اسلی کی مقتید ہوتا ہی ساتھ قید شیطان کی اور پلید ہوتا ہی قرب رحمن سے

ع ۴۰ وعن المغيرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم حتى توترمت قد مائة ففيل له لم تصنم هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال أفلا أكون عبدا شكورا متفق عليه

اور روایت ہی مغیرہ ہی کہ کہا قیام کیا ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی رات کو یہاں تک سو گئی قدم اوٹکی پس کہا گیا واسطی اوٹکی کو واسطی کرتی ہیں یہ آپ حال نہ بخشی گئی واسطی مہماری و گناہ مہماری کہ پہلی ہوئی اور وہ کہ چہی ہوں فرمایا کیا نہ ہوں میں بندہ شکر کرنا والا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اللہ تعالیٰ نے جو میری سب گناہ بخش دی ہیں تو بس پانچ شقت عبادہ کی جو پڑ دون میں بندہ شکر گزار ہوں نہ بلکہ یہ نعمت غفرت کی اور اونعتین کہ نبی عطا ہو میں ہیں و سکی شکر انہ میں نبی بہت سی عبادہ ذکر فی چاہی تا میں بندہ شکر گزار ہوں حضرت علی رضی عنہ منقول ہی کہ فرمایا ایک قوم نے عبادت کی واسطی غنیمت کی یعنی واسطی غنیمت اور از رحمت اور ثواب کی یہ ہم عبادہ سودا گروں کی ہی اور ایک قوم نے عبادت کی واسطی ڈر کی یعنی ڈر و دنگ و عذاب کی پس یہ عبادت غلاموں کی ہی اور ایک قوم نے عبادت کی واسطی شکر کی پس یہ عبادت احرار یعنی آزادوں کی ہی

ع ۴۱ وعن ابن مسعود قال ذكر عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما زال ليليا حتى اصبح ما قام الى الصلوة قال رجل بال الشيطان في اذنيه او قال في اذنيه متفق عليه

اور روایت ہی بن مسعود ہی کہ کہا ذکر کیا گیا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حال ایک شخص نے کہا کیا واسطی حضرت کی کہ ہمیشہ وہ شخص ہوتا ہی صبر تک نہیں اور غناط نماز کی فرمایا یہ شخص ہی کہ پشاپ کرنا ہی شیطان چکان و سکی با فرمایا سچ دونوں کانوں و سکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہیں و غناط نماز کی یعنی نماز تہجد کی ایسی یا نماز صبح کی ایسی نہیں و غناط و غناط پشاپ کرنا بعضوں نے کہا ہی حقیقہ ہوتا ہی چنانچہ بعض صاحبین ہی منقول ہی کہ وہ سو ہی نماز نہیں پڑھی یعنی تہجد یا فرض یا نہ ہوں فی خواب نہ او کیا کہ گویا ایک شخص یا ہی سیاہ رنگ پس ہٹایا و سنی پاؤں پناہ پشاپ کیا اوٹکی کا میں اور حسن اصبر ہی منقول ہی کہ ارادہ لگاتا تھا پناہ کار کو تو پاؤں اسکو ترا و بعضی کہتی ہیں کہ یہ کن یہی اس کہ شیطان و سکو متغیر جانا ہی سینی عادت ہی کہ جو کوئی نہایت متغیر جانا ہی کسی چیز کو تو پشاپ کر دیتا ہی

ع ۴۲ وعن أم سلمة قالت استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم ليكة فرحما يقول سبحان الله ما ذا أنزل ليكة من السماء وما ذا أنزل من الفتن من يوقظ صاحب الحجر أن يوقظ لئلا يصلي في الدنيا عار يتر في الآخرة رواه البخاري

اور روایت ہی ام سلمہ ہی کہ

بعض کہتی ہیں کہ مہم مثل علیہ القدر کی اور ساعت جمعہ کی اور بعض کہتی ہیں کہ وہ ساعت ادبی رات کی ہی صبح و عجب عبد اللہ بن عمر
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ
 كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا مُشْفِقًا عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن
 عمر وہی کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین نمازون میں طرف اللہ کی نماز داود کی اور بہترین روزوں میں طرف اللہ کی روزی
 داود کی تھی وہ سوتی ادبی رات اور قیام کرتی بتانی رات اور پھر سوتی چوتھی صبح کی میں اور روزہ رکھتی ایک دن اور افطار کرتی ایک دن آیت
 کی یہ بخاری اور مسلم فی ف اسطر علی نماز محبوب سلیبی کی جب لغز و ٹکٹ میں ات کو سو دیکھا تو نشا طعبادت میں خوب ہو گئی اور روزہ اسطر
 کی محبوب سلیبی میں کہ فتنی امین ثقت بہت بڑی ہی صبح و عن عائشة قَالَتْ كَانَ تَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي الْخَوْفَةَ ثُمَّ انْكَرَتْ لَهُ حَلَجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ فَضَيَّ حَلَجَتَهُ ثُمَّ يَنَامُ فَإِنْ كَانَ عِنْدَ التَّوْبَةِ
 الْأَوَّلِ حُبْنًا وَتَبَّ فَأَقَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَإِنْ كَمْ يَكُنْ حُبْنًا تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مُشْفِقًا عَلَيْهِ
 اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوتی اول شبہ و رزندہ کہتی آخر شبہ یعنی بیدار رہتی پھر اگر بونی حضرت کو
 حاجت طرف اہل بی کی یعنی صحبت کی و اگر کی حاجت اپنی پھر سوتی پس اگر بونی وقت پہلی اذان کی جنبی تو اقامتی اور دوسری جنبی پانی اور اگر
 بونی جنبی وضو کرتی نماز کی پھر پڑھتی دو رکعتیں سنت فجر کی روایت کی یہ بخاری و مسلم فی ف یہ حدیث حضرت عائشہ سی مفصل روایت
 کی گئی ہی شمائل ترمذی میں کہ کہ حضرت عائشہ سی تھی حضرت سوتی اول ات یعنی بعد نماز عشاء کی ادبی رات تک پھر اقامتی سدس صبح و غفار
 میں یعنی چوتھی صبح چوتھی دریا بخون میں تجد کی پس جب ہوتا وقت صبح کا و تر پڑھتی پھر چوتھی پڑائی یعنی سوتی کی پس اسی کہ وہ سوتی سب سے سب سے
 میں تا کہ قوت حاصل ہو سبب اسکی نماز صبح پورا و اسکی با بعد کی وظائف طاعات پر پس جب بونی انکو حاجت صحبت کرتی اہل بی سی
 پس جب سنتی اذان و اقامتی پس اگر بونی جنبی الی اپنی پڑائی یعنی بنانی اور اگر بونی جنبی تو وضو کرتی اور نکلتی طرف نماز کی یعنی بعد سنتی چوتھی
 کی گھر میں انتہی اس حدیث سی واضح ہو گئی معنی حدیث اول کہ اور ظاہر یہی کہ حضرت بعد صحبت کر نیکی وضو کر کر آرام کر گئی اور مراد پہلی اذان
 سنی اذان متعارف ہی و دوسری اذان تکبیر ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت ادبی رات آرام فرماتی اور ادبی رات بیدار ہو کر
 اول سدس یعنی چوتھی صبح میں عشاء تک جاگتی رہتی پھر دوسری اور تیسری سدس میں آرام فرماتی پھر چوتھی اور پانچویں سدس میں جاگتی
 رہتی پھر چوتھی سدس میں سوتی پس تین سدس سوتی اور تین سدس جاگتی ہے **الفصل الثانی فی صلوات عن ابی امامہ**
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بَعِيَامُ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَابُّ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ
 إِلَيْكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلْسَيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِسْخَامِ سَوَاهُ التَّزْهِدِ روایت ہی ابی امامہ سی
 کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی لازم کرو قیام رات کا یعنی نماز تجد کی پڑھنی سلیبی کہ وہ طریقہ اچھی لوگوں کا ہی کہ پہلی تہاری تھی و قیام
 رات کا سبب دیکر تہاریکا ہی طرف پروردگار تہاری کی اور سبب و رجونی گناہوں کا ہی اور باز کہتی ابی گناہوں کی روایت کی یہ ترمذی
 فی ف مراد اچھی لوگوں سی انبیاء اور اولیاء میں و راسمین تنبیہ ہی اسیر کہ تمہیں یہ نماز بطریق اولی پڑھنی چاہی سلیبی کہ تم بہتر ہو سبب تہا
 میں و رات راہی اسیر کہ جو قیام رات کا نہیں کرنا وہ صاحبین کا طبع سے نہیں بلکہ منہ از لفظ ہر کوہ دینی والی کی ہی نہ پوشیدہ ہے ع بد و عن
 ابی سعید الخدری قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَيْهِمُ الرَّحْبُلُ إِذَا

فَاللَّيْلِ يُصَلِّي وَالْقَوْمَ إِذَا صَلُّوا فِي الصَّلَاةِ وَالْقَوْمَ إِذَا صَلُّوا فِي الصَّلَاةِ وَرَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ
اور روایت ہی ابی سب خدیجی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی من شخص بن یعنی نین طراکی لوگ بن کہ بہت ہی اللہ تعالیٰ طرف اور
یعنی راضی ہوتا ہی اونی اور دیکھتا ہی طرف اونکی بنایت نظر عنایت و رحمت ہی ایک شخص کہ ہوا کہ رات کو نماز پڑھی یعنی تہجد کی اور دوسرے
وہ قوم کہ صفت درست کرین و اعلیٰ پڑھی نماز کی اور تیسری وہ قوم کہ صفت درست کرین بیچ لڑائی دشمن کی یعنی وقت جہاد کی روایت کی میر
شرح السنین و عن عمرو بن عبسہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب ما يكون النبی
من العبد فی جوف اللیل الاخر فان استطعت ان تكون صائمًا یذکر اللہ فی ثلاث الساعات فکن رواء اللیل
و قال لعلہ حسن بن علی بن ابی حمزہ و روایت ہی عمرو بن عبسہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بن کہ بہت نزدیک ہونا پروردگار
کا بندہ ہی سی در میان رات پہلی کی ہی پس اگر ہو سکی بخشی یہ کہ ہو تو اون شخصوں میں ہی کہ یاد کرتی ہوا اللہ کو اور وقت بن اپنی یعنی کوشش کر
سکی کہ ہوی تو اون میں سی روایت کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کی ف نزدیک ہونا رب کا یعنی صلا
او سیکھا اور در میان رات پہلی کی کہ ابتدا او سکی نکتہ اخیر ہی ہوتی ہی اور وہ وقت اوٹنی کا ہوتا ہی تہجد کی ہی اور عمرو بن عبسہ قریب حضرت کی
اور جذبہ درگاہ کبریائی کی میں ابتدا اظہور نبوت میں کہ آنحضرت مکہ میں تھی وہ اپنی وطن حبشہ اونکی دسین یکا یک نور توحید اور کراہیت بت پرست
اور شرک کی پڑی پس سنا کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوا کہ لوگوں کو توحید کفر بلاتا ہی اور بتوں کی عبادت ہی منع کرتا ہی وہ مکہ میں آئی اور خبر
آنحضرت کی پوچی آنحضرت اون دنوں میں ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کی نظر اعدا دیں کسی پوشیدہ ہی اونہوں فی پوچھا کہ تم میں کوئی شخص پیدا ہوا
ہی کہ راہ و روشن مہار ہی سی نکل کر اور دین کی طرف بلاتا ہی لوگوں فی کہا مان مایک یوانہ ہی کہ طریقہ باب آدمی کا چھوڑ دیا ہی اور رسم غنی نکالی
ہی سہ دیوانہ کنی سر و جہان بن بخشی دیوانہ تو سر و جہان را چکنہ اونہوں فی کہا کہ یہ وہ کہاں ملین گی کہا لوگوں فی کہ آدھی رات کو نکلتا ہی
اور گرد اس خانہ کعبہ کی پہر تا ہی عمرو بن عبسہ ہی رات کو نکلی اور کعبہ کی پرد میں چپ رہی ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ پیدا ہوا اور کیا شخص ہی وہ
کہ سب آدمی خاک ستاؤ سیکلی میں پس ہلا لا لا اللہ کہتا ہی اور گرد کعبہ کی پہر تا ہی عمرو بن عبسہ نکلی اور سلام کیا اور پوچھا کہ کون شخص ہی تو
اور دین تیرا کیا ہی حضرت فی فرمایا میں رسول خدا کا ہوں اور دین میرا لا لا اللہ ہی عمرو بن عبسہ فی کہا میں ہی اس دین کو دوست رکھتا ہوں
پس وہ ایمان لائی وہ تیسرا چوتھی میں دین میں پس حضرت فی اونکو خصمت کیا اور فرمایا کہ پروردگار میری فی محبی ایک وعدہ کیا ہی جبہ پورا
ہو گا میری پاس ناپس ابد او سکی عمرو بن عبسہ طبع میں فی اور حضرت کی صحبت میں حاضر ہی اور کمال کو پہنچی ہر جہان
ابن ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلًا قام من اللیل فصلًا وایقظ امرأته فصلًا
فان ابنت نضج فی وجھہا الماء رحم اللہ امرأته قامت من اللیل فصلًا وایقظت زوجہا فصلًا فان ابنت نضج فی وجھہا الماء رَوَاهُ ابْنُ ابْنِ کَوْنٍ وَ الشَّافِعِيُّ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی رحمت کرمی اللہ تعالیٰ اوس شخص کو کہ اوٹھارے ہی پہر نماز پڑھی اور جگا یا اپنی عورت کو پس نماز پڑھی
اوس عورت فی ہی پہر اگر عورتہ نجاکتی یعنی سب غلبہ نیند کی اور کثرت کسل کی چینی دلی اوسنی موند او سکی پرانی کی رحمت کرمی اللہ اوس
عورت کو کہ اوٹھی رات ہی پس نماز پڑھی اور جگا یا خاندان اپنی کو پس پڑھی نماز خاندان او سکی فی ہی پہر اگر جگا خاندان چینی دلی موند او سکی پر
بانی کی روایت کی یہ ابوداؤد فی اور نسائی فی ف پس نماز پڑھی یعنی تہجد کی اور اگر قضا او سکی ذمہ ہوا ولی ہی ایسکا پڑھنا اور

چنینے دینی سی مراد یہی کہ سعی کری اوسکی اوہانی میں واسطی طاعت ب و سکی جی طرح کہ ممکن ہو پس حاصل یہ کہ مرد و عورت کو چاہی کہ
 آپس میں مددگار رہی ایک دوسرے کا طاعت پر اور اسی طرح رفیقوں کو بھی آپس میں چاہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی ہے کہ جبر کرنا کسی کو نہیں
 جائز ہی بلکہ سب ہی منع ہے۔ **وَعَنْ ابْنِ اُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ**
وَدُبُّ الصَّلَاةِ الْاٰخِرَةُ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا گیا اے رسول خدا کی کوئی وقت بہت قبول ہوتی ہی
 دعا فرمایا درمیان رات پچھلی کی یعنی تہائی رات پچھلی ہی اور چھٹی فرض نمازوں کی روایت کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ ابْنِ مَالِكٍ**
الاشعری قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ عُرًا قَائِمِي طَاهِرًا هَامِرًا بِطَهَارَتِهَا وَبِالْفَنَاءِ طَاهِرًا
اَعَدَّ اللَّهُ لِمَنْ اَكَانَ الْكَفَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالتَّاسِ نِيَامَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ مَخْرُوجَةً فِي رِوَايَتِهِ لِمَنْ اطَابَ الْكَلَامَ
 اور روایت ہی ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت میں بالا خانی میں ایسی کہ معلوم ہوتی ہیں باہر کی
 چیزیں اونکی اندر اونکی سی اور اندر کی چیزیں اونکی باہر اونکی سی یعنی بسبب نیابت صفائی کی تیار کیا ہی اونکو اللہ تعالیٰ نے واسطی دس شخص کے لئے
 سی کری بات اور کہلا دی کہا نا اور پی در پی روزی کہی یعنی اکثر روزی نفل رکھتا ہی اور بڑی نماز رات کو یعنی تہجد ایسی وقت کر آدمی سوتی
 ہوں یعنی اکثر آدمی سوتی ہوں نفل کی ہینہ جتنی فی شعب لایمان میں داخل کی ترمذی نے حضرت علی سے مانند اسکی اور اسکی روایت میں کہا
 لمن لان الکلام کم لمن اطاب الکلام ہی صنی دون کی ایک ہی میں ف کہا ہی بعضوں نے کہ ادنی درجہ پی در پی روز رکھنی کا یہ بہترین
 روزی ہر مہینہ میں کہی۔ **۴۰ الفصل الثالث فی تفسیر عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال لی**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ مُتَّفِقًا عَلَيْهِ
 روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی عبد اللہ سے جو مانند فلانی کی کہ تھا قیام کرتا
 رات کو پس چھوڑ دیا قیام رات کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی چھوڑ دیا قیام رات کا بغیر عذر کی واسطی رفاہیت نفس کے پس
 داخل ہوا گو یا پنج سلاک ڈنکی کہ جنکی جہنم کہا گیا ہی تارک اور داعون اور اس حدیث میں اشارہ ہی طرف اسکی کہ ترک کرنا عبادت کا اور رجوع کرنا طرف
 عادت کے نقصان ہے بعد زیادتی کی اور اس سے حضرت نے پناہ مانگی ہی نفوذ باہر میں بحر بعد الکو یعنی پناہ مانگتی ہیں ہم سب ساتھ اللہ کی نقصان سے
 بعد زیادتی کی پس لائق ہی سائل کو کہ طالب زیادتی کا ہی اور ایسی ہی کہا گیا ہی کہ جو کوئی نبودی زیادتی میں پس نقصان میں ہی۔ **۴۱**
عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُوقِظُ فِيهَا أَهْلَهُ يَقُولُ يَا دَاوُدُ قُومُوا فَصَلُّوا فَإِنَّ هَذِهِ سَاعَةٌ لَا يَسْتَجِيبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فِيهَا الدُّعَاءَ إِلَّا لِسَاحِرٍ أَوْ عَشَّارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے کہ کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمائی
 تھا واسطی داؤد علیہ السلام کی ایک وقت رات میں یعنی نصف اخیر میں کہ جگاتی اور سین اہل اپنی کو کہتی اسی آل داؤد کی کہہ رہی ہو پھر نماز پڑھو
 پس تحقیق یہ وقت ہی کہ قبول فرماتا ہی اللہ عزت والا بزرگ اس میں دعا کو مگر واسطی جادوگر یا عشار کی روایت کی یہ احمدی نے **ف** عشار یعنی
 جو کبدار وغیرہ کہ نا کون وغیرہ پڑھتی ہیں اور لوگوں سی مال اونکی ازراہ ظلم کی لیتی ہیں جیسی یہاں محصول یعنی پر لوگ مقرر ہیں پس فرمایا
 اگر ساحر کی اور عشار کی دعا نہیں قبول ہوتی اس لیے کہ انسی ضرر پہنچتا ہی خلق کو اسی لیے کہا ہی بعض عارفین نے کہ عبادت یہ ہے

۱۰۰ خطی ام ابی کی وقت کے میں علی بن ابی حمزہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول افضل الصلوٰۃ بعد المفروضۃ صلوٰۃ فی جوف الليل رواہ احمد اور روایت ہے بی بی ہریرہ کی
 کہ کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمائی تھی بہترین نماز بعد فرضوں کی اپنی اور بعد سنتوں معمولی اور سیکھ کی نسا زدر میان رات کی ہی
 روایت کی ہے محمد بن ابی حاتم کہ سہمین حجتہ ہی اسی بی بی احمد سے مروی شافعی کی ہے کہ نماز رات کی افضل ہی سنن روایت ہے وہ کہا ہے اکثر علماء
 السنن واتبہ فضل میں لیکن قول اول قوی تر ہی اسی صریح دلالت کرتی ہے حدیث کی انتہی و تحقیق میں یوں ہی کہ تہجد افضل ہے اس جہت سے کہ
 اوہمین مستغنی یادہ ہونی ہی نفس پر اور بعد ہی روایت ہے و سنن روایت ہے اس جہت سے فضل میں کہ جہت تاکید ہی اوہی پڑھنے کی ساتھ فرضوں
 کے اور متمیز فرضوں کی پس کچھ منافہ نہیں یا یوں کہا جاسکتا ہے کہ نماز رات کی افضل ہی اسی کی ہے و پروردگار کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کو بعد انقاہ کسی نے خواب میں کہا پوچھا کہ تمہاری سب سے کیا معاملہ کیا تمہاری ساتھ دونوں نے کہا کہ جاتی رہیں وہ بائیں کہ معارف و احکام
 میں کہتا تھا میں و فنا ہو گئی اشاری کہ بیان کرتا تھا میں و فائدہ نہ دیا مجھ کو اگر چند رکعتوں نے کہ در میان شب کی پڑھتا تھا میں غیب دہانی
 طالبوں کو اس کی کہ اہتمام و کوشش عبادۃ و ریاضت میں خوب کرد اور اعتماد و نکات نصرت پر کہ کارکن کارگزار گرفتار کہ کا ذکر ہے
 کا دار کا مدد ع ۴ ح ۴ و مولانا ۴ و عنہ قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان فلانا
 يصلي بالليل فاذا اصبه سرق فقال انك سيدهم ما تقول رواہ احمد والبيهقي في شعب الایمان
 اور روایت ہے اوہمیں سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق فلا نا شخص نماز پڑھتا ہی رات کو پھر بیسج کرتا ہی
 پھر کہتا ہی فرمایا شتاب ہی کہ باز کہی کی نماز اس کی اور چیز سے کہ تو کہتا ہی روایت کی ہے احمد و بیہقی فی شعب الایمان میں ف یعنی اس کی
 نماز رات ہی اللہ تعالیٰ توفیق تو بہ کی نصیب کیا اور سبب ہدایت کرتی نورانیت و برکت و سلیم باز رہی کا اس فعل سے جس کے قرآن مجید
 میں فرمایا ہی ان الصلوٰۃ تنمی عن الفحشاء والمنکر یعنی نماز باز کہتی ہی جیانی اور بری بات سے منع ۴ و عن ابی سعید و ابی ہریرہ
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ايقظ الرجل أهله من الليل فصليا أو صلا
 ركعتين جميعا كتفا في الذكركين والذاکرات رواہ ابوداؤد وابن ماجہ اور روایت ہے بی بی سعید و ابی ہریرہ کی
 کہ دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ چھوٹی اومی بی بی اپنی کو رات کو پڑھا پڑھی دونوں نے یا فرمایا نماز پڑھی ہر ایک
 نے دو رکعتیں الگ الگ لکھی جاتی ہیں بیچ مردوں ذکر کر نیوالوں اور عورتوں ذکر کر نیوالیوں کی روایت کی ہے ابو داؤد و ابن ماجہ فی ف
 اہل سے مراد بی بی بی بی اور اولاد اور اقارب و غلام اور بویان و سکی اور اوس کو شک ہو ہی کہ حضرت نے لفظ فضلیا کا فرمایا یعنی مرد
 سے اور اس کی اہل نے دو رکعتیں نماز کی پڑھیں الگ الگ فصل کا فرمایا یعنی ہر ایک نے دو رکعتیں نماز کی پڑھیں الگ الگ مطلب دونوں لفظوں کا ایک
 جہت سے لکھی جاتی ہیں دونوں ذکر و ان کے ذکر الذاکرات میں کہ جسکی تفصیل کلام آمد میں مذکور ہی والذاکرتن مد کثیر والذاکرات عدد
 آمد بے مغفرت و اجرا خطا یعنی اور بہت یاد کر نیوالی آمد کی مرد اور عورتیں تیار کر کہی ہی آمدنی اون کی ہی مغفرت و رزاق بڑا ع ۴ و
 عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشرف امتي حمله القرآن و أصحاب الليل رواہ البيهقي في
 شعب الایمان اور روایت ہے بی بی بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشرف یعنی بزرگ قدر امت سے
 کے اوہانی والی قرآن کی اور صاحبے کی روایت کی ہے بیہقی فی شعب الایمان میں ف اوہانی والی قرآن کی ہے جو

بغیر ضرورت کی پس دینی گو یا کہ اعراض کیا عبادت سولہ سی ہیں سختی ہو اعصاب کا بخلاف مداومت اگر خیالی کی کہ وہ سخت ہوتا ہی سکا کہ محبوب ہو اور
اگر جبکہ ہون حاصل ہوا غل غلیل سامیہ مداومت اور موعبت کی بہترین عمل کثیر سی ساتھ ترک رعایت اور محافظت کی **ع** **وَعَنْهَا قَالَتْ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّوْا أَمْرَكُمْ لِمَا تَطْفِقُونَ قَالَتِ اللَّهُ لَا يَكِلُ حَتَّى تَكُونُوا مُتَّفِقُونَ عَلَيْهِ اور روایت ہے
عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ابوہم لہم وسعدہ طاعت کہہ یعنی ہمیشہ کرنی کی اسلیبی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں تنگ ہوا
پہان ایک تنگ ہو دو نعم روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** یعنی ملازم کرو رسول بنی ریخت عبادت کہ نہ قدرت رکھو ہمیشہ کرنی اور سیکر
بلکہ سیفد راضیا کرو کہ ہمیشہ اسکو اسلیبی کہ اللہ ملول نہیں ہوتا یعنی ترک نہیں کرتا دینا ثواب کا یہاں تک ملول ہو تم یعنی چوہر د عبادت
حاصل ہیکہ اللہ تعالیٰ ثواب عبادہ بردی جانا ہی ترک نہیں کرتا اگر جبکہ تنگ آجودہ کی اللہ تعالیٰ ثواب ہی دینا چوہر د کیا چاہا وہ متوسط
کرو تا ہمیشہ نہی **ع** **وَعَنْ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصِلَ أَحَدُكُمْ نَشَاطُهُ وَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ**
مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جانی کہ یہی نماز ایک ہمارا وقت خوشی تک وسیعت کہ
سات ہو یوحی ہی کہ پیہ جادی روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** حاصل یہ کہ صلی دالی راہ آخروہ کو چاہی کہ کوشش کری عبادت میں تعبد
طاعت کی اور اختیار کری میانہ روی طاعت میں و احترار کری ملول ہو کر عبادہ کرنی سی اور جب ملول ہوا وہ پیہ عبادہ سی و شغل
ہو کسی مسلح چیز میں قسم کلام اور نیند وغیرہ سی اور قصد حاصل ہو فی خوشی کی عبادت میں تو وہ لانا جانا ہی گناہت اسلیبی کہ گناہی کہ نیند عالم کی
عبادت ہی اور جانا جانا ہی کہ سچ ترک کرنی عمل کی وقت کسالت و ملاست کی حد میں بہت واقع ہوئی ہیں سلیبی کہ اگر ان ہونا عمل نفس پر آخر
کو بہت ک عمل اور انسان و سیکر ہوتا ہی لیکن جانی کہ کوشش کری اور نفس کو بہت عمل کر نیکی عادت ملول اساتہ شقت اور رباضت کی خوگر
ہو دی مانتہ کامل وجود و ارادہ طلبون کی ہو جادی کہ ہوڑی سی عمل میں فی الحال تک جانی میں و چوہر دتی میں کہ ہوتا ہی کہ جنگو ہل
دو گت نمازی اور ایک سیارہ و قرآن کا یہ بنا کر ان معلوم ہوتا تھا اور ملول ہوتی ہی اوس ہی و ملول بہت عمل کی عادت دانی ہی سو کعت نماز
کی اور سیارہ و قرآن کی زینتی آسان علوم ہوتی ہیں **ع** **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِذَا الْعَصُ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَقْرَأْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ التَّوَمُّ فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّاهُ وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَذُرُّ لَعَلَّهُ
يَسْتَعْفِرُ نَفْسَهُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جبکہ
اوغلی ایک ہمارا دراصل لین کہ نماز پڑھتا ہو پس عابی کہ سو رہی یہاں تک کہ جانی ہی اوجست غنید پس تحقیق ایک ہمارا جب نماز پڑھتہ ہی
اوٹمنی ہو فی نہیں جانا وہ چیز کہ کہتا ہی غلبہ منید کی سی تاید کہ ارادہ کری طلب فرہہ کا پس بد دعا کری نفس بنی کو روایت کی یہ بخاری و مسلم
فی **ف** یعنی مثلاً ارادہ کری کہ کہی اللہم اعف لی بجای و سکی بسبب غلبہ منید کی کہہ بیٹی اللہم اعف لی ساتھ عین جملہ اور ف کی کہ معنی و سکی میں
یا اللہ خاک آلودہ کر مجھ کو پس یہ بد دعا ہو فی نفس پر اسلیبی کہ وہ کنا یہی ذلت اور خوار سی **ع** **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا نَكُونُ نَسْتَعِينُكَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ يَسْتَعِينُكَ فَاسْتَعِينُوا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم فی تحقیق دین آسان ہی اور نہیں سختی کرتا دین میں کوئی ملکہ غالب آتا ہی دین اور پس میں راہی کرو اور قریب طاعت کے
لو عمل اور خوشی ہو یعنی ساتھ جنت اور سلامتی کی اور برکت اور کرامت کی اس لمی کہ دنیا ہی اللہ تعالیٰ بہت سا ثواب تہوڑی عمل پر

اور مرد جا ہوا تہ وقت صبحہ اور وقت شام کی اور کچھ خیرات کی روایت کی یہ بخاری فی ف دین آسان ہی معنی احکام دین کے اللہ تعالیٰ فی آسان مقرر کی ہیں اس سخت نہ پکڑو اور ٹکوا اپنی لغتوں پر بطور رہبانیت کی اور نہیں سخت کرتا دین میں کوئی مگر کہ غالب تاسی دین و سہر یعنی جو کوئی اپنی نفس پر غیہ و حب بالتون کو جب کتابی اور شکل طرح عبارت کرنی اختیار کرتا ہی تو دین و سہر غالب تاسی یعنی اداسی حق اسکی سی وہ عاجز ہوتا ہی پس میں غالب اور وہ غلوب و قاروا کی معنی یہ ہیں کہ قریب ہو ڈا مردین کی ساتھ سہولت کی اور نہ دور ہوا دس سی ساتھ سختی کر و طبعی فی کہا ہی کہ قاروا تا کید ہی سدود کی طرح معنی سدود کی میں سو ہی قاروا کی اور بعضوں نے یہ معنی بھی ہیں کہ نزدیکی اس کے ڈھونڈو و معنی حدیث کی یہ ہیں کہ بہت یاد دہ کر و عبادت کہ ہر وقت عبادہ کرتی رہو بلکہ غنیمت گنو عبادت ان تین قوتوں میں اول و زمین و آخر روز زمین و کچھ خیرات میں یہاں اشارہ ہی تہجد کی نماز کا + ع ۷ ح + و عن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نائم عن حزیبہ او عن شئ منہ فقرأہ فمابین صلوۃ الفجر و صلوۃ الظهر کتیبہ کما تقرأہ من اللیل و اہ مسلم و اور روایت ہی حضرت عمر کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سو رہا بغیر طریقی تمام وظیفہ اپنی کی بعض وظیفہ کی بہرہ ڈا او سکود و سار نماز فجر کی اور نماز ظہر کی کہا جاتا ہی و اسکی کو یا کر ڈا او سکورات کو روایت کی یہ سلم فی ف یعنی ایک شخص نے کچھ وظیفہ ذکر کیا تہا ستم کلام اللہ اور او کار و نمازی کہ سب کو پڑھتا تھا اور وہ فوت ہو گیا پیرا دنی مابین نماز فجر اور ظہر کی یعنی پیل پیل زوال کی پڑھ لیا تو اسکی ایسی ثواب کی پڑھنی کا سا لکھا جاتا ہی و ایسی ہی حکم دین کی وظیفہ کا ہی کہ دن کو فوت ہو گیا و رات کو پڑھ لیا تو دن کی پڑھنی کا سا ثواب کہا جاتا ہی و روز سب اسپین ظیفہ ایک و سہر کی ہیں و اسپین جو خاص است کی وظیفہ کا ذکر کیا اسلی کہ اکثر واقع ہو جاتا ہی یعنی نماز تہجد کی اور او را واد ب ظہر ہند کی رہ جاتی ہیں ہی ہی حدیث کا اس باب میں لا ح + و عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم تستطع ففعا عدا فان لم تستطع فعلى جنب رواہ البخاری و اور روایت ہی عمران بن حصین کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر ہی ہو کر پیل اگر نہ ہو سکی پڑھ بیٹھ کر پیل اگر نہ ہو سکی پیل نہ کر و روایت کی یہ بخاری فی ف یعنی کر و ہی پڑھنی قبلہ کی طرف ہو نہ کر و او را و اگر قبلہ کی طرف ہو نہ کر و سکی اور نہ کوئی قبلہ کی طرف نہ پیر نہ لایا ہم جو بھی تو ہر طرف جائز ہی اور ہا ہی نزدیکی نفل سہر کہ حجت لیٹی و قبلہ ہو کر او را و تکیہ ہو نہ ہون کی نیجی رکھ کر سہر او نجا کر لے اور اشاروں سی نماز پڑھنی چنانچہ و اقطبی نے ایک حدیث روایت کی ہی کہ اس حجت ہی نماز پڑھنی ثابت ہوتی ہی اور یہ حدیث حضرت عمران سی فرمائی ہی و ٹکوا و اسیر ہی و حجت نہایت سکتی ہی پیل و روکی ہی حجت نہیں ہو سکتی اسلی کہ وہ مذکور ہی اور یہ حکم حضرت فضل نماز کا فرمایا ہی پس نفلوں میں یہ بطریق اولی جائز ہو کا + ع ۷ و عنہ کہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ الرجل قاعدا قال ان صلی قائما فهو افضل ومن صلی قاعدا فله نصف اجر القائم ومن صلی نائما فله نصف اجر القائم و اور روایت ہی ابن عمر سی کہ او ہون فی پوچھا ہی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال نماز آدمی کا بیٹھی ہوئی یعنی نماز نفل کا باوجود قدرت کی قیام پر فرمایا اگر پڑھی کہ پڑھی ہو کر پڑھی ہو نہ ہی او جو کوئی پڑھی یعنی نفل بغیر عذر کی بیٹھی ہوئی پڑھی اسکی آدھا ثواب کہ پڑھی ہوئی یعنی نفل بغیر عذر کی پڑھی اسکی آدھا ثواب بیٹھی کا روایت کی یہ بخاری نے ف یہ حدیث معمول ہے نماز نفل پر اسلی کہ نماز فرض بیٹھ کر پڑھنی اگر لی عذر ہو درست نہیں او را اگر بعد از جو قیام ساقط ہی پس اگر عذر ہو کر نہ بیٹھ کر پڑھنی سی ہوئی و بیٹھ کر پڑھنی لیا و او را کہ پڑھنا ہو گا بلکہ پورا ثواب پا و لیا او را کہ باطل ہی لے لیا جاتا ہی یہ کہ نماز نفل بیٹھ کر

ہیں اگرچہ منی اکمل کے ہی کہ اکمل یہی ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی لیے عمل کریں کچھ غرض اور نہ لوگوں کی اگر محض اس لیے تو اب کے یا خوف خدا کے کریں کہ اگر خالی ہو تو اب عذاب الہی عبادت ہی وہی ہے جو روزی نہیں صحیحہ ہوتی عبادۃ اوسکی بلکہ کہا ہی حضورؐ نے کہ یہ کفر ہی ہے ۴۶۴ **الفصل الثالث** فضل میری عن عبد اللہ بن عمرؓ قال حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوا الرجل قاعدا یضف الصلوة قال فانثیثہ فوجدتہ یصلی جالسا فوضعت ید فی علی راسہ فقال مالک یا عبد اللہ انی سمعہ وقلت حدثت یا رسول اللہ انک قلت صلوا الرجل قاعدا علی یضف الصلوة وانت تفضل قاعدا قال اجل ولكنی سمعت کاحید منکم رواہ محمد بن مسلم روایت ہی عبد اللہ بن عمروؓ کہ کہا حدیث کیا گیا میں نے یہی پہنچی مجھے یہ حدیث کہ تھو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز وہی کی یعنی نفل نہیں ہے یعنی غیر عذر کی آدمی نماز ہوتی ہی یعنی نسبت کھڑکی کہا راوی نے یہاں حضرت کی پاس بیٹھا یا میں اوکو نماز پڑھتی بیٹھی ہوئی یہاں کہا میں ہاتھ اپنا حضرت کی سر مبارک پر نہیں یا حضرت نے کیا ہی اسلی تیری ہی عبد اللہ بن عمروؓ کہہا میں نے خبر دیا گیا تھا میں نے رسول خدا کی کہ تحقیق فرمایا میں نماز وہی کی نہیں ہے جو برابر آدمی نماز کی ہی در تہ پڑھتی ہوئی نہیں ہوئی فرمایا کہ اس طرح سی ہی لیکن میں نہیں ہنڈا کہ یہ تم میں سے ہی دایت کے یہ سلم نے ف عادت عرب کے ہی کہ جب کسی سے کوئی بات تعجب کے دیکھتی ہیں تو اس سر پر ہاتھ کھدتی ہیں پس ان کی نزدیکی یہ بات خلاف ان کی نہیں بلکہ ازراہی تکلفی اور کمال الفت کی ہوتی ہی پس جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو عبد اللہ نے ہاتھ سر مبارک پر ازراہ تعجب کے کہا تعجب سلی کیا کہ حضرت فضل بات پر عمل کرتی ہیں یہ نہیں کہوں نماز پڑھتی ہیں یہ حضرت کے جواب کا حاصل ہے کہ یہ میرے خصوصیات سے ہی میری نماز کا ثواب ناقص نہیں ہوتا کی طرح ہوں مجھ کو اور دوسرے قیاس نہ کرو اور نہ اور کو مجھ پر مع وعن سار لورین ابی الجعد قال قال رجل من خزاعة لیکتی صلیت فاسترحط فکاہم عابوا ذلک علیہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقر الصلوة یا بلال ارحنا بها رواہ ابوداؤد اور روایت ہی سالم بن ابی جعدی کہ کہا کہا ایک شخص نے قوم خزاعہ میں سے کا شکی میں نماز پڑھوں اور آرام پڑوں پس گو یا کہ لوگوں نے حسیب پر اوپر سر کیا اوسنی سنا ہی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمائی ہی کہ یہ کہہنا کہ اسی بلال احست ہی ہکو ساتھ وہی روایت کے یہاں بوداؤد نے ف بلال آرام پڑوں میں یعنی ساتھ عبادت رب پانی کی اور مناجاة اوسکی اور لذت پڑھنی کلام اوسکی اور بعض حاضرین نے تعجب سلی کہا کہ یہ عبادۃ محتمل ہے دو معنوں کی ایک یہ کہ آرام پڑوں میں ساتھ نماز کی اور دوسری یہ کہ نماز سے آرام پڑوں یعنی نماز پڑھ کر آرام سے بیٹھوں پس مراد اوسکی معنی اول تھی اور لوگ سمجھ گئی دوسری معنی مراد میں اور وہ خلاف ان کی ہیں پس انہوں نے مراد اپنی بیان حدیث حضرت کی سنا کہ کہ حضرت نے ہی فرمایا ہی بلال احست وہ مجھ ساتھ نماز کی یعنی مشغول ہونا اور نماز میں راحت جہاں ان کی لیے سلی کر دگشتی تھی سو ہی نماز کی اور اعمال نیوہ کو رنج اور آرام پڑتی تھی ساتھ نماز کی سلی اوس میں مناجاة ہی ورا ہی لیے فرمایا ہی قرۃ عینی فی الصلوة یعنی آرام مجھے نماز میں آتا ہی مع ۴۶۵ **باب الوتر** ابی جیحان نماز وتر کی اختلاف وتر میں دو میان علماء کی دو باتوں میں ہی دل یہ کہ سنت ہی یا واجب امام ابو حنیفہ کہتے ہیں واجب اور امام کہتے ہیں سنت ہی در دوسرا اختلاف یہ ہی کہ وتر ایک رکعت ہی یا تین رکعت اکثر اماموں کی نزدیکی ایک رکعت ہی اور ہماری نزدیکی تین رکعت اور حدیث میں جہن میں از میں اور جو کہ ایک رکعت کہتے ہیں وہ دو رکعت پہلی اوسکی پڑھ کر سلام میری میں اور اگر تہ پڑھ کر وہ ہی ۴۶۶ **الفصل الاول** فضل ہی عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا للکلیل مشق مشق فاذا خشی احدکم الضیض لکعة واحدة تؤدہا ما قد صلی متفق علیہ روایت ہی بن عمرؓ کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نمازات کی دود و رکعت ہی پس جب ذکر ایک تھا اور ہوتا رہی صبح کی سی پڑھی ایک رکعت طاق کر دی گئی و سکی لی اس کو
کہ نماز پڑھی ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی نمازات کی دود و رکعت ہی دلیل پڑھی ہی ساتھ اسکی شافعی اور ابو یوسف اور محمد بن کریم
کو فضل پڑھی تو فضل ہی ہی کردود و رکعتیں پڑھی اور ایک رکعت طاق کر دی گئی اس کو کہ نماز پڑھی ہی کہا ابن ملک کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ رات کی
نماز میں پہلی جو دود و رکعتیں پڑھیں تھیں وہ نماز جنت تھی یہ ایک رکعت اس کو طاق کر دی گئی اور یہ حدیث محبت ہی و اسکی شافعی کی کہ اون کے
نزدیک نہ کی ایک رکعت ہی انہی اور کھانا و میٹھی فی کسختی اسکی یہ ہیں کہ پڑھی ایک رکعت ساتھ دود و رکعتوں کی پہلی اسکی پس یہ رکعت طاق
کر دی گئی پہلی شفع کو اور کہا ابن ہمام فی کہ نہیں ہے حدیث میں دلالت اس پر کہ وتر کی ایک رکعت ساتھ تخریم علیہ کی اور اور دلیل حنفی کی یہ ہے
کہ نہی وادہ ہی ہی بتیلا سی یعنی تنہا رکعت ملاحظی قاری فی مرقاة بین یہ معنون بفضل کہا ہی یہاں اختصار کی لی یہ سب رکعتا کیا جو چاہی و میں کہہ
لی **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ خَيْرِ الْكَلِيلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** و روایت ہی اور نہیں ہی کہا
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ وتر ایک رکعت آخرات کو روایت کی یہ مسلم فی کہ وتر ایک رکعت ہی علی ہونی ساتھ دو گانہ کی پہلی
اسکی یہ تہی معنی اسکی کہی تطبیق حاصل ہو جاوی سبب ثبوت میں و وقت مختار و تراکب آخرات میں ہوتا ہی کہ اذکر علی اور حضرت شیخ رحمہ اللہ کہا ہی کہ یہ
حدیث دلیل ہی سیر کہ وتر کی ایک رکعت ہی و اور بدینین کہ دلالت کہی ہیں و ہونی وتر کی تین رکعت اگلی اور یگی **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ**
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ حَشْرَةٍ رَكْعَةً يُؤْتِي مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ
فِي ثَلَاثٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ ہی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی رات میں تیرہ رکعت وتر
پڑھتی ان میں سے ساتھ باج رکعت کی نہ پڑھتی کسی رکعت میں یعنی تہتہ کی لی مگر پنج اخرا و سکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی کہ نماز آنحضرت کی
رات میں کئی طرح برائی ہی ایک و نہیں ہی یہ ہے کہ آتہ کہ نہیں پڑھتی تہی ساتھ جارسلا و ان کی اور باج رکعتیں پڑھتی تہی متصل ساتھ نہت وتر کی ساتھ
ایک تہتہ کی و ایک سلام کی اور یہ حدیث صریح ہی پنج وصل باج رکعتوں کی ساتھ ایک جلوس کے اور یہ مختلف فیہ ہی و درمیان فقہاء کی اور جو کہ قابل نہیں
ہیں اسکی تاویل عدم جلوس کے ساتھ عدم سلام کی کرنی میں یعنی سلام نہیں پہنچتے تہی مگر آخر میں چنانچہ بعضی روایت میں آیا ہی لم یسلم الا فی اخرین و اور
بعضی یہ تاویل کرنی میں کہ جلوس دراز نہیں کرنی تہی مگر آخر میں اور وصل چار رکعت ہی زیادہ ساتھ ایک سلام کی جائز ہی باتفاق اور ہمارے
نزدیک جائز ہی آتہ کہ رکعت تک اگر مبیہ اور زیادہ اس ہی جائز ہی ساتھ کہ رکعت کی و ح و مولانا **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ**
إِلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَسْبَلْتَنِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ
قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ قُلْتُ يَا أُمُّ
الْمُؤْمِنِينَ أَسْبَلْتَنِي عَنْ وَرْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نَعِدُّ لَهُ سَوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ فَيَبْعَثُهُ
اللَّهُ مَا دَشَأَ أَنْ يَبْعَثُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ
وَيُحْمَدُهُ وَيَدْعُو ثُمَّ يَهْضُ وَلَا يَسْمُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيُحْمَدُهُ وَيَدْعُو ثُمَّ يَسْمُ تَسْلِيمًا يَسْمِعُونَا
ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَسْمُ وَهُوَ قَائِدٌ فَلِذَا أَحَدُ عَشْرَةَ رَكَعَةً يَا بَنِي فَلَمَّا اسْتَوَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَخَذَ الْكُمَّ أَوْ رُبَّ سَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الْأَعْيُنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ فِي الْأَوَّلَى فَلِذَا سَبْعُ يَابَنِي وَكَانَ بَنِي اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْ صَلَاةَ أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامٍ

اصبر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اجعلوا اخر صلواتكم بالليل وتذكروا هـ مسلم اور روايت ابن عمر
 ان اقل من صلي الله عليه وسلم في كرفا باگروا والاخر نمازيں چار رات کی ذکر روايت کی یہ مسلم فی ف امر اسمن استحباب کی یہی اور غیر
 اسکی اور مذکور ہو چکی ہے و و عنہ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال باذروا الضمير بالو تر رواه مسلم
 اور روايت یہی وہیں ہی کہ اقل من صلي الله عليه وسلم في كرفا باجلدی کرو صبح سے ساتھ دتر کی روايت کی یہ مسلم فی ف یعنی و
 صبح سے پہلے پہل پڑھ کر دہاوی نزدیک پہلے وجوب کی یہی اور گرات کو و زردہ مانع فی قضاء اور کی واجب کر دن کو پہلی ۴۶ و عن
 حبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خاف ان لا يقوم من آخر الليل فليوتر اوله ومن خاف
 ان لا يقوم اخره فليوتر آخر الليل فان صلوة اخر الليل مشهودة وذلك افضل رواه مسلم
 اور روايت یہی ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جمعہ کی سریسی کرنا و ہونکا آخرات میں یہی چاہی کہی و تر پہلی اول شب رجبہ
 کہی و ہنی کی آخرات میں یہی چاہی کہی و تر پہلی چھلی کہی اسلی کرنا یہی اعلیٰ حاضر کی کسی ہی یعنی حاضر ہونی میں فرشتی جنت اور انوار و برکت
 اور یہ یعنی و تر آخر اعلیٰ بہترین روايت کی یہ مسلم فی ف و تر آخر رات کی بہترین سلیکی ثواب و وقت بہت ہوتا ہے بسبب حاضر ہونی ملائکہ جنت
 اور برکت اور واقع ہونی و تکمیل فضل وقت میں ہر ۴۶ و عن عائشة قالت من كل الليل أو تر رسول الله صلى الله عليه وسلم
 من أول الليل وأوسطه وآخره وإنه أتى إلى الصحبة متفق عليه اور روايت یہی حضرت عائشہ سے کہی ہر جزائی میں
 و تر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اول رات میں ہی و تر رات میں ہی و تر آخر میں ہی و تر پہلے حضرت کا سحر کی وقت میں کی دہ چنا
 حصہ ات کا ہی و ایک یہ بخاری و مسلم فی و عن ابی ہریرۃ قال أو صلا فی حلی فی بک صیام ثلاثہ آیام من کل شہر
 و رکعت الضعی وان أو تر قبل ان آنام متفق علیہ اور روايت یہی ابی ہریرہ سے کہی ہر صیت کی منکر دست میرنی یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم فی ساتھ تین باتوں کی روزی کہتی تین دن کی پہنچی میں و تر پہنی دو رکعتیں صبح کی اور یہ کہ پڑھوں میں و تر پہلی اس کے سو نہیں
 روايت کی یہ بخاری و مسلم فی ف روزی تین دن کی یعنی ایام بعض کے تیر دن و چودہ دن و پنجہ روین تاسع اور بعضوں نے کہا ہی کہ ایک روز
 اول مہینی میں و ایک درمیان مہینی میں و ایک خرمہینی میں و بعضوں نے کہا ہر روز ہر عشرہ کی اول میں و بعضوں نے کہا مطلق یعنی ساری
 مہینے میں جب چاہا کہی اور دو رکعتیں صبح کی یعنی جو کہ بعد آفتاب بلند ہوئی کہی جاتی میں یعنی نماز اشراق یا نماز نیا شت میں و رکعت اولیٰ درجہ
 اولیٰ کا ہی اور اکثر اشراق کی حیمہ کہتیں میں و رجا شت کی بار اور و تر ابو ہریرہ کو اول شب میں یہی سلی فرمائی کہ وہ اول شب میں مشغول رہی
 حضرت صدیقوں کی یاد کرنی اور ذکر کرنی اولیٰ میں میں سمینات بہت جاتی ہی آخر رات میں و ہنا شکل تھا اور بسبب ہی مشغول علم کی صبح کی
 ہی دو رکعتیں یہی کو فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ مشغول بنا علم دین میں فضل ہے اور عبادت ہی ہر ع ۴۶ الفصل الثانی
 فصل ۲۳ عن غصیف بن الحارث قال قلت لعائشة أرايت رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
 يغتسل من الجنابة في أول الليل أم في آخره قال ربما اغتسل في أول الليل وربما اغتسل في آخره قلت قلت الله
 أكبر الحمد لله الذي جعل في الأمر سعة قلت كان يوتر أول الليل أم في آخره قالت ربما أو تر في أول الليل وربما
 أو تر في آخره قلت الله أكبر الحمد لله الذي جعل في الأمر سعة قلت كان يحرم بالقراءة أم يحففت قلت ربما حرم
 وربما حفت قلت الله أكبر الحمد لله الذي جعل في الأمر سعة رواه أبو داود

کہ جو کچھ ضرور اون لوگوں کی کہ بایت کیا توئی انکو یعنی انبا اور اولیا اور عافیت میں رکھو جگو آفتون دنیا کی اور آخر کی سی بیچ میں دن لوگوں کی کہ نسبت
 میں کہا توئی انکو اور کار سازی کر میری بیچ جلاؤن لوگوں کی کہ کار سازی کی توئی انکی اور برکت دی سحر لیلی و سحر من کہ دی ہی توئی یعنی عزادار
 اور علوم اور اعمال اور بیجا محکوبرائی اور سحر کی سی کہ مقدس کی توشہ پس تحقیق تو حکم کرنا ہی جو چاہتا ہی وہ نہیں حکم کیا جاتا بجز تحقیق نہیں ذیل ہوتا وہ شخص دست
 کہا توئی انکو با برکت ہی تو اسی رب ہماری یعنی کثرت سی ہی خیر تیری دارین میں اور بلند ہی تو روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور
 ابن ماجہ اور دارمی **ف** کہوں میں قنوت و ترمذی بیان مطلق جو قنوت اور کہا تو ظاہر یہی کہ تمام سال میں پڑھنا مراد ہی ہے یکہ مذہب ظاہر ہی اور
 شافعی فقید کرتی میں قنوت کو بیچ و تراصف خیر مضمان کی اور بدایت کر یعنی ثابت کہہ بدایت پڑ یا زیادہ کر محکوم اسباب ایت کی یعنی پوچھنی کی اصل مراد
 گواہ نہیں ذیل ہوتا یعنی آخر میں یا مطلق اگرچہ با صیارت ظاہر کی مبتلا کسی بلا میں ہو یا کوئی اسکو ذلیل کر ہی اور جو ارجائی لیکن حقیقت میں اسکو نزدیک
 دی عزت ہوتا ہی ہے یکہ حضرت ذکر یا علیہ السلام کو آڑہ سی چیر اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ذبح کیا پس یہی سب مستحانات اللہ تعالیٰ کی میں غرض کہ لوگوں
 کے ذیل کہنے اولیا و اللہ ذیل نہیں ہوتی اللہ کی نزدیک وہ عزت والی ہی میں اور بعضی روایتوں میں اس جملہ کی بعد ولا یغفر من مادیت کے آیا ہو
 اور بعضی روایت میں بعد و تعالیٰ کے استغفرک و توب لیک و بعضی میں بعد اسکی وصلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ہی اور قنوت شافعیہ بھی کہ ترمذی اور
 نماز میں پڑھنی میں اور ہماری نزدیک اللہ تعالیٰ خیر تک ہی اور لکھا ہی علماء کی کہ فضل یہی کہ دونوں پڑ ہی اور کہا ابن ہمام کی کہ بیان مختلف
 فیہ میں باقر میں کہتے ہیں کہ قنوت و ترمذی پہلی رکوع کی پڑ ہی یا بعد اسکی اور دوسری یہ کہ قنوت و ترمذی میں تمام سال پڑ ہی یا نصف خیر مضمان
 میں اور تیسری یہ کہ قنوت سوا سی و ترمذی اور نماز میں پڑ ہی یا نہیں اس مام شافعی تو کہتی ہیں کہ قنوت بعد رکوع کی پڑ ہی اور ابو حنیفہ کہتی ہیں کہ پہلی رکوع
 کی اور دونوں سند پکوانی ہیں متوشی لیکن دلیل ابو حنیفہ کی قوی ہی جو چاہی مرقات میں دیکھ لی اور بیان باقی دو باتوں مختلف فیہ کا باب لقنوت میں
 ہوا بحوالہ اللہ تعالیٰ **ع** **وَعَنْ** اَبِي تَرْكَه قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوُتْرِ قَالَ سُبْحَانَ
 الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَاللَّسَّائِيُّ وَذَادَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُطِيلُ وَفِيهِ وَآيَةُ لِلنَّسَائِيِّ عَنْ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي عَرَبٍ قَالَ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا وَبَرَّ فَمَصَّوْتُهُ
 بِاللَّسَّائِيِّ أَبُو دَاوُدَ ابْنِ بَنِي كَثَبٍ كَمَا تَبَيَّنَ سَوْدَ هَلِ السَّلَامُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَّزَّيْنِ كَبِيْرِي بَاكِي بَادِشَاهُ دِمَاشِيَّتِ بَاكِي رَوَايَتِ
 كِي مِیْلُودُ اور اولیائی فی اور زیادہ کیانی فی کہ کہتی تھی حضرت یہ تین یا بلند کرتی تھی اور تیسری بار میں اور سچ ایک وایت لکھا کی علیہ السلام
 ابن ابی سی اون فی نقل کیا ابنی باب سی کہنا کہتی حضرت جب سلام پیرتی سبحان الملک اقدس تین بار اور بلند کرتی آواز اپنی تیسری بار میں
ف واقطنی کی روایت میں بل الملک والروح جی یا جی یون ہی سبحان الملک اقدس بل الملک والروح **ع** **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ
 إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي الْخُرُوجِ وَاللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَلِبِعَافِكَ
 مِنْ عَفْوَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّسَّائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی تھی بجز آخر و تر
 یعنی کی یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تہ رضا تیری کی غضب تیری سی اور ساتھ عافیت تیری کی عذاب تیری سی اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ
 ذات تیری کی آثار صفات تیری سی یعنی غضب غریہ نہیں ابن سگنا میں تعریف تیری یعنی مجھ میں طاقت نہیں کہ تیری تعریف کر سکوں تو
 ایسا ہی سی جیسی تعریف کی توئی ذات ہی کی روایت یہ ہوا داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ فی **ف** یہ دعا حضرت پڑھتے تھے

وترکی میسری کہت میں بعد کوع کی قومیں نام مالک کی قائلین اور بعضوں نے کہا بعد سلام کی پڑھتی تھی اور بعضوں نے کہا پہلی سلام احتیاج
 میں پڑھتی تھی اور بعضوں نے کہا سجدہ میں اور سالی کی ایک روایت میں یہی کہ پڑھتی تھی حضرت اسکو جبنازی سے اپنی فایغ ہوئی اور جگہ بکڑی بہتر
 اپنی پراور کہا ابن عباس کہ منقول ہے ایک باحت علامہ کی سی کہ توفیت لکری عاقبت میں اپنی ایک ہی دعا پڑھتی نہ مقرر کر سی اسلیبی کہ مقرر کر فرما
 میں دعا زبان پنجابی ہوئی ہی بغیر صدق و غیث کی پس نہیں حاصل ہوتا اور اس ہی مقصود اور اور علامہ نے کہا ہے کہ یہ حکم چھ غیر اللہم نہ استغفر
 کے ہی معنی اسکا مقرر کرنا منع نہیں اسکی سوا اور دعا و کلمہ مقرر لکری کہی کوئی پڑھی کہی کوئی اسلیبی کہ صحابہ نے اتفاق کیا ہی اللہم نہ استغفر
 کی یہی پراور اسکا اسکی اور قنوت پڑھی تو ہی جائز ہی و اسی طرح خط میں اللہم ابدنا کو بھی سننی کیا ہی یعنی توفیت اسکی ہی منع نہیں اور
 جو کوئی قنوت نہ یاد رکھتا ہو پڑھی ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار اور کہا ابولیس نے کہ تین بار پڑھی اللہم غفر
 لہ ع و ع + **الفصل الثالث فی فضلہ عن ابن عباس** قیل لہ ہل لک فی امیر المؤمنین معاویہ ما
 اکثرہ الا بولحده قال اصاب الله فقیہہ و فی رواية قال ابن ابی ملیکة اوثر معاویہ بعد العشاء
 برکعة و عندہ مؤثر لا بن عباس فاتی ابن عباس فاخبرہ فقال دعه فانہ قد صحب الشیخ
 صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری روایت ہی ابن عباس کہ کہا گیا واسطی اون کی کیا ہی واسطی تمہاری چھ امیر المؤمنین معاویہ
 کے یعنی کیا فتویٰ دیتی ہواؤں کی اس فعل میں کہ نہیں پڑھتی مگر ایک کہت کہا ابن عباس نے اچھا کیا اونہوں نے تحقیق وہ فقیہ ہیں و ایک
 روایت میں ہی کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے کہ در پڑھی معاویہ نے پیچھی عشا کی ایک کہت اور زود کیا و نکی ہما مولیٰ بن عباس کا پس یادہ ابن عباس
 کے پاس پس خبر دی و نکو کہا ابن عباس نے چور دی و نکو اسلیبی کہ اونہوں نے صحبت کہی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی شاید اونہوں نے دیکھی حضرت
 سے وہ چیز کہ نہیں دیکھی رنی روایت کی یہ بخاری نے ف ظاہر ہے کہ حضرت معاویہ نے ایک ہی کہت پڑھی ہوگی اسلیبی نکا کر کیا و دیکھی و اگر
 نے کو اسکا بہ تو تین کہت پڑھتی ہیں یہ کہت کہت کیوں پڑھتی ہیں و احتمال یہی ہی کہ اونہوں نے وتر کی ایک کہت پڑھی ہوگی ملی ہوئی ستار
 دو گانہ کی پہلی اسکی پس اس وقت میں بخاری اسلیبی کیا اگر اسکا کیا ہوگا اونہوں نے و زبر اور ترک کیا ہوگا جبکہ کو یا سنت عشا کو ع و ع + **و عن ابی یوسف**
 قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم
 یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا رواہ ابی یوسف و اور روایت ہی بریدہ ہی کہ کہا سنا میں
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھی و رحن ہی یعنی وجب ہی پڑھی و تر پس نہیں ہم میں سے یعنی ہماری تابعین سے و رحن ہی پڑھی
 نہ پڑھی و تر پس نہیں ہم میں سے و رحن ہی یعنی پڑھی و تر پس نہیں ہم میں سے نقل کی یہ بودا و دنی ف یہ حدیث ثلاث کرتی ہی سیر کو و وجب نہ
 حدیث سننی کہی میں ۶۶ **و عن ابی سعید** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام عن الوتر او نسبیہ
 فلیصل اذا ذکر و اذا استقیظ رواہ الترمذی و ابی یوسف و اور روایت ہی سعید کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
 کہ سوئے و تر سی یا بھول جا دی و سکوپ چاہی کہ پڑھی یعنی قضا اسکی جسوقت کہ یاد آوی یا جسوقت کہ جاگی روایت کی یہ ترمذی و ابی یوسف و اور
 ابن جہنی ف یہ حدیث ہی ثلاث کرتی ہی وجب پر ۶۷ **و عن مالک** بلغه ان رجلا سأل ابن عمر عن الوتر
 او اجب هو فقال عبد اللہ قد اوثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اوثر المسلمون فجد الرجل یردد
 علیہ و عبد اللہ یقول اوثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اوثر المسلمون رواہ فی الموطا

اور روایت ہی ہاں کسی بیوی اور نکو بیہ بات کہ ایک شخص نے پوچھا ابن عمر سی حال ترک کر کیا وجہ ہی یعنی یا سنت ہی کہا عبد اللہ تحقیق و ترہی
 میں نے غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ترہی میں سلمانوں نے یعنی صحابہ نے پیش شروع کیا اور شخص نے کہا کہ کرتا ہوا دینی اور عبد اللہ کہتی تھی و ترہی
 میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ترہی میں سلمانوں نے روایت کی یہ موطا میں **ف** اتفا کیا ابن عمر نے ساتھ دلیل کے دلول ہی گویا کہا
 کہ وہ واجب ہی ساتھ دلیل موطا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع اہل اسلام کی و صریح واجب کہا احتیاطاً علیہ نماز ہا حضرت امین کہیں اور
 وہ شخص نے کرتا ہوا علی طلب کی جواب صریح کی **۴۰۰** **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي تَبْلُغَ
 يَقْرَأُ فِيهِمْ يَتْلُو مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ يَتْلُو سُورَةَ الْاٰخِرَةِ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ ۱ ۝
 اللّٰهُ صِدِّيقٌ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و ترہی میں کعت پڑھتی اور تین سو تین مفصل پڑھتی کعت
 تین تین تین سو تین خزانگی ہوتی قل ہو اللہ احد روایت کی یہ ترمذی نے **ف** بعضی روایتوں میں تفصیل اس محل کی اس طرح آئی ہی کہ پڑھتی تھی
 حضرت پہلی کعت میں البکم الشکا وانا انزلنا او اذ لزلت الارض اور دوسری کعت میں العصر وانا انا اعطینا اور تیسری کعت میں قل
 ورتبنا وقل ہو اللہ احد **۴۰۰** **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُغِيْمَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحُ فَأَوْتَرْتُ بِوَاحِدَةٍ
 ثُمَّ انْكَشَفَ فَرَأَيْتُ عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعْتُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ أَوْتَرْتُ بِوَاحِدَةٍ
 رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی نافع ہی کہا تھا میں ساتھ ابن عمر کی مکہ میں و آسمان پر تھا ابرس می صبح ہو جانے ہی میں ترہی ہا ایک کعت
 پہر پہل گیا ابرس کیا یہ کہی رات میں وکانہ کیا اور من کعت کو ساتھ کیا و کعت کی پہر پڑھتی گئی دو ورتین پہر جب خوف کیا صبح ہو جانے کا و
 ترہی ہا ایک کعت نقل کی یہ لکھی **وَعَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا
 فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْ دُمَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ اَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ وَقَرَأَ
 وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اخیر عمر میں نماز پڑھتی بیٹھی ہوئی یعنی رات میں یا دین پڑھتی قرآن میٹھی
 ہوئی یعنی سبقتا طویل کی پس جوقت کہ باقی رہتا قرآن سی قدر میں یث یا جالب یث کی کہی ہوئی اور پڑھتی کہی پہر کعت کرنی پہر
 سجدہ کرنی پہر کرنی دوسری کعت میں مانند ہی روایت کی یہ سلم نے **ف** اسطر نماز پڑھتی جائز ہی بالاتفاق او علی سکا نہیں جائز بیان
 اسکا بالہن میں ہو چکا ہی و وجہ مناسبت سجدہ یث کی ساتھ باب نہین ظاہر ہوئی مگر یہ کہ کہا جاوے کہ اس میں ذکر کیا شیخ کا کہ وہ مقدمہ و تر
 کا ہی **۴۰۰** **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوُتْرِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 وَزَادَ بَنُ مَاجَةَ خَفِيفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ اور روایت ہی سلم سی یہ کہی صلی اللہ علیہ وسلم ہی پڑھتی جچی و تر کی دو کعتیں روایت
 کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابن جانی پڑھتی دو کعتیں یہی ہوتی **ف** اس طرح اسکی اور بیان ہو چکی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرَكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ
 فَإِذَا ارَادَ أَنْ يَرَكَعَ قَرَأَ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی و تر
 ایک کعت پہر پڑھتی دو کعتیں پڑھتی دن میں قرآن میٹھی ہوئی پس جوقت کہ ارادہ کرنی کہ کو ۴۰۰ کرنی کہی ہوئی پہر کعت کرنی روایت کی یہ
 ابن جانی **ف** کہا ابن جانی کہ نہیں مافی ہی پہر پہلی حدیث کی سلی کہی چھٹی تھی دن کو میٹھی ہوئی بنی کہی ہوئی اور کہی

تہی ہو جانے وقت ارادہ کرے کہ **وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ جَدُّهُ**
وَيَقْتُلُ فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ رُكْعَتَيْنِ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَالْأَكَاثِلَةُ رَوَاهُ الشَّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے ثوبان سے کہ رسول اللہ علیہ وسلم کی شب بیداری رات کی شکل اور بیماری ہی پر حسبِ ترتیب ہی ایک ہزار بار
بہلی سونے کی باتوں خلاف نفل کی باطنی زعماء و ہونی کی سبب جائیں کی آخر رات کو سونے کی ترتیب دو رکعتیں پس اگر وہ رات کو نماز تہجد کیلئے تو بہتر
اور اگر نماز تہجد کیلئے تو بہتر ہے کہ اس کی ترتیب دو رکعتیں پس اگر وہ رات کو نماز تہجد کیلئے تو بہتر ہے کہ اس کی ترتیب دو رکعتیں پس اگر وہ رات کو نماز تہجد کیلئے تو بہتر
وَعَنْ أَبِي مَاهَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْيُوسُفِ وَهُوَ حَالِسٌ
يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا أُرْزِلَتْ وَقَدْ يَأْتِيهَا الْكَفَرُونَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی مہتہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تہجد میں دو رکعتیں تھیں
علیہ وسلم تہجد میں دو رکعتیں تھیں اور ان میں سے پہلی رکعت میں سورۃ یوسف پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھتے تھے
باب بیہ بیان قنوت کی قنوت کی کتنی معنی آتی ہیں طاعت کو بھی کہتی ہیں و خشیع کو بھی اور قیام نماز کو بھی اور دعا کو بھی اور اس کے
مراد و مانعوں سے پیشانیہ کی تدبیر دعا قنوت اللہم ابدی آخر تک ہی جو کہ اور پر مذکور ہونی اور ہماری نزدیک اللہم انا نستعینک ہی کہ ثابت کیا
ہی و سکون میں علامہ کے ساتھ طریق صحیح طہران وغیرہ سے اور شیخ ابن ہمام ابوداؤد و ابی یوسف کے تفسیر میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ دعا کرتے تھے مضر
برائی اور ان کی باتیں سبیل و راستا و ساتھ سکوت کی کیا اور کہا می محمد خدا تعالیٰ فی تجلوا برکھنوا لا اولعت کرنا لا نہیں پیدا کیا ہی تجلوا و اسطی حمت
عالمین کے بیچ ہی چہ ترتیب میں یہ ہے کہ میں لا مری یعنی نہیں تجلوا کچھ دخل سچیز میں بعد از ان جبریل علیہ السلام نے کہا لی بہ دعا اللہم انا نستعینک
آخر تک و شیخ طلال الدین سیوطی نے بھی سکون کا بل اللہم و اللہم من لالی میں ساتھ اختلاف بعضی لفظوں کی وجہ سے **الفصل الاول**
فصل پہلے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یدعو علی احد
او یدعو لا حد فنت بعد الذکوۃ قوما قال اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد اللہم انجز
الولید بن الولید وسکتہ بن ہشام وعیاش بن ابی ریعۃ اللہم اشدد وظاقتک علی مضر
واجعلہا سینین کسین یوسف یحمر بذلک وکان یقول فی بعض صلواتہ اللہم
العن قلاتا و قلاتا لا حیات من العرب حتی انزل اللہ لک من العرب
شعرا الابیہ منفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہجد میں جبوقت
ارادہ کرتے تھے کہ دعا کریں کیسک تو قنوت پڑھتی چپی رکوع کی پس بعضی وقت کہتی جبوقت کہ کہہ چکتی سمع اللہ من حمدہ
ربنا لک الحمد یا الہی نجات دے لیڈ بن لیڈ کو اور سلمۃ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ریعہ کو یا الہی سخت کر عذاب بنا قوم مضر پر اور کر تو
اور عذاب کو قحط مانند قحط یوسف کی یعنی کر عذاب بنا اور ہر اس طرح کہ مسلط کر اور ہر اس خط سات برس کا جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی وقت
میں چہ صر کی ہوا ہوا چار کر کہتی تھے ورتی کہتی تھے بعضی نمازیں کی یا الہی لعنت کر فلانیکو اور فلانیکو کہتی تھے یہ وہی قبال عرب کے کہ کہتے تھے
کہ اوٹا کہہ دینی یہ ہے نہیں اسطی تیری مری کچھ خرمک دیت کہ یہ بجاری و در سلم فی بعضی صی کے گرفتار عذاب کہتے تھے کہ ان کی قید میں و کفر
نجات کی حضرت عاکرتی تھے بعضی کفار قبال عرب کے کہی بد دعا کرتی جناحہ و لیڈ بن لیڈ فرشتی مخزومی پہانی خالد بن لیڈ کی کہ روزہ رکھ
کافر تھی اوٹو عبد اللہ بن جہش فی قید کیا پس فی پہانی اوٹو خالد اور ہشام اور فدیہ دیا چار ہزار درہم اور چہا کر کہی کو لیڈی بان چار و لیڈ

ہوئی لوگوں نے کہا کہ مسلمانوں میں ہوتا تو پہلے فدیکہ کی کیوں مسلمان ہوتا مال ہی ہاتھ لگتا اور اسلام ہی کہا خوش نہ آیا مچھی کہ لوگ کہیں قید
پر صبر کیا اور اسلام ہی صبر پس لایا پس ہائیوں فی اوسکو قید کیا اور ایدو تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتی تہی اونکی نجات کی ایسی ہر وہ بہاگی
اونکی ہاتھ سی اور حضرت ہاس حاضر ہوئی اور سلمہ بن ہشام بہاگی البوجل کی قدیم الاسلام تہی ونگوہی کا فردن فی مکہ میں قید کیا ہتا اور عذاب تہی تجر
وہی اونکی ہاتھ سی بہاگ کہ حضرت ہاس حاضر ہوئی اور عباس بن ابی یہی عیسیٰ بہاگی تہی البوجل کی اخیا فی یعنی مان کی طرف سی و قدیم الاسلام تہی
ہجرت سی مسلمان ہو کر حبشہ میں حجرہ کر گئی پھر مدینہ میں آئی بعد حجرہ کی پہل البوجل مدینہ میں آیا اور کہا کہ تیری مان فی قسم کہاں ہی کہ سایہ میں
نہیں بیٹھنی کی جب تک تجی دیکھی گی نہیں پر عباس مان کی محبت سی و سکی ساتھ مکہ میں فی البوجل فی اوسکو باندھا اور نہ کیا پر بہاگی اور مدینہ میں
آئی آخر کو بتوک میں شہید ہوئی یہی مثال سکی تہی کہ حضرت قنوت میں مومنوں کی ایسی دعا کرتی تھی و ربنا دعا کی مثال یہی ہی اللہم سدا و آخر تک اور
حضرت کی مدد کا اہل کرسات برتک گرفتار خط میں رہی کہ بیان مردار کی کہا تہی و حاصل میت کا یہی ہی کہ حضرت کہ بد دعا کرتی سی اللہ تعالیٰ
فی منع فرمایا چنانچہ تفصیل اسکی اور بیان ہو چکی سی اور کہا طیبی فی کہ جب وتر ہی کوئی حادثہ مانند آئی دشمن کے یا قحط کی یا وبا کی یا پیاس کے
یا خطر ظاہر کی مسلمانوں میں یا و مانند انکی قنوت پڑھیں لوگ تمام نمازوں فرض میں انتہی و ریحہ خضون کی نزدیک ہی جائز ہی قنوت و وتر فی
حادثہ کی روح و عین عاصم الاحول قال سالت اس بن مالک عمن القنوت فی الصلوة کان قبل الركوع
او بعدہ قال قبلہ انما قنوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الركوع شہراً انہ کان بعد
انما ساقا لہم القرآن سبعون رجلاً فاصیبوا فقنوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد
الركوع شہراً یدعو علیہم متفق علیہ اور روایت ہی ماصم احوال سی کہ کہا پوجہا ہیز
اس بن مالک سی حال قنوت کا نماز میں پہلی رکوع کی تہی بعد رکوع کی کہا پہلی رکوع کی نہیں قنوت پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی چھی رکوع کی
یعنی صبر میں یا سب زونین مگر مہینا بہر ختمین ہی تہی حضرت نے کتنی لوگ کہا جاتا ہتا و کو فرما کہ ستر شخص تہی سبید گئی تہی سب قنوت پڑھی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی چھی رکوع کی مہینا بہر بد دعا کرتی تہی اور قتل کرنیوالوں قرا کی روایت کی یہی بخاری و مسلم فی قنوت کا
نماز میں یعنی صبح کی نماز میں و زمین یا سب زونین قنوت ہونی حادثہ کی اور یہ حدیث ثابت کرتی ہی اسپر کہ پڑھنا قنوت کا بعد رکوع کی مسنون
ہوایہی مذہب ابوصنفہ رحمہ کا دیوہی تہی یعنی طرف بعض قبیلوں کے و اہل تعلیم قرآن کے و احکام یا سب کتنی آدمی کہ کہا جاتا ہتا و کو فرما سببت پڑھنا
اور یاد کرنی قرآن کے ستر شخص تہی اہل صفہ سی غریب بد کر رہی تہی صفہ مسجد میں و سیکستی تہی آن و علم اور باوجود اسکی تہی وہ دکان اسلام کو
بسبب بل نجات کے جب ترنا و نیز حادثہ بعضی کفریان لاکر بھیجتی تہی دن کو اور خریدنی ساتھ اسکی طعام اہل صفہ کی و سب کے دور کرتی
قرآن کا پہل ونگوہی ہتا حضرت فی طرف اہل نجد کی تاکہ دعوت کریں ونگوہی طرف اسلام کی و پڑھیں و نیز قرآن پس جب وتر ہی دوہرہ حوتہ پر کہ وہ اس
موضع ہی در میان مکہ اور عسفان کی قتل کیا اور عامر بن نفیل و رطل و زکوان اور قارہ فی کہ نہ نجات پائی او میں سی مگر کعب بن یافضار و
نے سو ہی طرح کہ ایک مت او میں باقی تہی و راہوں فی گمان کیا کہ مگر گئی پس ہیبتی رہی جہاں تک دن خندق کی شہید ہوئی اور او میں
سحاک عامر بن نفیر و تہی کہ با گیا بدن و نکا و کو ملا گئی دفن کروا پس دن پر حضرت فی بہت غم کیا کہ اس کہتی تہی کہ مہنی نہیں پڑ کیا حضرت
کو کہ غمگین ہوئی ہوں کسی کی یہی نہ غمگین ہو نیکی او نیز اور حضرت اونکی قاتلوں پر قنوت میں بد دعا کرتی رہی مہینہ بہر تک و رہیہ واقعہ سنہ
چار چھریں پیش ہوا و عین الفصل الثانی فصل و عین ابن عباس قال قنوت رسول اللہ

اگر بنا نہ جی بنا نا جہ کہ مسجد میں چڑھنے کا یا مانند اس کی کیا لیکن یہ وہ ہے کہ نہ روکی جگہ زیادہ حاجت پنی سی والا حرام ہی اسلی کی زیادہ روکنی میرا
 مثلی ہوگی مسلمین پر لیکن وہ جگہ ایسی ہو کہ احتیاج نہ کہتی ہو بلکہ لوگ اگرچہ کہی کہی ہو اور جو جانا ہی قرینہ سی کہ اگر لوگ بہت ہی ہونگی مسجد
 میں تو نہیں محتاج ہوئی اس جگہ کہ گہیری ہی سی پنی میں حرام اور یہ تفصیل خوب ہی دلالت کرتی ہی اس پر کہ حرام ہی مثلی کرنی لوگوں پر نہج
 مسجد حرام کی ایام ہوں اور اس میں بیان ہی مہربانی حضرت کا امت پر اور دلیل ہی اس پر کہ تراویح جماعت سی سنت ہی اور میں زہر ہو گھر
 میں کیے بعد ہی رہا سی یہ امر استحباب کی ایسی ہی اور اسلی کہ بہترین نماز آدمی کی نماز اسکی ہی گھر اسکی میں یہ حکم عام ہی سبب فعل اور سنتوں
 کے ایسی مکر و نوافل کہ اسے عام اسلام ہی میں مانند اس وقت اور عید کی کہ وہ مسجد ہی میں افضل میں اور ظاہر یہ ہی کہ عید اور مسجد نبوی
 مستثنیٰ میں اسلی سافون کی اسلی کہ انکو یہ کہاں میں عزت میں غنیمت بائین نمازوں میں قیاس کیا میں اسکو اس پر کہ کہا ہی امہ ہمار ہی
 کہ طواف سافون کو افضل ہی نماز نفل سی و اسے اعلام دع وعن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یُحِبُّ فِرْقِیَّامَ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِکَ یَا مَرْهُمُ فِیْہِ یَعْرِیْمَۃٌ فِیْقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اَیْمَانًا وَاحْتِسَابًا
 عَفِیْکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہِ وَتَوَقَّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْآخِرُ عَلٰی ذٰلِکَ تَعْرَکَانَ
 اَلَا مَرْ عَلٰی ذٰلِکَ فِرْحَیْلَۃٌ اَبٰی بَکْرٌ وَصَدْرًا مِنْ حِیْلَۃٍ فَہِ عَفِیْکَ عَلٰی ذٰلِکَ رَوَاۃُ
 مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلالتی ہے قیام رمضان کی یعنی تراویح کی بدون
 اسکی کہ حکم کریں حاجت کو قیام رمضان میں ساتھ تاکید کی ہر مال جو شخص قیام کری رمضان کا ساتھ اعتقاد صحیح کی اور واسطی طلب ثواب کے
 لئے نہ واسطی دیکھائی سنائی کی بخشی جاتی میں واسطی اسکی وہ نہ ضعیفہ کہ پہلی کی میں پس فات کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 اور اسی طرح یہ بتاتی جو کوئی چاہتا واسطی ثواب کی بطور خود پڑھتا جماعت متور نہ تھی یہ امر اسی طرح پر تہا بیج خلافت ابی بکر کی اور تہا
 امر ابتدا خلافت حضرت عمر کی میں یہ طریقہ بھی اونہوں ہی حکم جماعت کا کیا روایت کی یہ سلم ہی ف جو شخص قیام کری یعنی شب
 بیاری کری رمضان میں ساتھ عبادت کی ایام اور یہ ہی کہ تراویح پڑھی ساتھ اعتقاد صحیح کی یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو اور سچ جانتا ہو
 کہ قیام رمضان کا باعث نزدیکی اللہ تعالیٰ کا ہی ع وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا
 قَضٰی أَحَدُکُمْ الصَّلٰۃَ فَرَفِیْ مَسْجِدِہٖ فَلْیَجْعَلْ لِّبَیْتِہٖ نَضْبًا مِنْ صَلٰوٰتِہٖ فَإِنَّ اللّٰہَ حَکَّاءٌ فَرَفِیْ بَیْتِہٖ
 مِنْ صَلٰوٰتِہٖ خَیْرٌ رَوَاۃُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جہوت کے پھر
 ایک مہینہ نماز اپنی مسجد میں پڑھتا ہی گہرا ہی کی ایسی حصہ نماز اپنی سی یعنی افضل اور سنتیں بلکہ قنشا ہی گہر میں پڑھی پس تحقیق اللہ تعالیٰ
 گردانتا ہی ہے گہرا و سیکلی سبب زا و سیکلی پہلا ہی روایت کی یہ سلم ہی ف پہلا ہی یعنی توفیق نیک یتا ہی گہرا والوں کو اور برکت و تہا
 ہے اون کی زرقون و عروق میں در تراویح اس میں مستثنیٰ ہی بالاتفاق اسلی کہ ثابت ہوا ہی پڑھنا اسکا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 مسجد میں اور اجل ہوا ہی صحابہ کا اور پھر اس حدیث کو اس باب میں جو لانی گویا اشارہ ہی اس پر کہ رمضان میں ہی کچھ نماز گہر میں پڑھنی چاہی ہے
ع . ح . الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی ذرّ قال صُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَلَمْ یَقُمْ بِنَاشِئًا مِنَ الشَّہْرِ حَتّٰی یَقُوْلَ لَکُمْ یَا حَیْ ذَہَبَ تِلْکَ اللَّیْلُ فَلَمَّا کَانَ السَّادِسَہُ لَمْ یَقُمْ
بِنَاشِئًا کَانَ السَّادِسَہُ قَامَ یَا حَیْ ذَہَبَ شَطْرُ اللَّیْلِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ نَفَلْتَ

گناہ زیادہ گنتی بالون ریوڑ جی کلب کسی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ فی اور زیادہ کیا رزین فی کہ جنتا ہی دن لوگون کو کہ سختی ہو چکا
 بین کی کہ یعنی مومنون میں ہی اور کبار ترمذی فی کہ سنا مینی محمد بن بخاری کو کہ حدیث کہتی تھی حدیث کو **ف** بقیع نام مقبرہ کا ہی مدینہ منورہ
 میں فی و بفضل حدیث میں نہیں کہ کو زوالہا و در وایت میں یا ہی کہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب با یا مینی حضرت کو تو میں یا مینی اپنی پرکری
 اپنی داوخی میں ہوئی ہوئی نقش قدم حضرت بن کبان وہ سجدہ کر خولی تھی بقیع میں میں یا زکیا سجدہ بیان تک کہ گنجی ان کیا مینی کہ حضرت فی
 وفات بائی پس یہ سلام جبرائیل علیہ السلام کیا طرف میری برف یا کیا تھی تو میں یہ کہ ظلم کریں سجدہ اور رسول اسکا یعنی کوئی یہ جاناکر میں تہ
 باری میں کسی اور پاس کیا اور اس جہل میں کہ اسکا زینت اور حسن کلام کی ہی ہی اب کی اسکی حال حضرت عائشہ کی جواب کا یہ
 ہے کہ نہیں گنا کیا مینی یہ کہ ظلم کیا ہوا اور رسول اسکی فی مجر بلکہ گنا کیا مینی کہ یہ ظلم کیا اور تعالیٰ کی یا ساتھ اجتناب اپنی کی مکلی میری
 یا سہ واسطی کسی میری ہی کی کہ اب ابن جبر فی کہ حضرت عائشہ اگر جواب میں نعم کہتی تو ہوتا کفر اسلیلی سطر جوابے یا اور عذر بیان کیا یہ حضرت
 نے اوکی اسلی کی ہی مذ ابی غلنی کا بیان کیا کہ اور تعالیٰ نزول آتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی ساتھ رحمت عام کی طرف آسان دنیلے
 مشنات میں اسلی کوہ رات مبارک ہی اور نبی کلب یک قبیلہ ہی عرب میں کہ اوکی ان بکریان بہت ہوتی تھیں پس فرمایا کہ جنتی اون کی
 بال میں ونسی ہی یاد گناہ لوگون کی بخشی جاتی میں پس حاصل یہ کہ وقت و تری برکات اور تجلیات رحمانیہ کا ہما مینی جاہا کہ اپنی است
 کے ہی و مائشش کہرون و وجہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن عمل کرنا حدیث ضعیف بفضل اعمال میں بالاتفاق جائز ہی و اس حدیث کو
 اس باب میں اسلی مولف لاکر یہ رات سبب یا دلی فضیلت کی مانند مقدمہ قیام رمضان کی ہی + ع + **و عن** زید بن ثابت
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا الْمَرْءَ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَّاتِهِ
فِي مَسْجِدِي هَذَا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ دَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم فی نماز آدمی کی یہ گہراو سکی کی جہز ہی نماز اسکی سی اس مسجد میری میں یعنی سجد نبوی میں یا فرض کہ وہ سجد ہی میں پڑھتی بہتر میں
 روایت کی یہ ابو داود و ترمذی فی **ف** سجد نبوی میں یک نماز کا ثواب برابر ثواب ہزار نماز کی ہوتا ہی پس گہر میں نوافل پڑھتی
 و ہا کی نماز پڑھتی سی ہی بہتر میں اسلی کہ عید ہی ریاسی یہ حضرت فی اس وقت فرمایا کہ زید شہ قیام رمضان میں کہ ترک کیا اور عذر بیان کیا وہ
 یہ فرمایا کہ جافا و راہی گہر میں میں نماز پڑھو اور سند پڑھی ہی ساتھ اسکی امام مالک و ابو یوسف و بعض شافعیہ وغیرہ فی کہ افضل نماز تراویح میں یہ ہے
 کہ اپنی گہر میں میں تھا پڑھیں اور حضرت فی جو پڑھیں سجد میں بیان جواز کی ہی پڑھی و متکھ تھی و ابو حنیفہ و شافعی و حنبلی و علما اوکی اور
 بعضی اندر غیر اسہر میں کہ افضل ہے پڑھنا اسکا مسجد میں حدیث عمر بن الخطاب فی اور ادھی اب فی بعد اوکی مقرر کیا اور ہمیشہ رہا وہ عمل
 مسلمانوں کا اسلی کوہ شاعرین و شاعر نماز عید کی ہی و مختار یہ ہی کہ اگر ایک آدمی پیشوا ہو کر اسکی سبب کثرت جماعت میں ہوئی اوکو
 جایی کہ مسجد میں پڑھی و اگر ایسا نہیں روای کہ گہر میں داوری گدانی کتبہ افقہ + ح + **الفصل الثالث** فصل میری
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةَ الْإِسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ
وَرَأَى مُتَفَرِّقُونَ يُصَلُّونَ الرَّجُلَ لِنَفْسِهِ وَيُصَلُّونَ الرَّجُلَ فَيُصَلُّونَ الرَّجُلَ فَفَكَرْتُ عُمَرُ
لَيْتَ لَوْ جُمِعَتْ هَذِهِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى قَارِيٍّ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلُ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أَبِي بَكْرٍ قَالَ ثُمَّ
خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةَ أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِيٍّ هُمْ قَالَ عُمَرُ رَغِمَتْ الْبُذُ عَنْهُمْ

وَالَّتِي تَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي تَقُومُونَ بِهَا يَزِيدُ الْخَيْرَ الْكَثِيرَ وَكَانَ الثَّانِي
 يَقُومُونَ أَوَّلَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۝ روایت ہے عبد الرحمن بن عبد القاری کہ کہا نکلا میں سابعہ بن خطاب کی ایک ات یعنی رمضان
 میں طرہ مسجد کی پس ناگہان لوگ متفرق اور جدا جدا ہوتی یعنی نفل پڑھتی تہی او میں بعد عشاء کی متفرق جیسا کہ بیان اوں جال کا کیا کہ
 پڑھتا تھا ایک آدمی اکیلا اور نماز پڑھتا تھا ایک آدمی پس نماز پڑھتی تہی ساتھ نماز اوسکی ایک قوم جنسی اکیلی پڑھتی تہی اور بعضی جماعت
 سے پس کہا حضرت عمرؓ نے تحقیق میں اگر جمع کروں لوگوں کو ایک قاری پڑھتا ہے جو بہتر ہے قصد کیا اور جمع کیا لوگوں کو ابی بن کعب پر
 سینے اوں کو امام سب کا کیا کہا عبد الرحمن بن کعب نکلا میں حضرت عمرؓ کی ساتھ ایک بات اور لوگ نماز پڑھتی تہی ساتھ نماز امام ابی کی یعنی ابی کعب
 کی کہا عمرؓ نے اچھی بدعت ہے یہ اور وہ نماز کو سوہتی ہو اور غفلت کرتی ہو اور اس سے بہتر ہے اس نماز سے قیام کرتی ہو اور وہ کرتی آخر
 رات کا یعنی اس وقت کی مراد اوں کی یہ تہی کہ نماز تراویح کی آخر شب میں پڑھنی افضل ہے اول وقت پڑھنی سی اور تہی لوگ قیام کرتی اول
 رات روایت کی یہ بخاری فی ف اچھی عت ہے یہ یعنی اتھ رجاعت کا اچھی بدعت ہے نہ کہ اصل جماعت سلیسی کردہ حضرت سی ثابت
 ابو جلیبی ہی کہ حضرت سی ساتھ جماعت کی کہی باراد کی جیسا کہ گذرا اور جن میں یہی کہ جو کچھ کہ خلفاء راشدین فی کیا سنت ہے پس معنی بدعت کے
 بیان باعتبار لغت کے میں اصطلاح فقہا کی ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰
 وَتَمَجِّمُ الدَّارِیُّ اَنْ يَقُومَ مَالِلِثَّائِیْنَ فِی رَمَضَانَ بِاِحْدَی عَشْرَةِ رَكْعَةٍ وَكَانَ الْفَقَارِیُّ یَقْرَأُ
 بِالْمِثْلِیْنِ حَتَّى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعَصَامِیْنَ طَوْلَ الْقِيَامِ فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِی فَوْزِ الْفَجْرِ رَوَاهُ مِلَّکُ
 اور روایت ہے سائب بن یزیدی کہ کہا حکم کیا حضرت عمرؓ نے ابی بن کعب کو اور رتیم داری کو کہ نماز پڑھاؤں لوگوں کو رمضان میں یعنی رات کو
 کیا رکعتیں اور تھا امام پڑھتا وہ سو رتیم کہ ہر ایک یاد ہو اتوں سی میں بیان تک کہ تہی ہم سہارا دی عصا پر سبب راز ہوئی قیام کو
 میں تہی ہم بہر فی مگر یہ قریب فجر کی روایت کی بیلاک فی ف ابی اور رتیم کو حکم کیا یعنی کہی وہ امام ہو کہی وہ امام ہو پس احتمال ہے یہ
 کہ باری باری سی پڑھنا حکم کیا ہو رکعات یا راتوں میں اور ساتھ کیا رکعت کی کہا ہے علامہ فی کصحت کو پہنچا ہی قیام کرتی تہی حضرت
 عمرؓ کی عہد میں ساتھ میں رکعتوں کی پشاید کہی ہیں رکعت پڑھتی ہوئی اور کہی گیا یہ بعضی راتوں میں قصد شبہ کا ساتھ حضرت کی کیا ہو کہ حضرت
 کیا پڑھتا تھا تہی ہوئی میں دنوں میں ہی گیا وہ کا حکم دیا اور بعد اوسل میں قرار پایا ہوں جیسا کہ حضرت سی ہی ایک روایت میں متلسل آئی میں کہ میں
 رکعت او میں ہر روز کے دن و سہارا دیتی عصا پر غلو نہیں تمکیر نا جائز ہے خصوصاً وقت ضعت کے ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰
 النَّاسُ اِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُونَ الْكَفَرَةَ فِی رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ الْفَقَارِیُّ یَقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِی مِثْلَی رَكْعَتَی
 فَاِذَا قَامَ بِهَا فِی ثَلَاثِ عَشْرَةِ رَكْعَةٍ رَأَى الثَّانِیَ اَنَّهَا قَدْ خَفَّتْ رَوَاهُ مَالِکُ ۝ اور روایت ہے عرج سی کہ میں یا
 یعنی لوگوں کو کہ وہ لعنت کرتی تہی کافروں کو رمضان میں یعنی وزون میں رمضان کی کہا اور تھا پڑھنی والا پڑھتا سورہ بقرہ آیتہ کیتون میں سپر
 جب وقت کہ پڑھتا سورہ بقرہ کو بار اکتون میں جانتی لوگ ہلی تہی روایت کی بیلاک فی ف شاید کہ یہ پڑھتے کہ نان صلیب انہ رمضان میں تھا پڑھتے
 مع سل ہو جانی ہی تطبیع ہو میں میں ثانی ہوئی اوحد میث کی کہ ثابت ہوئی ہی حضرت عمرؓ کی سنت ہے جبکہ رمضان گذری کہی کہی سنت
 کی کافروں کو وزون میں اور شاید سبب لعنت کا یہ تھا کہ جب فزون فی تعظیم کی اوچھڑکی کہ بزرگی بیان کی وکی اللہ تعالیٰ فی یعنی میں نہیں
 کی اور یہ کیا ہی کلام السری کہ امین وزون سی سمجھ ہوئی اسکی کہ بد دعا کجا دی اون پرا و نصف خبر کی بد دعا کرتی میں شاربہ

اوہی زوال برادر انتقال کرنی اونکی پاجھی حال ہی طرف بری حال کی اور جانا جا ہی نہیں پیر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تراویح میں مدد معین لیا گیا۔ ہفتی بت ہوئی ہیں و تیرہویں اور پچیس ہی لیکن جامع ہوا صحابہ کا سپر کہ تراویح کی پچیس تین ہیں ہر وعن عبد اللہ ابن ابی بکر کہ سمعت ابا بکر یقول کنا ننصرف فی رمضان من الیقیم فکنت یعمل الخدم یا لظعام عفا فکنت السعور و فی آخری عفا فہا ہجر رواہ مار لک اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی بکر ہی کہ کہا سنا میں ابو کہ کہتے ہیں ہم ہر ہفتی تراویح کی ہی پہلی ہی کرتے ہم خادموں کو کہا نیکی واسطی خوف جاتی رہتی وقت سحر کی اور پنج اور روایت کی واسطی خوف ہو جاتی خبر کی روایت کی یہ اللہ کی وعن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل تدرب ما فی ہذہ اللیلۃ یعنی لیلۃ التصف من شعبان قالت ما فیہا یا رسول اللہ فقال فیہا ان یکتب کل مولود من بنی آدم فی ہذہ السنۃ و فیہا ان یکتب کل ہالک من بنی آدم فی ہذہ السنۃ و فیہا ترفع اکھما لھم و فیہا تنزل ارضا فھم فقال لے یا رسول اللہ ما من احد یحل لھ الجنة الا یرحمہ اللہ تعالیٰ ثلثا قلت ولا انت یا رسول اللہ فوصم یدک علی ہامتہ فقال ولا انا الا ان یتعذرنی اللہ منہ یرحمہ یقول ہا ثلث مرات رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی عائشہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا جانتی ہی تو کہ کیا واقع ہوتا ہی اس بات میں یعنی رات ادھوار شعبان کی میں یعنی شب برات میں کہا عائشہ لی کیا واقع ہوتا ہی اس میں رسول اللہ فرمایا اس اتین یہ ہوتا ہی کہ لکھا جاتا ہی ہر پیدا ہونے والا نبی آدم میں سی اس میں اس میں لکھا جاتا ہی ہر مرید الا نبی آدم ہی اس میں اس میں لکھا جاتا ہی ہر نبی اور اس میں اس میں اور رزق میں رزق اوہی کہ لکھا حضرت عائشہ لی یا رسول اللہ نہیں کوئی کہ داخل ہو بہشت میں مگر ساتھ رحمت اللہ تعالیٰ کی تین بار فرمایا کیا میں اور نہ تم ہی رسول خدا کی یعنی تم ہی بغیر اس رحمت کی بہشت میں نہیں داخل ہو سکی پس کہا ما تہ اپنا حضرت فی اپنی سر پہر فرمایا اور نہ میں یعنی میں ہی جنت میں نہیں داخل ہو سکا مگر یہ کہ بائیں جھکوا اپنی فضل کرم ہی اللہ ساتھ رحمت اپنی کی کہا اس کلمہ کو تین بار پڑھا کی یہ بھی فی دعوات کبیر من لکھا جاتا ہی یعنی دوبارہ بعد لکھنی کی لوح محفوظ میں اور وہابی جاتی ہیں عمل یعنی لکھی جاتی ہیں اعمال صاحب کہ اوہابی جاوین اس سال یعنی سال نذیر ہر روز اور رزق کی نازل ہونی سی لکھا رزق کا ہی جیسا کہ حدیث میں آیا کہ کہ لکھی جاتی ہیں و سین جلیں اور رزق اور لکھی جاتی ہیں حاجی کہ اس سال میں چکرین گی اور جب حضرت عائشہ لی سنا کہ اعمال صاحب کہ سال بہر میں ہوتی ہیں لکھی جاتی ہیں پہلی کرنی سمجھیں کہ داخل ہونا جنت میں ساتھ تقدیر الہی اور فضل و سکی کی ہوتا ہی نہ بسبب عمل کے پس کہا یا رسول اللہ ارحمک وکی سوال کا حضرت فی جواب یا کہ سبب لکھی رحمت سی داخل ہوتی ہیں جنت میں و نہیں معارض ہی سکی قول اللہ تعالیٰ کا و لکھ جنت الہی اور تمہو با با کنتہما و یعنی یہ جنت وہ ہی کہ دی گئی ہو اسکو بسبب و سچہ کی کہتی تم کرنی پہلی کہ عمل سبب ہر ہی دخول جنت و سبب حقیقی رحمت اللہ تعالیٰ کی ہی نہ اور کچھ اور علاوہ سکی یہ کہ عمل ہی جلد رحمت سی ہی ہندی پس بہر تقدیر نہیں داخل ہوتا مگر ساتھ رحمت محض کے اور بعضوں نے کہا ہی کہ داخل ہونا جنت کا بسبب رحمت کی ہی اور تفاوت درجات میں بسبب تفاوت اعمال کی ہی ہر وعن ابی موسیٰ الا شعیری عن رسول اللہ

منع از بی عوام کی اور طلب کجائی ریاست نمود کی اور محال کرنی فائز کی چہ قاری کی اسد تعالیٰ فی اللہ ہی کرکشت کے اونہون فی اوکی باطل کرنا
 زین میں طاریا ماراوسکا اور باطل باطل ہوئی جو شہر دن سے اور شام کی چہ اوائل سنہ آئندہ سو کی انہی کہتا ہوں میں فی ملا علی قاری ج کہتی
 زین کہ جائز ہی عمل کا حدیث ضعیف براو طمان جو انکار کیا ہی اسکا سبب حق ہونی منکرات کی انکار کیا ہی چھل ہیہ کہ اگر تنہا بغیر خراب
 مذکورہ فی عادی ہی و بہا ہی ہضون فی کرادل حدوت جرائغان کا قوم باکد سی ہوا کر و پہلی آتش برست ہی اس سبکہ سلمان ہوئی اور
 کیا اونہون فی اسلام زین سی چیز کو کہ ہم زین فی الی کہ یہ منت اور شہر زین سی ہی ہی جرائغان جلالی لکی اوس نماز کی وقتا و مقصود او کو
 عبادت انبال کا بتا سوسطی کرکوع کرنی اور مسجد و راقی ساتھ سلمان کی طرف و سگ کی رشتہ اشرا شرع میں سخت نماز یاد فی چافا
 کا حاجت سی کی تجلہ و یہ جو کرنی زین عوام حاجی کہ جرائغان وغیرہ جلالی زین جمل عفات اور ستر کا یاد و زنی میں پڑ ہی ہی ہی
 عقبہ سی ہی و برا جانا ہی طوطی فی جمع ہونا شب ستم زین چہ زاموچ کی اور نصب کا نامبرون کا او بیان کیا ہی کہ ہم کہ بدعت بد ہی کہتا
 ہون فی ملا علی رکت ہی زین کہ جنت کر سی اسد تعالیٰ طوطی کو کہ کیا دریافت کیا اوسنی حالانکہ تحقیق میں ہونا ہی زین ساتھ اسکی اہل
 زمین شرفین کی ہی بیان تک کہ راتون ختم کی میں حاصل ہوتا ہی اجتماع مدد نکا اور عورتون کا اور راتون کا اور غلامون کا اسقدر
 کہ زمین ہوتا جمع میں و رکعت میں و عید میں و مترتب ہونی زین و سپر فساد بہت و منکرات نمی ہی اور نہ کرنی زین جرائغان کی طرف
 اور میٹھ کرنی زین بیت اسد کی طرف اور کہہ می ہونی زین و بڑہیت آتش پرستون کی بیچ عین مطاف کی بیان تک کہ تنگ ہوتا ہی طرف
 کہ زین الوہر مکان اور فتوح میں ذلتی زین دن کو اور ذکر کرنا و اون کو اور صلیون کو اور قاریون قرآن کی کو اور وقت فسال اسد العفو
 و العافیۃ و العفوان و الرضوان و اسد المسکان مع **باب صلوٰۃ الضحیٰ** باب ہی چہ بیان نماز ضحیٰ کے
ف ضحیٰ و ضحوة فی منی ہین جڑ ہنادن کا یس و سوقت کہ نماز کو نماز ضحیٰ کہتی ہیں و ضحیٰ کی دو نمازین میں ایک کو نماز شراق کہتی ہیں
 اور دوسری کو نماز جاست یعنی بعد بلند ہونی آفتاب کے ایک دوسرہ کہ وقت نماز کا ہی و سوقت نماز چہ ہی تا قریب پیر کی ایک تو ہم
 وقت ضحیٰ کا ہی سکوع میں شراق کہتی ہیں و دوسرا وقت یہ ہی کہ خوب گرمی ہو اور دہوے میں پڑھیل جاو لی لیا کہ دوسرا چہ
 شروع ہو و وہر تک سوقت کو ہی ضحیٰ کہتی ہیں و عرف میں سکون نماز جاست کہتی ہیں و عربی میں ضحوة صغریٰ و ضحوة کبریٰ کہتی
 ہیں چنانچہ انسانی میں ایک حدیث فی ہی حاصل و سکا یہ ہی کہ بلبغاب مشرق کی جانب لیا ہوتا کہ جیسا عصر کی وقت مغرب کی جانب
 ہوتا ہی تو حضرت علی اسد علیہ سلم دو رکعت پڑھتی تھی و جب مشرق کی جانب لیا ہوتا کہ جیسا کہ ظہر کی وقت مغرب کی جانب ہوتا ہی تو
 چار رکعت پڑھتی ہیں س سی معلوم ہوا کہ ضحیٰ کی دو نمازین میں اولیٰ درجہ اشراق کی دو رکعتیں ہیں و اگر کثر چہ اور چاشت کی
 اولیٰ دومین اور اگر بارہ اور رختار نزدیکیہ کث علماء کی چار رکعت میں سلی کہ حدیثین و سلی صحیحہ اور اخبار و آثار و سمین کثر ہیں اور
 حدیثین و آثارنا بیچ فضیلت ضحیٰ کے بہت کی ہیں و اکثر علماء و پرستہ خباب و سلیکی میں مختار قول ہی ہی اوشیخ ولی الدین بن عافہ
 سے کہا ہی کہ صحیح حدیثین مشہورہ یہ باب صلوٰۃ ضحیٰ کے بہت کی ہیں بیان تک کہ کہا ہی محمد بن جریر طبری فی کتابہ اس باب میں درجہ
 و ترمذی کو کہ پوچھی ہیں و قاضی ابوبکر فی کہا ہی کہ یہ نماز اہل انبیاء اور رسولون کی ہی اور سوطی لایا ہی و لمی ہی کہ اوسنی نقل کی
 حدیث ابوبرہ کی کہ صلوٰۃ ضحیٰ اکثر صلوٰۃ داو کی ہی اور ابن بخار حدیث ثوبان سی لایا ہی کہ نماز ضحیٰ ایسی نماز ہی کہ حفاظت کرتی
 تہ اکسیر آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ صلوٰۃ اسد علیہم السلام مولانا ح + + + + +

الفصل الاول فصل مجله عن ام هانئ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل بیکتھا
یوم فینہ مکة فاغتسل وصلى ثماني ركعات فلم ازل صلوة قط اخفت منها غير انك لم تسمع الركوع
والسجدة وقالت في رواية اخرى ذلك صلي مشقوق عليه روايت هي ام هانئ سي کہہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اوئی کہ میں
دن فہم کہ کی پس نہائی اور نماز پڑھی تھے کہتین پس نہیں کہی نبی کوئی نماز کہی کہ بہت سبک ہوا میں زسی لیکن پورا کرتی تھی رکوع اور سجدہ اور
کہا ام ہانی فی اور روایت میں اور یہ نماز چاشت کی تھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی ف ام ہانی بہن بن حضرت علی کی اور نام ونگا
فاختہ ہی ورائہ کہتین ساتھ دو سلاموں کا یا سلاموں کی پڑھیں اور ہر پڑھی میں سوۃ دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہیں پڑھیں میں مع ہون
معاً ذہ قالت سألت عائشة کم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلوة النضحی قالت اربع رکعات
وینک ما شاء اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی معاذہ سی کہہ پوچھا میں حضرت عائشہ سی کہ کتنی کہتین پڑھتی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نماز نضحی کی کہہ چار کہتین اور زیادہ پڑھتی جس قدر چاہتا اللہ تعالیٰ روایت کی یہ مسلم فی ف جس قدر چاہتا اللہ اور بارگاہ
سے زیادہ یہ نماز کسی روایت میں نہیں آئی اور یہ حدیث دونوں وقت کی نماز کو مختل ہی صلوۃ صغریٰ کو ہی و صلوۃ کبریٰ کو ہی یعنی اشراف
اور چاشت کو اور احیاء میں کہہ ہی کہ لائق ہی یہ کہ پڑھی میں الشمس واللیل ورواضی اور لایم نشرح + ع + و مولانا + وحسن ائی ذہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی کل سلاہی من احدکم صدقة فکل شیعة
صدقة وکل تحمید صدقة وکل تہلیل صدقة وکل تکبیر صدقة وامر بالمعروف صدقة
ونہی عن المنکر صدقة ویحزنی من ذلك رکعتان یرکعہما من النضحی رواہ مسلم
اور روایت ہی بی ذہی کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ صبح ہوتی ہی لازم ہوتا ہی اوپر ہر پڑھی ایک ہتھاری کہ صدقہ ہر ہر تسبیح
یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی و تحمید یعنی الحمد کہنا صدقہ ہی و تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی و تکبیر یعنی اللہ کہنا صدقہ ہی اور
امر کرنا ساتھ نیکی کی صدقہ ہی و منع کرنا برائی سی صدقہ ہی و رکعتیں کہتین میں ان سب سے دو کہتین کہ پڑھی و کو وقت نضحی کی روایت کے
یہ مسلم ف یعنی صبح کو جو ہر پڑھی سالم ہوتی ہی آفات سی و لائق ہوتی ہی تا رہا کہی لو او سپر از را و شکرانہ کی صدقہ دینا عوض ہر ایک
کے لازم ہوتا ہی پس یہ کلمات وغیرہ صدقہ ہوتی ہیں اور شکرانہ اور کا ادا ہو جاتا ہی و رکعتیں کہتین میں ان سب سے دو کہتین نضحی کی یعنی تسبیح
شکرانہ ادا ہو جاتا ہی حاجت اوکی نہیں ہوتی اسلیں کہ نماز عمل ہی تمام اعضا سی بدن کا پر قل ہم ہوتا ہی ہر عضو ساتھ شکرانہ اپنی کی پس لائق ہو
کہ اوست کری اسپر اور یہ حدیث ہی مختل دونوں نمازون پر یعنی اشراف و چاشت پر لیکن ظاہر مراد اوس سی اشراف ہی ۴۷۰ و لا نا و حسن
زبد بن ارقم انہ راى قوما یصلون من النضحی فقال کفوا ان الصلوۃ فی غیر ہذہ الساعۃ
افضل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوة الا وین حکیم وفضل الفصل وروایت ہی میں یہ رقم سی کہ تحقیق دیکھا او نہوں ان کے ہم
کو کہ نماز پڑھتی میں وقت نضحی کی پس کہہ تحقیق جانتی میں یہ لو کہ یعنی احادیث و اخبار سی کہ تم قیں نماز غیر وقت بہتر ہی یعنی ثواب و سکا بہت ہوتا ہو
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نماز بہت جو کہ نبی انکی طرف سے وقت کہ گرم ہوں نماز تو انکی یعنی ہاؤن وکی روایت کے یہ مسلم ف جابہر لوگ
یعنی زیدنی انکار کیا اوپر کہ اول وقت نماز چاشت پڑھتی تھی و نہ صبر کیا وقت سختی تک یعنی کیونکہ نماز پڑھتی میں اوجہ و علم ہی کی ساتھ اسکی کہ نماز غیر وقت
میں فضیل ہی در گرم ہوں ہی اونٹوں کی یہی جو وقت شدہ گرمی ہی نہیں گرم ہو جاوے کہ اونٹوں کی بچوں کی ہاؤن جلنی لیکن اس وقت نماز چاشت کہ پڑھتی

کہ مراد یہ ہے کہ ہمیشہ مشغول ہی ذکر و فکر میں اور دنیا کے مومنین مثل سکینہ سبیلانی علم کی اور عطا اور نصیر کے اور طواف کرنی بہت اچھے بعد
فارغ ہونے کی نماز صبح ہی یہاں تک پڑھی دو رکعت ضحیٰ کی خواہ مسجد میں ہو خواہ گھر میں اور اسکی مابین میں سو کلام نیک نہ کرے تو بخشنی جاتی ہیں صغیر
اور احتمال ہے کہ کبیر بھی بخشنی جاوےں انتہی پس وہی تقریری یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو فرمایا کہ بیٹھنا ہی نماز کی جگہ یہ بطور مشیل کی فرمایا ہی اور مراد
مشغول ہنا ذکر اللہ اور اچھی کاموں میں ہی اور حضرت شیخ رحمہ اللہ لکھا ہے کہ مراد ضحیٰ ہی نماز اشراق کی ہی اور اور عدد یون میں صغیر اسی احتمال شرف
اور چاشت و دو نماز ہی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ثواب جب ہوتا ہے کہ نماز ہی کی جگہ بیٹھنا ہی اور اگر اوٹھ کر خلوت میں جا کر مشغول
عبادت میں ہو یہ ثواب نہیں پائی کا اور سچے صحتوں مشائخ کی مذکور ہے کہ اگر درویشانی کا ہو یا ریا راہ پادی خلوة میں جاوےں اور مشغول ہو اور لکھا ہے
ملائی کہ اس وقت میں قبلہ رخ بیٹھنے کو مانتے ہی نہ پوی اور اگر نیند آوی دفع کری شیخ الاسلام شہاب الدین بہرہ رومی لکھا ہے کہ عمل کر جزا اور کسی دنیا
میں فی الحال کو نرا نیت باطن کی ہوتی ہی یہ عمل ہی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم من حافظ علی شفعة الضعیف غفرت لہ ذنوبہ و ان کان مشرکاً تبدل الیہ دواہ اسلم و الترمذی
و ابی صاحبہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص نماز میں حفاظت کری اور بدو کا ضعیف کی تو بخشنی
جاتی ہیں او کسی ایسی گناہ او کسی اگرچہ ہوں مانند جہاک دریا کی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ **وعن عائشہ انھا کانت**
تصلی الضعیف ثم تقرأ لہ ابواب ما ترک کما رواہ مالک اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ وہ تین تین
نماز میں کی آٹھ کھینچ بہر کتبیں کہ اگر زندہ کی جاوےں میری ایلی باب تیسری نہ چورون میں اس نماز کو روایت کی یہ مالک فی ف تبلیغ البیاض
ہی ساتھ قصد مبارک کی کہ اس نماز کی لذت بھی ایسی حاصل ہے کہ اگر میری باب یہی زندہ ہوں باوجودیکہ او نکا زندہ ہونا حال ہی اور نہایت خوشی
ہوتی ہی او کی ملاقات کی تو ہی میں اس نماز کو چورون سمین رخت دلائی اس نماز کی حفاظت و مداومت پر **ع** **وعن ابی عبد اللہ**
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضعیف حتی نقول لا یدعھا و ندعھا حتی نقول لا یصلی لھا
دواہ الترمذی اور روایت ہے ابی سعید کہ کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برہنی نماز میں کی یہاں تک کہ کہتی ہم کہ چورون
اسکو یعنی کہی اور چورون اسکو یعنی کہی یہاں تک کہ کہتی ہم کہ نہ پڑھیں اس نماز کو روایت کی یہ ترمذی فی ف ایضہ جیکہ عادت شریف تھی
اور اگر فی نوافل میں کہ ہمیشہ نہ کرتی تھی و اسطی شفقت کی امت پر تا انہ لازم ہو جاوےں اور حکم اسکی فرضیت کا نہ نازل ہو اور یہ حکم فعل انحضرت
ہی کا ہنا کہ ایک فعل حضرت کی التزام سے فرض ہو جاتا تھا اور اگر امت اب التزام کریں مستحب ہے **ع** **عن مورق العجل**
قال قلت لربہ عزوجل انی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت لربہ عزوجل انی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدعھا و ندعھا حتی نقول لا یصلی لھا
اور روایت ہے مورق مجلی سے کہ کہا کہ ابی اسطی ابن عمر کی کہ نماز پڑھتی ہو تم ضحیٰ کی کہا نہیں کہا میں ہی عمر یعنی وہی پڑھتی ہی کہا نہیں کہا میں ہی
ابو بکر یعنی وہی پڑھتی ہی کہا نہیں کہا میں ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کہ نہیں گمان کرتا میں حضرت کو یہی روایت کی یہ بخاری فی ف ابن عمر
فی جو اس نماز کی نفی کی تو تاویل اسکی یہ ہے کہ مراد وہی یہ تھی کہ مسجد میں نہ پڑھتی تھی یا یہ کہ ابن عمر کو فعل انحضرت کا اور امر اون کا نہ پوچھا
ہو یا ہمیشہ پڑھتی کا اسکا لیکر حضرت فی مسجد میں نہیں کی اسید اسطی خوف فرض ہو جانی کا پس صواب یہ ہے کہ کہا جاوےں کہ مواظبت کرنی اس پر
کی کہا ملا حنفی فی کہ شک نہیں اس میں کہ او ملے گیا بعد حضرت کی خوف فرض ہو جانی کا پس صواب یہ ہے کہ کہا جاوےں کہ مواظبت کرنی اس پر
مستحب ہے اور یہی مذہب ہے اکثر علماء اور مشائخ کا **ع** **باب التطوع** باب ہی پنج بیاض نماز نفل کے **ف**

یہ کرنا واجب اور مستحب ہے اور چھوڑنی حرام اور مکروہ کی پس استخارہ کی برکت سی جو بات کہ اسکی حق میں مناسب ہوگی اور سپرد دل قرار ہو جائے گی اور
 پڑھی دو رکعت اگر دو رکعت سنتوں معمولی اور تحیۃ المسجد اور شکار الوضو میں سی ہی پڑھ کر یہ دعا پڑھی جائز ہی لیکن اولیٰ ہی سی کہ دو رکعت جدی پڑھے
 ساتھ ہی استخارہ کی اور جسوقت چاہی پڑھی سو اسی اوقات مکروہہ کی اور سورۃ جو نسی چاہی پڑھی بعضی روایت میں ہے کہ فک یا او قل ہو محمد
 پڑھی اور او عاجل امری میں لفظ او کا شک و سی کی ایسی ہی معنی راوی کو شک ہو اسی کہ حضرت فی فی دینی و معاشی عاقبت امری فرمایا یا ان تنزل
 فظونکی حکایت عاجل امری واجب فرمایا اور فضل یہ ہے کہ دونوں جملہ پڑھی اور نام یہی حاجت بنی کا یعنی لفظ غلام کہ حدیث میں واقع ہی لطیف
 عموم کی استخارہ کر نیوالی کی عبارت میں ہی مرخص کو نہ مثل هذا السفر و هذا الاقامة اور مانند انکیلی اور جائز ہی کہ غلام کہی اور یہ نام حاجت کا
 یہی و رایت وایت یک استخارہ مختصر یہ منقول ہی اگر جلدی ہو یہ پڑھی اللهم خری و اختر لی و لا تکلنی الی اختیار سی یعنی ای اللہ سپد کر میری پوری
 اختیار کر میری پوری یعنی جو مناسب جائے تو اور نہ سو نہ مجکو طرخت اختیار میری کی اور حضرت انس رضی روایت ہی کہ فرمایا او انکو پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کی اسی اس جو قصد کری تو کسی کام کا پس استخارہ کر اللہ تعالیٰ سی و سکی ای ساتھ یہ دیکھ کہ جو کچھ کہ تیری دل میں آتا ہو اس میں جرات
 کر کہ تھی بہتر ہی ہے ع ۴۰ ح ہذا **الفصل الثانی** فی فصل دوسری **عن** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يَصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ
 لَا عَفْوَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا
 لِذُنُوبِهِمْ سَرَّوَاهُ التَّوَّابِينَ وَابْنُ مَسَاجِدَ إِلَّا أَنْ ابْنَ مَسَاجِدَ لَمْ يَكُنْ كَرَّ الْأَبِيَّةِ
 روایت ہی حضرت علی رضی کہ کہا حدیث کی مجاہد ابو بکر بنی اور سچ کہا ابو بکر بنی کہا کہ سنائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمائی تھی نہیں
 کوئی شخص گناہ کر سی گناہ کرنا بہر گناہ جو پس وضو کری پھر نماز پڑھی پھر خشع چاہی گناہوں کی اسدی ماکہ بختنا ہی اللہ و سکو بہر پڑھی یہ
 آیت اور وہ لوگ کہ جسوقت کرتی ہیں گناہ و بیحالی کی یعنی کہ یہ گناہ مانند زنا اور کہنی کفر وغیرہ کی یا ظلم کرتی ہیں اپنی جانوں پر یعنی وغیرہ گناہ
 کرتی ہیں مانند بوسہ یعنی جہنمی عورۃ یا لاکھی اور ساسک بنی کی و نظر حرام کرنی کی اور مانند انکیلی یا ذکر کرتی ہیں اللہ کو یعنی عذاب و سکی کو طلب
 بخشش کے کرتی ہیں اعلیٰ گناہوں بنی کی روایت کی یہ ترمذی و ابن ماجہ بنی مگر یہ کہ ابن ماجہ بنی نہیں کہ کر کی آیت **ف** سچ کہا ابو بکر بنی یہ
 جملہ معترضہ ہی بیان کیا او سکو حضرت علی رضی و اعلیٰ ظہار بزرگی اور نہایت سچی ہوئی ابو بکر کی اور وہ ایسی سچی تھی جنکا نام حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم بنی صدیق رکھا تھا اور کیا کہ عادت حضرت علی رضی یہ تھی کہ قبول کرتی تھی حدیث یہاں تک قسم دی لیتی راوی کو کہ وہ کہتا قسم ہی منی پنا
 حضرت کی سنا دیکھ جب حضرت ابو بکر سی کوئی حدیث سنتی قبول کر لیتی بغیر قسم کی او پس وضو کری و غسل فضل ہی و ساتھ ہندی بانی کی کہتا اور
 پھر نماز پڑھی یعنی دو رکعت پہلی رکعت میں قل یا پڑھی و دوسری میں قل ہو اللہ اس نماز کو نماز توبہ کہتی ہیں اور پھر خشع چاہی مراد بخشش چاہنی ہے
 یہ کہ توبہ کری ساتھ نہامت کی اور اس گناہ کو چھوڑ دی و قصد کر سی کہ نیند کہی نہ کروں گا اور عمار کہ کر سی معقوق کا اگر اسکی ذمہ پر کسی
 حق ہوں اور پڑھی حضرت فی آیت بطور سند کی کہ اللہ تعالیٰ ہی اس طرح فرماتا ہی اور بعد لفظ لا تو بہم کی یون ہی و من یغفر الذنوب لا اللہ و لم
 یعد و علی ما فعلوا و ہم یعلمون اولک جزاء ہم مغفرة من ربهم و جنت تجري من تحتها الانهار خالدين فيها و هم احرار العالین یعنی ہا و لو ان
 سے کہ بخشش گناہوں کو بغیر خدا کی اور ہمیشہ نہیں رہتی او چھین پر کہ کیا یعنی گناہ اور وہ جانتی ہیں یہی ہے ہمیشہ
 نصیب کرتے ہی غسل اپنی پر جان بوجھ کر بلکہ بوجہ صبر و جوارہ کی توبہ کر ڈالتے ہیں یہی ہے گروہ

بخدا کی بخشش ہے۔ پروردگار کوئی کی طرف سے اور باغ میں کہ جنتی میں کوئی بھی نہیں ہمیشہ نیکی اور نیکوں کا لفظ والذین کہ پہلی آیت میں ہی مستند ہے
لفظ اولیٰ کہ دو ستر آیت میں ہی خبر اس کی ہی سمجھنی والا مطلب کا سمجھ لیا اور جو تفصیل اس مقام کو دیکھا جاسی کسی تفسیر میں دیکھی بدع و عن
حدیثہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجداً خزیبۃ اھرم صلی ر و ا ہ ابوداؤد اور روایت ہی خدیجہ سے
کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ منجبتی اوکو کوئی مصیبت نہ پہنچتی روایت کی یہ ابو داؤد فی **ف** یعنی جب حضرت کو کوئی مصیبت پہنچتی
آتی تو نماز پڑھتی و اعلیٰ خلاصی غم کی اور و اعلیٰ بجا لانی حکم الہی کی کہ فرمایا ہی بابا الہ الذین آمنوا استعینوا بالصبر الصلوٰۃ یعنی امی ایمان والو مدد چاہو
صبر اور نماز کی اور لکھا ہی عمار فی کہ حکمت او میں یہ ہی کہ جب غم ہو تو نماز ہی آدمی عبادت میں تو کمال جابا ہی او صبر عالم ربوبیت کا اور جب کھل گیا عالم
ربوبیت کا تو دنیا از خود بالکل خیر ہو جاتی ہی پس آسان ہو جاتی دلیہ ہونا دنیا کا اور ہونا او سکا پس متوحش نہیں ہوتا ہونا ہی او کیسی اور نہ متوحش
ہوتا ہی ہونسی جبکہ کہا گیا ہی کہ اگر ہی تو غم نہیں اور اگر نہیں تو غم نہیں بدع و عن **ر** یدۃ قال اصبح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد عابلاً فقال بما سبقتنی علی الجنتۃ ما دخلت الجنتۃ قط الا سمعت
خشختک اما حی قال یا رسول اللہ ما اذنت قط الا صلیت رکعتین وما اصابنی حدت
قط الا نوصت عندک و رايت ان للہ علی رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یہما رواۃ الترمذی اور روایت ہی بریدہ ہی کہ کہا صبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی پس بلایا بلال کو لیٹنے بعد نماز صبح کے
پس فرمایا ساتھ چمچہ کی پہل کی تو فی منجبتی طرف بہشت کی نہیں داخل ہوا میں بہشت میں کہی گوسنی مینی آواز با پوش تیر کی الکی اپنی کہا بلال
نے یا رسول اللہ میں اذان دی مینی کہی مگر کہ پڑی مینی دو رکعتیں اور میں اپنی چمکو ہو حضور ہونا کہی مگر کہ حضور کیا مینی اوسی وقت اور
انست یا کیا مینی یہ کہ اس کی ہی چمچہ میں دو رکعتیں یعنی لازم کہ مینی اپنی پردو رکعتیں اور مواظبت کی او نہ پڑیں را یا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم فی سبب انہیں دو چیزوں کی پہنچا تو اس درجہ کو کہ پہنچا روایت کی یہ ترمذی فی **ف** یعنی حضرت فی بلال کو الکی اپنی دیکھا بطور خادموں کے
سبب او سکا ہو چا کہ کو ناعمل تو فی کیا ہی کہ اس کی سبب ساتھ اس خدمت خاص کے شرف ہوا پس لگے چلنے سی مراد یہ ہی اور ظاہر معنی اس کی یعنی دست
نہیں اس ہی کہ کسی ہی کو ہی یہ نہ نہیں ہونیکا کہ حضرت پر سبقت پہنچا دی چہ جای کوئی امنی اور سبب نہیں دو چیزوں کی یعنی ہمیشہ با حضور
رہنی کی اور نماز پڑھنی کی کہ جسکو شکر الوضو کہتی ہیں بدع و عن **ع** عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من کانت لہ حاجۃ الی اللہ او الی احد من بنی ادم فلیتوضا فلیحسن الوضوء ثم لیصل
رکعتین ثم الین علی اللہ تعالیٰ ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل لا الہ الا اللہ
الحامد للکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین اسالك موجبات رحمتک و
عزائم مغفرتک والغنیمة من کل بر و السلامة من کل اثم لا تدع لی ذنب الا غفرته ولا کلمۃ الا فرجتہ
ولا حاجۃ ہی لک ارضی الا قضیتہا یا ارحم الراحمین رواۃ الترمذی وابن ماجہ و قال الترمذی
هذا حدیث عن نبی اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ ہوا و سکو کوئی حاجت
طرف اس کی بطرف کسی نبی آدم کی یعنی حاجت دینی یا دنیوی پس چاہی کہ وضو کری پس چاہا وضو کری یعنی ساتھ رعایت آداب کی پہر پڑی دو
رکعتیں پہر تعریف کری اللہ تعالیٰ پر اور درود بھیجی پھر جب مصلی اللہ علیہ وسلم پہر کری نہیں کوئی مجبور اگر اسد بر بار بخشش کرنا الا باک ہی اللہ

حقوق میں ہی پہلی مواخذہ نماز کا ہوگا اور بندہ کی حقوق میں پہلی خون کا اور باقی عمل اسی طور پر یعنی مثلاً اگر سو گز میں کچھ نقصان ہو
 ہوگا تو روزی نفل ہی اسی پورا کر دینگی اور اگر زکوۃ میں نقصان ہوگا تو صدقہ نفل ہی پورا کر دینگی اور حج میں نقصان ہوگا تو حج نفل
 یا عمرہ ہی پورا کر دینگی اور اگر کسی کا حق اسپر ہوگا تو اس کے اعمال صالحہ سے بقدر اوسکی لیکر حق دیکر دینگی یہ طبع حال و اعمال کا ہوگا اور دوسری روایت
 میں ذکر زکوۃ کا بعد نماز کی صریح آیا بعد اوسکی ذکر باقی اعمال کا علی العموم کیا ہے نہ حج نہ عمرہ **وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِعَبْدٍ فِي شَوْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيَهُمَا وَإِنْ أَلْكَ لَيْدٌ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ
وَمَا تَقَرَّبَ أَعْبَادُ إِلَى اللَّهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ يَعْصِي الْقُرْآنَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
السَّيْمِيُّ اور روایت ہی بی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں نہیں متوجہ ہوتا سنا تہہ رحمت کی لے لے
 واسطی بندہ کی بچہ کسی عمل کے بہتر دو رکعتوں سے کہ بڑی ہی انکو یعنی نماز فضل سب اعمال سے ہی اور عبادت اللہ تعالیٰ کی بندہ پر اوس میں زیادہ
 ہی اور علموں سے و تحقیق نیکی البتہ چہر کی جاتی ہی اور ہر بندہ کی یعنی نازل ہوتی ہی رحمت اور ثواب کا از نیکی کا ہی حب تک کہ ہوتا ہی
 نماز اپنی میں اور نہیں نزدیکی حاصل کی بندہ کی طرف اللہ کی ساتھ مانند و چیز کی کہ کھلی اوس سے یعنی قرآن یعنی حبیبی قرآن پڑھنی ہی قرب
 الہی ہوتا ہی ایسا اور کسی چیز سے نہیں ہوتا روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے **باب صلوة السفر** اب ہی بیچ نماز سفر
 کے کسی امام اور عالم کو خلاف نہیں ہی بیچ جائز ہونی قصر کی مافرد کو لیکن ہماری نزدیک قصر واجب و فرض وقت مسافر پر دو
 رکعتیں بن چار کی اور امام شافعی کی نزدیک قصر اولی ہی ہے **الفصل الاول** فضل پہلی **عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ دَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 روایت ہی اس سے کہ یہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز بڑی ظہر کی مدینہ میں چار رکعتیں اور بڑی عصر کی ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں
 روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اس حدیث میں بیان ہی حضرت کی سفر کا کہ جب حضرت نے ارادہ نماز کا کیا حج کی لمی تو ظہر مدینہ میں پوری
 بڑی پھر جب نکلی اور ذی الحلیفہ میں پہنچی کہ نام ایک جگہ کا ہی کہ تین کو بن مدینہ سے ہی نماز عصر کی قصر کی دو رکعتیں پڑھیں مذہب امام عظیم
 اور شافعی کا ہی یہی ہی مسافر شری حبیب کی شہر کی مکانات سے قصر کری ہے **وَعَنْ سَائِرِ ثَمَرٍ وَهَبِ الشَّحْرَاجِيِّ قَالَ قَالَ صَلَّى بِنَا**
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَنَ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَأَمْنٌ مَعْنَى دَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حارث بن سب
 خزاعی سے کہ کہا نماز پڑھائی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منامین دو رکعتیں اور بحال میں کہ ہم تہی بہت ایسی کہ تہی کہی اور بہت امن
 میں تہی روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یہہ ذکر حجة الوداع کا ہی کہ دن دنوین صحابہ میما تہی اور با امن تہی کفار سے یہہ سلی کہا کہ
 مشرور ہونا قصر کا موقوف اور خوف فتنہ کی کفار سے نہیں جہاں ظاہر قرآن کا دلالت کرتا ہی بلکہ ہر حال سفر میں قصر کرنا جا ہی چنانچہ حدیث
 آئندہ میں ذکر اوس کا صریح دافع ہوا ہی ہے **وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ**
تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ آمَنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مَا عَجِبْتَ
مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ
فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی پہلی بن مسیہ سے کہ کہا کہا میں واسطی عمر ابن خطاب کی سوا ہی اسکے نہیں کہ
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہہ کہ تم پڑھو نماز اگر ڈرو تم یہہ کہ فتنہ میں ڈالیں شکوہ لوگ کہ کافر ہوں پس تحقیق امین مسین بین ہے

کہا جی نماز جنازہ اور نماز مزارانی ہونی اور سجدہ تلاوت کا کہ زمین پر پڑ جائے سواری پر جائز نہیں اور دوسرا یہ حکم ہی کہ جائز ہونا نماز کا سواری پر ساتھ سفر کی ہی چنانچہ جمہور ائمہ اسی پر ہیں اور ایک دایت بی حنیفہ اور ابی یوسف صحیح ہی در صحیح روایت ذہبی بی حنیفہ میں ہے کہ شرط کیا گیا ہی ہونا صلہ کا باہر شہر کی مسافت ہو یا نہ ہو اور مسافر اگر اندر شہر کی ہو جائز نہیں و سکو اعلیٰ زمین سواری پر نزدیک بوضیفہ کی اور نزدیک محمد کی جائز نہیں لیکن مکہ و اور ابی یوسف کہا کہ کچھ مسافت نہیں سکا بعد از ان اختلاف کیا ہی سین کہ کتنی دور شہر ہی پہنچ لی تو نماز سواری پر جائز ہی بعضوں نے دو فرسخ بھی میں بعضوں نے تین فرسخ بعضوں نے کہا ایک کوس و صیح یہی ہی کہ جائز ہی بعد جدا ہونی کی گھر و شہر کی سی صبا کہ جواز قصر میں ابی یوسف ۴ ح + **الفصل الثانی** فصل دوسری عن عائشة قال قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم قصر الصلوة واكثر رواه في شرح الشرح

روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سب یہ یقین کیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کم رکعتیں پڑھیں اور پوری ہی پڑھیں روایت کی یہی شرح اسنتہ میں ہے یعنی چار کی دو ہی پڑھیں میں اور پوری چار ہی علی شافعی کا اسی ہی کہ جائز ہی قصر ہی اور پڑ پڑ سنا ہی سفر میں اور ابی حنیفہ کی نزدیک نہیں جائز ہی اور پڑ پڑ سنا بلکہ گناہگار ہوتا ہی و اسکی سند میں براہیم بن یحییٰ ہی اس حدیث ضعیف ہی دلیل کامل نہیں ہو سکتی اور صاحب غر السعدت کہا ہی کہ یہ حدیث صحیحہ کو نہیں پہنچتی ہی و حضرت سی تمام جو دین نہیں یا اور واقطنی اور یحییٰ وغیرہ جانی جو جائز ہونی قصر اور تمام کی حدیث روایت کی ہی و واقطنی نے کہا ہی کہ اسناد اسکی صحیح ہی ہیں تعدیل بحث سبکی حل کی جاوے گی اول میں پڑھیں یہ بات ابتدا میں ہی یہ قصر ہی مقرر ہوا و اللہ اعلم ۴ ح + بدایت حنی اس حدیث کی یہی ہو سکتی ہیں کہ قصر کیا سنت ہے یعنی اون نمازوں میں کہ چار رکعت کی ہیں اور پورے پڑھیں یعنی وہ نماز میں کہ تین رکعت اور دو رکعت کی ہیں اس قصر ہی ہوا اور تمام ہی یہی توجیہ خوب ہی کہ اور تکلف نہیں کرنا پڑتا بد مولانا بد و

عن عمران بن حصين قال عَزَّوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثِي عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا سَفَرٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا جیاد کیا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حاضر ہوا میں ساتھ اون کی فتح مکہ میں ہی وہ مکہ میں اٹھارہ شب زائیں پڑھتی ہی گرد و رکعتیں فرمائی ہی اہل شہر کی پڑھو تم چار رکعتیں اسلی کہ تمیق ہم سفر میں میں روایت کے یہی بودا و دنی و اٹھارہ شب رہی و قصد سفر کا کہتی ہی کہ آج جلین کل جلین اسلی اتنی دنوں قصر پڑھتی رہی اور فرمائی یعنی بعد ازاں پہیری کی مقیم مند یوں کو خطاب کر کہ تم چار پوری پڑھو اس طرح کہ دنیا سب ہی مام کو اور اس ہی معلوم ہوا کہ اگر مقیم اقدار کی مسافر کا تو چار رکعتیں پڑھیں و متابعت مام کی کری باقی نماز میں و مسافر جو اقدار کی مقیم کا تو متابعت اسکی کری کہ چار رکعتیں پڑھیں ۴ ح + و

عن ابن عمر قال صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَكَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءٌ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَفِي رَوَايَةٍ أَرْبَعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی ابن عمر کی کہا نماز پڑھیں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی سفر میں دو رکعتیں و بعد اسکی دو رکعتیں یعنی سنت و ایک روایت

میں ہی کہہا کہ ابن عمرؓ نے نماز پڑھی مبنی سہیلہ بنی سلمہؓ کی شہر میں اور سفر میں پس پڑھیں مبنی سہیلہ حضرتؓ کی شہر میں ظہر کی چار رکعتیں
 اور بعد اُنکی دو رکعتیں یعنی سنت اور پڑھیں مبنی نماز سہیلہ اُنکی سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور پچھی اُن کی دو رکعتیں یعنی سنت اور عصر
 اور رکعتیں اور نہ پڑھی چھی اوسکی کچھ یعنی سنت اور نماز مغرب کی شہر میں اور سفر میں برابر تین رکعتیں اور نہ کم کرتی تھی شہر میں اور سفر میں
 اور نماز مغرب کی وتر ہی دن کی اور پڑھتی چھی اوسکی دو رکعتیں یعنی سنت روایت کی یہ ترمذی فی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ قصر چار رکعتیں
 کہتے ہیں ہی تین تین نہیں اور وتر دن کی ہی یعنی چھی نماز وتر ترا کی ہی یہ نماز وتر دن کی ہی اور اس میں تقویت ہی قول ابی حنیفہ
 کے کہ نماز وتر کی تین رکعتیں میں سہیلہ ایک سلام کی اور کہا ابن ملک فی کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے سہیلہ کہ سنتیں مولیٰ سفر میں ہی پڑھو
 مانند حضرتؓ کی انتہی اور معتد بہاری مذہب میں یہ بھی پڑھی و کم منزل میں اور چھ پڑھی و کم راوین پنج و **و** عن معاذ بن جبل قال کان
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ تَبَوَّكَ إِذَا انْزَاعَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُ جَمْعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ
 ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ آخِرَ الظُّهْرِ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا غَابَتِ
 الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحَلَ جَمْعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيَّبَ الشَّمْسُ آخِرَ
 الْمَغْرِبِ جَسْتَى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **و** اور روایت ہی معاذ بن جبل سے
 کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جب وقت کہڑا تھی دو پہر پہلی اس سے کوچ کریں جمع کرتی درمیان ظہر اور عصر کی اور کوچ کرتی
 پہلی دہمی دو پہر کی دیر کرتی ظہر کو یہاں تک کہ اوترتی و پہلی نماز عصر کی یعنی ظہر سہیلہ عصر کی پڑھتی اور مغرب میں کرتی مانند پہلی وقت بتا آفتاب
 پہلی کوچ کر پہلی جمع کرتی درمیان مغرب و عشاء کی اور اگر کوچ کرتی پہلی فائز ہوتی آفتاب کی پڑھتی مغرب کو یہاں تک کہ اوترتی عشاء کی پہلی جمع
 جمع کرتی درمیان دو لون نمازوں کی روایت کی یہی ہوا و اور ترمذی فی **ف** اس حدیث سے شافعیہ فی جمع تعاقب اور جمع تاخیر ثابت کی ہو
 بیان اسکا اور پہچکا ہی ہی کہ اُنکی نزدیک سفر میں جمع کرنا و نماز و کجا جائز ہی اور حنفیہ کہتی ہیں کہ کہا ابو داؤد کی کہ نہیں ہی یہ تقدیم وقت
 کی کوئی حدیث تو می پس کہنا ابو داؤد کا دلیل ہی اس حدیث کی ضعیف ہونی پر اور جاری دلیل حدیث صحیحین کے ہی بن مسعود سے کہ نہیں کہا
 مبنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہی ہو کوئی نماز غیبت وقت مقرر میں پس تقدیر تعارض کی راجح ہی حدیث بن مسعود کی بسبب اُنکی فقہ راو
 کی اور سبب کہ وہ بڑی احیاء والی تھی پنج و **و** عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ وَارَادَ أَنْ
 يَتَقَوَّعَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِمَا قَفَتْهُ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَ رُكُوبَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کہ سفر کرتی یعنی نکلتی تھی مسافر ہوتی یا مقیم ہوتی اور ارادہ کرتی یہ کہ افضل
 پڑھیں سامنی کرتی قبلہ کی اٹھنی اپنی پڑھتے تھے پھر پڑھتی نماز جسطرح متوجہ کرتی اُنکو سواری اُنکی روایت کی یہی ابو داؤد فی **ف** امام شافعی کے
 نزدیک اس صورت میں منہ قبلہ کی طرف کرنا شرط ہی اور جاری نزدیک قتلون میں غرمانہ میں رخصتوں میں شرط ہی یعنی اگر سبب حذر ہو کہ اور نہ کہ ہو فخر
 سہیلہ پڑھی تو روا قبلہ ہو کہ اگر نہ پڑھتے تھے نہ وہی پنج و **و** عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَأْسِهِ خُفَّ الْمَشْرِقِ وَيَجْعَلُ الشَّجْعَةَ إِخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ
 رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا بیجا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کسی کام کی پس ایمان و حضرت نماز
 پڑھتی تھی اپنی سواری بطرف مشرق کی اور کرتی تھی سجدہ ایست تر کہ کسی روایت کی یہی ابو داؤد فی **ف** اپنے رکوع و سجدہ

دو روزہ کسی کوئی نہیں ہے کہ کسی کوئی زیادہ ہو سکتی اور کوئی کوئی کہے **الفصل الثالث عشر** **عن ابن عمر** قال
صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين وأبو بكر بعد النبي بكر وعثمان صعدا من خلفه
ثم أركعت عثمان صلى بعد أن بعد فكان ابن عمر إذا صلى مع الإمام صلى أركعتا وإذا أصلاهما وحده صلى أركعتين متتلتين
روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا نماز پڑھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منامین دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکر نے جی بعد حضرت کی اور حضرت عمر نے جی بعد ابی بکر
کے دو رکعتیں اور حضرت عثمان نے جی پڑھیں ابتدا اپنی خلافت میں پھر پڑھیں حضرت عثمان نے پیچھے چار رکعتیں پس نبی بن عمر جب پڑھتی نماز
ساتھ امام کی یعنی ساتھ حضرت عثمان کی پڑھتی چار رکعتیں اور جب پڑھتی اکیلے یعنی حالت سفر میں پڑھتی دو رکعتیں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف انی جب حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو انی اور منامین پیچھے تو وہ ان جی نماز ساؤراہ پڑھتی اور حضرت عثمان غنی سے
دو رکعت خلافت میں تو یہ پڑھیں کے ساؤراہ نماز پڑھیں اور بعد اعلیٰ چار پڑھیں اکیں وہیں سے اکیں کہی میں علانی یا تو یہ وجہ تھی کہ وہ متاثر ہو گئی تھی کہ میری پانچ
روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان غنی نے نبی میں چار رکعتیں پڑھیں پس لوگوں نے انہوں نے کہا ابو بکر اور انہوں نے انہوں نے کہا ابو بکر اور انہوں نے کہا ابو بکر اور انہوں نے کہا ابو بکر
اور نبی شاہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی تھی جو کوئی متاثر ہوئی ایک شہر میں پس نبی نماز پڑھیں گے کسی اور لوگوں کی انکار کرنے میں اور پس
دائیں سے اکیں کہ حضرت پوری نماز میں پڑھتی تھی سفر میں اور نہ لایم ہی والا لوگ نکلا کہ ہیکہ کرنے یا وجہ یہ تھی کہ موسم حج میں لوگ بہت آتی تھی اور
انہیں سے بعض احکام دین کی مفصل نہیں جانتی تھی انکی وہ کہا نیکی یہی پڑھتی تھی تا وہ بائیں کہ نماز کی چار رکعتیں میں اگر وہ پڑھتی تو شاید وہ جانتی کہ
نماز کی دو رکعتیں میں یا اگر حضرت عثمان غنی موافق حضرت عائشہ کی ہوئی تھی کہ انکی نزدیک قعدہ اور تمام دونوں جائز تھی **ع** **عن عائشة**
قالت فرضت الصلوة ركعتين ثم هاجر رسول الله صلى الله عليه وسلم ففرضت أركعتا وأركعت صلوة
السفر على الفريضة الأولى قال الزهري قلت لعروة ما بال عائشة تهم قال تهاولت كما تهاول
عثمان متفق عليه اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا فرض کی گئی نماز دو رکعتیں یعنی اول دو رکعتیں فرض ہو میں سفر اور حضر
میں پھر پھر نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کے گئے چار شہر میں اور چوڑی گئی نماز سفر میں پہلی فرض پڑھیں چار رکعتیں نبی نے کہا میں واسطے
عودہ کی کیا حال ہے عائشہ کا کہ پوری پڑھتی میں نماز سفر میں کہا دلیل پڑھتی میں حبشی دلیل پڑھتی عثمان نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
اور چوڑی گئی نماز سفر میں پہلی فرض پڑھیں پر اس سے معلوم ہوا کہ دو رکعت سفر میں حضرت نہیں بعد از شروع ہوئی چار رکعت کی بلکہ اصل شروع پڑھیں
کے تین میں پس خوف یعنی لازم میں نہ حضرت اور یہ وہی مذہب ہے کہ پس اگر پوری چار پڑھیں اور پہلی قعدہ میں تھی کہ تو مسی ہو گا یعنی برا کہی
اور ہو گئی دو رکعتیں افضل اور اگر نہ تھی گا پہلی قعدہ میں کہ سکنا وہ قعدہ اخیرہ جی ہی باطل ہو گا فرض و سکا اور دلیل پڑھتی میں حبشی دلیل پڑھتی حضرت
عثمان نے بیحد قول چہ دلیل پڑھتی عائشہ اور حضرت عثمان کی یہ ہے کہ یہ قعدہ اور تمام دونوں جائز تھی جیسا کہ کہا گیا **ع** **عن ابن**
عبيد بن جراح قال فرض الله الصلوة على اللسان نكيتكم صلى الله عليه وسلم في الحضر أركعتا وفي السفر ركعتين
وفي الخوف ركعتان اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرض کی اللہ نے نماز اور پڑھان نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھا
کے گھر میں چار اور سفر میں دو رکعتیں و ذکر کی حالت میں ایک رکعت روایت کی یہ مسلم نے **ف** اور سفر میں دو رکعتیں یہ دلیل صحیح
ہے جاری مذہب کی کہ سفر میں دو رکعتیں پڑھیں چاہیں اور خوف میں ایک رکعت عمل کیا ہی ظاہر کی پراک جماعت نے سلف میں کہ انہیں سے حلیم
اور آج ہی میں اور کہا مجبور عملانی کہ نماز خوف کی مانند نماز میں کہی جی چہ عدد رکعات کی اور تاویل کی انہوں نے مسجد میں کی یہ کہ مراد

یہی کبرج دو گنا تحقیقی یا حکمی کے ایک کعت امام کی ساتھ پڑھی اور دوسرے کعت تنہا جسکے ان ہی حدیثوں صحیحین نماز حضرت کی اور صحابہ کی حالت خوف میں انہی اور چار کعتیں بیچ شہر کی اور تین کعتیں مطلق حالت خوف میں ہوں پڑھی کہ امام کی ساتھ دو کعتیں پڑھی اور باقی اکیلی تفسیل کے صدقہ الخوف میں آویگی انشاء اللہ تعالیٰ شرع **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَسْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا تَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ وَالْوُزْنُ فِي السَّفَرِ سَنَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی ابن عباس سے اور ابن عمر سے کہ کہا دونوں فی سفر لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز سفر کی دو کعتیں اور دو پوری ہیں نہیں ناقص اور تر سفر میں سنت ہی روایت کی یہاں ماجہ فی **ف** سفر لیکن حضرت فی قصر ثابت ہی کتاب اللہ پس مراد یہی کہ حضرت فی وہم کتابا ساتھ قول اور فعل کی قصر کو جو کتاب اللہ میں ہی اور نہیں ناقص یعنی سفر میں مشروع ہی دو کعتیں ہیں نہ یہ کہ پہلی چار تہیں اب دو کعتیں کہ کر دین اور پھر سفر میں سنت ہی یعنی ثابت ہی ساتھ سنت کی یا سنت ہی سنتوں اسلام ہی اس میں نہ مافی وجوب کے نہیں شرع **وَعَنْ مَالِكٍ** بَلَّغَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ فِي مِثْلِ مَا يَكُونُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفَةِ وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَعُثْفَانَ وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَجَدَّةَ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ أَرْبَعَةٌ بُوَيُودُوا هُ فِي الْوُطَا اور روایت ہی مالک سے نبی و کمر یہ بات کہ ابن عباس سے قصہ کرتی نماز چار مانند اوس مسافت کی کہ درمیان مکہ و طائف کی ہی اور چار مانند اوس مسافت کی کہ درمیان مکہ و عسفان کی ہی اور چار مانند اوس مسافت کی کہ درمیان مکہ و جدہ کی ہی کہا مالک نے اور یہ مسافت ہی چار برید کی روایت کی یہ موطا میں **ف** چار برید رسول فرخ کی ہوئی میں اور فرسخ تین کوس کا اور کوس چار ہزار ہیکہ اور لڑچوڑیں گشت کا پس چار برید اسی گشت کوس کی ہوئی اگر فنڈل بارہ کوس کے ہو تو چار برید کی چار ہزار تین ہونیں اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تین مسافین کہ حدیث میں مذکور ہوئے ہیں برابر ہوں پس لیکن واقع میں برابر نہیں پس اگر اشارہ اخیر کی طرف ہو یعنی مسافت زمین مکہ اور جدہ کی طرف تو مناسب اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حد ابن عباس فی اپنی اجتہاد سے مقرر کی تھی بعد ازین جانا چاہی کہ بعضی علماء فی کہا ہی کہ ثابت نہیں ہوئی کتاب میں اور نہ سنت میں مسافت حد سفر کی بلکہ ثابت ہو ہو انہی مطلق مسافت ثابت ہو ہی اور سفر کہ نہیں قصہ واقع ہو ہی متفاوت ہیں بعضی قریب اور بعض بعید جیسا کہ ظاہر حدیث نامی حدیثوں بابکے صحابہ اور تابعین میں اور ان کی بعد کی علماء اور ان کی تعیین میں اجتہاد اور سنت باطل کہ مختلف ہوئی ہیں امام شافعی فی حد سفر کی ایک روایت میں دو روزہ کی گذارنی کہ اگر فی الہدایہ اور حاوی کہ ان کی مذہب میں ہے اوسمیں تعیین سولہ فرسخ کی ہی اور مذہب امام مالک اور امام احمد کا یہی ہے ہے اور امام ابوحنیفہ فی زمین سنت لیکن کہی ہیں کہ ہر فنڈل ایسی ہو کہ جو فی دنوں میں قافلہ صبح کو چلے تو بعد دوپہر کی فنڈل پہنچے جاویں اور امام ابوحنیفہ فی دو روزہ اور اکثر تیسری دن کا کہا ہے اور اصحاب طواہر فی مطلق سفر اعتبار کیا ہی ورنہ ہو یا کوتاہ اور اوس میں ہر ایک کی نفع کی کتابوں میں مذکور ہیں شرع **وَعَنْ الْبَرَاءِ** قَالَ صَحَّابَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَأَمَّا رَابِعُهُ تَرَكَهُ رَكْعَتَيْنِ إِذَا رَأَى أَنَّ الشَّمْسَ قَبْلَ الظُّلِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی برابر ہی کہ کہا رفاقت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انہا دن سفر میں پس نہیں کہانی حضرت کو کہ جو پڑھیں ہوں دو کعتیں جو فوت کر دیں اتفاقاً یا غلطی سے روایت کر یہ ہو یا دو اور ترمذی فی اور کہا ترمذی فی یہ حدیث غریب ہی **ف** شاید کہ یہ دو کعتیں شکل الوضوء میں یا سنتیں ظہر کی کہ انصار و چو پڑ کر تھی ہی شرع **وَعَنْ** كَافِرٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى ابْنَةَ عَبْدِ اللَّهِ عُبَيْدَةَ تَتَقَلُّ فِي السَّفَرِ وَلَا يَنْسِرُ عَلَيْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی نافع سے کہ کہا تحقیق تھی ابن عمر کہ یہی نبی اپنی عیبہ اللہ کو افسوس پڑے ہے سنت میں

یہ سن لکھا کرتی اور یہ روایت کی بہرہ الگ فی ف شاید کہ یہ سن روایت یعنی معمولی پڑھتی ہوگی یا اور نفل پڑھتی ہوں گی بیچ وقت سح کی باوجود واقعات ہلکے جہانزہ کی لکھا جس محل کیا جاویگا ابن عمر کا لکھا سابق اور برزی نفلوں کی بیچ تنگ وقت کی یا بیچ فراخ وقت کی اور پھر لکھا انہم کہ یہ لکھی وظائف میں جتنی احوال سفر میں ہی باوجود یکہ امرایا نہیں ہی سلیبی کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہی سافر کی لمبی نواب دس عمل کا کرتا تھا حضرت یعنی کہہ میں قسم عبادت ہی اور اس طرح مریض و ضعیف کی لمبی الامار بہتر چیز ہی اور منع اسکا غیر مشروع ہی فرمایا ہی اللہ تعالیٰ فی روایت الذی تنہی عبداً اذا صل یعنی کیا دیکھا تو فی اسکو کہ منع کرتا ہی بند کو جب نماز پڑھتا ہی ۴۷ **باب الجمعۃ** ۴۸ بیان جمعہ کی ف جمعہ لغت ضعیف میں ساتھ پیش تیم کی اور تیم کی ہی و ساتھ سکون تیم کی ہی آیا ہی اور اسکا نام جمعہ سلیبی ہو اگر بیدایش حضرت آدم علی جمع اور یوری کی گئی ہی سین و بعضوں فی کہا ہی کہ جمعہ سلیبی کہتی ہیں کہ اس دن میں حضرت آدم جمع ہوئی ساتھ حوا کی زمین میں اور اسکو زمانہ جاہلیت میں عودہ ساتھ زربین کی کہتی ہی ۴۹ ج ۴۸ **باب الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن الاخرون السابقون یوم القیمۃ بید انتھم اوتوا الکتب من قبلنا و اوتینا ہ من بعدہم ثم هذا ایو منھم الذی فرض علیہم یعنی یوم الجمعۃ فاختلفوا فیہ فھذا انا اللہ لہ و الناس لکنا فیہ تبع الیھود عدداً و النصارى بعد عدل متفق علیہ و فی روایت لمسلم قال نحن الاخرون الا وکون یوم القیمۃ ونحن اول من یدخل الجنة بید انھم و ذکر نحو فی اخری کثرت و عن حدیث فکا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخری انحدت نحن الاخرون من اھل الدنیا و الا وکون یوم القیمۃ المفصی لھم قبل الخلائق

روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہم چھپی فی والی بن یعنی بنیامین اور پہلی ہونیوالی میں دن قیامت کے یعنی شرف و مرتبہ میں سوائی اسکی کہ اہل کتاب نے ہی گئی ہیں کتاب پہلی ہم ہی و دیکھ ہم کتاب چھپی دن کی یہ یہ وہ دن ہی کہ فرض کیا گیا اور یہ مراد کہ ہم سے حضرت ساتھ اس دن کی دن جمعہ کا پہل اختلاف کیا انہوں فی اس میں پہل وہ کہا فی ہمکو اللہ تعالیٰ فی و پہلی اسد پہل کہ چھپی جمعہ کی اور لوگ یعنی یہود اور نصاریٰ و پہلی ہمکہ اس میں چھپی اختیار کرنی اسد کہ و پہلی عبادت کا تعلق ہیں یہود فی اختیار کیا کل کو یعنی جمعہ کل کو کہ جمعہ ہی و نصاریٰ و کل کی بعد کو یعنی انوار کو روایت کہ یہ بخاری و مسلم فی اور ایک روایت مسلم کہ میں ہوں ہی کہ ہم چھپی انہو الی میں پہلی ہونگی دن قیامت کے اور ہم ہو گئی اہل اون لوگوں کی کہ داخل ہونگی بہشت میں سوائی اسکی کہ وہ اور ذکر کیا مانند اسکی آخر تک و اور روایت مسلم کہ میں ابوسریرہ اور خدیجہ ہی ہی کہ کہا و نو فی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہم چھپی انہو الی میں بل بنیامین اور پہلی ہونیوالی میں دن قیامت کے الی چھپی انہو الی میں کہ حکم کیا با و یکا و پہلی انکی پہلی و غلو فاکت یعنی حساب لینی و حضرت بنی لاضن ہوئی لپی **ف** دیکھی ہم کہ عبادت کی حقیقت میں یہیہ موجب فضل ہماری کا ہی سلیبی کہ کہ بنیامین خراج پہلی کی ہی پہل سے ظاہر ہو کہ قول حضرت کا نحن الاخرون پہلی اہلی بیان فصل کے ہی و پہل اختلاف کیا جان کہ شایعین نے اختلاف کیا ہے کہ مراد ساتھ فرض کرنی اللہ تعالیٰ کی روز جمعہ کو یہود و نصاریٰ پر اور اختلاف کرنی انکی کہ اس میں کیا ہی بعضوں فی نو کہا ہی کہ مراد یہی ہی کہ اللہ تعالیٰ فی فرض کیا اون پر عبادت کو روز جمعہ میں عینہ و حکم کیا اونکو ساتھ جمع ہونی کی او میں عبادت کی یہی حدیث کا ظاہر الفاظ حدیث میں ہی معلوم ہوتا ہی پس خلافت کی او نہوں فی امر الہی کی اور مگر کسی کی اس میں حدیث کا دلت اون کی ہی اور اختیار کیا یہود فی ہفتہ کی دن کو اور نصاریٰ فی اختیار کیا اتوار کو اور انہوں فی دلیلین نکالیں اپنی طرف ہی چنانچہ انکی مذکور ہونگی اور اکثر اس میں کہ مراد

فرض کرنی سی سب سے کہ حکم ہوا انکو ساتھ نکالنی اسدن کی ساتھ لایا و اجہتا داپنی کی یعنی کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ فی فرض کیا ہی تیرا ہی علم من ایک دن
 کفران ہو اوہین اسطی فکر اور عبادت کی دریافت کروا و سکوا اپنی اجتہاد سی اور یہ مستحان تھا حق سجاد تعالیٰ کی طرف سی لگی ایسی کہ آیا حق درخت
 کرتی بین یا نہیں پس صحت کیا ہو و فی ہفتہ کو او کہا کہ یہ دن ایسا ہی کفران ہو اللہ تعالیٰ شغل پیدا کرتی سی پس ہر کو بھی چاہی کفران ہو وین
 کار و بار دنیا سی اور مشغول ہو وین عبادہ پروردگار میں اور نصاریٰ فی تعین کیا انوار کو اسلیبی کہ اللہ تعالیٰ فی ابتداء کی اوسمین پیدا لیش کی پس یہ
 ہون مبادا کمالات اور نعمتو تکا ہی کہ اوسمین و و پاک ات متوجہ ہوا خلق پر ساتھ فیض ہو پانی اور انعام کرنیکی پس ہلالی تعظیم اور عبادت کی ہی
 دونوں فی خطا کی اور نہ پایا جو کچہ کہ علم الہی من تھا یعنی دن جمعہ کا اور گمراہ ہوئی راہ صواب سی پس او کہا فی اور معلوم کروا یا ہر کو اللہ تعالیٰ فی
 اوسدن کو یہاں ہی دونوں چین بیان کی میں اور اول ظاہر تر ہی کہ حق سجاد فی حکم کیا اس مرت کو ساتھ عبادت کی روز جمعہ من ساتھ
 قول اپنی کی یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا لی ذکر اسداد و توفیق دی او کو حکم بیالانی کی اور گمراہ نہ کیا ساتھ انکار اور
 شکر کشی اور ولین نکالنی کی جبکہ عادت اس است نہ کہ ہی اور لوگ واسطی ہماری تابع بین کہو نہ کہ ہر گاہ کہ بتا دن جمعہ کا مبادا اور انسان کا اور
 اول یام او سکیکا ہوئی اوسمین عبادت کرنیوالی باعتبار عبادت کی متوجہ اور عبادت کرنیوالی پیچہ دونوں کی کہ بعد اسکی بین تابع اور یہ حدیث
 ولالت کہنی ہی ہی ہر کہ جمعہ اول ہفتہ کا ہی شرعاً لیکن زبان زعفران کی برخلاف اسکی ہوا ہی ح مع ۴۰ وعن ابی ہریرۃ قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعة فید خلق آدم و فیہ اذ دخل
 الجنة و فیہ اخرجہ منها ولا تقوم الساعة الا فی یوم الجمعة رواہ مسلم
 اور روایت ہی بی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بہترین دن کا کہ نکلا اوس میں آفتاب دن جمعہ کا ہے اوسمین پیدا کئی گئی آدم علیہ
 تمام ہوئی پیدا لیش او لکی اور اوسمین داخل کئی گئی بہشت میں اور اوسمین نکالی گئی بہشت سی اور زمین قائم ہوئی کی قیامت گردن جمعہ کی و اس
 کی یہ مسلم فی نکلا اوسمین آفتاب مراد یہ ہی کہ سبب انون بین دن جمعہ کا افضل ہی اسلی کہ کوئی دن ایسا نہیں کہ اوسمین آفتاب نکلی اور روز
 جمعہ میں حضرت آدم علیہ السلام جو پیدا ہوئی اس ہی فضیلت و اسکی معلوم ہوئی یہ بات تو ظاہر ہی اور بہشت سی جو نکلی اوسمین فضیلت جمعہ کے
 اسلی ہوئی کہ نکلتا او نکلا سبب پیدا لیش انبیا اور اولیا کا اور باعث ہونی حسنت و بشارت کا اوسنی ہوا اور ایسی ہی موت حضرت آدم علیہ السلام کی
 سبب پہونچی او نکلی درگاہ رب عزت میں ہوئی اور ایسی ہی قائم ہونا قیامت کا سبب و دخول جنت کا اوسمین وعدی حق تعالیٰ کی مقبول
 کیلی ظاہر ہونگے اور مراد قائم ہونی قیامت سی یا تو پہلا فقرہ ہی کہ ہلاکت کی لپی ہو گا یا دوسرا فقرہ کہ واسطی بعثت شکر کی ہو گا اور کہا ہی سن
 کہ کہا بعضون من افضل دنوں میں دن عرفہ کا ہی اور بعضون فی کہا کہ جمعہ افضل ہے چنانچہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی یہ اوس صورت میں ہی کہ جب
 مطلق چہ روز جادی یعنی بہترین یا مومن کا عرفہ ہی و بہترین دن کا جمعہ ہی و اس وقت کہ کہا جادی کہ بہترین دن سال میں پس وہ عرفہ ہی یا
 بہترین یعنی ہفتہ من پس وہ جمعہ ہی پس کلام پورا ہوا اور حاجت تطبیق کی نہ ہی و درجہ فانی ہو و ی دن جمعہ کا دن عرفہ کی ساتھ تو ہو گا افضل
 دن کا مطلق میں کا عمل اوسمین افضل و چچ ہو گا اوسمین جہ اکبر و افضل ہو گا ستر چوٹی کہ غیر جمعہ من ہون او کہا ابن سبب فی کہ جب محبوب ہی
 طرف اللہ تعالیٰ کی جہ فضل سی و جامع صغیر میں بن عباس سی مرفوعا کہ جمعہ چہ اساکین ہے ح مع ۴۰ وعنه قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجمعة لساعۃ کا یوافیہا عبد مسلم یمسک اللہ فیہا حیدر الا اعطاه
 انہ یمشی علیہ و زاد مسلم قال وھی ساعۃ خفیفة و فی رواہ ابی ہریرۃ

ہوئی مکی افتاب در آہی کہ حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی اور تمام اہل بیت نبوت متعین کرتی تھی خادموں کی کہ انتظار اور نگہبالی کریں خیر سست
 روز جمعہ کی اور خبر کریں تا ذکر اور دعا کریں وہیں اور پوچھا گیا یقینی سی کہ کیونکر دعا کی خطبہ کی حالت میں وقت تو حکم ہی چپ زہنی کا پس
 جواب یا کہ نہیں ہی شرط دعا ہی تلفظ بلکہ حاضر کرنا اور کھانا ساتھ دل اپنی کی کافی سی اور کھانا شامی نی پہنچا ہی نہ ہو کہ دعا قبول کی جاتی ہی نہ
 جمعہ میں ہی واسطہ علم ح مہ ۴ و مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری عن الی ہریرۃ قال سئل عن رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فکأن فیما حدیثہ ان قلت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم
 طلعت علیہ الشمس یوم الجمعة فیہ خلق آدم و فیہ اہبط و فیہ یتلب علیہ و فیہ مات و فیہ
 تقوم الساعة و ما من دابة الا و فیہ یصلی یوم الجمعة من حیث یصلی حتی تطلع الشمس شفقاً من
 الساعة الا لیجن والانس و فیہ ساعة لا یصاد فیہا عبد مسلم و هو یصلی ینال اللہ شیئاً الا اعطاه
 یا کہ قال کعب ذلك فی کل سنة یوم فقلت بل فی کل جمعة فقرأ کعب التوراة فقال صدق
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ہریرۃ لقیْتُ عبد اللہ ابن سلام فحدیثہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الاحبار و ما حدیثہ فی یوم الجمعة فقلت کہ قال کعب ذلك فی کل سنة یوم قال عبد اللہ بن سلام
 کذب کعب فقلت کہ تم قرأ کعب التوراة فقال بل ہی فی کل جمعة فقال عبد اللہ بن
 سلام صدق کعب ثم قال عبد اللہ ابن سلام قد علمت انہ ساعة هی قال ابو ہریرۃ فقلت احبارنی یہا
 ولا تضین علی فقال عبد اللہ بن سلام ہی اخر ساعة فی یوم الجمعة قال ابو ہریرۃ فقلت و کیف تكون اخر ساعة
 فی یوم الجمعة وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصاد فیہا عبد مسلم و هو یصلی فیہا فقال عبد اللہ
 ابن سلام کم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلساً یشتر الصلوة فهو فی صلوة حتی یصلی قال ابو ہریرۃ
 فقلت بل قال فهو ذلک رواہ مالک و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و روى احمد
 الی قولہ صدق کعب روایت سی ابی ہریرۃ سی کہ کہا کلمتین طرف بہا بطور کی پس ملائین کعب جبار سی پس بیابان ساتھ
 و انکی پس بیان کیا و برومی میری توریہ میں سی اور چین بیان کی حدیث سے بروادکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس تہی بیچ اون حدیثوں
 کی روایت کی مبنی انکو حضرت سی یہ کہ کہا مبنی فرما یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بہترین دن کہ کلاما و میں آفتاب دن جمعہ کا ہی اوسمین پیدا
 کیے گئی آدم اور اوسمین ۱۰ اتاری گئی جنت سی اور اوسمین توبہ قبول کی گئی اونکی یعنی جس جمعہ میں و تری دیکی اخیر میں توبہ قبول ہوئی یا اوجہ
 میں اور اوسمین یعنی اور جمعہ میں وفات ہوئی اونکی اور اوسمین میں قائم ہوگی قیامت اور نہیں کوئی جانور مگر کہ وہ کان لگا ہوئی
 یعنی و منتظر ہی قائم ہوئی قیامت کا دن جمعہ کی اوسوقت سی کہ صبح کرتا ہی یہاں تک کہ طلوع ہوا آفتاب بسبب خوف قائم ہوئی قیامت
 کی سوامی جن اور آدمی کی یعنی انکو غافل اوس سی کیا ہی ناسلہ عیشت کا نہ منقطع ہو جاوی اور جمعہ میں ایک ساعت ہی کو نہیں پاتا
 و سکون بند مسلمان اور وہ نماز پڑھتا ہو یعنی حقیقہ یا حکم کا انتظار نماز کرتا ہو یا دعا کرتا ہو یا انکی آمد سی کچھ مگر کہ دینا ہی اوسکو وہ چہ
 کہا کعب فی یہ یعنی دن ذکر کیا گیا کہ مشتمل ہی اس ساعت بزرگ کو بیچ ہر سال کی ایک دن ہی پس کہا مبنی نہ بلکہ یہ دن ہر ہفتہ میں

ترجمہ ہوتا ہے پس اس میں پڑھنا اور اسکا اولیٰ ہی اور بہت حدیثیں ہیں فضیلت درود پہنچنی کی دن جمعہ میں اور شب جمعہ میں دارودہوتی میں محبوب
 قسمت بخلاف ہوتا ہے پچا ہی اور اخیر حدیث کا حال پہنچ کر زندہ ہونے میں انبیاء و قبر و نہیں ہمہ مسئلہ متفق علیہ کیلک اس میں خلاف نہیں کہ حیات
 و نکو و ان جہتی جسمانی دنیا کی ہے نہ حیات معنوی روحانہ جیسے کہ شہد اکو ہی و سوا انکی اور اموات ہی سنتی ہیں سلام اور کلام اور عرض ہوتی ہیں
 اعمال قرآن و انکی بعض نام میں ہے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیوم الموعود
 یوم القیمۃ و الیوم المشہود یوم عرفۃ و الشاہد یوم الجمعة و ما طلعت الشمس و لا غربت علی یوم افضل منہ فیہ
 ساعۃ لا یوافیہا عبد مؤمن یدعو اللہ بخیر الا استجاب اللہ لہ و لا یستعید من یخوف الا اعادہ منہ سر و اہ
 احمد و الترمذی و قال ہذا حدیث غریب لا یعرف الا من حدیث مؤمن سے سن
 عبیدہ و هو یضعف اور روایت ہی بی ہر رہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی دن موعود دن قیامت کا اور دن شہد
 دن عرفہ کا اور شاہد دن جمعہ کا اور نہ نکلا آفتاب و نہ غروب ہو کسی دن میں کہ افضل ہوں دن جمعہ سی و سین ایک ساعت ہی نہیں پاتا اور کو بندہ مومن
 کہ دعا کرے سدی تہذیب کی مگر قبول کرنا ہی مدد اٹلی و کی اور نہیں بنا و مانگت کسی چیز سی مگر کہ بنا دیتا ہی و سکو اس سے روایت کی یہ احمد اور
 ترمذی فی اور کہا ترمذی فی یہ حدیث غریب نہیں معلوم کیجائی کہ حدیث موسیٰ بن عبیدہ کیسی و روہ ضعیف کیا جاتا ہی و دن موعود
 یعنی سورہ بروج میں جو فرمایا ہی اللہ تعالیٰ فی الیوم الموعود و شاہد و مشہود پس مراد یوم موعود ہی دن قیامت کا ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ فی خبر و
 اولیٰ انکی اور وعدہ کیا ہی مومنوں ہی بعد انکی اولیٰ کی نعمتوں بہشت کا اور مراد شاہد ہی دن جمعہ کا ہی کہ حاضر ہوتا ہی خلق پر اور شہود دن عرفہ کا ہی
 کہ حاضر ہوتی ہیں مومن و سین ہر طرف سی و حاضر ہوتی ہیں ملائکہ اور ابو موسیٰ راوی اگرچہ ضعیف کیا گیا ہی لیکن قوت دیتی ہیں انکو اور حدیث
ح ۲ الفصل الثالث فصل میری عن ابی لباتہ بن عبد المنذر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ان یوم الجمعة سید الايام و اعظمہا عند اللہ و هو اعظم عند اللہ من یوم الاضحی و یوم الفطر
 فیہ خمس خلائ خلق اللہ فیہ ادم و اھبط اللہ فیہ ادم الی الارض و فیہ توفی اللہ ادم و فیہ ساعۃ
 لا یسأل العبد فیہا شیئاً الا اعطاه ما لم یسئل حراماً و فیہ تقام الساعۃ ما من ملک مقرب و لا
 سماء و لا ارض و لا ریح و لا جبال و لا بحر الا ہو مشفق من یقام الجمعة رواہ ابن ماجہ
 و روی احمد عن سعد بن معاذ ان رجلاً من الانصار رآی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
 اخبرنا عن یوم الجمعة ما ذابہ من الخیر قال فیہ خمس خلائ و ساق الی اخر الحدیث
 اور روایت ابی لباتہ بن عبد المنذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیر دن جمعہ کا سرور و دنوں میں بڑا دنوں میں و کیلک
 کی و وہ شہد و مذکب خدا کی دن عید قربان و دن عید الفطر کیسی و سین پانچ باتیں ہیں بیکلک اللہ تعالیٰ او میں کم کو اور اتار اللہ تعالیٰ او میں کم
 کو طرف زمین کے اور او میں کم فات و اللہ تعالیٰ ہی آدم کو اور او میں کم ساعت ہی کہ نہیں ملتا بندہ او میں کم کہ مگر کہ دیتا ہی ملد و سکو جب تک کہ نہ مافی حرام
 کو مافی باگن حرام کا نہیں مقبول و او میں کم ہونگی قیامت نہیں کوئی فرشتہ مقرب نہ آسمان اور زمین و نہ باؤ اور نہ پہاڑ اور نہ دریا
 مگر وہ ورتی ہیں دن جمعہ سی یعنی سلیبی کہ قیامت او میں ہوتی ہی مبادا ناگہان بربا ہو نقل کی یہاں ماجہ فی اور نقل کی احمد
 سے سعد بن معاذ سی یہ کہ ایک شخص انصار میں سی یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا خبر دو مجھ کو دن جمعہ کیسی کہ کیا ہی او میں سہل سی فرمایا

اس میں پانچ چیزیں ہیں اور بیان کی ساری حدیث یعنی جو کہ اور برو کو جوئی **ف** اور وہ ظاہری دن عید قربان اور دن عید فطر کسی اس معلوم ہو اگر دن عید کا مساوی ہی بافضل ہی جمعہ ہی لیکن بیچ حدیث زرین کی ہی کہ فاضل دنوں میں دن عید کا ہی اور اس میں پانچ باتیں ہیں جو حصہ کی سی نہیں ہیں کہ پانچ ہی باتیں ہوتی ہیں اور کچھ نہیں ہوتا بلکہ بعض چیزیں بزرگ قدر ہیں مثلاً زیارت بار خالی کی جنت میں وغیرہ اس میں ہوتی ہیں **ع** **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَعُ سُبْحَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالُوا لَا** **فِيهَا طَبِيعَتٌ طَيِّبَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَقِيَّتُهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَقِيَّتُهَا الْبُطْسَةُ وَإِنْ خَرْتُكَ سَاعَاتٍ مِنْهَا سَاعَةً مَرَّكَ اللَّهُ أَسْجُدَ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ** اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا کہا گیا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی اس چیز کی نام کہا گیا دن جمعہ کا جو فرمایا واسطی کہ اس میں خمیر کی گئی اور جمع کی گئی مٹی باب تیر کی کہ آدم ہیں اور اس دن میں نفع جو کہ مہینا یعنی نفع بھلا واسطی سے سبیل بنام جاویدگی اور زندہ ہو جاویدگی یعنی دو سر الفخ کہ اس سے سب سے اول میں ہو گا پاداشت یعنی دار و کی قیامت کی اور جو چیزیں ساعون کی جمعہ کی کیا ساعت ہی کہ جو کوئی دعا مانگی اس کی اور سلامت میں قبول جاتی ہی دعا واسطی افضل کی یہ ہوتی **ف** کہ طبیبی ہی کہ حامل حضرت کی جواب کا یہ ہو کہ جمعہ کا نام اسلی ہو کہ ایسی مورثی اس میں جمع ہوتی ہیں یعنی جو جو کہ معنی جمعیت کی یہ ایک میں موجود ہیں قطع نظر کر لی کہ سب سے جمعہ ہی **ع** **وَعَنْ أَبِي الدُّدَّاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ وَالصَّلَاةُ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ كَيْتُهَا الْمَلَائِكَةُ وَأَزْأَحَدًا لَمْ يَصِلْ عَلَى الْأَرْضِ صَلُّوا عَلَى بَعْضِ مَنَافِئِهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكَ الْأَرْضَ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللَّهِ حَتَّى يُرْزَقَ رَوَاهُ ابْنُ مَسَاجِدَ** اور روایت ہی ابی در داہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت چیزیں درود و تہجد ان جمعہ کی سب سے تحقیق دن جمعہ کا حاضر کیا گیا ہی حاضر ہوئی ہیں اس میں فرشتے اور توفیق کوئی نہیں دیتا درود و تہجد کہ عرض کیا جاتا ہی تہجد درود و اس کا یعنی ساتھ کاشفہ کی باواسطہ ملائکہ کی یہاں تک کہ فارغ ہو جائے اور در داہی کہ کہا فرمایا اور بعد میں ہی عرض کرنگی فرمایا تحقیق اللہ نے حرام کیا ہی زمین پر کہا نامہ دنوں انبیاء کا پس نبی اللہ الی زمانہ میں یعنی حقیقتہً مثل زندگانی دنیا کی روزی دینی جاتی ہیں روایت کی یہ بن ماجہ **ف** یہ حدیث تائید کرتی ہی نفسیہ بن عباس کی کہ ان دنوں کی کہا ہی شہود جمعہ ہی جس کی پہلی حدیث تائید کرتی ہی نفسیہ حضرت علی کی کہ ان دنوں کی کہا کہ شہادہ جمعہ ہی اور وہ صحیح تر ہی ہو کر متانی ہی طلاق شہود کا استحکام جمعہ پر اور اعتبار کر یعنی باعتبار حاضر ہونی ملائکہ کی اس میں درود و اس کی حال ہی کہ ضمیر فارغ کی اس حدیث میں پھر طرف ان اسلوة کی کہ سبھا الی اکثر واسطی و عرض کیا جاتا ہی تہجد درود و اس کا یعنی ہمیشہ پس اس میں کہ افضل دن ہی بطریق اولی عرض ہوتا ہی اگرچہ طویل ہو مگر اہل اشرار ہی یہاں تک فارغ ہو اس سے یعنی سب درود اس کی عرض ہوتی ہیں کی اسکی ابو در داہی بطریق استفہام کی کلام مذکور ہے کیا بجان اسکی کہ ہم حکم خاص ساتھ حالت ظاہری ہی کی ہی اور حرام کیا ہی یعنی منع کیا ہی زمین کو کہانی بدوں اوکی ہی پس نہیں فرق ہی واسطی اوکی یہ درود و ان حالات کی یعنی حالت زندگانی اور مرگی ایسی کہا گیا ہی اولیا اللہ لا یموتون و لکن یتصلون من دار الی دار و رزق دینی جاتی ہیں یعنی رزق معنوی اور منافی نہیں ہی کہ انبیاء کو رزق حسی ہی ہوتا پھر ظاہری بات ہی جیسا کہ ارواح شہداء کی حق میں آیا ہی کہ کہانی میں مسوی جنت کی پس انبیا و اشراف میں اوکی ہی کیوں نہ یہ بات ہو **ع** **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَلَيْكَةِ الْجَعْدَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللَّهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ**

[illegible]

عن ابن عمر و **ابی ہریرۃ** انہما قالا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی أعواد منبرہ لیستہین
 أقوام عن ودعہم الجمعۃ أو لیستہن اللہ علی قلوبہم ثم لیکون من الغافلین رواہ مسلم
 روایت بنی بن عمر و ابی ہریرہ سی یہ کہ انہا دونوں نے کہنا ہوا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمائی تھی وہ پر لڑائیوں یعنی زبانی منبر
 اپنی کی البتہ از بین قوم جوڑنی اپنی سی وجہ کو یا مہر کر گیا اسد و پردوں و نیکی پر البتہ ہوجا و نیکی غافلوں سی روایت کی یہ مسلم فی ف ایض
 ان دوام و نہیں کیا مقرر ہوئیوالہی یا تو نہ چھوڑنا جمعہ کا یا مہر کرنا دونوں پر اگر چھوڑ دینے جمعہ نہیں کجا نیکی اور اگر چھوڑ نیکی مہر کجا نیکی
 اذنی دون پر او نہ کرنا و لو نہ کرنا یہی سی کی بنایت غفلت الیہا دون پر او باز کیسی قبول کرنی نصیحت کیسی **ع** + **الفصل**
الثانی منسل و مدی **عن ابی الجعد الضمیری** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک ثلاث جمع
 تھا و ناہا طبع اللہ علی قلبہ رواہ ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و الدارمی و رواہ مالک
عن صفوان بن سلیم و **احمد** عن **ابی قتادہ** روايتہ سی ابی الجعد ضمیری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ
 چھوڑ دی تین جمعہ سببتی کی ساتھ و نیکی مہر کر گیا اسد و نیکی و لہر روایت کی یہ ہوا و داؤد و ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ و دارمی نے
 اور روایت کی یہ مالک بن صفوان بن سلیم سی اور احمد بن ابی قتادہ سی **و عن سمرۃ بن جندب** قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم من ترک الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدينار فان لم يجد فبنصف دينار
 رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ و روايتہ سی سمرۃ بن جندب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جو شخص کہ چھوڑ دی جمعہ کو معذرت نہ جانی کہ تصدق کر سی ایک دینار پس اگر نہ پاوی آدیا دینار روایت کی یہ احمد و ابوداؤد و ابن
 ماجہ **ف** دینار ساڑھے چار ماشہ سو نیکی ہوتا سی اگر سونا سولہ روپی کی درکا ہو تو ایک دینار چھ روپی کا ہوا اور اس تصدق کر نیسی کل
 کمنہ جمعہ کے ترک کا نہیں جانا رہتا بلکہ تخفیف اسکی گناہ میں ہوجاتی سی **ع** **و عن عبد اللہ بن عمر** و **عمر بن النبی** صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم قال الجمعۃ علی من تبع النداء رواہ ابوداؤد و روايتہ سی عبد اللہ بن عمر مدی کہ نقل کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا
 جمعہ لازم ہوتا سی اوس شخص پر کہ سنی آواز روایت کی یہ ہوا و ودی **ف** نے جمعہ واجب ہے او سپر کہ ہونے ایسی جگہ کے کہ درمیان
 اسکی اور درمیان شہر کی فرق مقدار پہنچنی آواز کی ہو یعنی اگر شہر میں کوئی بکری تو وہاں آواز پہنچنی اوشح منیہ میں ذکر کیا ہی کہ جو
 کوئی بیچ اطراف شہر کی ہو کہ نہ ہو درمیان اسکی اور درمیان شہر کی فرق بلکہ مکان متصل ہوں پر لازم ہی وہ پہنچنی اگرچہ سنی آواز اور اگر وہ نہ
 اسکی اور درمیان شہر کی فرق سبب میان میں پہنچنا عت چا گاہ کی میں نہیں جمعہ او سپر اگرچہ سنی آواز اور امام محمد سی منقول ہی کہ اگر سنی آواز پر لازم
 ہے او سپر جمعہ نہ ہی او فتویٰ امام محمد سی کی قول یہی **ع** **و عن ابی ہریرۃ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی
 من آوہ اللیل لى اہلہ رواہ الترمذی و قال ہذا حدیث اسنادہ ضعیف اور روایت ہی
 ابی ہریرہ سی کہ نقل کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جمعہ فرض ہی اس شخص پر کہ جگہ ہی و سکونت طرف ہل و نیکی روایت کی یہ ترمذی نے او کہا
 یہ حدیث ہی اسناد کی ضعیف **ف** یعنی جمعہ واجب ہی و سپر کہ درمیان طین و نیکی اور درمیان و جگہ کی کہ آدیا جاتا ہی جمعہ اس قدر مست
 کہ بعد اگر نی جمعہ کے مکن ہو بہر یا نا بنی طین کو پہلی شب کہ رات بنی گہرین کر سی **ع** **و عن طارق بن شہاب** قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ علی اربعۃ عبد مملوک

ف مراد پاکی کرنی سے بیان پاک کرنا بدھکا ہی ساتھ ہنائی اور بسین لوانی اور ناخون کتر والی اور زریفات کی بال لینی اور بعلون کچال
دور کرنیکی اور پاک کرنا کثیر و نکاح استعمال کرنا خوشبو کا کہ یہ سب و زجہ کی سنت اور تفصیل سکی باب اسواک میں یہ بیان فطرہ کی گد چکی
اور سوپے جانی سی یہ مراد ہی کہ اول وقت نماز جمعہ کی ای جاوے اور اگر اول و زمین جاوے فضل ہی چنانچہ امام غزالی علی بعض سنت سے نقل کیا
ہی کہ وہ وقت صبح کے جمعہ کی ای جانی تھی و اسطیٰ جمعہ کی کرنیکی طرف عبادۃ کی اور سجدہ شریف نبوی میں عبادۃ لوگوں کی یہ پکڑی ہی کہ
سورۃ الزمیل پہا جانی میں جگہ پر و کئی کیلیسی و ریل جانی میں بی بی بی میں فعل پر بعضی علماء کی کلام کیا ہی کہ اگر مہیہ کر ذکر و فکر میں مشغول
ہوں تو نہ پڑی اور یوں میں پہلی سی جگہ کا رک لینا اچھا نہیں کہ اور لوگ زمین تنگ ہو ونگی ۴۸ جیل سے معلوم ہوا کہ یہاں جو لوگ جامعہ سجدہ
میں پڑی کہ کہ ریل جانی میں پڑی کہ و ت میں کہان میں وغیرہ کی ای یہ ہی خوب نہیں

الفصل الاول فضل پہلی عن
سَلَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ
وَيَلْبَسُ مِنْ كُسْبِهِ أَوْ يَسْتَرْحِطُ بِطَبِّهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يَفْرُقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يَصِلُ إِلَى مَا كُنِيَ
لَهُ اللَّهُ يَنْصَلُّ إِذَا تَوَلَّى مَوْلاَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى دَوَاهُ الْبُخَارِ

روایت ہی سلمان علی کہا و اما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز جمعہ کی اور پاکی حاصل کرے جس قدر کہ ہو سکی پاکی اور لگاؤ میں ریل
پہلی کی یعنی جو کہ نہ ہو وہی کہ ہی بی تکلف اور لگاؤ ہی خوشبو کہ لینی میں ہی پہر چکی طرف سجدہ کی پیش فرق کرے درمیان دو شخصوں کی پہر نماز
پڑی ہی جو کہ تقدیر کی گئی و اسطیٰ و سکی یعنی سنت جمعہ کی یا قضا یا نوافل پہر چپ سے جبکہ خطبہ پڑی امام بخشی جانی میں و سکی لینی و گناہ کہ درمیان و سکی
اور درمیان جمعہ دوسری ہوئی میں یعنی گد ہی ہوئی جمعہ میں روایت کی یہ بخاری کی **ف** پاکی حاصل کرے یعنی بسین لوانی اور ناخون کتر وادی
اور بال زریفات کی اور بعلون کچال دور کرنیکی و کرنیکی پاک کرے اور نہ فرق کرے و شخصوں میں یعنی اگر سجدہ میں بی ہوں بالے رہتا یا و شخص اس میں محبت کرتے
ہوں ان کی درمیان میں ہو بی بی نہ فرق کرے و شخصوں کی یہ جگہ ہو درمیان میں ان کی میں نکو اذیاد ہو وگی اور اگر درمیان میں جگہ ہو مضافاً فقہ میں امام و یہ ہی کہ
نہ فرق کرے ساتھ قدم کہنی کی یعنی چہرہ پاؤں کی جانب کا ارادہ نہ کی بلکہ چہرہ جگہ پاوی و میں یہ جاوے و اگر غیر فرق کرنی و قدم کہنی کی صف اول
میں پیش سکی بہتر ہی وہ حکم اس صورت کا ہی کہ اگر جگہ نہ ملی نہیں لیکن جانتا ہی کہ جاوے لگا لوگ بخوشی جگہ کر دگی اور اگر اگر کسی سہجالی ہو تو چہرہ پہا
اگر کسی جانا درست ہی اسطیٰ کہ قصور و نکاح ہی کیوں جماعت پہر ۴۸ حضرت میں اس حد میں اشارہ ہی ساتھ اول وقت جانکی تا سجدت فرق کرنی

اور پہلا گئی لوگوں کی نہ پڑی ہر ۴۸ و در مختار **و** عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل ثم تَوَضَّأَ
لِلْجُمُعَةِ فَصَلَّى مَا قَدَرَهُ ثُمَّ انْصَبَتْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يَصَلِّي مَعَ غُفْرَةٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ
الْأُخْرَى وَفَضَّلْتُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ دَوَاهُ مُسْلِمٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ کی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ فرمایا جو
شخص نہا یا پہر یا جامعہ میں پس نماز پڑی اور قدر کہ مقدرتی و اسطیٰ و سکی پہر چپ رہا یہاں تک کہ فارغ ہو خطیب بنی خطبہ ہی پہر نماز پڑی ساتھ
او کے بخشی جانی میں و سکی و گناہ کہ درمیان و سکی اور درمیان جمعہ دوسری ہوئی میں اور زیادہ میں دن کی روایت کی یہ مسلم کی
ف یہ زیادتی اسطیٰ ہی کہ ہر نیکی کا ثواب دہ چند ہوتا ہی پس جمعہ ہی جمعہ تک سات دن ہوئی میں اور تین دن اور زیادہ ہوئی تا وہ
یو ایم وادی ہر ۴۸ **و** عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَوَضَّأَ فَحَسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ آتَى
الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَانْصَبَتْ غُفْرَةً مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا وَاهُ مُسْلِمٌ

نور و نہیں ہو صحیح اور وجہ مناسبت حدیث کی ساتھ عنوان باب کی سبب سے کہ عذوان باب مقتضی ہی سویر جانیگا کہ وجہ تلبیل یا دینی تو انکی ہی وجہ وقت
 اس شخص کی کہ توبہ سے کہ اجنبی بات وقت خطبہ نام کی تو اسے انصاف ہو انواب سویری جانیگا اس سی وقت ہو اس جانیگی کہ سویری جاوولی والی
 حرکت کر کے جس توبہ جانیگا ہی روح ہو مولانا یہ **وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقممن أحدكم**
أخاه يوم الجمعة ثم يخالف إلى مقعده فيقعده فيه ولكن يقولوا فمصلوا رواه مسلم
 اور روایت ہی جابر ہی کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے کو دن جمعہ کی ہر مقعد کر سی طرف جگہ و سکیلی پس
 بیٹھی و سیم لیکن کہی کشادہ کر دیا کہ روایت کی یہ مسلم نے **ف** حرام ہی کی کہ ہوتا کہ اسکی جگہ نہ بیٹھنا بدول و سکی ضاکی لیکن رضا حقیقہ
 ہونہ ازراہ خوف و حیا کی اور اگر کسی پہلی بیچہ تا اسکی لمی جگہ روک کہی تو پہلی و سکو اوٹھنا حرام ہوتا ہی سید کی سجدوں و مانند انکی کا سخت
 مہینہ یعنی کی نہیں ہوتا بلکہ جسکو بیجا ہی براحتی داراوس جگہ کا جس میں بیٹھا ہی وہ ہوتا ہی سبب پہلی جانیگا یعنی کی اوس میں اگر چہ نیت رکھتا تھا کہ
 وہ جگہ بیٹھنے یعنی والی کی لمی ہی بلکہ کردہ ہی و سکو اوٹھنا و ہنسی و رایتا کرنا بیچہ والی کا اگر ہو وہ شخص کہ جسکی لمی یہ وہ بیٹھا ہی کم اسے فضیلت میں
 لینے اگر اپنی سی فضل کو اپنا کر کے تو نہیں کر دینے و ہنسی و ہنسی کی ایسا عبادات میں بلا ذکر و دسی اور اللہ تعالیٰ فی جوائنا کر نماز کو
 فضیلت بیان کی ہی سہل میں الذین یؤثرون علی انفسہم ثم اداوس سی بیٹا حطون انفس میں ہی و یعنی ایسا کی میں غیر کے حاجت
 کو اپنی حاجت پر مقدم رکھنا و عجیبیت یہ ہی کہ خدام بعضی ظالمون کی جامع سجدوں میں جاتی ہیں و رفیعہ و کو اوٹھنا دیتی ہیں اور
 دیکھتی ہیں و رایتی میں جانیگا ایک طرف سی کہا گیا کہ آیا نہیں دیکھتا تو ظلم انکا اسی مولانا کہا او نہیں فی انکی عبادت کا تو یہ حال ہے انکم
 ظلم اور ان کا کیا جگہ نا ہی اور کشادہ کر و جگہ کو یہ کہنا جب ہو جتا ہی جگہ قابل فراخی کی ہو ورنہ تنگ کر کے کسی کو بلکہ پڑ ہی نماز جہاں
 جگہ یاد ہی اگر جہد و ازادہ سجدہ ہو اور مناسبت حدیث کو باب کی ساتھ یہ ہی کہ اس میں غبت لانی سویری جانی پرتا حاجت سکی اوٹھنا
 کے نہ پڑی **ع** **الفصل الثالث** فصل و سری **عن ابی سعید و ابی ہریرۃ قالا قال رسول الله صلى**
الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة واغتسل ثلثین مرة و مسح برأسه و مسح بطنه و مسح ظهره و مسح
أرجله و مسح عنقه و مسح ما كتب الله له ثم انصت إذا أخرج إمامه حتى يقرع عنق
صلواته كانت كفارة لما بينهما و بين الجمعة التي قبلها رواه أبو داود
 روایت ہے ابی سعید و ابی ہریرہ سے کہ کہا دو نون فی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہاوی دن جمعہ کی اور پنی اچھی کپڑے
 اور لگاوی خوشبو اگر ہو اسکی پاس ہر آدمی جمعہ میں ورنہ پیدلانگی گردن لوگوں کی پھر نماز پڑھی اور سجدہ کہ مقدس کی سدنی واسطی و سکی ہر
 جب ہی جبوت کر نکلی امام اسکا یہاں تک فارغ ہو نماز اپنی سی ہو گا کفارہ واسطی او سچیر کی کہ درمیان اس جمعہ کی اور درمیان اس جمعہ
 کے کہ پہلی اوس سے ہی روایت کی یہ بوداؤدی **ف** اچھی کپڑے و سکی مراد سفید کپڑے ہیں کہ سبب ہی حضرت کو مع **هو عن اوس بن اوس**
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة و اغتسل و بکروا بکروا و مشی و لم یزکب
و دن من اکر مام و استمع و لم یلک کان کفارة على خطيئة سنة اجزئها و قیامها رواه الترمذی و ابوداؤد
و النسائی و ابن ماجه اور روایت ہی اوس بن اوس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہلاوی دن جمعہ کی اور
 نہاوی پ و سویر جاوولی و اول ہے خطبہ پاؤ او یہاں جاوولی و سوار ہو ورنہ دیک ہو امام سی و سنی خطبہ ورنہ کہی یہودہ بات ہو گا واسطی

وکی بے ہر قدم کی عمل برس و زکا ثواب و زمی و سکیا اور قیام و سکیا یعنی ہر قدم بر ثواب یک برسکی روز نکا اور قیام راتوں و سکی کا لکھا جاتا
 اور ایک یہ ترمذی و راہو و داود اور نسائی و ابن جریف و تہلاوی یعنی اپنی عورت کو مراد یہ ہے کہ صحبت کرے بیوی سے اور باعث و سکی غسل
 کا ہو یا مراد یہ ہے کہ تہلاوی کپڑی اپنی یا سر و ہودھی خطمی وغیرہ سے اور صحبت کرنی جمعہ کو پہنچے ہوئی کہ اس سے خطرہ زنا کا دین نہیں آتا اور حضور
 نمازین خوب ہوتا ہی اور نقطہ لم برکت قید کا فائدہ یہ ہے کہ تمام راہ پیادہ چلی بالکل سوار نہو یہ تاکید فرمایا کہ لفظ معنی عام تھا خواہ تمام راہ پیادہ
 چلے یا تھوڑی دور سوار ہوئی شریعت و مولانا **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَا عَلَى أَحَدِكُمْ أَنْ يَخُذَ ثَوْبَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبَيْ مَهْنَتِهِ رَوَاهُ أَبُو مَرْجَانٍ وَرَوَاهُ
مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اور روایت ہی عبد بن سلام کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں قباحت اور ایک
 یہاں کہ اگر عقبہ و ہویہ کہ بناوی دو کپڑی واسطی دن جمعہ کی سواری کپڑی کا رو بار پانی کی روایت کی یہاں ابن جریف اور روایت کی مالک بنی
 یحییٰ بن سعید **فَکَیْزِی** کا رہا کی یعنی جو کپڑی ہمیشہ گہرین پہنی رہتا ہی کہ اس سے کار و بار گہر کا ہی کرتا ہی و اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کپڑے
 جمعہ اور عید کی اپنی بنا رکھی منافق زبکی نہیں چنانچہ حضرت کی ہی دو کپڑی ہی کہ خاص جمعہ کی کو پہنتی ہی ہج **وَعَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ**
جُنْدُبٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْضَرُوا الَّذِیْنَ كَرُّوْا دُنُوًّا مِنَ الْكَلَامِ فَإِنَّ الرَّجُلَ
كَأَنَّهُ یَزَالُ یُبْتَغَا عَدُوُّهُ یُخْرِجُ الْجَنَّةَ وَارِنْ دَخَلَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ہمزہ بن جندب سے کہ کہا
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ حاضر ہوتے خطبہ کی و نزدیک ہوا مہر ہی پس متیق آدمی ہمیشہ دو رہتا ہی یعنی پہلا یون کی چھوٹی بلا عذر
 بیان تک کہ چھی بیگانہ چ داخل ہونی بہشت کی اگرچہ داخل ہو بہشت میں نقل کی یہاں داود بنی **فَإِنْ غَبِطَ لَانِی** اس پر کہ طلب کی علی امور
 اور ارادہ کرے اولی کا **ہست بلند و ارکز و خدا و خلق** ہاں ہاں ہست توا اعتبار تو نہ **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجَنَیِّ عَنْ أَبِيهِ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَتَبَ رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اخْتِذَ حَسْرًا
إِلَى جَهَنَّمَ رَوَاهُ الْإِسْمَاعِيلِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن انس جنی سے کہ نقل کے اپنی باب سے کہ کہا
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو کہ پہلائی لوگوں کی کرد و نون بر ہی دن جمعہ کی بنایا جاوے گا بل طرف و نون کی روایت کی یہ ترمذی اور
 کہا یہ حدیث غریب ہی **فَکَیْزِی** کہ سیدنی کہ لفظ عن یہاں راہ سہو کی کہا ہے اسلی کہ انس اپنی غلطی کو نہ روایت ہی و یہ صحبت ہی بلکہ صفا
 عن سہل بن عاز عن یہی حبیبکہ ترمذی بن بنی و بنایا جاوے گا بل و سکو بد مثل فعل و سکیا ملک حبیبلی سنی لوگوں کو گذرگا و اپنا کیا ہوا اسکو
 ہی گذرگا و لوگوں کا کر نیک شریعت **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ**
وَأَكْلَ مَا يُخْطَبُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَسْرُورٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ
 جمعہ کی و حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو روایت کی یہ ترمذی و راہو و داود **فَکَیْزِی** گوٹ مارنا انشست کو کہتی ہیں کہ زمین ملا بہت ہی تہہ کپڑی
 کی یا تہہ کی طہرت کی نہیں ہی منع فرمایا اسلی کہ نیند آجانی ہی پس خطبہ نہیں بن سکتا اور قریب ہی وضو و ثوب جانی یعنی اکثر گڑبٹا ہی پہلو پیرن شہادت
 ہی وضو **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ**
مَنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو وقت کرانگی ایک تہا و دن جمعہ کی چا بجی
 بلانہ وہ چاہے ہی یعنی جس چاہے ہوا ہاں ہی ہر کہ کرادے گہرہ تہہ ہی کہ اس غلبہ نیک کا کم ہو جائیگا روایت کی یہ ترمذی فی **الفصل الثالث**

فصل نہد عن نافع قال سمعت ابن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقيم الرجل الرجل من مقلده ولا يجلس فيه قيل ليتافع في الجمعة قال في الجمعة وغيرها مستفق عليه **روایت ہی منع ہی منع ہی** کہنا سنائی ابن عمر ہی کہتے ہی منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ او ہمارے کوئی کیسے طلبہ و سکی ہی اور مہیہ جاوسی و مہین کہا گیا نافع کی کہ مہیہ منع ہی کہنا جمعہ میں و سو ہی جمعہ میں روایت کی مہیہ بخاری او مسند ہی **ف** یہ بات منع ہی مہیہ کی ایذا ہونی ہی مسلمانوں میں سہم جمعہ اور خیر مہیہ ہر ہی منع **و عن عبد الله بن عمر** و قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **يُحْضَرُ الْجُمُعَةُ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ وَرَجُلٌ حَضَرَ بِالْغُفْوَةِ لَمْ يَحْظَ مِنْهُ وَرَجُلٌ حَضَرَ بِدَعَاءٍ فَهُوَ جُلُّ دَعَاءِ اللَّهِ اِنْ شَاءَ اعْطَاهُ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُ وَرَجُلٌ حَضَرَ بِانْصَاتٍ وَسَكُوتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةً مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤَدِّ أَحَدًا فِيهِ كَفَّارَةً إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ آيَاتٍ وَذَلِكَ يَأْتِ اللَّهُ يَقُولُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتَنَالِهَا رَوَاهُ ابْنُ سُرَيْجٍ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی حاضر ہونی میں جمعہ میں تیرہ طرح کی تنہا کیے شخص حاضر ہوتا ہی ساتھ بیٹا نہ کلام کر سکی یا فعل اٹل کی اپنی حالت خطبہ کی میں اپنی نہ نصیب و سکا ہی حاضر ہونی جمعہ میں یعنی ثواب جمعی خود ہی اور دیاں لغو کا نصیب و سکا ہی و ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ میں و اٹل دعا کی اپنی مشغول دعا میں رہتا ہی حالت خطبہ میں حتی کہ باز کر ہی حاصل خطبہ کی سنی ہی کہاں و سکی ہی میں وہ ایک شخص ہی کہ دعا مانگی اسدی اگر چاہی ہی او سکو اپنی اسبب سعت کرم اپنی کی اور اگر چاہی ہی او سکو اور ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ میں ساتھ ہی مہیہ کی اپنی خطبہ ہی کی ہی جب ہو نزدیک اور ساتھ ہی مہیہ کی یعنی چپ ہو اور اور نہ پہلا کی کردن سلمان کی اور نہ ایذا ہی کیسکو میں و جمعہ کفارہ ہی او میں جمعہ تک کہ متصل ہی او سکی یعنی پہلا جمہ اور میں دن زیادہ اور نصیب سکی کہ اسد اٹالی فرماتا ہی جو شخص کرمی ایک نیکی پس اسطی او سکی ہی دس برابر او سکی روایت کی یہی ہوتا ہی **ف** اور اگر چاہی ہی او سکو یعنی اسبب نراس فعل بد کی کہ باز ہستی خطبہ کی ہی اسبب کرنی دعا کی اور یہ کردہ ہی ہماری نزدیک اور حرام ہی اور دنی نزدیک و ایک شخص میں اظہر مہیہ ساتھ ہی ضار کی آیا ہی لیکن صحیحہ یلغوی ہی کہ مطالب ہی ساتھ فقر و آئندہ کی اور نہ ایذا ہی کیسکو مانند ہوا دینی کی طلبہ او سکی ہی یا مہیہ کی کیسکو میں او سکی پر خیر رضی او سکی ہی یا پس بیاز کی بوسی **ع** **و عن أبي عبيد بن جراح قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تكلم يوم الجمعة ولا يمام يخطب فهو كمثل الجارح الذي يقول له انصت ليس لك الجمعة رَوَاهُ أَحْمَدُ** اور روایت ہی ابن عباس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی جو شخص کلام کری دن جمعہ کی اور حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو پس وہ مانند گدی کی ہی او ہوتا ہی کتاب میں اور وہ شخص کہ کہی و اسطی او سکی کہ چپ ہ زمین و اسطی او سکی ثواب جمعہ کا روایت کی یہ احمد ہی **ف** مانند گدی کی ہی یعنی حال و سکا مانند حال گدی کی ہی کا و ہوتا ہی کتاب میں مہیہ پر یہ کتاب ہی علم ہی عمل ہی اور نہ فائدہ و ہوتا ہی ہی ساتھ علم کی باوجود پنج و شقت او ہوتا ہی حاصل کرنی او سکی ہو اور جو اس طرح ہی و ایسکو کہی چپ ہ نہیں او سکو ثواب جمعہ کا اسبب و ہونی لغو کی اس سے کہ و منع ہی حبیب کہ حدیث ابو ہریرہ کی میں گذرا اور یہ ہم جو آیا ہی کہ ایک عالی ہی عوض کہا حضرت ہی دن جبکہ حالت خطبہ میں کہ یا رسول اللہ ہلاک ہو مال و رہو کی ہی خیال پس دعا کرو اسدی ہماری ہی پس و ہوتا ہی حضرت ہی ہاتھ ہی اور دعا کی اور بعضی روایتوں ہی کلام کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت خطبہ میں نہایت ہوا ہی پس حال ہی کہ وہ پہلی شروع خطبہ کے یا بعد فراغ کی ہو اور احتمال و سکی نسخ کا ہی ہی یا خصائص حضرت کی سے ہو **ج** **ع** **۱۰**

وَعَنْ عَبْدِ بْنِ السَّبَّاقِ مَرْسُلاً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمُعِ
يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللَّهُ عَيْنًا فَأَغْتَسِلُوا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَيِّبٌ فَلَا يُضِرُّهُ
أَنْ يَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَالِهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَهُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْسُلاً
اور روایت ہی عبید بن سباق سی بطریق ارسال کہ کہہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک جمعہ کی جمعوں میں سے ایک گروہ مسلمانوں کو
تمیق یہیہ دن ہی کہ بیلایا او سکوا اللہ کی عید پڑھنا اور جو شخص کہ جو اس کی یا رخ شہو این نہیں ضرر کرتا او سکوا یہ کہ لگاوی و سمن سے اور لازم ہی تم
کہ استعمال کرو سواک کا روایت یہ لاک فی اور روایت کی ابن ماجہ فی عبیدہ سی وادنی نقل کی ابن عباس سے متصل ف صحابی یعنی دن خوشی
اور زینت کر نیکو و اوسطی فقر اور مساکین کے اور اولیا و صاحبین کے اور نہا و یعنی خوب طہارت و سہرالی حاصل کرواد خوشبو یعنی خوشبو مردانی کہ
جسبہ نجی شہوہ و اور رنگ نہو یعنی مانند عطر و خیرہ کی اور کہہا ابن جری کہ فضل خوشبو ہی مشک کہ کاد سمن گلاب ملا ہو اسلی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اکثر استعمال خوشبوی مشک کے کرتی تھی اور نہیں ضرر کرتا اگر کہا جاسی کہ یہ وہاں بولتی ہیں جہاں گمان گناہ کا ہوتا ہی اور خوشبو لگانی خصوصاً سادہ
جس کے سنت موکہ ہی پس کیا معنی اس عبارت کی جواب یہ کہ بعضی مسلمان مرد تو ہم کرتی تھی یہ کھوشبو لگانی عادت عورتوں کی ہی پس نفی کی گناہ و
جسکہ اللہ تعالیٰ فی فرمایا فلاجل علیہ ان لطوف بہا و جو دیکھ طواف یعنی سنی صفا و دیکھ واجب ہی یا کہش اور لازم ہی تم کو کہ استعمال کرو
سواک کا دن جمعہ کے خصوصاً نزدیک صرا و غسل کے مدح + **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِيَمْسَحَ أَحَدُهُمْ مِنْ طَيِّبٍ أَوْ هَلْهَلْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَاَلْمَاءُ
لَهُ طَيِّبٌ وَهُوَ أَحَدُ الْتَرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ روایت ہی براہی کہ کہہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہی مسلمانوں پر
یہ کہ نہا و دن جمعہ کی اور لگاوی ایک دن کا خوشبوی اہل بی بی پس اگر نہ پاوی پس پانی و اوسطی اسکی خوشبوی ہی روایت کی یہیہ احمد اور
ترمذی فی اور کہہا یہ حدیث حسن ہی **ف** خوشبوی اہل بی کیسی یہیہ سلی کہہا کہ عورتین اکثر خوشبو کہتی ہیں گویا یہیہ شام و بی سپر کہ اگر اس پس
خوشبو نہو جو بی سی لگے مگر خوشبوزناتی نہو یعنی ایسی نہو کہ رنگا کہتی ہو اور پانی خوشبو ہی یعنی اگر خوشبو نہ مل پانی ہی نہالی کہ بانی بمنزلہ
خوشبوی کی ہی سلی کہ سب سے تہری کا ہی اور یہ ہواوس سی جاتی رہتی ہی اور یہ حدیث اور پر کی حدیث موید ہی مذہب مام مالک کے
کہ وہی نزدیک غسل جمعہ کا واجب ہے لیکن حمل کیا ہی اسکو جہور فی اور پر سنت موکہ وہو فی کی سلی کہ اور حدیثوں سی معلوم ہوتا ہی مگر واجب نہیں
اور کہہا ہی طہارتی کہ ترک کرنا او سکا مکر وہی مدح + **باب الخطبۃ والصلوٰۃ** باب ہی بیچ بیان خطبہ کی اور نماز جو کہ **ف**
خطبہ کہتی ہیں وس کلام کو کہ خطاب کیا جاتا ہی ساتھ اسکی اور شرع میں خطبہ کہتی ہیں یک کلام کو کہ شتمل ہو اور پر ذکر اور شہادتین و درود
اور نصیحت کے اور خطبہ شرط اور فرض ہی نماز جمعہ میں و رادنی مقدار فرض کی امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک بیان عبدہ یا احمد بعد الا لا اللہ
ہی اور منقول حضرت سی خطبہ طویل ہی پس وہ واجب ہو یا سنت نہ شرط کہ بغیر اسکی نماز درست نہو اور صاحبین کہتی ہیں کہ ضروری ذکر طویل
کہو اسکو خطبہ کہتی ہیں سب میں و ترجیح و تحمید کو خطبہ نہیں کہ اور شافعی کہتی ہیں جائز نہیں جب تک کہ نہ پڑھی و خطبی اور دلیلین ہون کی فقہ
کی کتابوں میں مذکور ہیں مدح + **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی الحسن علیہ السلام کہ **فصل پہلی عن ابی الحسن علیہ السلام کہ**
لِجُمُعَةٍ حِينَ يَمِيلُ الشَّمْسُ رَوَاهُ الْبَغَارِيُّ روایت ہی انس سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھتی جمعہ کے جوفت
کہ لبتا آفتاب وایت کی یہ بخاری فی **ف** جب بہت سرد ہوتی تو دوپہر ظہری ہی پڑھتی اور بہت گرمی میں ٹہندی وقت پڑھتے

بسیار از حدیث ابن عمر بن ابی حمزة و عن سهل بن سعد قال ما كنا نقبل ولا نتخذ الا بعد الجمعة متفق عليه
 وروایت ہی سهل بن سعد علی کہا ہے ہم قبلہ لاتی اور نہ کہا ہی کہانا اول روز کا رکوع بعد پڑھتی نماز جمعہ کی روایت کی یہ بخاری و مسلم
ف قبلہ لاتی ہی میں اسراحت کر لیکو دوپہر میں خود اسووسی یا سووسی و حاصل حدیث کا یہ ہی کہ سویری جاتی ہی نماز جمعہ کی قبلہ لاتی اور
 کہا ہی میں مشغول ہو جاتی ہی بلکہ بعد نماز کی یہ کہ مرنے ہی منع و عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد البرد
 بکبک بالصلوة و اذا اشتد الحر ابرک بالصلوة یعنی الجمعة رواہ البخاری و روایت ہی انس کہ کہا ہی سهل
 علی صلی اللہ علیہ وسلم جب شدت ہوئی سویری پڑھتی نماز واجب شدہ ہوئی گرمی کی دیر کر پڑھتی نماز یعنی جمعہ کی روایت کی یہ بخاری
 و عن السائب بن یزید قال کان التذانی یوم الجمعة اوله اذ اجلس الامام علی المنبر علی عهد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم و اذ یحکیر و یخمس فلما کان علی ثمان و کثر الناس زاد التذانی الثالث علی الزوراء
 رواہ البخاری و روایت ہی سائب بن یزید ہی کہا ہی اذان دن جمعہ کی اول و س اذان کی جہوقت کہ پہلا امام منبر پر چڑھانی رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ابو بکر و عمر کی میں جبکہ خلیفہ ہوئی حضرت عثمان و دہیت ہوئی لوگ زیادہ کی اذان تیسری اور زور کی روایت کی یہ
 بخاری ہی **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مبارک میں سنت یہی ہی جب حضرت شریف لاتی اور منبر پہنچی تو اذان کہی جاتی اور اذان اول
 بعد اذان کی کہی میں تہی و اسطرح حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی زمانہ میں جب حضرت عثمان ثانی بیات لوگوں کی دیکھی و دیکھا کہ حضرت
 کی زمانہ میں لوگ کم ہی اور قریب قریب ہی ہی سجدی اور اکثر خدمت بابرکت میں حاضر ہی تہی و اب لوگ دور دور تہی میں سجدی و اپنی کاروبار
 میں مشغول ہی ہیں یا سبیل نا کہ جب وقت آدمی نماز کا اذان کہی جاوی تا لوگ دور کی ہی دین و خطبہ میں حاضر ہوں پس مراد تیسری اذان ہی ہی اذان
 اول ہی سکو تیسری اذان کہا اگرچہ باعتبار وقوع کی اول ہی سلی کہ تیسری اذان دو اذان کی کہ حضرت کی زمانہ میں تہی ہی ہی اذان خطبہ کی وقت
 کے ہوئی اور دوسرا اذان تکبیر ہوئی اور تیسری بیٹھ ہی جو اول کہی جاتی ہی پھر اذان حضرت عثمان ثانی مقرر کی وہی سنت ہو بہت نہیں سلی کفیل خلفا
 کا ہی سنت ہی و وقت پڑھتی سنتوں کی جوابک و اذان کہی میں یہ حضرت کی زمانہ میں جب صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانہ میں تہی ہی
 کے زمانہ میں و رندا و سیر مل ہی اکثر اسلام کی شہر دن میں معلوم نہیں کہ کسی یہ نکالی ہی و رکھا ہی علمانی کہ جب ہی اذان ہو جمعہ کی تو سچ کرنی
 ہوئے اور ہی کرنی یعنی جلدی جانا اور حاضر ہونا نماز میں اجنبی تہی و زور و انام ایک جگہ کہ ہی بیجا زور دینہ کی منع و عن جابر بن
 سرة قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یحییٰ بینہما یقرأ القرآن و یدکر الناس فکان
 صلی اللہ علیہ وسلم یخطبہ فقصدا و قصدا و رواہ جابر بن عمر ہی کہا ہی سلمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی و خطبہ بیٹھ ہی درمیان دونوں
 کی پڑھتی ہی یعنی خطبہ میں قرآن و نصیحت کرتی ہی لوگوں کو اور ذکر کرتی اذان چیز نکال کہ باعث خوف و امید کی میں پڑھتا نماز اولیٰ و وسط و جمعہ کی
 اور خطبہ و نکال و وسط یعنی نہ بہت دراز نہ بہت کوتاہ روایت کی یہ سلمی ہی **ف** بیٹھ ہی درمیان دونوں خطبوں کے اس قدر قرار کرتا ہر خطبہ ہی جگہ برابر
 صحت کو نہیں چنچی دعا کرنی حضرت سلمی س جگہ میں و خطبہ سنت ہی واجب و عن عمار قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یقول ان طویل صلوة الرجل و قصیر خطبته مشہ من فہمہ فاطیلوا الصلوة و اقصروا
 الخطبة و ان من البیان یحذر رواہ مسلم و روایت ہی عمار ہی کہا ہی نبی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائی ہی تھیں
 یعنی پڑھتی نماز کو کوتاہ کرنا خطبہ کا یہ علامت و انانی آدمی کی پس لاکر و نماز کو کوتاہ کرنا خطبہ ہی کہ تحقیق بعضا بیان صحیح ہی روایت کی یہ سلمی

بہرہی شہداء و شہداء کی بیعت کی کہ اس حدیث میں یہ تھا کہ نہایت کثیر ایسے لوگ جمع ہوئے اور عامہ سیاہ باندہاں اور لکھنا
 دو لون سبز و زرد باندہاں بیان مؤمنہوں کی سنت ہی تھی اور یہ کہ انی کہہ کہ یہ خطبہ حضرت کی مرض موت میں تھا اور کہا زبلی کی کہ سنت
 ہی دہنا سیاہ لکھنا اور سیاہ باندہاں کی کہ حضرت کا عامہ سات باندہاں اور اقل کیا ہی سیوطی فی باندہنا عامہ سیاہ کا بہت صحابہ
 اور تابعین ہی تھے اس میں ایک حدیث ہے کہ اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 اور زبیب بن جہش اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 نہیں کہ نہایت بیکہ کی ان دونوں میں سے ایک حدیث ہے کہ اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 احکمکم یوم جمعہ و الامام یخطب فلیزکع رکعتین ولیتجوآن فیہما رواہ مسلم و در روایت ہی جاب
 کہ ہوا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ایامی من کروہ خطبہ پڑھتی ہی جبکہ آدمی ایک مہارون جمعہ کی اور امام خطبہ پڑھتا ہو چاہی ہی کہ
 پڑھی دو رکعتیں اور پہلی پڑھی روایت کی یہ حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں
 ایسی ہی امام احمد کی نزدیک ہی اور ساتھ ہی حدیث کی دلیل پڑتی ہیں وہ اور تاکید و جوب و سیکہ کی کہ وقت خطبہ کی ہی اس کا حکم فرمایا اور نزدیک
 انہی کی جبکہ تہذیب مسجد پر وقت خطبہ کی وہ بہت نہیں تو وقت خطبہ کی بطریق اولی ہو چکی اور یہی ہی مذہب اک و سفیان ثوری کا اور اسی برا
 میں مہر صحابہ اور تابعین کہ اقال اللہ وہی اور تاویل اس حدیث کی انکی نزدیک ہی ہی کہ امام خطبہ ہی ارادہ خطبہ کا ہی یعنی امام خطبہ پڑھا ہوتا ہے
 نہ یہ کہ بالفعل پڑھتا ہو یہ تاویل کرتی ہیں بسبب قنوں اور حدیثوں صحیحہ کی کہ دلالت کرتی ہیں اور حرمت نماز کی یہ وقت خطبہ کی جانا ہے
 آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی جب تکلی امام نہیں نہیں دست نماز اور نہ کلام اور حضرت علی اور ابن عمر ہی آیا ہی کہ وہ کردہ کہتی تھے
 نماز اور کلام کو بعد تکلی امام کی اس قول صحابی کا ہی محبت ہی اور واجب ہی تقلید اسکی ہماری نزدیک اگر شافی ہوا اسکی کوئی اور چیز مست
 سی و یہ جو صحیحین میں حدیث جا بری ساتھ طاق متعددہ کی آیا ہی کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتی ہی ہی افریایا
 حضرت لی کہ آیا نماز پڑھی ہی تو لی اسی غلامی اسی کہا نہیں پڑھی ہی فرمایا پڑھ دو رکعت اور پہلی پڑھ تاویل سنی یہ کہ ہی کہ یہ واقعہ پہلی منع
 ہوئی نمازی وقت خطبہ کی تھا یا وہ نہ خصوص وہی شخص کو تھا اور نہ ہی کہی میں کہ یہ قضیہ پہلی شروع کرنی خطبہ کی تھا اور شیخ ابن اہام نے
 کہا ہی کہ معارضہ حدیث کا ساتھ و حدیثوں کی لازم نہیں آتا شاید کہ آنحضرت فی موقف کیا ہو خطبہ بیان تک فارغ ہوا ہو وہ شخص نماز کو
 بلکہ واقع میں وہ میں ہی جانا ہے واقعی فی روایت کیا ہی کہ فرمایا اسکو غیر مذہب اس حدیث میں کہ اگر دو رکعت پھر آنحضرت حجب رہی خطبہ
 سی یہاں تک کہ فارغ ہوا وہ نمازی منع و مع وعن ابن عمر برة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممن اذرا
 رکعتہ من الصلوة مع الامام فقد اذرا رکعتہ من الصلوة مع اللہ اور روایت ہی ہی ہر یہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی
 جس شخص لی کہ بالی ایک رکعت نمازی ساتھ امام کی اس بالی اسی نماز روایت کی یہی ہی و مسلم فی یہ حکم عام سبب ازونکی ہی خصوصیت
 ہے کہ نہیں جانا ہے بلکہ علی الماموم کی ہی ایک حدیث اسی مضمون کی گز چکی ہی من اور کہ رکعتہ فقد اذرا رکعتہ اور شرح اسکی ہی وہاں بیان
 ہو چکی ہی لیکن شافعیہ فی مقید کیا ہی اسکو ساتھ جمعہ کی بقرینہ حدیث سند کی بیچ اخیر باب کی اور ہا میں لکھا ہی کہ جو کوئی باوی امام کو دون جمعہ
 کی اور اگر ہی ساتھ اسکی جو اتہ لگی اور بنا کری اس پر جمعہ کو دلیل اسکی یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ما اور کرم فصلو آ و فاکرم فافضو
 یعنی جو کچھ باو ساتھ امام کی اذرا و اور جو روایت ہی یوراکر و اسکو اس گریادی امام کو التجات میں باسجود و ہوں بنا کری یہ سبب جمعہ

ابو ذریب ابی حنیفہ اور ابی یوسف کی اور امام محمد کئی مین کر اگر باوی ساتھ امام کی اکثر دوسری کعت کا بنا کر می اور سہ جمعہ اور اگر کم بادی بنا کر می اور سہ
نہر کہ انتہی اور مراد اکثر کعت دوسری کی پانسی یا ناوسکا کو سہ مین یعنی اگر کو مین ہی ملا تو اکثر پایا اور بعد سہرہ مینا کی اکثر زیادہ شیخ ابن ابی امام بن
کباہی کہ خین کی دلیل ہی حدیث مطلق ہی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابن عمر** قال قال کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب خطبتین کان یجلس اذا صعد المنبر حتی یرفع امره الا لمؤذنین ثقیفوا
فیمن یجلس ولا یتکلم ثم یقوم فیکتب رواہ ابو داؤد روایت ہی ابن عمر می کہ کباہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بڑھتی ہی دو خطبہ ہی
بڑھتی جب چڑھتی منبر پر یہاں تک کہ فارغ ہوتا کباہی راوی ابن کمان کرنا ہون کہ کباہی ابن عمر کی بیان تک کہ فارغ ہونا مؤذن ہر او بڑھتی پس خطبہ بڑھتی
بڑھتی اور کلام کرتی ہر کبھی ہوتی پس خطبہ بڑھتی روایت کی یہ ابو داؤد ہی **ف** جب چڑھتی منبر پر کباہی علمانی کہ کہ خطبہ ہی خطبہ بڑھتا منبر
براد ہر بڑھتی یعنی پہری سی دیر کباہی ابن حجر کی کہ اولی یہ ہی کہ بعد سورہ اخلاص تک پہری اور کلام کرتی یعنی نہ عا کرتی اور نہ اور کچھ بڑھتی اور
بہر کبھی ہی ہوتی پس خطبہ بڑھتی شرح منیہ مین کباہی کہ اشہد کہ وہی اتھیت کرتی بادشاہوں کی ساتھ و تیر کی کہ ہوا و مین اسلمی کہ اسلمی ملا نا عبادہ
کے ساتھ کتا کہ مین جوت کی تو تا ہی انتہی اور کباہی بعضی امامان ہا ہی لی کہ جو کوئی کہی ہا ہی زانیکی بادشاہ کو عادل کا ہو تا ہی شرح ہی
نہ یہ جوت حدیث مین آیا ہی کہ دونوں خطبوں کی درمیانی جلسہ مین حدیث کلام نہ کرتی ہی اوس کلام نہ کر نیکی شرح حضرت شیخ فی نو بی کسی ہی
جو کہ فائدہ مین مذکور ہوتی اور ملا علی بن ابی طالب ہی نقل کیا ہی کہ اولی ہی بڑھتا قرآن کا و اعلی روایت ابن حبان کی ہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم بڑھتی تیج پہری اپنی کی کتاب لے لے اور کباہی جنسوں فی کہ اولی بڑھتا سورہ اخلاص کا ہی انتہی پس حضرت شیخ کو شاید
بہر روایت نہ پہری ہوگی و اللہ علم **و** **عن عبد اللہ بن مسعود** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استقوی علی المنبر
استقبلنا ہ بوجہ ہنا رواہ الترمذی وقال هذا حدیث لا تعرفہ الا من حدیث محمد بن الفضل
وہو ضعیف ذہب الحدیث اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود ہی کہ کباہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چڑھتی منبر پر سامنی کرتی ہم اونکی
مواہج ہی روایت کی یہ ترمذی لی اور کباہی حدیث ہی کہ مین چنان ہی ہوا و سکنا حدیث مین فضل کی ہی اور وہ ضعیف ہی ہوا حدیث **ف**
میں سے معلوم ہوا کہ مستحب ہو گو کو یہ کہ نہ خطیب کی طرف کر کر مین خطبہ ہی کی ہی و خطیب ہی اونکی طرف موزید کر می اور نہ خطیب منبر
پہری ہی تو سلام نہ کر می لوگوں ہا ہی نزدیک خلاف ہی سمیت ہی اور احمد کا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن**
جابر بن سمرہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب قائما ثم یجلس ثم یقوم فیکتب قائما ثم یتکلم
انکہ کان یخطب جالسا فقد کذب فقد والله صلیت معہ اکثر من الفی صلوة رواہ مسلم
روایت ہی جابر بن سمرہ ہی کہ کباہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمائی کبھی ہو کر پہری ہی ہوتی اور خطبہ فرمائی کبھی ہی چوتھس کبھی ہی
تک کہ پہر کہ تحقیق و خطبہ فرمائی پہری کہ پہر تحقیق و چوتھس ہی مین سہری اللہ کی فارغ ہی مین ساتھ حضرت کی زیادہ دو ہزار نمازوں ہی روایت
کی یہ مسلم ہی **ف** یعنی نماز جمعہ اور نمازین زیادہ دو ہزار ہی مین پس فقط دو ہزار نمازین جمعہ ہی کی مراد مین اس ہی کہ اول جمعہ
بعد آئینکی مدینہ مین بڑھا و مدت اقامت کی مدینہ مین دس ہی ہوتی پس قریب باشتو جمعوں کی ہوتی مین و مقصود جابر بیان کرنا اکثر
صحبت کا ہی ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ مین مین کباہی کہ جو شہر فتح ہوا سہ ہوا کہی ہا ہی کہی کی اوس مین خطبہ ہی ساتھ ہوا کی اوس
شہر کی لوگ جو غنمی مسلمان ہون مانندہ کہ وہ مین خطبہ اخیر ہوا کی بڑھی اور مین مین کباہی کہ خطبہ دوسرے ہی خطبہ کی ہم چکر پہری

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَحْزُومٍ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ الظُّهْرُ وَالْمُهَلَّا
 الْحَبِثُ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا ذَارًا وَابْتِغَاءً أَوْ لَهْوًا أَنْفِضُوا إِلَيْهَا وَتَزَكَّوْا لَهَا قَائِمًا
 رَوَاهُ مُسْلِمٌ **ف** اور روایت ہے کعب بن محزمی یہ کہ وہ داخل ہوئی مسجد میں و عبد الرحمن بن امیہ کی خطبہ پڑھتا تھا تب بھی
 ہوائی لہا لہا بن عجز ہوائی دیکھ کر طوفان سے ڈرتے تھے کہ خطبہ پڑھتا ہی بیٹھی ہوئی حالانکہ فرمایا اللہ تعالیٰ لی او حیثوت و لکھتی ہیں سو دارمی یا کھیل دوڑتی
 ہیں طوفان و سکی اور عجز ہوائی میں تھک کر بیٹھی ہوئی یعنی خطبہ میں روایت کی یہ یہ سلام **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتی تھی کہ ناگاہ قافلہ شام
 آتی یا اور یا م قافلہ کی تھی مدینہ والوں پر بھی حکمت تھی آپ صاحب بیضاقت ہوئی اور دیکھتی قافلہ کی لہی ہر کسی گھبراہٹ کا بی لنگھی پہل بیت مذکورہ تو بڑے
 اتوار میں تھی کہ جو ہوائی میں تھک کر بیٹھی ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کبھی ہوائی خطبہ پڑھتی تھی اور کبھی ہو کر خطبہ پڑھنا شرط ہی خطبہ کی امام شافعی
 سے نزدیک و ہماری نزدیک سنت ہی سے طول و سخت دایم جمع کی سی ایک تو وقت ہی پہل دے وقت کی سچی نہیں بخلاف اور نمازوں کی اور
 وقت و سکا وقت ظہر کا ہی جاتا ہے نہیں جائز ہی پہلی زوال کے مگر امام احمد بن حنبل کی نزدیک درست ہی اور نہیں جائز اب داخل ہوئی وقت عصر
 کے ہی مگر امام مالک کی نزدیک جائز ہی اور شرط خطبہ کی ہی ہی ہی کہ وقت میں پہلی وقت کی نہیں جائز اور یہ کہ جو روبرو جماعت کی یعنی اگر
 کعبہ میں پڑھ آوی تو نہیں درست و اس حدیث میں بل ہی سہ کہ جائز ہی غصہ و سختی کرنی و سہ کہ اس کا ب کرمی حرام کا یا مکر و کا اسلمی کا اس کا ب
 کرنا خلاف او چیز کا کہ ماومت کی و سہ نہیں خد صلی اللہ علیہ وسلم فی نشانی ہی خست طعن کے **ع** **و** عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ أَنَّهُ
 رَأَى بُشَيْرَ بْنَ مَرْثَدَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبْلَهُ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَاشَارًا بِأَصْبَعِهِ الْمُسَبَّحَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہے عمارہ بن رومیہ سی کہ انہوں نے دیکھا بشیر بنی مروان کیو منبر پر او ہاتھ اٹھا دو لون ہاتھ اپنی یعنی وقت خطبہ کی جیسا کہ طہ
 وا غطین کا ہی یہ کہ عمارہ بنی برا کرمی اللہ تعالیٰ ان دو لون ہاتھ کا تحقیق دیکھا میں رسول خد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہ زیادہ کرنی اس پر اشارہ
 کریں ہاتھ ہاتھ اپنی کی اس طرح اور اشارہ کیا عمارہ بنی ساتھ او ٹکلی شہادت پنی کی روایت کی یہ یہ سلام **ف** یعنی وقت خطبہ کی اشارہ ایک
 انگلی سی کرتی تھی اسلی خطاب کی کی لوگوں کو اور واسطی غریب لانی کی او کو اور پنی خطبہ کی و رائل کرنی کی و میں **ع** **و** عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ
 اسْتَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُمْدِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ اجْلِسُوا فَسَمِعَ ذَلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَجَلَسَ عَلَى
 بَابِ الْمَسْجِدِ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَالِ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ
 رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جابر سی کہ کعبہ میں نبی رسول خد صلی اللہ علیہ وسلم دن جمع کی منبر پر فرمایا صحابہ کو بیٹھ جاؤ پس نہایت
 مسعود بنی پس بیٹھ گئی او پر دروازی سجدہ میں کیا او کو رسول خد صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ او ای عبداللہ بن مسعود روایت کی یہ یہ بودا و فی
ف کہا طیبی نے کہ میں بل ہی سہ کہ جائز ہی کلام کرنا منبر پر انتہی اور ہماری نزدیک کر دہی خطبہ کو کلام کرنا حالت خطبہ میں جبکہ ہو کلام امر
 بالمعروف کہا ابن حجر نے کلام ہر بیہ کی حضرت نے دیکھا کہ کو حاضرین میں کہ کبر اہوا نماز پڑھنی کی یہی پس حکم کیا او کو بیٹھنی کا و اسلی حرام ہو خاک کی منبر
 ہوئی بروقت بیٹھنی امام کی منبر پر سنا از و کیش **ع** **و** عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ
 مِنَ الْجُمُعَةِ رُكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا الْآخَرَى وَمَنْ قَامَتْهُ الرُّكْعَتَانِ فَلْيَصِلْ أَرْبَعًا وَقَالَ الظُّهْرُ رَوَاهُ
 ابْنُ دُرَيْمٍ اور روایت ہے بی ہریری سی کہ کعبہ فرمایا رسول خد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص یک باوی جمعہ کی ایک رکعت پس چاہی

کہا وی ساتھ اسکی دوسرے کوٹ اور جو شخص کی زمین اسکو دوزخ کی کوٹ میں چاہی کہ پڑھی چار رکعت یا فرمایا بہی طہر کو روایت کی بہی اطمینانی
ف کہانودی فی کہ یہ حدیث خالی ضعف سی نہیں انتہی اور بر تقدیر ثبوت اسکی معنی یہ ہے کہ جسکو دو رکعتوں میں سے بالکل کچھ ہاتھ نہ لگی تو وہ چار رکعت
 نہر کی پڑھ لی اور باقی کلام متعلق مقام کا حدیث ابو ہریرہ کہیں کہ آخر فصل اول میں ہی گذر چکا ہے + ح + **باب صلوٰۃ الخوف**
 باب ہی چہ بیان نماز خوف کی **ف** یعنی اس میں احکام اور غنائی مذکور ہیں کہ پڑھی جاوی وقت خوف کی کفارسی اور نماز خوف کی ثابت ہی کتاب
 و سنت سی اور اتفاق ہی اکثر علماء کا اسپر کہ نماز خوف کا حکم بعد انتقال حضرت کی ہی ثابت ہی و بعضوں فی کہا ہی کہ مخصوص حضرت ہی
 کی زمانہ میں تھی اور بعضی مامون کی نزدیک مثل امام مالک کی مخصوص ہے حالت سفر میں رجاہی نزدیک جائز ہی سفر میں ہی حضرت ہی اور ناظر
 کی روایت کی گئی ہی کتنی ہیں طرح بحسب اختلاف زمان و مکان کی چنانچہ بعضوں فی کہا ہی سواطرح پر آئی ہی و بعضوں فی کہا کہ اس سے اور
 بعضوں میں کہا زیادہ اس ہی بہ اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ بتنی طرحیں فی میں صلوٰۃ الخوف کی حدیث میں سب معتبر ہیں و اختلاف علماء میں یہ ترجیح کی
 ہی کہ کینی کسی طرح کو ترجیح دیا ہی و کہ بتنی کسیر حکم چنانچہ امام ابو حنیفہ فی روایت ابن عمر کو ترجیح دیا ہی و عمل کیا ہی و سپر کہ ثابت ہی صحاح سے
 میں و بتنی فی کہا ہی کہ نماز خوف کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی چار جگہ پڑھی ہی ذات ارقاء اور یطین نخل و عصفان اور ذی فزد میں پس اس سے
 معلوم ہوا کہ نماز خوف کی سفر میں ہی اور فقہ فی جو حضریں جائز کہی ہی قیاس کی ہی سپر + ح + **الفصل الاول فی فضل نماز**

عن سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَبِلَ خَبْرًا
 فَأَزَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَقْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ
 مَعَهُ وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ
 سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ كَجَاؤُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ
 وَرَوَى نَافِعُ بْنُ الْحَوْثِ وَزَادَ فَإِنَّكَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ صَلُّوا رَجُلًا رَجُلًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَرَكَعًا
 مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرِ مُسْتَقْبِلِيهَا قَالَ نَافِعٌ لَا أَرَى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **رواہ البخاری** روایت ہی سالم بن عبد اللہ بن عمر سی یعنی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا جہا دیکھا مینی ساتھ
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بخندکی پس مقابلہ کیا مینی دشمن کا پس صعباً مذہبی مینی اسلی دنگی پس کھڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نماز پڑھانی تھی و اسلی ہماری پس کھڑی ہوئی ایک جماعت ساتھ حضرت کی اور متوجہ ہوئی ایک جماعت طرف دشمن کی اور رکوع کیا رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم فی ساتھ اون لوگوں کی کہ ساتھ تھی حضرت کی اور کبھی دو سجدی پہر پہر جماعت یعنی جنہوں فی حضرت کی ساتھ نماز پڑھی تھی جگہ دوسر
 جماعت کی کہ نہیں نماز پڑھی تھی اور انکی وہ لوگ کہ نماز نہیں پڑھی تھی پس کو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ساتھ دنگی ایک رکوع اور سجدی کبی دو
 سجدی پہر سلام سپر پہر کھڑی ہوئی ہر ایک دن میں سی پس کو کیا و اسلی فاش پنی کی ایک رکوع اور کبھی دو سجدی اور و اسیکے نافع فی مانند اسکی اور زیادہ کیا
 پس اگر خوف زیادہ اس سے یعنی اس خوف سی کہ جس میں نماز جماعت سی پڑھ سکین اور بطرح مذکور کے یعنی صبر حالت ملائی میں نماز پڑھو یا دہ کھڑی
 قدموں پنی پر یا سوار مینی اگر پیادہ ہو سکواسنی قبلہ کی مینی اگر ممکن ہو یا نہوسا مینی قبلہ کی مینی اگر ممکن نہو کہا نافع فی نہیں گمان کرتا میں ابن عمر
 کو کہ ذکر کیا ہو سب مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی یہ بخاری فی **ف** سجد کہتی ہیں زمین بستہ کو اور مراد

یہاں خبر جاری ہے کہ نبی کریم ﷺ میں دلالت ہے اس پر کہ اگر وہ بھی تھا دھماکتوں کا یعنی گئی یا جا عینین کر میں خصوصاً جبکہ لوگ حاضر ہوں اور
 دلالت ہے کہ فرض نہیں ہے اگرچہ نفل پر بھی والی کی دلالت ہے دو بار پڑھتی دو نوا عتوان کو اور یہ حدیث دلیل قوی ہے اور واجب ہوتی
 جماعت کے کہ ایسی حالت میں بھی جماعت پڑھتی اور کہا ابن ہمام فی کتابہ کہ خوف اور طبع مذکور کی جبکہ لازم ہوتی ہے کہ جبکہ میں قوم نماز پڑھتی
 میں بھی امام کی اور جبکہ جبکہ میں افضل میں ہے کہ نماز پڑھتی امام ایک رکعت کو تمام نماز اور دوسری جماعت کو دو سلام تمام نماز اور پھر کھڑی ہو
 ہر ایک ان میں سے اپنے غرض سے اسلی یہ ہے کہ دوسری جماعت گئی مقابل میں اور آئی پہلی جماعت یعنی جبکہ وہ تمام کی نماز تھا اور سلام پیر اور
 گئی مقابل میں کی یہ آئی جماعت دوسری اور تمام کی نماز تھا اور سلام پیر اور اسطرح ذکر کیا ہی بعض شایعین فی علماء ہمارے سی اور کہا ابن ملک
 فی اسطرح کہا ہی بعضوں فی اور اس پر عمل کیا ہی ابو حنیفہ رحمہ فی لیکن حدیث نہیں دلالت کرتی اس پر انتہی ہی یہہہ اسطرح لیکن کہا ابن ہمام
 کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اصل و سچے کہ گئی میں ابو حنیفہ طرف دیکھی کہ وہ جانا ہی جماعت پہلی کا اور تمام کرنا جماعت دوسری کا یعنی جبکہ بھی امام
 کی اور دلالت کرتی ہی اور تمام او سچے کی کہ گئی میں طرف اسکی ابو حنیفہ ایک حدیث کو موقوف ہی ابن عباس پر روایت ابو حنیفہ سی ذکر
 کیا ہی اسکو امام محمد فی کتابہ لا تا میں اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں عقل کو دخل نہیں ہے یہ موقف اتین مانند مرفوع کی ہی یہ مذہب حنفی میں یہہہ ہی کہ
 جماعت پہلی تمام کرے نماز اپنی بغیر قراۃ کی مانند لاحق کی اور دوسری جماعت تمام کرے ساتھ قراۃ مانند مسبوق کی اور یہہہ کہ ہی کہ جب امام
 مسافہ ہو اور اگر ہوا امام قیام اور نماز چار رکعت کی ہو پس نماز پڑھی ساتھ ہر ایک جماعت کی دو رکعتیں اور مغرب سفر میں اور حضر میں پڑھی ساتھ پہلی
 جماعت کی دو رکعتیں اور ساتھ دوسری کی ایک رکعت اور قدامت اپنی براسم یا شادی طرف ترک کرنی رکوع اور سجود کی یعنی اشارہ سی کو
 و سجود کرے ایسی حالت میں اور مذہب ابو حنیفہ میں فاسد کرنا ہی نماز کو جائنا اور ہونا اور لڑنا اور رکوع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس لیے
 کہ نہیں مجال عقل کو اس میں پس یہ حکم مرفوع میں ہی **وعن یزید بن زومان عن صالح بن خوات عن حماد بن عمار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
ذات الزکاة صلوٰۃ الخوف اقل اقلہ صفت معہ وطائفۃ
وجاہ العذر فصلى في ركعة ثم ثلث قائمًا واكثر من نفسه ثم انصرف
فصنوا وجاه العذر وجاءت الطائفة الاخرى فصل في ركعة التي بقيت من صلوٰۃ ثم ثلث
بائسًا واكثر من نفسه ثم سلكهم من خلفهم واخرج البغاري بطريق اخر عن القاسم عن صالح بن خوات عن ابن
ابن ابي حاتم عن النبي صلى الله عليه وسلم اور روایت ہی یزید بن زومان سی اوسنی نقل کی صالح بن خوات سی
 اوسنی نقل کی اوس شخص سی کہ نماز پڑھی ہی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن اث اقلہ کی نماز خوف کی یہہہ کہ تحقیق ایکہ جماعت فی صف
 باندھی ساتھ حضرت کی اور ایک جماعت مقابل ہوئی دشمن کی پس نماز پڑھی حضرت فی ایک رکعت ساتھ اوس جماعت کی کہ ساتھ ہی حضرت
 کی پھر ہی کہری اور پوری پڑھی اوس جماعت فی واسطی اپنی پھر پڑھی وہاں صف باندھی مقابل دشمن کے اور آئی جماعت دوسری کہ مقابلہ میں
 دشمن کے کہری ہی پس والی ساتھ دیکھی ایک رکعت کہ باقی رہی ہی نماز حضرت کی سی پھر ہی یہی ہوئی یعنی جبکہ التحیات میں پہلی اور پوری کے
 وہوں فی واسطی اپنی جوابی ہی ہی نماز اور پھر التحیات میں شریک ہو گئی یہ سلام پیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی ساتھ دیکھی روایت کی بخاری
 اور سلم فی اور روایت کی بخاری فی ساتھ واسطی کی قاسم سی کہ نقل کی قاسم فی صاحب بن خوات سی اوسنی نقل کی سہل بن ابی حمزہ سی اوسنی
 نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ف اوس شخص سی کہ نماز پڑھی ہی تمام اوس شخص کا سہل بن ابی حمزہ تھا اسلی کی قاسم بن محمد فی روایت

کی یہی حدیث صلوة الخوف کی صلوات بن خوات سی اونی اہل بن ابی حنیفہ کی روایت میں ہے اور ذات الرقاع نام ایک غزوہ کو
 ہے کون یا بجزیری میں ہوا کہ ملی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار سی اور ادا کی بیہ نماز اور بغیر جنگ کی پہری اور ذات الرقاع او سکوا سیلی کستی نیز
 اور سلمان شکی بادن تھی اور بانوں میں سورن بڑگئی تھی اور ناخون ٹوٹ گئی تھی اس بانوں بر قلع یعنی حبشہ پڑی بیٹ لہی تھی اور یہ لہی
 او بلو ہی طور و ن صلوة الخوف کی سی اس میں ہی ہر جماعت فی ایک کوٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ ادا کی اور دوسری جماعت
 تہا لیکن چرانا نماز آنحضرت کی نہ یہ کہ قضا کی دس بعد نماز کی نماز آنحضرت کی اور پہلی سو بہن بعد تمام کر فی نماز حضرت کی پڑھتی دسیر عمل کیا ہی نام
 اور امام مالک فی دع **وعن جابر قال** أفبکنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا كنا يدان الرقاع قال كنا
 إذا أتينا على الشجرة ظليكة تركناها هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فجاء رجل من المشركين وسب
 رسول الله صلى الله عليه وسلم معلق بن بصرى فآخذ سيف بني الله صلى الله عليه وسلم فآخزطه فقال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم اتخافني قال لا قال فمن يمتنعك متى قال الله يمتنعني منك قال فتهدده أفعابا
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فتمل السيف فلفه قال فتودى بالصلوة فصل طائفة ركعتين ثم تآخروا و
 صلى بالطائفة الأخرى ركعتين قال فكانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم أربع ركعات وللقوم ركعتان
مستغفر عنك اور روایت ہی جابری کہ کہا آئی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان تک کہ جب جو بھی ہم ذات الرقاع
 میں کہا جابری تھی ہم جبکہ گذری درخت سایہ دار پر چڑھتی ہم او سکوا و اسلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تا اسراحت فرا دین جیانا
 میں میں سطر ح کیا ہستی ذات الرقاع میں اور اتری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درخت کی نیچی اسراحت کی یہی کہا جابری اس یا ایک شخص مشرکوں
 میں سی اور تلوار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لگی ہوئی تھی درخت میں پس تلوار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور حضرت سوتی تھی یا فائل تو
 و س سے پہر کہنچو میان سی وہاں کہ با و سنی و اسلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی با ورنی ہو تم جی فرما یا حضرت فی نہیں یعنی تجھے میں کون ذی لگا
 میری رب کی سوا کی نہ کوئی ضرر پہنچا سکتا ہی اور نہ نفع کہا و سنی میں کون بچا و بچا لگو تھی فرما یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ بچا و بچا لگو
 تجھے کہا جابری میں ڈرا یا او سکوا صحاب سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فی پس میان میں کی او سنی تلوار اور لٹکا دیا او سکوا کہا جابری میں اذان
 لہی گئی و اسلی نماز کی پس ہی نماز ساتھ ایک جماعت کی دو رکعتیں پہر چھی تھی وہ جماعت یعنی بارادہ مقابہ دشمنوں کی اور پڑھی حضرت فی نماز
 ساتھ جماعت کی دو رکعت کہا جابری میں ہو میں و اسلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں اور و اسلی لوگوں کی دو دو رکعتیں
 روایت کی بیہ بخاری اور سلم فی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نہایت شجاع تھی اور صبر کرتی تھی کفار کی ایذاؤں پر اور حکم کرتے
 تھی او کی جاہلون سی اور ذکر کیا ہی واعدی فی کہ جبے و س مشرک فی بیہ ارادہ کیا تو اسکی پیٹ میں درد ہوئی لگا پس چوئی تلوار او سکوا
 ہاتھ سی اور گر پڑی زمین پر اور وہ مسلمان ہوا اور ہدایت بالی بسبب و سکی بہت مخلوق فی اور ابو حوانہ فی روایت کیا ہی کہ وہ مسلمان نہیں ہوا
 لیکن بعد کیا یہ کہ نہیں یونیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور حضرت فی نہ سزا دی او سکوا و اسلی تالیف قلب کی یا کسی اور سبب سی اس اذان
 کہی گئی اور بکیر کوئی گئی و اسلی نماز ظہر کی یا عصر کی او کیا نظر فی بیہ روایت مخالف ہی پہلی روایت کے باجو دیکر جگہ ایک ہی ہے اور یہ سبب خلاف مانگو
 تھی نہی میں حمل کی جا ونگی اس پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز پڑھی او جگہ میں دو بار ایک بار تو بصیکہ روایت کی اہل فی اور دوسری جگہ کہ
 روایت کے جابری میں حمل کیا وکی اول نماز صبح پر اور بیہ ظہر یا عصر پر یا حمل کیا ونگی بعد وغو و غیر او حضرت فی جو چار رکعتیں پڑھیں و س

و در وقت نفل پڑھن کر او کی ہاں نفل پڑھنی والی کی بھی بڑبنا فرض کا درست ہی اور موجب قواعد مذہب ہماری کی نہایت مشکل ہی سلیبی کر اگر حل کیا ہو
 سفر پر تو لازم آتا ہی اقتدا فرض پڑھنی الیسا ساتھ نفل پڑھنی والی کی اور یہ درست نہیں ہماری ہاں پس نہیں حل کر سکتی اس پر نفل حضرت کا
 اور اگر حل کیا ہو حضرت یعنی قاضی یوسف نے فرمایا ہی وہی وہی سلام پیر نہ ہو دو گانہ پیر الہی کچھ نہیں بنتی مگر یہ کہ کہیں کچھ خصوصیات حضرت کی ہی ہے
 اور اگر قوم نے پس نام کہین دو کہین خبر کی بعد سلام حضرت کی اور اختیار کیا ہی تھا وی فی یہ کہ ہمارا یہ ایسی وقت میں کہ نماز فرض دو بار پڑھو
 جان تھی واللہ تعالیٰ اعلم **الفصل الثالث** فی نفل نسی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نزل بین حکیمان وعسفان فقال المشركون هؤلاء صلوة هي أحب اليهم من آبائهم وأبنائهم وهو العصر
 فاجتمعوا أمرهم فتميلوا عليهم ميكة واحدة وإن جبريل أتى النبي صلي الله عليه وسلم فامرهم
 أن يقسم أحسابه شطرين فيصلي بهم وتقوم طائفة أخرى وراءهم وليأخذوا أحذرهم وأسلمهم
 فتكون لهم ركعتين رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتان رواه الترمذي والنسائي
 روایت ہی بی ہر یہی یہ کہ غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہی در میان بنجنان کی دو عسفان کہیں یا مشرکوں نے یعنی ابوسہیل کے واسطی مسلمانوں کی
 ایک نمازی کی کہ وہ بہت پیاری ہی طرف او کی باپوں او کی سی اور بیٹوں او کی سی اور وہ نماز عصر ہی میں قصد کروا مراپنی کا یعنی قتال کا چل کر واد پر
 نما کرنا ایک مرتبہ اور تحقیق جبریل آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس میں حکم کیا حضرت کو یہ کہ تقسیم کریں اپنی بارہ نکود و جامعین میں شارب وادین ایک ہفت
 کو اور کھڑی رہی جماعت دوسری اچھی او کی اور چارویں کہیں سب ملے بچاوا پنا یعنی سپر وغیرہ اور میتیا اپنی اپنی واسطی او کی یعنی ہر جماعت کو
 ایک ایک رکعت اور واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں روایت کی یہ ترمذی و نسائی فی ضجنان ایک پیار ہی در میان میں کہ
 اور دینیکی اور عسفان نام ایک جگہ کا ہی دو منزل ہی کہ سی **باب صلوة العیدین** اب ہی یہ بیان نماز دونوں عیدوں کی ۴
ف یعنی عید فطر اور عید قربان کی اور عید شش ہی عوسی جی بہرنگی اسکا نام عید سلیبی ہو اگر آتی ہی ہر برس میں اور بعضوں کہ عید سلیبی ہو اگر اللہ تعالیٰ
 عود کرنا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی بندوں پر ساتھ غفرۃ اور رحمت کی چنانچہ اسی ہی کہا گیا ہی پس العیدین سب عیدینا العیدین امن میں اور عیدین العید
 میں شجر العودا العیدینا العیدینا العیدین ترمذی و نسائی الدینا العیدین ترمذی و نسائی العیدین ترمذی و نسائی العیدین ترمذی و نسائی العیدین ترمذی و نسائی
 الخطایا العیدین بسط البساطا العیدین جا و الصراطا یعنی نہیں عید او کی لی کہیں ہی عید او کی لی ہی کہ امن میں ہو عید ہی یعنی بڑی
 کاموں سی ترمذی و نسائی رحمت و مغفرۃ اللہ تعالیٰ کی ہو اور امن میں ہو عذاب و سکی سی و نہیں عید او کی لی کہوں شو کر سی ساتھ عود کی عید ہی وہی
 نو بہر گواہی کی لی کہ ہر گناہ نوری نہیں عید او کی لی کہ زینت کری ساتھ زینت دنیا کی عید او کی لی ہی توشہ راہ آخرۃ کا عود کو کری نہیں عید او کی لی کہ
 سوار و سوار یوں پر عید و سلیبی ہے کہ چہرہ کی نہ نہیں عید او کی لی کہ چہرہ کی عید او کی لی کہ عود ہی بل صراطی او نماز عید کی نزدیکی فنی و تمام علماء
 کی سنت ہو کہ وہی در امام ابوحنیفہ کی نزدیکی واجب ہے **الفصل الاول** فی نفل نسی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نزل بین حکیمان وعسفان فقال المشركون هؤلاء صلوة هي أحب اليهم من آبائهم وأبنائهم وهو العصر
 فاجتمعوا أمرهم فتميلوا عليهم ميكة واحدة وإن جبريل أتى النبي صلي الله عليه وسلم فامرهم
 أن يقسم أحسابه شطرين فيصلي بهم وتقوم طائفة أخرى وراءهم وليأخذوا أحذرهم وأسلمهم
 فتكون لهم ركعتين رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتان رواه الترمذي والنسائي
 روایت ہی بی ہر یہی یہ کہ غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہی در میان بنجنان کی دو عسفان کہیں یا مشرکوں نے یعنی ابوسہیل کے واسطی مسلمانوں کی
 ایک نمازی کی کہ وہ بہت پیاری ہی طرف او کی باپوں او کی سی اور بیٹوں او کی سی اور وہ نماز عصر ہی میں قصد کروا مراپنی کا یعنی قتال کا چل کر واد پر
 نما کرنا ایک مرتبہ اور تحقیق جبریل آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس میں حکم کیا حضرت کو یہ کہ تقسیم کریں اپنی بارہ نکود و جامعین میں شارب وادین ایک ہفت
 کو اور کھڑی رہی جماعت دوسری اچھی او کی اور چارویں کہیں سب ملے بچاوا پنا یعنی سپر وغیرہ اور میتیا اپنی اپنی واسطی او کی یعنی ہر جماعت کو
 ایک ایک رکعت اور واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں روایت کی یہ ترمذی و نسائی فی ضجنان ایک پیار ہی در میان میں کہ
 اور دینیکی اور عسفان نام ایک جگہ کا ہی دو منزل ہی کہ سی **باب صلوة العیدین** اب ہی یہ بیان نماز دونوں عیدوں کی ۴
ف یعنی عید فطر اور عید قربان کی اور عید شش ہی عوسی جی بہرنگی اسکا نام عید سلیبی ہو اگر آتی ہی ہر برس میں اور بعضوں کہ عید سلیبی ہو اگر اللہ تعالیٰ
 عود کرنا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی بندوں پر ساتھ غفرۃ اور رحمت کی چنانچہ اسی ہی کہا گیا ہی پس العیدین سب عیدینا العیدین امن میں اور عیدین العید
 میں شجر العودا العیدینا العیدینا العیدین ترمذی و نسائی الدینا العیدین ترمذی و نسائی العیدین ترمذی و نسائی العیدین ترمذی و نسائی العیدین ترمذی و نسائی
 الخطایا العیدین بسط البساطا العیدین جا و الصراطا یعنی نہیں عید او کی لی کہیں ہی عید او کی لی ہی کہ امن میں ہو عید ہی یعنی بڑی
 کاموں سی ترمذی و نسائی رحمت و مغفرۃ اللہ تعالیٰ کی ہو اور امن میں ہو عذاب و سکی سی و نہیں عید او کی لی کہوں شو کر سی ساتھ عود کی عید ہی وہی
 نو بہر گواہی کی لی کہ ہر گناہ نوری نہیں عید او کی لی کہ زینت کری ساتھ زینت دنیا کی عید او کی لی ہی توشہ راہ آخرۃ کا عود کو کری نہیں عید او کی لی کہ
 سوار و سوار یوں پر عید و سلیبی ہے کہ چہرہ کی نہ نہیں عید او کی لی کہ چہرہ کی عید او کی لی کہ عود ہی بل صراطی او نماز عید کی نزدیکی فنی و تمام علماء
 کی سنت ہو کہ وہی در امام ابوحنیفہ کی نزدیکی واجب ہے **الفصل الاول** فی نفل نسی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نزل بین حکیمان وعسفان فقال المشركون هؤلاء صلوة هي أحب اليهم من آبائهم وأبنائهم وهو العصر
 فاجتمعوا أمرهم فتميلوا عليهم ميكة واحدة وإن جبريل أتى النبي صلي الله عليه وسلم فامرهم
 أن يقسم أحسابه شطرين فيصلي بهم وتقوم طائفة أخرى وراءهم وليأخذوا أحذرهم وأسلمهم
 فتكون لهم ركعتين رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتان رواه الترمذي والنسائي
 روایت ہی بی ہر یہی یہ کہ غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہی در میان بنجنان کی دو عسفان کہیں یا مشرکوں نے یعنی ابوسہیل کے واسطی مسلمانوں کی
 ایک نمازی کی کہ وہ بہت پیاری ہی طرف او کی باپوں او کی سی اور بیٹوں او کی سی اور وہ نماز عصر ہی میں قصد کروا مراپنی کا یعنی قتال کا چل کر واد پر
 نما کرنا ایک مرتبہ اور تحقیق جبریل آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس میں حکم کیا حضرت کو یہ کہ تقسیم کریں اپنی بارہ نکود و جامعین میں شارب وادین ایک ہفت
 کو اور کھڑی رہی جماعت دوسری اچھی او کی اور چارویں کہیں سب ملے بچاوا پنا یعنی سپر وغیرہ اور میتیا اپنی اپنی واسطی او کی یعنی ہر جماعت کو
 ایک ایک رکعت اور واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں روایت کی یہ ترمذی و نسائی فی ضجنان ایک پیار ہی در میان میں کہ
 اور دینیکی اور عسفان نام ایک جگہ کا ہی دو منزل ہی کہ سی **باب صلوة العیدین** اب ہی یہ بیان نماز دونوں عیدوں کی ۴
ف یعنی عید فطر اور عید قربان کی اور عید شش ہی عوسی جی بہرنگی اسکا نام عید سلیبی ہو اگر آتی ہی ہر برس میں اور بعضوں کہ عید سلیبی ہو اگر اللہ تعالیٰ
 عود کرنا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی بندوں پر ساتھ غفرۃ اور رحمت کی چنانچہ اسی ہی کہا گیا ہی پس العیدین سب عیدینا العیدین امن میں اور عیدین العید
 میں شجر العودا العیدینا العیدینا العیدین ترمذی و نسائی الدینا العیدین ترمذی و نسائی العیدین ترمذی و نسائی العیدین ترمذی و نسائی العیدین ترمذی و نسائی

ساستی لوگوں کی اور لوگ پہلی ہوتی مسنون ایسی بریں نصیحت کرتی او کو اور وصیت کرتی او کو اور حکم فرماتی او کو اور اگر چاہتی ہے کہ کچھ عین لشکر یعنی جہاد
کی ایسی حکم فرماتی پہنچی کا یا چاہتی کہ حکم فرمادین ساتھ ایک چیز کی یعنی لوگوں کی امور میں سے اور ان کی مسکوتوں میں سے حکم فرماتی ساتھ اسکی پہرہ پہنی
یعنی طرف نہایت کی اقل کی پہرہ پہنی اور مسلمانی عید کا وہ دنیا کی باہر پہرہ کی ہی کہتی ہیں کہ سافست جو و شرافت سی بان تک ہزار قدم کی ہی
نہایت وہ جہد بہرہ کی ہی اور اب گردا و سکی جا۔ دیواری بنادی ہی شرح مستون لہا ہی کہ نکلی امام نماز کی لہی یعنی عید کا وہ دن مگر سبب عذر کی نماز
بڑی ہی مسجد شہر میں اور کہا بن جہاد ہی سنت ہی یہ کہ نکلی امام طرف عید کا وہ کی اور ضابطہ ایجاد کی کسکو کہ نماز بڑی ہادی ضعیف کو نہر میں اور کہا بن جہاد کی
کلام سے مسجد کا اور بیت المقدس کی ہی سلیبی کہ ان دونوں جگہوں میں سبب زین پڑھنی افضل ہیں واسطی اتباع صحابہ اور تابعین کی اور سبب
بڑی ان مسجدوں کے اور کبری ہوتی یعنی زمین پر سبی کہ حضرت کی زمانہ شریف میں منبر تھا عید کا وہ دن بعد از ان جب بیت ہوتی مسلمان اختیار کیا
کیا منبر سلیبی کہ اور دو دو پہنچی ہی اور نصیحت کرتی او کو یعنی نہ کہ نیکی دنیا میں اور نہ نیت کرتی کی آخرت میں اور وعدہ کرتی ثواب کا اور ڈر اور
عذاب سے تاکہ لوگ مسنون بیت خوشی کر کر غافل نہ ہوں بلعت ہی اور نہ زمین کنا وہ دن جسکے حال اسوقت کی لوگ کا ہی اور وصیت کرتی او کو
یعنی ساتھ دعوی کی اور ادنی درجہ دعوی کا یہ ہی کہ یہی نہ کہ ہی اور واسطہ یہ ہی کہ فرمان برداری کری حکموں کی اور سبب ممنوع باتوں سے
اور راعلی اسکا یہ ہی کہ حضور جو ساتھ اند کی اور ہی عوض جو ماسوی المندی اور حکم کرتی یعنی احکام فطرہ کی بیان کرتی عید الفطر میں در حکام
فرمان کی بیان کرتی عید فرماں میں اور یہ کلام کرنا حضرت کا اوس فہیدہ کا تھا کہ جو من ہی ملکہ یہ واجبات اسلام سے جہاد و ح و عن
کبار ان سمرۃ قال صلیک مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیدین غیر صرۃ ولا مریۃ یکن بغیر اذ ان
ولا اقامۃ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن عمرو کی کہ کہا نماز ہی منی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں عیدوں کے ساتھ کیا
اور نہ دو بار یعنی بیت بارغیر اذان و تکبیر کی روایت کی یہ مسلمانی ف شرح الشہدین کہا ہی کہ اسی پر عمل تھا اکثر اہل عالم کا صاحب نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کہ پیش اذان ہی اور نہ تکبیر ہی عید کی نمازوں میں اور نہ اذانوں میں اور نہ زمین آبا ہی بلکہ کروی ۴ و عن ابن عمر قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو بکر و عمر یصلون العیدین قبل خطبۃ منفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا ہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر نماز ہی دونوں عیدوں کی پہلی خطبہ کی اقل کی پہنچی ہی اور مسلمانی ف کہا بن منذر ہی کہ اجماع ہے
کہ تھا کہ ابیر کہ خطبہ عید کا بعد نماز کی ہی پہلی بڑی خطبہ کا جائز نہیں بلکہ خطبہ پہلی بڑی ہی کسی فی تو نماز جائز ہی سب علماء کی نزدیک اور مروان بن
سلم ہی خطبہ پہلی بڑی جبکہ حاکم جو اندینہ کا معاویہ کی طرف سے ہیں بیت بڑا جانا صلی بنی ۴ و سئل ابن عباس اشہدت مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیدین قال نعم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخطب کلمۃ یدک اذ انکا
و کرا قامة ثم اتی النساء فخطبھن و ذکرھن و امرھن بالصّدقۃ قرآیہن کما یؤتی الی اذ انھن
و حلو قمن ید فعر الی بلال ثم ارفعھو و بلال الی بیتہ منفق علیہ اور یہی کسی بن عباس کہ حاضر ہوتی ہی نہ ساتھ بڑی
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عید میں کہا کہ ان نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نماز ہی عید کی پہر خطبہ فرمایا اور زمین ذکر کیا ابن عباس نے لیکن
ایح بیان کرتی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان ہی اور نہ تکبیر کا پہلی حضرت عورتوں کی پاس یعنی بعد خطبہ کی اور ساتھ حضرت کی بلال نبی نہیں
کی او کو اور یاد دلائی حکام دین کی اور ثواب عذاب آخرت کی اور حکم کیا او کو ساتھ صدقہ کی یعنی صدقۃ الفطر یا زکوۃ یا یون ہیں لہر دینی کی ہی فرمایا
ایس دیکھا میں عورتوں کو کہ در ان کسی ہاتھ طرف اپنی کا وزن کی اور اپنی گون کی یعنی تاکہ زیورادہ تارین دینی تین زیور کا وزن کا اور گون کا بلال

اسی ظاہر ہوتا ہے کہ گانا اور دف بجانا منع ہی سوای عید اور مانند اسکی یعنی نکاح وغیرہ میں سلیسی کہ ابو بکر صدیق کے فضل اصحاب کی میں درجوب جانتی تھی احکام دین کے انہوں نے گانیکو مرنار شیطان کہا اور حضرت نے انکو منع فرمایا کہ اس طرح نکلے یہ مرنار شیطان و حرام نہیں ہی بلکہ فرمایا کہ منع کرتے کہ آج عید ہی یعنی حکم منع ہی اس قدر رہو اور سرور آج کا کشتنی اور جازہ ہی اور لوکیان اگر اشعار تعریف دلاوری اور شجاعت کی شائبہ اور خوش کی کا دین مضائقہ نہیں اور حضرت آپ ساتھ سننی اسکی مقید نہونی اور ابو بکر کو غبت دلائی بلکہ تغافل کیا اور ساتھ جائز ہونی سدن کی اشارہ فرمائی پس مستکین ہی اسمیں اور پاباحت سماع اور غنا کی مطلق حبیبہ بعضی تکلف کہتی ہیں اور اس مسئلہ میں درمیان علما اور فقہا اگلی اور پچھلی کی صحابہ اور تابعین غیر ہم سی اختلاف ہی مشہور صحابہ میں حرمت اور کراہت و سکی تہی حتی کہ کہا ہی انہوں نے کہ مراد بیچ آیت دین الناس من شیری لہو احدیث کی غنا ہی اور تہی ابن عباس اور ابن مسعود کہ قسم کہا ہی تہی سپرد اور سید طرح بیچ آیت و دستفرز من استطعت منہم یصوم تک کی مراد اور از شیطان سی غنا ہی نزدیک بن عباس و مجاہد کی اور ابن عمر سی آیا ہی کہ منع کرتی تہی گامیسی اور سننی اسکی سی اور حضرت امیر المؤمنین علی رضی عنہ منقول ہی کہ جو کوئی مجاہدی اور اسکی بی گان ہو پس مست نماز پڑھو اور سپرد راہی امامہ سی آیا ہی کہ کہا فرمایا یہ غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحیج کا نون کو اور دست خرید کر دوا نکو اور نہ تعلیم دوا نکو اور بیچ مشکل سکی نازل ہوئی دین الناس من شیری لہو احدیث اسی سبب سے بعضوں نے کہا ہی کہ بعضی حدیثیں کہ اور مباح ہوئی غنا کی دلالت کرتی ہیں پہلی حرام ہوئی اسکی سی تہیں بعد ازان نسخہ کی گئیں ساتھ اس آیت کی اور ابن مسعود سی آیا ہی کہ کہا غنا اور گانا ہی نفاق کو حبیبہ اور گانا ہی پانی سبزہ کو اور جابری یہ لفظ آیا ہی حبیبہ اور گانا ہی پانی کہیتی کو اور انس سی یہ لفظ آئی ہیں کہ غنا اور لہو اور گاتی میں نفاق کو دین حبیبہ اور گانا ہی پانی گمانس کو اور ابو ہریرہ سی آیا ہی کہ محبت غنا کی اور گاتی ہی نفاق دین حبیبہ اور گانا ہی پانی کہا کہ مراد نفاق علی ہی کہ پوشیدہ رکھتا ہی خواہش گناہ کو بغلاف حال ظاہر کی اور کہنا سیر بن عباس نے غنا منتشر ناکا ہی اور بہت حدیثیں اس جانب میں آئی ہیں اور فقہانی کہ اہل فتویٰ اور امانت اور پیشوا دین کی میں بیچ حکم حرمت اور کراہت اسکی بہت تشدید و تقایط کی ہی اور قول صحیح ترا و مشہور ریحاردن مامونی یہی کہ یہ مکر وہ ہی اور اطلاق حرام کا ہی آیا ہی اور فعل کیا ہو قاضی ابو لطیف نے حرام ہونا اسکا شعبی اور غیاث ثوری اور حماد و یحییٰ اور فاکہی سی اور یہی منقول اہل مدینہ اور کوثر اور عراق سی اور لغوی نے عالم میں کہا ہی غنا حرام ہی سبب یوں میں اور قرطبی نے کہا خلاف میں بیچ حرام ہوئی اسکی کی اسلی کہ یہ قبیلہ لہو و لعب سی ہی کہ مذموم سی و بانفاق لیکن جو کہ سالم ہو محرمات سی پر جائز ہی تہو اسکا شادیوں میں اور عیدوں میں اور مانند انکی میں اور ایک جماعت علما کی طرف مباح ہونے اور سکی گئی ہیں اور جانا چاہی کہ نخل اختلاف کا وہ غنا ہی کہ گاتی میں و سکون یعنی کہ شناسا میں ساتھ صنعت غنا کی اور اختیار کرتی ہیں شوزم کہ فوالی دل کی اور گاتی میں ساتھ سرون نرم کہ فوالی دل کی کہ شورش پیدا کرتی ہیں نفسوں میں اور خوش کرتی ہیں نفسوں کو اور جو غنا اور کراہت ہوئی ہی عادت ساتھ استعمال اسکی وسطی خوش کرنی دلون کی اور دہانی بوجہون کی اور قطع مسافت کی بیچ راہون چہ کی اور بیچ و صفت کعبہ اور زمزم اور مقام کی اور بیچ راہون جہاد کی اور بیچ و صفت جہاد کی مانند خدا و یضرب و رکبانی کی اور مانند کانی عورتوں کی وسطی تسکین از کوک کہ اور مانند اسکی مبلح ہی کہ سالم ہو ذکر فوا حش و مجرمات بلکہ مستحب ہو کہ موجب نفاق کا ہی اور اعمال کے کہ ذکر ابن خرم فی کتاب الاستلعا و کہا ہی دن علما نے کہ قابل ہیں بابت غنا کی کہ طریق کیا ہی غنا اور سماع اکثر صحابہ و تابعین و ترجیع تابعین اور علما محدثین و اصحاب دین کے حسب زہد و تقویٰ کی میں اور کہا ہی کہ امامہ و بعضی کا برسی جو الفاظ تعلیط کے وارد ہوئی ہیں محمول ہیں دین غنا پر کہ جس میں فحش یا خلاف شرع چیز یعنی مثل مزامیر وغیرہ کو یہ بات کہی سلی کہ تا بطریق حاصل ہو جادوی درمیان قول و فعل کی کہ امامہ اربعہ سی یہی ستا غنا کا اور خوش رکھتا اسکا منقول ہی و قول

۱۰۔ افعال شائع طریقت اگلی و پچھلون کی ہیں مختلف ہی ہیں سچہ سماع کی اکثر شرح متقدمین اس جماعت کی کہ اوستا طریقت کی اور رہنمائی حق کی ہیں طریقت کتاب کا ہی ویرچہ تناخرین کی روش سماع کی شروع ہوئی شیخ سجاد و یاسر کے مقدمائی وقت و شیخ طریقت قادریہ کی میں ایک روز جمعہ کی مناسبت کو باقی تہی ناگاہ۔ بیان راہ کی آواز کا نیکی اور نیکی کا مینہ نہی میر گئی اور کہا آج کون سی معیت مجھ ہی جو دین آئی کہ اوس کے سزا میں ساتھ اس بلانے مستلما جو میں ہر چند اپنی نفس میں دل کیا کوئی بات گناہ کی نہ پائی جب گہر میں آئی تو تحقیق اس مرنے کی بعد تحقیق معلوم ہوا کہ یہ پالہ تصویر دار خیرا تہا فرمایا ہی مرتبہ کہ بسبب شومی و سکیلی گرفتار ہوا میں اور کلام حضرت غوث الاعظم رحمہ کیسی ہی کہ بہت سکی معلوم ہوتی ہی اور پوچھی گئی شبل غنا سی کہا کہ ایسا ہی وہ کہا لوگوں نے نہ پس کیا نہیں بعد حق کی کہ ہندال اور کہا کہ کفایت کرتا ہی بچہ کر بہت و سکیلی یہ کہ ہی اوس میں شورش طبع اور اوٹھا نامہوت کا اور خوش طوف عورتوں کی و غوثت نفس اور خوشی و سکی عقل کی اور دنا تہا اوٹھنول ہونا ساتھ ذکر خدا کے خوشتر اور سالہ تہی و کس کی کہ ایمان لایا ہی ساتھ خدا کی اور ان آخرہ کی اور شیخ ابو الحسن ذلی سکی امام اور حلقہ سلسلہ شاذلیہ کی میں آیا ہی کہ فرمایا جو کہ سماع کرتی میں اور کہا ناظموں کا کہا ہی میں و میں شعبہ بودیہ کا ہی کہ قرآن مجید میں فرمایا ہی **لَا تَسْتَعِیْ لَیْلًا لِّلْکَذِبِ اِنَّکُمْ لَیْسْتُمْ بِاَعْلَمَ بِاَلٰی** اور امام غزالی نے کہا ہی کہ سماع کسی قسم پر ہی کہ حرام محض و جوانوں کی یہی ہی کہ غالب ہوتی ہی و نہ شہود دنیا کی میں نہیں حرکت دیتا سماع اور کو کمزور چیز کہ غالب ہو دلون و نیکی پر صفات جسی اور دوسرے کمزور وہ اس شخص کی یہی ہی کہ کری و سکوا عاۃ اکثر اوقات میں بطریق لہو کی اور تیسری مباح وہ و سکی یہی ہی کہ نہ خط ہو و سکی مگر لذت اوٹھا ساتھ آواز خوش کی و چوچہ مند و نہ و سکی یہی ہی کہ غالب ہوا و سپر حسابہ برتالی کی اور نہ حرکت دی و سکوا سماع سوائے صفات نیک کے اور بزرگوار شائع چشتیہ کی سماع سنتی تھی لیکن باجیاط اور شرط اور آداب و اکثر اوقات خلوتوں میں سنتی تھی کہ وجود اختیار اور نامحرموں سی خالی ہوتا تھا اور حضرت شیخ المشائخ نظام الدین و یار قدس ہی سنتی تھی لیکن انکی مجلس میں فرامیہ اور آئی تھی و یاروں کو اس سی منع فرماتی حاصل کلام یہ کہ مقرر اور شہور در بیان صوفیہ کی کہ قائل ساتھ سماع کی میں یہی ہی کہ سماع اہل کی یہی مباح ہی و ربیان کی میں شرط اور آداب و سکی او معین کی میں اہل و سکی و حقیقت حال کی جو کچھ نقل قوال سی چھٹی ہی یہی ہی کہ انکا نقصانما و لا کار ایسا کاراجع ساتھ غیر مشروع کی ہی کہ غنا کی ساتھ فرامیہ اور ممنوع باتیں ہوں و ساتھ قصد لہو اور خوش نفسانی کے ہو و الانفس راگ کہ حقیقت و سکی آواز خوش ہی ممنوع نہیں کہ وہ مباح الاصل ہی اور راگ میں ہی خاصہ میں مصباح ہی میں اکثر دل کو نرم کرتا ہی اور ذوق اور شوق اور حلاوت اور شمع عبادت میں پیدا کرتا ہی حتی کہ بعض کو کوشش و امن خوب ہوا ہی لیکن ہمیشہ کرنے اور سپرد و رہی طریقتہ تبعاع اکابر سلف سی و شاید کہ سبب دت کرنے و سکی کی لذت و سکی کو عبادت اور ریاضت پر ترجیح دی و ساتھ ذیب و شیطانی کی طاعت شرعی اور نیکی نظر میں سبک ہوا و قصور و فتور راہ پاوی لغو با پس سماع بذاتہ مباح ہی اور منع ہوتا ہی بسبب عوارض کی یعنی ذکر محورتوں کا ہوا یا شراب کا یا عورتہ شہواتہ محرم کاتی ہوا یا مرد کا یا ہوا یا فرامیہ یا قصد لہو اور خوش نفسانی سی ہوا و حضورنا اہل ہوا یا ہمیشہ سنتا ہوا و جو کہ مدعی معرفت و محبت و حال کی ہو کہ سماع سنتی میں و رب بے حاصل ہوں ایک حالت کی فرمایا کہ ذوق طاعت اور لذت ذکر اور تلاوت سی محروم رہتی ہیں وہ یہی گرفتار مکر نفس و شیطان کی میں کہ انکو فریب کی صراط مستقیم سی پیرا ہی تا انکہ ذہن و فرط طریقتہ دین ہی و تر پڑتی ہیں و رقتہ رقتہ غازی سوائے نشست و برخاست کی کچھ نصیب و کم نہیں ہوتا اور وہ یہی ساتھ یار اور تکلف کی و خوف برا کہنی خلائق کے کرتے ہیں کا شکی یہ ذوق اور شوق ہوتا تو غماز و زہ خشک کر دین تو سلامت کہتی قوی تر شہدہ جگہ پیروی پر کا ہی کہ جو کچھ و ہوں فی کیا ہی بی سند نہو گا ہم ہی اتباع اور نکا کرتی میں یہ محض بہانہ و حیلہ ہی بزرگوں فی جو کیا ہی بغل جال و جیوری کی کیا ہی و کہہ ہی کہا ہی و سکی

مصلحت وقت کی اور ساتھ ہی میتوں کی اور خلوت میں سنا ہی و طریقہ بنیں مہیرایا اور تعجب کرتی تھی اور اجل خاص ساتھ کیفیت مخصوص کی کرتی وہ ذوق حال کہانہ مصلحت اور نیت کہانہ نری اس بات کی تقلید کرتی تھیں اور باقی سب ترک کر دیا مگر کثرت نمازیں پڑھتا تھا حاشا انکو پیروں کے ساتھ کیا نسبت اور پیروں کو ان پر کہانہ عنایت اور ایک جماعت باجے والی ارٹ جا کر کرتی تھیں بغیر اہمیت کی اولیٰ حق میں صادق ہی یہ نیت تھیں انشاء اللہ انہم ضالین فہم علی انار ہم پیروں حاصل یہ کہ جو کچھ شائع ہوا ہی اس مانی اور ان شہروں میں کہ مجلس سماع اور رقص کی ازراہ سنائی کہانی کی اور جب جاہ اور شہرہ کی کرتی تھیں اور ایک جماعت بل رقص یعنی حال لانیوالی مانند گوتوں کی ساتھ دعوت اور بغیر دعوت کی بقصد تہنہ اور مسیح اور توجہ لوگوں کی اور بعضی ساتھ غرض حاصل کرنی نقد کی یا طعام کی آتی تھیں حاشا کہ ہر طرح پھیلنے والی میں اور کسی بزرگ سی نہیں جاری ہوا ان کو رد لون فی اون بزرگوں کو اپنی مانند سبھا ہی نقل اون کی بطور نقالوں کی کرتی تھیں خوب بل کرین کہ کیا کرتی تھیں معاذ اللہ یہ کیا معیشت ہی کاش نام فقرا پنی پرزگنتی اور لباس فقیر ہی پہنتی تھیں اور دینا تہ تغیر اون کی واجب ہی تعظیم سلی کی تعظیم کرنی میں ہوا یاد اور رغبت لانی ہی او کو اس عمل پر کہ پوتی میں اپنی دلون میں اور قوی ہوتی میں اس پر اور عجب تریہ ہی کہ ان باتوں کو مشائخ کے عہدوں میں تو خیراجاتی میں عیاذ باللہ استعانتہ والیہ لا التجار بعد احمد تمام ہوا کلام حضرت شیخ الاسلام رحمہ کا وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغزو ابویکم القطر حتی یاکمل کمراتہ ویاکمل لہم من وشرکاء رقام البخاری اور روایت ہی نس ہی کہ کہانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ جاتی عید گاہ کو دن عید لفظ کی یہاں تک کہ کہانی کتنی کہجورین اور کہانی کہجورین طاق روایت کی یہ بخاری فی ف جلدی خطا عید کو سلی کرتی تا مخالف ہو پہلی دنوں کی جیسی مضان میں نہ افطار کرنا واجب ہی ویسی سدن میں افطار کرنا واجب ہی کہجورین طاق کہانی میں پانچ یا سات یا کم س ہی زیادہ اور عنایت طاق کی ہر امر میں خوب ہی ان سے و ترجیح کو ترجیحی مد طاق ہی دست کہتا طاق کو اور کہجورین و پیر افطار سلی کرتی کہ وہی وسوق و جو ہوتی تھیں اور بعضوں نے کہا کہ حکمت کہجورین کی کہانی میں یہ تھی کہ وہ شیرین ہوتی تھیں اور شیرینی تقویت سیر کرتی ہی مخصوص وقت خاص معہ کی پس سبب و زوکی کہ ضعف ہو جاتا تھا انسی تقویت ہوتی اور شیرینی موافق تقضائی بیان کی ہی لکھا ہی علماء نے کہ جو کوئی خوب میں کہی شیرینی کہانی تو تعبیر و سکی یہ تھی کہ تلاوت ایمان و سکون نصیب ہوا اور شیرینی نرم کرتی ہی لکھیں سلی فطار شیرینی سی افضل ہی

ح + ع + وعن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم عید خالف الظرفین رواہ البخاری اور روایت ہی جابر ہی کہ کہانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتا دن عید کا مخالفت کرتی راہ میں روایت کی یہ بخاری فی ف بعضی تشریف لیجائی اور راہی و رانی اور راہی و حکمت اس فعل میں تھی کہ گواہی عبادت دین و دنون راہیں اور حسنی والی اول کی جن انس اور او کتنی ہی وجہیں لکھی ہیں جو چاہی اور شہر جو نہیں کیہ لی اور حق یہ تھی کہ یہ سب تعلات میں ہر ایک فی موجب سبب ہی لکھا ہی سراسر اس کی اس جانی یا رسول و سک + ح + وعن ابراہ قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال ان اول ما نبکد عہ فی یومنا هذا ان نصلی ثم نرجع فنحضر فممن فعل ذلك فقد اصاب سبتنا ومن ذکر قبل ان نصلی فاما هو سناہ لکم عجلہ لاھلہ لیس من الشک فی شیء متفق علیہ

اور روایت ہی براسی کہ کہ خطبہ فرمایا لکھو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دن نحر کی پس فرمایا متفقین اول او سچیز کا کہ شہر میں کرین ہم سب سدن اپنی کی یہ تھی کہ نماز پڑھیں ہم پیر پیرین اور سوچ کرین جس شخص نے کہ کیا یہ یعنی قدیم نماز او خطبہ کی فوج پر متفقین یہی سنت ہمارا کیو

اور جس شخص نے کوڑھ کیا پہلی نماز عید ہی میں سوا اسکی نہیں کی و بکری گوشت کی ہی جلد کی اوسکو اسی بل اپنی کی نہیں ہی قربانی کسی کچھ روایت کی یہ
بخاری و مسلم نے **ف** یعنی ثواب قربانی کا نہ ملا اور شروع یہ ہے کہ اول نماز تیری پہ خطبہ بعد ازاں قربانی کری اور اس حدیث میں وقت قربانی
کا مذکور ہی پہل جلع ہی علماء کا اسیر کر نہیں جائز قربانی کرنی پہلی طلوع ہونی فجر ہی دن عید قربان کی پہ نزدیکی شافعیہ کی وقت اوسکا آتا ہی
جب ملت ہو تا ہی آفتاب بعد نینہ کی اور گذر جاتا ہی ابدال اوسکی وقت بعد رد و رکعتوں در دو خطبوں ملکی کی پہ اگر ذبح کری ابدال اوسکی جائز ہی ہر
ست کر نماز تیری مام یا نہ تیری پہل اگر ذبح کری پہلی اسکی نہیں جائز برابر ہی کہ شہر میں ہو یا باہر اور رہتا ہی نزدیکی وکی وقت قربانی کا تا غروب
ہونی آفتاب تیر وین تاریخ کی اور قربانی وکی نزدیکی سنت ہی اور نزدیکی ابو حنیفہ کی قربانی واجب ہی صاحب نصاب پر اگرچہ نصابی نہ ہو
وقت اوسکا بعد نماز امام کی ہی حج حق شہر والوں کی اور حج حق گنوا والوں کی بعد طلوع ہونی فجر کی اور رہتا ہی وقت اوسکا بار وین تاریخ کی آخر
کتاب **و** عن جندب بن عبد اللہ البجلي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذبح قبل الصلوة
فليدب بمكانها اخرى ومن لم يدب حتى صلى فليدب بجر على اسم الله متفق عليه
اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ بجلی ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ذبح کری پہلی نماز عید کی پہ حاجی ہی کہ ذبح کری جگہ اوسکی اور قربان
اوسکی ذبح کی بیان کہ نماز تیری پہلی حاجی ہی کہ ذبح کری اور پناہ اللہ تعالیٰ کی یعنی یہ درست ہی قربانی اوسکی اور ثواب اوسکا ملتا ہی روایت کہ
یہ بخاری و مسلم نے **و** عن البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذبح قبل الصلوة فليدب بمكانها
يترك لنفسه ومن ذبح بعد الصلوة فقد تمت لشكته واصاب سنة المسلمين متفق عليه
اور روایت ہی ہا ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ذبح کری پہلی نماز کی پس حاد اسکی نہیں کر ذبح کر تا ہی اسی نفس اپنی کی یعنی اپنی کتاب
یہ ذبح کی ثواب قربانی کا نہ ملا و جس ذبح کی پہلی نماز کی پس حقیق پوری ہونی قربانی اوسکی اور یہی سنت سلیم کو اپنی موفقت کی اوکی طریقہ کی روایت
کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یہی مذہب مہر کا ہی اور عجیب ہے کہ امام شافعی نے باوجود وارد ہونی حدیثوں صحیحہ کی کیون مخالفت کی جہور کہ
کہا برابر ہی کہ امام تیری نماز یا نہ تیری جبیکہ اور پندہ ہلکا مذکور ہو **و** عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليه وسلم يدب بجر ويختر المصلي رواه البخاري اور روایت ہی بن عمر ہی کہ تا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرنی اور بخار
عید کا وین روایت کی یہ بخاری نے **ف** بکری اور دنبہ اور بھڑا و گائین اور بھیل و راوند خواہ نر ہو خواہ مادہ انکی سوا ہی قربانی درست
نہیں اور سوا ہی اونٹ کی اور جانور وکی حلال کر نیکو ذبح کہتی ہیں اور اونٹ کی حلال کر نیکو ذبح کہتی ہیں و طور بخرا کا یہ ہی کہ اونٹ کو کہہ
کرنی ہیں و نیز اوسکی سینہ میں مانی ہیں و سچی زمین پر کر تا ہی اور اونٹ کو ذبح کر تا ہی لیکن بخرا نہیں ہی نہ **و** مولانا **الفصل**
الغائی فصل در سری **عن انس قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة ولهم يومان يلعبون**
فيهما فقال ما هذان اليومان قالوا كنا نلعب فيهما في الجاهلية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
قد أبدلكم الله بهما خيرا منهما يوم الاضحى ويوم النحر اور روایت ہی انس ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ میں و مدینہ والو کو دو دن بھی کہ پہلی ہی دن میں و خوشیاں کرتی ہی پس فرمایا حضرت نے کیسی ہیں یہ دو دن عرض کیا صحابہ ہی کہ پہلی
ان دنوں میں طابت میں پڑی یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھمتن کرنا انا لہم شکانی و اسی ہا ہی کہ ان دنوں کہ بہتر ان دنوں عید قربان کا اور دن عید فطر کا روایت
کی پہلے داؤد نے **ف** دو دن کہ کہی تھے انہیں ایک دن ہے دن نوروز کا ہی کہ اوسدن تجول آفتاب کی ہوتی ہی حمل پہلے رد و سردن مہر جان کا کہ کہی تھے

تو کہ آفتاب کی میزائیں ہوتی ہی پران دنوں میں ہوا مستدل ہوتی ہی و رات میں برابر ہوتی میں حکما فی ان دنوں کو اختیار کیا بتا خوشی کی لہو
میں ہی سم لوگوں میں چلی آتی تھی جس طرح کہ جب مسلمان ہوتی ابتدا میں بحسب عادت کی اور سیطرہ خوشی کرتی تھی حضرت نے اسکی حقیقت اور حقی صحت پر
عرض کیا کہ قدیم ہی یہ رسم چلی آتی ہی اسکی حقیقت کا ہمیں علم نہیں حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فی بہتین عوضوں کی دودن عیدوں کی عطا فرمائی ہے
اور میں خوشی کرنے جا ہی گا شاہد ہی سپر کہ عید حقیقی اور خوشی مومن کو چاہی کہ عبادت کی دن کر ہی پران حدیث میں نہیں ہی بلو لعب سی اول فی نیز
اور شاہد غنی اسپر ہی کہ کچھ لہو اور خوشی کہ جس میں فحش اور کلنا طریقہ دین سے نہو اگر عیدین میں کر ہی تو جائز ہی اور اس میں نہیں ہی تنظیم عید دن مشرکین
کیسی اور اونکی رسموں کی برتنی سی اور خوشی کرنے سی اون میں دہی ہی حاضر ہوتی سی اونکی عیدوں میں حتی کہ بعضی علما نے حکم لکھا کہ کیا ہی کہ حضرت
کہ خیر فی کہ جو کوئی تھپہ بھی نور و روز کو انداط مشرک کی واسطی تنظیم اسد کے پس وہا فرموتا ہی اور نا بود ہوتی میں اعمال اسکی اور کہا قاضی ابوالحسن
حسن بن منصور غنی نے کہ جو کوئی خریدی وہیں چیز کہ نہیں خریدتا ہی غیر اسکی میں یعنی حبیبی بہان اسیلین غیر وہ دالی میں لیتی ہیں یا تھپہ بھی اور اسکی کو
پس اگر ارادہ کر ہی ساتھ اسکی تنظیم اسد کا جیسک تنظیم کرتی ہیں اسکی کا فرین کا فرموتا ہی اور اگر ارادہ کر ہی ساتھ خریدنی کی قسم کا اور ساتھ ہی پیچو
کی محبت کا بحسب عادت کی تو کہ فرہین ہوتا لیکن کر وہی کہ مشاہد بہت کا فروں کی ساتھ ہوتی ہی پران حرا کر ہی سی ہی اور دن عاشورا کی اگر
انہا خوشی کا کر ہی تو مشاہد بہت ہوتی ہی ساتھ خواج کی اور اگر اسد ان ظاہر کر ہی علامتیں تھو مشاہد بہت ہوتی ہی روافض کی ساتھ ان دنوں
باتوں سی بھی اور شریک ہوتی میں روافض مجوسوں کی بسبب سیم کر ہی نوروز کی اور سبب بہ بیان کرتی میں کہ اسد ان میں قتل کئی گئی میں
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بھی سی خلافت حضرت علیؓ کو چاہی عید اور فتادی ذخیرہ میں ہی کہ جو کوئی نکل ہی یاد اس
کی دیکھنی کی لہی وہا فرموتا ہی سلیبی کہ اس میں اعلان کفر کا ہوتا ہی پس گویا کہ اسنی مدد کی کفر پر اور اسی قیاس پر کلنا طرف نوروز مجوس کی اور مفت
کر ہی ساتھ اونکی جیسک بعض مسلمان کرتی میں موجب کفر کی میں انتہی اور تجنیس میں کہ متفق ہیں مشایخ ہماری اسپر کہ جسنی اعتقاد کیا امر کفار کو
اچھا پس وہا کفر ہی انتہی اور اسطرہ جو کوئی اچھا جانی کلام اہل ہوا کو یعنی صوفیہ خلاف شرع کو اور کہی کہ یہ کلام معنوی ہی یا کہی کہ یہ کلام ہی
کو معنی اسکی صحیح میں اگر وہ کلام کفر ہی تو اچھا جانی فی واللہ ہی اسکا کہ فرموتا ہی کہانی کذا فی الظہیرۃ اور لو اور الفتادی میں ہی کہ جو کوئی رسوم
بندوں کو اچھا جانی کہ فرموتا ہی اور عہدہ الاسلام میں ہی کہ جو کوئی سیمین کا فروں کی کر ہی جیسک نی کہ میں پیل اور گہوڑی سرخ و زرد
رنگی یا بندہ میں وار باندہی یا اگر سبز باندہی کا فرموتا ہی وعن بريدة قال قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یخرج یوم الفطر حتی
یطعم ولا یطعم یوم الا یطعم حتی یصلی رواہ الترمذی وابن ماجہ والکافی وروایت ہی بريدة کہ کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں نکلتا
تین فطر کی یعنی نماز کیلی بہانک کہ کہانی کچھ دور کہانی دن عید قرانکی میانک کہ نماز پستی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے +
ف سبب کیا کہ تشریع لیجا نکار روز عید کی اور مذکور ہو چکا ہی اور جب قرانکو بعد نماز کی کہانی واسطی رفاقت فقر اوکی سلیبی کہ جب لگ گوشت قربانی کا
نقیم کر ہی جب کہانی پر حضرت ہی اونکی پناہ فرمائی + وعن کثیر بن عبد اللہ عن ائیمہ عن جیدم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کثر فی العیدین فی الاکو فی سبعا قبل القراءۃ وفي الاخرۃ خمساً قبل القراءۃ رواہ الترمذی وابن ماجہ والکافی
اور روایت کثیر بن عبد اللہ کی اونکی نقل کی اپنی باپسی اونکی نقل کے کثیر کی داد اسی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ کہی یہ نماز دنوں عیدوں کی پہلی کثرت میں
کہ یہ پہلی قراءۃ اور دوسرے کثرت میں پانچ کثیر بن ابی قراءۃ روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی سات کثیر بن ابی کثرت میں سوا کثیر بن ابی کثیر کو
کہ یہ پہلی قراءۃ کی پانچ دوسرے کثرت میں سوا کثیر بن ابی قراءۃ کی پہلی قراءۃ کی اوکل کہا ہی سپر غنی نے اور یہ سلا کی منسل کہا جادو کی قراءۃ

میں یعنی انہوں کی آرزو سیاسی ہو بلکہ انکی آغوشِ احسان و نہ تانکہ قربانی کرنا یا ہتھکنی فرما یا ای حالشلی او تو چہری بہر فرما یا تیر کر اسکو ساتھ
 پیر کی بہن تیر کی مینی بہر لیا و سکوا و کچا و نبی کو ایٹ با و سکوا و باراد و کیا و فوج و سکینا بہر کہا ہسم اللہ از نکاح یعنی فوج کر تا ہوں ساتھ نام اسکر یا الہی
 قبول کر محمد سی اور آل محمد سی و است محمد سی بہ قربانی کی ساتھ و سکی روایت کی میں سلم فی ف نیز اسکو مکروہ ہی تیر کر نا چہری کا سامنی جانو
 کی کر فوج کیا چاہتا ہی و سکوا سلی حضرت عمر رضی مارا ساتھ دینی کی ایک شخص کو کہ کیا اوسنی بہا و رکروہ ہی فوج کر نا جانو کا سامنی دوسری
 جانو کی و حضرت فی جو اس طرح کہ فوج کیا تو مراد است نہ یک کر نا ہی ثواب میں مست کو نہ یہ کہ قربانی سکی طرف سی کی اسلی کہ قربانی کر نا ایک
 کر کا کئی کی طرف سی درست نہیں + ع + **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذَرُ جَمْعَ الْأَهْلِ مُسْتَشْرَافًا**
إِلَّا أَنْ تَقْسِرَ عَلَيْهِمْ فَتَذَرُ جَمْعًا أَحَدًا عَنْ يَمِينِ الصَّانِ دَوَاهٍ مُسْلِمًا اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرما یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 فی نہ فوج کر و مگر مسند کو کہ یہ کہ نہ با و تراف بہا و جندہ و نہ با یہی سی روایت کی میں سلم فی ف شتر حدیث کی تفصیل کہتی ہی بیان و سکا و جنت
 خضہ کی یہی کہ نہ با و تراف بہا و جندہ و نہ با یہی سی روایت کی میں سلم فی ف شتر حدیث کی تفصیل کہتی ہی بیان و سکا و جنت
 بہا و اور بکری در نہ بہر میں وہی کہ ایک سکا و اور اور دوسر میں شتر و ہوا و بولن سب قسم میں مسند ہونا شتر ہی قربانی کی لہی مگر نہ با و تراف
 کا اگر جندہ ہی ہو تو درست ہی اور جندہ و سکوا کہتی میں کہ چہ ہینی سی زیادہ ہو و بر سر و زنی کم اور کہا بعضوں فی کہ یہا و س نکو تین درست
 کر فرہ ہوا یا سکا اگر مسند میں لجا و ہی تو مشتبہ ہو کہ مینی والی رد و سی کہ و مسندی اور اگر چہ تا اور دہا جو درست نہیں اور حدیث کی ظاہر
 عبارت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر مسند ہم نہ جوئی یا قیامت اسکی نہ نہ ہو تو جندہ درست ہی اور نہیں تو نہیں لیکن فقہا کی نزدیک یہ محمول
 ہی آجباب یہی سی کہ یون ہی کہ اگر مسند ہم نہ جوئی تو جندہ مکر سی اور اگر ہم نہ جوئی تو کر سی میں اگر مسند ہوئی ہی جندہ کر لگا تو درست ہی
 + ع + **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ طَيِّحًا يَأْكُلُ قَبْلَ**
عَتَمَةٍ مَذْكُورَةٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذْ بِهَا أَنْتَ وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَصَابَنِي جَذَعٌ قَالَ خُذْ بِهَا تَشْفُقُ عَلَيْكَ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دیا او کو رو کر یونگا کہ بائین
 او کو و صحابیون آنحضرت کی طریق قربانی کی این فی رہا بعد تقسیم کی ایک ہی کر کا لین کر کا او سکوا و رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہ
 فرما یا قربانی کر ساتھ و سکی اور ایک ایت میں ہی کہ کہ مینی بار سوال اللہ ہو بخا نکو ایک بچہ دینی فرما یا قربانی کر ساتھ و سکی روایت کی بہ بخاری
 اور سلم فی ف عتو کہتی ہیں بکری کی بچہ کو کہ قومی ہو اور بر سر ن کا ہوا سمین لیل ہی اور بچا تر مولی قربانی کی ساتھ بکری کی بچہ کی کہ
 دینکا ہوا یہی مذہب ہمارا ہی و بعضوں فی کہا ہی کہ عتو بکری کی بچی کو کہتی ہیں جو کہ چہ ہینی سی زیادہ کا ہوا س صورت میں یہ حکم خصوص
 ساتھ عقبہ بن عامر کی ہی یاد کو نہیں درست اور جندہ دینی کا بچہ جو کہ چہ ہینی سی زیادہ کا ہو + ع + **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَلَّمَ**
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَتَكْرَّمُ بِالْمُصَلِّ دَوَاهٍ الْبُخَارِيِّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ہی بخاری
 صلی اللہ علیہ وسلم فوج کرتی اور شکر کرتی عید گاہ میں روایت کی بہ بخاری فی ف معنی فوج اور بخاری باب صلوٰۃ العیدین کی پہلی فصل
 کی اخیر میں بیان ہو چکی میں و فضل ہی کرنا قربانی کا عید گاہ میں + ع + **وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
كَلَّمَ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةِ وَاجْزٍ وَدَعَنَ سَبْعَةَ دَوَاهٍ مُسْلِمًا وَأَبُو ذَرٍّ أَوَدَ وَاللَّهُ ظَلَمَهُ اور روایت ہی جابر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی
 فرما یا کہ کالی سات کی طرف سی کفایت کرتی ہی در اونٹ ہی سات کی طرف سی کہ یہ سلم اور ابو ذر و دینی اور لفظ میں ابو ذر و کی +

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَحَدَ الْخَلْعِ الْعَشْرَ وَأَرَادَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَضْحَكِي فَلَا يَمْسَسُ مِنْ شَعْرَةٍ وَبَشِيرَةٍ شَيْئًا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَأْخُذُ شَعْرًا وَلَا يَقْتُلُ ظُفْرًا وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ رَأَى هَذَا لَدَى الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يَضْحَكِي فَلَا يَأْخُذُ مِنْ شَعْرَةٍ وَلَا مِنْ أَظْفَارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ^{اور روایت ہی}

ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ آدمی اول و بالقرعید کا اور آدمی بعض تمہارا قربانی کر نیکیا پیش دور کر نیکیا پیش اور ناخون بنی ذرا ہی اور بیچ ایک روایت پیش لیوی بال و نہ ترشواوی ناخون اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ جو شخص کہ دیکھی جانے بقرعید کا اور آدمی قربانی کا پیش لیوی بال بنی اور نہ ناخون بنی روایت کی ہیہ سلم نے بال غیرہ یعنی کو منع فرمایا تا مشابہت ہو احرام والون کی ساتھ و نہی سہم تزیہی ہی بنی لینا بالون غیر کہ مستحبہ اور خلاف اسکا ترک اولی ہی اور امام شافعی کی نزدیک خلاف اسکا کہ وہ ہی جمع

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَيْكَمِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِيهِمْ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْعَشِيرَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ^{اور روایت ہی ابن عبس}

اسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی دن کہ عمل نیکیا و تہن بہت محبوب ہو طرف اللہ کی ان میں نونسی کہ دیا بقرعید کا ہی کہا صحابہ بنی یا رسول اللہ اور نہ جہاد و نہ راہ خدا کی کہ چھ خیلان یا م کی واقع ہو محبوب تر ہی طرف اللہ کی ان دنوں کی اعمال سی فرمایا اور نہ جہاد و نہ راہ خدا کی یعنی وہ ہی ان دنوں کی اعمال کی براہ نہیں مگر جہاد و اس شخص کا کہ نکلا ساتھ ذات بنی کی اور مال بنی کی پیش ہیہ انسی ساتھ کسی چیز کی روایت کی ہیہ بخاری نے فی سنیہ اگر یا جہاد ہو کہ جان و مال سب ہاں کام آدمی البتہ افضل اور محبوب تر ہی ان دنوں کی اعمال سی اسلی کہ ثواب ملتا ہی بقدر شقت کی اور شاید کہ مراد ہیہ کہ نیک عمل کرنی ان دنوں میں بہت محبوب ہیں سوائی اعمال رمضان کی اور دنوں کے اعمال سی یا یہ کہ رمضان شریف کی اعمال حب میں باعتبار فرض روزی و اللہ القدر بہ نیکی و سہولت و اعمال اس دہ کی احب ہیں باعتبار جوئی

سوفہ کی اور افعال حج کی سہولت **فصل الثانی** فصل دوم عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الدين كبتين اقوين املكين موجوئين فكما وجههما ما قال ان وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض على املة اراهم حنيفا وما انا مبر البشركين ان صلاتي ونسكي ومحبتاي ومما لي لله من العالمين لا شريك له ويد لك امرت وانا من المسلمين اللهم منك ولك عن محمد وامتة يسبح الله والله اكبر ثم ذكر رواه احمد و ابو داود وابن ماجه والدارمي وفي رواية لا الحمد واني داود والترمذي في صحيحه وفيه الله والله اكبر اللهم هذا عني وعمن لم يصح من امتي روایت ہی جابر سے کہا فرمایا کرنی جا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن فرج کی یعنی عید قربان کی دو دینی سینکٹا ابن حنفی پس جبکہ رو بقبلہ کیا اوں کو کہ تحقیق میں متوجہ کرنا ہمیں منما بنا و اسلی و سکی کہ پہلا کیا اسما نوں کو و زمین کو و حالیکہ او پر دین با سیم کی ہوں و حالیکہ وہ توحید کرنوالی ہیں اور زمین میں مشرکون سی تحقیق نماز میری اور تمام عبادت میری اور زندگانی میری اور نما میرا خالص اسلی اور پروردگار عالموں کی نہیں کوئی شریک اسلی و سکی اور ساتھ و سکی حکم کیا گیا ہوں میں میرا مسلمانوں ہی ہوں یا الہی ہیہ قربانی تیری ہی عطاسی ہی اور خالص تیری ہی رضا کی لپی ہی قبول کر محمدی اور امت و سکی سی ساتھ نام اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی پھر فرج کیا روایت کی ہیہ حمد اور ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اور بیچ ایک روایت احمد اور ابوداؤد اور ترمذی کی ہیہ ہے کہ

پنج کمی حضرتؐ کی سبب تہلیل بنی کی اور کہا بسم اللہ والہ کہ یا الہی یہ میری طرف سے ہے اور اسکی طرف سے ہے کہ نہیں قربانی کی است میرے پیش سے
 مرا انحصار سے وہ بھی کہ بیٹھے اسکی کوٹ کر شہوت کہو دی تھی یہ بخل نقصان کی نہیں بلکہ ایسا انحصار ہے یہ تو مایہی اور گشت اسکا لذت و تہلکہ تہلکہ
 میں مشہور کوئی اختلاف کیا ہی علماء انی کہ جاسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی ذوق کی کسی شریعت پر عبادہ کرتی تھی بعضوں نے کہا ہی حضرتؐ برا میرے
 سے شریعت پر بعضوں نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر اور صحیحہ یہی کہ کسی شریعت پر نہیں
 عبادہ کرتی تھی بلکہ موافق اپنی فہم الہام کی کرتی تھی ایمان نہ یہ کہتی تھی اور نہیں عبادت کی کہ کسی اجماع اور عبادہ و انکی غیر معلوم ہی ہوگا
 مہم ہی اور است و انکی سی یہ شہادت یا تو محمول ثواب پہی یعنی حضرتؐ کی ثواب قربانی اپنی کی میں است کو بھی متکبر کیا یا محمول حقیقہ پہی
 ایسا مستویت میں یہ خصائص حضرت کی سی ہی اور ظاہر تر یہی کہ ایک دن حضرتؐ کی اپنی طرف سے کیا اور ایک دست ضعیفہ کی طرف سے اور
 اسی بیٹ سے معلوم ہوا کہ سب سے قربانی کرنی اپنی بات یہی اقرار ہوا میرا کہ عورت ہونے سے **وَعَنْ حَلِيشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا لَيُطْعَمُ
 بِكَبْشَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي أَنْ أَطْعِمَ عَنْهُ فَإِنَا أَطْعَمْنَاهُ**
عَنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ خُصْرَاءَ اور روایت ہی حضرتؐ کی کہ کہا دیکھا میں حضرت علیؑ کو
 اور قربانی کرتی تھی دو ذبیہیں کہا میں واسطی انکی کیا اتنی یعنی کافی تو ایک ذبیہ ہی ہی قربانی میں دو کیوں کرتی ہو میں فرمایا حضرتؐ
 کی کہ تم قریب سوال خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت فرمائی تھی مجھ کو یہ کہ قربانی کرو ان کی طرف سے یعنی بعد وفات و تکلیف میں قربانی کرتا ہوں
 انکی طرف سے روایت کی یہ بود اذنی اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکی **ف** حضرت علیؑ یا تو سوا قربانی اپنی کی دو ذبیہ قربانی کرتی ہوں
 حضرتؐ کی طرف سے تبیکہ حضرتؐ دو کرتی تھی حالت عیانت میں یا ایک یعنی طرف سے کرتی ہوں اور ایک حضرتؐ کی طرف سے یا ظاہر یہی کہ ہمیشہ کرتی ہوں
 کی اور یہ حدیث ثابت کرتی جی سہ کہ جائز ہی قربانی کرنی میت کی طرف سے اور بعضی علماء جائز نہیں کہتی کہا ابن مبارک نے کہ دوست کہتا ہوں
 یہ کہ نہ دیا جاوی میت کی طرف سے اور قربانی نہ کیجاوی پس اگر قربانی کرنی اسکی طرف سے تو نہ کہاوی اوس سے کہجہ اور مردی بالکل منع ہے
**وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَ نَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْكَفَّ وَأَنْ لَا نُطْعِمَ بِمَقَابِلِكِهِ وَلَا
 مُدَّ أَبْرَقِهِ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَوْقَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّكَاذِمِيُّ وَابْنُ مَجْلَهٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي
 قُيَظَةَ وَالْهَاشِمِيُّ** اور روایت ہی حضرت علیؑ نے کہی حکم کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو فرمایا کہ ہم قربانی کی انکھ اور کان کو کلاس میں
 ایسا نقصان نہ ہو کہ سبب اسکی قربانی درست نہ ہو اور یہ کہ نہ قربانی کریں ہم ساتھ دوس جانور کی کہ کٹا ہو کان کھلی طرف سے یا بیک طرف سے اور نہ اوس
 جانور کو کہ اسکی کان چری ہو نہ ہون دراز یا پہی ہوں اور روایت کی ترمذی اور بودا و اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے اور تمام ہولی
 روایت بن جہ کی تا قول انکی و لا ذن **ف** نہیں جائز نہ دیکھا منی کی قربانی کرنی ساتھ دوس بکری کی کٹا ہو تو اسکا کان ہی اسکا اور نہ دیک
 ابی حنیفہ کی جائز ہی اگر کٹا ہو کم آدمی کی کہا طحاوی نے کہ عمل کیا ہی شافعی نے احمدیث پر جو کہچہ ابو حنیفہ نے کہا منی و خوبیات ہی سلجی حال ہو جانی ہو
 ساتھ اسکی تطہیر در میان احمدیث کی اور حدیث قتادہ کی کہ کہا سنا میں ابن کلیب سے کہ کہا سنا میں حضرت علیؑ کی قربانی تھی منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے غصبا قرن اور ان کی ہاتھ دہنی میں کہا میں سعید بن مسیب سے کہ کہا ہی غصبا اذن کہا کہ وہ کٹا ہوا ہو جسکا آدھا کان یا آدمی ہی زیادہ انتہی
 اور صاف نہ بچنے کا یہی نہیں جائز ہی قربانی کرنی ساتھ جانور کان کٹی کی سبب ہو یا کٹر یعنی آدمی ہی زیادہ ہو جسکا آدھا کان ہو اور میں غلط ہے
 اور نہیں جائز ہی ہر جسکی کان خلعی ہوں در دم کٹ اور ناکی کٹ اور چکی کٹ اور اعتبار کیا جائے ان میں ہی جو کہچہ اختیار کیا جائے سبب کان میں

فی سفر تحف الاضحية فاشترکت فی البقرة سبعة وفي البعير عشرة رواه الترمذي والكشاف وابن ماجه
وقال الترمذي هذا حديث حسن وعنه ابی بن عباس یس کہ بتی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم
عید قربان میں شریک ہوئی ہم کو ان میں شادمانی میں شادمانی کی یہ ترمذی اور ابی ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن
غریب ہی **ف** ابی بن ماجہ نے عمل کیا ہی سی پر لاؤنگی نزدیک ایک شہین میں دیوں کو شریک ہونا قربانی کی یہی جائز ہی اور وہ علماء
کی نزدیک میں منی ہی ساتھ وحدت کی اور بگڈری کہ گانی سات کی طرف سی اور اونٹ ہی سات کی طرف سی **و** وعن عائشة
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما عمل ابن آدم من عمل يوم النحر احب الى الله من اهرق الدماء ولا
ليالي يوم القيمة يفرقونها واشعارها واطلافها وان الدم كيف وقع من الله بكم ان تبتعوا بالاحرام
خطيت بوابها ففساروا الترمذي وابن ماجه اور روایت ہی عائشہ کی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کیا ابن آدم نے کوئی عمل دن نحر کی کہ محبوب ہو نزدیک اللہ کی جاری کرنی خون کی سی اور تحقیق وہ
جائز فرمایا جو اونٹین دن قیامت کی ساتھ سیکیوں کی اور بالوں اور کھڑوں اپنی کی اور تحقیق خون قربانی کا البتہ قبول ہوتا ہی جناب ہی میں ہوا
اس کے اگر کسی زمین پر کسی فصد کرنی فرج کی بیخ ش کرنا بیلہ و سکی انفسو کہ روایت کی یہ ترمذی اور ابی ماجہ نے کہا زین العرب نے کہ
میں نے دیکھا کہ فضل عبادت میں دن عید کے یہاں ناخن قربانی کا ہی اور وہ اونٹ کی دن قیامت کی جیسے کہ تہی دنیا میں بغیر نقصان کسی چیز کی تاکہ
ہو بلکہ اوکلی ہر عضو کا اور داری ہوا اوکلی ہر صراط پر اور فرج میں کروانی حب نامی کہ اللہ تعالیٰ قبول کرنا ہی و سکوا اور دنیا ہی و سیر و ثواب بہت
پر ساری کہ ہون میں بہاری ساتھ قربانی کی خوش کراہت کرنی والی دہلی و سکی **و** عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما من ايام احب الى الله ان يعبثك له فيها من عشر ذي الحجة ليعبد الصيام
كل يوم منها بصيام سنة وقيام كل ليلة منها بقيام ليلة القدر رواه الترمذي وابن ماجه
ماجہ **و** قال الترمذي اسناد ضعيف اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
موسلم نہیں کوئی دن زیادہ محبوب ہو طرف اللہ کی عبادت کرنی او میں دن فیحج کی سی برابری جاتی ہیں روزی ہر دن کی اون میں
اسی ساتھ روزوں برس دن کی اور قیام ہر شب کا او میں سی برابر قیام شب قدر کی روایت کی یہ ترمذی اور ابی ماجہ نے اور کہا ترمذی نے ہنا
اس حدیث کی ضعیف ہی **ف** یعنی عبادت کرنی اس میں میں محبوب تر ہی عبادت نہیں اور دن میں جو عبادہ خصوصاً قربانی کرنی کہ فضل
و محبوب تر اور علون سی ہی اور روزی ہر دن کی اون میں سی یعنی اول فیحج سی عرفہ تک و اس شہرہ کی فضل ہوئی کا بیان پہلی فصل کے اخیر
میں گذر چکا ہی **ع** **الفصل الثالث** فصل نبوی عن جندب بن عبد الله قال شهدنا
الاضحية يوم النحر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يعبد ان صلى او قوع من صلواته وسلم فاذا هو
رؤى نحو اصحابه قد دحيت قبل ان يفرغ من صلواته فقال من كان ذنح قبل ان يصلي او يصلي فليدبح
مكاتها اخرى وفي رواية قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر ثم خطب ثم دبح وقال
من كان ذنح قبل ان يصلي او يصلي فليدبح اخرى مكاتها ومن لم يدبح فليدبح بحرام
الله متفق عليه اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ کی کہ کہا حاضر ہوا میں عید قربان میں دن نحر کا ہی یعنی قربانی کا ساتھ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نجا و نکیا نماز پڑھنی سی اور فارغ ہونی نماز اپنی کی سی اور سلام پھیرنے سی یعنی نجا و نکیا نماز سی طرف خطبہ کی پس نماز
دیکھا گوشت قربانیوں کا کہ متیقن فرج کی گئیں پہلی اس سے کہ فارغ ہوں نماز اپنی سی پس فرمایا جیسی کہ فرج کی پہلی سی کہ نماز پڑھی یا فرمایا نماز پڑھیں ہم چاہیں
فرج کری جبکہ وہ سکی اور اور ایک روایت میں ہے کہ کہا جب نبی کریم نماز پڑھی ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن عید قربان کی پہنچ طبع فرمایا یہ فرج کیا اور فرمایا
نہو فرج کری پہلی اس سے کہ نماز پڑھی یا فرمایا پہلی اس سے کہ نماز پڑھیں ہم چاہیں جیسی کہ فرج کری جبکہ وہ سکی اور جیسی کہ فرج کیا پہنچ ایک فرج کری ساتھ نام اس کی
روایت کی ہے بخاری و مسلم نے **وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ الْأَخْضَعِيُّ يَوْمَ مَكَّةَ بَعْدَ يَوْمِ الْأَضْحَى رَوَاهُ مَالِكٌ وَقَالَ**
يَعْنِي عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور روایت ہی نافع سی یہ کہ ابن عمر کی کہ فرمایا کی دودن میں پیچ دن بخاری روایت کی پہلی
لی اور کہا پیچا جھکو علی بن ابی طالب سی مانند اسکی **ف** اسی غلط سی امام ابوحنیفہ اور مالک و احمد رحمہم اللہ کہ کہا دھون کی تمام ہوتا ہی دھون
قربان کا دن جیسی یا دھون تاج کی اور کہا شافعی نے تیر دین تک و یہ حدیث جہی و نہ شرع **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْ عَشَرَ سِتِينَ يَصْحَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی بن عمر سی کہ کہا بیری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
عید مسلم دین میں دس س قربان کرتی تھی یعنی ہر سال روایت کی یہ ترمذی نے **ف** ہمیشہ کہ حضرت کا فرمایا کہ ایل سی و اسب ہوتا و سیکل
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَةَ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا الْأَضْحَى
فَالْتَسَنَهُ أَبْيَكُمُ رَأْبَاهِيَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَكُلُ
شَعْرَةً حَسَنَةً قَالُوا فَالضُّوْفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَكُلُ شَعْرَةً مِنْ الصُّوْفِ حَسَنَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لی اسی رسول خدا کی لیا ہی جیہ قربانی فرمایا بطریق ہی مہارتی باب
برائیم کہ او نہ سلام ہو جو عرض کیا صحابہ کی پس کیا ثواب ہی و طہی ہماری آئین ہی رسول خدا کی فرمایا بدلی ہر مال کی نیکی ہی یعنی گاؤں اور بڑی
کی قربانی کرنی میں کر اوکی مال ہوتی میں عرض کیا صحابہ کی پس صوف ہی رسول خدا کی یعنی دینی اور بطور اونٹ کی پشم کی بدلی کیا ثواب ملتا ہے
فرمایا بدلی ہر مال کی پشم میں سی ایک نیکی روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **باب العترة** باب عترة کی بیان میں معنی عترة کی اسے
بیان ہوں گی **الفصل الاول** فصل پہل **عن ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَذِبٌ**
وَالْعَتِيدَةُ قَالُوا وَالْمَرْءُ أَوْ لَيْسَ كَانَ يَكْتُمُ لَهُمْ كَانُوا أَيْدٍ جَوْحَ نَدَّ لَطَوُا غِيَتِهِمْ وَالْعَتِيدَةُ
فِي رَجَبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی تفسیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا زمین فرغ اسلام میں و عترة کہا ابوہریرہ
نی فرغ پہلا بچہ جانور کا پیدا ہوتا کہ فروج کے ہاں فرج کرتی و سکود اسلی بتون اپنی کی او عترة دو جانور کہ فرج کرستے حسب میں روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** فرغ اول بچہ جانور کا کہ جو پیدا ہوتا فرج کرتی و سکود اسلی بتون اپنی کی جاہلیت میں اور مسلمان ہی کیا کرتی تھی ابتدا اسلام
میں و اسلی اللہ تعالیٰ کی پہنچ منوع ہوا و منع کیا گیا اوس سی و اسلی مشابہت کفار کی او عترة کہتی ہیں کہ کیونکہ فرج کی جاتی حسب اول
دہم میں تقریب حاصل کرتی تھی ساتھ و سکی اہل جاہلیت و مسلمان ہی ابتدا اسلام میں یعنی کافر بتون کی لپی کرتی تھی اور مسلمان اللہ تعالیٰ
کی لپی پہنچ منوع ہوا و بعضون نے کہا ہی کہ اسی لپی تھی کہ وہ اپنی بتون کی لپی فرج کرتی تھی اور اگر اللہ تعالیٰ کی لپی کری جائز ہی انتہی ظاہر ہے
ہی کہ یہ نہی عام ہی و اسلی مشابہت بت پرستون کی **ع** **الفصل الثاني** فصل دوسرے **عن حَنْفِ بْنِ سُلَيْمٍ**
قَالَ كُنَّا وَنُوقَامُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيعَةً قَسِيْمَةً يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلِيَّ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت بعد حجۃ کی پس ہر ایک پکارنا لیکر پکاری نماز جمع کر نیوالی ہی پس اگلی ٹہری حضرت پس ہی نماز چار رکوع کو
دو رکعت میں اور چار سجدی کی کیا حالت میں نہین رکوع کیا مینی کوئی رکوع کہیں اور نہ سجده کیا مینی کوئی سجده کہیں کہ بود راز ز اوس رکوع اور سجود کو
کہ نماز خوف میں کیا مینی یعنی یہ سبھی دراز تہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** سنت ہی پکارنا اس نماز میں اس طرح السلوۃ جامعۃ
خصوصاً جبکہ لوگ جمع نہوی ہوں اور اجماع ہی علما کا سپر کہ پڑھی جاوی یہ نماز جامع سی مسجد جامع میں یا عید گاہ میں اور نہ پڑھی جاوی وقت
کو وہیہ میں اور چار رکوع اور چار سجدی یعنی ہر رکعت میں دو دو رکوع کی اور دو دو سجدی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک ہر رکعت میں ایک
ایک ہی رکوع ہی مثل اور نمازوں کی دلیل اونکی کئی حدیثیں میں کہ اومنی ایک ایک ہی رکوع ثابت ہوتا ہی بلکہ ایک حدیث قولی ہی وارد
ہونی ہی اور چنان قول اور فعل جمع ہونی میں تو قول کو مقدم رکھنی میں فعل پر یہ **وَعَنْهَا قَالَتْ جَهْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَوَةُ الْخَوْفِ بِقِرَاءَةِ تَمْتَعُ عَلَيْكَ اور روایت ہی و نہین عائشہ سی کہ کہا پکار کر پڑھی حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نماز خوف میں یعنی چاند گھن میں قراءۃ ابنی روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ**
اُخْبَفْتُ الشَّمْسَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ
مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَوَافِلَ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا
طَوِيلًا وَهُدُودَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُدُودَ الْوُكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ
ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُدُودَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُدُودَ
الْوُكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُدُودَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا
وَهُدُودَ الْوُكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَحَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنْ الشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْشِفَانِ رِمَاحَ أَحَدٍ وَلَا لِحْيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُ ذَلِكَ
فَاذْكُرُوا اللَّهَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاقَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعَّكَعْتَ
فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنًا وَلِتُ مِنْهَا عَنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهَا كُلُّكُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ
فَلَمَّا رَكَا لِيَوْمٍ مَنَظَرًا قَطُّ أَفْطَحَ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَهَا نِسَاءً فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَكْفُرُ هَرَبٌ
فَتِلْ يَكْفُرُنَ بِاللَّهِ قَالَ يَكْفُرُنَ الْعَشِيرُ وَيَكْفُرُنَ الْأَحْسَانُ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى أَحَدٍ لَهُنَّ الدَّهْرُ ثُمَّ رَأَتْ
مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُكَ خَيْرًا قَطُّ تَمْتَعُ عَلَيْكَ اور روایت ہی عبداللہ بن عباس کہ کہا گبا آفتاب جمع زانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیر
نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اور لوگون فی ساتھ اونکی پڑھی ہوئی کہڑا ہونا اور از قریب پڑھنی سورہ بقرہ کی مینی اتنی دیکھڑی برکی آومیں
سورہ بقرہ پڑھ سکین پیر کو عکبار کو عراز پیرا وہی پس کہڑی ہی کہڑی رہنا اور از اور وہ کہڑی رہنا کہم ہا کہڑی رہنی چلی سی پیر کو عکبار کو عراز
اور وہ کو عکم ہا پہلی رکوع سی پیرا وہی پیر کھڑا کہڑی ہوئی پس کہڑی ہی کہڑی رہنا اور از اور وہ کہم ہا پہلی کہڑی رہنی سی پیر کو عکبار کو عراز اور
اور وہا کہم پہلی رکوع سی پیر کہڑی ہوئی پس کہڑی ہی کہڑی رہنا اور از اور وہ کہم ہا پہلی کہڑی رہنی سی پیر کو عکبار کو عراز اور وہ کہم ہا پہلی رکوع سی پیر
اور وہی پیر سجده کیا پیر پیر نمازی مینی بعد تحیات سلام کی اور حال میں کہ تحقیق روشن ہوتا ہوا سوج پس فرمایا تحقیق سورج اور چاند و نشانیاں میں نشان ہوں خدا
کی سی نہین گھٹی بہر دونوں واسطی ہر یک کے اور نہ پیدا ہوئی کسی پس جب کہ دیکھو تم میرے پس یاد کرو اللہ کو کہا صبیانی ای رسول خدا کی دیکھا

ہے ابلکہ قصد کیا آپ لی یعنی ایک چیز کا حج جگہ پہنچی کی کہ یہ ہی یعنی نماز کی جگہ پر دیکھا یہی ابلکہ پہنچی مٹی پس فرمایا تحقیق دیکھی مٹی بہت ہے
جبکہ دیکھا مٹی محلو کی مٹی پس قصد کیا مٹی یعنی خوشہ انگورہ اوسین سی وارا لبتا من اسکو البتہ کہا لی تم اوسبت جب تک کہ مٹی دنیا اور
دیکھا مٹی دوزخ کو مٹی جبکہ دیکھا مٹی محلو پہنچی مٹی اوسوت دوزخ ہی سامنی لائی گئی تھی ایں کہ جو مٹی محلو کر مٹی اوسکی پس نہیں دیکھی
مٹی مانند اخی دن کی کوئی جگہ دیکھنی کی کہی بہت ہولناک اور دیکھن مٹی اکثر مٹی والین اوسکی عورتین پس کہا صحابہ لی ساتھ سب
کی بارہا اس فوایا سبب افزاؤ کی کی کہا کہا کنز کرتی مین ساہلہ کی فرمایا کنز کرتی مین خاوندک اور کنز کرتی مین احسانک
اگر نیک کری فوطت ایک کی اون مین سی مدت تک پر دیکھی تجبی کہ یہ چیز خلاف مرنی مٹی کی کہی نہیں دیکھی مٹی تجبی نیک کہی روایت
کی یہ بخاری اور مسلم فی ف انانیات مین نشانیون خدا کی سی یعنی یہ انانیات مین اوسکہ کہ یہ پیدا کی گئی مین تا بعد از خدا تعالیٰ کہ
نہیں اگوتہ کسی کی اشع اور نہر کی اور نہیں قیامت اپنی سی کہہ دفع کرنی کی پس کہو مکر بعضی آدمیون لی انکو مہو و تہلیر یا ہی اکی اسکی دفع
فرمایا مقادیر جاہلیت کو کہ خدمت اسوت سبب دوزخ ظہیر کی ہوتی مین مانند مٹی کی بزرگ کی اور ضرر عام کی مٹی فوطت وغیرہ کی پس کاہ فرمایا
حضرت لی کہ یہ سب باطل ہی و یاد کرد اسکو مٹی نماز پر جو کہن کی اروقہ کر اسبت نماز کا ہوا اور اروقہ کر اسبت کا ہوتا ہے و تہلیل و تکبیر
و استغفار وغیرہ کا اور یہ امر انتخاب کی اپنی ہی ایسی کہ نماز اسوت کی سنت ہی بالاتفاق اور کہا لی جب تک دنیا رہتی اسطرح کہ جو دانہ کہا
اوسکی جگہ اور دانہ پیدا ہو جائے اسبت مہوون ہیست کی ہی اور سبب یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس مہو کو یہ تہا اگر اگوتی و
اور دیکھتی اسکو لوگ ایمان بالغیب نہ تہا **وعن عائشة** تخو حدیث ابن عباس کو قالت **ثم سجد فاکمال السجود**
ثم انصرف وقيل بجلست الشمس فخطب الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الشمس والقمر آيتان من
آيات الله لا يخسفان لموت احد ولا يحيا به فاذ ارايتم ذلك فادعوا الله وكبروا وصلوا وتصدقوا ثم قال
يا امة محمد والله ما من احد اعلم من الله ان يزدني عبدا او تزني امة بامته فاحملوا الله وكونوا لله
ما اعلم لصنيعه قلبي لا ولبكيدة كثير اثنفق عليه اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی میند حدیث
ابن عباس کی اور کہا حضرت عائشہ رضی مین پر سجدہ کیا پس لبنا کبا سجدہ پر مٹی نمازی اور عقیق روکن ہو گیا تہا آفتاب پر خطبہ فرمایا یعنی ارادہ
کیا خطبہ فرمائی کا روبرو لوگوں کی پس حمد کی اور ثناء کی اسد پر پر فرمایا تحقیق آفتاب اور چاند نشانیان مین نشانیون خدا کی سی نہیں گتہ
واسلی مرنی کیسی اور نہ پیدا ہوتی کیسی پس جب کہو تم یہ مین ما ناگو اللہ اور تکبیر ہو اور نماز پر ہو اور بندہ پر فرمایا ای امت محمد کی قسم ہی اللہ
نہیں کوئی غیرت مند زیادہ اسدی اور بزرگاری غلام اپنی کی یا لونڈی اپنی کی ای امت محمد کی قسم ہی اللہ اگر جانو تم و چیز کہ جانا ہون مین ہون
ہول دن خروہ کی اور غضب اللہ تعالیٰ کا البتہ نسوتم کم اور دوزخ بہت روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی ف اس روایت مین دراز کہ
سجدہ کی اور خطبہ اور دعا اور تکبیر اور نماز اور صدق اور اوسنی چیز مین کہ اگی مذکور مین زیادہ مین اور غیرت کی معنی اصل مین مین مکرہ
جاننا شکر غیرت کو اپنی حق مین اور غیرت اللہ تعالیٰ کی مکرہ جاننا مخی لغت امر اور نبی اپنی کو حاصل یہ کہ غیرت اللہ تعالیٰ کی اور مکرہ جاننا او
اسدی غیرت مہناری سی اور کراہیت مہناری سی اور بزرگاری اپنی غلام اور لونڈی کی **وعن ابن عباس** قال **خسفت**
الشمس فقام النبي صلى الله عليه وسلم فزع على خشي ان يكون الساعة فاتي المسجد فصلى بطول قبله
وركع وسجد سجدة واحدة وقال هذه الايات التي يرسل الله لا تكون لموت احد ولا حيوة ولكن بخوف الله لعباده

اور روایت ہی عبدالرحمن بن سمرہ کہ کہا بنامین تہ اندازی کرتا ساتھ تیروں اپنی کی مدینہ میں بیچ زندگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کرنا لگا کہ گاہ
 پس مہینک دینی مینی تیر کہ مینی یعنی دل میں قسم اللہ کی البتہ دیکھو گھا میں طرف اس چیز کی کہ پیدا ہوئی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ گھنی
 آفتاب کی مینی دیکھو حضرت کو کہ کیا کرتی ہیں سوفت کہا عبدالرحمن فی بین یامین حضرت کی پاس و حضرت کہ مینی تہی نماز میں اوٹھائی ہوئی تہی و
 ہاتھ اپنی پر شروع کیا کہ مینی تہی سبحان اللہ والہ الا اللہ والہ کبرا و الحمد للہ و دعا مانگتی یہاں تک جاتا رہا اندھیرا آفتاب سی پس جب جاتا رہا اندھیرا
 پڑھیں دو سو تین اور نماز پڑھی دو رکعت یعنی دو کہ تین پڑھیں اور اوٹھیں و سورتین پڑھیں روایت کی یہہ سلم فی بیچ صحیح اپنی کی عبدالرحمن بن سمرہ ہی واسطی
 شرح اشعۃ بن عبدالرحمن ہی و بیچ بخون مصلح کی جابر بن سمرہ ہی کہ مینی تہی نماز میں یعنی نماز کی بیٹہ پڑھی تہی قبلہ کی طرف موٹہ
 کہی ہوئی اور لوگ پیچھے صفت باندھی ہوئی تہی یا نماز یعنی دعا کی ہی اسلی کہ نہیں معلوم ہوتا کئی ہب سی کہ حضرت اوٹھائی ہون ہاتھ اپنی
 نماز سوفت میں بیچ اوقات اذکار کی و حدیثین کہی کہی رکعت کی مضطرب ہیں اور مضطرب ہوئی ہیں و میں راوی ہی کہ بعضوں فی روایت
 کہی ہیں تین اور بعضوں فی چار اور بعضوں فی پانچ اور اضطراب ہوتا ہی موجب ضعف کا ہیں اجب ہوا ترک کرنا روایات تعدد کا : ع
وعن اسماء بنت ابی بکر قالت لقد اُمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعتاقۃ فی کسوف الشمس وَاہ الْفَخَّارِ
 اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سی کہ کہا تحقق حکم فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ساتھ آزاد کرنی بردی کی بیچ گھنی آفتاب کی روتا
 کی یہہ بخاری فی **الفصل الثانی فی فضل و سیرۃ بن جندب قال صلی اللہ علیہ وسلم فی کسوف الشمس لا تسمعون کہ صوّتارواہ الترمذی و ابوداؤد و النسائی و ابویوسف و ابویہ**
 سے کہ کہا نماز پڑھائی ہو کہ غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بیچ سورج گھس کے نہیں سنتی تہی ہم حضرت کی آواز روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد و
 النسائی اور ابن ماجہ فی **ف** یہہ حدیث اور و کہی حدیثین دلالت کرتی ہیں سیر کہ نماز سوفت میں امام بجا کر نہ پڑھی مذہب ابوحنیفہ اور
 شافعی رحمہما اللہ کا ہی ہی و راوی کہی روایتین حسین وغیرہما میں فی بین کراون سی بجا کر نہ مہنا ثابت ہوتا ہی پس کہا ابن ہمام فی حجب نقاض
 ہوا تو واجب ہوئی ترجیح جکی پڑھنی کی اسلی کہ اصل دن کی نماز میں جکی پڑھنا ہی : ع
وعن عکرمۃ قال فیکل لابن عتبائس
مَا نَتُّ فَلَا تَبْعُضْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَرَّ سَاجِدًا فَقِيلَ لَہُ تَسْبُحُ فِیْ ہَذِہِ السَّاعَۃِ
فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَأَیْتُمْ اَیَّۃً فَاَسْجُدُوْا وَاَمَّا اَیَّۃٌ اَعْظَمُ مِنْ
ذَہَابِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاہُ الْبُؤْدُوْدِ وَاَلْتَرْمِذِیُّ اور روایت ہی عکرمہ سی کہ کہا کہا گیا واسطی
 ابن عباس کے مرگنی خدا فی بعضی بیہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی سجدہ کرتی ہوئی یا نماز پڑھی پس کہا گیا واسطی
 اونکی سجدہ کرتی ہو سوفت میں پس کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جبکہ دیکھو تم کوئی نشانی فی پس سجدہ کرو اور کوئی نشانی بہت بڑی
 ہی جاتی رہنی بی بیہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہی روایت کی یہہ ترمذی ابوداؤد فی **ف** لوگوں فی ابن عباس سی پوچھا کہ سوفت تم بلا
 کیون سجدہ کرتی ہو کہ سجدہ بلا سبب منسوع ہی و ہون فی اسکا جواب یا کہ حضرت فی فرمایا کہ سجدہ کرو جب دیکھو تم کوئی نشانی فی نشانیوں اور فی
 بلاؤں اور سختیوں کے سی کہ فرماتا ہی خدا تعالیٰ ساتھ اونکی بندہ کو اور کوئی نشانی بزرگ ترا و سخت اور ڈرائی حالی زیادہ ہوگی انتقال ازواج
 مطہرات کی سی اس لیے کہ اونکو ج فضیلت صحبت و رزقیت اور اخلاط و ارتباط کی ساتھ حضرت کی تہی اور کہ نہ تہی پس دن کی حیث
 سبب برکت اور خیر کشیدہ و اس کے تہی اور انتقال دن کا باعث جائے برکت اور خیر کشیدہ کا ہوا اور خوف عذاب کا ہے پس

ہی ذکر اللہ کرنا اور سجدہ کرنا زبردست منقطع ہوئی برکت و نیکوئی کا دفع ہو عذاب بسبب برکت ذکر اور نماز کی اور سجدہ کرو یعنی نماز پڑھو اور بعضوں نے کہا
 مراد فقط سجدہ ہی ہے اور کہا طبیعی کی کلفاظ آیۃ سطلی ہی ہے اگر ارادہ کی جاوی ساتھ اسکی خسوف آفتاب و رجائے کاس ہر اوستہ سجدہ کی
 نمازی اور اگر ہو غیر اسکی مانند چینی بادندہ اور زلزلہ کی اور سوا انکی کی پس سجدہ متعارف مراد ہی اور جائز ہی محل نماز پر ہی اسلی کی آیہ ہی ہے
 پس پیش تا حضرت کو کوئی امر نماز پر ہی انتہی کہا ابن جامہ نے کفرج بسوط شیخ الاسلام کی ہی کہ ہا بیچ تاریکی یا بادندہ کی پڑھنا نماز کا اچھا ہی ہے
 ابن عباس سے ہی کہ وہوں نے نماز پڑھی زلزلہ کی ہی بسببہ میں من ... **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ابی بن
 کعب قال انکسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصرى بهم فقرا أسوأ مرة
 من الطول ورکع خمس رکعات وسجد سجدتين ثم قام الثانية فقرأ أسوأ مرة من الطول ثم
 رکع خمس رکعات وسجد سجدتين ثم جلس كما هو مستقبل القبلة يدعوه حتى اجل كسوفها رواه أبو داود
 ورويت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا گیا آفتاب بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑھی حضرت نے صحابہ کو پس پڑھی ایک سورۃ
 یعنی سورۃ نون میں ہی اور رکوع کی پانچ اور سجدہ کی کئی دوحی ہی پڑھی ہوئی دوسری کثرت میں پڑھی ایک سورۃ یعنی سورۃ نون میں ہی پڑھی
 رکوع کی پانچ اور سجدہ کی دو پڑھی وہ جسکے نہی یعنی ہیتہ نماز پر سامنی قبلہ کی دعا مانگتی یہاں تک کہ تارہا گہن آفتاب کا نفل کی
 سبب بودا وونی **وعن الثعالب بن بشیر** قال کسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فجعل يصلى ركعتين ركعتين ويسأل عنها حتى تجلت الشمس رواه أبو داود وفي رواية النسائي
 أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى حين انكسفت الشمس مثل صلواته يركع ويسجد وكه في
 أخرى أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوماً مستنجلاً إلى المسجد وقد انكسفت الشمس فصلى حتى
 اجلت ثم قال إن أهل الجاهلية كانوا يقولون إن الشمس والقمر لا يخسفان إلا لموت عظيم من عظماء
 أهل الأرض وإن الشمس والقمر لا يخسفان لموت أحد ولا حيوة ولكنهما خسفان من خلقه يحدث الله
 في خلقه ما شاء فأيهما انكسفت فصلوا حتى تجلي أو يحدث الله أمراً رواه النسائي
 اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا گیا آفتاب زمانہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میں پس شروع کی حضرت نے نماز پڑھی دو دو
 رکعت یعنی دو رکعت پڑھیں جب کہ کہہا آفتاب دو دو پڑھیں بیطرن پڑھیں رہی گہن تک درانگتی یعنی اللہ تعالیٰ سے سہ دعا کرکوش
 کر دی آفتاب یا بوجہی لوگوں سے کہہنا آفتاب کا یعنی جب بڑھ جاتی دو رکعت بوجہی کہ کیا کہل گیا گہن ارق رہی یہ یہاں تک کہ رکوش
 ہوا آفتاب نفل کی یہ بودا وونی اور پھر روایت نسائی کی یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی نماز اسوقت کہ کہا آفتاب مانند نماز ہمارے
 کے رکوع کرتی تھی اور سجدہ کرتی تھی اور پھر روایت نسائی کی یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل ایک روز طہری کرتی ہوئی طرف مسجد
 کی اس حال میں کہ عمیق کہا بہتا آفتاب یعنی زہری جہاں تک کہ روشن ہوا آفتاب چہ کہا عمیق بل جاہلیت کی تھی کہتی کہ عمیق سورج اور چاہا
 نہیں کہتی مگر واسطی مرنی پڑی کی پڑی سرداروں بل زمین کی سی اور حال یہ ہی کہ سورج اور چاہا نہیں کہتی واسطی مرنی کیسی اور نہ پیدا ہونے
 کیسے لیکن یہ دونوں مخلوق میں اللہ کی مخلوق میں ہی پیدا کرنا ہی مدیہ مخلوق اتنی کی جو چاہتا ہی یعنی کسوف اور روشنی اور رانہ ہمارے
 کوئی سا اون دونوں میں ہی گہی پس نماز پڑھو یہاں تک کہ رکوش ہو یا پیدا کر ہی مدیہ حکم یعنی عذاب یا قیامت نفل کی یہ نسائی سے

دعا کرتی تھی اور اونہائی دونوں ہاتھ تیری یعنی دعا کی لمبی اور پیر سی جا دینا سوت کس مانی ہوئی قبلہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف انامت فمئی اور صاحبین کے نزدیک نماز استسقاء کی مثل نماز عید کی ہی اور امام مالک کی نزدیک و کثرت پڑھنی بخاری اور غار زون کی اور امام
ابو حنیفہ کی نزدیک استسقاء میں نماز نہیں بلکہ دعا اور کتبہ غنائی کہتی ہیں کہ ذکر استسقاء کا جو اکثر محدثوں میں آیا ہے نماز نہیں مگر وہ نہیں فقط
دعا ہی ہے اور کثرت کو چوتھا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہما کیا پس استسقاء کیا دعا اور کتبہ غنائی پڑھنا اور نہ پڑھنا نماز استسقاء ہوتی
ترک کرتی اور نہ علم ہونا اور نہ کجا وجود معلوم بلکہ یہ کہ یہ نہ مانہ خوف کی بعد ہی اور ترک و سکا باوجود علم و سکلی بعد تر ہی اور لکھا ہے علماء دینی کہ اگر
ساتھ قول امام ابو حنیفہ کی الاستسقاء فی الاستسقاء یہ ہے کہ جماعت اور خطبہ اور خصوصیات و عین سنت اور شرط نہیں اگر ہر کوئی نماز غنائی
پڑھی اور دعا اور غنائی و کتبہ غنائی پڑھی اور فتویٰ اب نزدیک حنفیہ کی مذہب صاحبین پڑھی اسلی کی کتابت ہوتی ہی یہ نماز حضرت سر
اور فضیل یہ ہے کہ پڑھی پہلی امت میں سورۃ یا سہ اسم رکب لاعلیٰ اور دوسرے میں اقربیت اساعۃ یا ماشیہ اور غرض چار پیرانی سی فال نکالی
یہ ساتھ پیرانی حال کی کہ یہی چار پیرانی ہیں ایسی ہی بدلی قحط کے ارزانی ہوا و زمینہ برسی اور طور چار پیرانی کا یہ ہے کہ دونوں ہاتھ
میں سے بھی لیا کر پڑھی ساتھ زمین یا تہا بھی نیچا کر لیا جائے گا اور پیرانی تہا میں ہاتھ کی نیچے کا کونہ دائیں طرف کا اور پیرانی دونوں ہاتھ تیری چھٹی
دینی کی اس طرح کہ ہو کونا یکا و دلائل ہاتھ کا دائیں موندی پرا و کونا یکا و دلائل ہاتھ کا بائیں موندی پس سب کر لیا یوں تو جو جائیگا دایان
کونا بائیں و دایان دایان اور دایان کی نیچے او نیچے کا اور پیرانی پیرانی لکھا ہے کہ طول حضرت کی چار و سبارک کا چار ہاتھ کا تھا اور غرض
اور کونا دو ہاتھ اور باشت کا تھا ۴ ۴ ۴ ۴ **وَعَنْ النَّبِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ**
مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي السَّيِّئَاتِ وَقَالَ لَا يَرْفَعُ حَتَّى يَشْرِيَ بِيَاضٍ رَاطِبِيَهُ مُشْفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
انست کہ لکھا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اونہائی تھی دونوں ہاتھ تیری چھ کسی چیز کی دعا راہی سی مگر استسقاء میں اس تحقیق اونہائی تھی
یہاں تک کہ کہانی جاتی نبی سفیدی بغلون و نیکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ اونہائی تھی یعنی ہشت اونہائی تھی کہ اونہائی تھی
سرے اور سفیدی بغلون کی معلوم ہوتی لگتی مگر ہشت اونہائی سفید و ہشتائی کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہوتی یعنی اگر کڑا نہ اور ہی ہوتی پیرانی کل
دعا میں ہاتھ اونہائی کی نفی نہیں ہے اسلی کہ ثابت ہوا ہے سب ہونا ہون کی اور ہانیکا دعا میں اور لکھا ہے علماء دینی کہ جبکہ مطلب دشوار
اور پیاری ہوا اونہائی ہاتھ کا ہی بلند تر ہو ۴ ۴ ۴ ۴ **وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى**
فَاشَارَ بِظَهْرِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زمین ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مینہ مانکا پس اشارہ
کے ساتھ ہشت دونوں ہاتھ اونہائی کی طرف آسمانی روایت کی یہ مسلم نے **ف** لکھا ہے علماء دینی کہ یہی بطریق فال نکالی کے تھا ساتھ ہون
حال کے جسکے چار پیرانی میں تھا اور اشارہ ہی سب کہ میت ابر کا طرف زمین کی ہوا و ردائی ہو کہ زمین ہی یعنی مینہ اور غرضون کی کہانی جو
کوئی ارادہ کرے رخ ہا کہ قدم قحط وغیرہ ہی پس می ہشت ہاتھ کی طرف آسمانی دعا میں و جو کوئی مانگی نعمت اللہ تعالیٰ ہی اس طرح ہی کہی ہتھیلیاں ہن
آسمانی ۴ ۴ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا رَوَاهُ**
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ کی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی جو کہ میت مینہ غنائی یا ابھی با خوب مینہ غنائی دینی والا روایت یہ بخاری نے **وَعَنْ**
النَّبِيِّ قَالَ أَصَابَنَا وَحْنٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَهَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ
حَتَّى أَصَابَهُ مِنْ الْمَطَرِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيثٌ عَنِّي يَرِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اس سے کہ کہا پہنچا جھگومینہ اور حالت میں کہ نبی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انس بن مالک اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ پڑا اپنا یعنی سر پر ہی یا پیشہ پر ہی بیان تک کہ پہنچا حضرت کو مینہ پر کہ کہانی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ فی ہبہ فرمایا اس واسطی کہ نیا آیا ہوا ہی پر دو گارابی کی پاس سی نقل کی ہبہ مسلم فی ف یعنی نیا اور ترا ہوا ہی ساتھ حکم بابی کی اور آلودہ نہیں ہوا ہی ساتھ جزا سے مار کشت کی اور گنہ گاروں کی ہتھ نہیں پہنچی میں اس تک پس متبرک ہی اور سنت ہی دعا کرنی وقت اور تری سینہ کی کہ قبول ہوتی ہی ۶۰ الفصل الثانی فصل دوسری عن عبد اللہ بن زید قال قال خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی فاستسقی وحوک رداءہ حیث استقبل القبلة فجعل عطا فہ الا یمن علی عاتقہ الا یسر و جعل عطا فہ الا یسر علی عاتقہ الا یمن ثم رد عا اللہ رداءہ ابوداؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن زید کی کہ کہانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف عید گا کی پس استسقا کیا اور پیر ہی چادر اپنی اور وقت کہ سامنی قبلہ کی پس گردانا دہنا کرنا اسکا اور پر بالین ہونڈی اپنی کی اور گردانا بانیان کونا اسکا اور پر بالین ہونڈی اپنی کی ہر دعا کی اللہ تعالیٰ ہی روایت کی ہبہ ابوداؤد فی ف اس حدیث میں ذکر نماز کا نہیں ہے + وعنہ انہ قال استسقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حیضہ کہ سو داء فاراد ان یاخذ استسقا فیکب علیہ اعداھا فلما ثقلت قلبھا علی عاتقہ رداءہ احمہ و ابوداؤد اور روایت ہی ابوہن عبد اللہ کی کہ کہانی استسقا کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اور اوپر چادر بتی سیاہ رنگ کی پس رادہ کیا ہبہ کہ لیون نجی کی جانب اسکی پس کرین اسکو اوپر کی جانب یعنی جیسک معمول تھا چادر پیر نکالیں جبکہ پیاری ہوئی اولت لی چادر اوپر دونوں ہونڈی اپنی کی نقل کی ہبہ احمد اور ابوداؤد فی ف یعنی جسو نجی کی طرف اوپر کرتی اور طرح مذکور کی دشوار ہوئی دہنا اچھل بائیں کندھی پر کر لیا اور بانیان دائیں پر اور چادر دھبہ خطبہ میں پیر ہی کر محل اسکا وہی ہی ہے + وعن عمیر مولى ابي الکھنہ انہ رآی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستسقی عند امحار الزیت فربما من الزوراء قائما یدعو یستسقی رافعا یدیکہ قبل وجہہ لا یجا وزیما راسہ رداءہ ابوداؤد و ردوی الترمذی والنسائی وغیرہ اور روایت ہی عمیر کی کہ غلام آزاد کیا ہوا ابی الہم کا ہتا ہبہ اور اسنی دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ استسقا کرتی تھی نزدیک حجار الزیت کی فریبہ ورا کی کہڑی ہوئی دعا مانگتی تھی استسقا کرتی تھی اوٹھا ہوئی دونوں ہتھ اپنی طرف مونہ اپنی کی نہیں اوچھا کرتی تھی اوٹھو سر اپنی ہی روایت کی ہبہ ابوداؤد فی اور روایت کی ترمذی اور نسائی نے مانند اسکی ف حجار الزیت نام ایک جگہ کا ہی مدینہ میں ہبہ نام اسکا اسلی ہی ہوا کہ اوسمین پتھر سیاہ میں دھکی گویا روعن زیتون اوپر ملا ہوا ہی اور زور ابی نام ایک جگہ کا ہی بازار مدینہ میں اوپر طرف مونہ اپنی کی مٹی کبی یون ہی دعا کرتی تھی پس منافی نہیں ہی اسکی کہ اوپر گدازہ بتیلیاں زمین کے طرف ہوتے تھیں اور نہیں اوچھا کرتی سر ہی ہبہ منافی نہیں ہے + وحید بن زید کہ گدازہ انس سے کہ مبالغہ کرتی تھی حضرت ہتھ دھانی میں اسکی استسقا اسکی اکثر یون ہوتا ہوا کہ اسکی سطر یا الکرس + وعن ابن عباس قال قال خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی الاستسقاء متبداً ممتداً متصفاً متصرفاً رداءہ الترمذی و ابوداؤد والنسائی و ابون ماجہ اور روایت ہی بن عباس کہ کہانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی استسقا کی لپی و حالت میں ترک کی ہوئی تھی زیت تو انہم کی سطر یعنی ظاہر میں عاجز ہو کر پڑے یعنی باطن میں اسی کرنیوالی یعنی باطنی انوکھ میں نقل کی ہتھ ہندی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ فی ف ترک کی ہوئی زیت سطر و شریع لجانہ واسطی اظہار اپنی محتاج کی ہے + وعن عمر بن شعیب عن ابيہ عن جدہ قال کان النبی صلی اللہ

اور اتری پہر نماز پڑھی دو رکعت پس ظاہر کیا اللہ تعالیٰ فی ابرہہ کے گرجا اور چکی بجلی پہر برس منیہ ساتھ حکم خدا کی پس نہائی ابی مسجد
 میں یہاں تک کہ یہی نالی پس جب دیکھی حدی اذکی طرف سایہ کے یعنی مکانوں کی منیہ سی بچی کی لپی منیہ یہاں تک کہ ظاہر ہوئی
 کجلیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر فرما گواہی دینا ہوں میں وہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں بندہ ہوں اللہ کا اور رسول اللہ کا
 روایت کی یہہ ابوداؤدنی **ف** بیٹی منبر پر کہا مالک فی اور شافعی اور احمدی کہ سنت ہی یہہ کہ پڑھی بعد نماز کی دو خطبی اور شافعی
 کری اوکو ساتھ استغفار کی مانند کہیر کی عید میں اور کہا ابوحنیفہ و احمدی کہ نہیں خطبی واسطی او سکی فتاویٰ دعا ہی اور بہت فخار اور
 کہا ابن ہمام فی کہ روایت کی اصحاب بن اربعہ فی اسحق بن عبد اللہ بن کناہ سی ایک حدیث کہ حاصل او سکا یہہ ہی کہ حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم فی خطبہ مبارک میں نے با عید گاہ میں جا کر لیکن ہمیشہ دعا اور زاری اور تکبیر کرتی رہی اور نماز پڑھی دو رکعت بسیکہ پڑھتی
 فی عید میں انتہی ہر وہ یہہ روایت مرقات میں ساری مذکور ہی جو جاہی دیکھی **و** **عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ**
كَانَ إِذَا قُحِطَ اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ
بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا وَإِنَّا كُنَّا نَسْأَلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَكَبَتِنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيَسْقُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اس سے
 یہہ کہ حضرت عمر بن خطاب کی بی جہوت کہ ہوتا قحط استسقا کرتی ساتھ وسیلہ عباس بن عبد المطلب کی پس کہتی یا الہی تحقیق ہی ہم
 وسیلہ کرتی طرف تیری ساتھ نبی اپنی کی پس پلاتا تو ہم کو اور تحقیق اب ہم وسیلہ کرتی تیرے طرف تیری ساتھ نبی اپنی کی پس بلا ہم کو کہا
 اللہ کے پس منیہ برسانی جاتی روایت کی یہہ بخاری فی **ف** منقول ہی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور صحابہ کو انکی ساتھ تھی وسیلہ
 عباس کا بڑا بیوی عباس کہتی خداوند اس است ہمیر تیری کی فی وسیلہ پڑھتا ہی خداوند اس پڑھائی میر کو یہہ است کہ او مجھ کو رو بردار انکی
 تر مند فکر پس منیہ برسان **و** **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُذُوا مِنْ**
مِنْ الْأَنْبِيَاءِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكُمْ دَرَجَةً تَعْبُورُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوا فَقَدْ اسْتَجَبْتُ
لَكُمْ مِنْ أَجْلِ هَذِهِ التَّمَلُّكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریریہ کی کہ کہا سامعی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمائی تھی نکل ایک
 نبی انبیاء میں سی ساتھ لوگوں کی واسطی استسقا کی پس ناگہان نبی فی دیکھا جینو ٹیکو کہ او ٹھائی ہوئی ہی بعضی یاؤں اپنی کو طرف
 آسمان کی پس کہا اوس نبی فی پہر چلو پس تحقیق قبول کی گئی دعا تمہاری بسبب جس جینوئی کی نکل کی یہہ داؤظنی فی **ف** کہا
 کہا ہی یہہ نبی حضرت سلیمان علیہ السلام ہی اور سین انہما غفلت ابی اور قدرت او سکی کا ہی اور بیان رحمت او سکیا ہی نام غناوت
 پر اور بیان ہی اسکا کہ عالم او سکا کہیر ہی ہوئی ہی احوال تمام موجودات کو اور وہ سبب اسباب اور قاضی احبابات ہی اور روایت کیا
 کہا ہی کہ وہ جینوئی یہہ دعا کرتی تھی **اللَّهُمَّ إِنَّا خَلَقْنَا مِنْ خَلْقِكَ لَاغْنِي بِنَا عَنْ زُرْقِكَ فَلَا تَهْلِكْنَا بِرُؤْبِ نَبِيِّ أَدَمَ** **بَابُ**
الْمَسْئُومِ مِنَ الْفَقْرِ اور ایک نسخہ میں باب الریان ہی معنی باب بیج بیان ہواؤں کی **بَابُ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ**
فَسَلِّ عَلَى عِبْرَةِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُجِرَتْ بِالْأَصْبَاءِ وَأَهْلِكَ
عَادُوا بِالْمَجُورِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مدد یا کیا میں ساتھ پور و اہو کہ
 او ہلاک کی گئی عادی ساتھ پچھو کی نکل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** جب محاصرہ کیا کفار فی مدینہ کو دن خندق کی تو چلے ہوا

پورا بنایت شد کہ او کبیر ذالی جنبہ اونکی اور او نہ دین یا نہ ایمان اونکی اور ماری ہو نہ پر کنگر او مٹی اور ڈالا اللہ تعالیٰ فی اون کی دل میں رحمت و رادگی
 شکست ہو گیا اور بیانی یہ بات اللہ تعالیٰ کی فضل سی ہوئی اور ہجر ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سارا قصہ سورہ اخزاب کی تفسیر میں
 مذکور ہے اور قوم عاد کی بار باروں کی قدیمی پس پھو ہوا جلی اوسنی دی مارا اونکو زمین پر اس طرح کہ پھوٹ گئی سداونکی اور پیٹ گئی پیٹ اونکی
 اور آنتیں نکل پڑیں پس مقصود حضرت کو اس سی یہ تھا کہ ہوا تا بعد از اسکی ہی کہتی تی ہی واسطی مدد کی او کہتی تی ہی واسطی ہلاک کرنی ایک
 قوم کی **ع** **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهْوَ كَتَمِ**
إِنَّمَا كَانَ يَنْتَبِشُهُمْ فَكَانَ إِذَا رَأَى عَيْمًا أَوْ رَجُلًا عَرَفَ فِيهِ مِنْهُمْ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا نہیں دیکھا مینی رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہستی ہوئی میان تک کہ دیکھوں میں اوسنی کوئی او نکلو نہ تہی مگر ہم فرماتی پس تہی جہوت دیکھتی ابریا با و پچا نا جاتا
 تغیر چہ چہ اونکی کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** یعنی جب حضرت ابریا ہوا دیکھتی نگین ہوتی اور پچا نا جاتا اشراد کا چہرہ مبارک
 اونکی پس بخت اسکی کہ مبادا اس سی کچھ ضرر لوگوں کو پہنچی مقصود یہ سی کہ آنحضرت چہ شہود یعنی دیکھنی جلال حق کی ہمیشہ خائف و نگین رہتی اور
 ہرگز بغیر او فارغ نہ ہوتی اور حسب ابریا ہوا دیکھتی زیادہ فکر مند و متردد ہوتی **ح** **وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا
وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلُ بِهِ **و** **وَإِذَا تَحَوَّلَتِ السَّمَاءُ تَغْيِيرَ كَوْنِهِ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَاقْتَبَلَ وَآذَبَ**
فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَائِشَةُ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ
عَادٍ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا حَتَّى بَدَأَ أَبْيَاضُهُ دَيْتَهُمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُطَرُّنَا وَفِي رِوَايَةٍ
يَقُولُ إِذَا رَفَعَتْ أَمْرًا بَدَأَ أَبْيَاضُهُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جہوت کہ
 شدت کی جلتی باد کہتی **ی** **ی** میں میں مانگتا ہوں تجھی بھلائی اسکی کہ اسکی ذات میں سی و رہ بھلائی او پچیز کی کہ اوس میں ہی مینی منافع اسکی اور شہلائی
 او پچیز کی کہ پچیز گئی ہی ہوا واسطی اسکی مینی مدد اسکی اور بنا مانگتا ہوں سادہ تیری برائی اسکی سی اور برائی او پچیز کی سی کہ اوس میں ہی مینی ضرر اسکی اور
 برائی او پچیز کی سی کہ پچیز گئی ہوا سادہ اسکی مینی باعث عذاب ہوا و جہوت کہ ابر ہوتا آسمان پر تو تغیر ہوتا رنگ حضرت کا اور نکلتی گہری باہر او پچا
 اندر اور آتی اور ہر جانی مینی سبب گہر ہٹ کی ایک جائز تہی تہی پس جہوت کہ مینہ برسی لگتا جاتا رہتا خوف و اضطراب حضرت سی پس معلوم کیا
 یہ مینی تغیر عائشہ فی میں پچا حضرت سی سبب سکایس فرمایا حضرت فی شاید کہ پہلہ برای عائشہ ماندا اسکی ہو کہ کہا قوم عادنی او اسکی حق میں ہذا
 عارض مطر نا جانا پچا اس آیت میں حال و نگا مذکور ہی پس جب کیا قوم عادنی او سکوا بر ساسنی آیا اون کی نالوں کی کہا اوس قوم فی یہلہ بری بری
 کا ہمپہ ورا یک وایت میں ہی مینی بجای فاذا مطرت سری عنہ کی یہی کہ فرماتی جہوت دیکھتی مینہ کو گردان تو اس مینہ کو سبب حسرت کا رہتا
 کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** بعد لفظ مطر نا کی اللہ تعالیٰ فی رو کیا اون کی آرزو کو بل ہوا پچلتم از یعنی یہ ابر نہیں بلکہ یہ وہ عذاب ہے
 جسکے تم جلدی کرتے تہی ہوا ہی جہنم کہہ کی ماری او کہا ماری ہر جہر کو اپنی رب کی حکم سی یہر کل کو گئی کوئی نظر نہیں آتا سوا ہی اون کی گہر و
 کے یون میں سدا دینی میں ہم گنہگار لوگوں کو تمام ہوا ترجمہ آیت کا پس حاصل حدیث کا یہ کہ جب حضرت ابر کو دیکھتی تو ڈرتی مگر مبادا قوم عاد
 نے جیسی ابر دیکھ کر جانا تھا کہ مینہ برسی گا اور پیرا دن پر مینہ نہ برسا اور ہوا تند جلی کہ سب ہلاک ہو گئی چہتا پچہ یہ قصہ سورہ احزاب
 میں مذکور ہی ویسی ہی ہمپہ یہ ابر باعث عذاب کا ہوا **ع** **وَعَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ**

فہرست جلد دوم یعنی علم اجمالی کتاب ستاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوٰۃ المصابیح

۲	کتاب جنازوں کا	۱۵۳	باب دیکھنی چاند رمضان کا	۲۸۷	باب استغفار و توبہ کا
۱۵۴	باب پوچھنی بیمار کا اور ثواب بیمار کا	۱۵۷	باب سال متفرق روزوں کا اور مسکین بیان کا	۳۰۰	باب بیچ بیان اون حدیثوں کی کہ متعلق ہیں ایک بہرہ
۲۳	باب آرزو کرنی موت کا اور	۱۶۱	باب پاک کرنی روزوں کا غیبت غیر کا	۳۰۵	باب اون دعاؤں کا کہ پڑھنی وقت صبح شام ہر روز کی
۱۶۱	فضیلت یاد کرنی اوسکی کا	۱۶۱	فصل فاسد ہونی روز کی اور قضا	۳۱۷	باب دعاؤں متفرق کا بیچ وقتوں مختلف کی
۳۰	باب اوچھڑ کا کہ کہی جاتی ہی نزدیک		کفارہ لازم آنی کے	۳۲۸	باب پناہ مانگنی کا
۱۶۴	اوسکی کہ حاضر ہونی اوسکو موت	۱۶۴	فصل بیچ بیان کفارہ اور ساقط ہو کفارہ کے	۳۳۴	باب اون دعاؤں کا کہ جامع ہیں
۴۰	باب بیچ بیان غسل شستن اور کفران سیکلی	۱۶۵	فصل بیچ بیان چیزوں توڑنیو الیوں	۳۳۲	کتاب حج کا
۴۵	باب چلنی کا ساتھ جنازی کی اور نماز		روز کی اور حفظ قضا ان کے	۳۵۱	باب احرام باندھنی اور لبیک کہنی کا
	پڑھنے کا اوپر	۱۶۶	فصل مکروہات اور غیر مکروہات و فی	۳۵۵	باب قصہ حجۃ الوداع کا
۵۸	باب دفن کرنی مردوں کا	۱۶۷	فصل اوچھڑوں کی کہ روزہ توڑنا درست ہی	۳۶۵	باب داخل ہونیکا کی میں طواف کرنی کا
۶۶	باب رونی کا میت پر		اون کی سبب سی	۳۷۳	باب بیچ پھیرنی کی کہ عذین
۶۱	باب زیارت کرنی قبروں کا	۱۷۴	باب روزہ مسافر کا	۳۷۶	باب پہرنی کتوفات و مزد لغسی
۶۴	کتاب زکوٰۃ کا	۱۷۶	باب بیچ بیان قضا روزی کی	۳۸۰	باب پہلینی کنکریوں کا سارون پر
۹۷	باب اوچھڑ کا کہ واجب ہونی عین کو	۱۷۸	باب روزہ نفل کا	۳۸۲	باب بدی کا
۱۰۶	باب صدقہ و فطر کا	۱۸۷	باب بیچ بیان تمہ اور لواحق باون پہلی کی	۳۸۷	باب سہرنگانی کا
۱۰۸	باب و ششخص کا کہ نہیں جلال ہی	۱۹۰	باب لیلۃ القدر کا	۳۸۸	باب حدیثوں متعلقات پہلی باب کی کا
	اوسکو زکوٰۃ کہانی اور لیسنی	۱۹۴	باب اعتکاف کا	۳۹۰	باب خطبہ دن عہد کی اور پہلینی کنکریوں کا تشریح کے
۱۱۳	باب او ششخص کا کہ نہیں رست سوال	۱۹۹	کتاب فضیلت قرآن کا	۳۹۷	باب اون چیزوں کا کہ بچاؤن سی محرم
	کرنا اوسکو اور او ششخص کا کہ درست اوسکو	۲۰۵	باب بیچ بیان تعلقات پہلی باب کی	۴۰۲	باب اسکا کہ بچاؤن محرم شکاری
۱۱۹	باب فضیلت خرچ کرنی مال کا اور برای نفل کا	۲۳۶	باب اختلافات قرآن کا	۴۰۶	باب روکنی محرم اور فوت ہوجانی حج کا
۱۲۹	باب فضیلت صدقہ کا	۲۴۴	کتاب دعاؤں کا	۴۰۹	باب بیچ بیان حرمین ملک کی
۱۴۱	باب بہترین صدقہ کا	۲۵۲	باب ذکے خدا کا اور نزدیک حاصل کرنا کثرت خدا کی	۴۱۴	باب بیچ بیان مسائل متفرقہ کی اور پہلینی فصل ہی تکب
۱۴۴	باب اوچھڑ کا کہ خرچ کرکے رست خطبہ میں	۲۶۰	کتاب بیچ بیان امون سد تعالیٰ کی	۴۱۶	فصل دعا میں حج کی
۱۴۶	باب او ششخص کا کہ بیوی صدقہ کی ہونی چاہی	۲۷۹	باب ثواب کہی سبحان اللہ اور الحمد للہ	۴۲۲	باب حرم مدینہ کا
۱۴۷	کتاب روزہ کا		اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا	۴۲۶	فصل مکمل مدینہ منورہ کا

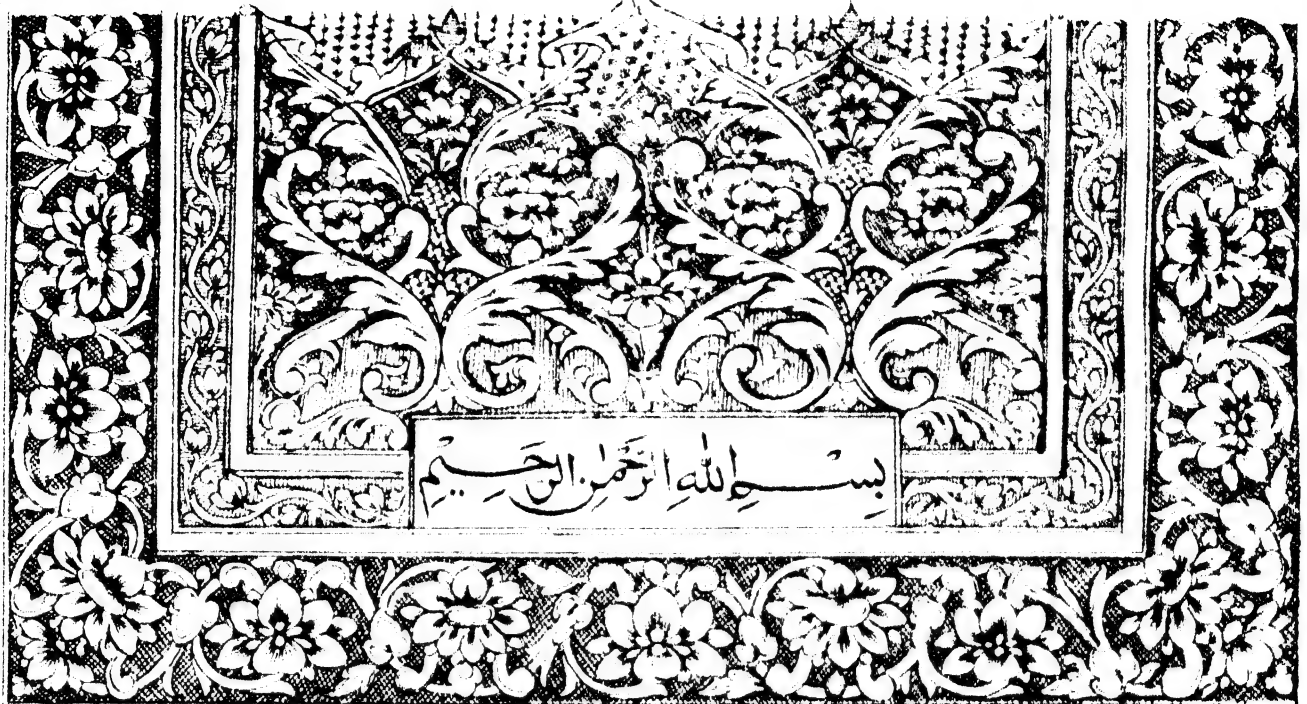
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 وَخَلِّصْنَا مِنَ الشُّكُوفَةِ

عَنْكَ يَا مَنْ جَلَّ الْجُودُ وَتَعَالَى الْمَنَاجِدُ وَتَعَالَى الْمَنَاجِدُ
 عَنْكَ يَا مَنْ جَلَّ الْجُودُ وَتَعَالَى الْمَنَاجِدُ وَتَعَالَى الْمَنَاجِدُ



سَوَّلَ لَكُمْ جَعَلَ إِلَهُكُمْ إِلَٰهًا وَآلَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 لَيْسَ إِلَهُكُمْ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَآلُهُ

مُطْبَعُ الْوَقْفِ الْمَدِينِيِّ
 دَرْهَاهُ صَدْرُ بَابِ مَا هُوَ مُطْبَعُ



کتاب الجنائز کتاب پنج بیان جنازہ کی اور جنازہ ساتھ زجریم کی اور زجریم کی مبنی میت کی کر تخت پر
 ہوا اور ساتھ زجریم کی نصیحت ہی اور بعضوں نے کہا کہ جنازہ ساتھ زجریم کی مبنی میت کی اور زجریم کی کر تخت کی کہ جب میت کو کھڑک لجاتی ہیں اور بعضوں
 نے بالکل کہا ہی مبنی جنازہ زجریم کی زجریم کی میت کو کھڑک میں بیچ بیچ باب عیادۃ المریض و تواب
 المکر من باب ہی پنج بیان پوچھنی بار کی اور غراب بیار کی **الفصل الاول** نسل ہی عن ابی موسیٰ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اظعموا الجائع وعطوا المریض فکلوا العانی رواہ البخاری روایت ہی ابی موسیٰ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 فی کھلا وہو کی کو مبنی مضطرب مسکین اور فقیر کو اور پوچھو گیا کو اور چھڑا دوقد کو مبنی دشمن کی مائتہ سی روایت کی یہ بخاری ہی **ف** یہ سب داور دوط
 وجوب علی کفار کی میں پس اگر ایک بجا لاوی ساقط ہوتا ہی گناہ اور وہی ذمہ ہی لیکن اہم سنت اور باعث ثواب ہے اور اگر کوئی ہی بجا نہ لاوی سب گناہ
 ہوگی کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رحمہ اللہ فی کھار ہی کہ ہو کیکہ کھلا نہ سنت ہی اگر خود مضطرب یعنی ملاکت کو پوچھنی اور فرض ہی اگر مضطرب پوچھنی اور فرض کفار
 ہی اگر متین ہو کوئی مبنی مثلا ایک شہر میں کئی آدمی ذمی مقدور ہوں اور فرض عین ہی اگر متین ہو مبنی مثلا ایک شہر میں ایک ہی شخص مقدور رکھتا ہو اور
 محلس ہوں اور ہمار ہی ہی سنت ہی اگر کوئی خبر گیر ان بجا کا ہو اور واجب ہے اگر کوئی خبر گیر ان اسکا ہو **وعن ابی ہریرہ** قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق المسلم على المسلم خمس إذا سلمه و عیادۃ المریض و اتباع الجنائز و اجابۃ الدعوی و تمییت العاطس
 متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حق مسلمان کی مسلمان پر پانچ ہیں جواب دینا سلام کا اور پوچھنا
 بیمار کا اور ساتھ جانا جنازہ کی اور قبول کرنا دعا کا اور جواب دینا چہنیک و الیکار وایت کی یہ بخاری اور سلم ہی **ف** یہ پانچون باتیں فرض کفار میں
 اور کرنا سلام کا سنت ہی وہ ہی حقوق اسلام ہی ہی چنانچہ اکی حدیث میں آویگا لیکن یہ سنت افضل فرض ہی ہی اس ہی کہ اس میں تواضع ہی اور سبب ہوا ہے
 واجب کا اور پوچھنا بیمار کا اور ساتھ جانا جنازہ کی اور بال بدعت شنی میں النبی مبنی روافض وغیرہ کی خبر پوچھی نہ اونکی جنازہ کی ساتھ جاوی اور قبول کرنا دعا کا
 اگر کوئی بلا وہ ذکر ہی ہی قبول کر اور جاوی اور بعضوں نے کہا کہ غیافت کی ہی بلاوی کو حاضر ہو دی بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہو اور امام غزالی نے کہا کہ جو کھانا
 ازراہ مخالفت اور نام و نمود کی بجا وین نہ قبول کر ہی اور سلف مبنی صحابہ اور ائمہ کی علماء کردہ کہتی ہی اسکو اور جواب دینا چہنیک و الیکار مبنی اگر وہ محمد مد کہے

استعمال کرنا اور یہ چیزیں جو مذکور ہوئیں مرد و مکہ منع ہیں سوائے باسن چاندنی کی کہ مرد و نون اور عورتوں کو دونوں کو استعمال اور نکاح درست
 نہیں اور نہ بیوی کا اور عین آخرت میں ظاہر تر یہ ہے کہ کہا جادی کہ وہ بیٹی کا نہیں خسر و عین مت خد اب اپنی ہیکل وقت فوت اور حساب
 کی حاجت میں ایک مدت تک نہیں بیٹی کا پہرہ بیوی کا اور ایسی ہی مراد نہ بیٹی ریشم سی ہی اس حدیث میں من لب فی الدنیا لم یلب فی الآخرة
 اور ایسی ہی بیٹی شراب سی حدیث میں من لب فی الدنیا لم یلب فی الآخرة و عن ثوبان قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم ان المسلم اذا عاد اخاه المسلم لم یزل فی خرفة الجنة حتی یزجم سراؤه مسلم
 اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق سلمان جو وقت پوچھا ہی بہا ہی اپنی مسلمان کو ہمیشہ رہتا ہی
 پنج بیوہ نور سی بہشت کی بہانہ کہ چہ ہی روایت کی بیہ سلم فی ابنی سبب ہی ریشم طرف عبادۃ جبار کی لائق حبت اور میوی خور
 آدم کی بیوی حوا سی و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى يقول يوم القيمة يا ابن آدم
 فکم تعد فی قال یا رب کیف اعزک وانت رب العالمین قال فاعلمت ان عبدک فلان امرض فلم تعد اما علمت انک لو عندک
 لو جددت عندک یا ابن آدم استطعتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب العالمین قال فاعلمت انک لو عندک
 عبدک فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لو جددت ذلک عندک یا ابن آدم استسقیک فلم تسقنی قال یا رب کیف
 اسقیتک وانت رب العالمین قال استسقاک عبدک فلان فلم تسقیہ اما انک لو سقیته وجددت ذلک عندک رواہ مسلم اور روایت
 ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق آدم کی فرما دی گاد ن قیامت کی ای بیٹی
 آدم کی بیار ہو امین پس نہ پوچھا تو فی مجاہد کہیگا ای رب میری کس طرح پوچھا میں تجھ کو اور تو پالنی والا ہی عالمون کا یعنی
 اور پاک ہی بیار سی سی فرما دی گاد کہ آدم کی کیا سبب افلا نا بیار ہو پس پوچھا تو فی او سکوکیانہ
 جانا تو فی یہ کہ اگر پوچھا تو او سکوکیانہ پاتا مجھ کو نزدیک وکی یعنی رضامیہ سی ای بیٹی آدم کی کہا نا مانگا میں تجسی پس نہ کہلا یا تو فی مجھ کو کہیگا
 ای رب میری کس طرح کہلا تا میں تجھ کو اور تو ہی پالنی والا عالمون کا یعنی اور تو سیکہ محتاج نہیں فرما دیگا اللہ تعالیٰ کیا نہ جانا تو فی یہ کہ
 کہا نا مانگا تھا تجسی بند می میری فلا فی پس نہ کہلا یا تو فی او سکوکیانہ جانا تو فی یہ کہ اگر کہلا تا او سکوکیانہ پاتا تو او سکوکیانہ ثواب و سکندر ویک
 میری ای بیٹی آدم کی پانی مانگا میں تجسی پس نہ پلا یا تو فی مجھ کو کہیگا ای رب میری کس طرح پلا تا میں تجھ کو اور تو پالنی والا عالمون کا ہی یعنی
 تجھ کو کسی چیز کی احتیاج نہیں نہ پانی کی اور کسی چیز کی فرما دیگا پانی مانگا میں بند می میری فلا فی پس نہ پلا یا تو فی او سکوکیانہ جانا تو فی یہ کہ اگر کہلا تا
 او سکوکیانہ پاتا تو او سکوکیانہ ثواب و سکندر ویک میری روایت کہ یہ سلم فی عیادۃ مریض کہ نہیں اللہ تعالیٰ فی فرما کہ اگر عیادۃ کرنا پاتا مجھ کو نزدیک ویک ویک
 اور پلا نیکی حبت نہ پلا یا تا تا سکندر ویک میری اس معلوم ہوا کہ عیادۃ فضل کہلا فی ور پلا فی ہی و عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم دخل علی اعرابی یعودہ وکان اذا دخل علی مریض یعودہ قال لا بأس ظہور ان شاء الله فقال لک لا بأس ظہور ان
 شاء الله قال لا بل حتی تغزو علی شیعہ کبیر تنزہ القبور فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنعیم اذا سداہ البخا اری
 اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیکن ایک گنوار کی باسن اسی پوچھی حال بیاری او سیکو اور ہی حضرت جب تہا بیار کہ
 پوچھی او سکوکیانہ نہیں کہہ دی یعنی غم نہ کہا اس بیار سی علی کہ پاک کر نیوالی ہی بیار یعنی گناہوں سی اگر چاہی اللہ پس فرما یا حضرت فی و اسی کی نہیں
 کہہ دیہ کہ پاک کر نیوالی ہی یہ بیاری اگر چاہی اللہ کہ گنوار سی ہرگز نہیں یوں بلکہ تہا کہ جوش مانی ہی بیاری بیاری یہ تہا سکوکیانہ

یعنی مازدائیگی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا سطر حسی ہوگا اب دایت کی یہ بخاری فی **ف** اس حدیث سی کمال تواضع حضرت کی معلوم ہوتی کہ
 گنوار کی خبر کو تشریف لیگئی تعلیم ہی امت کی یہی کہ ادنیٰ ادنیٰ کی خبر پر ہی کیا کرین اور ان سطر حسی ہوگا یعنی غصی ہوئی حضرت اوسپر کہ مینی ہیا ثواب ہمارا کیا
 بیان کیا اور راہ صبر و شکر کی بتائی اور باوجود اسی توفی انکار اس نعمت کا کیا ثواب یوں ہی ہو ویجا ج طرح ہوگیا ہی ایسی کہ نہیں ہی بڑا کفران نعمت
 کی مگر محروم ہونا اس نعمت سی اور احتمال ہی کہ وہ ہمارا کہ فرہو لیکن عمارتی کہا ہی کظاہر ہے کہ مسلمان ہا لیکن ہر وقت او جہتہ گنوار تھا بسبب شدت
 دلو کی بنیاب ہو کر سطر کہہ بیہادع **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى مِنْكَ**
الْإِنْسَانُ مَسَّحَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبَ لِبَاسِكَ الْكَاسِرُ وَاشْفَاكَ نَتَّ الشَّكَا وَالْشَّكَا لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُ لَا شِفَاءَ إِلَّا بِعَادَةٍ
سَقَمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت کہ بیمار ہوتا ہر مین ہی کوئی آدمی ہیرتی اوپر
 دھانسا تہہ اپنا پہ فرمائی دور کر چار کوا ہی پروردگار آدمی توی شفا دینو الا نہیں شفا کر شفا تیری وہ شفا کہ چھوڑی کسی بیماری کو تیرا
 کی یہ بخاری اور سلم فی **وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ التَّسْمِعُ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ يَدُ قَرْنِهِ**
أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَبِّعْهُ لِسُحْمِ اللَّهِ تَرْتَبُ أَرْضُنَا بِرَيْقَةٍ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ
يَا ذُرِّيَّ تَسْقُفُكَ عَلَيْهِ اور روایت ہی انہیں عائشہ سی کہ کہا ہر وقت کہ شکایت کر آدمی کسی چیز کی یعنی کسی غصہ کی بدن اپنی سی یعنی جب کوئی
 غصہ ہو کہنا کسیا یا ہوتا ہوا یا زخم ہستی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کر کہ ساتھ اولنگلی نبی کی برکت حامل کرنا ہون ساتھ نام اللہ کی یہ تھی زمین ہمارے
 لے ہوئی تھی ساتھ لعاب بعضی بیماری کہتی مین ہم یہ نہ کر شفا دیا جادی ہمارا ساتھ حکم پروردگار ہمارے روایت کی یہ بخاری اور سلم فی **ف**
 آیہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لعاب مبارک اولنگلی پر لگا تی اور رکبتی اوسکو خاک پر پیر کہتی اولنگلی خاک آلودہ اوپر جگہ درد کی اور ہیرتی جانی اوسکو
 اوس جگہ اوپر پڑتی بسم اللہ آخر تک اور یہ ایک سہ اسم از ابی سی بیج علاج ہوڑون اور جنون کی اس سہ کو حضرت ہی جانتی ہونگی ہماری عقلین
 فاصر مین اسکی معلوم کرنی سی لیکن قاضی بیضاوی فی از راہ احتمال کی بیان کیا ہی کہ طب سے معلوم ہوتا ہی کہ لعاب دہن کو تاثیر ہی بیج تبدیل مزاج
 کے اور وطن کی مٹی کو بھی تاثیر ہی بیج حفظ مزاج کی حتی کہ لکھا ہی حکما رنی کہ ساز کو چاہی کہ چوبہ خاک پنی وطن کی ساتھ رکھی اور ہوا ایسی ہانگی
 باسن مین ڈال دی اور وہ بانی پتیا رہی تا امن مین رہی تغیر مزاج سی پس ایسی حضرت بہ فعل کرتی ہون اور اوپر ہی شارسین فی وجہین اسکی بیان
 کی مین یہ سب احتمالات مین حقیقت وہی ہی جو پہلی مذکور ہوئی تو کہہ اشارت فی کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر جائز ہوئی تفسیر یعنی منسہ کے جنگبک
 کہ اوسمین کوئی حرام چیز نہ ماننا سحر اور کلمہ کنز کی اور ستر کسی زبان کا ہونہندی ہو یا ترک یا عوبی سب تلمت نی اوسکی معلوم ہون پڑنا درست نہیں کہ شاید
 الفاظ کفر کی ہون مگر ایک منہ ہجو کا حدیث مین آیا ہی بسم اللہ شجہ و منہ آخر تک پڑنا اوسکا درست ہی اگر چہ منی اوسکی معلوم نہیں ہوج **وَعَنْهَا**
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى بَقِيَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَعْوِدَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا اشْتَكَى
وَجَعَلَ يَذِي لُومِي فِيهِ كُنْتُ أَنْفُتُ عَلَيْهِ بِالْمَعْوِدَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُتُ وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ إِذَا مَرَضَ أَحَدُ مَنِ أَهْلَ بَيْتِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ
بِالْمَعْوِدَاتِ اور روایت ہی انہیں عائشہ سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتی دم کرتی اپنی پڑموزات اور ہیرتی اپنی پڑموزہ اپنا
 سینہ جانتک پہنچ سکتا تہہ بدن مبارک پر پس جب بیمار ہوتی اوس بیمار مین کوفات کی گئی اوسمین مین دم کرتی حضرت پڑموزات و پڑموزات کہ تھی
 حضرت دم کرتی اور ہیرتی مین تہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی سطر ح کر مین پڑتی معوذات اور حضرت کی ماتون پڑم کرتی اور دونو تہہ اوکی بدن

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص کو کہ ارادہ کرے کہ اسے اللہ تعالیٰ ساتھ دے اور اس کی پہلے جگہ ہو جائے وہ مصیبت زدہ و اعلیٰ حصول پہلانی کی نقل کی یہ
 بخاری فی **ف** مصیبت کہتی ہیں ہر امر و خیر کو جس پہنچا مصیبت کا ہمیشہ ازراہ قہر ہی نہیں ہی بلکہ کہی بسبب ہرانی کی ہی ہوتی ہی کہ گناہ و خیر
 میں اوسے اگر صبر کری اور رخصتی ہی اوسے علامت مہر کی ہی اور اگر خیر و خیر کری اور رضا ہو وی علامت قہر کی ہی **و عن** ابی سعید
 الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما یصیب المسلم من مصیبت الا و صیب لا ھیم ولا حزن ولا اذى ولا غم
 حتی الشوکة یشاکھا الا کفر اللہ بہا من خطایا ھه متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید
 الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نہیں پہنچا مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی دکھ اور نہ کوئی فکر اور نہ غم اور نہ اندا اور نہ غم پہنچا کہ گناہ پہنچا جائے یا نہی
 کو جہاں ہی اللہ تعالیٰ بسبب ہو گناہ و اس کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** معانی لفظ ہم وغیرہ کی البین قریب قریب ہیں اور فرق ہم و غم میں یہ
 ہے کہ ہم امر آئندہ میں ہوتا ہی کہ کوئی امر مشکل پیش آئے ہو اور قصد کرنی اور اس کی رنج کہیں ہی اور غم امر گذشتہ میں ہوتا ہی حاصل یہ کہ سطر حکم بخ مسلمان
 کو پہنچا باعث جہر فی گناہ صغیرہ کہ ہوتا ہی **و عن** عبد اللہ بن مسعود قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 وهو یؤعلک فمسستہ بیدای فقلت یا رسول اللہ انک لتؤعلک و عکاشد لیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 احل رانی اوععلک کما یؤعلک رجلان منکم قال فقلت ذلک لانک اجزین فقال اجل ثم قال
 ما من مسلم یصیبہ اذى من مرض فما سواہ الا لحظ اللہ بہ سیاتہ کما لحظ الشجرہ
 و قدھا متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود ہی کہ کہا گیا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور حضرت بخا میں ہی اس کا بانی او کہ ماہرہ
 بنا پہر کہا میں ہی رسول خدا کی اگر ہوتا ہی بخا سخت پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ان تخفی بھی بخا ہوتا ہی مانند بخا و شخصوں کی تم میں ہی کہا ابن مسعود
 فی پس کہا میں ہی یہ اسو اعلیٰ کہ ہو اعلیٰ نہاری دگنا تو البس فرمایا کہ ان پہر فرمایا نہیں کوئی مسلمان کہ پہنچا اس کو اندا مرض سے اور وہ چیز کہ عار و اس کی گرد و کرہای
 اللہ تعالیٰ بسبب اس کی گناہ و اس کی جیسے جہاں ہی دخت ہی اپنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی **و عن** عائشہ قالت ما رايت احدا اوجع
 علیہ استل من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ ہی کہ کہا نہیں دیکھا میں کسی کو بیماری
 اوسے سخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی **و عنہا** قالت مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربین
 حاکمتی و ذاقنتی فلا اکرہ شدة الموت لاحدا بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری و روایت ہی او نہیں عائشہ سے
 کہ کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی در میان جگہ میری کی اور نبوی میری کی پس نہیں کو وہ جانی نبی نبی مونکی و اعلیٰ کسی کہی بھی نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کی روایت کی یہ بخاری فی **ف** یعنی وفات ہوئی حضرت کی اوس حال میں کہ گھبراہٹ ہوئی ہی مجھے پس میں خوب جانی ہون شدت موت او کی
 پس نہیں کرو وہ جانی میں ان میں گمان کرتی ہی پہلی کہ سختی موت کی ہوتی ہی بسبب کثرت گناہوں کی پس جب کہی نبی نبی نبی حضرت کی وفات کی جانا
 میں کہ سختی موت کی نہیں ہی علامت بری ہونی خاند کی بلکہ وہ ہوتی ہی اعلیٰ بند ہونی و جات کی اور آسانی موت کی نہیں ہے بزرگی و الاحضت کو بطریق
 مذکور ہی **و عن** کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن کمثل الخامة من الزرع تعلھا الرباح
 قد حرمہ و تعدلھا الخری حتی یاتیہ احرہ و مثل المنافق کمثل الآمر ذرہ الجذیفہ التي لا یصیبھا شئ من شئ حتی یکون
 رجعھا فھکمرۃ و احداہ متفق علیہ اور روایت ہی کعب بن مالک کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مثل مؤمن کی مانند مثل
 بنی زونازہ کہیتی کی ہی جہاں ہی میں اس کو باو بن گرا دیتی میں اس کو کہی اور سبب ہر دیتی میں کہی یہاں تک کہ ہی اس کو موت یعنی سطر بخ مسلمان کو کہی

امری تل سی جتنی تک باؤد چٹائی تک اور تل والا یعنی دق والا اور کسا فرو کسا وگر گرمی سواہی برسی اند کی راہ میں یعنی جہاد میں اور کسا یعنی بگبائی
 کہنوالا سرحد اسلام پر اور گرجائی والا گڑھی میں اور جسکو کجا جادین درندی یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جادی واسطی مال اپنی کی بائیل یا دین یا خون
 اپنی کی با منظمہ کی یعنی حق کی اور شیت اند کی راہ میں یعنی جہاد میں اپنی موت سی مر جادی اور غنبت کہنوالا شہادت میں کہ مر جادی پچھو نون پر اور حضرت
 علی سی روایت ہی کہ جسکو قید کری بادشاہ ازراہ ظلم کی پھر مر جادی قید خانہ میں ہیں وہ شہید ہی اور جو مر جادی ظلم سی پھر مر جادی اوسی مارنی زن پس وہ
 شہید ہی اور جو کوئی مری کو اہی دیتا جو توحید کی پس وہ شہید ہی اور انس سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ تپ شہادت ہی اور جب تون اجر سی رزق
 ہی کہ کجا انون نی کہ کجا مینی یا رسول اللہ کونسا شہیدان میں بزرگ تر ہی اند کی نزدیک فرماؤ اور شخص کہ کجا موطر اند کی پس کر ہی اور کجا امر با امر
 اور منع کر ہی اور کجا مکر ہی پس مار دانی وہ میرا سکوا ورا بی موتی سی ہی کہ جسکو کل دانی گوہر یا اونٹ با مری کا مٹی سی دھسے جادو کی پس وہ شہید ہے
 اور ابن عباس سی ہی کہ جو کوئی عاشق ہو اور پیرنگا سا اور چچا یا محبت کو پھر مر گیا پس وہ شہید ہی اور کجا ت ہی حضرت صبی اللہ علیہ سلم سی کہ جسکو دنا
 سر پر کشی میں اور قیادی اور کجا شہید کا ہی اور کجا مسعود سی ہی بطریق مرفوع کی کہ اند تعالیٰ فی راہ کی غیرت خور تون پر اور جہاد مردون پر پس سنی
 صبر کیا اون خور تون میں سی یعنی سوکن کی بونی پر جو کا اور کجا ثواب شہید کا اور حضرت عائشہ سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ سنی کہی دین پچھیں بار
 بعد دعا ر اللہم یا رب فی الموت و فیما بعد الموت پھر مر جو فی اپنی پردیتا ہی اور کجا ثواب شہید کا اور روایت ہی ابن عمر سی بطریق مرفوع کی کہ سنی نماز پڑھ
 شتے کی اور روزی رکبی تین دن کی مہینی میں اور نہ چوری و تر سفہ میں اور نہ خضہ میں کجا جاتا ہی اور کجا ثواب شہید کا اور شہید بہرین بھل مانی والا
 سابقہ سنت کی نزدیک فساد است کی اور جو کہ مری طلب علم میں اور مراد طلب علم ہی مہی کہ مشنول ہو علم کی حاصل کرنی اور تعلیم کرنی اور تالیف کرنی میں
 اور حاضر و مجلس علم میں اور جو کوئی جیتا رہی اس حالت میں کہ عداوت کہنوالا ہو لوگوں کی پس وہ شہید ہی اور جو مر جادی غلہ طرف مسلمانوں کی اور جو کوئی
 کماوی اپنی جوی اور اولاد اور لونڈی غلام اپنی کی لپی پس وہ شہید ہی اور کجا شہادت یعنی ہو کہ بعد زخمی ہوئی فائدہ اور مہادی شہید ہی اور ایسی ہی سب ہی اگر
 اور ایمن اور کجا فرادی میں اور شہید یعنی جس کے گلے میں پانی نہیں گیا اور دم گت کہ مر گیا اور کجا شہادت میں ایہی کہ جو مسلمان اپنی مرض میں پڑی
 دعا بولے کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین چالیس بار پھر مری اپنی اوسی مرض میں دیا جاتا ہی ثواب شہید کا اور اگر اپنا ہوتا ہی اچھا ہوتا
 اس حال میں کہ حضرت کجا فی ہی اور کجا ہی کجا جیتا امانت دار شہد کی سابقہ جو کجا دن قیامت کی اور جو کوئی مری شب جمعہ میں شہید ہی اور تاجا
 اور مومن لداؤان دینی والا مانند شہید کی ہی کہ کوتا ہو اپنے نون میں اور جب مزاجی تو نہیں کبڑی پڑی اور کجا قبہ میں اور کجا ہی کہ فرما یا حضرت فی رحمتی اور
 پچھو پچھو کیا رحمت پچھو ہی اللہ اوپر دس بار اور جو کوئی درود پچھو ہی پچھو دس بار رحمت پچھو ہی اللہ اوپر دس بار اور جو کوئی درود پچھو ہی پچھو
 سو بار کہتا ہی اللہ در میان دونوں کہوں اور کجا کی براۓ یعنی خلاصی لاف ہی اور خد صی آگ سی اور کہیکا و سکوا اللہ دن قیامت کی سابقہ شہیدان
 کی اور تاجا ہی کہ جو کوئی کہی صبح کو نین بار عود اللہ السلیع علیہ من شیطان الرجیم اور پڑی تین تین خیر و خیر کی تعیین کرنا ہی اللہ تعالیٰ سابقہ اور کجا
 ستر ہزار فرشتی کہ دعا بخشش کی کرتی ہیں اور پھر شام تک پھر گرم جاتا ہی اور س دن میں شہید مہادی اور جو کوئی چرتا ہی شام کو ہی ثواب پانہی
 اور تاجا ہی کہ وصیت کی حضرت فی کہ شخص کو کہ جب پڑی خواب کا اپنی بی بی خیر سورہ شہد کا اور فرمایا اگر مری کہ تو شہید مری کہ اور جو کوئی مہادی کہ
 سے شہید ہونا ہی اور جو کوئی مہادی حج یا عمرہ میں شہید ہی اور جو کوئی مہادی یا وضو شہید یا اور ایسی ہی رمضان کی مہینہ میں یا مری بیت المقدس
 یا مری یا مہینہ میں شہید ہی یا مری دہلا شہد کی جاری سی اور جسکو پہنچ آفت اور مری وہ صبر کہنوالا الاضر اور مری ہلا پر شہید ہی اور کجا مقابلہ السموات
 والارض آخر تک کہ فضیلت اور کجا حدیث میں بہت آئی ہی جو کوئی پڑی صبح شام شہید ہی یا مری نومی برس کا ہو کہ یا شہید زدہ یا مری اور باب

اور کسی اور سرکاری ہون اور بیوی تکلیف کر جاوی اور خاندانی راضی ہو اور ایسی ہی امام عادل اور حاکم شرعی یعنی قاضی کو حکم کری حق اور جو کوئی
 نہ کری سبب ایک ہون یا جلدی کی وہی سلمان منسوب کی شہید ہی ہر جہ و طوع الا نوار حاشیہ و منی روعن عائشۃ قالت سألت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اطاعون فاجابہ فی انہ عذاب اللہ علی من لیسنا من لیسنا و ان اللہ جعلہ رحمۃ للمؤمنین
 لیس من احد یقع الطاعون فیمکث فی بلکہ صابر فحلیس یعلم انہ لا یضییہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل امر
 شہید رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ کی کہ کبار و جہانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت طاعون کسی ایسے خبر دی مجھ کو یہ
 کہ خدا سبب جہت ہی او سکھادہ اپنی بندہ و ان جہت جہی او شفیق اللہ فی گردانی او سکھ رحمت و سلمی مومن کی یعنی جو کہ صبر کرتی ہیں و سبب نہیں کوئی
 کہ وہی طاعون یعنی او سکھ نہیں پھر پھر ہی پچ شہابی کی صبر کہ نوا و طلب کہ نوا و انوار کا یعنی نوا ہے کی اپنی مہر راہ اور عرض کی یہی جہت
 ہے یہ کہ نہیں جہت کی او سکھ لڑ و بیکر لکھی ہی اللہ فی سلمی او سکھ لڑ کہ ہوتا ہی و سلمی و سلمی ماننا ثواب شہید کی روایت کی یہ بخاری فی وعن
 اسامہ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون رجرا رسل علی طائفتہ من بنی اسرائیل او علی من
 کان قبلکم فاذا سمعتموہ یا ارض فلا تقدموا علیہ واذ اوقع یا ارض وانتم بہا فلا تمخرجوا فیرا لکم
 مستفق علیہ اور روایت ہی اسامہ بن زید کی کہ کبار و جہانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی طاعون عذاب ہی ایجا گیا تھا ایک جماعت پر بنی اسرائیل
 سے یا فو یا ان لوگوں پر کہ پہلی تھی بنی بنی راوی کو شک ہو ہی کہ پہلی بات کہی یا دوسری ایسے وقت کہ سنو تم طاعون ایک زمین میں ایسے نجا و دوسرے
 اور وقت کہ ہو ایک زمین میں اور دوسرے میں پس نہ نکل جاگ کر اوس کی نقل کی یہ بخاری اور سلمی فی ایک جماعت ہی اسرائیل ہی مراد وہیں
 کہ نکلے کہ گیا تھا اذ ابابہ اس میں مخالفت کی انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ فی فائزنا لہم فی انہما کہ ابابہ مالک فی پس ایجا اللہ فی انہ پر طاعون
 پس مگر ایک سات میں ان میں ہی جو ہیں شہابی ہون ہی ان کی تفسیر میں بیان اسکا فصل لکھا ہی اور جانا و ان سلمی منع ہی کہ انس کو ہلاکت
 میں وہاں لازم ہی اور ہیکے نہیں اس لیے کہ تقدیری بیگانہ ہی پس ضابطہ و ابابہ ہی ہی کہ جہان ہو ہی وہاں جادوی نہیں اور اگر کہیں پہلی ہی تھا اور
 وہاں وہاں ہی بیگانہ نہیں جو کوئی بیگانہ کہ نہ کب گناہ کبہ و کا ہو کا اور مرد و دہی وہاں سوائی وہاں کی اور بعضی جگہوں میں بیگانہ آیا ہی ہی جہی کوئی ایک گھر
 میں ہو اور زراوی یا الگ جادوی یا دوزخ ہی کی بھی بیگانہ ہو اور غالبان ہلاکت کا ہو تو جائز ہی بیگانہ وہاں ہی ہر جہ و طوع وعن انس
 قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ اذ ابتلیت عبیدہ لہجبتہ فہ صابر عوذتہ منہما
 لکمہ یویل علیہ رواہ البخاری اور روایت ہی انس سے کہ کبار شامی ہی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائی ہی کہ فرمائی ہی اللہ تعالیٰ کہ پاک ہی وہ اور لہجہ ہی ہوت
 کہ مستحکم کہ انہوں میں نہ ہی اپنی کو ساتھ دو بیاریوں او سکھ کی پھر صبر کرنا ہی دیتا ہوں میں و سکھ عوض اون دونوں کی جہت ارادہ کرتی ہی حضرت
 دو بیاریوں ہی کہیں او سکھ نقل کی یہ بخاری فی ایک جماعت ہی ایجا گیا تھا ایک جماعت پر بنی اسرائیل
 میں ساتھ نجات پائی ہو دینی یا منازل مخصوصہ و انہا دوسرے میں جو مبتلا ہو ہی ہمیں او سکھ جہی کہ صبر کری او ظاہر و باطن میں برائی ہی او سکھ اور
 جانی کا نہ ہونا زہر و غضب الہی کی نہیں ہے بلکہ ہمد و کر و گناہوں کی اور بندہ ہونی درجات کی اور بیانیکی یا نظری ہی ایک بزرگ جب از عمر میں نہ ہو
 ہو گئی تو فرمائی ہی کہ جو حضرت کہ تمہارے میں جانتا تھا اب حاصل ہوئی ہی ہر جہ و طوع **الفصل الثانی** فصل دوم عن علی قال
 سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یعوذ مسلما عذوۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملائک حتی یسمی
 وان عذوۃ عشیۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملائک حتی یضمر وکان لہ خریف فی الجنة رواہ

پروکار پاکیزہ و کما یعنی محبت اور کما سزا و نجات کر رحمت یعنی رحمت غلیظہ یعنی رحمت بن سی یعنی جو کہ پہل ہی ہی ہر چیز پر اور شفا اپنی شفا میں سی
 اس بیماری پر پس چہا جو جادی نفل کی وجہ ہو و دنی **ف** جیسے کہ رحمت تیری آسمان میں ہی یعنی سب جگہ و سب وہاں کی رہتی و انون پر
 سے مخلقات زمین اور زمین و انون کی رحمت خاص مع نبوت پر ہوتی ہی اور جنہون پر نہیں یعنی مومنون پر ہوتی ہی نہ کہ فزون پر اگرچہ رحمت عام
 سب پر ہی بحسب قول اللہ تعالیٰ کی رحمتی رحمت کل شیء اور وہ پاکیزہ و ن سی مومن میں پاک شرک سی یا ممتی جو کہ کبھی میں بڑی افعال و اقوال سی
ع **و** عن عبد اللہ بن عمر و قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل ليعوذ من رضاء فليقل اللهم اشهد
 عنہ لا بینکما لک عدو او یکتشی لک الی جنادہ ذروہ ابوداؤد و روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہر وقت کہ دوسری آدمی عبادہ و عبادت کی پس جائی کہ کسی یا الہی شفا دے نبی اپنی کو ایذا پہنچاوی و سطحی تیری دشمن کو ایسی دشمنان دین کو جو
 کری و نفل کری یا علی و سطحی تیری تیری کی طرف جانی کہ نبی یا کسی یعنی نفل کی وجہ ہو و دنی **و** عن علی بن زید عن امیۃ انہا سالت
 عائشہ عن قول اللہ عز وجل ان تبوءوا ما فی انفسکم او تحنوا و یحاسبکم اللہ و عن قولہ و من تعجل لعلہ
 مجزیہ فقالت ما سالت عنہا احد منذ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
 ہذا ہ معاشی اللہ العبد بما یصلیہ من الحمدی والتکبیر حتی البضاعة یضعہا فی ید
 فیمبصہ فیفقدہا فیضرعہا حتی الی العبد لیخرج من ذنبہ کما یشیر الشارب من الکبیر
 دو اگہ الترمذی و روایت ہی علی بن زید یا نبی سی کہ نفل کی تیری تیری کہ دنی پوچھی عائشہ سی منی قول اللہ عز وجل کی کہ اگر ظاہر کر دے و پیر نہ ہا
 انون میں ہی یا چہا و ان کو حساب کر لگا ہی ساتھ و دنی پوچھی منی قول اللہ تعالیٰ کی اور جو شخص کہ محل کر ہی یا یعنی عقیقہ یا کبیرہ بلا دیا جا جائے
 ساتھ و دنی یعنی دنیا میں یا جہی میں ان کہ حضرت عائشہ فی اس میں پوچھا ہی اس سنا کہ کسی فی جیسے کہ پوچھا نہا یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی دنی یا
 یہ معاشی و دنی کو میں ان دونوں دونوں میں حساب کرنا نہا کہ ہی بندی پر ساتھ اوس چیز کی کہ پہنچی ہی و اس کو پ سی اور پ سی یہاں تک کہ کوئی خبر
 ال میں ہی کہتا ہی او سکھ سچ سن کر ہی کی پس نہیں پاتا او سکھ بہر نگین جو تا ہی بسبب نہ پانی او سکی کی دور کی جاتی ہیں اوس سی گناہ او سکی
 بہر شے ہی حال جو تا رہتا ہی یہاں تک کہ بندہ البتہ نکلتا ہی اپنی گناہوں سی جیسا کہ نکلتا ہی پھٹی سی سونا اور چاندی سرخ یعنی بسبب پڑھیکی آگ میں نفا
 کے بہر ترمذی فی **ف** باعث پوچھی منی دونوں دونوں کا بہر تھا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہی کہ بندی حساب کی جاتی ہیں دونوں کی خطرون او شہ
 اندیشون پر اور دوسرے آیت سی بہر معلوم ہوتا ہی کہ لوگ نفل دی جاتی ہیں ہر عمل پر پورا ہوا بہر پس شکل ہوا بہر صابر پر اور متحیر ہونی کہ کیا کرن
 و علی کی کہ ممکن نہیں پر پیر کرنا اوس سی پس ایسی حضرت عائشہ سی مطالب ان یا چکا پوچھا او ہون فی جواب دیا حاصل دسکا بہر ہی کہ معنی آہون کی بہر
 ہمیں ہی کہ حساب لگا اللہ مومنون سی تمام دلی باقون پر اور عذاب کر لگا بسبب تمام گنہون او کی کی دن قیامت کی ہکلاس معاشیہ اور سہر سی
 مراد یہی کہ بسبب گناہ کی مواخذہ ازراہ عقاب سبک دنیا میں کر تا ہی کہ سچا اور سچ میں گرفتار کر تا ہی تا پاک ہو گناہون سی او معنی عذاب کی بہر میں کہ
 ایک شخص ہی دوست پر خد کر ہی ظاہر میں سبب کی بی ادبی کی کہ جو جادی اوس سی اور دل میں او سکی محبت جو دح **و** عن ابی موسی
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصلی عبد تکبیراً ما قوتھا او ذونھا الا یدن
 و ما یعفو اللہ عنہ اگر و قرا و ما اصابکم من مصیبة فباکسب ایدیکم و یعفوا عن کثیر ذواہ الترمذی
 و روایت ہی ابی موسی سی یہ کہ خنق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا نہیں پہنچی بندی کہ توڑی اندا اور وہ چہر کر نہ دوی اس سی یا کہ اس سے

مضبب گن کی اور وہ گن کہ بخشنا ہی اے اور گن سی یعنی بغیر نمرود بنی کی اور پر دنیا و آخرت میں زیادہ میں اون گن ہونسی کہ نمرود بخشنا ہی اون پر اور پھر
حضرت فی بیہ آیت اور جو چیز کہ بخشتی ہی تمکو مصیبت سی پس بسبب او چیز کی کہ کہا باہون تنہا ہی فی یعنی ذاتون تنہا ہی فی اور معاف کرتا ہی بہت
سے یعنی بہت گناہوں سی یا بہت گنہگاروں سی نقل کی بیہ ترندی فی **ف** مصیبت سی یعنی مرض و سختی و غیرہما بسبب اعمال بد تنہا ہی کی ہے
بیہ خاص ہی گنہگاروں کی ہی اور غیر گنہگاروں کو بخشتی ہی مصیبت و اہل بند ہونی درجوں اون کی کی لیکن وہ بسبب شامت گناہوں ہی کی جانتی ہون
نقل ہی کہ ایک بزرگ کی تمہ جوتی کو جو بہتر گناہ و روتی ہی اور کہتی ہی آہ کیا گناہ کیا ہی مٹی کہ نمرود اس کی بیہ پائی مٹی ہنہ **ع** **و عن**
عبداللہ بن عمر **و قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** اِذَا كَانَ عَلَى طَرَفَيْكَ حَسَنَةٌ مِنَ الْعِبَادَةِ
فَوَرَّكَ قِيلَ لَكَ لَوْ كُنْتَ بِهَ أَكْتَبَ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ اِذَا كَانَ بَطْلِيًّا فَكُحِّيْ اُطْلِقْهُ اَوْ اَلْقِ الْاِمْرَ اَوْ رَوَيْتُ
عبداللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق بندہ جو وقت ہوتا ہی راہ نیک پر عبادہ سی پھر ہمار ہوتا ہی یعنی اور نہیں قادر ہوتا اس
عبادہ پر کہا جاتا ہی یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی واسطی خوشی کی کہ زمین ہی ساتھ اسکی یعنی مکی کہنی کی ہی لکھہ واسطی اسکی مانند عمل اسکی کی جہت
کہ نہا ندرست یا نیک کہ ندرست کروں اسکو یا ملاون اسکی اپنی طرف بنی مری **و عن** انس بن مالک **قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
اِذَا التَّبَتُّلُ الْمُسْلِمِ بِلَدٍّ فَرَجَسِدَ قِيلَ لَكَ اَكْتَبَ لَهُ صَالِحُ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ
فَانْتَفَاهُ غَسَلَهُ وَطَهَرَهُ اِنْ قَبَضَ غَفَرَهُ وَرَحِمَهُ رَوْحُ الْمَلَائِكَةِ رَوَيْتُ هَی رَوَيْتُ ہی انس سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ وقت کہ
فلان کیا جاتا ہی سلمان سابقہ بیماری کی حج بن اپنی کی کہا جاتا ہی واسطی خوشی کی کہنی کی ہی لکھہ واسطی اسکی چہا عمل اسکی جو کہ تبارکنا یعنی
پہلے اس بیماری کی پس اگر شفا دی اسکو اللہ فی دہوتا ہی اسکو پاک کرتا ہی اسکو یعنی گناہوں سے اور اگر مر جاتا ہی اسکو بخشنا ہی واسطی اسکی اور
رحم کرتا ہی اسکو نقل کی بیہ دونو حدیثیں بخوبی فی شرح السنین **و عن** جابر بن عبد اللہ **قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
وَكُلُّ الشَّاهِدَةِ سَبْعٌ سَوَاءٌ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنَّةِ شَهِيدٌ
وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَكَمِ شَهِيدٌ وَالْمَرْءُ مَوْتٌ مَعَهُ شَهِيدٌ رَوَاهُ
وَالْبُودُ وَاللَّسَاقُ رَوَيْتُ ہی جابر بن عبد اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی شہادتین سات ہیں سوائی ماری جانیکی راہ خدا
میں جو دہا میں مری شہید ہی اور جو ذوبی شہید ہی اور ذات الحب والاشہد ہی اور شہید کی بیماری سی مری شہید ہی یعنی استخارہ یا دست آیہ
و غیر ذالک اور جل کرمی شہید ہی اور وہ شخص کرمی دب کردیوارہ غیرہ کی نجی شہید ہی اور وہ موت کرمی بیت ہی یا باک شہید ہی روایت
کی بیہ الک اور البود و اور نسائی فی **ف** شہادتین یعنی حکمیت سات ہیں بلکہ زیادہ ہیں بیکیہ اور حدیثان میں مذکور ہیں اور ذات الحب بیکیہ
مشہور ہی کہ ہنسیان از پہلو کی نزدیک دل و سینہ کی ہوتی ہیں اور علامت اسکی بیہ جوتی ہی کہ دم اکٹا ہی اور تب اور کھانسی جتی ہی **ع**
و عن سعد **قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** اَيُّ النَّاسِ شَدِيدُ بَلَاءٍ قَالَ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَاَمْثَلُ فَاَمْثَلُ الْبَيْتِ الْوَحْدِ
عَلَى حَسْبِ بَيْنِهِ فَاِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صُلْبٌ اَشْدَدُ بَلَاءً وَاِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ هَوِّنَ عَلَيْهِ قَمَالُ كَذَلِكَ حَتَّى
يَمُوتَ عَلَى الْاَرْضِ مَا لَهُ ذَنْبٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَلْجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی سعدی کہ کہا پوچھی گئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان آدمیوں میں سخت تر ہی از مری بل
کی یعنی محنت و سبب کی فرمایا کہ بہت مشابہ ہوا دنیا کی پھر وہ کہ بہت مشابہ ہوا دنیا کی فلان کیا جاتا ہی آدمی موافق دین اپنی کی پس

اگر کوئی اپنی دین میں سخت ہوئی ہو بلا واسطہ اور اگر پتی ہو اسکی دین میں نرمی ملے اور کم کجائی ہو اور سہرا پس ہمیشہ رہتا ہی یعنی سخت دین والا
 وسیط سے یعنی گرفتار بلا اور منقطع ہوئی ہو اسکی سبب ہو جائے کہ جتنا ہی زمین پر زمین ہو واسطی اسکی کوئی گناہ فعل کی بہ ترمذی اور ابن ماجہ
 واری فی اور کہا ترمذی فی یہ حدیث حسن ہے **ف** انما یست متبارک بلا ہوئی میں اس لیے کہ وہ لذت باقی میں ساتھ بلا کی جیسے کہ اور لوگ لذت
 باقی میں ساتھ نعمتوں کی اور پھر بہت مشابہ اون کی یعنی اولیاء و صالحی بلا میں گرفتار ہوئی میں لیکن ان کی کم گناہوں بہت باوین پھر جو کم ہوئی
 میں ان کی جو میں بلا میں ہی کم گرفتار ہوئی میں اور سخت دین الکی بلا ہی سخت ہوئی ہی اس لیے کہ فیض الامور ہی پس صبر کرنا ہی اور سہرا اور جائے
 کر میں لائق الکی جو سبب مگن جو کی پس کامل ہو جائی ایمان اسکا اور قوی ہوئی ہی محبت اسکی اور دو ہوئی میں گناہ اسکی اور بلند ہوئی میں
 درجات اسکی اور نرم دین والی پر بلا کم ہوئی ہی تا وہ بی صبری مری ہو دین ہی شکل جاوی سبب نہ قوی ہوئی ایمان کی باع **و عن**
 قالت ما اغبط احدنا موت بعد الذی لایئ مرشدہ موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی **و**
 الشافعی اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہیں آرزو کرتی میں کیسے ساتھ آسانی موت کی بعد الکی کہ دیکھی مینی سختی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ روایت کی بہ ترمذی اور شافعی فی **ف** یعنی اول آرزو کرتی تھی میں آسانی موت کی جیسی کہ حضرت کی موت کی سختی دیکھی وہ آرزو نہ تھی
 اور اعتقاد کیا مینی کہ بھلائی سختی موت میں ہی نہ آسانی میں **و عنہا** قالت رايت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یقول
 وعنده قد اخرج فیہ ماء وهو یدخل یدہ فی القدر ثم یمسح وجهہ ثم یقول اللہم اعمی عنک منکر
 الموت او سکر ات الموت رواہ الترمذی **و** روایت ہی انہیں سی کہ کہا دیکھا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ مینی حالت
 وفات میں اور نزدیک انکی پیالہ ہا کر او میں تہا پانی اور وہ دانتی تھی اپنا ہاتھ پیالہ میں پھر پیرتی اپنی مونہہ پر پیر فانی بالہی مدد کر تو میری
 او پر دفع کرنی سختی موت کی بافر ما باشد موت کی نقل کی بہ ترمذی اور ابن ماجہ فی **ف** پانی ہی ہاتھ ہو کر پیرتی تھی واسطی دفع کرنی گرمی موت
 کے اور حضرت کو جو ایسی سکرات ہوئی الکی بہت سی وہیں نار میں فی لکھی میں ایک اون میں پیر ہی کہ یہ سختی واسطی تسلی است کی تھی کہ جب
 کہ میں کی تسلی ہوئی رون پاک حضرت کی میں یہ صورت ہوئی تو صبر کریں گی اور آسانی ہوگی جان کنی میں **و عن** انہی قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اراد اللہ بعبدہ الخیر جعل لہ العفو بہ فی الدنیا و اذ اراد اللہ بعبدہ
 الشر امسک عنہ یدہ حتی یوافیہ یوم القیمۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جوفت کہ ارادہ کرنا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ بندی اپنی کی بھلائی کا جلدی دنیا ہی واسطی اسکی نرا گناہوں کی دنیا میں اور
 جوفت ارادہ کرنا ہی اللہ ساتھ بندی اپنی کی بھلائی کا کہتا ہی اس سے یعنی نرا کو سبب گناہ اسکی کی بھلائی کا کہ پوری نرا دی گا او کو سبب گناہ
 کی دن قیامت کی نقل کی بہ ترمذی فی **ف** سے کہ دنیا میں نرا دنیا ہی ایسی کہ عذاب دنیا سہل ہے اور مدت دنیا کم پھر نوع گذر جاتی ہی اور
 دوسری کی نرا وہیں بہ جوفت کہتا ہی ایسی کہ عذاب دنیا کا شد ہی **و عنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان عظیم الجزاء مع عظیم البلاء و ان اللہ عز و جل اذ احب قومًا ابتلاہم فمر بخصیۃ فلہ الرضاء و من یخط فلہ
 الخیر رواہ الترمذی **و** روایت ہی انہیں سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقی بڑی جزا ساتھ بڑی بلا کی اور تحقیق اللہ
 عز و جل جوفت کہ دوست کہتا ہی ایک قوم کو مبتلا کرنا ہی او کو پس جو شخص کہ رہی ہو مینی ساتھ بلا کی پس وہ سلی اسکی رضا ہی مینی اللہ کی اور جو
 شخص کہ راض ہو بلا ہی پس واسطی اسکی غصہ ہی اللہ کی طرف سے نقل کی بہ ترمذی اور ابن ماجہ فی **ف** جب دوست کہتا ہی مبتلا کرنا

ایک قوم کو اس طرح جب دشمن کہتا ہی ایک قوم کو مبتلا کرنا ہی اونکو بہت شوق نہیں ذکر کی اس لیے کہ کبھی جاتی ہی سیاق ہی کہ کہا میں رضی آخر تک حامل
اسکا یہ کہ رضا اور غصہ بند کیا علامت رضا اور غصہ پروردگار کی ہی صحابہ رضی اللہ عنہم آپس میں سوال کرتی تھی کہ کس طرح معلوم ہو رضا اور غصہ اللہ
تعالیٰ کا بندی سی جواب دیتی تھی کہ اگر بندہ خدا ہی رضی ہی خدا ہی اوس ہی خدا ہی اور اگر ناراض ہی خدا ہی اوس ہی ناراض ہی طرح **و عن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال البلاء بالموءمین وللموئمنۃ فی نفسہ ومالہ وولادہ حتی
یلقی اللہ وماعلیہ من بختیۃ رواہ الترمذی وروی مالک بن نویرہ وقال الترمذی ہذا لحديث حسن صحیح
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہمیشہ سستی ہی بلا پہنچتی مرد مسلمان کو یا عورت مسلمانہ کو بچ ذات اوسکی کی اور مال
اوسکی کی اور اولاد اوسکی کی بہانہ کہ ملاقات کرتا ہی اللہ تعالیٰ سی یعنی بعد مرنے کی اور نہیں ہوتی اوسپر کوئی خطا یعنی بخفی جاتی ہیں سب خطائیں
سبب بلا کوئی نقل کی یہ ترمذی فی اور نقل کی مالک نے مانند اسکی اور کہا ترمذی فی یہ حدیث حسن صحیح ہی **و عن** محمد بن خالد السکلی
عن ابيہ عن جده قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا سبقت لہ من اللہ منزلة لم یبلغہا
یعملہ ابتلاک اللہ فی جسدہ او فی مالہ او فی ولادہ ثم صبرہ علی اذ لک حتی یتلغہ لکنزلہ الکی سبقت لہ من اللہ
رواہ احمد و ابوداؤد اور روایت ہی محمد بن خالد سلمی سے نقل کی اپنی باپ سے اور اوسکی باپ نے نقل کی اوسکی دادا سی یعنی اپنی باپ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق بندہ جو فوت کہ مقدر ہوتا ہی واسطی اوسکی اللہ کی طرف سی ایک مرتبہ یعنی مرتبہ عالی جنس میں کہ نہیں پہنچ سکتا
اوس مرتبہ کو اپنی عمل سی مبتلا کرتا ہی اوسکو اللہ میں اوسکی میں یا مال اوس کی میں یا اولاد اوسکی میں پہر عطا کرتا ہی اوسکو صبر اسپر بہانہ کہ کہہ بی تا
ہے اوسکو اوس مرتبہ میں کہ مقدر نہا واسطی اوس کی اللہ کی طرف سی نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد فی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بندہ اسبب صبر
کرنے کی بلا پر اوس مرتبہ اور مقام کو پہنچتا ہی کہ سبب طاعت اور عبادت کی نہیں پہنچتا **و عن** عبد اللہ ابن شعیبہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل ابن آدم والی جنسہ شنع و شنعون مذبذب ان اخطائہ الکنا یا وقع فی الحرم
حتى یموت رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی عبد اللہ ابن شعیبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی پیدا کیا گیا
ابن آدم اوس حال میں کہ طرف پہلو اوسکی کی یعنی قریب اوسکی نساؤن بلاتین مہلکہ میں اگرچہ کہیں اوس سی یعنی نیکوین اوسکو بلا میں واقع ہوتا
بڑا ہی میں بہانہ کہ مرنے ہی نقل کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی آدمی گہرا ہوا بلاؤن اور مبتوتوں بی اندازہ میں
ہے کہ خلاصی نہیں اون سی اور اگر نادرا خلاصی پائی اون سی پرتا ہی بڑا ہی میں کہ درجی دو اور بلا ہی انتہا ہی اور آخر کو اوس میں مرنے
سے نہیں بچتا حامل یہ کہ دنیا قید خانہ مومن کا ہی اور جنت کا فر کی پس لائق ہی مومن کو یہ کہ جو عباد اللہ کی حکم پر اور رضی اوسپر کہ مقدر کیا ہی اللہ
فی اوس کی اپنی حدیث قدسی میں آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی جو نہ صبر کر سی میری بلا پر اور نہ شکر کر سی میری نعمتوں پر اور نہ رنجی ہو ساتھ نصفا
میری کی پس ڈوبو نہ ہی رب سوا میری خیال کرنا چاہی کہ کیا غصہ ہی بی صبر اور نہ شکر پر اور اوسپر کہ رضی نقضا ہوا اللہم اخطا منہ ووفقتا للعبہ
و شکر و الرضا **و عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤذ اهل العافیت یوم القیمۃ حیث
یعطی اهل البلاء الثواب لکی یجوزہم کانت حضرت فی الدنيا بالمقارین رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی آرزو کرین گی اہل عافیت کی یعنی جو کہ دنیا میں سلامت رہتی ہی بلاؤن سے
وہ آرزو کرین گی دن قیامت کی اوسوقت کہ دینی جاوین گی سب بلاؤن ب بہت کا شکی تھنی چڑی اون کی کافی جاتی دنیا میں ساتھ

ساتھ صبر کی افضل عفت سی لیکن بہ نسبت بعض افراد کی معنی او سکی ہی کہ معطل کری مرض نفع رسائی مسلمانوں کی کسی اور ولایت کرتا ہی اسپر کہ چہ
 دنیا و اہل انفل ہی اگر چہ واکر فی سنت ہی ساتھ حدیث ابی داؤد کی کہ کہا سحابہ بنی کیا دو اکرن ہم فرمایا دو کرو اس ہی کہ اللہ تعالیٰ فی نہیں پیدا
 کی ہی کوئی جاری مگر کہ کبھی ہی اوکی دو اسواہ بنی کی اور واکر فی منافی توکل کی نہیں اس ہی کہ عین کرنا اسباب کا ہی اور حضرت فی ہی دو کی ہی
 حال کہ حضرت سرور ہیں توکلون کی اور باوجود اس کی ترک کرنا واکر ازاد توکل کی جیکہ کہا حضرت ابو بکر رضی فی فضیلت ہی برع **و عن**
یحییٰ بن سعید قال ان رجلا جاءه الموت فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل ھذیک لک مات
ولم یقتل بہ رضی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و یحک ما یدک یدک لو ان اللہ ابتلاک لکمر ھکمر عنہ مر
سببائہ رواہ مالک مر سئل اور روایت ہی عیسیٰ بن سعید سی کہ کہا یہ کہ ایک شخص آئی او سکو موت
 سینہ چا نک چہ فی غل غل علی اللہ علیہ سلم کی پس کہا ایک شخص فی مبارک ہو و علی سکی مرگ کر اور نہیں گری ہو ساتھ کسی مرض کی پس
 تو آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم فی وہی تجلو کس نیز فی معلوم کر یا تجلو معنی نہ تو لیت کر نہ ہو نیکی اگر تحقیق اللہ تعالیٰ مانا او سکو ساتھ بیماری کی پس
 اور کہتا ہاں ان او سکی نقل کی یہ ہاں طریق اسال کی **و عن** شد اد جن او س و الصنہ الحجج انھما کد خلک علی رجل
مر یض یعو دانیہ فقال لک کفیت اصبحک بیعۃ قال شد اذ البئر بکفارات السکات
و حظ الخطایا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل یقول اذ انا ابتلک
عبدالمرعبادی مؤمننا فجد فی علی ما ابتلک فانی یقول مؤمن مصبح ذلک کیوم و لدنہ امۃ من الخطایا و یقول الرب تبارک
و تعالیٰ انا قتلک عبدی و ابتلک فاجر و الہ ما کنت لک یحزرون لہ و هو صحیح رواہ احمد
 اور روایت ہی شامان و سل در سنابھی سی یہ کہ و ظل موی دو نو ایک شخص بیماریا و کرتی ہی او سکی پس کہا دونی او سکو کس طرح صبح کی توئی
 کہا صبح کی مینی ساتھ نیست کی مینی نعمت خدا و سید و سہا کی اور حال تو کہتا ہوں کہا شد و فی جو شوق ہو ساتھ چہ فی کن جوئی اور دو جوئی خطا
 کے سیدی کہ تحقیق مینی سابی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کی گرفتاری ہی تحقیق اللہ عز وجل فرمایا ہی جو وقت کہ بن مبتلا کرنا ہوں بندہ مومن کو اپنی بندہ
 مین ہی پس تو لبت کرتا ہی میری او پر بستہ کرنی میری او سکو پس تحقیق دو کہڑا ہوتا ہی اوس غمنا و اپنی ہی کہ جان جاوڑا ہوتا پاک ہو کر گناہ مونس
 ماندا و سن کی کہ جاتا ہوا سکو ان او سکی فی پاک گناہ مونس اور فرمایا ہی پروردگار برکت والا اور بندہ مینی قید کیا بندہ اپنی کو اور آزما یا او سکو
 جاری کہو اور کہو و علی او سکی وہ عمل کرنی نہ جاری کرتی او کہتی و علی او سکی اوس حالت مین کہ وہ تندرست نہا نقل کی یہ **و عن**
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اکثرک ذنوبک العبد لک ما یکفر ھما من العمل ابتلاک
اللہ یا یحزرن لیکفر ھل عنہ رواہ احمد اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم فی جو وقت بہت ہوتی مین گناہ بندہ
 اور نہیں ہوتی و علی او سکی کوئی چیز اعمال نیک سی کہ جہاڑی او کو مبتلا کرتا ہی اللہ او سکو ساتھ غم کی تا کہ جہاڑی گناہ کو کو اس بندہ سی بسبب غم کی
 نقل کی یہ **و** ایک روایت مین آبا ہی کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی ہر طلب تمکین کو روایت کی یہ طبرانی اور حاکم فی برع **و عن**
جابر فک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مر فیض کد یزل یوحض الرخۃ حتی یجلس فاد جلس اغفر ھما رواہ مالک و احمد
 اور روایت ہی جاری کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم فی جو شخص کہ عبادہ کرتا ہی بسا کہ حشیہ بیبارہتا ہی دریای رحمت مین بہانک کہ
 سببہ اس جہاڑی مین جہرقتہ بیبارہتا ہی ذوب جاتا ہی درباری رحمت مین نقل کی یہ **و** ایک روایت مین **و عن** تو کان ان رسول اللہ صلی

فِي عَقْبِهِ يَسْقَمُ فِي بَدَنِهِ وَافْتِكَارِهِ فِي رِزْقِهِ رَوَاهُ دُرَيْزِيُّ اور روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رب پاک
 و برتر فرمایا ہی قسم ہی عتہ اپنی کی اور بزرگی اپنی کی بین نکا نکا بین کیکو دنیا میں سی کہ رادہ کرنا ہو نہیں کہ بخشون میں او سکو بہانک کہ پورا
 دون میں بدلا ہر کنا و کا کا و سکی گردن پڑی بسبب بیماری کی چچ بدن او سکی کی اورنگی کی چچ رزق او سکی کی نقل کی یہ زرین فی **ف**
 یعنی گنا و جو او سکی ذمہ ہوتی میں بدلا و سکا دنیا میں دیدنیابون کہ بیمار اور محتاج کرتا ہوں پس بخشا با تا ہی اور غدا بخت سی نجات پاتا ہی مقصود
 یہ کہ فقر و بیماری اور بلا و گرفتاری میں گنا ہوں کو پڑے **وَعَنْ شَقِيقِي قَالَ مَرَضَ عَبْدُ اللَّهِ فَعَدَّ نَالَاهُ جَمْعًا بَيْنَكَ فَمَوْتٌ فَقَالَ**
إِنِّي لَا أَبْكِي لِمَرَضٍ كَيْفَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ مَقَارَةً وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ إِذَا أَصَابَ بَنِي
عَلَى الْحَالِ فَلَمَّا رَوَاهُ وَبُصِيتُهُ فِي حَالِ اجْتِهَادٍ كَيْفَ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْكَبِيرِ إِذَا مَرَضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهُ قَبْلَ
أَنْ يَمُوتَ فَمَنْعَهُ مِنْهُ الْمَرَضُ رَوَاهُ دُرَيْزِيُّ اور روایت ہی شقیق سی کہ کہا بیمار ہو ہی عبد اللہ بن مسعود پس عیادۃ کی نہیں کیجے
 پس شروع کیا رونا پس غصہ کیا لوگون فی او پڑی اس گمان پر کردہ بیج بیماری اور محبت حیات سی رونی میں پس کہا تحقیق میں نہیں رونا و او
 بیماری کی اس ہی کہنی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کوفاتی ہی بیماری سبب بہر فی گنا و کا اور سوا ہی اسکی نہیں کر و تا ہوں میں اسلی کہ پانچ
 مجاہد بیماری پتہ حیات سی نہیں بڑی کی او نہیں پیچہ نیکو حالت قوت یعنی جوانی میں اسو سلی کہ لکھا جاتا ہی و سلی بند کی ثواب جسوت کہ بیمار
 ہوتا ہی جیسا کہ لکھا جاتا ہی او سکی لی جلی بیمار ہو نیکی پس باز کہا او س بند کی او س عمل سی بیماری فی نقل کی یہ زرین فی **ف** یعنی ایام جوانی
 کے حالت صحت میں غل بہت ہوتی میں بیمار میں ہی بہت کہتی ہیں اور بڑی کی حالت صحت میں عمل کم ہوتی میں بیماری میں ہی کم کہتی ہیں غل نکلے
 جوانی میں بیمار ہونا کہ عمل بہت کہتی پڑے **وَعَنْ النَّسْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعُوذُ بِمَرَضٍ إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثِ**
رُكُوءَاتٍ مَجَاجَةً وَابْتِهَاجَةً فِي شَعْبِ الْأَيْمَانِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں عیادۃ کرتی تھی کسی مرض کی مگر
 بعد تین دن کی نقل کے یہ ابن ماجہ فی اور بہتی فی شعب الايمان میں **ف** جمہو علماء اسپرین کہ عیادۃ مقید سانہ کسی زمانی کی نہیں جب چاہے
 کری خواہ اول خواہ آخر اور کہا ہی کہ یہ حدیث ضعیف ہی او بوضون فی کہا کہ یہ حدیث موضوع ہی پڑے **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ قُمْرُهُ يَدْعُوكَ فَإِنْ دُعَاؤُهُ كَدْعَاؤِ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
 اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جب داخل ہو تو بیمار پاس پس کہہ او سکو دعا کری تیری ہی ہو اسلی کہ دعا
 مانند دعا و شتو کی ہی نقل کی یہ ابن ماجہ فی **ف** مانند دعا کہ کی ہی اسلی کہ بیمار کو مشاہد بہت ملا کہ کی ساتھ بہت ہوتی ہی بسبب بھنی کی گنا
 سے باسبب ہمیشہ یاد کرنی کی اس کو اور دعا و زاری اور التجا کرنی کی پڑے **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ الشَّيْخُ تَخَفِيفُ الْجُلُودِ وَفَلَهُ**
الصَّخْبُ فِي الْعِبَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيضِ قَالَ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَرَى لِعَظْمَتِهِمْ وَاحْتِلَاةَ فُهِمَ فَوَيْمُ
سَعْيٍ رَوَاهُ دُرَيْزِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سنت سی ہی کہ شینا اور کم غل کرنی عبادت میں نزدیک بیمار کی کہا ابن عباس نے فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جب بہت ہونی غل اور اختلاف صحابہ میں او بہت کہی ہو میری پاس سے نقل کی یہ زرین فی **ف** یعنی اس سے معلوم
 ہو کہ غل کرنی بیمار کی پاس کردہ ہی او تفصیل سکی یہ ہی کہ روایت ہی ابن عباس سے کہ جب حضرت کی انتقال کا وقت قریب پہنچا اور لوگ گھر میں
 بہت ہی چنانچہ او نہیں حضرت عمر ہی ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لا یعنی دوات وغیرہ لکھ نہیں نہاری ہی خط یعنی وصیت نامہ کہ نگراہ ہو تم بعد
 آ کے پس کہا حضرت عمر نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیماری غالب ہی اور نہاری پاس قرآن موجود ہی کافی ہی مگر کتاب اللہ پس اختلاف

ہی کہ کبھی نقصان نہیں کرتا بعضی بیمار دیکھ کر کہا نا اوس چیز کا کہ دل چاہی اگر تیری جو بلکہ تقویت اور صحت جوتی ہی لیکن یہ بات اوس چیز میں ہی کہ کفر
 اور کباب جو مائل کلام کا یہ کہ یہ علم جو فرمایا کہی نہیں سبزی ہی یعنی سبکی ایسی نہیں ہے بعضوں کی یہی ہی اوطیبی کی کہا کہ بیٹنی ہی توکل پر یا یا امید ہی یہ
 حیات ہی یعنی سبکی بیٹنی کی توقع ہو وی اوسکی یہی فرمایا کہ جو انکی کہلا دو اوسکو باج **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَوَفَّى رَجُلٌ**
بِالْمَدِينَةِ فَمِنْ وَلَدَيْهَا صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَكَ مَاتَ بَعْدَ مَوْلِدِهِ قَالُوا
وَلَمْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بَعْدَ مَوْلِدِهِ فَيَسَّرَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلَى الْمَصْفُوطِ
فِي الْحَبَّةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُو مَالِكَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو ہی کہ کہا وفات ہوئی ایک شخص
 کے مدینہ میں اور ان شخصوں میں سی کہ بیدار کیا گیا تھا مدینہ میں پس نماز جنازہ پڑھی اور سپردی سلمیٰ اللہ علیہ وسلم فی قبر فرمایا کہ شکی ملا ہو تا بغیر جگہ پیدائش اپنی کہ
 موضع کیا صحابہ فی اور کسوا علی مہدی رسول خدا کی فرمایا تحقیق آدمی جسوقت فرما ہی غیر وطن اپنی میں مانجا جاتا ہی وہاں اوسکی وطن اوسکی سی نام قطع ہوئی
 نقش قدم اوسکی جنت میں نقل کی یہ نہائی اور ابن ماجہ فی **ف** یعنی جب آدمی سفر میں فرما ہی تو جتنی مسافت اوسکی وطن میں اور اوس جگہ پر
 کر رہی ہوئی ہی اوتھ جنت میں جگہ اوسکو ملتی ہی اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ اوس شخص سفر طاعت ہی یعنی جہاد وغیرہ بیع : و مولانا **وَعَنْ**
أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ عَزْرَبَةَ شَهَادَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَالِكَةَ اور روایت ہی ابن عباس کہ کہا
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مزا مسافرت میں شہادہ ہی نقل کی یہ ابن ماجہ فی **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ حَرِيضًا مَاتَ شَهِيدًا كَأَوْفَى فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَلَى وَرَيْحٍ عَلَيْهِ يَرْزُقُهُ مِنَ الْجَنَّةِ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتَّبَهِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جو شخص کہ مری یا جو کہ مریا ہی شہید اور یا یا مانی فتنہ قبر ہی اور دیا جاتا ہی وقت صبح کی اور وقت شام کی یعنی ہمیشہ روزی اپنی بہشت میں ہے
 اس کی یہ ابن ماجہ فی ابی ہریرہ فی شعب الایمان میں **ف** صبح بخون میں لفظ انبیاء کی واقع ہو ہی اور بعضی بخون میں شغیب کہ کر خوبا لکھ دیا ہی
 ہالی دنیا کی لیکن واقع ہو ہی مسیح ابن ماجہ میں مرابطا ہی ہی لکھا ہی میر کہ فی اپنی فتنہ کی حاشیہ میں صواب مرابطا یعنی صواب لفظ مرابطا کا ہی پیر اوسکی
 شہید کہا ہی کہ فی سنن ابن ماجہ باب ماجا رسن مات مرابطا ہی شہید پیر بعضوں فی مرض ہی مرض عام مراد دیا ہی اور بعضوں فی مرض خاص یعنی ہستنا
 مراد دیا ہی اور بعضوں فی اسہال و رکت ہون میں یعنی ملا علی قاری کہی میں کہ ان قید و ن کی کچھ حاجت نہیں بلکہ حدیث میں غلطی کی ہی راوی فی سابقہ
 اثناف حنفی کہ حدیث میں مات مرابطا ہی نہ میں مات مرابطا **وَعَنْ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشَّهْدَاءُ وَالمُتَوَفَّوْنَ عَلَى قُرُوشِهِمْ إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاغُوتِ
يَقُولُ الشَّهْدَاءُ إِخْوَانُنَا قَاتِلُونَا وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ إِخْوَانُنَا مَا نُوَاعِلُ قُرُوشِهِمْ كَمَا مَاتْنَا فَيَقُولُ رَبُّنَا
انْظُرُوا إِلَى جِرَاحَتِهِمْ فَإِنْ اشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ جِرَاحُ الْمُقْتُولِينَ فَالْهَمُّ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جَرَّ أَحْمَرُ قَدْ
اشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّبَهِيُّ اور روایت ہی عرابض بن ساریہ ہی کہ کہتے ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا
 شہیدین کی شہید اور وہ لوگ کہ مری ہیں اپنی جہون پر یعنی گہروں میں مری ہیں اور شہید حقیقی نہیں ہوی طرف اپنی پروردگار و غرور مل کی ہج حق
 ان لوگوں کی کہ مری میں طاعون یعنی وبا ہی پس کہیں گی شہید یہ یعنی جو کہ طاعون ہی مری میں یہانی ہماری میں یعنی مشابہ ہماری میں پس ہون
 دن ساتھ ہی ساتھ مرید ہماری میں بیان مشابہ کہ ہماری کہ قتل کی گئی جیسی قتل کی گئی ہم اور کہیں گی وہ کہ وفات دی گئی یہانی ہماری میں

یعنی مانڈنہاری پٹن مگر انہی کچھ نوٹن پر جیسی مری ہم پس فرما دیجو پروردگار ہمارا دیکھو طرظ زخموں اذکیلی پس اگر مشاہد ہوں زخم ہاں ہی کہوں گے پس تحقیق وہ اوں میں سی ہیں یعنی ملحق ساتھ اذکی میں ثواب میں اور ساتھ اذکی میں یعنی حسرت و مرتبہ میں پس دیکھیں گی تو ناگہان زخم اذکی مشاہدہ زخموں اذکی نقل کی یہہ احمد اور نسائی فی **ف** قتل کی گئی ہیں جیسی ہم قتل کی گئی یعنی جیسی ہم زخمی ہو کر کفار کی ہاتھ سی مری وہی یہی خباثت کی ہاتھ سی زخمی ہو کر مری لکھا ہی علماء فی کراہ طاعون کو کہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کسی فی اوں کو نیزی سی مارا سی ہی طاعون نام ہو طاعون سے یعنی نیزی دانی کی اور اس سی معلوم ہو کہ جو طاعون سی مرثیدہ ون میں سی ہی اور ساتھ ہی اذکی بیح باع **و** **وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَارُغُونَ وَالطَّاعُونَ كَالْفَارِغِينَ مِنَ الرَّحِيفِ وَالصَّابِرُونَ فِيهِ كَالْأَجْرِ شَهِيدٍ** رواہ احمد اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرما کہ ہاگنی والا جبار سی طاعون یعنی وبا کی سی مانند ہاگنی والی کی ہی اڑالی کفار کے سے اور صبر کرنا والا اس میں واسطی اوسکی ہی ثواب شہید کا نقل کی یہہ احمد فی **ف** کہا طیبی فی کہ مشاہدہ دی گناہ کبیرہ ہونی میں انتہی اور اگر اعتقاد کری کہ اگر نہ ہاگون گا تو ضرور مر جاؤں گا اور اگر ہاگون گا تو سلامت رہوں گا کفر ہی اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ صبر کرنی والی کو طاعون میں ثواب شہید کا ہوتا ہی اگرچہ ندری باع **ب** **بَابُ نَمْلِ الْمَوْتِ وَذِكْرُهُ** باب ہی بیح حکم آرزو کرنی موت کی اور فضیلت یاد کرنی اوسکی کی **ف** آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کی مانند مرض یا محتاجی وغیرہ کی کردہ ہی اس ہی کلمات فی صبر ہی کی اور نہ راضی ہونیکے ساتھ تقدیر الہی کی ہی اور واسطی محبت اور شوق دیدار الہی کی اور خلاص ہونی کی اس سسرہ افانی اور محبت اسکی سی اور پہنچی کی ملک آخرت اور نعمتوں اوسکی کو نشان فی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہی اور سبب طرح کردہ نہیں واسطی خوف ضرر دین کی اور یا کرنا موت کا نایہ ہی اس سی کو خوف الہی رکھے اور عمل کری مقتضای اوسکی اور توبہ اور استغفار کری اور مقدم رکھی نفع آخرت کو والا یاد کرنا اور یاد کرنا موت کا بغیر عمل کی کچھ مفید نہیں بلکہ سبب نفاق و قلب کا ہوتا ہی جیسا کہ یاد کرنا ہی سچا نہ کہ ساتھ خلعت کی نشان اللہ الغافیہ **ب** **الفصل الأول** فصل پہ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِذَا عَظِمَتْ أَمَانَتُهُ إِلَّا يَزِيدُ الْخَيْرَ** رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ آرزو کری ایک تہا رامنی کی اگر نیک کار ہی تو پس شاید کہ زیادہ کری نیکی یعنی بسبب درازی عمر کی اور اگر ہی بدکار تو پس شاید کہ وہ نقصان دہی جاسا اللہ تعالیٰ سی یعنی ساتھ توبہ کر نیکی اور ادا سی حقوق لوگوں کی نقل کی یہہ بخاری فی **وَعَنْهُ** **قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَكُنْ عَمَلُهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ تَبَتُّهُ إِلَّا إِذَا أَمَاتَ انْقَطَعَ أَمَلُهُ وَإِلَّا مَثَلُ** **لَا يَزِيدُ الْمَوْتَ مِنْ عَمَلِهِ إِلَّا خَيْرًا** رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کری ایک تہا رامنی کی یعنی دل سی اور نہ دعا کری ساتھ موت کی یعنی زبان سی پہلی اس سی کردہی اوسکو موت تحقیق بہ وقت مزاجی منقطع ہوتی ہی امید اوسکی یعنی زیادہ بیلانی کر نیکی اور تحقیق نہیں زیادہ کرنی مومن کو سزا کی عس اوسکی کی مگر بیلانی نقل کی یہہ مسلم فی **ف** یعنی بسبب صبر کرنی کی بلا پر اور شکر کرنی کی نعمتوں پر اور راضی ہونی کی تقدیر پر اور فرمان برداری کرنی امر مولیٰ کی ثواب بڑھتا ہی جاتا ہی **ب** **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ مِنْ صُحْرٍ أَوْ صَابَةٍ فَإِنْ كَانَتْ لَكُنْ فَاغْدًا لِكَيْفَ قُلْتُ لَمْ أَحْيِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا إِلَيَّ وَتَوَقَّعْتُ إِذَا كُنْتُ الْوَفَاتُ خَيْرًا إِلَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ آرزو کری ایک تہا رامنی بسبب صبر کی کہ چوبی اور نیکو بینی والی ہو یا بد بینی والی ہو

ہے ضرور آئے و کرنی والا موت کی پس چاہی کہ کبھی یا الہی زندہ و کبھی مجبور تک کہ ہونے کی بہتیر میری یعنی مرنی سی اور مارا مجھ کو جس وقت کہ ہر مرنے بہتر میرے
بیتہ یعنی مرنی سی نفل کی یہ بخاری اور مسلم فی وفات قوی و باوندی فی کہ نہیں کروہ آئے و کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ دینی کی بلکہ مستحب ہے
او نفل کی ہی اس اسی آئے و کرنی موت کی شافعی اور ابن عبد العزیز وغیرہ جیسی اور سیطر ح شجب آئے و کرنی شہادۃ کی را خدا میں اس لیے کہ
نجات ہونی ہی نہت عمر وغیرہ سی بلکہ ثابت ہوا ہی معافی کا وہون فی آئے و کی موت کی بیچ طاعون عوام کی پس اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے
آئے و کرنی شہادۃ کی اگرچہ ساتھ ساتھ طاعون کی ہو اور مسلم میں ہی کہ کسی مالکی شہادۃ صدق دل سی دیا جاتا ہی شہادۃ یعنی ثواب اسکا اگرچہ نہ پہنچے
شہادۃ اسکو اور مستحب ہے آئے و کرنی موت کی مدینہ منورہ میں اس لیے کہ بخاری میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے دعا کی اللہم ارفقنی شہادۃ فی سبیلک فعمل
موتی بلکہ شہادۃ آئے و کرنی سی بہتیر تک ہی طاعت زیادہ ہوگئی سی اور زمانہ خالی ہو فت نہ اور محنت سی اور جب امر بالمعس ہو یعنی گناہ
زیادہ ہون طاعت سی اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سی تو مرنے بہتر ہی یعنی سے **و عن** عبادۃ بن الصّامیت قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهَ لِقَاءَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ**
أَوْ بَعْضُ أَرْوَاحِهِ إِذَا كَرِهَ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَحْضَرَ الْمَوْتَ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَوَامِلِهِ
فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَاحْبَبْ لِقَاءَ اللَّهِ وَاحْبَبْ لِقَاءَ اللَّهِ وَارْكَعْ إِذَا أَحْضَرَ الْمَوْتَ يُشِيرُ
بِعَذَابِ اللَّهِ وَتَقْوِيَّتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَكْرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكْرِهَ اللَّهَ لِقَاءَهُ
لِقَاءَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ عَائِشَةُ وَالْمَوْتُ
قَبِيلٌ لِقَاءَ اللَّهِ اور روایت ہی عبادۃ بن صامت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کر دوست رکھی اللہ
کی ملاقات کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اسکی ملاقات کو اور جو ناغوش رکھتا ہی اللہ کی ملاقات کو ناغوش رکھتا ہی اللہ ملاقات اسکی کو پس کہا حضرت
عائشہ فی یا کسی اور فی حضرت کی بیویوں میں سی کہ تحقیق ہم ناغوش رکھتی ہیں مرنے کو فرمایا نہیں ہے بہرہ لیکن مومن جس وقت آتی ہی اسکو موت خوش خبر
دیا جاتا ہی ساتھ اسی ہونی خدا کی اور سے اور بزرگ کہی اللہ تعالیٰ کی اسکو پس نہیں کوئی چیز یعنی دنیا اور ازیت دنیا سی بہت پیاری طرف
اسکی اور چیز سی کاسے اسکی ہی یعنی مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کی پس دوست رکھتا ہی مومن ملاقات اللہ کی اور دوست رکھتا ہی اللہ ملاقات
اسکی اور تحقیق کا فرج جس وقت کہ حاضر ہونی ہی اسکو موت خبر دیا جاتا ہی ساتھ عذاب خدا کی یعنی قبر میں اور نہ اسکی کی یعنی عذاب و دوزخ کے
پس نہیں کوئی چیز ناغوش طرف اسکی اور چیز سی کراگی اسکی ہی پس ناغوش رکھتا ہی کا فرما اللہ کی ملاقات کو ناغوش رکھتا ہی اللہ اسکے
ملاقات کو یعنی دور کرنا ہی اپنی رحمت سی اور مدد غفلت سی نفل کے یہ بخاری اور مسلم فی اور بیچ روایت عائشہ کی اور موت پہلی ملاقات اللہ کے
ف ثبوت یہ بھی کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سی موت ہی اور تحقیق یہ بھی کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سی موت نہیں ہی بلکہ پہلا طرف دار آخرت کے
اور طلب کرنا اس چیز کا کہ اسکی پاس ہے اور نہ مائل موناظر دنیا کی اور نہ راخی ہونا ساتھ حیات دنیا کی پس سنی ترک کی دنیا اور مغفول رکھا ہو
دوست رکھا ملاقات خدا کو اور سنی احب کیا دنیا کو اور مائل موناظر اسکی کرہ کہ ملاقات خدا کو یہ محبت ملاقات خدا کی لازم کرنی والی محبت
موت کی ہی کہ ویلا و سکا ہی اور حضرت عائشہ ہی نے نہیں نہیں کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سی موت ہی حضرت فی اسکو بیان فرمایا ساتھ لفظ لیس
الامر كذلك کی یعنی نہیں مراد ملاقات خدا سی موت اور یہ کہ جگر سبب طبعی کی محبوب ہوا اور بالفعل آئے و اسکی کرنی چاہی بلکہ کھ کوئی طالب
رضای حق کا اور مشتاق اسکی ملاقات کا ہونا ہی ہمیشہ لحاظ و سید ہونی اور محبت اور ادبی خست پیاری کی محبت موت کی رکھتا ہی اور اثر

اور کما وقت میں حکم طبیعت کی پیدا ہو تباہی جیسا کہ فرمایا و لکن المؤمن آخر کم و موت پہلی ملاقات اللہ کی ہی یعنی نہیں مکن و دیکھنا اللہ تعالیٰ کا پہلے
موت کی بلکہ بعد اوسکی یا مرد و بہرہ ہی کہ جو کوئی دوست رکھتا ہی ملاقات خدا کو دوست رکھتا ہی موت کو اس لیے کہ پوچھنا ہی سبب اوسکی طرف ملاقات
خدا کی اور نہیں منظور ہی وجود ملاقات کا پہلی موت کی اور اس میں دلالت ہی اس پر کہ ملاقات غیری موت کی پڑح و عن ابي قتادة انه
كان يحدّث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مرّ عليه جنازة فقال مستزجج او مستزاح منه فقالوا
يا رسول الله ما المستزجج والمستزاح منه فقال العبد المؤمن يستزجج من نصيب الدنيا واذا هاء الى رحمة الله
والعبد الفاجر يستزجج منه العباد والبلاد والشجر والدواب متفق عليه

اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہ کہ وہ حدیث کرتی تھی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لائی جنازہ پس فرمایا یہ راست پانی والا ہی یا اس
سے اور ون کو راحت ہوئی پس عرض کیا صحابہ بنی یا رسول اللہ کون ہی راست پانی والا اور کون ہی بس سی اور و کو راست ہوئی ہی اپنی سہرا
نہ ہوسن راحت پاتا ہی بسبب مرنی کی بیخ دنیا کی سی اور ایذا اوسکی سی اور جاتا ہی طرف رحمت خدا کی اور نہ ہا جبر یعنی گنہگار راست پانی
میں شرا اوسکی سی بند ہی اللہ شہر اور وخت اور جانور نقل کی یہہ بخاری اور سلم فی **ف** بیخ دنیا کی سی یعنی شقت جو بسبب اعمال و احوال کی
اوٹتا ہی مرنی سی اوس سی راحت پاتا ہی اور ایذا دنیا کی سی یعنی گرمی اور سردی یا ایذا اہل دنیا کی سے اسی لیے کہا مسروق فی کہ نہیں شک
تجارتا میں کسی چیز پر بسبب کسی چیز کی مانند شک لہجائی کی موت میں پر کہ کہا جاتا ہی قبر میں امن میں ہوتا ہی عذاب اللہ کی سی اور راحت پاتا ہی
دنیا سی اور کہا بودا و دنی دوست رکھتا ہوں میں موت کو واسطی اشتیاق جانی کی طرف رہنمائی کی اور دوست رکھتا ہوں مرض کو واسطی
گفارہ گناہوں کی اور دوست رکھتا ہوں فقر کو تواضع کی ہی واسطی رہنمائی کی اور راحت پاتی میں بند ہی یون کہ جب وہ خلاف شرع باتیں
کرنا ہوا اگر لوگ منع کرتی ایذا دینا وہ انکو اور اگر سکوت کرتی ضرر پہنچائی اپنی دین و دنیا کو اب جو مر اس سی چھٹکارا پایا اور راحت پاتا شہر میں
وغیرہ کا یون ہی کہ بسبب ہونی گناہ و ظلم کی محال ہوتا ہی فساد عالم میں اور خلل پڑتا ہی ارکان دین میں اور دشمن رکھتا ہی اوسکو خدا تعالیٰ پس ایذا
اوٹتا ہی ہی بسبب اوسکی زمین اور جو کہہ کہ زمین پر ہی اور بسبب شومی گناہ اسکی کی جہنم میں رہتا جب و امنیہ برسا اور بری ہونی ہر چیز میں
پر اور راحت پاتی بہون فی **ح** و عن عبد الله بن عمر قال اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ريشك
فقال كن في الدنيا كما كنت غريباً او غائباً سبيل وكان ابن عمر يقول اذا مكست فلا تنظر الصباح واذا اجتمع
فلا تنظر النساء وخذ من صحتك لمريضك ومن حياك لموتك رواه البخاري

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر
کہ کہا پڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی موت یا میرا یعنی واسطی استہام او آگاہ کرنی کی یہہ فرمایا ہو تو دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہی بلکہ گذر فی والا راہ
کا اور اپنی ابن عمر کہتی جب وقت کہ شام کری تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جو وقت کہ صبح کری تو پس نہ انتظار شام کا اور غنیمت جان مند رستی اپنی
کو واسطی بیماری اپنی کی اور زندگی اپنی کو واسطی موت اپنی کی نقل لی یہہ بخاری فی **ف** انفا منکس ساتھ سکون حرف ی کی ہی مفرد اور
ایک نسخہ میں ساتھ تشدید حرف ی کی ہی تنبیہ اور گویا کہ تو مسافر ہی یعنی رغبت نہ کر طرف دنیا کی اس لیے کہ تو سفر کرنی والا ہی اوس سے طرف آخرت
کے پس نہ ہیرا اوسکو وطن اپنا اور نہ الفت پڑا ساتھ لدن اوسکی کی اور کیو ہو ہو گون سی اور خلط ہونی سی ساتھ ذکی اس لیے کہ تو جدا ہو دی گا
اون سی اور نہ خیال کر اپنی بقا کا اوس میں اور نہ غفلت پڑا ساتھ و جہر کی کہ نہیں غفلت پڑا ساتھ اوسکی مسافر غیر وطن اپنی میں اور نہ مشغول
ہو اوس میں ساتھ و جہر کی کہ نہیں مشغول ہوتا ساتھ اوسکی مسافر جو کہ راہ رکھتا ہی جائیکہ طرف اہل و وطن اپنی کی اور بلکہ گذر فی والا راہ کا ہیرا

بعضوں نے دال بھلے سے منی ڈوانی دلیکی جو نفل کیا ہی صحیح نہیں کسی راوی کو ضعیف ہو گئی ہی اور موت کی بدو کرنی سے غفلت دور ہوتی ہی اور دنیا
 میں مشغول ہونی سے باز رہنا ہی اور رجوع کرنا ہی طرف حاجت کی کو تشہد آخرت ہی اور زیادہ کمی نسانی فی مہمہ الحافظ فائز لا یزک فی کثیرہ الا قللہ وکثر
 القلیل الا کثرہ یعنی نہیں یاد کی جاتی موت صحیح بہت مل کی مگر کہ کر دیتی ہی اور سکو منی بہت مال تھوڑا معلوم ہونی لگتا ہی بسبب بختی اور فانی جانی
 و سکی کی اور نہیں یاد کی جاتی کمی مال میں مگر کہ زیادہ کر دیتی ہی اور سکو منی جبے نیا کو فانی جانا حاجت کرنا ہی تھوڑی سی مال پر اور بہت جانتا ہی
 اور سکو ع : **و عن ابن مسعود قال ان بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم لا صحابہ استخبروا**
من اللہ حق الحیاء قالوا انا نستخبر من اللہ یا بنی اللہ والحمد للہ قال لکس ذلک ولکن من استخبر
من اللہ حق الحیاء فلیحفظ الرأس وما وعی ولیحفظ البطن وما حوی ولینذکر الموتی والیہل ومن
اراد الاخرۃ ترک ذلک فقند استخبر من اللہ حق الحیاء رواہ احمد والترمذی وقال هذا حدیث
 اور روایت ہی ابن مسعود کی کہا یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنی صحابہ کو کہ جا کر اللہ سے حق حیا کا منی جیسکے واجب اور لایق
 ہے حیا کر فی منی ڈرو اللہ سے جیساکہ چاہی ڈرنا اور اس سے کہا صحابہ فی تحقیق ہم حیا کر فی بین اللہ سے ای نبی خدا کی منی کہ بجالاتی ہیں ہم اور اللہ
 و سکی فی اجملا اور تعریف ہی واسطی اللہ کی منی اور پر توفیق دینی و سکی کی ہم کو اور سپر فرمایا حضرت فی نہیں حق حیا کا یہ کہ کبھی جو ہم ہم حیا کر فی بین ایک
 جو کوئی حیا کر فی اللہ تعالیٰ سے حق حیا کا پس چاہی کہ می فطرت کری سر کی اور اوچیز کی کہ نہ بین ہی او چاہی کہ می فطرت کری پیٹ کی اور اوچیز کی
 کہ جمع کیا ہی پیٹ فی اور چاہی کہ یاد کی موت کو اور بد بون کی بوسیدہ ہونی کو اور جو شخص کہ یاد کرنا ہی آخرت کا چھوڑنا ہی زینت دنیا کی پس نہ
 کیا یہ منی جو کہ ذکر ہو پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کا نفل کی یہ احمد اور ترمذی فی اور کہا یہ حدیث غریب ہی **ف** صحافطت کری سر کے
 یعنی نہ استعمال کری اور سکو ہم غیر خدمت خدا کی کہ نہ سجدہ کری بہت کو اور نہ او کسی کو اور نہ نماز پڑھی لوگون کی دکھانی کی ہی اور نہ جھکا دی سر کو سوا
 خدا کی اور کبھی ہی پس جیسی بیان چمک چمک کر سلام کر فی بین پڑھی اور نہ بلند کری سر کو اور نہ تکبر کی اور اوچیز کی کہ نہ بین ہی یعنی زبان اور انکس
 اور کان کو گناہی سچا دی کہ زبان سے غیبت اور جھوٹ وغیرہ نہ بولی اور انکس سے نامحرم اور گناہ کی چیزیں نہ دیکھی اور کان سے کسی کی غیبت اور جھوٹ
 نفل کہانی وغیرہ کی سنی اور صحافطت کری پیٹ کی یعنی حرام اور شبہ کی چیزیں نہ کہا دی اور اوچیز کی کہ جمع کیا ہی پیٹ فی منی جو چیزیں کہ متصل
 پیٹ کی بین مانند سر اور پاؤں اور ماتہ اور دل کی اون کو بھی گناہی سچا دی کہ شہ سے حرام کا ہی نکر می اور پاؤں سے گناہ کی جگہ بین مانند میل
 اور تماخی اور نایچ رنگ کی سب دی اور ماتہ کسی کسی کو ماری نہیں اور کسی کا مال جو ہی وغیرہ کر کر لی اور نہ تہہ کا دی نامحرم کو اور دل میں ہنس
 بڑا اور بری خطہ ہی اور باغیر خدا کی ترکیب اور بد بون کی بوسیدہ ہونی کو کہ ایک دن جو کا کہ قبر میں بد بیان جاری بوسیدہ ہو خاک ہو لگی اور جو کوئی
 جانتا ہی کہ دنیا فانی ہی نہ بد کرنا ہی او میں اور جو بڑ دنیا ہی لذت و شہوات و سکی جیسکے الی فرمایا ومن اراد الاخرۃ ازکب منی ہو کوئی آخرت کی ثواب
 کو اور لغتوں او سیکو چاہتا ہی تو جو بڑ دنیا ہی زینت دنیا کو اس ہی کہ یہ دونوں چیزیں جمع نہیں ہوتیں اور پر وجہ کمال کی دنیا نکاح کہ تو با کی ہی
 ہے یعنی دنیا کی ہی اور کہا نو دی فی کہ سب سے بہت ذکر کرنا حدیث کا باع : **و عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم محققہ المؤمن من الموت رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر دی کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی محمد مومن کا موت ہی نفل کی جینہ ہی فی شعب الایمان من **ف** منی مومن کی حق میں نہ مانہ لہذا کہ ہی اللہ تعالیٰ کی کلم
 سے کہ سب سے ثواب اور درجات آخرت کو پہنچتا ہی باع : **و عن بربکۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن**

کرتابی پس مرنی وقت تو غم اور دل تنگی زیادہ ہو گئی بلکہ اس صورت میں سخت غضب بھی کھا ہی ہو گا کیونکہ اسکی آرزو کرتابی اور اس سے معلوم ہوا اگر اسکو
 موت کی سبب بنی صبری اور تنگی کی منع ہی اور وہ جو بسبب شوق دیدار الہی کی اور محبت اوس عالم کی ہو جائے گی اور نیک نیتی سے منع جو
 فرمایا آرزو کرتابی موت کی سے ہمید و سری علت اسکی ہی یعنی آرزو موت کن نکرو اسلی کہ وہ خود ایموالی ہی چند روز دنیا میں رہے اور توشہ راہ فرما
 کتا کرنا غنیمت ہی کہ الذی فرغہ الآخرۃ یعنی دنیا کبیتی آخرت کی ہی بیان عمل کریم تو دامن کام آوین کن : ع : **وَعَنْ ابْنِ اِمَامَةَ قَالَ**
جَلَسْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا وَرَفَقْنَا فَبَكَى سَعْدُ بْنُ ابْنِي وَفَاصٍ فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ
فَقَالَ لِيَلَيْتَنِي مِثُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَعِنْدِي تَنْتَهَى الْمَوْتُ فَرَدَّدَ
ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ إِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عَمْرُكَ وَحَسَنَ مِرَّةٍ عَمَلِكَ
فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا بیٹی ہم توجہ ہو کر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کی پس نصیحت کی کہ حضرت فی اور زکرم کی دل پہر یعنی بسبب یاد دلائی اہوال آخرت کی پس رونی سعد بن ابی وقاص اور بہت رونی پہر کہا ای
 کا شکی من مر جا یعنی لوگ پی من تو گنہگار ہوتا اور خدا جہ سے سیخاے پائا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ای سعد کیا نزدیک میری آرزو
 کرتابی مرئی پس کر فرمایا اسکو من بار پہر فرمایا ای سعد اگر سی توبہ کیا گیا بہشت کی پی پس جسند کہ دراز ہو گی عمر تیری اور اچھا ہو گا عمل تیرا پس وہ
 بہتر ہی تیری پی نقل کی ہیہ احمدی **ف** کہا نزدیک سیکر آرزو کرتابی یعنی بعد سیکر تو آرزو کرتابی موت کی کہجہ دہی ہی ہو سکتی ہی میری ہوتی
 ہوتی کہو نہ کرنا چاہتا ہی کہ دیکھنا جمال باکمال میری کا اور شرف صحبت میری کا بہتر ہی ہر نعمت سی اگر چہ حاصل ہو وین تجلہ بعد مرنی کی درجات اور
 نعمتیں وہاں کی غرض کہ میری چہ وہ بارک بر نظر کرنی کو کوئی چیز نہیں ہو پخت سکتی کہجہ دنیا میں بہشت فقہ ہی ایک درویش سے پوچھا کہ مومن کو دنیا
 بہتر یا مرنا کہجہ زمانہ موت کی دنیا بہتر تھا اور بعد انکی مرنا بہتر اور آخر حبل کی بعد و سر شوق تردید کی محذوف ہی وہ ہیہ ہی وان کنت خلقت لنا فظلمنا
 فی مومک ولا تحسن الا یعنی اور اگر ہی توبہ کیا گیا ابگ کی پی پس نہیں بھلائی مرنی من اور نہیں اچھی ہی جلدی کرنی طرف اسکی : ع :
وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى خَبَّابٍ فَذَكَرْتُ لَهُ سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكُنُّ أَحَدُكُمْ مَوْتًا لَتَمَنَّيْتَهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا مَلَكَ دِرْهَمًا وَارْتَفَعَتْ جَانِبِي لِأَن لَّا رُبْعَيْنِ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ إِنِّي يَكْفِيهِ فَلَمَّا رَأَاهُ بَكَى وَقَالَ وَلَكِنَّ
حِمْرَةً لَمْ يَوْجَدْ لَهُ كَفَنًا إِلَّا بُرْدَةً مَلَحًا إِذَا جُعِلَتْ عَلَى رَأْسِهِ فَلَصَّتْ عَنْ قَدَمَيْهِ وَإِذَا جُعِلَتْ عَلَى قَدَمَيْهِ
فَلَصَّتْ عَنْ رَأْسِهِ حَتَّى مُدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ وَجُعِلَ عَلَى قَدَمَيْهِ إِلَّا ذُرَّ وَرَءَهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ أَنَّ أَلَا أَلَا كَلَّمَ عَيْنَ
ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُ **كَفَنَهُ إِلَى الْخَيْرِ** اور روایت ہی حارثہ بن مضرب سے کہ کہا میں جناب کی پاس اوس
 حال میں کہ دروغ بی تی او ہون فی سات جگہ بدن پر پس کہا اگر نہ سنا ہوتا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کفر مانی نہ آرزو کری ایک نہا ارمی
 کی البتہ آرزو کرتا میں اسکی اور تحقیق دیکھا مینی اپنی تین سائبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں مالک تھا میں ایک درہم کا اور تحقیق پچھو کہ
 کہ میری کی اب چالیس ہزار درہم میں کہا رشت فی چہ لا یلایا جناب کی پاس کفن اون کا کہ نفیس تھا پس جب دیکھا اسکو رونی اور کہا اگر چہ جائے ہی
 ہیہ و لیکن حمزہ نہیں پیدا ہوا اسلی اسکی کفن گر جا دہ سفید و سیاہ خلون کی جسوقت کڑوا لی جانی سر پر کرتا ہی کرتی اور کھل جانی قد مون سی او
 جسوقت دوا لی جانی پاؤں پر کرتا ہی کرتی سرونگی سی بہانک کہ کبھی گئی اوکی سر پر اور کبھی گئی اوکی پاؤں پر اذ خرفعل کی ہیہ جسمہ اور تری

لیکن نزدیکی فی نہیں ذکر کیا نہ آئی مگر آئی کہ غنہ آخر تک **ف** جناب بن ارت صحابی قدیم الاسلام ہیں اور سبب ظاہر کرنی اسلام کی اول ہی اذکار
 دینی گئی ہیں اور حاضر ہوسے بدین اور اور جہاد دون میں اور بدن پڑا غنہ یعنی سی منع ہی فرمایا ہی پس کہا بعضوں نے کہ منع سلیبی فرمایا تھا کہ وہ
 اعتماد کرتی تھی کہ شغاس سی ہوتی ہی اور جس صورت میں اعتماد کری کہ یہ سبب ہی اور شافی اندہ ہی پس کہہ مضامینہ نہیں اسکا باہنی محمول ہی ہے
 کہ نہ ہو سکی ضرورت اور اگر زوموت کی کی جناب فی باؤ بقیراری میں سبب شدت مرض کی کہ جسکی ہی داغ کہا فی نہیں باسبب خون تو گری کی کہ اسکی سبب
 سے تو کو گنہ بین گرفتار ہو جان اور خاطر دوسری ہی بات ہی چنانچہ مودہ ہی اسکا جملہ بعد کا وقت راہینی آخر تک اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ
 چھا تھی پیہ نہ اہلی اللہ علیہ وسلم کی اور آؤ خروان ایک گہاس ہی خوشبودار چیتون کی تحفون پر ہی بیجا فی ہیں اور اور بہت کام آتی ہی اور یہ حدیث
 ولایت کرتی ہی ہے کہ فقیر صابر فاضل ہی غنی شاکر سی سلیبی کہ ناست کیا ایسی بیسی صحابی فی اپنی حال پر داغ **باب مَا يَقَالُ عِنْدَ**
مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ باب ہی چہ بیان اوچیز کی کہ ہی جاتی ہی نزدیک او سکو موت **ف** یعنی علامت موت کہ
 کہہا ہی علامتی کہ علامت موت کی یہ ہی کہ باؤن سست ہو جاتی ہیں اگر اگر کبھی کرن تو کبھی نہ ہو سکیں ورنہ کہ باؤن ٹیڑھا ہو جائے ہی اور کن چہ بیان
 بیٹہ جاتی ہیں اور پست بیٹہ نہیں کا لک جاتا ہی اور مراد ساتھ اوچیز کی کہ ہی جاوی ملقین لا الہ الا اللہ کی اور انامہ ٹیڑھا اور دعا خیر کرنی اور پڑنا
 ایس کا اور مانند ہی کی ہی جسکیہ حدیثون میں مذکور ہیں پڑح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی سعید** **وَأَنَّ هُرَيْرَةَ قَالَتْ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِلُّوا أَمْوَالَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی سعید اور
 ابی ہریرہ سی کہ کہ دونوں فی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ملقین کرو اور تحفون کو کہ قریب مرنی کی میں کلمہ لا الہ الا اللہ نقل کی یہ مسلم فی **ف**
 ملقین کی معنی ہیں سمجھا نا اور یہاں مراد پڑھنا اس کلمہ کا ہی ورنہ قریب الہ کی نا وہی سکر پڑ ہی حکم نہ کری او سکو پڑھنی کا سلیبی کہ شاید انکار کر بیٹے
 اور جہاد علماء کی نزدیک بہ ملقین سے پڑح **وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِذَا حَضَرَتْهُ الْمِرْبُضُ وَالْمَيْتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَوْمَئِذٍ يَتَوَقَّعُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہی ام سلمہ کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جوفت کہ حاضر ہو تم مریض کی پاس یا قریب الہ کی پاس پس کہو بھلا فی سلیبی کہ
 فرشتی کہتی ہیں آمین اوچیز پر کہ تم کہتی ہو یعنی دعا پہلی کرتی ہو یا بری نقل کی یہ مسلم فی **ف** مراد بیت سی باؤ میت حکمی ہے یعنی قریب الہ کی
 باؤ میت جہنی پس اگر میت حکمی مراد ہی تو او شک راویکا ہی اور اگر میت جہنی مراد ہی تو او تو یہ کی ہی ہی اور کہو بھلا فی یعنی دعا کرو یا ہی ایچی اور
 بہا کی ہی شفا کی اور میت کی ہی مغفرت کی پڑح **وَعَنْهَا** **قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَصَلَّيْهِ**
مُصَلِّبَةً فَيَقُولَ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ إِلَّا إِلَهُهُ وَإِنَّا إِلَهُهُ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ أَجْرُنِي فِي مُصَلِّبَتِي وَأَخْلَفْ لِي خَيْرَ أَمْنِيهَا إِلَّا أَخْلَفَ
اللَّهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوْ لَمْ
يَكُنْ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ
اللَّهُ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہی او نہیں ام سلمہ کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں کوئی مسلمان کہ پوچھی او سکو مصیبت یعنی نہو ہی مراد بیت لبر
 کہے وہ چیز کہ حکم کیا او سکو اللہ فی یعنی انامہ راہی راجعون یا ہی دی ثواب مجکو سبب میری مصیبت کی اور بدلا دی و اہلی میری بہتر اس سے
 سے اوچیز کی کہ سبب مانہ سی گئی اس مصیبت میں گردنیا ہی اللہ تعالیٰ بدلا و اہلی او سکی بہتر اس سے پس جبکہ مری ابو سلمہ کہا یعنی کرن مسلمان

بہتر ہوگا ابوسلمہ سی اول صاحب خانہ کی ہجرت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچی کسی پہنچنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عرض میں ابوسلمہ کی رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی حضرت کی نکاح میں آنی نفل کی یہ مسلمہ فی **ف** معنی اناسہ آخر تک کی یہ بین کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہی ملک اور
 بعد ایش خدا کی بین اور ہم او کی طرف رجوع کرنا ہوا ہے اس آیت میں تسلیم اور اقرار ہی اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک میں ہماری ہی اور جو چیز منسوب بہ طواف
 ہماری عاریتہ میں مالک ہے ہی اور اسی سی ابتدا ہماری ہی اور او کی طرف انتہا پس جب آدمی اپنی دل میں بہتہ مضمون جمالی اور صبر کر می مصیبت
 پر کہ جو بوجھ او کو آسان ہوتی ہی اور بہتہ مصیبت اور نرمی الفاظ اسکی پڑھنی ساتھ خیر و فزع کی کچھ مفید نہیں اور اگر کوئی کہی کہ حکم اسکی پڑھنی کا کہان
 سے کہ کہا کہی وہ چیز کہ حکم کیا او کو اسدنی جواب یہ کہ اسکی پڑھنی والی کی فضیلت بیان فرمائی ہی گویا حکم ہی کیا ہی اور لفظ اجر فی ساتھ خیر مہذبہ کہ
 اور پیش جہم کی اور ساتھ مدح کی اور زیر جہم کی ہی اور معنی دونوں کی ایک ہی میں اور جب کہ ابوسلمہ از ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں یہ حدیث حضرت سی
 سننے ہی جب ابوسلمہ خاندان سے حضرت کی سامنی ہی تو بقصد بحالی ام حضرت کی اور حاصل کرنی اس فضیلت کی جاہی کہی کہی کلمات پڑھون پر
 اپنی دل میں خیال کیا میں کہ ابوسلمہ سی کو فاسخ شخص بہتر ہی کہ جسکو اللہ تعالیٰ بدلی او کی خاندان میرا کہ بعد از ان ابوسلمہ کی فضیلت بیان کی کہ اول حسب
 خانہ انہ یعنی خیال سمیت جو لوگ جہم ذکر کر کی سی مدینہ میں گئی ہی اون میں سی سے پہلی ابوسلمہ ہی عیال سمیت ہجرت کر حضرت باس حاضر ہوئی ہی
 اور یہ حضرت کی بیانی ہی رضاعی یعنی دوہو شریک اور حضرت کی بیوی کی بیٹی ہی ہی پر ام سلمہ کہتی ہیں کہ باوجود اس خلیجان کی میں ہی کلمات پڑھے
 اسکی سبب ہی حضرت کی نکاح میں آنی کہ فضل شہر میں **وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَاعْتَصَمَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا اقْبَضَ تَبِعَهُ النَّفْسُ**
فَضَلَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُو أَعْلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِعُونَ
عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا فِي سَلَمَةَ وَأَرْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدَيْنِ وَاخْلُقْ لَهُ فِي عَقِبِهِ
فِي الْغَائِبِ عَظْمًا لَنَا وَلَهُ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ وَأَمْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَتَوَرَّكْهُ فِيهِ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی او نہیں سی کہ کہا داخل ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ پر اس حال میں کہ تحقیق بہتر انگین
 نہیں انگین اسکی پس بند کیا کہون او کی کو بہر فرما تحقیق روح جو وقت قبض کی جاتی ہی جاتی ہی رہتی ہی ساتھ اسکی بیانی پس چلائی لوگ
 ال اسکی سی یعنی اسکی کہ سمجھی کہ وہ مگیا پس رہا باندہ دعا کرو اپنی نفسوں پر گستاخہ بدلاتی کی یعنی داویلا اور بد دعا انکو اسلی کی تحقیق فرمائی
 ان میں کہتی ہیں اور جو چیز پر کہتی ہی تو معنی لہذا ہی دعا پر خواہی ہو خواہ بری بہر فرما یا حضرت فی بالہی بخش واسطی ابی سلمہ کی اور بلند کر در جو ابکا
 پنج اونکی کہ سید ہی راہ دکھائی گئی ہیں اور جانشین یعنی کار ساز ہوا اسکا بیچ پس اندون اسکی کی کہ بانی میں پنج بانی رہی جوئی لوگوں کی اور
 بخش واسطی ہماری اور واسطی اسکی امی پر در دکار عالمون کی اور کشادگی کہ قبر اسکی میں اور روشنی کہ اسکی ابی او میں نفل کی یہ مسلمہ فی
ف تحقیق روح انہ یہ عذہ ہی اغراض یعنی انگین بند کر نیکی یعنی بند کیا میں کہون کو اسلی کہ روح جب قبض کی جاتی ہی بیانی ہی او کی
 ساتھ جاتی رہتی ہی پس نہیں فائدہ انگین کہے کہیں میں **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَكُنْتُ نَوَافِلَ سُبْحِي بِرَسُولِهِ حَبْرَةً مُتَفَقِّعَةً عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ
 وفات کی گئی وہی گئی گئی ساتھ جادربین کی نفل کی یہ بخاری اور مسلم فی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ مُعَاذِ بْنِ**
جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ الْخَيْرُ مَوْلَاهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

روایت ہی معاویہ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جبکہ بودی آخری کلام لا الہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت میں نفل کی بیہ ابو داؤد

ف مراد بیہ ہی کہ جولا الہ اللہ محمد رسول اللہ سمیت کہی وقت اخیر میں داخل ہوگا بہشت میں یا تو پہلی عذاب کی دخول خاص ہوگا یا بعد عذاب

بنی جانیکی بعد گناہوں کی اور اول ظاہر تہی تا کہ امتیاز ہو اسکو سبب سکی و مومنین سے کہ جنگا آخری کلام بیہ کلمہ تھا اور ظاہر بیہ ہی کہ کلام شامل

سبب لسانی اور نفسانی کو یعنی خود اس کلمہ کو زبان سی کہی یا دوسری بی ثواب یا دیگر اور ہمیں شک نہیں کہ زبان و دلی جو نویسی کہنا افضل ہی ہے

و عن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَوَّلُ مَا يُؤْتَى الْمَوْتُ مَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَسَّاجِدَ

اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی پیر ہوسوہ پس ہی مردوں پر نفل کی بیہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ

مراد مردوں سی قریب المرگ جن شاید حکمت اسکی پڑی میں بیہ ہی کہ تا قریب المرگ لذت اوہا وی سانبہ اس چیز کی کہ وہیں ہی یعنی ذکر اللہ اور

احوال قیامت اور عبت اور سوا سی انکی عجیب عجیب نعمتوں جن ہمیں اور احتمال ہی کہ مردوں سی مراد بعضی مردی ہوں پیر انکی گہر میں پڑی پہلی

دفن کی یا سرفانی قبر کی بعد دفن کی اور ابن مردودہ وغیرہ فی ایک حدیث روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں کوئی نسبت یعنی قریب

المرگ یا نسبت حقیقی کہ پڑی جاوی نزدیک سکو سکی پس مگر کہ آسانی کرنا ہی اللہ اور سپرد نفل کی ہی حدیث ابن عدی وغیرہ فی کہ جو کوئی زیارت

کری قبور الدین اپنی کی یا ایک کی یعنی انکی یا باب کی ہر جمعہ میں پیر پڑی نزدیک ان کی سوہ پس مغفرت کیجائی ہی واسطی اسکی بعد گنتی تمام جہنم

او سیکے بیع مراد جمعہ سی دن جمعہ کا ہی یا سار ہفتہ مولانا **و** عن عائشۃ قالت انک دَسَّوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَبْلَ عُمَانَ بْنِ

مَطْعُونٍ وَهُوَ مَلِکٌ وَهُوَ یُکَلِّمُ حَتّٰی یَسْأَلَ دُمُوعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَلَیْ وَجْہِ عُمَانَ وَآلِہٖ التَّزْمِیْدِیُّ وَابُو دَاوُدَ

و ابن مساجدہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوسد با عثمان بن مظعون براو سالت میں کہ وہ

سیت ہی اور حضرت رقی ہی بہانک کہ سی آنسو ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر چہرہ عثمان کی نفل کی بیہ ترمذی سے اور ابو داؤد اور ابن ماجہ فی

ہاہرین میں ہی اول انتقال مدینہ منورہ میں عثمان بن مظعون ہی کا ہوا ہی اور اول بقیع میں ہی دفن کی گئی بعد انکی دفن کی وہ مقبرہ ہیرا اور حضرت

دست مبارک سی پیر اوہا کر انکی قبر پر کہ نشان کی سی اور اس حدیث سی بیہ معلوم ہو کہ ہوسد دنیا مسلمان پر بعد مر نیکی یعنی پہلی دفن سے اور

اسپر آنسو سی جائز ہی **و** عنہا قالت انک ابابکر قبیل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ مَلِکٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَسَّاجِدَ

اور روایت ہی انہیں عائشہ سی کہ تحقیق ابو بکر صدیق فی ہوسد با حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوسد وقت کہ انکی وفات ہو چکی ہی نفل کے

بیہ ترمذی اور ابن ماجہ فی **و** عن حصین بن حجاج ان طلحۃ بن الیاس مرخص قاتلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ

فَقَالَ اِنِّیْ لَا اُرٰی طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَّثَ بِالْمَوْتِ فَاِذْ لَوْ نِیْ بِہِ وَنَحْنُوْا اَوَانُہُ لَا یَسْبَعِیْ لِحَقِیْقَہٗ مُسْلِمٌ اَنْ یُّحْکِبَ

بَیْنَ ظَهْرِہٖ اِنَّ اَہْلَہٗ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حصین بن حجاج سی کہ طلحہ بن ابی ہریرہ ہی پس انکی پاس ہی صلی اللہ

علیہ وسلم عیادہ کرتی ہی انکی پس فرمایا حصین بن نہیں گمان کہ طلحہ کو مگر کہ بعد ہونی او سکو موت جسب کہ دنیا تم مجھکو ساندہ مرنی انکیکے یعنی

تا آؤنگا اور نماز پیر ہونگا اور جلدی کرو یعنی بیچ بچہیز و کفین و دفن کی پس تحقیق نہیں لائق واسطی مردی مسلمان کی بیہ کہ روک کہا جاوی ویلے

لوگوں او سیکے نفل کی بیہ ابو داؤد فی **ف** اگر دیر کہ دفن کریں تو خوف ہی شرجا بیگا اور شرجا و بیگا تو لوگ نفرت کہا و بیگی اسمن حیات اور

بے غمی او سکی ہی اور مومن کو اللہ تعالیٰ فی منظم و کرم کیا ہی پس پہلی فرمایا کہ جلد دفن کریں **بیع** **الفصل الثالث فی**

ع عن عبد اللہ بن جعفر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ

انجا کام کرتی ہیں اور اگر بیکار و گھنٹی میں فرشتی عذاب کی انجا کام کرتی ہیں اور مرد و صاحبی با تو مومن ہے با و متخصر کی اگر کسی حقوق اللہ تعالیٰ کی اور حقوق
 اوکلی خدو کی اور خاسق سکوت عنہ ہی یعنی اسکا ذکر نہیں کیا جیسا کہ طریقہ کتاب سنت کا ہے تاکہ یہی وہ درمیان خوف ورجا کی اور پہرانی ہی طرف نظر
 کی اور موتی ہی ہتھ بند کی گئی اہل اسفلین میں بخلاف روح مومن کی کہ وہ سیر کرتی ہی آسمان و زمین میں اور مہربی کہانی ہی حنت میں جہان بجا
 ہے اور جگہ بگونی ہی طرف قد بلوئی نجی عرش کی اور اسکو تعلق رہتا ہی اپنی بدن کی ساتھ ہی تعلق کلی طرح کوڑھتا ہی وہ قرآن اپنی قبر میں اور
 نماز پڑھتا ہی اور صیبت کرنا ہی اور سوتا ہی مانند سونی دولی اور دیکھتا ہی طرف منازل اپنی کی حنت میں بحسب مقام اور مرتبہ اپنی پس امر دیکھا
 اور احوال برزخ کا اور آخرۃ کا تمام ذوق عادات یعنی خلوات عادات ہی میں مومن شکل بخانی ازکو پیرع : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجْتَ رُوحَ الْمُؤْمِنِ تَلَفَّتْ اَهَا مَلَكًا يُصْعِقُ اَهَا قَالَ كَمَا قَالَ كَذَّابٌ مِنْ طَيْبٍ رَجُلًا وَكَذَّابٌ كَالْمَيْسِكِ قَالَ يَقُولُ
 اَهْلُ السَّمَاءِ رُوحُ طَلِبَةٍ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى حَبْلٍ كَيْتٍ نَعْرِيْنَهُ فَيُطْلَقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ ثُمَّ يَقُولُ نَطْلُقُوا بِهِ إِلَى الْغَيْرِ
 الْأَجَلِ قَالَ ذَاكَ الْكَوَاكِبُ لَعَنَتْ رُوحَهُ قَالَ كَمَا وَذَّكَرْ مِنْ نَبْتِهَا وَذَّكَرْ لَعْنًا وَيَقُولُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوحُ حَيْثُ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ
 فَيَقُولُ نَطْلُقُوا بِهِ إِلَى الْغَيْرِ الْأَجَلِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَرَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُحَّةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ
 هَكَذَا وَآهَ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرما با جوفت کہ نکلتے ہی روح مومن کی یعنی
 میں اسکو دو فرشتی بچھرتی ہیں اسکو کہا حدیثی کہ راوی حدیث کا ہی ابی ہریرہ سی پس ذکر کیا حضرت فی یا ابو ہریرہ فی خوشبوئی اوس روح کا
 اور ذکر کیا مشک کا یعنی کہا کہانی ہی اوس سی بومشک کی طرح اسی کہا کہ راوی کو الفاظ کہ بعدینہ سنی ہی یا دہری فرما با حضرت فی اور کہتی ہیں
 اہل آسمان روح پاک فی زمین کی طرف سی بعد از ان روح کو خطاب کر کہتی ہیں رحمت بھی اللہ تعالیٰ اور نیری بدن پر کہ باور کہتی ہی تو اسکو پس
 بجائی میں اسکو طرف پروردگار راوسکیلی یعنی عرش پروردگار راوسکیلی پہر فرمائی ہی پروردگار بجاء اسکو دہل بجادی قیامت تک فرما با حضرت نے
 اور بخین کا فرجوفت کہ نکلتی ہی روح اسکی کہا حدیثی اور ذکر کیا حضرت فی یا ابو ہریرہ فی بدو اسکیکا اور ذکر فرما یا لعنت کا اور کہتی ہیں اہل آسمان
 روح پاک آئی زمین کی طرف ہی پس کہا جاتا ہی بجاء اسکو مہلت و بجادی قیامت تک کہا ابو ہریرہ فی پس کہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی چاند
 سینے کو کہ چادر کا کہتی حضرت پروردگار اپنی کی طرح سی نفل کی مسلم فی **ف** بجاء اسکو یعنی تاکہ نہری حنت میں یا نزدیک اسکی آخراجل تک
 پہر ہماری پاس آتا ہی اور مرد اہل آسمان ہی دربرخ اوس عالم کہ کہتی ہیں کہ درمیان میں مرنی اور قیامت کی ہی اور اسطرح حسی یعنی ابو
 نے چادر نک پر کہکرتالی کہ اسطرح حسی حضرت کہی ہی اور حضرت کو کو بازار اوکاشغذ کی روح کا فرکی معلوم ہوئی اور بدو اسکی آئی اسلی
 کو نہ چادر کا کہنا پیرع : وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خُصِرَ الْمُؤْمِنُ اَنْتَ مَلِكٌ الرَّحْمَةُ حُجْرَةٌ وَبَعْضُكُمْ
 يَقُولُونَ اُخْرَى رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْ عِلِّيٍّ رُوحُ اللَّهِ وَرَبِّهَا وَرَبِّ عَصَبَانٍ فَخَرَجَ كَالطَّيْرِ فِي بَيْتِ الْمَيْسِكِ حَتَّى
 لَانَهُ كَيْتًا وَلَهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَأْتُوهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ مَا طَلِبَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ تَكُونُ مِنْ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ بِهِ أَوْ
 الْمُؤْمِنِينَ فَاهُمْ اسْتَفْزَحُوا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بَعَاثِهِ يَفْقَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ مَاذَا أَفْعَلُ فَلَاكَ مَاذَا أَفْعَلُ فَلَاكَ فَيَقُولُونَ فَيَقُولُونَ
 فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَمٍّ لَدُنَّا فَيَقُولُ قَدْ مَاتَ مَا أَنْتُمْ فَيَقُولُونَ قَدْ ذَهَبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَاسِ وَبِهِ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خُصِرَ
 اَنْتَ مَلِكٌ الْعَذَابُ بِسَمِّهِ فَيَقُولُونَ اُخْرَى سَاحِطَةً مَسْخُوطًا عَلَيْكَ إِلَى عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 فَخَرَجَ كَانَتْ فِي بَيْتِهِ حَتَّى يَأْتُونَ بِهَ إِلَى بَابِ الْأَرْضِ فَيَقُولُونَ مَا أَنْتَ هَذَا الرَّجُلُ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ أَوْ

سر جبکہ کہ چکی مٹی اور دامن بائیں نہ دیکھتی تھی اور حضرت کی ہاتھ میں ایک گڑھی تھی کہ کرہ تھی تھی اور خط کھینچتی تھی ساتھ اسکی زمین میں یعنی حیر
 شکر کرتی میں پیرا دھنیا یا سرخا اور فرمایا ہاں مانگو ساتھ اسکی عذاب جو کسی دو بار فرمایا زمین بار پھر فرمایا خفق بندہ مومن جو وقت کہ ہوتا ہی پنج
 منقطع ہوئی دنیا ہی اور متوجہ ہوئی طرف آخرہ کی یعنی قریبہ کی کی پیچھا ہی تا ورنہ میں طرف اسکی درستی آسان سی نہایت روشن ہوتی ہیں
 منہ دیکھی تھی ان کے حلیہ دیکھی کہ مومن ہوتا ہی کفنون مینی رہتی کپڑوں بہشت کی سی اور خوشبو ہوتی ہی خوشبو ہون بہشت کیسی یعنی مشک و عنبر و ہکا
 بہانک کہ مٹی میں سامنی اسکی جہانک پہنچا نکا یعنی اس طرح مٹی میں سبب کمال دہ کی منظر ہوتی ہیں روح نکلی کی بہرانی ہیں ملک کہ
 علیہ سلام بہانک کہ مٹی میں نزدیک سر اسکی پس کہی ہیں اجماع ہاں کھل کھل بخشش کی اسکی طرف سی اور خوشبو دمی اسکی فرمایا حضرت
 فی پس نکلتی ہی جان تھی ہوتی جیسا بہتا ہی قطرہ پانی کا مشک میں سی یعنی سہولت و نرمی پس پس ہی اسکو ملک الموت پس جب کہی ہیں اسکو
 ملک الموت نہیں چوڑی اور فرشتی اوس جانکو ملک الموت کی ہاتھ میں ایک پلک رتی یعنی سبب شتیاق کی جلد ہی اسکو بلدی ہیں ہانک
 کہ یعنی ہیں اسکو وہ فرشتی اور کہی ہیں اسکو اوس کفن میں اور اوس خوشبو میں اور نکلتی ہی اوس روحی خوشبو مانند بہترین خوشبو ہون
 مشک کی کہ پانی جادین روی زمین پر یعنی تمام زمین پر اندامی بدائش دنیا ہی فنا ہوتی اسکی ہاں اس سی معلوم ہوا کہ مومن کی
 جان سہل نکلتی ہی اور اور ر وابت میں آجایی کہ مومن پر ہی جڑی خنی ہوتی ہی اسوقت تطبیق نہیں ہون دی گئی ہی کہ خنی روح مومن یہ
 نکلتی ہی جلی ہوتی ہی اور وقت نکلتی کی سہل نکلتی ہی بخلاف روح کا فر کی اسکی روح نکلتی ہی دشواری ہی واللہ اعلم مولانا **قال**
فَيَصْعَدُونَ فِيهَا فَلَإِنَّ مَنْ يَتَّقِيهَا عَلَى عِلَّةٍ مِنْهَا لَكَ نَجْوَى **أَلَا قَالُوا مَا هَذَا الرَّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُولُونَ فَلَإِنَّ مَنْ يَتَّقِيهَا لَكَ نَجْوَى**
كَأَنَّهُ يُسْمَوْنَ كَمَا تَقَالُ لِلشَّيْءِ يَتَّقِيهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَلَيْسَتْ تَقِيهَا لَكَ فَيَقُولُ كُلُّ سَمَاءٍ مَقَرٌّ لِمَنْ تَقِيهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا
تَقِيهَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَكْتُبُوا كِتَابًا عَبْدًا فِي عِلِّيَّاتٍ وَأَعْبَادُ اللَّهِ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنَّ مِنْهُمْ خَلْقَهُمْ وَفِيهَا عِلِّيَّاتُ
وَمِنْهَا أَخْرَجَهُمْ تَارَةً أُخْرَى قَالَ فَعَادَ رُوحُهُ وَجَسَدِهِ فَيَأْتِيهِ مَكَانٌ فَيَجْلِسُ فِيهِ فَيَقُولُ لَكَ مَنْ رَزَقَكَ فَيَقُولُ رَبِّي
اللَّهُ فَيَقُولُ لَكَ مَا دَبَّكَ فَيَقُولُ دَبَّكَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولُ لَكَ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَعَثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ لَكَ وَمَا عِلْمُ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَأَمَنْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ قِيَادِي مُنَادٍ
مِنَ السَّمَاءِ أَنْ أَصْدَقَ عَبْدِي فَأَوْشَوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنِّسْوَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَقْبَحَهُمْ لَهَ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رُوحِهَا
وَطَيْبٌ بِهَا فَيَقْتَسِمُ لَكَ فِي قَبْرِهِ **مَدَّ بَصَرَهُ فَرَأَتْ نَفْسُ رُوحِهِ فَرَأَتْ نَفْسُ رُوحِهِ فَرَأَتْ نَفْسُ رُوحِهِ**
 پس نہیں گذرتی فرشتی یعنی ساتھ اوس جانکی کسی جاوت پر فرشتوں سی یعنی وہ فرشتی کہ درمیان آسان اور زمین کی ہیں مگر کہی ہیں کہ ہی
 یہ روح پاک پس کہی ہیں فرشتی لا نورالی ظاننا ظاننا یعنی اسکی روح ہی بیان کرتی ہیں اسکو ساتھ بہترین نامون یعنی وصفون اور لقبون
 اسکی کہی ہیں اہل دنیا ذکر کرتی اسکو ساتھ دیکھی دنیا میں اس طرح سوال و جواب ہوتا رہتا ہی یہانک کہ لی پیچھی ہیں اسکو آسان دنیا ملک
 پہلے تک پہر کھواتی ہیں فرشتی دروازہ اسکی ہی پس کہو لا جائ ہی آسان مینی دروازہ اسکا انکی ہی پس ساتھ ہوتی ہیں اسکی ہر آسان سی مگر
 خدا کی کہ اوس آسان میں ہیں اوس آسان تک کہ متصل ہے اسکی بیان تک کہ پیچھا جاتا ہی اسکو سناوین آسان تک پس فرمایا ہی اسکا
 حروجل لکھو مینی ثابت رکھو نامہ حال سبکہ میر کا علیین ہیں اور پھر لی جاد و سکولف زمین کی یعنی بدن اسکی کہ دفون ہی زمین میں ہاں غلق
 ہر ساتھ بدن کی غریب صبح اور مستعد ہو واصل سوال و جواب کے سلیکے خفق مینی زمین ہی سی پیدا کیا ہی اسکو مینی دفون ہی آدم کی اور اسکی

پہر چہ ہون او کو مین بدنون اور ارواح و ان کو کیکو اور اوسی سی نکا و نکا او کو دوسری بار فرمایا حضرت فی ہن پیر ڈالی جانی ہی روح او کی او کی بدن
ہن پیر آتی ہن او کی پاس دوزخی یعنی منکر کبیر ہن نہلاتی ہن او کو پیر کہتی ہن او کو کون ہی رب برابر کہتا ہی رب برابر او کی پیر کہتی ہن او کو کیکو
وہن برابر کہتا ہی دین برابر اسلام ہی پیر کہتی ہن او کو کون ہی پیر شخص کہ ہی گیا نم ہن یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہن کہتا ہی وہ رسول اللہ کی ہن صلی اللہ علیہ
وسلم پیر کہتی ہن فرشتی او کو کس سبب جانا تو فی یعنی رسول ہونا او نکا ہن کہتا ہی پیر ہی مینی کتاب اللہ اور ایمان لایا ہن مہا تہ او کی او پر سج جانا مینی یعنی
دل سی ہن اوس سی رسول ہونا حضرت کا معلوم ہوا پیر کا رہا ہی بکار نیوالا آسمان سی یعنی زبانی اللہ تعالیٰ کی یہ کہ سچا ہی بندہ برابر ہی بچاؤ او کی یہ
بچو فی بہشت کی اور پھناؤ او کو لباس بہشت کی اور کہو لد او کی یہی دروازہ طرہ بہشت کی منہرہ یا حضرت فی ہن آتی ہی او کو ہونا او کی
اور خوشبو پیر کشاؤ کی بجائی ہی او کی یہی فراد کی مین بعد پہنچی نگاہ او کی کی **ف** اور ایک روایت مین آیا ہی کہ خوش نمک رو کو لبائی ہن اور
اسمین آیا کہ ساتوین آسمان تک لبائی ہن ہن شاہ بعضی روایت مین خوش نمک جاتی ہو وین او بعضی ساتوین آسمان تک علیین نام ایک جگہ کہ ہی تو
آسمان پر کہ اوسمین نامہ سال نیکو کی رہتی ہن اور کون ہی پیر شخص شاید کہ بعضی یون ہو پیتی ہون او بعضی ہون سی طرح کہ کون ہی نبی برابر
کہ اور روایت مین آیا ہی مولانا شیعہ **قال** **وَيَا نَبِيَّهٖ رَجُلٌ حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الشَّيْءِ طَيِّبُ الرَّيْحِ يَقُولُ اَكْتَنِرْ بِاللّٰهِ يُسِّرْ لَكَ هَذَا**
يَوْمَكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ يَقُولُ لَهُ مَنْ اَنْتَ فَوْجَكَ الْوَجْهَ يَجْعَلُ بِالْخَيْرِ يَقُولُ نَاعَمُ لَكَ الصَّالِحُ يَقُولُ رَبِّ اَقْرِ السَّاعَةَ رَبِّ اَقْرِ
السَّاعَةَ حَتَّى اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِي وَمَا لِيْ فرمایا حضرت فی او را ہی او کی پاس ایک شخص خوب رو داچی کپڑی پہنی خوشبودا ہن کہت ہر
خوشوقت ہو ساتھ اوس چیز کی کہ خوش کری تجھ کو مینی وہ نعمتیں تیری ہی ہیا مین کہ نہ کسی نگہ فی دیکھین کسی کان فی سین یہ وہ دن ہی کہ وہ
دیا جاتا ہوا یعنی دنیا مین ہن کہتا ہی بہت او کو کون ہی تو ہن پیر نہرا کہل ہی حسن جمال مین لانا ہی پہلا کہ او خوشخبری دیتا ہی او کے
ہن کہتا ہی وہ شخص کہ مین ہون عمل نیک نہرا کہ ای صورت بکڑا یا ہون ہن کہتا ہی بہت ای پروردگار میری فایم کر قیامت ای پروردگار میرے
فایم کر قیامت تاکہ جاؤن مین طرف اہل مال ہن کی **ف** مراد اہل سی جو عین اور خادم مین اور مال سی مثل اور باغ حنت کی اور او چیز مین ہن
کہ قسم مال سی ہن ہن مراد اہل سی قرابتی مومن مین اور مال سی حور و قصور وغیرہ **يقال** **فَاِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِي نَفْطٍ مِّنَ الدُّنْيَا**
وَاِنْ كَانَ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكٌ سَوْدُ الْوَجْهِ مَعَهُمُ الْمَسْوُوحُ فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَلَا الْبَصَرِ ثُمَّ يَجْعَلُ مَلَكٌ
الْمَوْتُ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاسِهِ فَيَقُولُ اَيُّهَا النَّفْسُ الْنَّبِيَّةُ اُخْرِجِي لِي السَّخَطَ مِنْ رَبِّكَ قَالَ فَتَقْرَأُ فِي جَسَدِهِ فَيَنْتَزِعُ عَنْهَا كَمَا يُنْزَعُ
السَّخَطُ مِنَ الصُّوفِ لَمَّا بُلِيَ فَيَاْخُذُهَا فَادَّ اَحْذَها لَمْ يَدْعُوها فِي يَدِهِ طَرَفَهُ عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلُوها فِي تِلْكَ الْمَسْوُوحِ وَتَحْمِلُ
مِنْهَا كَانَتْ رِيْحٌ جَيِّدَةٌ وَجِدَتْ عَلَى وَجْهِهٖ اَرْضٌ فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَا مِنْ الْمَلَا نَكْرًا قَالُوا مَا هَذَا الرَّوْحُ
الَّتِي تَقُولُونَ فَلَا رِيْحٌ فَلَاحَ اَسْمَاءُ النَّبِيِّ كَانَتْ لِيَسْمَى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَنْتَزِعَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتَحُهَا فَلَا
يَفْتَحُهَا ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْتَحُكُمْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلْبَسَ الْجَلَّ فِي سَمِّ الْغِيَاظِ
فَيَقُولُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَسْتَوْا كِتَابَهُ فِي سِتْرَيْنِ وَلَا تَرْضِ الشُّفْلَةَ فَتُطْرَحَ رُوْحُهُ طَرَحًا ثُمَّ قَرَأَ وَمَنْ لَبِثَ بِاللّٰهِ نَكْرًا ثُمَّ اُخْرِجَ مِنَ السَّمَاءِ تَقَطُّعًا
الطَّبْرَ اَوْ لَوْ فِي يَدِهِ اِلَيْهِ فِي مَكَانٍ سَتِّيقٍ فَتَعَادَرُ رُوْحُهُ جَسَدَهُ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ
فَيَقُولُ هَا هَا لَا اَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِيْنُكَ فَيَقُولُ هَا هَا لَا اَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَعَثَ
فِيْكُمْ فَيَقُولُ هَا هَا لَا اَدْرِي فَيُبَادِي مَلَا مِنَ السَّمَاءِ اَنْ كَذَبَ كَاْفَرٌ ثُمَّ مِنَ الْمَارِدِ اَفْتَحُوا لَكَ بَابًا اِلَى السَّارِ

کہو یہی بدبو مٹی ہوئی پس کہنا ہی خوشوقت ہو ساندہ پیر کی کہنا خوش کری شکر پیہ وہ دن ہی جو وعدہ دیا جانا جس تو پس کہنا ہی مرد کون ہے
 تو پس جبہ تیرا نہایت بڑی لانا ہی برائی پس کہنا ہی میں ہوں مسل نیز اہل پہر کہنا ہی مردہ ای پروردگار سب نہ قائم کر تو نہایت کہہ دینی
 رَوَايَةُ تَحْوٍ وَزَادَ فِيهِ إِذَا خَرَجَ رُوحُهُ صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَ
 فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ يَابِلَ وَهُمْ يَدْعُونَ اللَّهَ أَنْ يُعْرِجَ رُوحَهُ مِنْ قَبْلِهِمْ وَتَنْزِعَ نَفْسَهُ
 لِيُحْيَا كَأَنَّهُ مَرُوقٌ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَتُلْقَى أَلْوَابُ السَّمَاءِ لِلَّيْسَ مِنْ أَهْلِ يَابِلَ وَهُمْ
 يَدْعُونَ اللَّهَ أَنْ لَا يُعْرِجَ رُوحَهُ مِنْ قَبْلِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ
 اور ہج ایک روایت کی مانند اسکی اور زیادہ ہی اوسین جس وقت کہ نکلتی ہے
 روح مومن کی رحمت پہنچا ہی اوسپر فرشتہ کہ در میان آسمان وزمین کی ہی اور ہر فرشتہ کہ آسمان میں ہی اور کھولی جاتی ہیں اوسکی ایسی دروازہ
 آسمان کی اور زمین کونی دروازی والی یعنی ہر آسمان کی دروازی والی مگر کردہ عالم گیتی میں اللہ تعالیٰ ہی یہ کہڑ مانی جلدی روح اوسکی اوسکی
 طرف سی یعنی تاکہ مشرف ہوں سبب ساتھ چلنی وغیرہ کی اور نکالی جاتی ہی جان اوسکی یعنی کافر کی ساتھ رگوں کی پس منت کرتی ہیں اوسکو سبب شکر
 در میان آسمان وزمین کی اور ہر فرشتہ آسمان میں یعنی آسمان دنیا میں اور بند کی جاتی ہیں دروازی آسمان کی زمین کونی دروازی والی یعنی آسمان
 دنیا کی دروازیوں میں سی مگر کردہ دعا کرتی ہیں اللہ تعالیٰ ہی یہ کہڑ مانی جادی روح اوسکی ہماری طرف سی نعل کے بیجا حدنی ف ساتھ رگوں کی
 یہ اشارہ ہی اہل کہنا خوشی سی نکلتی ہی جان اوسکی اور بہت کچھ کہتی ہیں اوسکو اور کمال نعلی ہونا ہی اوسکو بدن کی ساتھ ع و عن
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا خَضَعَ رُوحُ عَبَّاسٍ أَلْفَاةً أَمَّمَ بِشَرِّ بَنَاتِ الْبَرِّاءِ بْنِ مَعْرُوفٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 أَنْ لَقِيتُ لَوْلَاكَ فَأَفْرَغَ عَلَيَّ مَعْنَى السَّلَامِ فَقَالَ عَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أُمَّ بَشِيرٍ تَحْنُ اسْتَعْلَمُ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 لَمَّا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَلْقِ كَعْبٍ بِشَرِّ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَهَذَا الْعَدُو
 لَكُمْ أَوَلَيْسَ مَلَكَةٌ وَالْبَيْتُ فِي كَيْتِ الْبَعَثِ وَالشُّوْرُ رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ نَفْلٍ كِي ابْنِي بَابِ سِي مَعْبُورٍ كَمَا جَاءَ فِي
 كَعْبٍ كَوْنِ أُنَى اَوَّلِي بَابِ سِي مَعْبُورٍ بَابِ بَنِ مَعْرُورٍ كِي بَسْ كَمَا اِي اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَعْبٍ كِي اَكْرَمِي تَوَلَّيْنِي بَعْدَ مَرِي كِي فُلَانِي سِي بَسْ كَمَا اَوَّلِي
 ميري طرف سی سلام پس کہا کعب نے بخشی اللہ شکر اسی ام بشاریم جو ہیں زیادہ مشغول ہو گئی اسے کہا ام بشر فی ای ابا عبد الرحمن کیا نہیں سنا تو
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی ہی تخمین روح میں مومن کی ہج قالب جانورون سب کی کہا دین گی بیوی درختن بہشت کسی کہا ان کہا
 ام بشر فی پس یہ وہ ہی یعنی وہ یہ فضل و کرامت ہی کہ امید رکھی جاتی ہی تیری ہی نفل کی یہاں ماج فی اور بہتی فی کتب بعت و لشور میر
 ف عبد الرحمن بزرگ تابعین سے ہیں اور انکی باب کعب بن مالک علیہ السلام صحابی ہیں اور براہین معروبی صحابی ہیں انصار میں سے ام بشر انکی
 بیٹے تہین اونہوں فی کعب سے وقت انتقال کی کہا کہ فلاں کو میری طرف سی سلام کہنا اگر ملی نو اس سے ظاہر یہ ہے کہ نام لیا ہو اوسنی براہ کا بالشر کا پیر
 کعب نے کہا بخشی شکر اللہ یہ عبارت دان بولنی میں کہ جہان کسی سی ایسی بات سنتی میں کہ کہنی نہ چاہی ہی یعنی یہ کیا کہتی ہی تو ہم جو ہر دن یاد
 مشغول ہو گئی اسے کہ وہ ان کیسکو پہچانیں اور سلام و پیام کہیں پہچان میں اپنی ہی حاملین گرفتار یوں گا کہ اپنی ہی خبر ہو گئی چہ جای خبر
 اور دینی اور سب طرح پنجہ حالت میں گرفتار ہو گئی حامل یہ کہ وہ ان کون آپس ہو گا کہ کہیں سلام پہنچا دی اور وہ پیر جواب دیوی آگئی
 اس جہز کا جواب دیا ام بشر فی کہ تو دین میں نہیں ہی گرفتار ہو گئی بلکہ تو مومنوں میں سی ہی کہ جن کی حق میں حسرت فی اب اور سہا
 سند را یہی یعنی نہایت خوش حالی میں ہو گا اور ایک روایت میں آتا ہی کہ اور روح مومن کی ہج قالبون جانور سب کی ہوں گی جو نیکی

ہو جاوے اسلیٰ نکریم میت اور نعیم ایمان و سیکلی یا بسبب بول موت کی یہہ اشارہ ہی ہے کہ اس وقت بی پروا نہونا چاہی بلکہ بیقرار ہو کر اور ڈر کر اوٹھ کر کھڑا
 ہی اور جب تک کہ بانہ جاوی زمین پر بیٹھی نہیں بلکہ کندہ دینی کی لمبی ساندھی ہی اور کہا بعض علماء جاری فی کہ جب ارادہ کری خنازیکی ساتھ
 جانشینا نو اوٹھ کر کھڑی رہنا کر وہ ہی اکثر دینی نزدیک اور بعضوں فی کہا کہ اعتبار کہتا ہی چاہی کھڑی ہی چاہی بیٹھا ہی اور بعضوں فی کہا
 دو خوب ہیں اور کہا ہمورنی کہ یہہ جہنم منسوخ میں ساتھ حدیث حضرت علیؑ کی کہ اکی اتی ہی باع : **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ جَبْرَائِيلُ بِمَنْزِلٍ**
فَقَامَ لَهَُا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَفَعَّمْنَا مَعَهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَکَ تَرْجُوْا فَاِذَا اَرَادَیْتُمْ
الْجَنَازَةَ تَقُوْمُوْنَ مُتَّفِقًا عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا کہ ایک خنازہ پس اوٹھ کر کھڑی ہوئی اوکی لمبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑی ہوئی
 ہم ساتھ اونکی پس کہا ہمیں ای رسول خدا کی یہہ ہی خنازہ ہو یہہ کا معنی یہہ مسلمان کا کہ جسکی نکریم اور نعیم ایمان کی لمبی اوٹھیں پس فرما یا حضرت
 فی بعضی موت جاسی کبیر سٹ اور ڈر کی ہی پس جب دیکھو خنازہ اوٹھ کر کھڑی ہوئی اگرچہ کا کھڑی ہو نفل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ**
عَنْہِ قَالَ لَمَّا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ فَعَّمْنَا وَفَعَّدَ فَعَّمْنَا یَعْنِیْ فِی الْجَنَازَةِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِی رِوَاۓ مَالِکٍ وَابْنِ دَاوُدَ
قَامَ فِی الْجَنَازَةِ فَعَّمَدَ بَعْدَہُ اور روایت ہی حضرت علیؑ سے کہ کہا دیکھا ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑی ہو کر کھڑی ہو کر کھڑی ہو کر
 ہوئی ہم اور بیٹھی پس بیٹھی ہم میں بیٹھ دیکھنی خنازیکی نفل کی یہہ مسلم فی اوچ روایت مالک کی اور ابی داؤد کی یہہ ہی کہ کھڑی ہوئی خنازیکی
 یہہ یہہ بیٹھی چھی اسکی **ف** پہلی روایت کی دو معنی میں ایک تو یہہ کہ کھڑی ہوئی حضرت خنازہ کو دیکھ کر ہم ہی کھڑی ہوئی اور جب گذر گیا
 اور غایب ہوا نظری بیٹھی حضرت اور ہم ہی بیٹھی دوسرے یہہ کہ چند مدت خنازہ کو دیکھ کر کھڑی ہو گئی یہہ بیٹھی رہتی اور نہ اوٹھتی پس معلوم
 ہوا کہ منہ ہو کر کھڑی ہو جانا ساتھ نفل خیر کی معنی یہہ حکم پہلی جناب موقوف ہوا اور دوسری روایت کی ہی ہی دونوں معنی میں اور
 دوسرے معنی ظاہر میں **وَعَنْ ابْنِ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ الْجَسَدُ جَنَازَةٌ مُّسْلِمٍ اِمَّا نَا وَ اَوْ لِحَسَابٍ**
وَ کَانَ مَعَہُ حَتّٰی یُحْمِلَ عَلَیْہَا وَ یُفْرَغَ مِنْ دَفْنِہَا فَاِنَّہُ یَرْجِعُ مِنْ اَجْرِ فِیْہَا طَیْبٌ کُلُّ فِیْہَا طَیْبٌ مِثْلُ اَحَدٍ مِنْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْجِعُ فِیْہَا
اَنْ تَذْفَنَ فَاِنَّہُ یَرْجِعُ بِقَیْرِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ
 کہ جاوی ساتھ خنازہ مسلمان کی بسبب لانی ایمان کی یعنی فرمودہ شرع پر اور اسلیٰ طلب کرنی ثواب کی اور ہی ساتھ اسکی بیانتاک کہ
 نماز پر ہی اوپر اور فراغت پاوی دفن اوکی پس خنق وہ پیرنا ہی اجر لیکر بر ایک فی اٹکی نفل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** فی اٹکھنی میں دینا کی
 پر پر پر جاوی پہلی دفن سی پس وہ پیرنا ہی ثواب لیکر بر ایک فی اٹکی نفل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** فی اٹکھنی میں دینا کی
 باروین حصہ کو اور میان فیراطی مراد حصہ عظیمی معنی دہیر مباح : **وَعَنْہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ لِلنَّاسِ الْجَنَازَۃَ**
الْیَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ وَ کَرَّجَہُمْ اِلَی الصَّلَۃِ فَصَفَّہُمْ وَ کَبَّرَ سَازِجَ تَنْکِیْرَ اَیْمَہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم فی بیٹائی خبر بخاشیکہ منکی لوگوں کو جس دن کہ وہ مرادونکی ساتھ صحابہ کی طرف بعد گاہ کی پر صفت باندھی ساتھ اونکی اور کبیر
 کہیں چار نفل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** بخاشی لقب ہے بادشاہ جتہ کا اور نام اس بخاشی کا کہ حضرت فی جہر نماز پر ہی صحابہ بنا
 اول دین نصاریٰ پر تھا پیر ایمان لا یا حضرت پر اور صحابہ جو ہجرت کر کر دان گئی تو خوب خدا شکر داری کی پس جب وہ مراد حضرت فی وہ
 خبر بیان کی اور عید گاہ میں جا کر نماز پر ہی اوکی خنازیکی اور ہدایہ میں کہا ہی کہ نماز پر ہی جاوی میت پر مسجد جاعت میں اسلیٰ کہ فرمایا جو
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی جو کو فی نماز پر ہی میت پر مسجد میں نہ پس نہیں ثواب و اسلیٰ اوکی اور کہا ابن ہمام فی کہ خلاصہ میں لکھا ہی کہ

فضل اہم کی اپنی بندگی حال پر پالیس کی جمع ہوئی ہے فضیلت فرمائی ہو اور احتمال ہی کہ مراد دونوں حد و سنی کثرت ہو دمی نہ حد نہ
 ۱۰۰ **وَعَنِ السَّيِّدِ قَالَ لَمْ يَنْتَقِ عَلَيْهِ لَحْدَةٌ فَقَالَ لَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُمْ مَرْغُوبًا خَرِي كَأَشْوَقًا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ**
وَجَدْتُمْ فَتَكَلَّمُوا بِمَا وَجَدْتُمْ فَقَالَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَدْتُمْ لَهُ لَحْدَةً وَهَذَا الَّذِي كُنْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَدْتُمْ لَهُ لَحْدَةً أَلَمْ تَكُنْ تَشْهَدُ لَهُ
فِي الْوُضُوءِ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَهِدَ أَنَّ اللَّهَ فِي الْكَرْبِ اور روایت ہی اس کے کہ کبائے سی صحابہ ایک جنازی پر پس تعریف کی کہ
 بہت نیکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ واجب ہوئی ہے گزری ایک اور جنازی پر پس ذکر کیا اوپر برای کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کہ واجب ہوئی پس کہا حضرت عمر کی کیا واجب ہوئی فرمایا حضرت نبی و شخص کہ تعریف کی مٹی اوپر بہت نیکی پس واجب ہوئی او کی بی نسبت
 اور یہ شخص کہ چیز ذکر کیا مٹی برای کا پس واجب ہوئی او کی بی دوزخ تم گواہ ہو خدا کی زمین میں نفل کی یہ بخاری اور سلم فی اور ایک بیت
 میں ہے کہ مومن گواہ ہیں اللہ کی زمین میں **ف** واجب ہوئی جنت یعنی ثابت ہوئی جنت بر تقدیر صحیح ہوئی اوس چیز کی کہ تعریف کی او سپہ
 اگر مراد حالت تعریف پر اور واجب ہوئی دوزخ یعنی بر تقدیر صحیح ہوئی پڑائی کی کہ ذکر کی بالکرام اوس حالت پر اور کہا منہر کی کہ یہ حکم
 عام نہیں ہی ہر شخص کی حق میں کہ گواہی دین او کی حق میں ایک جماعت سائبہ خیر و شر کی بلکہ امید جنت کی ہی یہ پہلی کی بی اور زخوف ہی دوزخ
 کا دوسری کی بی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی جو حکم واجب ہوئی جنت اور دوزخ کا کہ تو سب سے کہے کہ مطلع کر دیا ہوا انکو اللہ تعالیٰ فی اسیر
 اور کہا زمین عاب فی کہ ذکر کرنا سیکو سائبہ بدائی اور برای کی واجب نہیں کرنا جنت اور نار کو بلکہ علامت ہی او کی جنتی اور دوزخی ہوئی
 اور مراد تعریف کرنا اور مراد کہنا نیکبوت اور نتیجہ نکاح ہی کہ وہ بغیر مدخلت نفسانہ کی کثرت میں وہ علامت جنتی اور دوزخی کی ہی والا اگر کوئی فاجر
 کسی سبب سے اہل فسق کی تعریف کری یا ایک نیکبوت کی بر بیان کری کہچہ اعتبار نہیں اور تم گواہ اللہ کی ہو یہ بات باعتبار کثرت کی فرمائی کہ اکثر
 آدمی جیسا ہوتا ہی دیا ہی اللہ تعالیٰ گواہی کہو تا ہی پس کہنا او کا علامت واقع میں ہوئی ہی اور یہ معنی نہیں میں کہ جو کہہ کہیں صحابہ
 او مومن ہر حق ایک شخص کی کہ یہ سخی جنت باد دوزخ کا ہی تو یوں میں ہوتا ہی جو کوئی سخی بہت کا ہوتا ہی نہیں ہونا دوزخی سبب کہنے
 او نیکے اور جو کوئی سخی دوزخ کا ہوتا ہی او کی کہنی سی جنتی نہیں ہو جاتا کہ نہیں دیکھتا ہی تو کہ نہیں جائز ہی کہ سبکو قطعی جنتی کہنا با قطعی دوزخی
 کہنا اگرچہ گواہی دین او کی ہی جماعت کثیرہ بلکہ امید کجا و گی جنت کی او کی ہی گواہی دین جماعت سائبہ بدائی کی اور خوف کجا و گی دوزخ
 او کی ہی گواہی دین جماعت سائبہ صحیح کی **وَعَنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْتُكُمْ مَسِيلٌ شَهِدَ**
لَهُ أَوْ بَعْدَ يَجْزِيهِ أَحَدُكُمْ اللَّهُ لِحُجَّةٍ قُلْنَا وَكَلَنَّهُ قُلْنَا وَاشْتَارَقْنَا وَاشْتَارَقْنَا ثُمَّ لَمْ نَكُنْ لَهُ عَنِ الْوَلَدِ وَادَّاهُ الْبَيْتُ أَرَى
 اور روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو سمان کہ گواہی دین واسطی او کی چار شخص سائبہ بدائی کی داخل کرنا
 او کو اللہ بہت میں کہا مٹی اور اگر میں شخص گواہی دین یعنی تو ہی داخل کرنا بہت میں فرمایا اور اگر میں ہی گواہی دین تو ہی داخل کرنا
 کہا ہے اور اگر گواہی دین فرمایا اور وہی چیز ہو جیسا ہی اوسنی حال ایک کافل کی یہ بخاری اور سلم فی **ف** داخل کرنا جنت میں ہے
 سبب فضل اپنی کی اور بدائی او کی کی کسی سبب ہی ہوتا ہی کہ بخش دیا ہی اللہ تعالیٰ گناہ او کی اور داخل کرنا ہی او کو جنت میں واسطی
 سچ کرنی گمان مومن کی ہر حق ہوئی او کی صاب خانہ سبب ہی کہ گواہی دین اقسام الحق میں زبانی غلق کی قلم حق کی بن **وَعَنِ**
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا لِمَا مَوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدْ مَوَاتَ وَادَّاهُ الْبَيْتُ أَرَى
 اور روایت ہی عائشہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ بڑا کہو مرد و کو سبب کی کہ خنق وہ پہنچی سائبہ جزاء او سچیز کی کہ اگلی

زندہ ہو یعنی اگر وہی سی زیادہ نکلا اور وہ حرکت کرتا ہو نماز پڑھی جاوی اور کم بن نہیں اور دعا کجاوی و پہلی مان باب کی اخیر مستحب ہے جاری
 نزدیک کہ بعد تکبیر اولیٰ کی پڑھی بجا ملک اللہم و بعد کہ آخر تک اور بعد دوسری تکبیر کی درود پڑھی جو کہ التحیات میں پڑھتی ہیں اور بعد تیسری تکبیر کے
 پڑھی اللہم غفر عنا آئینک اور ایک کی جنازی پڑھی اللہم اجعلنا فطرا واجعلنا ذوقا واجعلنا شافعا و شفعا اور دوسری روایت میں کجاوی
 شط کی المفضل کا واقع ہو ای خاصہ امر او ہی شط یعنی کجا بچا ہی والا لاد کی پر نماز پڑھنی میں کیا کلام ہی اور مصداق میں مغیرہ بن زیاد کی کجا
 ہمدانی کہ یہ تحریک ہی معلوم نہیں کہ یہ تحریک واقع ہوئی ایسی کہ یا یا نہیں کیا ہی مغیرہ بن زیاد اصلان صحابہ میں اور زنا بعین میں اور
 یہ حدیث روایت کی گئی ہی مغیرہ بن شعبہ سی ع ع ح و **عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَّا لِحْنَانُ زَوْاهُ أَهْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَبُو مَالِكٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَأَهْلُ الْحَدِيثِ كَانَتْ يَوْمَئِذٍ مَرَّةٌ
 اور روایت ہی زہری سی کہ نفل کی سلمانی اور اسنی اپنی پاپ سی نفل کی یعنی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا عبد اللہ فی کہ کہا مبینی رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم کو ابو بکر اور عمر کو چلتی ہی آگے جنازہ کی نفل کی مہا احمد اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ فی اور کہا ترمذی فی
 اور اہل حدیث کی گویا جانتی ہیں احمدیث کو مرسل **ف** یہ حدیث دلیل شافعی اور احمد کی ہی کہ او کی نزدیک آگے چلنا افضل ہی اور امام
 ابو حنیفہ فی حدیث مابعد پر عمل کر کہ کہا ہی کہ چھی چلنا افضل ہی او چھی چلنی میں فائدہ یہ ہی کہ عبرہ بکڑنی میں لوگ جنازہ کو دیکھ کر ہستہ
 رہتی ہیں کندہ دینی کی ہی اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہ مانند رخصت کرنی والا ہو کی ہیں اور کہ وہ ہی جنازہ کی ساتھ چلنی والے کو کلام کرنا
 اور بلند آواز سی ذکر کرنا اور قرآن پڑھنا بلکہ یاد کری اللہ کو اپنی حدیث اور اہل حدیث احمدیث کو مرسل جانتی ہیں کہ راوی سے اسکا زہری سے
 یا سالم کہ تابعین میں اور واقع میں یہ حدیث مرفوع ہی کہ ابن عمر سی ہی اور وہ صحابی میں ع ع ح و **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ سَارَةَ مَتْبُوعَةَ وَكَانَتْ شَبَابًا لَيْسَ مَعَهَا مَنْ يَنْفَعُهَا
زَوْاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَبُو مَالِكٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو مَالِكٍ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ اور روایت ہی عبد اللہ
 بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازہ تابع کہا ہی کہ کوکب چھی اوکی چلین اور نہیں تابع کہ وہ چھی لوگوں کی ہی نہیں
 ہوتا سنا و سکی وہ شخص کہ آگے بڑھ گیا اور سنے نہ آئے سب راہی کا نہیں پاتا پورا نفل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ فی کہا ترمذی
 فی ابو ماجہ راوی مرد مجہول ہی **ف** حدیث مؤید ہی جاری مذہب کے کہ چھی چلنا جنازہ کی افضل ہے اور پہلی حدیث جو گذری احتمال ہی کہ وہ بیان
 جواز کی ہی کرنی ہوں اور ابو ماجہ راوی مجہول ہی مجہول ہونا راوی متاخر کا نہیں ضرر کہ نا مجتہد کو یعنی ابو ماجہ امام عظیم سی چھی ہی اسکا
 مجہول ہونا ضرر نہیں ایسی کہ اون تک راوی چھی میں ع ع ح و **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَنْ يَتَّبِعْ جَنَازَةً وَسَمِعَهَا تَلَاةً فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا زَوْاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ
فِي تَرْغِيبٍ لِلنَّدْوَةِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّ جَنَازَةً سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ الْعَمْرُو ذِي رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص ساتھ ہو دی جنازہ کی اور انہا وی او سکونین بار پس تحقیق او کیا حق اسکا کہ اس پر بنا روایت کی یہ ترمذی
 نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور تحقیق روایت کی گئی شرح السنہ میں یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی او ہما با جنازہ سعد بن معاذ کا
 درمیان دو لکڑیوں جنازہ کی **ف** تبی بار یعنی مدد کری او ہما فی و اون جنازہ کی راہ میں پر چھوڑ دی تا راستہ پکڑی پہر او ہما کا
 نہوڑی دور راہ میں پہنچ کر ہی تبی بار اور او کیا حق اسکا یعنی مومن کا جو مومن پر حق ہی کہ ساتھ جنازہ کی جاوی اور مدد کار رہی

اور مردوں ہماری کی اور حاضر ہمارے کی اور غائب ہمارے کی اور چوتھوں ہمارے کی اور بیرون ہمارے کی اور مردوں ہمارے کی اور عورتوں ہمارے کی یا الہی جبکہ
 کہ زندہ رہے تو ہمارے میں سے ہیں زندہ رہے کہ اسکو اسلام پر اور جسکو مار تو ہم میں سے ہیں مارا اسکو یا ان پر یا الہی نہ محروم رہے بلکہ ثواب اور کیسی یعنی ثواب
 کہ سبب سبب اسکی کی بھوک حاصل ہوئی اس سے محروم ہو اور نہ فتنی میں ڈال بلکہ چھپی اسکی روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن
 ماجہ فی اور روایت کی یہ نسائی فی ابوسعید اشجی سی کہ ان فی نقل کی اپنی باب سی اور تمام ہوئی روایت اسکی لفظ اثنا عشر اور بیچ روایت
 ابن داؤد کی ہیں زندہ رہے کہ اسکو ایمان پر اور مارا اسکو اسلام پر اور اخیر میں اسکی یہ ہے اور نہ گراہ کر بلکہ چھپی اسکی **وَعَنْ وَائِلَةَ بِنْتِ الْأَسَدِ**
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُكَ مِنْ السَّيِّئَاتِ فَيَقُولُ لَهُمْ أَنْ تَلَيْنَ بَنِي قُلَيْنٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلُ جَوَارِكَ
خَفِيَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ رواه أبو داود
وَأَبْنُ مَسَاحَةَ اور روایت ہی وائلت بن اسع سی کہ کہا نماز پڑھی ساتھ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ایک شخص پر سارا
 میں سے ہیں شامینی حضرت کو کہ فرمائی تھی یا الہی تحقیق فلاں بٹیا ظالم کا بیچ امان تیری کی یہی اسلی کہ ایمان رکھتا تھا تجھ اور شکل مارا ہوا ہے
 ساتھ قرآن کی کہ وہ امن دینی والا ہی ہیں بچا اسکو فتنہ قبر کیسی یعنی عذاب اور عذاب اک کیسی اور تو صاحب فاکا ہی کہ جو عہد اور عہد
 بند و کئی ساتھ کیا ہی ہو اگر نہا ہی اور تو صاحب حق کا ہی کہ جو کچھ کہتا ہی اہل کتاب ہی حق ہی یا الہی بخشش کر واسطی اسکی اور رحم کر اسپر تحقیق تو بخیر
 والا مہربان ہی روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ فی **ف** لفظ جل کی کئی معنی ملا علی قاری فی نقل کئی ہیں اور احسب کہ لکھا ہی کہ ظاہر ہے
 ہے کہ معنی اسکی یہ ہوں کہ وہ خلق بکرم والا اور شکل مازو الا ساتھ قرآن کی تھا پس لفظ جل سی مراد قرآن ہی جسبکہ اس آیت میں وعظمو جمل
 اللہ معنی پھل مارو ساتھ کتاب اللہ کی اور مراد لفظ جوارسی امان ہی اور اضافہ اس میں بیانیہ ہی یعنی قرآن ابسا قرآن کہ چنگی مارنا ساتھ اسکی
 باعث ہوتا ہی امان اور اسلام اور ایمان اور معرفت وغیرہ ذلک کہ ہر **وَعَنْ أَجْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ أَذْكُرُكُمْ وَأَنَا مِنْكُمْ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ كَذَبَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرما یا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی یاد کرو تمکبان اپنی مردو کئی اور بند رہو ذکر کرنی برا ہوں اوکئی سی روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی فی **ف** یاد کرو
 تمکبان اپنی موتی کی اسلی کہ وقت ذکر کرنی سامعین کی اوزنی ہی رحمت اور یہ امر استحباب کی ہی ہی اور بند رہو ذکر کرنی برا ہوں اوکئی سی
 امر و جو کچھ لپی ہی یعنی واجب ہے کہ برائی اوکئی نہ ذکر کرو کہہا ہی حمد الا سلام فی کہ غیبت میت کی اشد ہی غیبت زندہ ہی اسلی کہ زندہ ہی بخیر
 ممکن ہے دنیا میں مغلط میت کی کہ اس سے نہیں بخیر اسکا اور کتاب از مار میں لکھا ہی کہ کہا حداری کہ جب دیکھی نہلا فی والا میت میں کوئی
 اچھی چیز نہ اندر روشن ہو فی چہرہ اوکیکی اور خوشبو ایکی او میں سی تو مسجد بیان کرنا اسکا اور اگر دیکھی او میں بڑی چیز مثلاً بو آئی ہو او میں
 سے پاک لا ہو جادی مہنہ یا بدن بدجل جادی صورت اسکی تو حرام ہی بیان کرنا اسکا ہر **وَعَنْ تَائِفِ بْنِ قَالِقَالٍ صَلَّيْتُ**
مَعَ النَّبِيِّ بِرِجَالٍ عَلَى حَبَاكَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حَيْكَالٌ رَأَيْتُكُمْ جَاءُوا لِيَجْبَذُوا أَمْرًا مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حَيْكَالٌ
وَسَطَ التَّيْمِيُّ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ تَوَيْتُ زَيْدًا هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَمَقَامُكَ مِنْهَا
وَمِنْ الرَّجُلِ مَقَامُكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التَّيْمِيُّ وَأَبْنُ مَسَاحَةَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي بَرَكَةَ وَدَحْوَةَ مَعَ زِيَادَةَ وَفِيهِ
فَقَامَ عِنْدَ عَجِيذَةَ الْكُزَّائِيَةِ اور روایت ہی نافع سی کہ نسبت اسکی ابی غالب کہہا کہ نماز پڑھی میں نبی ساتھ انس بن مالک کے اوپر
 خبازی ایک شخص کہ میں عبد اللہ بن عمر کی پس کھڑی ہوئی مقابل سرو کیلکے پھر لائی لوگ خانہ ایک عورت قریش میں سے پس کہا

ابن حزم کہ گنیت ہی ہائے کی نماز پڑھ اس جنازی پر پس کھڑی ہوئی مقابل در میان تخت کی پس کہا واسطی اوسکی ملا بن زیاد بنی کہ اس بطرح سی دکھا
 فونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کھڑی ہوئی جنازی پر یعنی عورت کی جنازی پر پنج جگہ کھڑی ہوئی تیر کی اوس عورت سی اور کھڑی ہوئی
 مرد سی جگہ کھڑی ہوئی تیسر کی مرد سی یعنی حضرت کو دیکھا تو فی کہ کھڑی ہوئی جنازی مرد پر مقابل سر کی اور عورت کی جنازی پر مقابل در میان
 کہا کہ ان نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ ابی داؤد کی مانند اسکی ساتھ زیاد بنی کی اور اوہ بن بیہ سی کہ پس کھڑی ہوئی نزدیک کو
 عورت کی **ف** ابن حزم جو اختلاف کیا ہی اما مونی فی مذکور اسکا پہلی فصل میں ہو چکا ہی جو چاہی و ہائے دیکھ لی **الفصل الثالث**
فصل فیہ عن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ قال کان سہل بن حنیف و قیس بن سعید قاعدین بالقادیسیۃ فمر
علیہما الجنائزۃ فقاما فقیل لہما ایہما مر اہل الارض ای من اہل الذمۃ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مرّت بہ جنازۃ فقام فقیل لہ ایہما جنازۃ یهودیۃ فقال الکیست نفسا متفق علیہ روایت ہے
 عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سی کہ کہا ہی سہل بن حنیف اور قیس بن سعید بنی ہوئی قادیسیہ میں پس گذار گیا اوہ ایک جنازہ پس کھڑی ہو گئی فونی
 پہر کہا گیا اوہ کو کہ تحقیق یہ جنازہ زمیندار و ہائی یعنی ذمیہون سی پس کہا دون صحابون فی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرا
 اون پاس جنازہ پس کھڑی ہوئی پس کہا گیا اوہ کو کہ تحقیق یہ جنازہ یہو دیکہا ہی فرما کیا نہیں ہی یہ جنازہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف**
 قادیسیہ نام ہی ایک جگہ کا کہ بندہ کوس ہی کوفہ سی اور ذمیہون یعنی زمیندار و ہائی ہرادی ذمی میں انکو دیکھا کہ سبب مذالت اور کم رتبہ ہونی
 اوہ کیے یا سبب سکی کہ مسلمانوں فی مقرر کہا اوہ کو زمین پر اور خراج لیا اور کیا نہیں یہ جنازہ کہ ساتھ موت اسکی ڈری اور عہدہ پڑی حال
 یہ کہ موت مقام در اور عبرت کا ہی ایسی اوہ کھڑا ہوا میں اور اوہ پڑا ہی چکا ہی کہ مذبح ہو اوہ کھڑا ہونا ساتھ روایت حضرت علی بنی کی پس
 شاید کہ اون دو صحابو کو علم منسوخ ہو چکا ہوا ہو **ع** **وعن عبد اللہ بن الصّامیۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
اذا تبع جنازۃ لم یقعّد حتی یوضّح فی اللحد فمرّض لہ خبر من الیہود فقال لہ انا ہکذا انصنم یا محمد قال تجلس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال خالفوہم رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ وقال الترمذی ہذا حدیث
و بشر بن کاف الرازی کثیر القویۃ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فوت کجانی ساتھ جنازہ کی زمینہی بیان ایک
 کہ کہا جانا قبر میں پس اوہ روایا حضرت کی ایک عالم ہو دیو نہیں سی پس کہا اوسنی حضرت کو کہ تحقیق ہم اس طرح سی کرتی میں ای مہم یعنی کھڑی رہتے
 میں یہاں تک کہ کہا جانا ہی مردہ قبر میں کہا راوی فی پس بیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بعد اسکی کھڑی رہتی دفن کرنی تک اور فرمایا طاعت
 کرو یہ دیونکی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور کہا ترمذی فی یہ حدیث غیب ہی اور بشیر بن رافع کہ راوی ہی حدیث کا نہیں
 فونی **وعن علی رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا انما القیام فی الجنائزۃ ثم تجلس بعد ذلک و امرنا بالجلوس رواہ احمد**
 اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ ساتھ کھڑی ہو جائیکی وقت دیکھنی جنازہ کی پہر بیٹھ چکی اسکی اور فرمایا کہ نہ
 بیٹھنے کی نقل کی یہ احمد فی **ف** ظاہر اس حدیث سی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مردہ ہی کھڑی ہو جانا بعد اسکی **ع** **وعن محمد بن سیرین**
قال ان جنازۃ مرّت بالحسن بن علی و ابن عباس فقام الحسن بن علی فقال الحسن الکیست قد قام رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جنازۃ یهودیۃ قال نعم ثم تجلس رواہ النسائی اور روایت ہی محمد بن
 سیرین سی کہ کہا خنیک ایک جنازہ گذر حضرت حسن بن علی اور ابن عباس پس کھڑی ہوئی حسن اور نہ کھڑی ہوئی ابن عباس پہر کہا حسن

کیا نہیں کہلری ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دھلی جنازہ ہو دیکھی کہا ابن عباس نے ان کہلری ہوئی چیزیں نفل کی بہ نسبتانی فی ف
یعنی پہلی طرح تھا کہ حضرت جنازہ کو دیکھا وہ کہلری نہ تھی بعد ان میں تھی اور نہ اونہی پس کہلرا ہونا منسوخ ہوا اور حضرت حسن کو بہ نسبت
نہ تھی نہ کہ اسلیں انکار کیا ہے **وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْعَسْنَ بْنَ عَمَلٍ كَانَ جَالِسًا فَمَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ**
النَّاسُ حَتَّى جَاوَزَتْ الْجَنَازَةَ فَقَالَ لِلْعَسَنِ إِنَّمَا مَرَّ بِجَنَازَةٍ يَهُودِيٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرَفِهَا
وَكَرِهَ أَنْ تَعْلُو رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَامَ وَرَوَاهُ **الْإِسْنَادُ** اور روایت ہی جعفر بن محمد سی یعنی جعفر صادق سی کہ نفل کی اپنی باب سی
یعنی محمد باقر سی یہ کہ حسن بن علی ہی تھی ہوئی پس گزرا گیا اونہ جنازہ پس کہلری ہوئی لوگ یعنی وہ کہ جنکو نسخ نہیں پہنچا تھا بیان تک کہ گزرا گیا
نہا نہ وہیں کہا حسن بن علی اسکی نہیں کہ گزرا گیا جنازہ ہو دی کا اور تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پراہ کی تھی ہوئی اور کروہا نہا یہ کہ بلند
ہو سوا نہ کسی جنازہ ہو دیکھا پس کہلری ہوئی نفل کی بہ نسبتانی فی ف یعنی حضرت کہ سبب کہی جنازہ ہو دیکھی کہلری ہوئی تھی سبب یہ تھا کہ
نہا کہ سر مبارک سی جنازہ ہو دیکھا بلند ہو یہ انکار کیا حضرت حسن نے لوگوں کی کہلری ہوئی پر جنازہ کی یہی برعکس پہلی انکار کی کہ ابن عباس پر کیا
تھا سبب کہلری ہوئی پس شاید کہ یہی ہوا اس قضیہ کی کہ بعد تلاش و تحقیق کی یہ ثابت ہوا کہ کہلرا ہونا حضرت کا اس سبب نہا پہر منسوخ
ہوا اور سبب کہلری ہوئی مختلف تھی کہی سبب دیکھی کہلری ہوئی اور کہی واسطی بزرگی ملائکہ کی اور کہی واسطی ناخوش رہی اسکی کہ جنازہ
بلند ہو سر مبارک سی اور یہ حدیث منقطع ہی اسلیں کہ امام محمد باقر نہیں تھی حضرت حسن کی زمانہ میں شرح **وَعَنْ أَبِي مُوَلَّى أَنَّ**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ بِكَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ لَوْ صَرَكَتُ أَوْ مَسَّ لَمْ تَقُومُوا لَهَا فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُومُونَ
إِنَّمَا تَقُومُونَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہی ابی موسی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوقت
کہ گزری تھی جنازہ ہو دیکھا یا انصاری کا یا سلمان کا پس کہلری ہو جاوا اسکی یہی پس نہیں تم انکی یہی کہلری ہوئی سوار اسکی نہیں کہ کہلری ہو
ہو واسطی دیکھی کہ ساتھ جنازہ کی میں یعنی فرشتی نفل کی بہ نسبتانی فی ف سبب کہلری ہوئی مختلف تھی چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث میں
ہو چکا ہی اور یہ حکم پہلی نہا پہر منسوخ ہوا اسکا بیان ہی اوپر گزرا گیا **وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا وَجِبَ فَكَانَ مَلَائِكَةُ إِذَا اسْتَقْبَلُوا أَهْلَ الْجَنَازَةِ
أَجْزَأَهُمْ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ لِهَذَا الْحَدِيثِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلَّيَ عَلَى جَنَازَةٍ
فَقَالَ النَّاسُ عَلَيْهِمْ أَجْزَأُهُمْ ثَلَاثَةُ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى
عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ أَجْزَبَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَلْجَةَ مَعْنَاهُ اور روایت ہی مالک بن ہیرہ سی کہ کہا سنا میں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمائی تھی نہیں کوئی مسلمان کہ میری پس پڑ میں نماز اوپر تین صفیں مسلمانوں کی مگر کہ وہ جب کرتا ہی اللہ تعالیٰ بہشت اور
منفعت اسکی لئی پس تھی مالک جو وقت کہ کہ جانتی آدمی کو تقسیم کرتی او کو تین صفیں ہو جب حدیث کی نفل کی یہ ابوداؤدی اور بیح روایت
ترغی کی کہ وہ ہی کہہ راوی فی ہنی مالک بن ہیرہ جو وقت کہ نماز پڑ تھی جنازی پر یعنی ارادہ کرتی نماز پڑ تھی کا پس کم جانتی لوگوں کو اوپر کرتی
لوگوں کی تین صف یعنی تین صفیں پہر کہتی فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسر نماز پڑ میں تین صفیں واجب کرتا ہی اللہ تعالیٰ بہشت کو اور
روایت کی ابن ماجہ فی مانند ہی **وَجِبَ كَرَاهِي** اللہ تعالیٰ بہشت کو مسلم ہی مخالف کا کہ واجب ہے ہر ایک پر یہ کہ افتاد کری کہ نہیں
واجب اللہ پر کہہ اور بیان مندر بابا کہ واجب کرتا ہی اللہ تعالیٰ بہشت کو پس ان دونوں باتوں میں منافاة ہوئی جواب یہ کہ یہ واجب تھا

اور افضل اور وحیدی اور سبکی ہے پس یہ وجہ تیسری اور منع جو ہی واجب لگتا ہے نہ یہ اور کرمانی فی لکھا ہی کہ نماز جنازہ میں سب صفہ شئی افضل ہے
 صفت ہی واسطی تواضع کی اور سب جنازہ کی اور نماز و نہیں اول کی صفت افضل ہے اور نہ دعا کر ہی میت کی یہی بعد نماز جنازہ کی یہی کہ یہ مشاہیر ہونا چاہیے
 زیادتی کی نماز جنازہ میں منع ہے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا**
وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَلَوْ عَلِمْنَا سِرَّهَا لَخَفَّاهَا فَاسْتَفَعْنَا فَاعْفُ عَنْهُمْ ذَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ +
 اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نہ بتی جی نماز جنازہ میں یہ دعا بالہی تو پروردگار کا ہی تونی پیدا کیا اسکو
 اور تونی ہدایت کیا اسکو طرف اسلام کی اور تونی قبض کی روح کی اور تودا ماتت ساتھ باطن کیلئے اور ظاہر کیلئے اور آئی میں ہم شفاعت کر نیوالی پس
 بخش اسکو نفل کی یہ ابو داؤدنی **وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَأَيْتُ الْهَرَقَةَ عَلَى صَبِيٍّ لَا يَعْمَلُ خُطْبَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهُ**
يَقُولُ اللَّهُمَّ اعْزِلْهُ مِنْ عَذَابٍ قَبِيرٍ وَاهْمَا لَكَ اور روایت ہی سعید بن مسیب کہ کہا نماز پڑھی مینی چھی ابی ہریرہ کی ایک راوی کی پر کہ نہ
 کیا تھا اوسنی کوئی گناہ ہرگز پس سنائی ابی ہریرہ کو کہ کہی بتی مینی نماز میں بالہی پناہ دی اسکو عذاب قبر ہی نفل کی یہ مالک فی ف
 کہا ابن جبر کہ جہلم بیل خطبہ قد صنفہ کا شنفہ ہی لفظ صبی کی یہی کہ نہیں تصور ہی غیر بالغ من کرنا گناہ کا انتہی اور پناہ دی عذاب قبر ہی کہا
 ہی مینی علمانی کہ نہیں مراد ہی ساتھ عذاب مسیبہ کی یہاں عقوبت اور سوال بلکہ مراد ہی مزایع بسبب غم و حسرت اور دشت اور صفت کی اور یہ
 سبکو ہر یکا را کو کو اور غیر را کو کو کذا ذکر السیوطی اور علمانی اختلاف کیا ہی پنج سوال ہونی را کو کو قبر میں صبیہ ہی کہ نہیں ہونیکا اسلی کی
 عذاب ہونا غیر تکلف کو مخالفت ہی قاعدہ شریعی کی والد علم منع ہے **وَعَنْ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَى الْطِفْلِ فَاِيَمَّةُ**
الْكَلْبِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَوْطًا وَذَخْرًا وَاجْبُرَا اور روایت ہی بخاری سی بطریق تعلق کی سنی نفل کی
 حدیث ترجمہ الباب میں بد دن سند کی کہا پڑھنی ہی جن بصری اور جنازی را کی سورہ فاتحہ مینی بعد تکبیر اولی کی جگہ جانک اللہم کی اور کہو
 یعنی بعد تیسری تکبیر کی بالہی گردان اسکو ہماری یہی بشی او پیش روا اور ذخیرہ اور ثواب **ف** سلف و مال ہی را کی یہی آدمی منفعت کی
 لیے اور فوط وہ شخص کہ لشکر کی را کی جا کر سر انجام آب و دانہ وغیرہ کا کر ہی لشکر کی یہی اور یہاں مراد دونوں سی یہی کہ یہ را کا باعث منفعت
 ہماری کا ہو کہ شفاعت کری اور ذخیرہ مال کہ ذخیرہ کرین تا وقت حاجت کی کام آدمی منع ہے **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ قَالَ الْطِفْلُ لَا يَصَلِّي عَلَيْهِ وَلَا يَرْتَدُّ وَلَا يُؤْتَى حَتَّى يَتَهَلَّلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَالْإِسْنَدُ كَثِيرٌ وَكَوْثَرٌ
 اور روایت ہی جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا را کا مینی کجا بچہ نہ نماز پڑھی جاوی او سپر اور نہ وارث ہو وی کہہا اور نہ وارث
 کیا جاوی کوئی او سکا بیانک کہ آواز کری وقت پیدا ہونکی مینی جب تک کہ نہ ظاہر ہو وی نشانی زندگی کی جیسکے او پر گذر انفل کے یہ ترمذی
 اور ابن ماجہ نے مکر یہ ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیا ولا یورث **وَعَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفُهُ يَعْنِي أَسْفَلَ مِنْهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُحْتَبَرِ فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ اور روایت
 ہی ابی سعد انصاری سے کہ کہا منع فرما بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کہہا ابو امام مینی تنہا او پر ایک چیز کی اور لوگ بھی او کی ہون مینی
 بچے اوس سی ہون روایت کی یہ دارقطنی فی محبتی میں پنج کتاب جنازہ کی **ف** اس سے معلوم ہو کہ اگر فقط امام بھی کہہا ہو اور لوگ و بھی
 نہ بطریق اولی منع ہوگا اور یہ حکم سب نمازوں میں ہے خصوصیت نماز جنازہ کی نہیں اور لفظ حدیث ہی مخصوص نہیں لیکن حل او سپر کہ کہہا
 میں لانی ہیں گو کہ درود حدیث کا او میں تھا یاد کہ لوگوں کو عادت ہو کہ نماز بخاری میں اس طرح کرنی ہون پس منع کنی گئی اس سے

بہ یہ سبب کہ یہ فعل جاہلیت کا ہی معنی ہی کا ذکر سایہ کرتی تھی میت پر برس دن تک اور قبر پر بیٹھنی سی ایسی منع فرما با کہ یہ منافق ہی اکرام نمون
کی بہن خیر جاننا اور سکالہ لازم آتا ہی اور بعضوں کی کہا بیٹھنی سی بہرہ مرادی کہ عجم کی ماری قبر پر بیٹھا رہی جیسی یہاں بعضی آدمی فقیر ہو بیٹھتی ہیں قبر پر
اس سے منع فرمایا بع **وَعَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تَقْلِبُوا**
أَلْفَهَا ذِكْرًا مُسْلِمٌ روایت ہی ابی مرثدہ غنویسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ بیٹھو قبروں پر اور نہ نماز پڑھو طرف قبر کی
نقل کی یہ مسلم فی **ف** کہا ابن ہام فی کہ کردہ ہی بیٹھنا قبر پر اور نہ نماز اور سکولس بہرہ جو لوگ کرتی مین کہ جب کوئی افراد مین سی ایک جائی دفن
کیا جاتا ہی اور اسکی گرد اور فردی مدفون ہوتی مین نواد کوہ دندتی ہوتی اپنی قراحتی کی قبر باس نہ بیٹھتی مین یہ کردہ ہی اور نہیں کردہ روز نما
قبر کا حاجت کی یہی یعنی قبر کو دیکھی یہی با دفن کرنیکی یہی قبر دن پر پاؤں رکھ کر جانا جائز ہی اور حسب ہر تنگی پاؤں قبروں مین جاوی کذا فی
شرعہ الاسلام او کردہ ہی سونا نزدیک قبر کی اور نیکہ کرنا او سپرد اور سنجھا کرنا باس اسکی نہایت کردہ ہی اور کردہ ہی ہر چیز کہ نہیں معہود ہی نہیں
نماز سنت سی اور معہود سنت سی نہیں ہے مگر زیارت اسکی اور دعا کرنی باس اسکی کہڑی ہو کر حبسکیہ کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت تک
کی طرف تسبیح کی اور کہتی السلام علیکم دار قوم مومنین وانا انشاء اللہ ہم لاصحون اسال اللہ لی وکم العافیہ اور نہ نماز پڑھو طرف قبہ کی اگر از راہ تعظیم
قبر یا قبر والیک پڑھتا ہی تو صحیح کفر ہی والا کردہ بخیر ہی اور یہی حکم ہی جنازہ کا اگر سامنی رکھا ہو بلکہ کراہت اوسین زیادہ ہی اور اسین اہل
کفر ہی گرفتار ہو رہی مین کہ قطار باندہ کہ جنازی کعبہ کی باس رکھ دیتی مین اور یہ اونکی طرف نماز پڑھتی مین باع بد اگر کوئی کہی کہ ملا علی سج
لے جو کہا کہ نہیں معہود سنت سی مگر زیارت اور دعا الخ اس سی معلوم ہوا کہ قرأت قرآن کی یہی قبر پر سنت نہیں اور کردہ ہی باوجودیکہ اکثر احادیث
افراسی پڑھنا قرآن کا قبر پر ثابت ہی چنانچہ انہوں فی یہی وہ حدیثیں تیسری فصل مین بیج شرح حدیث ابن عمر کی نقل کی مین جواب یہ کہ
قرأت قرآنی جنس ہی دعائیں یہی کردہ ہی دعا ہی عکائیں و کردہ نہیں بد مولانا **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تَقْلِبُوا أَلْفَهَا ذِكْرًا مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی البتہ یہ کہ بیٹھنی ایک مہتا رنگار چہ کہ جلاوی کپڑی اسکی پس منچی انگار اطراف بدن اسکیک بہرہ ہے
واسطہ اسکی اس سی کہ بیٹھ جاوی قبر پر نقل کی یہ مسلم فی **ف** یعنی اگر کوئی اک پر بیٹھ جاوی اور وہ کپڑو جلا کر جلد تک پہنچ جاوی تو
وہ سہل ہے قبر پر بیٹھنی سی معنی ضرر اسکا زیادہ ہی اسکی ضرر سے **الفصل الثانی فصل دو** **وَعَنْ هُرَيْرَةَ بَنِي الزُّبَيْرِ**
كَانَ يَأْتِيهِمْ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَكْبِتُ وَالْآخَرُ لَا يَكْبِتُ فَقَالُوا أَيْمًا لَكُمَا أَوْ كَيْفَ عَمَلُكُمْ فَجَاءَ الَّذِي يَكْبِتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَوَاهُ فِي تَرْغِيبُ الْمُتَّقِينَ روایت ہی عروہ بن زبیر سی کہ کہا تہی مدینہ مین دو شخص یعنی گو رکھن کہ ایک اونین سی یعنی ابو طلحہ انصاری سہد کرتا
تہا یعنی بغلی قبر کوہ تا تھا اور دوسرا یعنی ابو عبیدہ بن جراح نہی کرتا تھا بلکہ شوق کرتا تھا یعنی جیسی یہاں قبر بیٹھتی ہی پس کہا صحابہ فی معنی انفا
کیا بعد وفات حضرت کی آپ کہ جوش اونین سی آدمی پہلی کرمی کام اپنا یعنی اگر کھد والا پہلی آدمی کھد کہو دی حضرت کی لمبی اور اگر شوق والا
پہلے آدمی شوق کہو دی پس آیا وہ شخص کہ کھد کرتا تھا پس کھد کی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہ مخرج اسد مین **ف** ابو
عبیدہ بن ابیراح عشرہ مبشرہ سی مین اور اس سی معلوم ہوا کہ اگرچہ فضل ہی لیکن شوق ہی مشغول سی ایسی کہ اگر نا مشغول ہوتی تو ابو
عبیدہ کا یہ کہو داکرتی **ب** **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دُفِنَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَمَّا دُفِنَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَمَّا دُفِنَ النَّبِيُّ ﷺ**
وَاللَّسَالِي وَالْأَنْبِيَاءُ وَكَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

کہ سونگی اور حاضر ہوئی بدرمین اور مدینہ میں اول ہی مری بن ہاجر بن جبرون کی پاس اول دفن کی گئی حضرت ابراہیم صاحب زوی حضرت کی
 اور لکھا ہی از مارمین کہ معلوم ہوا اس کے محتسب یہ کہ کہی جاوی قبر پر نشانی بچا کی لی اور ایک جاگڑی جاوین اقربا مع باح و عن
 القاسم بن محمد قال دخلت علی عائشة فقلت یا امہ اکشعنی لی عن قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وما حبیہ فکشف لی عن ثلث قبور کما مشرفہ وہ کلیدہ مبطوحتہ یحییٰ العرصة للعرصة لعمرو ورواہ ابو داود
 اور روایت ہی فاسم بن محمد سی کہ لکھا گیا میں حضرت عائشہ باس پس کہا مینی ای مامیری کہو لد میری بی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
 دو نو بارون اوٹکی مینی حضرت ابو بکر و عمر کی پس کہو لد میں سیکری تینون قبرین زبہین بہت بلند اور نہ متصل ساتھ زمین کی مینی بلکہ بلند بہت
 بہت بہت ہوئی تہین کنکر بان سرخ سید اکی مینی جو کر گرد مدینہ مملوہ کی ہی روایت کی یہ ابو داؤدنی ف کہو لد میں مینی یہ قبرین حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہا کے چوئی من تہین اور جب تک دروازہ کھلا ہوا تھا اور دروازہ پر پردہ پڑا رہتا تھا جب تہی کہ مشرف ساتھ زیارت کی ہوتی
 پردہ اوٹھا کر اندر جاتی باح و عن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازة فدخل من الکفۃ
 فانتھمنا الی القبر ولما سجد فجلس السبی صلی اللہ علیہ وسلم مستقبیل القبلة وجلسا معہ ورواہ
 ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ ورواہ فی اخرہ کان علی اؤسینا اور روایت ہی برار بن عازب کہ لکھا مینی ہم ساتھ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کی حج خانہ ایک شخص کی انصاف میں سی پش پش ہی ہم طرف قبر کی اور دفن نہ کیا گیا نہ وہ ہنوا مینی قبر نہ کھدی مینی ہی پس بیٹھی ہی صل
 اللہ علیہ وسلم سامنی قبلہ کی اور بیٹھی ہم ساتھ حضرت کی یعنی گرداؤ کی روایت کی یہ ابو داؤد اور انسائی اور ابن ماجہ فی اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے
 حج آخر ایک کے یہ کہ گویا ہاری سوز پش ہی پرندی جانور مینی نہایت سبب در سہ چکا فی ہونی بیٹھی ہی ف یہ حدیث باب البیت من سفرہ
 الموت کی منبری منسل میں گدی جانی ہی اور وہ درازی اس و عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کسر عظم المیت
 کلکسر حیثا رواہ مالک و ابو داؤد وابن ماجہ ورواہ حضرت عائشہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا
 توڑنا وہ دوی کہ بجا ماند توڑ فی زندہ کی بڑی ہی یعنی گناہ میں نفل کی یہ مالک اور ابو داؤد اور ابن ماجہ فی ف امین اشارہ ہی اسکی طرف کہ
 غارت کرنی میت کی منع ہی صبیحہ منع ہی غارت کرنی زندہ کی اور میت اذ اور لذت پاتا ہی مانند زندہ کی باح و الفصل الثالث
 عن انس قال شہدنا یکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تدفن و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کسر عظم المیت
 علی القبر فراکت عینہ تد معارف قال هل فیکم من احکم یقار فی اللیلہ فقال ابو طلحہ انا قال انزل فی قبرہا فزلفی قبرہا وہ ابی
 روایت ہی انس سی کہ لکھا حاضر تھا میں اوسوقت کہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی ام کلثوم ہوسی حضرت عثمان کی دفن کیجا فی تہین
 اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی ہی باس قبر کی پس دیکھیں مینی انکھیں حضرت کی کہ انہو باقی تہین پیر فوایا کیا ہی تم میں کوئی شخص کہ نہایت
 کے ہو عورتہ اپنی سی اکی رات پس کہا ابو طلحہ فی میں ہون فرمایا پس و تراکی قبر میں پس اوتری قبر میں روایت کی یہ بخاری فی ف کیا
 ہے تم میں کوئی شخص ابو کہا حضرت فی یہ بارادہ اسکی کہ معلوم کریں یہ کہ عثمان غنی فی کسی عورتہ سی صحبت کی ہی یا نہیں پس کہا حضرت عثمان نے
 کہ نہیں صحبت کی مینی یعنی پس معلوم ہوا کہ انہون فی اپنی کسی لوندی یا او یو لوسی صحبت کی ہی اور ایک نکتہ اور اس میں غیب کہ حضرت فی یہ
 اسلئے پوچھا کہ صحبت کرنی اگر چہ منع نہیں ہی لیکن مکر فی میں ایک طرح کی مشابہت ہوتی ہی ملاکہ کی ساتھ تو حضرت فی جا کہ سببی مغرب
 صحبت کی ہو اور اس سی مشابہ ملاکہ کی جو وہ دفن کری اور ابو طلحہ اپنی فی جو اوتا را یہ خصوصیات انکھے تھا با اشارہ طرف بیان جاز

کہا ابن ہام نے کہ داخل کری کسی عورت کو قبر میں اور نہ کجا لی و سکو کوئی سوای مرد و کی ایسی کہ چہ ناسیبی کا عورت کو ساتھ حامل کی یعنی کپڑی
 وغیرہ کی و مت ضرورت کی جائز ہی اوسکی زندگی میں اور سب طرح بعد مرنے اوسکی کی ہیں جب مرد یا عورت اور نہ محرم ہو کوئی اوسکا دفن کرے
 اوسکو نیکیخت صغیف ہمسایہ اوسکی کی پہ اگر بنون عنیت ہیں جو ان نیکیخت دفن کریں اور اگر ہو محرم اگرچہ دودہ کی سبب ہو بسترال کا ہو وہ
 اوپر کو دفن کری اور اگر کوئی کہی کہ علما کہتی ہیں کہ خاندان و محارم اولیٰ میں نیکیخت بجا نونشی پس انکو حضرت عثمان اور آنحضرتؐ فی کیون نہ
 دفن کیا جواب یہ کہ احتمال ہی کہ حضرت کو او حضرت عثمان کو کچھ عذر ہوگا ایسی نہ دوسری ذریعہ مولانا **رحمۃ اللہ علیہ** عن عمر بن الخطاب قال
 لا یبہ و هو فی سبائی الموت اذ انما یست فلا یصح فی نایحۃ ولا نال فاذا کانت تموت فی قسوت علی الذراب
 شتاکم اقموا حول قبری قد رما یلخص جزو و یقسم لکم ما حتی استتابینکم و اعلم ما ذاکرا جمع بہ
 رسل ربی رواہ مسلم اور روایت ہی مرد بن العاص سی کہ کہا اپنی بیٹی کو یعنی عبداللہ کو اوس حالت میں کہ دوزخ میں ہے
 جس وقت کہ مردن میں ہیں ہوسا تہ میری کوئی نوحر کر نوالی اور نہ الگ پس جب ارادہ دفن میر کیا کرو پس ڈالو میری ڈالنا بسبوت یعنی تہڑی
 تہڑی پہر کپڑی ہو کر قبر میر کی یعنی واسطی دعا ثابت رہی وغیرہ کی بعد از سجز کی کزیج کیا جادی اونٹ اور تقسیم کیا جادی گوشت اٹکا
 بہانک کہ آرام پذیر ہوں میں بسبب تہاری اور جانوں میں یعنی بلا وحشت کہ کیا جواب دینا ہوں فرشتوں پر و رکراہی کیکو روایت کی
 بہر سلم فی **ف** اور نہ آگ عادت ہی اہل جاہلیت کی کرگ ساندہ میت کی بجائی تہی واسطی فخر اور یا کی اور تا خوشبوئی جلا وین اور
 اوسکا مین آوی اس سے منع فرمایا پس جیسی بیان بعضی خازن کی ساتھ اگر سوز مین اگر جلائی جاتی ہیں یا مشعلین اور پنج شاخی بلا ضرورت
 جلائی مین بالکل والی آگ ہی ساتھ رہی مین مشہی اور بسبب تہاری یعنی بسبب عا اور اذکا اور فراہ اور استغفار تہاری چنانچہ حدیث
 ابی داؤد کی مین آیا ہی کہ حضرت سبب فایع ہوئی دفن کسی شخص کسی کپڑی ہوئی او سپر اور فانی استغفار کرد واسطی بہائی اپنی کی اور
 اور مانگو اسکی بی ثابت رہنا ایسی کہ وہ اب پوچھا جانا ہی ذریعہ **رحمۃ اللہ علیہ** عن عمر بن الخطاب قال سمعت النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم یقول اقامات احدکم فلا یحسبوا و اکثر غواہ الی قبرہ والیفر عند راسہ فالجہ للفر
 و عند راسہ یحالیۃ البقرۃ رواہ السیہ فی شعیبہ لا یمان وقال والصیحۃ الیہ موتی **رحمۃ اللہ علیہ** اور روایت ہی عبدہ
 بن عمری کہ کہا سائینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فانی جس وقت کہ مری ایک تہا پس نہ بند کہو اوسکو اور جلدی پہنچا و اوسکو طرف قبر اوسکیکے
 اور چاہی کہ پڑ ہی جادی نزدیک سر اوسکیکے ابتدا سورہ بقرہ یعنی مفلحون تک و نزدیک پاؤں اوسکیکے خاتمہ سورہ بقرہ کا روایت کی یہ
 بہتی فی شوب الایمان مین اور کہا او صحیحہ یہی کہ موقوف ہی عبد اللہ بن عمر **ف** نہ بند کہو یعنی تاخیر نہ کر و سبت کی دفن کرنی مین
 بغیر عذر کی کہا ابن ہام نے کہ سوسے جلدی کرنی غیر سبت مین جس وقت سی کہ دوسری اور آگی کا جلد یعنی دوسرے عا لہ تاکید ہی اسکی پاشاؤ
 سے طرف اسکی کہ جائزہ لیکر چلی تو جلدی چنانست ہی یعنی پیچ کی چال چلی نہ دوسری اور نہ سبت چلی اور خاتمہ سورہ بقرہ کا یعنی آمن الرسول
 سے آخر تک اور کہا احمد بن حنبل نے کہ جب اعل ہو تم مقابر مین پس پڑ ہو سورہ فاتحہ اور مسودتین اور قل ہو اللہ احد اور بخشود ثواب انکا اہل
 مقابر کو پس وہ پہنچا ہی طرف اونکی اور مقصد زیارت فورسی زیارت کر نوالیکی بی یہی کہ عبرت کپڑی اور مردونکی بی یہی کہ خاتمہ
 او ہا و بن اوسکی و عاری انہی اور حضرت علی سی روایت ہی بطریق مرفوع کی کہ جو کوئی گذری مقابر پر اور پڑ ہی قل ہو اللہ احد گیارہ بار
 بخشنے ثواب اچھا مردون کو دیا جاتا ہی ثواب بعد عدد مردونکی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ فرما یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کوجا

کوئی داخل جو متابرین پر پڑھی فاتحہ الكتاب اور قل ہو اللہ احد اور اللہ اکبر کہی کہ مٹی داناو اب بھولکا کہ پڑھی مٹی کلام تیری سی و سلی اہل متابر کی خوشنود
اور مومنات سی تو ہوتی ہیں اموات شیعہ اسکی بی طرف اللہ تعالیٰ کی اور کہا حادثی کی کہ نکلا میں ایک ات طرف متابر کی کی پھر کہا مٹی سرانجام ایک قبر
پر اور سو را میں پس دیکھا مٹی اہل متابر کو کہ حلقی حلقی بنای مٹی میں پس کہا مٹی قائم ہوئی قیامت کہا اوہون فی نہیں و لیکن ایک شخص نے ہمارے
بہا یون میں پڑھی قل ہو اللہ احد اور سبحانک و سکا پس ہم بائیں ہیں او سکودت ایک برس سی اور انس سی روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کوئی داخل ہو وی متابر میں پس پڑھی سورہ بیل بلکا کہ اہی اللہ عذاب اونی اور ہوتی ہیں و سلی اوکی نیکیان بعد گنتی مرد و کی کہ پڑھی
ہیں اور لکھا ہی سیوطی شافعی فی شرح الصدور میں کہ اختلاف کیا گیا ہی پنج پنجی ثواب قرآن کی و سلی مہت کی پس جو رسل مٹی صحابہ عظیم
اکلی علما اور تینو امام رحمہم اللہ کہی ہیں کہ پنجپنجا ہی اور ہماری امام شافعی فی اختلاف کیا ہی انتہی یوح ہا پھر جو چو کہ امام شافعی سند لائی میں سیوطی
نے کہ اجواب سکی لکھ کر پنج عبادہ بدنی کا ثابت کیا ہی جو چاہی اس مقام کو شرح الصدور یا مقامات میں دیکھ لی ہے **و عن ابن ابی ملیکۃ**
قال لما کوفی عبد الرحمن بن ابی بکر بالحبشۃ و هو موضع محمل الی مکہ فدفن بہا فلما قدیمت عائشہ ائتت قبر
عبد الرحمن بن ابی بکر ففالت منه و کتا کنتما جزیۃ فمقبیۃ مر اللہ حتی قبیل لک تبص لکما فلما
تلقنا کلا فمالک کما لطول الخیمۃ لم نبت لک لک معا ثم قالت واللہ لو حضرتک ما دفنت الا حکیت موت و لو شہد

ما نزلتک سر واکا الی اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ سی کہ کہا وفات
ہوئی عبد الرحمن بن ابی بکر کی پنج حبشی کی اور وہ ہی ایک جگہ پہر لائی گئی طرف مکہ کی پھر دفن کی گئی مگر میں پس جبکہ آئین حضرت عائشہ مکہ میں حج کی لیے
آئین قبر عبد الرحمن بن ابی بکر کی پاس کہ ہائی انکی تھی پس کہا او تھی ہم مانند دو ہشتون جدیدہ کی جہا نہنی البین مدت مدید زمانی سی یہاں تک کہ
کہا گیا ہرگز جدا ہو گئی پس جب جدا ہوئی ہم گویا میں اور مالک باوجود ہیت مدت تک ساتھ رہی کی نہیں گزائی مٹی ایک رات اٹھی پھر کہا
حضرت عائشہ فی قسم ہی اسکی اگر حاضر ہوتی میں تیری پاس وقت سر کی نہ دفن کیا جاتا تو گروسی جگہ کہ مرا تھا تو یعنی ایسی کہ نقل کرنا مکان ہو سکے
سنت اور افضل ہی اور اگر حاضر ہوتی میں تیری پاس وقت وفات کی نہ زیارت کرتی میں تیری نقل کی یہ تندی فی **ف** حبشی نام ایک مضمہ
کا ہی خرب بکوا و رضون فی کہا ہی کہ ایک منزل ہی کہ سی اور پس کہا یعنی حضرت عائشہ فی دو بتین پڑھی سبت ال پنی ہا لکی فراق میں اور یہ
بتین مشیم بن زبیرہ فی کہیں تہیں پنج مریہ پانی اپنی مالک بن زبیرہ کی کہ او سکوا خالد بن ولید فی حضرت ابوبکر کی خلافت میں مارڈالا تھا مٹی بیو کہ
یہ ہی کہ نسیم کہتا ہی کہ پنی ہم مانند دو ہشتون جدیدہ کی مدت مدید زمانہ سی جدیدہ نام ایک بادشاہ کا ہی کہ عراق اور خربہ حوب اپنی نصرت میں
کہتا تھا اور اس بادشاہ کی دوستین ہی مالک اور عقیل کہ جالیں برس تک دونوں ہشتین اور ندیم اسکی رہی اور اوکو نعمان فی مارا اوکی قتل
کا ہی قصہ عجیب مقامات حیرین مذکور ہی پس مشیم اپنی ہا لکی مریہ میں کہتا ہی کہ ہم اور تو ہشتین اور محبت کہنی والی رہی تھی اور جدا تھی کہ
دت دراز مانند دو ہشتون جدیدہ کی کہ وہ اس طرح البین اخلاص و ہشتین ایک ت سی کہتی تھی کہ لوگ بسبب جمع ہونے کی مدت درازی کہتی تھے
کہ یہ ہرگز جدا ہونگی پھر نسیم کہتا ہی کہ پس جب جدا ہوئی ہم مٹی میں اور مالک بسبب مٹی مالک کی تو گویا میں اور مالک باوجود جمع ہونے کی ایک مدت
دراز تک ایک رات ہی ساتھ رہی تھی یعنی وہ مدت دراز تھی بود یا خانی اور نہ زیارت کرتی میں مٹی دوبارہ ایسی کہ حضرت فی سنت کی ہی جو تو ان
زیارت کرنا ایون قبر وں کیکو و لیکن از بسکہ پنی مری مٹی نہ کہا ہنا زیارت تیری قبر کی کی تا فہم مقام ملاقات کی ہو یوح یوح ہا
و عن ابن ابی نعیر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل علی قبرہ ماء رواہ ابنی ماحۃ

اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا نکاح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سہ کو خنجر میں سے سرکھڑی اور چہرہ کا اوکھی قبر پر پانی روایت کی یہاں ہاجرانی
ف یہ سند ہی نام شافعی کی اور ہیکر نزدیکی محمول ہی ضرورت پر یا بیان جواز پر اور مفصل بیان اسکا دو سر فصل میں حدیث ابن عباس سے
 من ہو چکا ہی **دع** **و** عن ابی ہریرۃ **ا** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ا** حصل علی جنازۃ **ق** فہو ان القبر یخشی علیک **و** مرن قبل کاسمہ **و** نکاح
 رواہ ابن ماجہ **ف** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خنجر ہی ایک خنجر ہی پر پیر آئی نزدیک قبر کی ٹہنی پر
 اوپر سرکھڑی میں پسینہ ہی کی روایت یہاں ہاجرانی **و** عن عمر بن حزم **ق** قال لانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ا** منکحاً علی القبر
ف قال لا تؤذ صاحبہ **ق** انما القبر اولہ **و** انما اخذہ **ق** اور روایت ہی عمر بن حزم سی کہ کہا دیکھا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر
 پر مرنی قبر پر پس فرمایا نہ انداوی صاحب قبر کو بافرمانہ انداوی اور سکر روایت کی یہاں **ف** شاید مراد یہ ہی کہ اوکھی سرخ ناخوش ہونے
 ہے تلک لکھائی سہی کہ عین خدات اوکھی لازم آتی ہی **دع** **باب البکاء علی المیت** **ف** باب ہی روایت کا میت پر **ف**
 روایت مذکور ہی پر بغیر نوادہ اور ہلالی کی جائز ہی کہ وہ یہ ہی کہ جلاوی اور نوادہ کری اور تعریف میت کی بافرام کر ہی جیسک عادت اہل جاہلیت کی ہی
 اور اصل بخار اور ذکر اوکھی جو بوجہ کرنا کہ بطور مذہبی بیان کی ہو کر وہ نہیں اور سوچے تعزیت کرنی اور مرنی تعزیت کی یہاں کہ مصیبت زدہ کو صبر
 کر نیکوگی اور نسی کری اوکھی اور تعزیت اکبار سی زیادہ مکر ہی اور یہ جمع ہونا خاص تیسر ہی نکاح اور نکاحات کرنی اور صرف کرنا مال کا بغیر میت کر
 حق میتوں میں سی بدعت ہی اور حرام محمد الدین رحمہ فامس کی مصنف نے سفر السعادت میں لکھا ہی کہ عادت نہ ہی کہ میت کی لپی سہ وقت نماز جنازہ
 جمع ہون اور قرآن پڑھین اور نہات پڑھین گور پر اور نہ خیر گور پر اور یہ بدعت ہیں انتہی اگر گھر میں یا مسجد میں بیٹھا جائز ہی ایسی کہ جب خبر موت
 اور زیادہ اور ابن رواحہ کی حضرت کو پہنچی تو مسجد میں ٹکین بیٹھی اور لوگ آتی ہی تعزیت کی لپی لیکن طلحہ کہ اب متعارف ہی اور ایام متحدہ و
 کرنی ہیں نہ ہی اور بہت علماء متاخرین کہتی ہیں کہ مکروہ ہی جمع ہونا نزدیک صاحب میت کی اور سخت مکروہ ہی کہ بیٹھی دروازہ گھر پر اور لوگ جمع ہون
 اور تعزیت کرنی ایسی کہ یہ فعل جاہلیت کا ہی لکھ جب دفن سی فارغ ہو کر پہرین تو متفرق ہون اور اپنی کاروبار میں مشغول ہون اور صاحب میت
 کو ہی جاری کر اپنی کام میں مشغول ہونا یہ وہی کہ در قرآن نہ ہوا مکروہ ہی حق فی الزمۃ و شرح سفر السعادت **ف** تعزیت کرنی مصیبت
 زدہ کو اجہی بات ہی اور وقت تعزیت کا مذہبی نہیں دن تک ہے اور مکروہ ہی بعد اوکھی مگر یہ کہ ہو غایب تعزیت کرنا یا مصیبت زدہ تو نہیں
 مضائقہ کہ جب تلے جی تعزیت کری اور تعزیت کرنی بعد دفن کی اولی ہی دفن کی پہلی ہی اور یہ جب ہی کہ مذہبی او نہیں جزع فزع شدید اور اگر
 دیکھی کہ بہت جزع فزع کرتی ہیں پہلی ہی دفن کی پہری اور سوچے کہ عام تعزیت کری سب اقارب میت کو چہرہ ٹوکنا و نہ ٹوکنا و نہ ٹوکنا اور عورت کو ٹوکنا
 کہ ہو عورت جوان تو نہ تعزیت کری اوکھی مگر محرم اوکھی اور سوچے کہ کہی صاحب تعزیت کو بخشی اللہ تعالیٰ میت ترکہ اور در گذر کری اوس سی اور
 وہی اوکھی اپنی رحمت میں اور غضب کری تجھ کو صبر اوکھی مصیبت پر اور تو اب کچھ اوکھی مرنی پر اور بہترین الفاظ تعزیت کی وہ میں کہ وقت تعزیت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی **ا** ان یتہ ما آخذہ **و** لا ما عطفی **و** تلش شی عنہ **و** باجل مسی یعنی اللہ ہی کی ملک ہے جو چیز کی اور اوکھی ملک ہی جو
 کہ دی اور ہر چیز نزدیک اوکھی سائبہ وقت مقرر کی ہی اور اگر کا فرم جاوی اور قرآنی اور سکا مسلمان ہو تو اوکھی بون تعزیت کری بہت دی اللہ
 تجھ کو اور باجی دی سہلی تجھی اور اگر قرآنی کا فرما اور میت مسلمان تو بون کہی اجی دی اللہ سہلی تجھی اور بخشی میت تریکہ اور بون نہ کہی کہ بہت دی
 اللہ تجھ کو اب اور اگر میت اور قرآنی دونو کا فرما تو کہی بدل دی تجھ کو اللہ اور نہ کہی لوگ نیری اور شہرہ و مجسم کہیں جو رسم ہی کہ بچہ بی چہا
 میں اور کھڑی رہتی ہیں راہو بہت بہت ہر رسم ہی اور بیٹھ مصیبت کی لپی میں روز نک جائز ہی اور ترک اوکھی اولی ہی اور مکروہ ہے

مرد کی بی سیاه کپڑی پہنی اور پہاڑی کپڑی وقت مصیبت کی اور نہیں مضایقہ سیاه کپڑی پہنی عورت کو کوا کا لاکر نامو نہیہ ہا تو کوا اوچک کرنا
 کر بیان کا اور نوچنا مونہہ کا اور کپیر با تو کوا اوڑوان مٹی کا سر پر اور پٹینا زانو کا اور سینہ کا اور روشن کرنا لک کا قبروں پر رسوم جاہلیت سے ہی اور
 باطل عفرہ اور زمین مضائقہ یہ کہ بھانا پکا کر بیجا جاو ابل میت کی بی اور نہیں مبل کرنا ضیافت کا قہری دن ہا عالم گری ف ج کہ پہلو
 تکلفات کرتی ہیں میری دن کو فریق بھاتی ہیں اور غمی کپڑی کرتی ہیں اور خوشبو لگاتی ہا مٹی میں اور مانند لگی یہ سب امور بدعت اور سی اور ناموس
 میں کذا نقلہ الشیخ عن مطالب المؤمنین اور نصاب میں لکھا ہی کہ لوگوں فی سبوح کو جو حادث کی ہی خوشبو لگانا نیکی میں مشابہت عورتوں کی ساتھ
 ہوتی ہی کہ وہ سوگ و ہا نیکی بی میری روز خوشبو لگانی میں ہی پیر کرنا چاہی دوست سے پیر کرنا اس سبب نہیں ہی کہ خوشبو ہی بلکہ ایسی ہی کہ اس عمل
 میں اس وقت مشابہت عورتوں کی ساتھ ہوتی ہی اور آداب تعزیت کی یہ ہیں کہ سلام و مصافحہ کرے صاحب مصیبت سی اور تواضع کرے اور کلام
 بہت نگرے اور سکڑے نہیں ہا شیخ الاسلام الفصل الاول فصل پہلی عن انس قال دخلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عليه وسلم على ابي سفيان الثقفي وكان ظمرا ابراهيم فآخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ابراهيم فقبله وثم دخلنا
 عليه بعد ذلك فآخذوا ابراهيم فقبلوه فبعثت علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فآخذوا ابراهيم فقبلوه فبعثت علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وانت يا رسول الله فقال يا ابن عوف انها رحمته الله انك تعلمها اخرجي فقال ان العين تدمع والقلب يحزن ولا نقول الا ما نرى
 ربنا وانت يا سفيان قلت يا ابراهيم لم تحزنوا من موت علي فقال

روایت ہی انس ہی کہ با داخل ہوئی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی او پر ابی سبت ہمار کی اور وہ تہا کا ابراہیم کا پس بار رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم فی ابراہیم کو پر بوسہ یا او کا اور سو گھا او کو یعنی رکبی تاک اور مونہہ او کی مونہہ پر بوسی کوئی سو گھٹا ہی ہو یہ گئی ہم او کی پاس بعد اس کی یعنی
 بعد جد روز کی اور ابراہیم ہی حالت نزع میں پس ہو میں دو نو انگین حضرت کی کہ جاری ہوئی انہو اونی پس عرض کیا حضرت سی عبد الرحمن بن
 عوف فی اور تم رونی ہو بار رسول اللہ پس فرما با حضرت فی ای طبعی عوف کی متعجب یہ رحمت ہی پیر اس روئی بعد پیر پیر فرما یا متعجب انگین انہو ہا
 ہیں اور دل انگین ہے اور نہیں کہتی ہم با جو داو کی گرد و چیز کہ رضی ہو رب ہمارا او متعجب ہم بسبب جدائی تیر کی ای ابراہیم اللہ انگین میں روایت کی یہ
 بخاری لاہ وسلم فی ف ابوسفیان نام بار تھا اور انکی بیوی کا نام خول بنت منذر الفزاریہ وہ دایہ تین حضرت ابراہیم کی اور او کی ان کسب ہمار
 کا ہونا تھا اور حضرت ابراہیم صاحبزادی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوا مہینی با سترہ مہینی کی عمر ہی کہ وفات پائی پس محدث میں بیان ہی
 او کی حالت نزع کا کہ حضرت اس وقت نشر لیکٹی اور پیار کیا اور رونی پس کہا عبد الرحمن فی کہ لوگ تو رونی میں آپ ہی رونی با جو اس
 بڑی شان اور معرفت کی حضرت فی فرما یا کہ رحمت ہے یعنی او کو مبتلا اس حال میں دیکھ کر حتما ہی یہ ونا اثر او کا ہی نہ کہ بسبب صبر کی ہی صبر
 کہ تو فی خیال کیا اور دل انگین ہے اس میں اشاری ہی طرف جو انگین بنو پس بسبب شگہ کی کی ہی اور جو رومی نہیں پس بسبب فلت رحمت کے
 ہے پس یہ حل یعنی عمر کرنا اور رونا کا کل تر ہی نزدیک اہل کمال کی حال کیسے کمری بیا او کا اور وہ ہنسا ہو پس صل یہ کہ دیوی ہر حق
 کو حق او کا ہا ع وعن اسامہ بن زید قال ارسلت ابنا لعمري صلى الله عليه وسلم اليه وان ابنا لي قبض فانتنا
 فارتسل بغيري السلام ويقول ان الله ما اخذ له ما اعطى وكل عندك يا جلي سمي فلنضربوا لعمري فارتسل اليه
 نقسم عليه لئلا يتنهار فقام ومعه سعد بن عباد ومعاذ بن جبل و ابي ابن كعب بن زيد بن ثابت و رجال فرقة لرسول
 صلى الله عليه وسلم الصبي نفسه تنضم فاضح صيا فقال سعد يا رسول الله ما هذا فقال هذه رحمت جعلها الله في قلوب عباده

اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ کہا بیہوش ہوئی ابی موسیٰ پس شروع کیا اونکی عورت ام عبد اللہ فی کہ چلا کر روتی تھی پھر ہوش میں آئی ابو موسیٰ پس کہا
 کیا نہیں جانتا تونی اور حال یہ کہ حدیث کرتی تھی او سکویہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہزار ہوں اوس سی کہ منہ دوائی بال سر کی مصیبت
 میں اور چلا کر دوی اور پہاڑی کپڑی اپنی روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی اور لفظ اسکی مسلم کی **ف** یہ فعل ابام جاہلیت میں اکثر عورتوں
 سے سرزد ہوتی تھی مسلمان کو بہت پرہیز کرنا چاہی ان کہ حضرت ہزار ہوں بنی **ع** **وَعَنِ ابْنِ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَنْزُكُوهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَخْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَلَا سَيْسِقَاءُ بِاللَّعْنِ وَالنِّسْبَةُ
وَقَالَ لَمَّا حُجَّ أَذْكَرُ تَلَبَّسَ بِكُلِّ مَوْتَاهَا ثَقَامَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرَّ بِلَالٍ مِنْ قَطْرَانٍ وَدُرْعٌ مِنْ جَرَبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہ کہا فرما بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاریزہ بن ہن میری امت میں کلام جاہلیت کیسی کہ نہیں چوڑیگی او کو بغیر
 اکثر لوگ فخر کرنا حسب میں او طعن کرنا حسب میں اور پانی طلب کرنا حسب میں روکی اور نوحر کرنا اور فرمایا عورت نوحر کرنا عورتی جو توبہ کی ہو پہلی طرح
 اپنی کی کپڑی کجاوگی دن قیامت کی موقف میں اور او سپر ہو گا کرتا قطران کا اور کرتا خارش کا روایت کی یہ مسلم فی **ف** فخر کرنا حسب میں حسب
 کہتے ہیں اون فصلتوں کو کہ اہل جانتا ہی او کو آدمی اپنی میں مانند شجاعت نصاحت وغیرہ کی او طعن کرنا کو کوئی نسب میں یعنی کو کوئی نسب میں کہ فلانی کا باب
 براتھا فلانی کا دادا براتھا ان دونوں چیزوں میں تعظیم اپنی اور خجارت لوگوں کی لازم آتی سی اور یہ دونوں موم ہیں مگر بسبب اسلام اور کفر کی بسبب
 اسلام کی پیشگی کو بزرگ جانی اور بسبب کفر کی دوسرے کو حقیر جانی تو جائز ہی اور پانی طلب کرنا بسبب تاروکی یعنی توقع منہ کی کرنی بسبب تاروکی
 یعنی فلانا سارا فلانی منزل میں آوگا تو منہ برسی کا حاصل یہ کہ یہ اعتقاد کرنا کہ منہ برسی کا بسبب تنگنی فلانی سنا یہی یہ حرام ہی واجب ہے کہ کسی برسی
 گئے ہم بسبب فضل اللہ تعالیٰ کی اور نوحر کرنا یعنی واویلا کرنا اور اچھی فصلتیں مستکی شمار کرنا مثلاً کہی برشجاع ہوا اور اسیا ہوا اور اسیا ہوا اور قطران
 ایک دوا سی بدو دار سیاہ کلکتی سی درخت بہل سی کہ ہند میں او سکویہ کہتے ہیں اور او سکوا و نوحر خاشکی کو ملتی ہیں اور آگ اوس میں بہت ہیرت
 کرتی سی اور جلدی ٹہرتی سی پس مطلب اس عبارت کا نا آخر حدیث یہ ہی کہ مسلط ہوگی او سپر خارش اور او سپر طبع کے قطران تا ایداز یا دہ ہو گیا
بِإِسْنَادِهِ عَنْ عَنِ النَّسِ بْنِ قَالِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ أَنْ تَبْكِيَ عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ لَيْسَ اللَّهُ وَأَصْدِي
قَالَتْ لَيْسَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تَصْبَعْ بِصَبِيَّتِي وَلَمْ تَعْرِفْ فَقِيلَ لَهَا إِنَّهُ لَيَسَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتَ بَابُ لَيْسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمْ تَحْدِ عِنْدَكَ بَوَائِينَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ يَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصُّدْمَةِ الْوَلَّى مُنْفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہی انس سی کہ کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک ایک عورت کی کہ آواز سی روتی تھی ایک قبر کی پاس پس فرمایا ڈر خدایا خدا سزا
 نوحر مت کرو والا خدا بکجا یگی اور صبر کر کہا عورت فی ایک طرف محبی الہی کہ تو میری سی مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا ہی اور نہ بچا نا اوس عورت
 نے حضرت کو پہر کہا گیا کہ او سکویہ کہ تحقیق یہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آئی وہ عورت دروازہ بر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہ پانزدیک دروازہ کی دروازہ
 لینے جسی بادشاہوں کی اور امیروں کی دروازہ پر ہوتی ہیں پس کہا نہ بچا نا ہا مینی ایکو پس۔ ما با حضرت فی کہ نہیں جہتبار صبر کہ گززدیک سد پہلی کے
 روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** اور اس عورت فی حضرت کو بغیر بچا جانی جواب دیا اور پریشان ہوئی غافل تھی اس قول سی کہ کہنی کہا ہی
 کہ دیکھ طرف اوس کلام کی کہ کہی اور نہ دیکھ طرف اوس شخص کی کہ کہنا ہی اور اخیر جملہ حدیث کی معنی یہ ہیں کہ صبر کا مل در پسندیدہ کہ صبر ثواب ہی ہو
 ہوتا ہی کہ ابتدا مصیبت میں کری والا اخیر کو تو اچھی صبر آتا ہی آوران حدیثوں سی معلوم ہوا کہ حرام ہی نوحر کرنا اور میت کی پہلا نمونہ شمار
 کرنا مثلاً کہی کہ کیا کر دہل جوان ہوا اور مانند اسکی اور حرام ہی بکا کر دنا او ٹیپنا رخسار و نکا اور بھاٹنا گرہان کا اور کہیں زنا لون کا اور

موندنا باو لکھا اور نوچنا باو لکھا اور لاکر نامتھہ کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور سبھی اور کام کرنی کو دلاست بی صبری پر کرن باع **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ مُسْلِمٌ ثَلَاثَةَ مَرَّاتٍ الْوَلَدُ فِي بَيْتِهِ الْثَّانِي وَالْأَخِيَّةُ الْفَسَسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں تخرقین فرزند کسی مسلمان کی پر داخل ہوگا مین مگر واسطی کہو لینی قسم کی
روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** یعنی اللہ تعالیٰ فی کلام اللہ میں فرمایا ہی **وَأَنْ تَنْتَكُمُ إِلَّا وَارِدًا تَعْدِرُ** او کی یون ہی وان منکم والعدلا واردا
یعنے نہیں کوئی تم میں سی قسمی خدا کی مگر داخل ہوگا دوزخ میں اگر جب اک آمان ہی کو جاوی مانڈ بجلی کی اور جو کی یعنی بل صراطا و سبکھڑا ہوگا اور سب
اور سبھی گذر بجلی بدایا باوین کی اور نیک کچھ انداز میں باوینگی پس فرمایا کہ جسکی تین فرزند بنگی وہ دوزخ میں نہیں داخل ہونیکا مگر اسبقہ کر کہ یہ
قسم سچ ہو جاوی یعنی فقط گذری بل صراطا پر سی ہو دیکھا اس قسم کی سچ جو نیکی ہی اور عذاب نہیں بانیکا عوب کہا کرنی ہیں کہ یہ کام کیا مینی واسطی کہو لے
قسم کی یعنی اسبقہ کہا کہ سبب کی عیدہ سوگند سی بدون اور کسی ہی ادنیٰ فعل کہ ایک آن خفیت میں کری کافی ہی باع **وَعَنْهُ قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثَةَ مَرَّاتٍ الْوَلَدُ فِي بَيْتِهِ الْثَّانِي وَالْأَخِيَّةُ الْفَسَسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ أَوْ لَتَنَانٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَوْ لَتَنَانٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا
ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحَتَّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی واسطی کتنی عورتوں کی انصاف میں سی کہ نہیں مرنی
کیسے تم میں سی تین فرزند پر جا ہی ثواب مگر داخل ہوگی بہشت میں پس کہا ایک عورت فی او نہیں سے یاد فرزند میں رسول خدا کی یعنی فرمایا
کہ تین مرن باو خصوصیت تین ہی کی نہ کی فرمایا حضرت فی باو دوسری تو ہی بی بشارت ہی روایت کی یہ مسلم فی اور ایک روایت بخاری اور مسلم
یون سے کہ مرن میں فرزند نہ پہنچی ہون حد بلو کم کو یعنی جب ثواب مذکور باوین کی **ف** جا ہی ثواب یعنی نوہ نگیری اور بی بین صبر کر کر رضای
پر شا کر ہی اور کہی انا اللہ وانا الیہ اعرجون تو داخل ہوگی بہشت میں یعنی پہلی ہی داخل ہوگی بلا عذاب بسبب صبر کی یا شفاعت کرانگی کی اور فرما
دوسریں احتمال ہی کہ اسوقت وحی آگئی ہو دو کی بسبب توجہ حضرت کی درگاہ صمدیت میں باو عاک ہو حضرت فی اور قبول ہوئی ہو اور دوسری روایت
میں قید غیر بالغ کی ایسی لگائی کہ چوٹی رکون کی ساندہ عورتوں کو محبت بہت ہوتی ہی اور اونکی مرنیکا سچ بہت ہوتا ہی اور انکی تابع او ملحق
انکی ہوتی میں سخاوت برونکی باع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ عِدَّةً جَزَاءً إِذَا**
قَضَتْ صَفِيَّتُهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ اخْتَسَبَهُ الْآخِرَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نہیں کلمہ بندی مومن میر کی نزدیک میری جزا جو ہفت کہ قبض کرنا ہون بیاری او سیکو اہل دنیا سی بہر
جا ہی ثواب صبر کر سی مگر بہشت روایت کی یہ بخاری فی **ف** بیاری او سیکو یعنی فرزند بابا باو سوسہ انکی اور لوگ کہ دوست رکبتا ہی او کو اہل
دنیا سی اور اہل دنیا کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر بیارا اہل آخرت میں مرنیکا تو اس سے ہی زیادہ ثواب باو دیکھا کہ اللہ رضی ہوگا اوس سی اور رشتی ہونا
اوسکا سے افضل ہر **الفصل الثاني** فصل دوم **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّامِيَّةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ و کہ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم فی نوہ کرنے والی عورت کو اور نوہ سننی والی عورت کو روایت کی یہ ابو داود فی **ف** نوہ کہ نوالی عورت یعنی جو عورت روویان
کر کہ بیامیان سبت کی اور مضنون فی کہا کہ نوہ کہتی ہیں روئی کو سبت پر ساندہ آوانکی اور نوہ سننی والی یعنی جو قصد سنی نوہ کو اور رضی ہوایم
باع **وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ وَطَائِفَةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ الْمُؤْمِنُ إِلَى أَصَابَةِ خَيْرٍ مِمَّا لَدَى اللَّهِ وَشُكْرًا**

وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ مِنْهُدِ اللَّهُ وَصَبَرَ فَلَهُ مِائَتُ مِائَةٍ يَوْمَ حَبْرَى كُلِّ أَمْرٍ حَقٌّ فِي الْقِتْمَةِ يَوْمَ تَفْعَلُ الْإِنْفِ أَمْرًا يَوْمَ دَوَاهِ
 السَّبِيهِ هَقٌّ فِي شُعْبِ الْإِنْفِ يَوْمَ حَبْرَى اور روایت ہی حدیث ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب حال
 ہی مومن کی بی بی یعنی مومن کا دل کی بی بی کہ اگر بچھی او سکون کی حمد کرتا ہی اللہ کو اور شکر کرتا ہی اور اگر پہنچی او سکون مصیبت حمد کرتا ہی اللہ کو اور صبر کرتا ہی
 پس مومن ثواب دیا جاتا ہی بی بی ہر کام اپنی کی یعنی صبر و شکر وغیرہ کی یہاں تک کہ بی بی لکھی کہ اوٹھا کر دی او سکون بی بی مومنہ بی بی اپنی کی روایت کی
 بی بی ہیتی فی شب الايمان من ف مباح چیزوں میں اگر نیت کچھ کرے ثواب پاتا ہی پس بی بی کی مومنہ میں نواذی میں اگر نیت کی کہ جن
 اسکا میر ذمہ پر واجب ہو اسکی اوٹھنی ہی اور واسطی خوشی اللہ کے دیتا ہوں ثواب دیا جاوے گا مباح : **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَكَانَ بَابُ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَكَانَ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَإِذَا مَاتَ
بَنِيكَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ لَكَ ثَقْلًا مَبْكُوكَ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَلَا تَرْضَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ فرمایا
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مومن جسکی دروازہ ہی ایک دروازہ ہی کہ چڑھتی ہیں اس سے عمل اسکی اور ایک دروازہ ہی کہ اترتی ہی اس سے
 روزی اسکی پس جب مرے گی روتی ہیں دونوں دروازی او سپر پس یہ سبھا جاتا ہی قول اللہ تعالیٰ کیسی پس نہ رویا کا فروں پر آسمان او زمین
 روایت کی یہ ترمذی فی **ف** ایک دروازی ہی عمل ایک چڑھتی ہیں او بی بی جگہ لکھنی اعمال کی لکھی جاتی ہیں بعد لکھنی کی زمین میں اور ایک
 دروازی ہی سی زرق او تر تا ہی او بی بی جسکو مقدر ہی پس جب مرے گی تو دو دروازی روتی ہیں اسکی کہ ایک سے عمل نیک چڑھتی ہی
 اور دوسری زرق او تر تا ہی کہ وہ مہر ہی عمل نیک پر اور اب محروم ہوئی اس سعادت سی اور یہ بات بھی جاتی ہی از مذکورہ سی طرح کہ او میں
 کا فروں ہی حق میں فرمایا ہی کہ روتی او بی بی آسمان اور زمین پس معلوم ہو کہ مسلمانوں پر روتی ہیں : **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ قُوطَانٌ مِنْ أُمِّيٍّ أَوْ حَلَّةٍ اللَّهُ بِهِمَا الْجَنَّةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ قُوطٌ مِنْ أُمِّيٍّ
قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ قُوطٌ يَأْمُوقُهُ فَقَالَتْ فَمَنْ لَهُ يَكُنْ لَهُ قُوطٌ مِنْ أُمِّيٍّ قَالَ فَإِنَا قُوطٌ أُمِّيٍّ لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ عَرَبِيٌّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ مرگئی ہوں واسطی
 اسکی دو فرزند پہلی باغ ہو نیکی امت میری میں داخل کرے گا او سکون اللہ سبب اون دونوں کی بہشت میں پر کہا عائشہ فی پس جو شخص کہ مر گیا
 ہو واسطی اسکی ایک فرزند آئی امت میں سی فرمایا اور جو شخص کہ مر گیا ہو واسطی اسکی ایک فرزند پس ہی حکم ہی ای تو فین دی گئی پس کہا
 حضرت عائشہ فی پس وہ شخص کہ مرے ہو واسطی اسکی ایک فرزند امت آئی ہی یعنی تو وہ کہا کری فرمایا پس میں ہوں میر منزل امت اپنی کا نہیں
 مصیبت پہنچائی گئی مانند مصیبت میری روایت کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث غریب ہی **ف** فرما او سکون کہتی ہیں کہ قافلہ سی پہلی جا کر
 منزل پر پانی وغیرہ قافلہ کی بی بی بنا کر تا ہی اور مراد بیان سو فرما خیر کی وہ فرزند ہی کہ پہلی باغ ہو نیکی مر جاوی او سکون سلیبی کہ کہا پہلی جا کر
 درستی نعمتوں بہشت کی کہ تا ہی بابا کے بی بی شفاعت کہ کہ جنت میں لجا لگا اور تو فین دی گئی پہلا تو نیکی اور اچھی باتوں کی جو چینی کی حضرت فی
 اس لقب جامع فضائل کمالات سی حضرت عائشہ کو ندا کیا اور میں ہوں میر منزل امت اپنی کا یعنی پہلی اسنی جاتا ہوں اور شفاعت کہ کہ جنت میں لجاؤں
 کا سلیبی کہ ثواب بقدر شفاعت کی ہوتا ہی پس میرا وہ نہ جاتا ہی مصیبت ہوا آخر میں اس برابر کو فی مصیبت ہوئی نہیں کہتی **وَعَنْ**
أَبِي مُوسَى شَعْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مَاتَ وَلَكَ الْعَبْدُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ بِهِ قَبْضَتُهُمْ وَلَكَ عَبْدٌ يَقُولُ
نَعْمَ يَقُولُ بَصْمُكَ لَمْ يَدْرُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ حَمْدًا لَكَ يَا رَبِّ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى لَكَ عَبْدٌ يَقُولُ بَصْمُكَ لَمْ يَدْرُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ حَمْدًا لَكَ يَا رَبِّ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى لَكَ عَبْدٌ يَقُولُ

سَرَّاهُ أَخْصَمُوا وَاللَّيْلُ تَرْمِيكَ اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعریؓ کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جس وقت مرنا ہی فرزند کسی بندہ کا یعنی مومن کا فرمایا ہی اللہ تعالیٰ فرشتوں انہی کو یعنی ملک الموت اور نایع دارون اور سبکو کہ قبض کی تثنیٰ نوح فرم
 بندہ می میری پس کہتی ہیں کہ ان پر فرمایا ہی اللہ تعالیٰ قبض کیا یعنی ہو دل اوکی کا پس کہتی ہیں کہ ان پر فرمایا ہی اللہ تعالیٰ کہ کیا کہا بندہ می ہر
 نے کہتے ہیں تعریف کی تیری اور اما اللہ وانا اللہ رجوان کہا پس فرمایا ہی اللہ تعالیٰ کہ بناؤ میری بندگی لمبی ایک گھر بڑا بہت میں اور نام رکھو او سکا
 بت الحمد روایت کی یہ احمد اور ترمذی فی ف اوس گھر کا نام بت احمد سلی رکھا گیا کہ وہ مٹا ہی بدلی میں حمد و تسلیم کی کہ مصیبت میں کی ہتی ح
 وعن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَرَى مُصَابًا فَكَلَهُ مِثْلَ خِرِّهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 وَأَبْنُ مَاجَةَ وَفَكَالْزَمَذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ كَأَنَّهُ مَرْفُوعٌ عَنِ الْإِسْنَادِ مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّائِي وَقَالَ وَرَوَاهُ
 بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ فَهَذَا إِسْنَادُهُ مَوْفُوقٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دی مصیبت
 زدہ کو پس واسطی اوکی ہی مانند ثواب او سبکی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ فی اور کہا ترمذی فی یہ حدیث غریبہ نہیں ہی ہستی ہم اسکو مرفوع
 مگر حدیث علی بن عاصم داوی کیسی اور کہا ترمذی فی کہ روایت کیا اسکو بعضی محدثون فی محمد بن سو قسی ساتھ اس سناد کی موقوف ابن مسعود
 پر ف مصیبت زدہ عام ہی خواہ کیسی مرئی مصیبت میں گرفتار ہو یا سوای اکی پس جو کو فی مصیبت زدہ کو صبر کر نیکو کہتا ہی او تسلی دینا
 خواہ اوکی پاس جا کر تسلی دی یا کہنے بھی تو او سکو ہی و بسا ہی ثواب ہو یا ہی جیسا مصیبت زدہ کو صبر کرنی پر ہوتا ہی ایسی کہ یہ باعث ہو یا
 صبر پر الدال علی خیر کفای علی بنی جواچی بات کا رستا بتا تا ہی او سکو ہی ثواب اندک کر نوالی او سبکی ہوتا ہی اور موقوف ہی ابن مسعود پر لیکن
 حکم مرفوع میں ہی اور قوت دینی ہی اسکو حدیث ابن ماجہ کی مان مسلم بغزی اخاہ مصیبتہ الاکساہ اللہ من حل الکلامہ يوم القيمة یعنی نہیں کو فی
 مسلمان کہ تفریقہ کری ہائی انہی کی مصیبت میں مگر کہ پناہ بجا او سکو اللہ جزون بزرگی کیسی دن قیامت کی شد اسکی حسن و مرفوع ہی
 ع وعن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَرَى مُصَابًا فَكَلَهُ مِثْلَ خِرِّهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
 وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دی اوس
 عورت کو کہ مر گیا ہو یا اوسکا پناہ یا جانیگا لباس خوب بہت میں روایت کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث غریبہ وعن عَبْدِ اللَّهِ
 ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ لَيْسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْنَعُوا إِلَّا لِي جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ أَتَاهُمَا شَيْعُهُمْ
 رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَأَبْنُ مَاجَةَ مَا حَجَّ اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفرؓ کی کہ کہا جبکہ فی خبر جعفرؓ کی مرئی فرما
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطی لوگوں جعفرؓ کی کہنا پس خنقی آئی ہی اوکو وہ چیز کہ باز کہتی ہی اوکو کہنا نا پکا نیسختی خبر جعفرؓ
 کے مرئی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ فی ف حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے فراہم ہون اور ہر سو لوگو کہنا نا پکا کر
 بیہنا اہل بیت کی ہی اور کہنا نا سقد ہو کہ وہ بیٹ بہر کہہ دین ایک رات و دن اور مضنون فی کہا کہ حلال ہی تین دن تک کہ ایام تغزیت کی ہر
 او باختلاف کیا ہی علمانی بیچ کہانی غیر اہل مصیبت کی اوس کہا نیکو اور بوالفاسم فی کہا کہ مضائقہ نہیں اسکی لمبی کہ مشغول ہو تجرید و تکفین بہت
 کی میں پھر جب بجا جاؤ اہل بیت کی ہی کہنا تو سنت ہی کہ بہت کہی اوکو کہانیکی لمبی تصنف ہو وی اوکو بسبب نہ کہانیکی ازراہ حیا کی بالباب
 زیادتی غم کی اور یہ کہنا نہ بیہنا واسطی عورتون نوح کر نوالیون کی سخت حرام ہی اس لمبی کہ مدد کرنی ہونی ہی گناہ پر اور تیار کرنا کہنا نا پکا اہل بیت
 کو واسطی اہل جہم ہونی لوگوں کی بدعتہ کردہ ہی بلکہ ثابت ہوا ہی جہم پر ہی کہ گشتی ہی ہم اسکو بناؤ سی یعنی نوح کر نیسی اور اس سے ہر شیخ حرام

ہونا اسکا معلوم ہوتا ہی اور کہا عفرانی فی کمرہ ہی کہا نا اوس کہتا ہوں جن میں مینی لاطلی قاری کہی ہیں کہ بہر جب کہ ہوا ال متبر باغاب کی سی ہوا
 الزیم باب کی مال میں ہوگا تو وہ حرام ہی بلا خلاف : ع ح : **الفصل الثالث فصل سیری عن الخیر بن شعبة**
 قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من نذر عليه فانه ليعذب بئذ عليه يوم تلقى المة مستقرب عليه
 روايت بنی شعبة کی کہتا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمائی تھی جیسے کہ نذر کیا جاتا ہی میں متیقن وہ عذاب کیا جاوے گا بسبب
 نذر کی جانکی دن قیامت کی روایت کی بہر بخاری اور سلمی وعن عمرو بن لنت عبد الرحمن قال سمعت عائشة وذاکر
 لها ان عبد الله بن عمر يقول ان المديت ليعذب ببكاء الحج عليه تقول يغفر الله ولاي عبد الرحمن اما الله
 له يكذب ولكنه نبي او احط انما رسول الله صلى الله عليه وسلم على يهودية يبكي عليها فقال انهم
 لي يكون عليها وانها لتعذب في قبرها مستقرب عليه اور روایت ہی عمرو بنی عبد الرحمن کیسی کہتا
 عمرو بنی کہتا مینی حضرت عائشہ سی اوس حال میں کہ ذکر کیا گیا روایت کی یہ کہ عبد اللہ بن عمر کہی ہیں کہ میت البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رکنی
 زندہ کی او سپر کہتی ہیں حضرت عائشہ بنی عبد ابو عبد الرحمن کو کہ گنبت ہی عبد اللہ بن عمر کی خبر دار ہو متیقن عبد اللہ بنین ہو ش بولا وکین وہ ہول
 گیا مینی جو کچھ کہ حضرت سی سنا کہ یہ صورت خاص میں فرمایا تھا یا ظالمی کہ عام مراد یا سوائی اسکی نہیں کہ گزری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نذر
 قبر ایک عورہ ہو دی کی کہ روایا جاتا تھا او سپر فرمایا متیقن اہل وکلی روتی ہیں او سپر او متیقن وہ البتہ عذاب کیا جاتی ہی اپنی قبر میں روایت کی بہر
 بخاری اور سلمی **ف** بنی شعبة عبد بنی کلہ ومان بولتی ہیں کہ کوئی ایک بات کہی میں خطا کرتا ہی اور وہ عذاب کیا جاتی ہی قبر میں پس حضرت فی خا
 اوس ہو دی کی حق میں فرمایا تھا اور اور کفار ہی اوسکی حکم میں ہیں اور اوسکی پی ہی بہر نہ فرمایا کہ وہ بسبب فی اوسکی عذاب کیا جاتی ہی بلکہ بہر
 فرمایا کہ وہ عذاب میں ہی اور خوار و ملعون جیسا کہ حال کا فروٹھا ہوتا ہی اور یہ روتی ہیں اور او سکون غریز کہتی ہیں اور مرحوم جانی میں پس حاصل
 حضرت عائشہ کی اعتراض کا یہ ہی کہ حضرت فی اوس عورت کو بسبب کفر کی فرمایا تھا کہ وہ عذاب کیا جاتی ہی اور ابن عمر بھی حضرت فی بطریق کلیہ کہ
 فرمایا کہ میت بسبب روتی زندون کی قبر میں عذاب کیا جاتا ہی پس یہ اعتراض حضرت عائشہ فی اپنی اجتہاد سی کیا اور یہ اعتراض جب دار دو
 کہ یہ حدیث خاص آفسد میں سنی گئی ہو حال نہ ہی ثابت ہوئی ہی ساتھ الفاظ مختلفہ اور روایات متعدہ کی ابن عمر سی اور اور دنی ہی مقید ہی
 مطلق پس صورت خاص کہان رہی اور امین جو علمانی اختلاف گیا ہی اگی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ : ع ح و عن عبد الله بن ابي
 مليكة قال ثقلت بيني لعثمان بن عفان بكه تحدي الشهدا وحضرها ابن عمر وابن عباس فاني لجالس بينهم فقال
 عبد الله بن عمر لعمر بن عثمان وهو مواعجه لا تنه عن البكاء فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الميت ليعذب
 ببكاء اهله عليه فقال ابن عباس قد كان عمر يقول بعض ذلك ثم حدثك فقال صدقت مع عمر من
 ملكه حتى اذا كنا بالبكاء فاذا هو بركب تحت سمره فقال اذهب فانظر من هو لا اركب
 فنظرت فاذا هو صهيب قال فاخبرته فقال ادعه فرجعت الى صهيب فقلت ارحل فالحق امير المؤمنين
 عمر فقلت ان اصيب عمر دخل صهيب يبكي يقول واخاه واصحابه فقال عمر يا صهيب يبكي على وقد قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم ان الميت ليعذب ببكاء اهله عليه فقال ابن عباس فلما ملكت عمر ذكرت ذلك لعائشة فقالت
 يرحم الله عمر لا والله ما حدثك رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الميت ليعذب ببكاء اهله عليه ولكن ان الله يزيده

اگر بیانی مسلمان کو دیکھ کر نہتائی تو ثواب پاتا ہی اور بطور مسخر کی ہنستائی تو گنہگار ہوتا ہی اس طرح غم اور خوشی کبھی خوب ہوتی ہیں ثواب دیا جاتا ہی اور بیز آدمی اور کبھی سب ہوتی ہیں عذاب کیا جاتا ہی اور بیز ابن عباس کا قول جب نبی گاکر نہت اور وہاں جاتا ہوتا ہی اور جیتا ہی ثواب عذاب میں داخل ہی اور چپ ہو نہت ابن عمر کا اس قصہ کو سکر دلا ت قبول پر نہیں کرتا کہ اوہنوں نے یہ بات مان لی بلکہ ترک کیا جگہ و جیکہ نہت بل عرفان کی ہی شرح جو عن عائشة قالت لما جاء النبي صلى الله عليه وسلم فقتل ابن حارثة وجعفر وابن رواحة جلسوا في حرفة فيه الخنزير وأنا أنظر من جوار الباب يعني شق الباب فأتاه رجل فقال ارجعنا جعفر وخذوا كوكبا ههنا فامرنا ان نبيها ههنا فذهب ثم أتانا الثانية لم يطعمناه فقال انتهت فأتاه الثالثة قال والله عكبتا يا رسول الله فزعمت أنه قال فاحث في آخرهم الزاب فقلت أرعتم الله أنفك لم تفعل ما أمرت رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تقول رسول الله صلى الله عليه وسلم العياض عن عائشة ہی عاتشہ ہی کہہا جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس خبر ماری جانی زید بن حارثہ کی اور جعفر کی اور ابن رواحہ کی کہ غزوہ موتہ میں شہید ہوئی بیٹی یعنی سبی میں بیچا جاتا تھا حضرت کی چہرہ مبارک میں غم اور مین دکھتی ہے سوال در وازی کی سی یعنی در زون در وازی سی پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص اور کہا کہ تحقیق عورین جعفر کی کرتی ہیں ایسا اور آیا اور ذکر کیا رونا اونکا پس حکم فرمایا حضرت نے او کو پیہ کہ منع کری او کو پیہ گیا وہ پیہ آیا حضرت کی پاس دوسرے بار نہ مانا عورتوں نے کہنا او کا پیہ فرمایا حضرت نے کہ منع کرو او کو پیہ آیا حضرت کی پاس تیسری بار یعنی وہ گیا اور منع کیا اور اوہنوں نے نہ مانا پیہ آیا تیسری بار کہا قسم ہی اللہ کی غلبہ کیا عورتوں نے پیہ رسول اللہ پس گمان کیا حضرت عائشہ نے پیہ کہ فرمایا حضرت نے پس ڈال او کی موند میں مٹی پس کہا مینی مینی عائشہ نے اوس شخص کو کہ خاک آلودہ کری اللہ ناک تیری بنیں بجالا تا جو کچھ کہ حکم کرتی ہیں بگو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ چہوہ اتونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ بیچا تیری روایت کی پیہ بخاری اور سلم فی ف ڈال او کی موند میں مٹی ظاہر پیہ ہی کہ پیہ کن ہی ہی اس کے چہوہ دی او کو بجالا خرم واسطے نفع دینی نصیحت کی او کو حالت جرع و فزع میں اور لفظ ارعتم اللہ سی آخر کتاب کا حامل پیہ کہ حضرت عائشہ نے اس شخص کو کہا کہ ذیل کری بگو خدا صلی کو ایذا دی تو فی حضرت کو اور نہ چہوہ اریچ بیچا تھا حضرت کا کہ حضرت کو بیچ ہوتا ہی سکی شنی سی کردہ مکتب کبیرہ کی ہیں اور باز بنیں رہتیں منع کر مینی کیوں نہ غور نہت کر منع کیا تھا حضرت کو ایذا ہوتی شرح جو عن عائشة قالت لما مات أبو سلمة قلت عمر یہ و فی الرحمن عریة لا یحییہ کما یبعثہ عنہ فقلت قد نجات لبکاء علیہ اذ أقبلت امرأة تريد ان تستعیدنی فاستقبلتها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أتریدین ان تلک الشیطان بکنا انزعجہ اللہ منہ و کففت عن البکاء فکلمہ ایدہا اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا جب مری ابو سلمہ کہ خاوند اول ہی ام سلمہ کی کہا مینی کہ ابو سلمہ ہی مسافر اور بیچ زمین مسافت کی البتہ روونگی میں او کو رونا کہ نعل کیا جا دیگا وہ رو نامینی لوگوں میں کہ ایسا رونی کہ کوئی نہیں رو با پس ہی میں تحقیق تباری کی رو نیکی اور نہت ناگاہ آئی ایک عورت ارادہ کرتی ہی کہ شریک ہو کر مینی رو فی میں پس سامنی آئی او کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا ارادہ کرتی ہی تو کہ داخل کری شیطان کو اس گھر میں کہ نکالا او کو اللہ نے اوس گھر میں سی دوبار پس بند رہی میں رو فی ہی میں رو فی میں لیخو جو رونا کہ بڑا تھا مینی فوجہ کہ روایت کی پیہ سلم فی ف تباری کی رو نیکی مینی قصد کیا رو نیکا اور ہب کیا اسباب رو نیکا یعنی سیاہ کپڑی وغیرہ اور شاید کہ انکو جب تک معلوم نہوگا کہ فوجہ کہ ناوام ہی اور مراد دوبار سی یا تو پیہ ہے کہ ایک بار جوفت کہ مسلمان ہوئی اور دوسرے بار جبکہ دنیا سی با اسلام نکلی یاد و باری مراد پیہ ہی کہ ایک بار جبکہ ہجرت کہ سی طرف جلتہ کی کی اور دوسری بار جبکہ واپسی ہجرت کہ کہ رہے ہیں

يَكُنْ عَلَيْهِ نَقَامُ عَمْرٍو يَكُنْ لَهُمْ وَيُطْرَقُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْهُمْ يَا عَمْرٍو فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبُ
 مَصَابِيغُ الْعَهْدِ قَرِيبٌ ذَوَاهُ اتِّخَذُوا الشَّكَاةَ
 اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا مرگیا ایک مردہ اولاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کے سے یعنی حضرت زینب جیسا کہ حدیث مابعد بن امام ذکاء صریح مذکور ہی پس جمع ہوئیں عورتیں رونی گلبن ادسیریں کھڑی ہوئی حضرت عمرؓ کی
 اوکو یعنی افرابہ کو اور نامکئی مار کر اوکو یعنی اجنبیہ کو پس سر مایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی چوڑی ای عمرؓ کو سلی کہ اکھیں رونی ہن اور دل
 مصیبت زدہ ہی اور وقت مرگیا نزدیک ہی روایت کی ابیہ احمد اور نسائی فی ف ظاہر یہ ہی کہ وہ عورتیں کچھ آواز سی رونی ہوئی بغیر بلند کرنے
 آواز کی پس منع کیا اوکو حضرت عمرؓ کی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس پر جو منع ہی شرع میں وہ کرنی گلبن پس حضرت فی حضرت عمرؓ کو منع فرمایا اور غدر
 اوکا بیان کیا: **ع** وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتِ النَّسَاءُ وَفَجَّحَلِ
 عَمْرٍو يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهِ فَأَخْرَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْدَاهُ وَقَالَ مَهْلِكَا عَمْرٍو ثُمَّ قَالَ أَيَا كُنَّ وَكَيْفَ الشَّيْطَانِ
 ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ مَهْلِكَاكَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْبَيْدِ مِرَّةً
 اَللَّسَانِ فَمِنْ الشَّيْطَانِ **و** اور روایت ہی ابی عباس سی کہ کہا مری زینب بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس رونی گلبن عورتیں پس شروع کیا حضرت
 عمرؓ کی مارنا اوکو ساتھ کڑی اپنی کی پس ہٹایا عمرؓ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی ہاتھ سی اور فرمایا آہستگی کرای عمرؓ پر فرمایا عورت کو دور کہو اپنی کو
 آواز شیطان کسی مینی چلا کر اور بیان کر کر نہ رو ناہر فرمایا جو کچھ کہ ہو انکھ سی یعنی آواز اور دل سی مینی غم پس وہ اللہ کی طرف سی اور سبب رحمت کا
 ہے مینی پسند میں و سکون چیزیں اور جو ہر ہاتھ سی اور زبان سی پس وہ شیطان سی ہی روایت کی ابیہ احمد فی ف جو ہاتھ سی مینی مونہہ پٹینا اوکے پر
 پہاڑی اور بال کہوٹنی اور زبان سی مینی چلانا اور نوحہ مینی بیان کرنا یا وہ بانہیں کہیں کہ سب کو نالہند ہوں پس وہ شیطان سی ہی مینی اوکی
 بہکانی سی ہی باوہ پسند کرنا ہی ان چیزوں کو: **ع** وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَلَّهَا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَّاتُ
 أَمْرَاتِهِ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً ثُمَّ دَفَعَتْ فَسَمِعَتْ صَوْتًا يَقُولُ أَهْلُ وَجَدُوا مَا قَدْ قَاتُوا أَجَابَهُ أَخْرَجَ بِلَيشُوا قَاتِلَهُمْ
 اور روایت ہی بخاری بطریق تعلیق کی مینی بغیر سند کی کہ کہا جب عمرؓ شمس مٹی مٹی سی علی کی کھڑا کیا عورت اوکی فی خیمہ اوکی قبر پر برس
 پیرا وہاں چھ سنا آواز کر نیوالی کو مینی ہاتھ غیبی کو کہتا ہی خبردار ہو گیا یا اوس چیز کو کہ کہ کیا تھا پس جواب یا اوسکو دوسری ہاتھ غیبی فی
 بلکہ آیا ہند ہوئی اور پھر گئی **ف** خیمہ کھڑا کیا اور آب ہی وہیں رہیں برس دن تک اور در مصیبت اور غم فراق اوکی کا ہر روز تازہ ہوتا تھا اور
 ظاہر یہ ہی کہ خیمہ اوہوں فی کھڑا کیا اسلی کو جمع ہوں دوست ذکر کی مینی اور قرآن کی مینی اور آدین لوگ دعا مغفرت اور رحمت کی لڑ
ع **ع** وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ كُرَّةٍ قَالَ أَخْرَجَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِجَابَةِ قُرْآنٍ فَمُنَادٍ طَرَحَ أَوَّارَهُ
 يَمْشُونَ فِي قُصُوفٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْفَعَلِ الْجَاهِلِيَّةُ تَأْخُذُونَ أَوْ يَصْلِيهِمُ الْجَاهِلِيَّةُ
 نَسَبَهُمْ نَفَقَتْ هَمَّتْ أَنْ ادْعُو عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُونَ فِي عِلَاقِ صُورِكُمْ قَالَ فَاتَّخَذُوا أَرْوَاحَهُمْ
 لِقَوْلِ الدَّلِيلِ **و** ذَوَاهُ ابْنُ مَاحِبَةَ **و** اور روایت ہی عمران بن حصین اور ابی ہریرہ سی کہ کہا دونوں کی کہ نکلی
 ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ ایک جنازہ کی پس دیکھا کسی شخص کو کہ پینک بن تہین اوہوں فی اپنی چادر میں جلتی ہی کہ نہ
 پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتی ہو یا ساتھ کام جاہلیت کی مشابہت کرتی ہو پھر حق قصد کیا مینی یہ کہ بجا
 کہ نہ متبرائی یہ کہ ہر طرف گہروں اپنی کی غیر صورتوں اپنی بن مینی بندر یا سور وغیرہ ہو کہ جاؤ کہا راوی فی پس بسلیں اور

کہو کہ صبر کرنگی اور امیدوار قواب کی رہیں گی فرمایا کہ دونوں میں علم اور علم انسانی علم اور علم اپنی پاس بلا کسب و زحما کہ اسباب کی جبر کرنگی اور امیدوار
قواب کے رہیں گی **باب زیارۃ القبر** باب ہی پنج بیان زیارت کرنی قبر و نکو منی فضائل اور آداب اور مقصود
اس کی **الفصل الاول** ضل ہے **عن** **بریکہ** **قال** **قال** **رسول** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وآلہ** **وسلم** **تہکنت** **عن** **زیارۃ** **القبر** **فرو** **وہا** **وہکنت** **عن** **محمود** **الاصحاح** **قوف** **ثلث** **فامکتو** **مابدا** **لکم** **وکنہنکم** **عن** **النیل** **الانی** **سقا** **عاشر** **قوف** **فی** **الاسقیۃ** **کلتھا** **والتشر** **توا** **مستکرا** **رواہ** **مسلم** روایت ہی بریکہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا تھا مینی نکور زیارت کرنی قبروں کسی پس زیارت کرد انکی اور منع کیا تھا مینی نکو کہانی گوشت قربانی کسی بعد میں انکی پس رکھو جب تک کہ
خواہش ہو واصلی تھا اور منع کیا تھا مینی نکو فندی مگر پنج مشک کی پس پوسب باسنون میں اور نہ پوچھو زنی کی روایت کی یہ مسلم فی منع
کیا تھا مینی نکو مینی ابتدا اسلام میں حضرت فی قبر انکی زیارت سی منع فرمایا تھا اسلی کہ زمانہ جاہلیت کا قریب تھا مباد ایسی باتیں متبہ دن پر
نکرن کہ باعث کفر کی ہوں جب دیکھا کہ اسلام دن میں مضبوط ہوا اجازت دی پس زیارت قبر و مینی تحسب سب علماء کی نزدیک اسلی کہ اس سے
دل نرم ہوتا ہی اور موت بآتی ہی اور جاننا ہی کہ دنیا فانی ہی اور اور بہت فائدہ بین اور عمدہ فائدہ یہ ہے کہ مرد و انکی ہی دعا اور استغفار ہونی
ہے اور بہ سنت ہی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبع میں شریعت بجاتی ہی اور سلام پہنچتی ہی و انکی مردوں پر اور استغفار کرنی ہی
انکی ہی اور علماء انی اختلاف کیا ہی ہمین کہ آیا عورتوں کی حق میں نہی باقی ہی یا انکو ہی زیارت کرنی درست ہی مسجد یہ ہی کہ عورتیں سوا حضرت
کے فرار کی اور قبر انکی زیارت نہ کرن چنانچہ سند باب مواضع الصلوۃ میں پنج فائدہ ہی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیارات العزرائہ تک
کے مفصل مع روایات فقہ کی لکھا گیا ہی جو جا ہی دامن دیکھ لی اور کہا نووی فی زیارت کی کئی تفسیر میں ایک نو فقط واصلی با د کرنی
موت اور اخوۃ کی ہی پس اسکی ہی تو کافی ہی دیکھنا قبر نکا بغیر پہنچانی مردوں انکی کی دوسرے واصلی دعا وغیرہ کی پس وہ سنون ہی ہر مسلمان کی
یے اور تیسری برکت حاصل کرن کی ہی پس وہ زیارت سے انکو کی قبر انکی ہی اسلی کہ انکی ہی برزخ میں تصرفات اور برکات میں ان گنت اور جو ہی و
ادار حق دوست اور قربانی کی ہی جیسا کہ حدیث ابی نعیم کی میں آیا ہی کہ جو کوئی زیارت کری مان باہل کی با ایک کی دن چھب کی تو ہونی ہی مانند حجر
کے اور پانچویں ہر یانی اور سنت کی ہی ہونی ہی جیسا کہ آیا ہی حدیث میں کہ جو کوئی گزرتا ہی او پر قبر مومن بہانی اپنی کی اور سلام کرتا ہی او پر
تو وہ پہنچتا ہی او کو اور جو اب سلام کا دنیا ہی اور آداب زیارت کی یہ میں کہ موندہ قبر کی طرف اوڑٹ قبل کی طرف کر کر سامنی نیست کی
سوندہ کی کھڑا ہو دی اور سلام کری اور قبر کو موندہ نہ لگاوی اور جو میں نہیں او کو اور چمکی نہیں اور موندہ خاک پر نہ ملی کہ یہ عادت انصاری
کی ہی اور پڑھنا قرآن کا قبر کی پاس کردہ نہیں ان سے سب سے کہ وقت زیارت کی پڑھی سورہ اخلاص سات بار اور بخشی قواب او سکامیت کو اور
زیارت کرنی مسجد کو افضل ہی اور دوشنی خصوصاً اول روز میں چنانچہ مومنین میں پی معمول ہی کہ اول روز جمعہ میں مصلی اور بقیع میں
زیارت کی ہی جاتی ہیں اور آیا ہی کہ دیا جاتا ہی میت کو علم و ادراک روز جمعہ کے زیادہ اور دوشنی اور زیادہ پہنچتا ہی اور میں زیارت
کر خوالی کو اور دنوں سی اور کردہ ہی روز نکا بغیر ضرورت کی اور سونے کے بعد دیا جادی میت کی طرف سے بعد مینکی سات دن
تک اور منع کیا تھا مینی کہانی گوشت قربانی کی سی مینی ابتدا اسلام میں لوگ محتاج تھی قدرت و بانی کی ہر کوئی نہ کہنا تھا اسلی حضرت نے
قربانی کر خوالوں کو فرمایا تھا کہ تین دن سے زیادہ نہ کہا کریں گوشت قربانی کا بلکہ محتاج کو سکودید با کریں بہر جب فراخی کی اللہ تعالیٰ فی
لوگوں پر اور جستجاج انکو نہ ہی اجازت دی حضرت نے کہ مینی دنوں تک چاہو رکھو اور منع کیا تھا مینی بنید سی بنید اسکو کہتی ہیں

کہ جو باگو کو بانی میں بگو کہ جی میں بعد از ان ہستی میں یہ حلال ہے جب تک کہ نشا کر نبوالی ہو وی پس حضرت فی ابتداء اسلام میں فرما دیا تھا کہ نشا کر
 شک میں کہی جا یا کرے اس لیے کہ مشک تیل ہوتی ہے اور میں جلدی گرم ہو کر نشا کر نبوالی نہیں ہوتی اور اور باسنوں میں رکھتی ہے منع فرمایا تھا کہ
 لاکھی باسنوں وغیرہ میں نہ رکھی جاوے سب سے کہ او باسنوں میں بسبب گرمی کی جلدی متغیر ہو کر نشا کر نبوالی ہو جاتی ہے اور اون ایام میں شراب وغیرہ
 سے درم ہوتی تھی ہوزادت شراب کی لوگ ہوتی تھے خوف ہوا کہ ہر نشی کی چیز نہ پنی لگین بعد از ان کہ امیر محمد شراب کا مقرر ہوا اور اترزاوس سے لایم
 ہوا احتمال دسکی ایسا بک نہ ہا ہر باسن میں پنی کی لمبی اجازت فرمادی کہ سب باسنوں میں بیا کر دجبتک کہ حد نشی کو پہنچی جب تک فرمایا دلا شروا مسکرا
 سے نہ ہو کوئی نشی کی چیز حاصل ہو کر نشا کر نبوالی ہے پس ع : **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَبْرُ امَةٍ فَبِكُلِّ لَوْكِي مِنْ حَوْلِهِ فَقَالَ سَتَأْذَنُكَ رَبِّي إِنْ لَمْ يَأْذَنْ لَكَ تَوَدُّكَ لَوْ كُنْتَ تَوَدُّكَ لَوْ كُنْتَ تَوَدُّكَ لَوْ كُنْتَ تَوَدُّكَ
فَأَذَنُكَ لَوْ كُنْتَ تَوَدُّكَ لَوْ كُنْتَ تَوَدُّكَ لَوْ كُنْتَ تَوَدُّكَ لَوْ كُنْتَ تَوَدُّكَ لَوْ كُنْتَ تَوَدُّكَ لَوْ كُنْتَ تَوَدُّكَ لَوْ كُنْتَ تَوَدُّكَ
 نے فرماں ابھی کی اور وہی اور ولایا دون لوگوں کو کہ اگر وہ لوگ بھی پھر فرمایا کہ پر وہی مانگی مانگی ابھی مینی پر وہی دگا را پنی سی اس بات میں کہ خشتش
 مانگوں واپسی اوکی پس اذن دیا گیا سب سے اور پر وہی مانگی ابھی مینی پر وہی دگا را پنی سی حج اسکی زیارت کروں میں قبر اونکی کی پس اذن دیا گیا
 واسطے میری پس زیارت کرو قبر اونکی اسلی کی زیارت کرنی یاد دلاتی ہے موت کو روایت کی ہے سلم فی حضرت کی مان کا نام آئندہ تھا حضرت جب
 چہرے اسکی ہوئی تو وہ حضرت کو دیکر مدینہ کو گھسینے پہنچیل کی لوگوں کی ملاقات کو دہنسی پھر کہ کو آتی تھیں جب ابورمیں نام ایک جگہ کا ہی پہنچیں
 تو وہ ان انفعال اونکا ہوا اور وہیں قبر اونکی بھی پس جب ایک دفعہ حضرت وان پہنچی تو روئی اونکی جدائی پر اور ولایا اونکو کہ اگر وہ حضرت کی تھی یعنی
 حضرت اتاروئی کر دینی فی لوگوں میں بھی تاثیر کی کہ حضرت کو روئی دیکھ کر دینی لگی اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی والدہ کا فرم میں
 مذہب متقدمین کا تو یہی ہی لیکن متاخرین فی ثابت کیا ہے اسلام حضرت کی والدین کا پھر اسکی تین صورتیں بیان کی ہیں کیا تو وہ حضرت ابوسلم
 علیہ السلام کی دین پہنچی یا اونکو دعوت اسلام کی نہیں پہنچی یا ام فرزند میں بھی ابوسلم کے پہلی زمانہ نبوت کی یا زندہ کیا اللہ تعالیٰ فی اونکو حضرت کی دعا
 سے پھر ایمان لائی وہ اگرچہ حدیث حضرت کی والدین کی زندہ کر نیکی بذاتہ تصنیف ہی لیکن ساتھ تعدد طرق کی تصدیق و تحسین کی ہے اسکی یہ بات
 کو یا متقدمین سے چھپی ہوئی ہے بعد از ان ظاہر کی اللہ تعالیٰ فی متاخرین پر اور شیخ جلال الدین سیوطی رح فی اس میں رسالی تصنیف کئی ہیں اور اسکو
 دلیل نشی ثابت کیا ہے اور مخالفوں کی شہوت کی جواب دہین جو چاہی وہاں دیکھ لی اور مسجد یہی کہ اس مسئلہ میں سکوت بہتر ہے ع : ح
وَمَوْلَانَا وَعَنْ زَيْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى الْمَقَابِرِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمَوْتِ وَمِنْكُمْ
وَالْمُسْلِمِينَ وَأَنَا أُنْشِئُ اللَّهُ بِكُمْ لِلْحَيَوْنَ لَنَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بریدہ سی کہ کہا ہے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کھلائی مسلمانوں کو جبکہ تکلیف صرف قبر اونکی کہیں سلام ہی تمہاری گہرا و او مسنون میں سی اور مسلمانوں میں سی اور متحقق ہم
 اگر چاہی اللہ تعالیٰ ساتھ تمہاری البتہ میں گی مانگتی میں ہم اللہ انجی لمی اور تمہاری لمی عافیت یعنی خلاصی کروات سی روایت کی ہے سلم
 نے **ف** قبر اونکی جگہ کو حضرت نے گہرا فرمایا اسلی کہ رہتی میں مردی اور میں مانند زندہ کی گہروں میں اور میں المؤمنین بیان اہل الدیار کا اور
 و المسلمین تاکہ ہی من المؤمنین کے ع : **الفصل الثاني** فصل دوسرے عن ابن عباس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم
يُجُورُ بِالْبَيْتَةِ قَائِلٌ عَلَيْكُمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْآخِرِ رَوَاهُ
الترمذي ع وقال هذا حديث حسن غير صحيح روایت ہے ابن عباس سی کہ کہا ہے رسول خدا

برہنہ اور پاک کرنا پس اس زکوٰۃ کو زکوٰۃ اس لیے کہتی ہیں کہ اس مال بڑھتا ہی اور پاک ہوتا ہی سبب نکالنی حق غیر کی یعنی غلام کی اس سے اور بڑھتا ہے ثواب دینی دالی کا اور پاک ہوتا ہی وہ گناہوں سے اور زکوٰۃ کو صدقہ بھی کہتی ہیں اس لیے کہ دلیل ہی دینی دالی کی صدقہ پر بیع دعویٰ صحت ایمان کی اور صدقہ فطر کا واجب کیا گیا دوسری سال جبری میں اور زکوٰۃ فرض کی گئی کہ میں بالاجمال اور بیان کی گئی مفصل میں میں اور منکر زکوٰۃ کا کافر ہوتا ہی اور ناک اسکا اشد گناہ ہے قتل کیا جاویں نہ دینی والا اسکا کذا فی مجملہ السرخسی اور واجب ہونی ہی علی الفور وقت تمام ہونی سال کی یہاں تک کہ گناہ ہوتا ہی اسکی تاخیر سی بلا عذر اور روایت رازی میں ہی کہ علی الزاخری ہی یہاں تک کہ گناہ ہوتا ہی نزدیک موت کے اور صحیحہ تراویح ہی ہی کذا فی التہذیب اور زکوٰۃ فرض ہی سدا پر عاقل بالغ مالک نصاب پر کہ برس دن مالک وہ مالک میں رہی اور فارغ ہو جائے سے اور حاجت اصلی ہی اور نامی ہو خواہ حقیقہ ہو خواہ تعدد اور ملکیت کامل ہو او میں پس نہیں واجب ہی کا فر پر اور نہ غلام پر اور نہ دیوانہ پر اور نہ نہ لڑکے پر اور نہ اوس مالک نصاب پر کہ برس نگذری او سپر اور اگر اول سال اور آخر سال مالک نصاب کا ہو اور درمیان میں نہ تو زکوٰۃ دینے آوے اس لیے کہ ہمہ ہی ساری ہی سال کے حکم میں ہے اور نہیں منہض ہے زکوٰۃ فرض پر فرض کی قدر میں پس اگر زیادہ ہو مال فرض سی اور پہنچ حد نصاب کو واجب ہوگی او میں زکوٰۃ اور فرض میں یہی قید ہی کہ بندہ مال میں سی کوئی مطالبہ و سکا کر سکی پس دین نذر اور کفارات اور فطرہ اور مانند انکی کا مانع وجوب زکوٰۃ کا نہیں ہے لہٰذا کہ ان میں مطالبہ بندہ دین میں سی کیکو اتین پہنچا اور دین زکوٰۃ کا حاکم کو اسکا مطالبہ پہنچتا ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سی وہ ہی مانع ہی وجوب زکوٰۃ کا اور حاکم کو مطالبہ پہنچتا ہی مال ظاہر میں یعنی مویشی میں اور مال تجارت میں کہ شہر میں لاوی یا شہر سی لجا دی اور نقد می میں اور مال تجارت میں کہ شہر میں تجارت کرنا ہو مطالبہ نہیں پس دین اول مانع وجوب زکوٰۃ کا ہی اور دوسرا نہیں اور اگر عورۃ تقاضا ہر کا کرتی ہو مانع سی والا نہیں اور بجز الرائق وغیرہ میں ہی کہ دین مانع ہے زکوٰۃ کا اور صدقہ فطر کا او پر مذہب معتد کی اور دین مطلق مانع ہی خواہ محل ہو یا مہر ہو یا اگرچہ ہر یوگا ہو مہر مطلق تک یا موت تک اور بضرر ہے کہا کہ ہر محل مانع نہیں ہے اس لیے کہ کوئی مطالبہ سکا نہیں کرتا عادتہ بخلاف محل کے اور بعضوں نے کہا کہ اگر ہو خواہ نذر اور نہ کہنی والا او کا تو مانع ہوتا ہی والا نہیں ہے لہٰذا کہ وہ نہیں گنا جاتا ہی دین کذا فی غایۃ البیان انہی اور عورت اعتبار کیا تی ہی غنیہ سبب ہر کی جبکہ ہو خواہ مذکورہ ہو یا ہر صاحب میں کے نزدیک ہے اور بموجب قول خیرابی ضیفہ رح کی نہیں اعتبار کیا تی ہی غنیہ سبب اسکی کہ کہا گیا ہی کہ یہ اختلاف درمیان انکی فہر محل میں ہے اور سبب ہر محل کی نہیں اعتبار کیا تی ہی غنیہ اتفاقا اور یہ ہر کہا کہ وہ نصاب فارغ ہو حاجت اصلی سی مد حاجت اصلی سی گہری ہے کا اور کپڑی بدنکی اور اسباب گہر کا اور جانور ساری کا اور غلام خدمت کا اور سہتیار استعمال کی اور کتابین حکم کی اہل حکم کی لینی سوزار اہل حرفہ کی جو میں مثلا اگر ایک فی مکان یا نیت تجارت سی اور پر او میں رہتی لگا زکوٰۃ او میں نہیں واجب اور اگر مکان نیت تجارت سی لی اور فارغ ہو کر رہتی سی او میں زکوٰۃ واجب ہے اسطرخ اور چیز و کو سمجھ لی اور اگر مکان با غلام وغیرہ فارغ ہوں اسکی حاجت سے اور او میں نیت تجارت کی نہ تو زکوٰۃ دین واجب نہیں ہے یہ ہر کہا کہ ملکیت علی ہودا اس سے ہر کہا کہ ملکیت اصل جو ہر کا اور نصیب ہر کا ہے زکوٰۃ فرض نہیں ہے لہٰذا کہ ہر کا اصل ہر کا اور مال ہر کا ہے زکوٰۃ نہیں ہے لہٰذا کہ اصل ہر کا ملکیت ہے اور اسکی تصرف میں نہیں اور مال ہر کا کو کہتی ہیں کہ اس تک نہ ہی بیع نہ سی وہ کئی قسم ہے ایک تو وہ مال کہ جانا رہی اور دوسرے کہ وہ خجل میں دفن کر کر چکے اسکی پہول گیا اور قسیری وہ کہ دریا میں ڈوب جاویں اور چوٹی وہ کہ فی غضب کر لی اور گواہ ہوں او سپر اور پانچوان وہ کہ غلام فی بطریق دند کی یا اور چوٹی وہ کہ کوئی فرض لیکن منکر ہو گیا اور گواہ ہوں او سپر پس اگر ان مالوں میں سے کوئی مال ہر گلی تو او میں زکوٰۃ پہلی دفعہ ہی نہیں ہے بخلاف اس مال کی کہ گہر میں دفن کر کر پہول گیا وہ جب نکلی گا تو پہلے دن کے زکوٰۃ

یہاں تک کہ گناہ ہوتا ہی اسکی تاخیر سی بلا عذر اور روایت رازی میں ہی کہ علی الزاخری ہی یہاں تک کہ گناہ ہوتا ہی نزدیک موت کے اور صحیحہ تراویح ہی ہی کذا فی التہذیب اور زکوٰۃ فرض ہی سدا پر عاقل بالغ مالک نصاب پر کہ برس دن مالک وہ مالک میں رہی اور فارغ ہو جائے سے اور حاجت اصلی ہی اور نامی ہو خواہ حقیقہ ہو خواہ تعدد اور ملکیت کامل ہو او میں پس نہیں واجب ہی کا فر پر اور نہ غلام پر اور نہ دیوانہ پر اور نہ نہ لڑکے پر اور نہ اوس مالک نصاب پر کہ برس نگذری او سپر اور اگر اول سال اور آخر سال مالک نصاب کا ہو اور درمیان میں نہ تو زکوٰۃ دینے آوے اس لیے کہ ہمہ ہی ساری ہی سال کے حکم میں ہے اور نہیں منہض ہے زکوٰۃ فرض پر فرض کی قدر میں پس اگر زیادہ ہو مال فرض سی اور پہنچ حد نصاب کو واجب ہوگی او میں زکوٰۃ اور فرض میں یہی قید ہی کہ بندہ مال میں سی کوئی مطالبہ و سکا کر سکی پس دین نذر اور کفارات اور فطرہ اور مانند انکی کا مانع وجوب زکوٰۃ کا نہیں ہے لہٰذا کہ ان میں مطالبہ بندہ دین میں سی کیکو اتین پہنچا اور دین زکوٰۃ کا حاکم کو اسکا مطالبہ پہنچتا ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سی وہ ہی مانع ہی وجوب زکوٰۃ کا اور حاکم کو مطالبہ پہنچتا ہی مال ظاہر میں یعنی مویشی میں اور مال تجارت میں کہ شہر میں لاوی یا شہر سی لجا دی اور نقد می میں اور مال تجارت میں کہ شہر میں تجارت کرنا ہو مطالبہ نہیں پس دین اول مانع وجوب زکوٰۃ کا ہی اور دوسرا نہیں اور اگر عورۃ تقاضا ہر کا کرتی ہو مانع سی والا نہیں اور بجز الرائق وغیرہ میں ہی کہ دین مانع ہے زکوٰۃ کا اور صدقہ فطر کا او پر مذہب معتد کی اور دین مطلق مانع ہی خواہ محل ہو یا مہر ہو یا اگرچہ ہر یوگا ہو مہر مطلق تک یا موت تک اور بضرر ہے کہا کہ ہر محل مانع نہیں ہے اس لیے کہ کوئی مطالبہ سکا نہیں کرتا عادتہ بخلاف محل کے اور بعضوں نے کہا کہ اگر ہو خواہ نذر اور نہ کہنی والا او کا تو مانع ہوتا ہی والا نہیں ہے لہٰذا کہ وہ نہیں گنا جاتا ہی دین کذا فی غایۃ البیان انہی اور عورت اعتبار کیا تی ہی غنیہ سبب ہر کی جبکہ ہو خواہ مذکورہ ہو یا ہر صاحب میں کے نزدیک ہے اور بموجب قول خیرابی ضیفہ رح کی نہیں اعتبار کیا تی ہی غنیہ سبب اسکی کہ کہا گیا ہی کہ یہ اختلاف درمیان انکی فہر محل میں ہے اور سبب ہر محل کی نہیں اعتبار کیا تی ہی غنیہ اتفاقا اور یہ ہر کہا کہ وہ نصاب فارغ ہو حاجت اصلی سی مد حاجت اصلی سی گہری ہے کا اور کپڑی بدنکی اور اسباب گہر کا اور جانور ساری کا اور غلام خدمت کا اور سہتیار استعمال کی اور کتابین حکم کی اہل حکم کی لینی سوزار اہل حرفہ کی جو میں مثلا اگر ایک فی مکان یا نیت تجارت سی اور پر او میں رہتی لگا زکوٰۃ او میں نہیں واجب اور اگر مکان نیت تجارت سی لی اور فارغ ہو کر رہتی سی او میں زکوٰۃ واجب ہے اسطرخ اور چیز و کو سمجھ لی اور اگر مکان با غلام وغیرہ فارغ ہوں اسکی حاجت سے اور او میں نیت تجارت کی نہ تو زکوٰۃ دین واجب نہیں ہے یہ ہر کہا کہ ملکیت علی ہودا اس سے ہر کہا کہ ملکیت اصل جو ہر کا اور نصیب ہر کا ہے زکوٰۃ فرض نہیں ہے لہٰذا کہ ہر کا اصل ہر کا اور مال ہر کا ہے زکوٰۃ نہیں ہے لہٰذا کہ اصل ہر کا ملکیت ہے اور اسکی تصرف میں نہیں اور مال ہر کا کو کہتی ہیں کہ اس تک نہ ہی بیع نہ سی وہ کئی قسم ہے ایک تو وہ مال کہ جانا رہی اور دوسرے کہ وہ خجل میں دفن کر کر چکے اسکی پہول گیا اور قسیری وہ کہ دریا میں ڈوب جاویں اور چوٹی وہ کہ فی غضب کر لی اور گواہ ہوں او سپر اور پانچوان وہ کہ غلام فی بطریق دند کی یا اور چوٹی وہ کہ کوئی فرض لیکن منکر ہو گیا اور گواہ ہوں او سپر پس اگر ان مالوں میں سے کوئی مال ہر گلی تو او میں زکوٰۃ پہلی دفعہ ہی نہیں ہے بخلاف اس مال کی کہ گہر میں دفن کر کر پہول گیا وہ جب نکلی گا تو پہلے دن کے زکوٰۃ

جہاں کر اچھا مال اونکا دسی بلکہ اونکی مال کو نہیں جسکی اچھا بچ کا زکوٰۃ میں بچ کا مال بھی اور بچ تو بد دعا مظلوم کی سی یعنی زکوٰۃ کی لینے
 میں اور اور چیزوں میں یعنی زلی وہ چیز کہ واجب نہیں اور سبوتاؤ اور زکوٰۃ بچ کا بچاؤ کری اور کہیں میں مظلوم کی اور درمیان قبول کرنے
 الصدقہ اور سکو کوئی پردہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم فی کتاب اہل کتاب کی پاس وہاں مشرک اور ذمی ہی ہیں مگر غلبہ اہل کتاب ہی کا تھا
 اسلی اور نہیں کو ذکر کیا اور کہا ابن ملک کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ جب سے بلا ناگوار کو طرہ اسلام کی پہلی روٹکی لیکن یہ جب ہی
 کہ نہ پہنچی اونکو دعوت یعنی بلا ناظر اسلام کی اور جبکہ پہنچ جاوی اونکو دعوت پس نہیں کہ جب بلا مستحب ہے : **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ وَلَا يُوَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفِّتْ
صَفَاحُ مِرْنَارٍ فَأُخِذَ عَلَيْهَا فِي نَارٍ حَتَّى يَكُونُوا كَالْحَبِّ ذُرَّةً وَحَبِّبُهُ وَظَهْرُهُ كَالْمَارِكَاتِ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ
خَمْسِينَ أَلْفَ بَسْتَرَةٍ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَيِّئُهُمْ أَمْثَلًا إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا مَثَلًا إِلَى النَّارِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا
 فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں کوئی سونا کہنی والا اور چاندی کہنی والا کہ نہ ادا کری اوس سے حق سہلکار زکوٰۃ ہوگا کہ ہر گاہ دن فاسکے بنائی ہوگا
 واسطی کے تختے لگ کی یعنی تختی سونے چاندی نہیں کے لیکر لگ میں سے گرم کی جاوے گی گواہ کہ ہونگے جیسا کہ فرما میں گرم کی جاوے گی بچ لگ دوزخ کی پس داغ
 دی جاوے گی ساتھ اون تختوں کی پہلو اسکی اور پیشانی اسکی اور پیٹھ اسکی جبکہ جدا کی جاوے گی یعنی بدلت اور ڈالی جاوے گی لگ میں پہلے
 جاوے گی یعنی جبکہ ٹھنڈی ہو جاوے گی تو لگ میں ڈالی جاوے گی گرم کرے گی لگی اور نکالے پیر داغ دین کی ہمیشہ بوبہن کرتی رہیں گی اوس دن
 میں کہ ہی مقدار اسکی پچاس ہزار برس کی یہاں تک کہ حکم کیا جاوی درمیان بندہ کی پس کہی راہ اپنی با طرف بہشت کی با طرف دوزخ کی **ف**
 مقدار اسکی پچاس ہزار برس کی یعنی کافر و کون قیامت کا البسا دراز معلوم ہوگا اور بانی گنہ گار و کم دراز معلوم ہوگا بقدر گناہ اونکی کی اور مومنین
 کا ملو کو وہ دن بقدر دور کثرت نماز کی معلوم ہوگا اور دیکھی راہ اپنی با طرف بہشت کی یعنی اگر اسکی ذمہ اور گناہ ہوگا سو اسکی اور یہ عذاب گناہ
 ترک زکوٰۃ کا جہاں دیکھا دخل بہشت میں ہوگا اور با طرف دوزخ کی یعنی اگر اسکی ذمہ اور گناہ ہوگا سو اسکی یا اس عذاب سی گناہ ترک زکوٰۃ کا نہ
 چہرہ داخل دوزخ میں ہوگا اور یہاں تک کہ حکم کیا جاوی درمیان بندہ کی اس میں اشارہ ہی طرف اسکی کہ زکوٰۃ مذہبی والی عذاب میں ہوگی اور
أَنِّي خَلَقْتُ سَابِينَ دَعَاءٍ فَمَنْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَادْرِكْ قَالَ وَلَا صَاحِبَ إِبِلٍ وَلَا يُوَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَتَّى حَلَبُهَا
يَوْمَ وَرَدَهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُطْمَعُ بِهَا يَفْلَاحُ قَرْنًا أَوْ قَوْمًا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا نَظَرًا بِأَحْضَافِهَا
وَلَعَصَّةٌ بِأَفْوَاهِهَا كَلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَئِكَ هَارَ دَعَا عَلَيْهِ خَيْرًا بَنِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ بَسْتَرَةٍ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى
سَيِّئُهُمْ أَمْثَلًا إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا مَثَلًا إِلَى النَّارِ کہا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہی اور اونٹوں کا حکم ہے یعنی اونکی زکوٰۃ مذہبی تو کیا عذاب ہوگا فرمایا نہیں
 کوئی مالک اونٹ لکھ نہ ادا کیا ہو اونہن سی حق اونکا یعنی زکوٰۃ مذہبی اور بعضی حق اونکی سی دوزخ دوزخ ہی دن بانی بلانی اونکی کی مگر حدیث کہ
 ہوگا دن قیامت کا منہ کی بل ڈالا جاوے گا مالک اونٹ کا ورواد و اونٹوں کی چہرہ بدن ہوا کی اوس حالت میں کہ ہونگی اونٹ کا بل پرگنی میں
 اور منابی میں نہ کہ کر لگا مالک اونٹ کا دن میں سی ایک بچ اونٹ کی کو یعنی سب اونٹ اونکی جان موجود ہوگی حتی کہ سب بھی ہی ساتھ ہون گے
 اونکی اور اونٹ خوب فرہ ہوگی تار و ندنی میں تکلیف زیادہ ہو چکیں گی اوسکو ساتھ پاؤں اپنی کی اور کانین گی اوسکو ساتھ دانتوں اپنی کہ
 جبکہ گلابی اوس پہلی جماعت لانی جاوی گی اور پہلی جماعت یعنی اسبطر حسی جلا جاوے گا کہ ایک فطار کی چھپی دوسرے قطار اونٹوں کی کھلی گی
 اوس دن میں کہ ہی مقدار اسکی پچاس ہزار برس کی یہاں تک کہ حکم کیا جاوے گا درمیان بندہ کی پس کہی راہ اپنی طرف بہشت کی اور با طرف

بلکہ بغیر قصد اسکی کی پائی پایا و سکا یہ تو اب ہو گا پس اگر قصد کر کہ بلا دی گا کیا کچھ ثواب پاوگا اور اوپر جو فرمایا پس گھوڑی انہو سکو جو اسے اسلوب
 الحکم کہتی ہیں یعنی گواہ حضرت فی فرمایا کہ مست ہو چہ حال نرمی خضہ جب گھوڑوں کا بلکہ پوچھ وچوچ اور جو کچھ کہ پہنچتا ہی نفع اور ضرر دون کی پائی دے
 کو اور ایک ہوتی ہیں آدمی کی بی پردہ کر اوٹ پر وہ آدمی کا ڈھک رہتا ہی لوگ نہیں جانتی کہ فقیر و محتاج ہی اور محفوظ رکھتی ہیں سوال کرنی
 سے اور اظہار حاجت سے رو بردار کو گونگی اور بار و فخر کی بی بی بی لوگ کی دکھائی کی بی کہ دیکھیں جنت اسکی اور جانیں کہ یہ مجاہد ہی اور واقعہ میں
 اب نہیں اور فخر سی مراد یہ ہی کہ گھوڑا پائی اس نسبت ہی کہ اپنی ہی ادنیٰ پر فخر اپنا بیان کر دینا اور اسکی الکی دوسری قسم میں جو کہا راہ خدا
 میں تو مراد اس سی جہا و زمین ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ اچھی نیت سے باذی کہ اس کی فرمان برداری میں کام آوین یعنی اپنی سوار کی بی باند ہی تا
 حاجتوں مشرور کی بی سوار ہو دی اور فقر و احتیاج اپنی لوگوں سی چپا دی جیسا کہ اور روایت میں آیا ہی بلکہ انفا و تنفعا یعنی بائیس
 گھوڑی غنا حاصل کر نیکی بی اور بچنی کی بی مانگی سی یعنی اوپر نہ کہ سوداگری کی بی جا دی یا کہ بیٹی پر اور دقت جانی دامن کی اور راہ کی ضرورت
 کی کسی سی بلکہ نہ پڑی پس ہو گا وہ پردہ کہ محفوظ رکھیکہ سوال و انہار حاجت سی اور راہ سے یہ مراد اسکی بی کہ ناکرا نہ لازم آوی کہ تیسری قسم
 میں راہ خدا ہی جہا و مراد ہی اور نہ ہو لاحق اللہ بکنج پیشہوں اوکی کی یعنی سوار ہو اوں پر اچھی کا سون کی بی اور مانگی دیا سوار سی کی بی اور
 گھوڑوں پر چوڑنی کی بی اور نہ گردنوں اوکی کی یعنی زکوۃ اوں کی ادا کی اور شافعی کہتی ہیں کہ مراد یہ ہی کہ نہ گیری اوں کی کی سائبانہ گناہ
 و دانہ وغیرہ کی اور دور کیا ضرر اوں سے اور یہ اختلاف اسکی کہ ہا ہی نزدیک گھوڑوں میں زکوۃ ہی اگر جنگل میں چر بن پھر گھوڑوں والا اختیار
 ہے کہ ہر گھوڑی بچھی ایک دینار دیوی یا قیمت شخص کر سی اوکی اور ہر دھو در ہون میں سی پانچ درہم دی جیسا کہ سائبانہ زکوۃ کا ہی اور
 شافعی اور صاحبین کی نزدیک گھوڑوں میں زکوۃ نہیں ہے دلیل اوکی یہ حدیث ہی کہ فرمایا حضرت فی نہیں مسلمان پراوکی غلام میں اور گھوڑی
 میں صدقہ اور دلیل ابو صنفہ کی یہ حدیث ہی کہ فرمایا حضرت فی ہر گھوڑی سر جنگل میں چری ایک دینار ہی اور قیمت شخص کرنی گھوڑی کی روایت
 کی گئی ہی حضرت عمر رضی اور شافعی فی جو حدیث روایت کی ہی اوپر گھوڑی غازی کی محمول ہی کہ سوار ہوا ہی اوپر اور اسکی غلام حدیث
 کہ نبی الامرادی اور راہ خدا میں واسطی اہل سلام کی کہ جہاد کر سی اوں پر اور اور مسلمان کو دی تا سوار ہو کہ جہاد کر بن شیعہ یحییٰ بن
 یاسر قال قال رسول اللہ ﷺ لا یزول علی فی الجحیم فی الاھلۃ الفادیۃ النجاة من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ و من یعمل مثقال ذرۃ
 شرا یرہ ما دقا مستسلم کہا گیا رسول اللہ پس کیا ہی حکم گد مومن کا فرمایا نہیں اذما را گیا مجہد کہ ہونکی متحدہ میں کچھ حکم کہ یہ آیت بآنا
 جامع ب نیکیوں اور بندگیوں کی پس جو شخص کہ عمل کر سی مقدار ایک ذرہ کی بھلائی دیتی گا او سکو اور جو شخص کہ عمل کر سی مقدار ایک ذرہ کی برائی
 دیتی گا او سکو روایت کی یہ سلم فی و بی اگر کسی کو گد نا لگی کو دی گا سوار کی بی واسطی جانب کی نیکی کا ثواب پاوگا اور اگر گناہ کر نیکی کر
 سوار ہوئی کو دیگا گنہگار ہوگا : غ وعنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من اتاہ اللہ مالا فلیک ما لا فیکم یؤدی ذکوة مثقال ما لہم
 فیما فیما انزع لک ذکوة تاریطو فلیکیم الفیما ثم یاخذ بلقیر منہ یعنی شقیو ثم یعول تا مالک انا کثر عول ثم تملک لک یسیر
 الذین یستعملون الا یہ ذکوة النجساری غ اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جس
 شخص کو کہ دیا اللہ مال پس نہ ادا کی زکوۃ اس کی بنا جا دیگا اوکی بی مال او سکا دن قیامت کی سائبانہ واسطی اوکی ہون گی و نسطی
 سببہ انہوں پر بطور طوف کی ڈالا جا دیگا وہ سائبانہ اسکی گردن میں دن قیامت کی پہرہ دیگا دو طرفین منہ اوکی کی یعنی دونوں پہرہ
 اوکی پہرہ کیگا میں ہون مال تیرا میں ہون گنہگار پہرہ ہی یہ آیت اور ننگمان کر بن وہ لوگ کہ بخل کرنی ہیں جنت سے تک روایت کی یہ

اون سی پیشانیان اور پہلو اور پٹھن اونکی پس جب یہ آیت اتری تو صحابہ پر گران ہوئی اس لیے کہ وہ ظاہر آیت سی یہ بھی مطلق جمع کرنا مال کا منع ہے پھر حضرت عمر رضی عنہ عرض کیا حضرت سی جو کہ مذکور ہو حضرت فی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فی زکوۃ تو ایسی فرض کی ہی کہ باقی مال پاک ہو جسا کہ پس جب زکوۃ ادا کرے تو باقی مال پاک ہو اگر جمع کرے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے آیت مذکورہ میں جو وعید آیا ہی مال کی جمع کرنی پر نوہ ای صورتہ میں ہی کہ زکوۃ مذنی اور اگر زکوۃ دیگر جمع کرے تو خلل اس وعید میں نہیں اور اگر کیا کلمہ یہ قول ابن عباس راوی کا ہی کہ حضرت فی بعد قول دانا فرض الموارث کی ایک کلمہ اور ذکر کیا کہ اگر مجبی یا دوزخ یا دجہی ہے بعد رسا کہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فی میراث ایسی فرض کی ہی کہ میراث طیب تہاری بچلوں کی لیے کہ وہ ارشد میں یعنی اگر مطلق جمع کرنا مال کا منع ہو تا کہ تو فرض کرنا اللہ تعالیٰ زکوۃ اور نہ میراث پھر حکم بیان کیا حضرت فی صحابی کی کہ جمع کرنا مال کا منع نہیں ہی جب تک کہ زکوۃ ادا کرتی رہیں اور دیکھا خوش ہو نا صحابہ کا سبب سے رغبت دلائی اور کو طرٹ اوس چیز کی کہ وہ بہتری مال سی کہ وہ عورۃ ہی نیکیخت خوب صورت ایسی کہ سونا روپا نہیں نفع دینا تنجو مگر بعد جانکی تیری پاس سی بخلاف یوی کی کہ وہ جب تک تہ تیری ہی رفیق تیری ہی دیکھتا ہی تو خوش کرتی ہی تنجو اور حاجت رو تیری ہی ہوتی ہی اوس سی اور اطاعت تیری کرتی ہی مورخا نے نگہبانی تیری مال و اولاد کی کرتی ہی اور اولاد اوس سے پیدا ہوتی ہی کہ قوۃ باز و ہونی سی حیات میں اور جانشین ہوتی ہی بعد مرگی اور اور بہت کام آتی ہی اور روایت مرفوعہ میں آیا ہی کہ جنی کا حکم کیا پس تخفیف مضبوط کیا دو تہانی دین اپنا بیع : **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَنِّيكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيَكُمْ دَرَكَيْتٌ مُبْغَضُونَ فَإِذَا آجَاءُكُمْ فَرِحْتُمْ بِهِمْ وَخَلَعْتُمْ عَنْهُمْ وَيَكُونُ مَا يَتَعَوَّنَ فَإِنْ عَدَاكُمْ فَأُولَئِكَ ظِلُّكُمْ وَأَفْعَلِيَهُمْ وَأَرْضُهُمْ فَإِنْ شَتَمُوا زَكَاةُكُمْ رِضَاهُمْ وَلَيْدُكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ**

اور روایت جابر بن عتیک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی دو گنا تہا پاس جو باساقا فیلہ علی آل نبی زکوۃ یعنی لو کہ دشمن کی گئی تھی بحکم طبیعت لو کہ دشمن رکھتے ہیں اس لیے کہ مال یعنی کو آتی ہیں پس جو فت آدمی شہر باس ہیں کہو او کو مر جانی نوشتہ آئی تم اور خالی کر دو درمیان اون کی اور درمیان اوس چیز کی کہ طلب کر بن یعنی مال زکوۃ کا اون کی روبرو حاضر کر دو کو فی چیز حال اور مانع درمیان بن نہ کہو پس اگر زکوۃ یعنی میں عدل کر بن گی پس نبی ہی کر بن گے یعنی ثواب عدل کا پاون گی اور اگر ظلم کر بن گی پس وبال اون پر ہی اور راضی کر زکوۃ یعنی والو کو اس لیے کہ پوری زکوۃ تہا ری رضا اون کی ہی اور چاہی کہ دعا کر بن عامل شہر ہی روایت کی یہ بود و دنی **فَإِنْ ظَلَمْتُمْ رَبَّنَا لَمْ نَكُنْ لَكُمْ رَاضِينَ**

ظالم جانوا کو کہو بحسب عقاد اور گمان اپنی کی یا با فرض واللہ بظلم کر بن یہ سبب لغو فرمایا والا اگر حقیقتہ ظلم کر بن رہی کرنا ظلم کہ کہو کہو سکتا ہی اور راضی کر یعنی خوب کوشش کر داون کی رہی کرتی میں جنی الامکان کر دو او کو زکوۃ واجب بغیر ذہل اور خیانت کی اگر چہ اہل جب زکوۃ ساندہ ادای مال کی ادا ہو جاتی ہی ولیکن رہی کرنا مال و سکا ہی اور سبب زکوۃ یعنی والی کو کہ دعا کری زکوۃ دینی والی کی لیے بیع **وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يُعِيهِمْ مِنَ الْأَعْرَابِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ كُنَّا لَنَسَاءُ بِالْأَصْلَفِ فَإِنَّا نَأْتِيكُمْ بِمَا نَكُونُ أَهْلًا لَكُمْ فَكَأَلْ أَرْضُكُمْ مَصْدِقَتِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ ظَلَمْنَا قَالَ أَرْضُكُمْ مَصْدِقَتِكُمْ وَإِنْ ظَلَمْتُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ**

اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا ائی گئی آدمی یعنی گنوار دن جن سطر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ تخفیف کنی لو کہ زکوۃ یعنی والون میں سی آئی میں ہمار پاس پہ ظلم کرتی میں یہ فرمایا انسی کر زکوۃ یعنی والون کو عرض کیا او ہون فی رسول اللہ اگر ظلم کر بن ہم پر نہ فرمایا راضی کر دینی زکوۃ یعنی والو کو اگر چہ ظلم کئی جاؤ ہم روایت کی یہ بود و دنی **فَإِنْ ظَلَمْتُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ**

یعنی راضی کر داون کو اگر چہ تہا ری اعتقاد میں ظلم ہو سبب محبت مال کی بیع : **وَعَنْ شَيْبَانَ بْنِ الْمَخْصُومِ قَالَ قُلْنَا**

راکتور سین روایت کی یہ بوداؤد اور زندی اور ابن ماجہ فی اور داسی فی ہمارے نزدیک اور اکثر ان کے نزدیک پہلی گذر فی برس کی زکوۃ
 دینی درست ہے بشرطیکہ مال ہو مقدار انصاف کا باع : **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا مَنْ وَفَى يَتِمُّ لَهُ مَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَسِبُ بِهِ وَلَا يَنْتَهِزُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ ذَوَاهُ الْبُودَاؤُدُ وَالْزَمِيلَةُ وَقَالَ فَرَسًا
مَقَالًا إِنَّ النَّبِيَّ بْنَ الصَّبِيحِ ضَعِيفٌ اور روایت ہی عمرو بن شیبہ کہ نقل کی اپنی باپ بنی شیبہ اور داسی نقل کی اپنی
 داد اس بنی عبد اللہ کی کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خطبہ فرمایا تو گو کہ فرمایا خبر دار ہو جو کوئی دالی ہو کسی یتیم کا اور یتیم کی بی بی مال ہو یعنی بقدر
 انصاف کے پس چاہی کہ سوداگری کری اس مال کی اور نہ چوری اور سوداگری تجارت بہانہ کہ کہا جاوے اسکو صدقہ دینا یعنی زکوۃ دینی دیتی مال تمام ہو جاوے
 روایت کی یہ بوداؤد اور زندی فی اور کہا زندی فی بیچ اسناد کی کی گفتگو ہی ایسی کہ شنی ابن صباح راوی حدیث کا ضعیف ہی **ف** اور لکھی مال
 میں فرض ہونا زکوۃ کا مذہب امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کا ہی اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کی اور لکھی مال میں یتیم ہو یا غیر یتیم زکوۃ فرض
 نہیں ایسی کہ ایک حدیث میں آیا ہی کہ اوہا باگیا ہی فلم تکلف کا تین شخصوں کی ایک سو نو ایسی بہانہ کہ جاگی اور دوسرے کسی بہانہ کہ بائع ہو
 اور تیسرے دیوانہ سی بہانہ کہ ہوشیار ہو روایت کی یہ حدیث بوداؤد اور داسی اور حاکم فی اور حاکم فی احمدی کی تصحیح ہی کی ہی باع : **ۛ**
الفصل الثالث من سيرة عن أبي هريرة قال لما توفي النبي صلى الله عليه وسلم واستخلف أبو بكر بعده وكفر
من كفر من العرب قال عمر بن الخطاب كَيْفَ تَقَالُ النَّاسُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيْرَتَانِي أَقَاتِلَ النَّاسَ
حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَرَفَى قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسُهُ إِلَّا يَحْقُوقَهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا قَاتِلَ
مَنْ قَاتِلَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعَهُ مَصَافًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَكَ لِي كَيْفَ لِقَاتِلٍ كَعَرَفْتُ أَنَّ اللَّهَ الْحَقُّ مُتَّفِقٌ عَلَى
 روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا جبکہ وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خلیفہ ہوئی ابو بکر بعد اذنی اور کافر ہوئی وہ لوگ کہ کافر ہوئی عوب کہہا عمر بن
 خطاب نے ابی بکر کو نبی جبکہ انہوں نے ارادہ لیا کیا کہ طرح لڑائی ہو تم لوگوں کی یعنی اہل بیان سی اور حال کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ امر کیا
 کیا ہو نہیں یہ کہ لڑوں لوگوں کی بہانہ کہ کہیں لا الہ الا اللہ یعنی اسلام لادین پہر جی کہ لا الہ الا اللہ بجا یا جسی مال پنا اور جان اپنی مگر ساتھ ہی اسلام کی اور
 حساب اسکا اللہ سے پس کہا ابو بکر صدیق فی قسم اللہ کی کہ لڑوں اس شخص سے کہ فرق کری درمیان نماز و زکوۃ کی ایسی کہ تحقیق زکوۃ حق مال کا ہی ہے
 جسے نماز حق نفس کی ہی قسم ہی اللہ کی اگر نہ بنگی مجھ کو بچہ بچہ کیا کہ نبی اور کرنی اسکو طرقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تو لڑوں مجھ میں اوسنی مذہبی اوسکی پر کہا
 عمر فی پس قسم اللہ کی کہ نہیں اگرچہ بچہ بچہ کہ جانا میں یہ کہ اللہ کہول دیا ولابی بکر کا یعنی ساتھ بہا ہم کی واسطی لڑیں کی پس جانا میں ہی سنی لانا میں ہی ایسے
 کے یہ بخاری اور مسلم فی **ف** کافر ہوئی وہ لوگ کہ کافر ہوئی یعنی غطفان اور بنی سلیم وغیرہ میں زکوۃ مذی حضرت ابو بکر کی انکو کافر کہا یا تو ایسی کہ
 انہوں نے انکا کیا وجوب زکوۃ کا پس مراد کفر ہی کفر حقیقی ہو گا ایسی کہ وجوب زکوۃ کا قطعی ہے پس انکا مراد کفر ہی یا ایسی کہ انکا کہ انہوں نے انکا کیا زکوۃ کو
 دینی کا پس اطلاق کفر کا بطریق تغلیظ و تشدید کی ہو گا پس حضرت ابو بکر کی اوسنی ارادہ لیا کیا کہ حضرت عمر فی اول ظاہر حال انکا دیکھو انکی کفر میں
 شامل کیا اور اعتراض کیا حضرت ابو بکر پر اور انکو جب حقیقت حال کے معلوم ہوئی سو انی ہوئی ساتھ ابی بکر کی اور انکا کیا کہ حق ہے جو ابو بکر فرمائی میں
 اور جس نے کہا لا الہ الا اللہ مراد اس کے کلمہ توحید ہی کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی ایسی کہ اجماع ہی اس پر کہ لا الہ الا اللہ کہہنا مستبرہ نہیں اسلام میں
 اور ساتھ ہی اسلام کی یعنی اگر دیت کسی پر لازم ہوگی باور کہ کب کا کسی پر کچھ تاہم ہو گا تو مال دیا جاوے اور قصاص وغیرہ میں قتل پر نکلے اور حساب کا

ساتھ میں کی نزدیکی پر اس طرح منتفی ہیں کہ اور روایت کی پہلی ہی شخصیت ایمان بن احمد بن حنبل سے ساتھ سننا دہنی کی حضرت عائشہؓ تک رکھا احمد بن حنبل
لفظ خالطت کی کہ تفسیر اسکی یعنی اسکی یا تادیل اسکی پہلے کہ ایک شخص لیتا ہی زکوٰۃ اور ہی دو دہند یا غنی اور سہل اسکی نہیں کہ زکوٰۃ فقیر کو
لیے ہی ف ہلاک کر دیتی ہی یعنی وہ مال ضائع ہو جاتا ہی یا نقصان آجاتا ہی اور سین بابرکت جانی رہتی ہی بالآخر نفع اوٹھانی کی نہیں ہوتا
اسلئے کہ خرام قابل نفع کی نہیں شرعاً اور متعلق ہونا زکوٰۃ کا ساتھ میں کی یعنی امام شافعی اور امام کہتی ہیں کہ تعلق زکوٰۃ کا ساتھ میں مال کی ہی ہے
پر نہیں یعنی جس مال کی زکوٰۃ دی تو اسی مال پر ہی دی جنت اسکی دینی جائز نہیں ہیں یہ بات اوہون فی لفظ خالطت سے نکالی ہی اور امام عظیم
کی نزدیک زکوٰۃ دوم پر ہی تعلق اسکا ساتھ میں مال کی نہیں اور یا غنی یہ شخص راوی ہی کہ لفظ موسر کا کہا باغی کا اور جانا چاہی کہ معنی حدیث کہ
دو بیان ہوئی ایک تو یہ کہ زکوٰۃ مال کی نہ دی اور زکوٰۃ مال میں ملی کہی اور دوم یہ کہ غنی میں مالک نصیب ہو کر زکوٰۃ لی تو دونوں صورتوں میں مال
زکوٰۃ ہلاک کر دیتا ہی اور مال کو اور ہند لال مذکور میں پہلی ہی صورت پر ہی درج ہے مسئلہ مذکورہ میں جو اختلاف کیا ہی علمانی دلیل جنہوں کی ملامت
فارسی فی اور حضرت شیخ رحمہما اللہ سے خوب لکھی ہیں جو تدریج کی اس کتاب میں نہیں کہیں جو چاہی انکی شرح میں دیکھ لی یا ب
ما یجب فی الزکوٰۃ باسے پیچ بیان اور پیچ کی کہ واجب ہوئی ہی اور سین زکوٰۃ ف اتفاق رکھتی ہیں سب امام اور دو جب ہونے
زکوٰۃ کی چار باتوں میں یعنی اونٹ اور گائیں اور بکری اور دنبہ اور بھیر اور بھینس میں خواہ نہ ہوں خواہ مادہ اور سہل اسکی اور جانور و زمین زکوٰۃ نہیں
کہیں گھڑی میں امام ابو حنیفہ کی نزدیک ہے اگلی تحقیق اسکی آدگی اور اتفاق رکھتی ہیں اور دو جب ہونے زکوٰۃ کی سوانی جائز ہی میں اور دو جب میں کہ تجارت کو
لیے ہو اور اختلاف کیا ہی پیچ ساگوں کے اور تکاروں کی اور جو کون کی کہ بریں نیک زمین اور امام کی نزدیک واجب نہیں زکوٰۃ انہیں اور جو راوی
کہیں میں جب ہے جبکہ پہونچیں باغ و سن کو اس کے کم میں نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک عشر یعنی دسواں حصہ جب ہے ہر چیز میں کہ زمین ہے یا دیگر
کم ہو یا بہت مگر انس اور لکڑی اور گھاس میں نہیں ہے دلیل امام صاحب یہ حدیث حضرت کی ہی یا اخرجہ الارض فیہ العشر یعنی جو چیز نکالی زمین
اور سین دسواں حصہ اور سن کی پیچ فائدہ حدیث آئندہ کی لکھی ہیں اور زمین کے بدلہ ہوئی چیز زمین جو عشر ہی اون میں سال گذرنے کی قید نہیں ہے
بدلہ ہو گا دینا اور ایکا اور اموال میں زکوٰۃ جب واجب ہے کہ بقدر نصیب ہو اور سال بھر گذر جائے **فصل اول** فصل
ہے عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکس فیما دون خمسہ او شیئ من التمر صدقہ
ولیکس فیما دون خمسہ او شیئ من التمر صدقہ ولیکس فیما دون خمسہ او شیئ من التمر صدقہ ولیکس فیما دون خمسہ او شیئ من التمر صدقہ
اخذ سے کہ ہاں یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں چیز کم باغ و سن کی کچھ نہیں سے زکوٰۃ اور نہیں باغ و سن کی کم میں پیچ جائز ہی زکوٰۃ اور نہیں چیز کم
کی باغ و سن ان نوٹسی زکوٰۃ روایت کی یہ شخص اور سلم فی ف و سن ساٹھ بیساع کا ہوتا ہی اور صلح انہر رطل کا اور رطل آدہ سیر کا ہوتا ہی طوف
ساتھ ہی کی باغ و سن اس حساب سے نہیں ہے ہونی پس میں کچھ زمین دسواں حصہ یعنی تین من دینا واجب ہوتا ہی اور اس کے کم اگر کچھ زمین
بدلہ ہوں ان زمین دسواں حصہ بوجہ حدیث کی نہیں واجب اور ہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین کا اور نزدیک امام عظیم کی اندازہ کچھ مقرر نہیں ہے بدلہ
ہو اسکا دسواں حصہ مثلاً دس بیرو تو ایک سیر کا اور اگر دس بیسی بیرو تو ایک بیسی ہے اور ہی حکم ہی اور مود کا اور غلو کا سنی گھوٹ اور جو چاہے
غلو کا اور سب نباتات کا امام عظیم فی تادیل حدیث میں یہ کہ ہی کہم اور اس سے زکوٰۃ بخار شہ اسلئے کہ لوگ خرید و فروخت کرتی ہی ساتھ دستور کے اور نہیں
کی جائز ہیں کہ جو تھیں میں پیچ و سن کی قیمت سود دہم ہو اور اتنی جہد و فیک ہی اور فیہ جائز ہیں کہ کا ہوتا ہے پیچ و سن کے ہوتا ہے کہ زکوٰۃ چاہے کہ نہ ہو کہ نہیں ہے پیچ و سن
دہم دینی اتنی میں اور سود درجہ کی اگر جائز ہی ہو غیر ہر کی قسم خرید و فروسی بارونی کسی مسک کی ہوں تو اس پر فاس کہ زکوٰۃ نہ ہو تفسیل اسکی پہلے کہ درجہ

اور دیوی زکوٰۃ دینی ولادہ بکریان با جس میں ہم اور شخص کی ہون اس کی پاس اونٹ اس قدر کہ واجب ہو ان میں انوشی دو بر سکی کہ چھپس کے بینا لیس تک میں
دینی آتی ہی اور ہوا اس کی پاس تین بکے پس قبول کیجا اس سے تین بکے اور دیوی اسکو زکوٰۃ یعنی ولادہ میں ہم یا دو بکریان اور جو شخص کہ ہون اس میں
اونٹ اس قدر کہ واجب ہو ان میں انوشی دو بر سکی اور ہوا اس کی پاس اس کے اور اس میں تین بکے پس قبول کیجا اس سے بر س کی اور دیوی زکوٰۃ دینی
ساتھ اس کی میں ہم یا دو بکریان اور جو شخص کہ ہون اس میں اونٹ اس قدر کہ واجب ہو ان میں انوشی بر س کی کہ چھپس کے بینا لیس تک میں دینی آتی ہی اور
تین میں اس میں اس اور اس پاس دو بر سکی پس قبول کیجا اس سے اور دیوی اسکو زکوٰۃ یعنی ولادہ میں دو بکریان اور اگر ہوا اس کی پاس اونٹ بر س
رونی قابل غنی کی اور ہوا اس میں اس اونٹ دو بر سکا پس قبول کیجا اس سے اور ان میں ساتھ اس کی کوئی چیز اور واجب لینا نہ دینا ف قابل غنی کی کہا
لکے اس کی مفون میں تین محال میں یا تو یہ کہ ہوا اس کی پاس اونٹ بر س روز کی اصلا یا ہونہ زکوٰۃ بلکہ بار ہوس میں ہی کا عدم ہی یا وسط و چکی نہ بک
نہایت خوب ہو ہر تقدیر اسکا حال تو یہ ہو اور ہوا اس میں اس میں اونٹ بر س کا اونٹ نہ اونٹنی نوہ قبول کیجا اور اس کی ساتھ بکری اور
ونقصان کی ہی لینا دینا نہیں آتا اس سے معلوم ہو اگر فضیلت اونٹ کا جو نقصان ساتھ زیادتی سے ہو جائی ہی نہ **وفی صلوٰۃ العقیق**
ساقیہا اذاکانت اربعین العشرین ومائۃ شاة فاذا زادت علی عشرین ومائۃ الی مائتین ففیہا شاتان فاذا زادت
مائتین الی ثلاثین ففیہا ثلث شاة فاذا زادت علی ثلاثین ففیہا کل مائۃ شاة فاذا کانت سائۃ التجل باقصۃ من
اربعین شاة ولحدۃ ففیہا صدقۃ الا ان یشاءوا کخرج فی الصدقۃ ہرمۃ ولا ذات عوار ولا تکیس الا ما شاء المصدق
وہ یجمع بزمع فی ولا یفرقین ففیہا صدقۃ ومکان من خلیطین فایہما یترجحان ینہما بالستویۃ وفی الرقۃ ربع
العشر فان تم تکیس لا تستعین ومائۃ ففیہا شاة الا ان یشاءوا کخرج فی الصدقۃ ہرمۃ ولا ذات عوار ولا تکیس الا ما شاء المصدق
جو غنوالی ہون جبکہ ہون بکریان چالیس ایکو بر س تک تو ایک بکری واجب ہوتی ہی اور جو وقت زیادہ ہون ایکو میں دو سو تک میں انوشی بکریان
اور جو وقت زیادہ ہون دو سو پر س میں تین بکریان تین سو تک اور جب زیادہ ہون تین سو پر س میں ایک بکری اور جبکہ ہون بکریان چوبیس او
کی کہ چالیس سے ایک ہی میں نہیں انوشی زکوٰۃ مگر یہ کہ چالیس مالک و سکا تو بطریق نقل کی دی اور نہ بکری زکوٰۃ میں نہ بکری اور نہ غنوبالی خواہ اونٹنی
جو خواہ بکری خواہ گاؤں اور نہ بکری اگر اس وقت کہ چالیس زکوٰۃ یعنی ولادہ یعنی اگر وہ چالیس بوک لینا کسی مصلحت کے لیے تو درست ہے اور نہ جمع کسی جاوین اور
منفق اور نہ جدا کسی جاوین بکشی و اصل خوف زکوٰۃ کی اور جو نقصان ہو و نہ کو نہیں پس وہ جو عوار کے بینا لیس ساتھ بریکی اور چاندی میں چالیسوں
حصہ دینا فرض ہے اور اگر ہون اس پاس گرا کھو نوی درم پس نہیں انوشی زکوٰۃ مگر یہ کہ چالیس مالک و سکا تو بطریق نقل کی دی نقل کی بہہ بخاری فی
ف چوبیس ہون یعنی زکوٰۃ جانور و نہیں بکری ہوا یا کین یا اونٹ بیکر جب ہوتی ہی کہ اکثر بر س سے آویس بر س سے زیادہ چکل میں جاوہ جانی ہون
اور اگر اکثر بر س گہری کہلانہ تا ہوتا ہون جانور و نہیں زکوٰۃ و جب نہیں ہے اور جبکہ ہون بکریان چالیس یعنی چالیس کم میں کچھ زکوٰۃ و جب نہیں جب چالیس
ہون تو انوشی ایک بکری واجب چھپس اور جب چالیس سے زیادہ ہون تو ایکو میں ایک بکری واجب ہے اگر تین سو تک مال منسلک ہو کر ہی اور جب
زیادہ ہون نہیں سو یعنی ایک اور بڑے جاوین کہ چار سو ہوا و چار بکریان آونگی اکثر اہل حکم کا قول ہی ہی اوکھا حسن بن صالح فی کہ اگر ایک بکری نہ ہوتی نہیں
ہو چار بکریان کے آونگی اور نہ عوار کے بہہ کب سے کہ جب سارا مال و سکا یا بعض مال عیب ہوا اور کسب عیب ہو تو دیوی ایک و وسط و جی کی اور نہ بوک
بوک یعنی کو اسلیسی منع کیا کہ مالک کو ضرر ہو گا اسلیسی کو بھی یعنی کی ہی ہوتا ہی اور منقول تھا اسلیسی منع کیا کہ گوشت اوکھا اور دیو دار ہوتا ہی اور نہ بکری
کیے جاوین اگر نہ ہوتا یعنی میں زکوٰۃ مگر بر دینی آتی ہی اور اعتبار مالکون کا انوشی ہے اور ابو حنیفہ کی مذہب میں اعتبار مالکون کا ہی نہ لکھا پس اگر مثلاً ایک شخص کہ

اور اس طرح حکم سکا ہی کہ کوئی ایک کچھ کہو دھاک سونا یا چاندی یا غیر وزہ باشی وغیرہ کی نکاحی کی پس اور عاقل کہتی ہیں اور کو کہ جو اسکی سائبہ ایک فاک
ان نو کہ ہون مثلا سپاہی کی عاقلہ جو علی سب سپاہی ہیں اور اگر وہ ہون تو اسکی قبیلہ کی لوگ عاقلہ میں اور کار کا می مراد زکوة دیکھو جو حیفی کاں ہے اور زکوة
اہل حجاز کی ذمہ اہل عالمیت کا اور معنی اول مناسبت میں ساتھ باقی حدیث کی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ حضرت سی پو چا کہ کار کیا ہی فرمایا سونا
اور چاندی کہ پروردگار نے پیدا کی ہیں زمین میں بن بدیشل دیکھی پیر چا چاہی کہ ان میں جو چیزیں نکلتی ہیں زمین میں ایک سو میں اونی
بجھتی اور منطیع ہونیکے یعنی جس پر کہ غیر وہاں فتن ہونیکے جیسی سونا یا چاندی اور اور اور مانڈا کیلے اور دوسرے کہ جی ہونی نہیں میں مانڈا ہانی اور رال اور
مکد کی اور ہیرے وہ کہ منطیع ہونیکے مانڈا جو نہ اور ہیرے اور تمام ہیرے وہ کہ مانڈا ہونے وغیرہ کی پس نہیں مانڈا جسے ہنس کہ قسم اول میں اور دومین گونا ہیرے
شرط نہیں اور امام شافعی کی نزدیک فقط سونی چاندی میں ہے اور چیز زمین نہیں ہے ع ر ح **الفصل الثاني** فصل دوسرے عن
عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْ النَّبِيِّ وَالزَّقِيقِ فَهَاتُوا مَهْدَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ رَافِعٍ دَرَاهِمَ وَكَلْبَسَ
تَسْعِينَ وَمِائَةً شَتَّى فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَهِيَ خَمْسَةٌ دَرَاهِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَى رِوَايَةً لِأَبِي دَاوُدَ عَنْ الْحَسَنِ
الْأَعْلَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زَهْرٌ أَحَبُّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوا لِي الْعَشْرَ مِنْ كُلِّ رَافِعٍ دَرَاهِمَ وَكَلْبَسَ عَلَيْكُمْ
شَتَّى حَتَّى تَلْمَ مِائَتَانِ دَرَاهِمَ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَانِ دَرَاهِمَ فَهِيَ خَمْسَةٌ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلَيْهِ حِسَابُ ذَلِكَ فِي الْعَمَلِ فِي كُلِّ رَافِعٍ
شَاةُ الْإِبْرَةِ وَنِصْفُهَا فَإِذَا زِلَّتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ فَثَلَاثُ شِبَاةٍ إِلَى ثَلَاثِينَ فَإِذَا زِلَّتْ عَلَيَّ
ثَلَاثُونَ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا ثَمَنٌ وَتَلَاثُونَ فَلِكُلِّ عَلَيْكَ فَهِيَ ثَمَنٌ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ ثَبِيْعٌ وَفِي الْكَرْبِ فِي كُلِّ مِائَةٍ
وَكَلْبَسَ عَلَى الْعَوَالِمِ تَقْوَى عَزَّ وَجَلَّ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَلَى نَعْسِي كَمَا فَرَّادِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَحْقِيقِ مَعَاثٍ كِي مِثْلِي زَكَاةً كَهَذَا نَحْنُ فِيهِ
یعنی اگر خجرات کی پس ہون تو زکوة اون میں نہیں اور گھوڑوں میں جو اختلاف ہی بیان اسکا اور ہر چھاپس دوزکوة چاندی کی ہر چالیس درہم میں
ایک درہم یعنی بعد اسکی کہ بقدر رضا کے ہون کہ دوسو درہم میں اون میں بیس ایک سو نو کی کچھ زکوة یعنی دوسو کم میں زکوة نہیں پس جو وقت کہ ہون ہم
درہم میں اون میں بیس بائیس درہم زکوة روایت کی ہے ترمذی اور ابو داؤد دنی اور ایک روایت ابو داؤد کی میں حارث اوری کی نقل کی حضرت علی ہی
کہا زہیری کی کہ راوی ہی حارث سی گمان کرنا ہون میں حدیث کہ کہا روایت کی حضرت علی فی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا دینی ہر برس چالیس
حصہ ہر چالیس درہم میں ایک درہم اون میں ہر کچھ ہاٹک پوری ہون دوسو درہم اور جو وقت کہ ہون دوسو درہم میں اون میں بیس درہم بائیس درہم
پس ہر چالیس درہم دوسو درہم میں اس حساب پر اون میں زکوة واجب ہونی ہی اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہی ایک سو بیس تک وجوہ وقت کہ زیادہ
ہو ایک اور بیس دو بکریاں دوسو تک وجوہ وقت کہ زیادہ ہو ایک دوسو بیس میں بکریاں میں سو تک پس جو وقت زیادہ ہون میں سو بیس یعنی اور بوز
چالیس ہر سو میں ایک بکری پس اگر ہون بکریاں مگر اونی بیس نہیں پچھڑا اون میں پچھڑا چوکی کی ہر بیس میں ایک بیل برس روزگار چالیس میں
ایک گا کی دوسو کی اور نہیں کام والوں میں کچھ وقت پس زیادہ ہوا پچھڑا سب جین کا ہی ہی کہ بخیر دوسو درہم سی زیادہ ہوا اسکا حساب کہ کر
چالیس ان صد زکوة نہیں اور امام غزالی کی نزدیک جو وقت کہ زیادہ ہون دوسو درہم چالیس درہم تو اون میں زکوة واجب ہونی ہی اور اگر چالیس تک
پچھڑا تو اون میں زکوة نہیں دوسو کی زکوة دی اون ہون فی محل کہا ہی احدیث کہ اس پر کہ مراد زیادہ ہو بیس دوسو درہم پر زیادہ ہونا چالیس ہونا کا
ہے تاکہ تطبیق ہو جاوے سب غرض میں اور بیل برس روزگار اون میں زیادہ برابر میں چالیس گا کی جیسا کہ الکی کی روایت میں آیا چاہی ہی
کہا ہون اور بکریوں میں دنیا مادہ ہی کا مگر وہ نہیں ہے بخلاف ثمن کی سببی کہ اون میں دوسو درہم دوسو درہم میں بکریوں میں اور کہا ابن حجر نے کہ اگر زیادہ ہو

بیل باکالین چالیس نو اوین کچہ نہیں دنیا نا بہانگ سائہ ہون جب سائہ ہوئی خود بھی یعنی برس برس زکوٰۃ کی بیل باکالین دینی اورنگی بہر حال ہر
 من ایک سنہ یعنی کالین بیل دو دو برس کی اور نہیں من ایک تیرا دنیا اور کچا بس مثلاً شہر ہوگی تو ایک سنہ اور ایک تیرا اور جسے ہون نو دو سنہ جسے ہر
 ہون من بھی جب سو ہون دو تہی اور ایک سنہ دی اس طرح ہر تہی من تیرا اور ہر چالیس من سنہ دہا کی انتہی یہ ہوگا کہ اگر زیادہ ہون چالیس سے نو
 اوین کچہ نہیں دنیا نا بہانگ سائہ ہون جب سائہ ہوئی خود بھی اور امام اعظم صاحب کے نزدیک جتنی زیادہ ہوگی چالیس سے حساب کر زکوٰۃ اؤکی پی دی جاوگی سائہ تک جب
 سائہ ہون کی دو تہی دی ہوگی بانی بسوزند کو رس چالیس پر ایک با دو ہوگی تو چالیس ان حصہ سنہ کا دہنگی یا تیسواں حصہ بیع کا یعنی اکی قیمت کا چالیس
 یا تیسواں حصہ دہنگی اس طرح اور زیادہ تو کچہ ہے روایت معتبرہ کا مذکور ہے نزدیک صاحب ہادیہ اور تابعین تکبلی ہی ہی اور بیس کے زکوٰۃ اسبہ ہی جسکی ہر
 کی اور بیس دہنگی زکوٰۃ مانند زکوٰۃ بکر کی ہی او نہیں کام والو نہیں کچہ یعنی جو جانور کام میں آوین مثلاً بیل ہل چلائی میں یا گوزن کی بانی نکالنی میں یا لاگو
 میں کی رہیں اگر چہ حاد نصاب کو نہیں زکوٰۃ انہیں وجہ نہیں ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہی اور مذہب متون نامونہ کا ہی ہی لیکن امام مالک کے نزدیک
 نہیں ہے زکوٰۃ ہی دیر ع : **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ **لَا تَأْخُذُ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ**
تَبْعًا أَوْ تَبْعَةً وَتَرِي مِلَّ الْأَعْيُنِ مِثْلَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّيْمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمَعَاذِي بِهِ كَرِهِي صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ
 ایسا جانور طرف میں کی یعنی حامل کر حکم کیا او کو یہ کہ بون ہر من کا بون میں سے ایک بیل برس روزہ کا یا برس روزہ کی اور چالیس کا بون نہیں سے
 ایک ٹکائی دو برس کی یعنی بیل دو برس کا روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور سنائی اور دارمی فی **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَعَدِّي فِي الصَّدَقَةِ كَمَا نَحْنُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی زیادتی
 زکوٰۃ الا زکوٰۃ یعنی من میں جو قدر واجب زیادہ لی مانند من کر چوہ زکوٰۃ کی ہی یعنی جسی گناہ زکوٰۃ دینی میں ہے ایسا ہی گناہ زیادہ یعنی میں ہے روایت
 کی یہ ابو داؤد اور ترمذی فی **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي حَبِيبَةٍ مِنْ صَدَقَةٍ حَقٌّ يَبْلُغُ حَصَّةَ**
أَوْشُقِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ اور روایت ہی ابی سعید خدری یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا نہیں غلام اور نہ کچور میں زکوٰۃ بہانگ ہو بھی باخ
 و سن کو یعنی من میں کو روایت کی یہ سنائی فی **فَإِنْ بَانَ سَكَاسُ** یا کی پہلی حدیث میں ہر چاہی **وَعَنْ مَوْسَى بْنِ حَكِيمٍ قَالَ عِنْدَنَا**
كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَمْرُكَ أَنْ تَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْخِطَّةِ وَالشَّعْبِ وَالرَّيْبِ وَالْمَرْسَلِ رَوَاهُ أَبُو شَيْبَةَ
 اور روایت ہی موسیٰ بن طلحہ کی کہ کہا ہاں اس خطی معاذ بن جبل کا کہ نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ معاذ فی کہا سراسر اسکی نہیں حکم کہا حضرت فی او کو
 جسے مجھو یہ کہ بون زکوٰۃ کہون اور جو اور انکو اور کچور میں ہی یہ حدیث مرسل ہے روایت کی یہ شرح سنہ من **فَإِنْ كُنْتُمْ مِنْكُمْ مَنْ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ** کہون
 اگر نہیں چار چیز نہیں بلکہ جب سے نزدیک شافعی کی اوچہ میں کو کی زمین میں اور وہ قوت ہو اور جاسی نزدیک ہر چیز میں ہے کہ اولیٰ زمین میں قوت ہو
 یا ہو پس انہیں چار چیز زکوٰۃ کر سلی کیا کہ یہ چیزیں وہ ان اکثر ہوتی تھیں **وَعَنْ جَدِّكَ بْنِ سَبِيلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
فِي زَكَاةِ الْكُرْمِ وَالْأَخْضَرِ وَالْأَخْضَرِ وَالْأَخْضَرِ ثُمَّ تَوَكَّلْ عَلَى زَكَاةِ زَيْبٍ كَمَا كُنَّا نُوَدِّي زَكَاةَ الْخَلِجِ لَمْ نَرَوْاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
 اور روایت ہی عتاب بن کسیدی کہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا بیع زکوٰۃ انکوہ کی کہ متفق کن کہی جاوین صبیکہ کن کجانی میں کہون ہر چاہی زکوٰۃ
 دہنگی در حالیکہ انکوہ شک ہون صبیکہ کجانی ہی زکوٰۃ کچور دن کی در حالیکہ کچور دن شک ہون روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد فی **فَإِنْ بَانَ** یعنی جبکہ پہلا
 ہو دے انکوہ کچور دن نہیں شیعہ ہی تو اندازہ کری ایک شخص باہر کہ یہ انکوہ کچور میں جب شک ہون کی تو کسند ہون گی جب شک ہون تو وہ
 حصہ زکوٰۃ میں ڈالام صاحب کی نزدیک جسد کہ ہون اور صاحب بیع شافعی کی نزدیک اگر مد نصاب کی یعنی باخ و سن کو بون نہیں تو دسواں حصہ دیر ع ح

فرمایا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست کہتی ہو یہ کہ پناہی ہو انکو اللہ و کرمی آگ کی کہا اور انہوں نے فرمایا ہوں کہ زکوۃ کی یعنی
 سونے کی روایت کی ہے ہر روز فی او کہ ابجد بشت تخمین روایت کی فنی بی صلیح کی فی عمرو بن شیبہ مانند اسکی اور شعیب بن صلیح اور ابن اسعید کہ وہ
 راوی احمد بن حنبل کی ہے ضعیف کہی جانی ہیں حدیث میں اور نہیں صحیح اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ یہ حدیث ہی دلالت کرتی ہے ایک
 زکوۃ زیور میں واجب ہے حدیث میں اس میں صحیح کہ ہو چکی ہیں خواجہ مرقاۃ میں فرماتے ہیں جو چاہے کہہ لے **وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ كَانَتْ تَكْتُمُ الْبَسَاسَ**
أَوْ ضَلَّاحًا مَرَدًّا فَفِي ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ أَكْثَرُ هَوَافٍ مَّا بَلَغَ أَنْ تُؤْخَذَ زَكَاةُ زَكَاةً فَتَكُونُ زَكَاةً وَهَذَا كَوْنُكَ وَأَمَّا لَكَ وَأَكْثَرُ اور روایت
 ہی ام سلمہ کی کہانی میں پہنچی وضع سونے کی کہ نام ایک زیور کا ہی پس کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو پہنچی احمد کہ کہی زکوۃ او کی
 یعنی حدیث اب کہ پہنچی ہر زکوۃ دی گئی پس نہیں کچھ روایت کی یہ ملک و راہ بودا و فی ف کہی گنج ہی یہ یعنی کلام ام سلمہ میں جو حدیث آیا ہی مال جبر
 کرتی پر اس آیت میں **وَالَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ** اور میں داخل ہی پس نہ آیا کہ جب مال حدیث اب کہ پہنچی اور زکوۃ دی گئی تو وہ
 داخل اس عذاب میں نہیں کلام ام سلمہ میں اس مال جمع کرنے پر عید کہ بغیر زکوۃ کی جمع کر شیخ **وَعَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَكْتُمُ**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَكْتُمُ أَنَّ مَخْرَجَ الصَّدَقَةِ مِنَ الَّذِي لَعَلَّ لِلْبَيْعِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سمرة بن حذیفہ سے کہ پہنچی
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کرتی ہو کہ یہ کہ نکالیں ہم زکوۃ اور چیز کی تبارکی ہر چہ ہی چنی کی ہی یعنی سوداگری کی ہی روایت کی یہ بودا و فی **وَعَنْ**
رَبِيعَةَ بِنْتِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَاحِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَمَ لِبَدَ ابْنِ الْحَارِثِ الْكُرِّيِّ مَعَادِنَ الْقَبْلِ لِيَلْبَسَ
وَهُي مِنْ تَا حِيَةِ الْفَرْجِ فَمِنْ ذَلِكَ لَمَعَادِنَ لَكُنْ تَعْدُ مِنْهَا لَكَ الزَّكَاةُ إِلَى الْيَوْمِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ربیعہ بن عبد الرحمن سے
 کہ اوہوں نے فی نفل کی بہت سے پہنچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کر دین و سلطان بن حارث فرنیکی کا نین قبل کی اور قبل ہی جانب فرع کی پس
 وہ کا نین نہیں بجانی اوہی مگر زکوۃ اب تک روایت کی یہ بودا و فی ف جاگیر کر دین یعنی انکو کا نین موضع قبل کی دین تا جو کچھ اوہیں سے نکالیں
 اپنی وجہ حدیث کی کر بن اور قبلہ منسوب ہر طرف قبل کی اور قبل ام ہی ایک موضع کا نواحی فرع سی اور فرع ہی نام ایک جگہ کا ہی در میان کما اور مدینہ
 کی اور پس وہ کا نین نہیں بجانی اوہی مگر زکوۃ کہ جا لبسوان حصہ یعنی نہیں بجانی جس جیسے حکم کا نونہا ہی اور یہ ذیل ام الکلام امام شافعی کا
 ہی بحسب ایک قول کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور شافعی کی بحسب ایک قول کی کا نونہا جس ہے اور ذیل قول امام شافعی ہی یہ کہ اگر بادی مشت
 محنت سے تو جا لبسوان حصہ والا خمس کے پس ضعیف اسکا یہ جواب ہے میں کہ نہیں ہے اس میں یہ کہ حضرت فی اس بات کا حکم کیا پس جائز ہی یہ کہ ہو یہ حال کوئی
 طرف از رہ اجنبی کی اور ہم نہ سکرتی ہیں ساتھ کتاب اور سنت جمیعہ و قباس کے تفصیل اسکی مرفوعین جو جا ہی دیکھ لی **ع ح** **الفصل**
الثالث فصل فی صیۃ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وسلم قال لیس فی الخضر قار صدقة ولا فی العریا صدقة ولا فی اقل من خمسة
صدقة ولا فی العوام صدقة ولا فی الجہۃ صدقة قال لصقر الجہۃ الخیل والبعال والعیدار واه الذار فطرس
 روایت ہی حضرت علی سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نکالیں زکوۃ اور نہ عاریت کی درختوں میں زکوۃ اور نہ پانچ و سق سی کم میں زکوۃ اور نہ
 کام کر نوالی جانور میں زکوۃ اور نہ جہہ میں زکوۃ کہا حضرت راوی نے جہہ کہوٹا ہی اور خچر اور غلام روایت کی یہ حافظنی فی ف نہیں نکالیں زکوۃ
 بیان اسکا ابتدا باب میں ہو چکا اور عوام جمیعہ عورت کی عورت اوس کچھ کی درخت کہ کہتی ہیں کہ عاریت دیا ہی او کو ملک و سکا محض جو ادا اسکی ملک
 میں کو بتا ہی کچھ بن اسکی نام سال کو پس ان میں زکوۃ نہیں لکھی داخل جانی ہیں ملک ملک سے پہلے زکوۃ واجب ہونے اور اس جملہ کی بعد جو چیز بن کر
 میں سب کا بیان اور ہو چکا ہی **ع و** **عن طاووس بن عمار عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تؤخذ**

اَنْ یَّکُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَذَٰلَکَ لَمْ یُتَّفَقَ عَلَیْهِ ۚ اور روایت ہی اس کے کہ کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کچور پر کہ راہ میں پہنچ ہی پس
 فرمایا اگر نہ دے تا میں یہ کہ کچور زکوٰۃ کی البتہ کہا تا میں اس کو سب سے پہلی عظیم نعمت ہے کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا
 مال حضرت کو کہا تا حرام نہ ہوا اور کہا ہی علماری کہ حضرت کو مطلق صدقہ کہا تا حرام نہ ہوا خواہ نفل اور ہبی انتم کو صدقہ واجب کہا تا حرام ہی
 نفل اور یہ ہی معلوم ہوا کہ جائز ہی کہا تا او بخیر کا کہ باوی راہ میں اور وہ چیز توڑی ہو گمان نہ کرنا ہو کہ مالک تلاش اس کی نہیں کر سکا اور یہ ہی معلوم ہوا کہ
 ہے غمی کو کہ کچوری کہ شہر دست کا ہوا دین برع **و** عن ابی ہریرۃ قال اخذ الحسن بن علی نکرۃ من نکرۃ الصدقة فجعلها
 فی فیہ فقال الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم کخ کخ لیسرھا ثم قال ما شغرت لانا کل الصدقة متفق علیہ **ہ**
 اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا لی حضرت حسن بن علی نے ایک کچور کچور زکوٰۃ کیسی دالی وہ کچور اپنی مونہ میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 دور کرنا چھینکے میں اس کو پیر فرمایا کیا نہیں جانتا تو کہ تحقیق ہم معنی نبی داغ نہیں کہا تا صدقہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کیا نہیں جانتا
 تو یہ ہتمال کیا جانا ہی ایک مرد واضح میں اگرچہ نہ جانتا ہوا اس کو مخاطب ہے کیونکہ تجھے یہ بات پوشیدہ ہوا جو ظاہر ہو سکی اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو
 ما جو خود رسالی کی اس طرح خطاب ہی کیا کہ لو کہ اس حکم کو سنیں اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ واجب ہے باب کو سن کر ناوا لاد کا خلاف شرع باتوں سے پہلی ہی
 علماری کہ حرام ہی ان باب پر ہونا لیکچور برادر زبور سونی جانتا کیا **و** عن عبد المطلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ان هذه الصدقات اثنا عشر شیخ الناس وانها لا تحل للرجل ولا لایحکم رواہ مسلم اور روایت ہے عبد المطلب
 بن ربیعہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ صدقہ منی زکوٰۃ سوا اس کی نہیں کہ وہ میل میں آدمی کی اور وہ نہیں حلال واسطی محمد کی اور
 نہ اولاد محمد کی معنی نبی انتم کی روایت کی یہ مسلم نے **ف** زکوٰۃ کو سب سے پہلی کہا کہ جس سے میل کی اور تا میں ہی آدمی کا بدن صاف ہو جانا ہی یہی ہے کہ دیو
 سے ہا کہ ہر جا میں اموال و نفوس لوگوں کی اور دین میں میل ہی اس پر کہ زکوٰۃ یعنی حضرت کو حرام ہی اور حضرت کی اولاد کو کچوری خواہ حامل ہوں زکوٰۃ کی یا
 محتاج ہوں صحیح روایت ہے کہ میں ہی ہی **و** عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتي بطعام
 سأل عنه اھدیثم صدقۃ فارقض صدقۃ قال لا صحابہ کلو اؤکم یا کل وان قیل ھدیثم صدقۃ **و**
 فاکل معھم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت لائی جاتی طعام پوچھتی احوال
 طعام کہی کہ آیا یہ معنی مخفی ہی یہ با صدقہ پس اگر کہا جانا صدقہ ہی فرمائی یا نبی بارہ کو میں سوا نبی داغ کی کہا تا اور آپ کہا تا اور اگر کہا جانا بد ہی
 تو دراز کر فی انہ پنا پس کہا تا ساتھ باروں ہی کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ اس مال کو کہ میں کہ غمیرہ کو دیا جانا ہی بطریق ہر جا
 کے اور ارادہ کیا جانا ہی ساتھ اسکی تو اسے زکوٰۃ کا پس صدقہ میں ایک طرح کی دولت ہوتی ہی یعنی وہ لیکو اسکی حضرت پر مطلق صدقہ حرام نہ ہوا اور یہ اس کو
 کہتے ہیں کہ ایک چیز ایک شخص کو دیوی ازادہ عظیم مکریم اسکی اور شان ہے یہ ہی ہی کہ بد لیا جانا ہی اسکا آپس میں بیچ و بنا کی نہ صدقہ کا **و** عن
و عن عائشۃ قالت کانت فی بریۃ ثلاث سنین احدثی لسنین انھا کتفت فی بریۃ فی نوحھا وقال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم الوکم لعلن اعنق ودخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والبرۃ ففوربکم فقرب الیہ خبر و اؤکم
 من اؤم البیت فقال کم اربؤمۃ فیھا لحم قالوا بلی ولكن ذلک لحم تصدق بہ علی بریۃ وانت لا تأکل
 الصدقة قال هو علیھا صدقۃ و لانا ھدیثم متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ ہی کہ کہا ہی بیچ بربرہ کی تین احکام ایک حکم یہ کہ ازاد
 پس بخدا کی گئی بیچ نکاح کہی خاوندانی کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ازاد کیا واسطی اس شخص کے ہی کہ ازاد کی اور شریف لائی رسول

اور یہی فی شعب الایمان میں ہے حضرت عمرؓ نے فی سبب کمال فتویٰ اور درحکم کیا والا اگر فقیر میری ہاتھ لادی زکوٰۃ کی مال میں کسے کہے
 دیا ہو تو یہ کہنا اور اسکا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا حدیث بربرہ کی میں کہ اگر گندہ بکری بیان جواز کی ایسی تہا جو **باب المحتلہ**
المسئلہ ومحتلہ باطل ہے بیان اس شخص کے کہ نہیں درست اسکو سوال کرنا اور اس شخص کے درست ہی اسکو
 کہہا ہی علماء نے کہ چاہی سوال کرنا اسکو کہ جسکی پاس فوت ہو ایک نکاح اور کچھ بعد شرف کہنی کی کہ سوال بغیر ضرورت کی حرام ہی اور جو تو شک کند نکاح یا شرف
 کو کچھ نہ کہتا ہو تو حلال ہی کہ سوال کری اور جس فقیر کو فوت دیکھا حال چاہا تو وہی کسب براسکو زکوٰۃ حلال ہے اور حرام ہی سوال اور کہیں کچھ نہ کہتا ہو
 فوت دیکھا کری اور قادر ہی کسب بہرہ حلال ہی اسکو سوال کرنا اور کہا فودی نے شرح مسلم کہین کہ اتفاق رکھتی ہیں علماء اسکو سوال کرنا بغیر ضرورت
 کی منع ہی اور اختلاف کیا ہی علماء نے بیچ سوال کرنی اسکی کہ قادر ہو کسب صحیح ہے کہ حرام ہی اور بعضی کہتی ہیں مکروہ ہی لیکن تہہ میں شرط کی
 اول یہ کہ دلیل نہ کی اپنی نفس کو دوسرا حال یعنی مبالغہ نوری سوال میں اور تیسری ایندلی اسکو کہ جس سے ملتا ہی اور اگر ایک شرط ہی ان تینوں
 شرطوں سے ہو تو حرام ہی بالاتفاق اور منقول ہی ابن مہدی کی کہ کہا جو سائل بوجہ اسکو کہ سوال کری خوش نہیں تا مجھ کو دیا جاوے اسکو کچھ ہی ایسی کہ دیا
 نا کارا ہی اور جب وجہ اسکو کہنا تو تعظیم کے اور چیز کی کہ محاربت کی اسکی اسکا مکانی مینی دنیا کی پس کچھ نہ دیا جاوے ازراہ وجہ تینسکی اور اگر کسی کو حق خط
 اور بحق محمد کی دی تو وہ جب نہیں ہوتا دنیا اسکو اور جو کوئی کہ یوں جہونی حاجت ظاہر کر تو مالک نہیں ہوتا اور ایسی اگر کسی کہ میں سید ہوں اور دین
 میں تہا اور اونسی سید جانکو یا مالک نہیں ہوتا اور اگر کسی کو سبب نیکی کی دی اور وہ باطن میں گناہ کرنا ہی کہ اگر دینی والا جانتا تو دنیا تو ہی مالک نہیں
 ہوتا اور حرام ہے اسپر دہ اور وجہ ہے پیر دنیا اسکا مالک کو اور سطح اگر کسی کو کچھ دیا جاوے سبب زبانی اسکی یا شرف خیر اسکی تو حرام ہے اور اگر
 کوئی فقیر تو ہی سوال کی کسی پاس دیکھا کہ تہہ وہی چومی تاکچہ دہ دیوی تو مکروہ ہی اور بہتر ہے کہ تہہ ندی اسکو جو مینی کی ایسی اور نہ دینا چاہا اور
 سائل کو کابل یعنی تہہ باہول دروازوں پر ہی تاہی اور طرے دوم سے بدتر ہی یہ سائل مطالبہ منین میں مذکور میں دفع نزع
الفصل الاول فصل فی عن قیصۃ بن مخارق قال تخلفت حمالة فالتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسالہ فیہا فقال اقم حتی تاتیانا الصدقة فنامرک فقام قال یا قیصۃ ان المسئلة لا تحل الا لحد ثلثۃ رجال
تحتل حمالة فحلت لہ المسئلة حتی یصیبہا ثم یسألہ رجل اصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت لہ المسئلة
حتى یصیب قوما من عیشہ او قال سداک من عیشہ ورجل اصابته فاقہ حتی یقوم ثلثۃ من ذوی الحی
من قومہ لقد اصابته فداک فاقہ فحلت لہ المسئلة حتی یصیب قوما من عیشہ او قال سداک من عیشہ فمساوہن
من المسئلة یا قیصۃ سمعت ناکھا صاحبہا یحسارواہ مسلم روایت ہے قبیلہ بن مخارق سی کہ کہا صامن ہوا میں ابن ابی ہریرہ کا کہ سبب
 دیت کی تہا پس ابان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس احوال میں کہ سوال کرتا تھا میں ونسی لوی دین کی ہی پس فرمایا حضرت فی کہ ہیرا رہ بیانک آدمی
 جاری پاس زکوٰۃ پس حکم کرنگی ہم دہلی تیری ساتھ دوس زکوٰۃ کی پھر فرمایا قیصہ بن مخارق سوال نہیں درست گودہ علی ایک تین میں جس ایک تو وہ شخص خدا
 ہوا دین کا پس درست ہی اسکی ایسی سوال مینی بشرطیکہ مبالغہ نوری مانگی میں بیانک کہ پنی دوس نہانت کو مینی بیچنی مال کو کہ اداری اس سے مال نہانت
 کا پھر بدتر ہی سوال کہ مینی اور دوسرا شخص دیکر کہ پنی دسکہ آفت مینی مثل قطع وغیرہ کی کہ مال دسکاس پس درست ہے اسکو سوال یا مالک بخیر
 اس قدر کہ حاجت ردائی ہو گدرا ان معنی بقدر فوت و لباس کی بافریاد دفع کری محتاج کی کو اور حاجت ردائی ہو سبب کی زندگانی میں اور
 تیسرا شخص دہ مینی غنی کہ پنی اسکو حاجت مینی ایسی حاجت کہ مشہور ہوئی قوم میں بیانک کہ پنی ہوں میں شخص صاحب مال کے قوم اسکی سی

گفتی دالی بن کعب بنی فلابیکو حاجت تحت پس دستش او سکو سوال میانگ بپوچی دستش که حاجت روانی بود که مانک بافرایونش کرمی حاجتی کو او
حاجت روانی بود سبک یکی زندگانی بن پوچی که سوسا ان بن صو زکی ہی سوال ہی فیصد حرام کہا تا ہی صاحب سکا حرام رواحت کی یہ سلم فی حال
اوس ال کو کہتی بن کہ قوم کو سببیت وغیرہ کی دینا یا نہا ہی اپنی ذمہ لیا اور فرزندار ہو گیا واصلی اصلاح آپکی حاجت آپسین لڑتی ہی اور خون نہ
کرتی ہی ایک شخص در میان بن آیا اور سلم کروالی نادور و تنین او پر لازم آئی نہیں پوچی پر لیس بنی ضامن ہو اور سبب کی فرزندار ہو اور اخیر حدیث بن جن
شخص کی گواہی کا ذکر کیا مراد اوس مباخذ ہی پنج ثروت حاجت کی درخ کر سکی سوال کر فسی در سہل جانی ہی سوال کو برع و عن یقین ہریرہ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَاثُرًا فَإِنَّمَا يَكُونُ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لَيْسَ تِلْكَ رِوَاہِ مَسْلُومٍ
اور روایتی ابی ہریرہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی شخص الکی لوگوں ہی مال دیکھ لینی پوچھال ہی بی بیات کی ہی پس سوسا اسکی نہیں کی انکس ہی
انکا راگ کا پس چاہے کہ الکی باہت الکی روایت کی یہ سلم فی بیات کی ہی بی بیات کی مال زیادہ ہو نہ واصلی رفع فقر و حاجت کے اور انکا راگ
کا یعنی الگ دوزخ کا مراد یہ کہ اوس ال کی سبب دوزخ کی الگ بن خدا بن یا جا دیکا اور الکی باہت الکی یہ تنبیا فرمایا یعنی سوال کرنا ہر حال ضرر
کہتا ہی کہ ہو باہت برع و عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزال الرجل يئس من نفسه حتى ياتي
يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مَرْغَةٌ لِحِمٍّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایتی عبد اللہ بن عمر ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہمیشہ ہتتا ہی نادنی انکا لوگوں ہی میانگ آدیکھا دن فیات کے اوس حالت میں کہ نہ ہوگی اوسکی منہ پوچی گوشت کی نقل کہ یہ بخاری اور سلم فی بی بی
قیامت کو آدیکھا دلیل ملی بر و یا حقیقت ہی حال ہوگا کہ اوسکی منہ پوچھ گوشت ہوگا ازراہ منار سوال کی و فضیحت کر سکی ہوگوں کہ یہ انکا نہا دنیا میں
اوسکی نہا بی ہی برع و عن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تُلْقُوا فِي الْمَسْكَةِ قَوَالَهُ لَيْسَ لِي لِحْمٌ
مِنْكُمْ شَيْءٌ فَتُجَرَّحَ لَهُ مَسْكَلُهُ مِثْلُ شَيْءٍ وَاِنَّهُ كَارَةٌ فَيَبَارِكُ لَهُ فَيَمَّا اعْطِيْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہے معاویہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مباخذ کروا لینی میں پس قسم اسکی نہیں انکا مجسی لینی تم میں کہ یہ بن کالی واصلی او
ال کرنا و سکا مجسی کہہا و حال میں کہ میں دینے کی دینی کو کردہ جانا ہوں بہ برکت و سکا واصلی او سکی پنج اوچیز کی کردی ہی بی روایت کی یہ سلم فی
ف یعنی نہیں جمع ہو تا دینا میرا خوش ہو کر ساندہ برکت کی یعنی جکو دینا ہوں ناخوش ہو کر اوس ال میں برکت نہیں ہوتی برع و عن ابو یزید
الْعَقَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ قِيَا فِي حُرْمَةٍ حَبْلِي ظَهَرَهُ قِيْدِيهَا فَأَمَّا كَيْفَ اللَّهُ بِهَا وَجْهٌ
خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ عَطْوَةً أَوْ مَعْوَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زبیر بن عوام ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی
بندہ کہ یہی کہ یہی ایک نہا راہی ہی ہرادی ایک گئی لکڑی کی اپنی منہ پوچی او سوسا کہی اسد سبب کی برادری کی راگنی ہی جانی ہی ہریرہ
اوسکی ہی اس راگی لوگوں ہی بن او سکو یا ذہن نقل کہ یہ بخاری ہی و عن حکیم بن خزام قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عما
مَسْلَكُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا النَّاسَ خَصَرٌ خَلَوْا مِنْ أَحَدِهِ لِيَسْخَافُوا نَفْسَ لَعْنَهُ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ يَأْخُذْ
نَفْسَ لَعْنَتِكَ لَهُ فِيهِ كَأَنَّكَ وَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعَلِيَّةُ خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرَدُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَقُّ قَارِقِ الدُّنْيَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حکیم بن
خزام کہا انکا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی پوچی کہ یہ بن یا مجکو بہرہ انکا پس یا مجکو بہرہ فرمایا مجکو ای حکیم حقیق یہ مال سبب نہیں بنی خوش ناظر
ہیں اور لایہ دونیں ہوگا کہ اس کوئی لی او سوسا نہ ہی پوچی نفس کے یہ بغیر سوال کے اور بغیر من سلم کی برکت ہوگی اسکی پوچی ہوگا کہ او سوسا سلم نفس نہیں کہتے ہی چاہے

گفتن بجگو کزین راست کی اندر پی اند بانث و دنیا کجیاد و سبب ز کجاست که گویا دای دین کی بی رکه بنا اسلمی که او دین مقدم می صدقه بر او را بکنم عوم خبر است که
 دین او عمارتین بناتی مین اور او نه حقوق و گوئی خجری مونی مین و کی طرف التفات بهی نہیں کرتی اور سبب بیان حضرت کی نہایت سخاوت کا ہی
 اور ز غبت ہے است کہ ابیہ ع ج : **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصَيِّرُ الْعِبَادَ فِيهِ إِلَّا مَلَائِكَةٌ**
يُنْزِلُونَ فَيَقُولُ لَحْدَ كُلِّ نَفْسٍ مُنْقَلَبًا وَيَقُولُ لِأَخْرَأَ اللَّهُمَّ اعْطِ مُحَمَّدًا تَلَفًا مُتَّفَقًا عَلَيْهِ اور روایت ہی ہے
 ہریرہ سی کہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی دن کہ صبح کرتی مین سبک اور سبب مگر کہ دو فرشتی اور تہی ہیں پس کہتا ہی ایک و دنیا یا الہی
 دی خرچ کرے جو ایک کو بل مینی جو کہ مال حای سر خرچ کرنا ہی او سکو بہت سادہ لادی یعنی دنیا مین مال دی با آخرت مین ثواب اور کہتا ہی دو سہرا الہی بخیر
 کہ نعمت مینی جو کہ مال جمع کرنا ہی بانی کل خرچا ہی اور سکا مال تلف ہو نقل کی بیہ بخاری اور سلمنی **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتَرِفُوا مَعْصِيَةَ اللَّهِ مَعَكُمْ وَلَا تَوْعَى فَيُؤْخِرَ اللَّهُ عَنْكُمْ لِيَأْخُذَ بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ حکیم
 اور روایت ہی اسکا کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خرچ کر مینی جس خرچنی سی اللہ سے ہوا ورنہ شمار کر کہ کتنا دن اور کیا دن پس شمار کیا ہوا
 بتجربہ یعنی کہ کر کیا نذق نہر اسبب قطع کرنی برکت کی اور کر کیا و سکر اندیک چیز محدود کی یا محاسبہ کیا تجلی و بہتر خرچ مین اور نہ روک کہہ خیر سی مال کہ حیات
 سے زیادہ ہو پس رو کیا اللہ سے زیادتی اپنی اور دی جو ہو سکی نقل کی بیہ بخاری اور سلمنی **فَإِنْ لَمْ يَلْقَ أَهْلًا فَاصْبِرْ** اور روایت ہی ہے
 ہوئی اور ایک مینی ہر مین کہ ننگن مالکو جمع کرنی ہی اور مت چو خرچ کرنا و سس اللہ کے راہ مین اور دی جو ہو سکی یعنی اگر چہ کم ہوا ورنہ جان او سکو خیر
 اسلی کہ وہ اللہ کی نزدیک اور میزان اعمال مین بہت ہے ع ج : **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ**
لَكَ الْفَتْحُ يَا بَنِي آدَمَ أَنْفَقَ عَلَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اللہ
 تعالیٰ خرچ کر ای بی آدم کی خرچ کر دیکھا مین خیر نقل کی بیہ بخاری اور سلمنی **فَإِنْ لَمْ يَلْقَ أَهْلًا فَاصْبِرْ** اور روایت ہی ہے
 معقبی مین اور بعضون نے بیہ معنی کی مین کہ دی لوگو کو جو کچہ کہ دبا ہی مینی چکو تاکہ دو مین چکو دنیا معقبی مین اشارہ ہی طرف اس آیت کی ہو **لَا تُفْسِدُوا**
فِي الْأَرْضِ فَتَنًا یعنی جو کچہ کہ خرچ کرتی ہو تم کسی چیز سی پس اللہ محض دنیا ہی ہو سکا ع ج : **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصَيِّرُ الْعِبَادَ فِيهِ إِلَّا مَلَائِكَةٌ يُنْزِلُونَ فَيَقُولُ لَحْدَ كُلِّ نَفْسٍ مُنْقَلَبًا وَيَقُولُ لِأَخْرَأَ اللَّهُمَّ اعْطِ مُحَمَّدًا تَلَفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہی ابی اسکا کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خرچ کرنا یا مالکو کہ زیادہ ہو حاجت سی بہتر ہی نہر بی مینی دنیا
 آخرت مین اور نہ کر کہنا تر او سکو ہر ہی تیری بی مینی اللہ کے نزدیک اور لوگو کی نزدیک اور نہیں ملاست کیا جاوے تو او پر قدر کفایت کی اور شر و حر
 یعنی خرچ کر کی اوس مال کی کہ زیادہ ہو حاجت تیری ساتھ عیال اپنی کی نقل کی بیہ سلمنی **فَإِنْ لَمْ يَلْقَ أَهْلًا فَاصْبِرْ** اور قدر کفایت کی یعنی مضائقہ نہیں ہے اگر ہر
 دی مال بقدر قوت کی باندہ کمی ہو کہ در سوال سی اور بہ مختلف ہوتا ہی ساتھ خلاف اشخاص اور ازمان احوال کی یعنی بعضون کا فوت کم ہوتا ہی اور
 بعضون کا زیادہ اور سبب بعضی دوزخ مین کہہ ہوتا ہی اور بعضون مین کہہ اور بعضی حالت مین کہہ ہوتا ہی اور بعضی مین کہہ اور عیال اپنی کی یعنی چنانچہ نفع
 بخیر لازم ہی پہل دینی مین اور نہیں ہے کہ بلے نہی بھی تب بجا نو کو دی بہ نہ کر کہ وہ مناجر مین اور و کو دی اور خطا ہر ہے کہ بیہ حدیث ہے ہی اگر چہ صریح
 لفظ و سکی نہیں مین اور حال پیچہ ہی کہ شاید حضرت نے ہی طرح فرمایا ہو و اللہ ع ج : **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصَيِّرُ الْعِبَادَ فِيهِ إِلَّا مَلَائِكَةٌ يُنْزِلُونَ فَيَقُولُ لَحْدَ كُلِّ نَفْسٍ مُنْقَلَبًا وَيَقُولُ لِأَخْرَأَ اللَّهُمَّ اعْطِ مُحَمَّدًا تَلَفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَلَا تَقْتَرِفُوا مَعْصِيَةَ اللَّهِ مَعَكُمْ وَلَا تَوْعَى فَيُؤْخِرَ اللَّهُ عَنْكُمْ لِيَأْخُذَ بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ہے
وَلَا تَقْتَرِفُوا مَعْصِيَةَ اللَّهِ مَعَكُمْ وَلَا تَوْعَى فَيُؤْخِرَ اللَّهُ عَنْكُمْ لِيَأْخُذَ بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ہے

ظنا و اطمینان مخصوص تیری اور بدلو کی حامل یہ کہ نافت فی نام لیا تھا اور سامع فی کتاب کیا مینی ظنا کہا اور کو بیان کرد با کہ مینی تیر نام ساتھ اور کو
نظ فلان کہ تعبیر کیا برع و عنہ انہ سمیع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ثلثہ من بنی اسرائیل ابرص اقترعوا لغنی فامرہ
اللہ ان یبذلہم فبعث الیہم ملکاً فاتی الابرص فقال ای شیء احب الیک قال لونی حسن وجلد حسن و ید حسن
عنی الذی قد قذر فی الناس قال فمسحہ فذهب عنہ قدرہ و اعطی لونا حسناً و جلداً حسناً قال فاتی المال
احب الیک قال لا بل و قال البقر فاشترى الا ان الابرص اذ لا فرج قال احدها الابل و قال لای بقر فاعطی ناقۃ عشراء
فقال بآرک اللہ لک فیہا قال فاتی الاقرع فقال ای شیء احب الیک قال شعر حسن و ید حسن و عنی ہذا الذی
قد قذر فی الناس قال فمسحہ فذهب عنہ قال و اعطی شعراً حسناً قال فاتی المال احب الیک قال البقر فاعطی
بقرہ حاملاً قال بآرک اللہ لک فیہا قال فاتی الاعوی فقال ای شیء احب الیک قال ان یزد اللہ لک بصرہ
فابصر بہ الناس قال فمسحہ فزد اللہ الیک بصرہ قال فاتی المال احب الیک قال الغنم فاعطی
سائۃ و الید فاشترى ہذان و و لہذا افکان لہذا و اذ من الابل و لہذا و اذ من البقر
و لہذا و اذ من الغنم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ انہوں نے فی سارسل خدا علی سید علیہ سلم کو کہ فرماتی ہی یہ کہ تحقیق میں شخص
ہی بنی اسرائیل میں سے ایک کوڑھی اور دو سہ گنجا اور تیسہ لہندہ پس ارادہ کیا اللہ تعالیٰ فی یہ کہ از ماوی و کو کو شکر نعمت کا کرتی ہیں یا نہیں پس یہاں
طرف افکی ایک فرشتہ یعنی بصورت مسکین پس آوہ کوڑھی کی پاس پس کہا اوسنی کو نشی چیز بہت پیاری ہی طرف تیری کہا کوڑھی فی رنگ چہا اور
پوست بدینکا اچھا اور جاتی رہی محسی وہ چیز کہ گنیا فی میں محسی لوگ مینی کوڑھ جاتی ہی فرمایا حضرت فی پس تاہم پہلے فرشتی فی او سپر پس دور ہوئی
اوس گنہاں اوسکی یعنی کوڑھ اور دیا گیا رنگ چہا اور پوست اچھا کہا فرشتی فی پس کو نسال بہت محبوب ہے طرف تیری کہا اونٹ یا کہا گا مین نمک کیا
احسن فی کہ راوی حدیث کا ہی مگر یہ کہ کوڑھی فی یا گنہی فی کہا ایک نے اونٹن سی اونٹ اور کہا دوسری فی گا مین مینی شکفتہ طبعین میں سے کہ اوسنی کی کہا
اور دیکھا کہا فرمایا حضرت پیل کیا انکی لہلہا کہ فرشتی فی برکت و اسد کھا تیر لہی سین فرمایا حضرت فی پیرا یا فرشتہ گنہی کی پاس پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہے طرف
تیری کہا بال اچھی اور دور ہو جا محسی یہ چیز کہ گنہاں کہا فی میں محسی لوگ فرمایا حضرت فی پس تاہم پہلے فرشتی فی اوسکی سپر پس جاتا را اوس گنہاں فرمایا حضرت
نے اور دیا گیا بال اچھی کہا فرشتی فی پس کو نسال بہت پیاری ہی طرف تیر کہا گا مین پس دیکھا گا مین حل ایان کہا فرشتی فی برکت دی اللہ تجلو مین
فرمایا حضرت نے پیرا یا فرشتہ مذہبی کی پاس پس کہا کو نشی چیز بہت محبوب ہے طرف تیری کہا یہ کہ دی اللہ طرف سمیر مینا فی میری پس دیکھو مین ساتھ اوسکی
لوگو کو فرمایا حضرت نے پس پہلے فرشتی فی او سپر تاہم پس غایت سے سنی اوسکو مینا فی اوسکی کہا فرشتی فی پس کو نسال بہت پیاری ہی طرف تیر کہا گا مین
پس دیا گیا کبریاں بہت سچی دینی والیں پس کچھ لہی کوڑھی فی او گنہی فی اونٹو کی اوسکا دیکھی اور سچی لہی مذہبی فی کبریاں پس ہو کوڑھی کی لہی ایک گنہاں
اونٹو کھا اور گنہی کی لہی ایک گنہاں گا مین اور مذہبی کی لہی ایک گنہاں کبریاں کا قال فاعلم ان الابرص فی صورۃ و ہبیتہ فقال سجد
مستکبین قد انقطع بی الحبال فی سفری فلا بلا غری الیوم لا بال اللہ ثم یلک اسألك یا لہی اعطاک اللہ الحسن
و الجود الحسن و المال بعیراً اکتلم بہ فی سفری فقال المحرق کثیرہ فقال اللہ کا فی اعز و لک اللہ تکرر ابرص یقذرک
الناس فقیذ فاعطاک اللہ فقال انما و یرث ہذا المال کا بر عن کا بر فقال ان کنت کا ذبا قصیرک اللہ الی ما
کنت قال و اتی الاقرع فی صورۃ فقال لہ مثل ما قال لہذا و رد علیہ مثل ما رد فقال ان کنت کا ذبا

اِنَّكُمْ تَعْلَمُوهُ السَّائِلُ سَأَلَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي ذِكْرِ سَائِلِ التَّسْبُوَةِ اور روایت ہی خدام از حضرت عثمان کہ کسی کہ تہہ پہنچا اہم سکھو کہ
 کھڑا گوشت کا یعنی کچہ ہوا اور تہی نہی صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہاں تاہا لوگو گوشت پس کہا ام سلمہ فی نوٹہ کیو کہدی اس گوشت کو کہ میں شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوٹہ
 کریں اسکو پس کہہ دیا نوٹہ میں فی اسکو کہہ کر کی حاجت میں اور یا مانگنی والا پس کھڑا ہوا اور دوازی پر پس کہا ای گھروالو وعدہ و برکت دی اللہ کو پس کہا گھروالو
 فی برکت دی اللہ کو یعنی یہ جوابے یا سائل کو جیسی بیان کہتی ہیں سائل کہ برکت ہی شاہجی پس چلا گیا مانگنی والا پھر شریعت لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا
 ای ام سلمہ تمہاری پاس کچہ چیز ہی کہہاؤ نہیں اسکو پس کہا ام سلمہ کہ ان کہا نوٹہ کیو کہ جاساں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس وہ گوشت
 پس گئی نوٹہ میں پس نہ یا حاجت میں مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا پس نہ یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ وہ گوشت ہو گیا پتھر نہایت سبب دینی تہہ کی سائل کہ نقل
 کی یہ پہنچتی فی دلائل النبوة میں و عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا اخبركم بشيء الا اني سمعته من النبي صلى الله عليه وسلم ولا يظن اني
 اور روایت ہی ابن عباس کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کیا نہ خبر دو نہیں مگر ساتھ بدترین دیونگی مرتبہ میں نہ دیکھتے اسکی عرض کیا صحابہ فی کہ ہاں
 خبر دیجی فرمایا وہ شخص سوال کیا جاوے ساتھ نام خدا کی اور نہ دیوی ساتھ اس کی نقل کی یہ حدیث فی منی سائل فی کہا کہ جو کو وہی اللہ اور باوجود اسکی وہی نہ
 تو وہ سب کو نہیں برہمی مرتبہ میں اللہ نہ دیکھ کر جس صورتہ میں سائل متنی نہ ہوگا جس نکاح اس میں ان باوجود ہی حاجت اور نبی و مجال کی حاجت ہوگا تو گنہگار نہ ہو
 نہ سیکھ نہ سکدینی و لاکنہ کا جب ہوگا کہ سائل متنی اس مال ہو اور اس میں ان زیادہ حاجت ہو و عن ابن خزيمة انه استاذن على عثمان فاذن
 له فبذره عصاه فقال عثمان يا كعب انك عبد الرحمن توفى وترك ما لا ترضى فيه فقال ان كان يصل فيه
 بحق الله فلا بأس عليه فرفع أبو ذر عصاه فصرخ كعبا وقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما أحب لؤثان في
 هذا الجبل ذهب الفقه ويتقبل متى أذمر خلفي منه سب أو أرقى الشدك بالله عثمان اتبعته فقلت مرات قال نعم كره أحمد اور روایت
 ہی ابو ذر کہ او چون نہی راگنی کی خدمت عثمان کی پس پروا گنی می و کو اور تہی او کی تہہ میں ہاں ہی کہ پس کہا حضرت عثمان ای کتب بخیرہ وہ ان مضرتی سختی
 عبد الرحمن فی وفات پانی اور چو گنی مال بہت پس کیا کہتی ہو تم و کسی حق میں یعنی کثرت مال کی و کسی کمال کی ہی مضرتی یا نہیں پس کہا کتب اگر ادا کرتی ہی
 بعد از حق پس حق اللہ یعنی زکوہ وغیرہ پس نہیں ڈراؤ نہیں و ہاں ابو ذر فی لاشی اپنی اور ماری کو کہ اور کہا سامنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمائی ہی
 نہیں دوست کہتا میں اگر وہ وہی میرے بہت یعنی چار اصدیا اور پہاڑ و نیچا کھنچ کر نہیں اسکو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوے و جسی تہہ کہ چو را جائیں و میں تہہ
 یعنی دو سو چالیس ہر قسم دیا ہو نہیں مگر اللہ ای عثمان تہی ہی شاہجی اسکو کہ یہاں ہوا ابو ذر فی تہہ بار کہا حضرت عثمان کہ ان نقل کی یہ حدیث فی ابو ذر خاری
 فرما اور نہ وصی کا تہی نہ بک نکا بہ ہمارا مال اپنی پاس کچہ جمع کیجیے دیوڑی میں مضربہ غالب اوپر بارشیں کو کہ اور نہ سب جمع ہوگا کہ اگر کوہ مال کی و اگر
 ہو تو کچہ مضائقہ نہیں جمع کرنا اگر چہ بہت مال ہو و باوجود اسکی قبول کیا جاوے و میں لاشی ہی کا شکلی قبول ہوا اور لفظ نہ ساتھ حضرت ان کی منقول
 ہی جسکے معنی اگر ان مال ہو اور اسکو اللہ زمین میں و قبول ہو تو ہی نہیں دوست رکھنا کہ بعد چلے و قیام ہی چو چاؤن و عن عقیبة بن الحارث قال
 صليت وراء النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطى ارجل الناس الى بعض محبي نساءه ففرغ
 الناس من سرعتهم فخرج عليهم فرأى انهم قد عجبوا عن سرعتهم قال ذكرت شيئا من تندر عندنا فلو كنت ان يجيئني فامرت بقتله
 رواه البخاري وفي رواية له قال كنت خلف في البيت تندر من الصدقة فلو كنت ان تندر اور روایت ہی حبیب بن عاصم کہ کسی کہ کہا پس
 منی چھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین نماز کے پس سلام پڑھ حضرت فی پہر کپڑی بڑ جلدی کر نہوالی پہر پہلا گئی ہو کر زمین لوگو کی متوجہ ہو کر طرف بعضی مجبور
 ہو تو تون ہی کی پس گھبرائی لوگ جلدی کرنی حضرت کسی پہر کپڑی حضرت و پہر پہن کہ صبحا نہتج کیا جلدی کرنی انکیسی فرمایا و کی منی ایک چیز سونی کی کہ نہی

کی نہ اور کسی غرض کی تو اسکی آمد تعالیٰ قدر بلند کرنا ہی دنیا و آخرت میں شرح ع : **وَعَنْهُ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْقَرَتْ**
لَوْحَيْنِ مِنْ تَوْبَةٍ مِنْ لَا شَيْءَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ أَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ
أَهْلِ الْيَسَارَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْيَسَارَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا أَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْيَسَارَةِ وَلَا أَكُونُ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ وَلَا أَكُونُ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ وَلَا أَكُونُ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ
دوسرے چیز کو چیز دوسرے سے اس کی راہ میں ہنسی اسکی خوشنکی حکیمہ تو بلایا جاویگا دروازوں میں سے کسی اور بہشت کی میں کتنی ہی دروازی یعنی انہیں
جو ہو کہ اصل نمازی یعنی بہت نفل پڑھتا ہو یا اپنی طرح نماز پڑھتا ہو بلایا جاویگا وہ نمازی نمازی کسی یعنی جو خاص اہل نمازی کی ہی کہا جاویگا کہ انہیں
داخل ہونے اسکی اور جو کوئی بولے کہ میں نے جہاد کیا ہو بلایا جاویگا وہ جہاد اور جو کوئی اہل صدقہ یعنی بہشت بنا دیا جاویگا وہ صدقہ یعنی جو کہ بولے کسی یعنی بہت
کہتا ہو بلایا جاویگا دروازی ریاں سی یعنی بایں صیام کہ نام اسکا ریاں ہیں کہا ابو بکر صدیق رضی عنہ کہ نہیں ضرورت اس شخص پر کہ بلایا جاویگا ایک دروازہ
ان سب دروازوں میں سے بہرہ کہ بلایا جاویگا سب دروازوں میں سے کوئی سب دروازوں میں سے بلایا جاویگا اگر ایک ہی دروازی سی بلایا
جاویگا مراد کہ داخل ہونا بہشت میں ہے، چاہل ہی لیکن باوجود اس حاجتی کی پس پوچھتا ہوں کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازوں میں سے فرمایا کہ ان میں
امید رکھتا ہو نہیں کہ ہو دیکھا تو انہیں سے نکل کے بہ بخاری اور سلمیٰ **ف** دوسری چیز یعنی شتا دو درہم یا دو روپی یا دو غلام یا دو گھوڑی یا دو کھڑی
وغیرہ ذلک اور بلایا جاویگا دروازوں میں سے کسی یعنی بلاوٹگی داروغہ جنت کی سب دروازوں میں سے معلوم ہوا کہ بہرہ ایک عمل برابر ان اعمال میں سے
کہ جسکی سبب استغفار داخل ہو چکا سب دروازوں میں ہوتا ہی اور ریاں کی معنی میں سیراب کیا گیا ہی کہ وہ دروازہ اب ہی کیلایا جاوے گا روزہ دار اور
شراب پلو پہلی پہنچنے کی درمیان جنت میں نہ کہ جاتی رہی پیاس روزہ میں جو بیان چا سارنا تھا اسکی عوض اس دروازے میں داخل ہوگا سیراب ہو کر
اور ایک روایت میں آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جنت کا ایک دروازہ ہی کہ کہا جاتا ہی اسکو بایں الضحیٰ پس جب ہوگا دن قیامت کا چکا
چکا نبی الامینی فرشتہ کہ کہاں ہیں وہ لوگ کہ مراد است کرتی ہی نماز ضحیٰ پر یعنی انٹرف با چاشت پر یہ دروازہ تھا را ہی پس داخل ہو و انہیں ساتھ جنت
خدا کی اور ایک حدیث میں آیا ہی کہ بایں التوبہ کہ توبہ کو اس میں داخل ہوگی اور ایک دروازہ کہ غصہ پنی والی اور غصہ کو نبی والی گناہ لوگوں کی اس میں داخل
ہوں گی اور ایک دروازہ ہے کہ رائے برضا مولیٰ اس میں سے داخل ہوں گی اور لفظ فضل یہ ہے کی اور پر کا جملہ
متنبہ سوال کی میں نے نہل یہی ہے کہ اس کی اور ہو دیکھا تو ان میں سے یعنی اسکی کہ حضرت ابو بکر رضی عنہ میں بہرہ سب میں پائی جاتی تھیں
ع : **وَعَنْهُ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْقَرَتْ لَوْحَيْنِ مِنْ تَوْبَةٍ مِنْ لَا شَيْءَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ أَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ**
أَهْلِ الْيَسَارَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْيَسَارَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا أَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْيَسَارَةِ وَلَا أَكُونُ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ وَلَا أَكُونُ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ وَلَا أَكُونُ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ
أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَجْتَمَعَنَ فِي أَمْرٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کون شخص ہے تم میں سے ایک دن روزہ ہی کہا ابو بکر صدیق رضی عنہ کہ میں ہوں روزہ ہی فرمایا کہ میں تم میں سے
گو گیا ہی ایک دن ساتھ خدا کی کہا ابو بکر رضی عنہ کہ میں ہوں فرمایا کہ میں ہوں کہ کہا یا تم میں سے ایک دن سکین کہ کہا ابو بکر رضی عنہ کہ میں ہوں فرمایا کہ میں ہوں
کہ عبادہ کی جا اسکی ایک دن کہا ابو بکر رضی عنہ کہ میں ہوں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں جمہر میں نہیں یہ چیز کسی شخص میں مگر کہ داخل ہوگا
بہشت میں نفل کی یہ سلم فی **ف** نہیں جمع ہوں میں یہ چیز میں نہیں ایک نفل مگر کہ داخل ہوگا بہشت میں یعنی بلا حساب بلا بیان ہی کافی ہی
مطلق داخل ہو چکی ہی یا معنی یہ ہیں کہ داخل ہوگا جنت میں جس دروازی چاہا گا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ منع نہیں ہے اناکنا اور بیان کرنا اپنی فضیلت

بطور خیر دینی کی اپنی حالت اور بقصد طلب کے سوال کی اور بعضی صوفیہ فی جو مسخ کیا ہی اسکو کہ فقیر کو چاہی کہ ناز بان پر نہ جاری کری تو مراد انکی
 یہ ہے کہ بقصد تکبر اور دعویٰ ہستی اور امانیت کے نہ کہی جسی البیس کے کہنا خیر نہ ہے **ع** **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
لَمَّا أَتَى خَيْرٌ جَارٌ لِحَاكِمًا وَكَوْفُ سَنَسَاةٍ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ای عورتوں سلمان نہ خیر جانی ہسائی یعنی تھنہ بھیجی کہ بالقصد کر نیو دسلی ہسائی اپنی کی اگرچہ ہو کہ بیکجا نفل کی یہہ بخاری اور مسلم فی
 بے نہ باز ہی تم جن سے تھنہ بھیجی یا بد دینی سی ہسائی کو خیر جاکر اور خیر کو جو ہو اس پاس جو ہو سکی بھی اگرچہ توڑی چیز ہو اور مضمون فی کہا
 کہ یہہ خطاب سے عورت کو ہی کہ جسکو تھنہ بھیجی پس تھنہ ہوگی کہ خیر نہ جانی کوئی تم میں سے اپنی ہسائی کی تھنہ کو بلکہ قبول کری اگرچہ توڑا ہو اور اگر چہ
 ہو کہ بیکجا یہہ قابل بھیجی اور بیکجا نیکی اور تصدق کی نہیں اسکو بلکہ ذکر فرمایا مراد اس یہہ ہی کہ اگرچہ توڑی اور خیر چیز ہو اور خاص خطاب عورتوں کو سلیم
 میں کہ انکی فرامین میں خصہ اور یہہ دنیا تھنہ وغیرہ کا بہت ہوتا ہی **ع** **وَعَنْ جَابِرٍ وَحَدَّثَنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ**
مَعْرُوفٍ صَدَقَةٍ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر اور حدیثیہ سی کہا دونوں فی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو نیکی ہی صدقہ
 نفل کی یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** یعنی جو کہ منہ کی کی میں خواہ کہنی کی خواہ کہ نیکی اور میں موافق مرضی اللہ کی اور کما ثواب الیسا ہی جیسا بدینی کا ہے
ع **وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَحَقِّقْ زَمَانَ الْمَعْرُوفِ وَنَسِيًا وَلَوْ نَسِيتُ أَخَاكَ يَوْجِبُ طَلِيقَ دَوَاهٍ مُسْلِمٍ**
 اور روایت ہی ابی ذری کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ خیر جان تو نیکی سی کسی چیز کو اگرچہ ملاقات کر تو اپنی بہانی سی ساتھ چیری خوش کر
 نفل کی یہہ مسلم فی **ف** کشادہ پیشانی سی جو کوئی کسی کسی متا ہی تو وہ خوش ہوتا ہی پس سلمان کا دل خوش کرنا بلاشبہ اچا ہی **ع** **وَعَنْ**
أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَتْ لِيَعْمَلْ سِدًّا يَنْفَعُ نَفْسَهُ
وَيَصَدَّقَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَتْ فَيُعَيِّنُ ذَلِكَ لِحَاجَةِ الْمَلْكُوفِ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوا
فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْهُ قَالَ يَمْلِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّ لَهُ صَدَقَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
 ابی موسیٰ اشعری سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہر سلمان پر صدقہ لازم بھی بطریق شک نہت ہی کی کہا صحابہ فی پس اگر نہ پادی استدک
 صدقہ کری فرمایا پس چاہی کہ کما کمال دونوں مانہونی کسب پس نفع پہنچا وی پہنچا ذات کو اور خیر اسکی کہا صحابہ پس اگر نہ طاقت کہی یا کہا کہ
 نہ کر سکی فرمایا پس بد کری اپنی بدنی یا مال سی حاجت مند ملکیں دغاہ کی خوش کیا صحابہ فی پس اگر نہ کر سکی یہہ ہی فرمایا کہ سی ساتھ بہلا نیکی عرض کیا صحابہ
 نے پس اگر یہہ ہی نہ کر سکی فرمایا پس باز کہی اپنی اپنی تئیں باا ورو کو برائی پہنچانی سی لوگو کو پس تئیں یہہ ہی صدقہ بنی لہذا کا ساوا بہت ناہر
 نفل کے یہہ بخاری اور مسلم فی **ف** برائی پہنچانی سی بجز بانسی باا تہہ وغیرہ سی سیکو اندامی اور یہی مضمون کسی فی امین کہا ہی **مصرع** مدح
 تو امید بہت **ع** **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْلِمٍ عَلَى مِنَ النَّاسِ**
عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَمْلِكُ لِمَنْ الْأَمْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَبِعَيْنِ الرَّحْمَلِ عَلَى أَدَانَتِهِ فَيُجْعَلُ عَلَيْهِ
أَوْ يَرْتَمَ عَلَيْهِمَا مَسَاعَةٌ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَخْطُوها إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَ
كُلُّ دَفْعٍ لِمَنْ يَطْرُقُ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو چڑھن آدمی کی بد نہیں لازم ہی اور یہی ہونے
 معاہدہ میں صدقہ ہر روز نہ نکلتا ہی اور میں آفات جل کر نہ در میان و شخصوں کی یہہ صدقہ ہی اور مدد کرنی آدمی کی اور ہر جانور و سیکہ کہ سوار کردی
 اور ہر لادہی اور ہر سباب اسکا صدقہ ہی اور بات یہی صدقہ ہی اور ہر قدم کہ لکھتا ہی اسکو طرف نماز کی صدقہ ہی اور درکار ناموزی چیز کا راست

صدقہ ہی نفل کی بہ بخاری اور سلم فی ف لازم ہی اور پھر جوڑو کی پیدائش میں مکینین اور مہینین پڑی طبری میں اور مکی شکار میں صدقہ لازم ہی آدمی پر ہر روز بعد از ان بیان کیا کہ صدقہ ہی نہیں ہے کمال صدقہ ہی بلکہ یہ چیزیں ہی کہ مذکور ہوئیں صدقہ میں موزبات اچھی مینی جس سے ثواب حاصل ہو یا سائل وغیرہ ہی کلام مگر نا اور ہر قدم کو رکھتا ہی طرف نماز کی صدقہ ہی اور اسکی حکم میں سمجھنا طواف کی لمبی اور عبادۃ کی لمبی اور خزانگی لمبی اور طلب علم اور مانند انکی لمبی اور عود ہی چیزانہ کا مٹی اور مٹی اور نجاست وغیرہ کی طرح : **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ نَسَائِنَ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتَّيْنِ وَثَلَاثِمِائَةِ مَقْصِلٍ مِمَّنْ كَبَّرَ اللَّهُ وَحَمِدَ اللَّهُ وَهَلَّلَ اللَّهُ وَسَبَّحَ اللَّهُ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ وَعَنْ لَحْجَرٍ أَعْنَى طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ سَوَكَةً أَوْ عَظْمًا أَوْ أَمْرٍ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٍ عَنْ مُنْكَرٍ عِدَّةَ مِائَةِ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ فَإِنَّهُ يَمْتَلِكُ يَوْمَئِذٍ دَقْلًا يَخْرُجُ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ** اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہا فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی پیدائش ہی آدمی بنی آدم سی اور پھر سو ساٹھ جوڑو کی پس جو کوئی اللہ کی بھی اور جو کرمی اللہ کی اور لا الہ الا اللہ کی اور سبحان اللہ اور استغفار کرمی اللہ اور دور کرمی پھر لوگوں کی راہ سی یا دور کرمی راہی کاٹا یا لہی یا حکم کرمی ساٹھ نیک چیزیں یا منع کرمی بری چیزیں ہی ہو کرمی یہ قول و افعال سب بعض موافق مینی اور ان میں سو ساٹھ جوڑو کی پس بخیر وہ جلتا ہی اور دن احوال میں کر دو رکھا اپنی جائز کرمی نفل کی بہ سلم فی ف نفل اور بد میں اشارہ ہی طرف اسکی کہ یہ کام ہر روز کرمی یا کما رہ گناہوں کا ہو : **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِكُلِّ نَسِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَاتِي أَحَدُنَا شَهْنًا وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ إِنْ أُنِيتُمْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ فِيهِ وَنَزَلَ كَذَلِكَ لَكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَاكِ كَانَ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ وَأَهْلُ مُسْلِمٍ** اور روایت ہی ابی ذر ہی کہ فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہر نسیحہ مینی جان لہنا صدقہ ہی اور ہر کبیرہ مینی اللہ کی کہنا صدقہ ہی اور ہر تحمید مینی الحمد کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل مینی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور حکم کرنا ساٹھ نیک یا منع کرمی اور منع کرنا بری یا منع کرمی صدقہ ہی اور بیح صحبت کرمی ایک نہا رکھنی بی بی اپنی سی یا لہی اپنی صدقہ ہی عرض کیا صحابہ بی یا رسول اللہ وضع کرمی ایک ہمارا اپنی شہوت اور ہوا و سکوا و مین ثواب فرما یا خبر و حکم اگر دفع کرنا شہوت کو حرام میں یا ہونا او سپر او مین گناہ پس سہل حسی جو شہوت کو دفع کرمی گا او سکوا حلال میں ہو گا او اسکی لمبی او مین ثواب نفل کی بہ سلم فی ف مینی جیسی صدقہ ہی مین ثواب ہوتا ہی دیا ہی تسبیحات وغیرہ کی پڑھنی اور کرمی ثواب پانا ہی اور صحبت کرمی بی بی سی اگرچہ بذات عبادت و صدقہ نہیں لیکن بسکوا و مین اور کرنا بی بی کی ہی اور نفس حرام کی طہا مل بہت ہوتا اور شیطان ہی غبت دلا ہی او اسکی اور باوجود اسکی اپنی کو بجا کر جمع حلال کی طرف کرنا ہی بلکہ جبکہ الہی کے ثواب پانا ہی صدقہ کا سابع : **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِمُّ الصَّدَقَةُ اللَّحْمَةُ الصَّنْفُ مِخْضَةٌ وَالشَّاهُ الصَّنْفُ نَحْصَةٌ تَعْدُو بِأَنَّهُ وَتُورُحُ بِأَخُو مَتَّقٍ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اچھا صدقہ ہی اونٹنی بہت دودہ والی عاریت دینی واسطی دودہ مینی کی او اچھا صدقہ ہی بکری بہت دودہ والی عاریت دینی جسکو دینی ہی یا بسن پھر کر دودہ اور شام کو دینے یا بسن پھر کر دودہ نفل کی بہ بخاری اور سلم فی ف عرب میں یہ معمول ہی کہ جسکو اللہ تعالیٰ فی توفیق دی ہی وہ اونٹنی یا بکری دودہ کی عطا بلکہ عاریت دینا ہی مادہ حاجت روائی اپنی کرمی اور بعد حاجت روائی کی وہ مالک پیر دینا ہی اسکی حضرت فی ترمذی غزالی کو خوب صدقہ ہی یہ : **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَامِنٌ مُسْلِمٌ يَتِمُّ مِنْ غَرَسَاتٍ أَوْ يَزْرَعُ دَرَاهِقًا يَأْكُلُ مِنْهَا إِنْسَانٌ**

سلام کا یہ ہی انتہائی سچ باب عداۃ نبوی کی اگر جاسیگا اللہ تعالیٰ **الفصل الثانی** فصل دوسری عن عبد اللہ بن سلام کذا
 لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة حدثت ما تبينت وجهه عرفت ان وجهه ليس بوجه كذاب كان اول
 ما قال يا ايها الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الايمان حاتم وصلوا
 يا للكيل والناس ينسائم تذخلوا الجنة يسلمون رواه الترمذي وابن ماجه والدارقطني روايت هي عبد الله بن سلام كذا
 جبکہ انی ہی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں حاضر ہوا میں نے جبکہ دیکھا میں نے جبکہ حضرت کا معلوم کیا میں نے جبکہ چہرہ حضرت کا نہیں چہرہ جو بیگناہ پس تھا اول
 کلام میں کہ فرمایا ای آدمیو! افشا کرو سلام کو یعنی پکار کر کہو اس طرح کہ جس سے سلام و علیک کرو وہ سنی اور ہر ایک سے کہ وہ خواہ آشنا ہو خواہ بیگانہ اور کہلاؤ گناہا
 یعنی جو کو نکو اور سلوک کرنا تیار رہو سنی اور ہر ہونا را کو اس حالت میں کہ لوگ سوتی ہوں نبی تہجد داخل ہوگی بہت میں تہ سلامتی کی یعنی عذاب غفلت کے
 یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور امی نے روئے عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعبدوا الرحمن واطعموا الطعام
 وافشوا السلام تذخلوا الجنة يسلمون رواه الترمذي وابن ماجه اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 فی بندگی کرو رحمان کی اور کہلاؤ طعام اور افشا کرو سلام داخل ہوگی بہت میں تہ سلامتی کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے روئے عن ابن مسعود قال قال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم ان الصدقة تطوف غضب الله تعالى في الدنيا فممن تصدقوا في الدنيا ينفق الله في الآخرة روايت هي انس بن مالك قال قال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق صدقہ کرنا تہ
 بجا دینا ہی غضب پروردگار کی کیا اور دوزخ کرنا ہی مرنے بد کو نقل کی یہ ترمذی نے روئے عن ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصدقة تطوف غضب الله تعالى في الدنيا فممن تصدقوا في الدنيا ينفق الله في الآخرة روايت هي انس بن مالك قال قال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق صدقہ کرنا تہ
 کہ کوئی بلا نہیں آتا اور تم جو کسی سے عداوت وقت میں نہیں مین وقت میں جو شیطاں اور بیکار سخت وغیرہ کی باعث کفر و کفران کی ہو محفوظ رکھنا ہی حاصل یہ کہ
 خاتمہ خیر ہوتا ہی عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل معروف صدقة وان من المعروف ان تلقى اخاك بوجه طلق فان
 تفرغ من ذلك في اداء اخيك مرة واحدة الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو نیکی سچی صدقہ ہی
 جسے بیکار نہیں ہے کہ ملاقات کر تو مسلمان بھائی اپنی سی ساتھ کشادہ چہرہ کی اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی سچی بھائی کی نقل کی یہ
 اور ترمذی نے روئے عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تبسمك في وجه اخيك صدقة وامرك بالمعروف صدقة وامر
 بغيرك صدقة انك من صدقة الرجل الرزق البصر لك صدقة وما اطلقك الحج والشوك والعظم
 عن الطبري لك صدقة وكفر اهلك من ذلك في دلو اخيك لك صدقة مرة واحدة الترمذي وقال هذا حديث غريب
 اور روایت ہی ابی ذبی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سکڑا تیرا اور بھائی اپنی کی صدقہ ہی اور امر کرنا تہ نیکی کو صدقہ ہی اور منع کرنا تہ بیکار
 ہا سے صدقہ ہی اور تہلا دینا تہ اس کو چہرہ نبی نشان کی واپسی تیری صدقہ ہی یعنی جس میں میں سبب ہونی نشان راہ کی لوگ اسے بھولتی ہیں وہیں کی راہ
 ہو لیکر راہ بتلا دینا ہی صدقہ کا ثواب ملتا ہی اور مدد کرنی تیری یعنی ہاتھ پکڑ کر لے جانا تہ لے لے گا کہ سوچہ کو تیری ہی صدقہ ہی اور دوزخ کرنا تہ بیکار کا وکالتی
 کا اور تہ ہی کا راستی تیری ہی صدقہ ہی اور دان پانچا دول اپنی سی بچ دول بھائی اپنی کی تیری ہی صدقہ ہی نقل کی یہ ترمذی نے روئے عن ابی ہریرہ کہ کہا بہ حدیث غریب
 ہی و جب دول میں پانی ڈالنی میں یہ ثواب ملا تو جس صورت میں بھائی مسلمان ہاں مل نہوا واپنی دول سی پانی دی او سکوا کچھ پانی
 پاویگا ع و عن سعد بن عبد الله قال يا رسول الله اني ام سعة كنت فاني الصدقة افضل قال الماء فحفر بئر
 وقال هذه ايام سعة رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہی سعد بن عبد الله کہ کہا ای رسول اللہ تحقیق مان سحک یعنی میری
 ان کے پس کہ نہا صدقہ بہتر ہی یعنی اسکی روح کی لیے فرمایا پانی پس کہو و سحک کنون اور کہا یہ کنون صدقہ ہی واپسی مان سحک نقل کی

بیہودہ و اودھنسانی فی **ف** بانی بہت ہی سہی کہ بیت کام نامی امور دینی دنیا میں خصوصاً اون شہر و ن گرم میں دے و عن ابن سیرین قال
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا لَمْ يَغْرِبْ كَسَاةُ اللَّهِ مِنْ خَيْرِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ
 أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جَوْعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ شِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَأٍ
 سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْخَمْرِيِّ دَاهٍ أَبُودَاؤَدَ وَكَالْزَمِينِ اور سعادت ہی ابی سید کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہر مسلمان ہناروی
 کسی مسلمان کو کپڑا اوپر حالت تنگی پہن کی پہنا دیکھا او سکھو اللہ بہشت کی ہنر بسو نہیں جو مسلمان کہلا دیکھی مسلمان کو ہوک پر کہلا دیکھا او سکھو اللہ بیون
 بہشت کیسی اور جو مسلمان پیلا کسی مسلمان کو پیاس پر پلا دیکھا او سکھو اللہ شراب مہر کی ہونی میں نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی فی **ف** یعنی شراب
 بہشت کی کہ محفوظ ہی سبب مہر کی تیر و تبدیل ہی اور سبکی تھی سوار او کی کو فی نہیں بے سکتا اور مراد اس یہ ہی کہ نہایت نفیس پہلی کی نفیس چیز مہر
 کر دیتی ہیں اور مہر او سپر شک ہی جیسا کہ کلام اللہ میں آیا ہی یستون من جین مخموم تمام مسکینی بجای موم و غیرہ کی مشک لگا کر او سپر مہر کی گئی
 ہے دے و عن کاطمۃ بنت قیس قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في المال لحقاً سوى الزكوة ثم لا ليس السيد
 ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب فكيف رآه الذي ذكره ابن جرير اور ایت ہی حاملہ بی قیس کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی
 مال میں البتہ حق ہی سوار زکوٰۃ کی پہر پہر ہی حضرت ساری یہ بیت نہیں سبکی ہی کہ پہر و مونہ پہنی کو طرف مشرق و مغرب نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ
 اور دہمی فی **ف** یعنی زکوٰۃ تو فرض ہی ہی ضرور دینی چاہی سوار زکوٰۃ کی صدقہ نقل ہی سبب دہمی دیکری اور وہ پیشہ کہ نہ محروم کر می سائل اور
 قرض مانگنی والیکو اور دینے نکر می عاریہ مانگنی و ایسی سبب گہر کا مانند نڈی اور پیالہ وغیرہ کی اور نہ منع کر می کیسکو پانی اور نہ مالگینی سی کذا ذکرہ لطیف
 وغیرہ اور نظام ہر پہر کہ مروجی سی وہ چیز میں کاتیت مذکورہ میں فرامین یعنی احسان کرنا فراموشی اور یتیموں اور سکیونوں اور مسافروں اور سائلوں اور جرح
 اگر مال کو بیچ آزاد کرنی بردہ کی اور باقی آیت یوں کہ و لکن لبر من بالصدقہ الیوم الاخر والملائکہ والکتبا لنبیین فی المال علی جسد وی القوی والتمی ہو سکتا
 اور بن بسیل و السالمین فوارقاً قام الصلوة و فی الزکوٰۃ یعنی لیکن نیک سوار کا بیان لایا اللہ پر اور ان پہلی پر اور فشنون پر اور کتاب پر اور بیون
 اور ہر مال ساتھ محبت او سبکی قریبوں اور یتیموں اور سکیونوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور بردہ آزاد کر نہیں اور قایم کی نماز اور دی زکوٰۃ پس یہ اپنے
 فی سند کی یہی ہے اسو اسلی کا یہاں بل تو اللہ تعالیٰ فی تعزیت کی مومنوں کی ساتھ دینی مال کی بیون اور یتیموں وغیرہ کو بعد از ان تعزیت کی ساتھ قائم کرنی
 نماز اور دینی زکوٰۃ کی پس معلوم ہوا کہ دنیا مال کا سوا دینی زکوٰۃ کی ہی اور وہ صدقہ نقل ہی حال میں کہ حضرت فی جو فرمایا تھا کہ مال میں حق ہی سوار زکوٰۃ کی
 وہ اس سے ثابت ہوا کہ اول صدقہ نقل ذکر کیا گیا ہے صدقہ واجب دے و عن نبیسة عن ابيها قالت قال رسول الله ما الشئ الذي
 لا يحل منعه قال الماء قال يا بنی الله ما الشئ الذي لا يحل منعه قال السلم قال یا بنی الله ما الشئ الذي لا يحل منعه
 قال ان تغفل الخیر لك مرة ابوداؤد اور روایت ہی یہی کہ نقل کی اسی اپنی باپ سے کہہا بیہی کہ کہا باب و سکی فی بار رسول اللہ کیا ہی وہ چیز کہ
 نہیں حلال منع کرنا اور نہ بنا کیسکو اور س فرمایا کہ پانی کہا ای نبی اللہ اور کیا چیز ہی کہ نہیں حلال منع کرنا کیسکو اور س فرمایا کہ کہا ای نبی اللہ اور کیا
 چیز ہی کہ نہیں حلال منع کرنا اور س فرمایا کہ تاہر ابلا یکو بہتر تیری ہی نقل کی یہ ابو داؤد فی **ف** بانی یعنی جو پانی کہ زیادہ ہو حاجت مانگے اور نہ
 سے نہ منع کر می سہی کہ لوگو کو کھانا و کھانہ و سبب ہوتی ہی اور لوگ ہی بہت ہیں او سکھو چندان قدر نہیں کہنا اور کھانہ کا جامع سبب ہیں مومنوں یعنی
 دمی جو کچھ چاہی تو اور جو ہو سکی پہلانی کر نہیں حلال تجھ کو باز کہنا اپنی کو اور اور ذکر اس سے پس یہ ہمیں ہی بعد تحفہ کے اور شاہ ہی طرف اہل کراخت
 لا یحل یعنی لاینبی کی ہی یعنی لاینبی نہیں منع کرنا ان چیز و نسی دے و عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اخرج

اسکا اس پر **ف** جابر بنی دو باسلام ایلی کیا کہ پہلا سلام یا حضرت فی سنا نہیں لیجوا یہ ہیں یا اوکی ادب سکھا بیکی ہی ہوز نہ کہہ دیک

عیدک سلام کا دعاء مرد کی ہی ظاہر اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب تک کی زیارت کو جاوی کہی عیدک سلام نہ السلام عیدک سی کر زندی پڑھتی۔

یہ کہ گنت مرد کی ہی ایسی ہی السلام عیدک سی ایسی کہ ثابت ہوئے حضرت سی کہ جب بارہ مونی کو شرف لیا جاتی تو کہتی السلام عیدک سی معنی اسکی کہ عیدک سلام

مرد کی ہی یہ ہیں کہ دعاء مرد کی ہی ایام جاہلیت میں اور حضورؐ کے کہا ہی کہ عرف و عین یہ تھا کہ جب سلام کرتی فیر پڑھتی عیدک سلام پس فرمایا حضرت فی کہ عیدک

السلام تحیہ میت کا ہی موافق عرف و علوت انکی نہ یہ مرد ہی حضرت کے سلام کیا جاوے پڑا طرح اتھی اور کہہ سلام عیدک سی ای کہ یہ افضل ہے اور جابر بنی

جو کہا کہ بعد اسکی مینی سیکو برا نہیں کہا یہ بات سدا ہے لی ہی والا جانی ہی برا کہنا ایک شخص مخصوص کو کہ معلوم ہو مرزا اسکا کفر لیکن افضل ہی ہی کہ مشغول ہے

تو کہ جن میں اور سیکو برا نہ ہی ایسی کہ خطرہ آنا ماسوی اسکا موجب نقصان کا ہی اور سیکو برا نہ کہنی میں کہہ ضرر نہیں حتی کہ نہ لعنت کرنی شیطان کی میں ہی

جیسی پانچ ٹخنوں نہ ہی نہ ہی مینی یہی ہے کہ نہ وغیرہ ہی ٹخنوں نہ ہی نہ ہی نہ ہی اور نہیں ہنگامہ اسکا کہ وہ پیر تو برا کہہ کیوں وبال میں پڑتا ہی طبیعت ہے

مادی مہمل باشد بخدا اگر مردی حسن ہے ماسا سادہ اور اخیر میں لفظ فی روایت کہ جو عبارت نقل کی اسکی معلوم ہوا کہ زندی ہی ہی ساری روایت نقل کی ہی ہی

بعضے حرمین لکھا ہی کہ زندی ہی ہی تمام حدیث روایت کی ہی لیکن الفاظ اسکی اور میں سنا ہیں جو روایت ہی ساتھ الفاظی داؤد کی ہی طرح

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّكُمْ ذَجَّوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَنَفْمَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرُ

كَيْفَ رَأَوْاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہی عائشہ سی یہ کہ اہلبیت یا صحابی فیج کی ایک بکری پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم لی کہ باقی را او میں گناہت

عائشہ فی کہ نہیں باقی را او میں گناہت اسکا معنی سب تقسیم کر دی اسکا نشان کی فرمایا باقی رہی ہی سب سے نشان کی نقل کی یہ زندی ہی اور کہا حدیث

صیح ہی **ف** مینی باقی وہ ہی کہ جو گو گو نو دیا کہ نو بل و سکا وہان ثابت ہی اور جو کچہ کہ میں افانی ہی ایمن اشارہ ہی طرف اس کی مانع کہ بخدا و اللہ

باقی معنی جو کچہ نہ ہی پاس افانی ہی اور جو کچہ اسکا پاس باقی ہی ح وعن ابن عباس قال سَقِيتُكَ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا كُنَّا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللَّهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ رَأَاهُ أَخُوهُ ^{وَاللَّيْلُ} اور روایت ہی ابن عباس کے کہنا

مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کوفاتی تھی نہیں کوئی مسلمان کہ پہنوی کسی مسلمان کو کپڑا مینی زلیا یا چادر یا اور کچہ مگر کہ ہوتا ہی بڑی حفاظت میں اس کے

طرف سی جب تک ہو واپس پلوس کپڑی میں سی ایک کپڑا ہی نقل کی یہ احمد زندی فی **ف** یہ فائدہ تو دنیا میں ہے اور آخرت میں تو بلان گنت ہی ع

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَرْفَعُهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ فِي بَصَدِّ

يَتِيمِنِهِ يُخْفِيهَا أُمُّهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَدْرِيهِ قَاهُزَمَ أَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ

رَأَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ أَحَدُ رَوَاتِهِ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبَّاسٍ كَثِيرُ الْعَلَطِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود کے

پہنچا یا اسکو حضرت کہ فرمایا حضرت فی تین شخص میں کہ دوست کہتا ہی او کو اسکا ایک شخص کہ بڑا ہوا کہو حال میں کہ تلاوت کرتا ہی فرائی معنی نماز میں وغیرہ

نماز میں اول اول ظاہر ہی اور ایک شخص کہ دی کوئی صدقہ معنی نقل صدقہ دہنی یا تہذیبی سی چہا کہ او سکوا راوی فی کہ گمان کرتا ہو نہیں حضرت کو فرمایا

بائیں یا تہذیبی ہی اور ایک شخص کہ تھا لشکر میں اسکا گنت پائی بارون ہوئی فی پہرہ سامنی ہوا دشمن کے نقل کی یہ زندی ہی اور کہا یہ حدیث غیر محفوظ

ہی مینی ضعیف ہی ایک روایت کہ فرمایا اسکا ابو بکر بن عباس سے وہ بہت غلطی کرتا ہی **ف** دینے یا تہذیبی سی ایمن اشارہ ہی طرف ادب کی کہ فانی یا تہذیبی

وی یا اسکو دی کہ دامن طرف ہوا اسکی ادب چہا کہ او سکوا بامن یا تہذیبی مینی دہنی یا تہذیبی کہ تو بامن یا تہذیبی کہہ جو را وہ کیا گیا ہی ساتھ اسکی کمال ہوا

پاسے یہ ہیں کہ دامن طرف والیکو دی تو بامن طرف والیکو نہ خبر ہو غرض اسکا اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوف ریاکی لپی اس طرح چہا کہ دینی کا بڑا خواہش

پس تعجب کیا فرشتوں نے منیٰ پہاڑ کیسی پیر کیا فرشتوں نے ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری کوئی چیز بخت تر با مانا کہ ان لوہی منیٰ وہ پتھر کی
یہی توڑ داتا ہی پر عرض کیا فرشتوں نے ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری کوئی چیز بخت تر با مانا کہ منیٰ وہ دیو کیسی نرم کردتی ہی پر عرض
کیا فرشتوں نے ای رب ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری کوئی چیز بخت تر با مانا کہ پانی منیٰ وہ بہا دینا ہی اک کو ہی پر عرض کیا فرشتوں نے ای پروردگار ہمارے
کیا ہی مخلوقات تیری کوئی چیز بخت تر پانی سی فرما مانا ہو منیٰ وہ پانی کو ہی خشک کردتی ہی پر عرض کیا فرشتوں نے ای پروردگار ہمارے کیا ہی مخلوقات
تیری ہی کوئی چیز بخت تر ہوگا فرما مانا صدقہ دینا فرزند آدم کا کردیتا ہی صدقہ ساتھ دہنی اتہا پنی کی چپا ہا ہی اسکو با من اتہا پنی سی نقل کی بہتر مذہبی
اور کہا یہ حدیث غریبہ **ف** فرما مانا صدقہ دینا فرزند آدم کا انہی سے زیادہ نفع پہلی ہی کہ اس میں مخالفت نفس کی اور قہر طبعیت اور دفع کرنا شیطان کا
اور اوپر چیز و زمین کہ اوپر اکی مذکور ہو زمین بہ بات نہیں اور اس میں مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کا اسلی ہی کہ نفس چاہتا ہی کہ لوگ میری دینی کو دیکھیں
اور میری تعریف کریں اور اپنی ہم عصر پر فخر حاصل ہو بھی پس جب چپا کر دیا تو مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کو اور بعضوں نے کہا کہ زیادہ نفع پہلی ہی
کراس حاصل ہوتی ہی رضامندی اور رضامندی سے بڑی چیز ہی شرح و ذکر **حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَصْحَدَةَ عَنْ تَطْفِیلِ بْنِ الْحَظِیْمَةِ عَنْ زُكْرَىٰ بْنِ عَمْرٍو**
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ
يُنْفِقُ مِنْ مَالٍ لَهُ ذَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا اسْتَفْلَكْتُهُ حَبَّةَ الْجَنَّةِ كُلَّهُمُ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ
قُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِیْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَبَقَرَتَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی ابی ذر
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کرے ہر مال اپنی ہی دو دو چیزیں اسکی راہ میں مگر کہ استقبال کرے ہی اسکا
دربان بہشت کی ساری پکارنگی اسکو طرف اوچین کی کہ نزدیکی و کی ہی کہا ابو ذر نے کہ ہماری کھڑکی ہی بیچ کر دے اگر مومن اونٹ پس دے دے وادی
اور اگر مومن گائین تو دیوی دو گائین نقل کی یہ نہ سائی فی **ف** اسکی راہ میں منیٰ اسکی خوشی جگہ میں خرچ کرے مانند جم اور جہاد اور طلب علم اور
ماند انکی اور طرف اوچین کی کہ نزدیکی و کی ہی منیٰ اپنی نعمتیں بہشت کی باہر و درون کی طرف بلاتی ہوگی دربان و دان کی **وَعَنْ مُرَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**
قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَهْلِ إِسْمَاعِيلَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ ظَلَّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
صَدَقَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی مراد بن عبد اللہ کہ کہا حدیث کی مجھ کو بعض صحابیوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فی بہ کہ سنا یہی خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ کہ فرماتی ہی یہ کہ تحقیق سایہ مومن کا دن قیامت کی صدقہ اسکو ہوگا نقل کی یہ حدیثی **ف** یعنی حبسی ساہبان گرمی دہو ہے بچا ہا ہی دینی اس
صدقہ سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کی یا یہ کہ صدقہ کو با ثواب و سیکو بصورت ساہبان کی بنا کردینی والیکی سر پر تانین کی ناگرمی اسدن
کیے ہی **ع** **وَعَنْ ابْنِ مَسْقُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَشَّعَ عَلَى عِيَالِهِ فِي النِّفْقَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ**
وَشَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ قَدْ جَرَّبْنَاهُ تَوَجَّدْتُ لَهُ كَذَلِكَ سَرَادَاهُ سَرِيرَتَيْنِ
وَسَرَدَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْأَيْمَانِ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَأَى سَعِيدَ بْنَ جَابِرٍ وَصَفَّاهُ روایت ہی ابن مسعود سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کشادگی کری اپنی کنبی پر خرچ کرے دن عاشور کی کشادگی کرے اسکو اللہ تعالیٰ اسے باقی سال اسکی میں کہا
سناں فوری فی کہ تحقیق تجربہ کیا ہی منیٰ اسکا پس باہنی اسکو بطرح نقل کی یہ زربن فی و نقل کی یہی فی شب الاہان میں بن سواد اور ابو ہریرہ
اور ابو سعید اور جابر وصیف کہا ہی اسکو بہی فی **ف** بہی فی اسکو صفت کہ کہ یہ ہی کہا ہی کہ اگرچہ طرق اسکی صفت میں لیکن بعض کو بعض سے
نوت حاصل ہو جاتی ہی اور حدیث سرکہ لکانی کی دن عاشور کی جو بعضوں نے نقل کی ہی کہ اصل اسکی نہیں اور یہی صرح اور نقل فعال جو دن عاشور کی

کرنی نفل کی ہیں انکی بھی کچھ اصل نہیں ہو سکتی اور وسعت کرنی کہا نہیں کیونکہ ثابت ہے بی بی ع و عن ابی امامۃ قال قال ابو ذر یارسول اللہ اگر ایت الصدقہ ما ہی قاضیاً مضاعفاً عند اللہ فرید رواؤند و روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا کہ ابی ذر نے ہی نبی خدا کی خبر و حکم کو صدقہ کیا ہی ثواب اسکا فرمایا چند و چند ہی یعنی کئی کئی حصی ہی اور نزدیک مسکن زیادہ ہی نفل کی پہلے حدیثی ف کئی کئی حصی ہی حدیث معلوم ہوتا ہی کہ دس حصی سی سات سو تک ہی اور زیادہ ہی ہی اگر چاہی سات سو ہی زیادہ ثواب کبھی کبھی یا اللہ تعالیٰ فی و اللہ ضیاعت لمن ایشاہو الصدقہ ما ہی ثواب کسی ہی چاہتا ہی روح باب فضل الصدقہ باب بیع بیان بہترین صدقہ کی الفصل الاول نفل پہلے عن ابی ہریرۃ و حکیم بن حزام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الصدقہ ما کان عن ظفر غنی و ابی ذر عن نقول داہ الحاکم و داہ مسلم عن حکیم بن حزام روایت ہی ابی ہریرہ و حکیم بن حزام سی کہ کہا دونوں ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بہترین صدقہ وہ ہی کہ بوبی پر دانی سی اور شہر و عکرا ساتھ اس شخص کے کہ لازم ہی تجھے نفعت اسکا روایت کی یہ بخاری فی اور روایت کی مسلم فی نبی حکیم سی ف فی بروانی سی یعنی صدقہ کو اور پھر غنما فی ہی مطلق غیر نہ جاوی یعنی قوت اہل عیال کا کہ لی اور جز زیادہ اس سے ہو تصدق کری اور عیال کو محتاج و ہو کا ترک ہی جبکہ فرمایا شہر و عکرا ساتھ اس شخص کے کہ لازم ہی تجھے نفعت اسکا اور تحقیق یہ کہ ضرور ہی سدقہ ہی ہو البتہ کہ یا تو غنما نفس حاصل ہو یعنی ارزاہ غنماوت نفس کے الصدقہ اعتماد کر کر دینا جاوی اوسل غنی سی کچھ پروا کری جبیکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی تمام مال یدیا اور حضرت فی پوچھا کہ کیا باقی چھوڑا تو فرمایا اپنی عیال کی ہی عرض کیا کہ اللہ سپر حضرت انکی نفع لیکر کی دیا غنما مال باقی ہی کہ دی اور پھر مالدار ہی نفلن جو جاوی جبیکہ اوپر گذرا حاصل کیا کہ تو مال حاصل ہو دہوی جو کچھ چاہی والا مقدم رکھی نفس و عیال کو اتنا نہ دی کہ آپ اور عیال ہو کی رہیں ع و عن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ انفق المسلم نفقۃ علی اہلہ و ہر یحسبہا کانت لہ صدقۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جس وقت کہ خرچ کرتا ہی مسلمان کچھ خرچ اپنی اہل پر یعنی بومی اور قرابتیوں پر اور اوسین توفع رکھتا ہی ثواب کی ہوتا ہی اوسکی ہی تو یعنی بڑے صدقہ یا صدقہ مقبول نفل کی یہ بخاری اور مسلم فی و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار انفقۃ فی سبیل اللہ دینار انفقۃ فی ذبۃ و دینار تصدقۃ علی مسکین و دینار انفقۃ علی اہلک اعظم باجر الی انفقۃ علی اہلک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ایک دینار ہی کہ خرچ کر تو اسکو اسکی راہ میں یعنی حج یا چھو یا طلب علم میں اور ایک دینار ہی کہ خرچ کر تو اسکو بیع آزاد کرنی برویکی اور ایک دینار ہی کہ صدقہ تو مسکین کو اور ایک دینار ہی کہ خرچ کر تو اسکو اپنی اہل پر بہت بڑی اون دینار و نہیں از روی ثواب کی وہ دینار ہی کہ خرچ کیا تو فی اسکو اپنی اہل پر نفل کی یہ مسلم فی و عن ابی ذر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل دینار ینفقہ الرجل دینار ینفقہ علی عیالہ و دینار ینفقہ علی ذبۃ فی سبیل اللہ و دینار ینفقہ علی اصحابہ فی سبیل اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بہترین دینار کہ خرچ کری اسکو آدمی وہ دینار ہی کہ خرچ کری اسکو اوپر عیال اپنی کی اور وہ دینار کہ خرچ کری اسکو اپنی جانور پر کہ بالا ہوا اسکو چھوادی ہی اسکو وہ دینار کہ خرچ کری اسکو اوپر یہ و انکی کی احوال میں کوہ جہا کرنی والی ہوں اسکا راہ میں نفل کی یہ مسلم فی ف یعنی خرچ کرنا ان میں پر نفل ہی اور دون پر خرچ کرنی سی ع و عن ام سلمۃ قالت قلت یارسول اللہ انی انفق علی بقی ابی سلمۃ انما لہم بقی فقال انفق علیکم فلانما لکم ما انفق علیہم علیہم و روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا کہ ابی سلمہ یا رسول اللہ یا

واسطی میر تو اب ہر پنج کریمین اور بیٹوں ابی سلمہ کی سوا کسی نہیں وہ بیٹی میری ہیں فرمایا خیر کہ ان پر بس زہری ہی ثواب ہے اور خیر کا کچھ خرچ کرگی تو اور خیر
 کی یہ بخاری اور سلمہ فی حضرت ام سلمہ پہلی بی بی ابوسلمہ صحابی کی تھیں انسی کی بھی بیوی تھی حمزہ زینب اور زہرا جب وہ مری تو حضرت
 کا ح ہوا اور ان کا پس من بچو نکو ام سلمہ کچھ دیا کرتی تھیں اسکو پوجا کر بھی ثواب ہے ہوتا ہی اونکی دینی من بانی ہیں اس صورت من مراد بیوسنی بی بی سکی
 ہوئی با ابوسلمہ کی اور بیوسنی جو بھی بی بی اونکی دینی کا حکم پوجا اس صورت میں بیوسنی سوتیلی بی بی مراد ہوگی غرض وعن کذبت امرأۃ عبد اللہ
 بن مسعود قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقن یا معشر النساء وکم من حلیۃ کنت فرجعت
 الی عبد اللہ فقالت انک رجل خفیۃ ذات لید وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد امرنا بالصدقۃ فانہ فتنک فان
 کان ذلک فخری حق والاخرقہا الی غیرک قالت فقال لی عبد اللہ بلی آتیہ انتہ قالت فانطلقت فاذا امرأۃ من الانصار
 یس اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجتی حاجتہا قالت وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ابعیت علیہ لکنہا
 قالت فخرج علی کتاب لہ فقلنا لہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ انی امرأتک
 بالباب نساک لک لتخرجن الصدقۃ عنہما علی اذ وجہا وعلی ایتام فی حجورہما ولا تخبرہ
 من نحن قالت فدخل سلا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسأله فقال لہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم من ہما قال امرأۃ من الانصار وزینب فقالت لہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم انی الزینب قال امرأۃ عبد اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم لکمما اجران اجر القرائۃ واجر الصدقۃ متفق علیہ واللفظ لمسلم اور روایت ہی زینب جو
 عبد اللہ بن مسعود کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی صدقہ کروای گروہو تو کی اگرچہ ہوزیرون ہتھاریسی کہا زینب بی بی ہر کئی میں
 یعنی حضرت کی مجلس محفل عبد اللہ بن مسعود کی پس کہا بی بی کہ تحقیق تو مردی سبک نہ کا یعنی فقیر ہی اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حکم فرمایا جو
 حکم ساتھ بی صدقہ کی پس صاحب حضرت کی پاس اور بوجہ بیوسنی یعنی یہ کہ ابانیت کرنا ہی جکو تصدق کرنا خیر اور زہری اولاد چاہیں پس اگر وہ یہ تصدق
 کرنا خیر اور زہری اولاد پر کہ کفایت کری محبی تصدق کروں تمہارے اگر نہ کفایت کری خرچ کروں اسکو طرغیر نہائی کہا زینب نے پس کہا وہ علی سید عبد اللہ بن بلکہ
 تو ہی صاحب حضرت کے پاس کہ زینب بی بی ہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کہاں کہاں نہ انصاف میں کہہ دیتی اور وہ اللہ سبحانہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حسب میرا منہ حاجت کیسی ہی ہے
 وہ ہی ہی بوجہ بی کو آتی ہی کہ آیا خاوند اور اسکی متعلقون کو دون بانیہن کہا زینب نے ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ڈالی گئی تھی اور نہ ہیبت کہاں پس نکلی
 ہمہ طال پس کہا ہمیں ماؤ کو جاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دو اوکو یہ کہ دو عورتیں دسوازی پر پوچھتی ہیں آپ کہ کیا کفایت کرنا ہی صدقہ
 دینا انسی خاوندون اوکیکو اور تمہونکو کو انکی پرورش میں ہیں اور خبر کر تو حضرت کو کہ کون ہیں ہم یعنی مبالغہ کیا بیچ فخر بار کے کہ اس میں
 بالکل ریا کو دخل نہیں کہا زینب نے پس گئی بلال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس بوجہ حضرت سی وہ سلمہ پس فرمایا بلال کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کہ کون ہیں وہ دون کہا بلال فی ایک عورت ہی انصاف میں ہی اور ایک زینب ہی پس فرمایا حضرت فی بلال کو کونسی زینب یعنی زینب کئی ہیں یہ کہ
 ہے کہا عورت عبد اللہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی پہلی اونکی دوسرے ثواب ہے ایک ثواب قریب کا اور دوسرے ثواب صدقہ دینی کا نفل کی یہ بخاری
 اور سلمہ فی اور لفظ صلی اللہ علیہ وسلم کی و ف ڈالی گئی تھی اور نہ ہیبت یعنی اللہ تعالیٰ فی ہی رسول قبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہیبت اور خلعت ہی تھی کہ لوگ
 اونسی دینی تھی اور تسلیم کرتی تھی انکی سر پہ کوئی جرات نہ کرتا تھا بیکانہ خلعت کی ہون پاس ہمہ ہیبت خداوندی کہ اللہ تعالیٰ فی سبب ت کا کہا ہا

ایک بار کہنا بنزدیک مرد دعا کر سکی ہوا اور عادت تھی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی کجبت دعا کرنا وہی بی سائل و مدعی اور بی طرح دعا کرتی اور سبکی بی پرور زمین اور سکا مال پس لوگوں نے سبب سکا ہوا چاہا فرمایا اگر نہ دعا کرو زمین اور سبکی بی تو البتہ جو حق و حکم جو سبب علی سبب بی زیادہ حق بیرونی اور سبب سبب مدعی پس دعا کرنا ہون اور سبکی بی جب سیکرہ دعا لکھی میری بی نا کہ بلا اذکار و نعت دعا اور سبکی کا ساتھ دعا اپنی کی اور خالص ہو صدقہ و عمن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسألوا اللہ الا بالحق والصدقۃ والصدقۃ انما یؤدوا وہا وروایت ہی جابر ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ مانگی جاکر ساتھ ذات اللہ مگر بہت نفل کے یہ بودا و دنی و ف یعنی سناگو لوگوں کی کوئی چیز بواسطہ ذات خدا کی یعنی نہ کہو کہ کوئی چیز واسطی ذات خدا کا یا واسطی اللہ کے ایسی کہ نام اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا ہی اس کا لگی جاوی ساتھ سبکی متاع و نیکی بلکہ مانگو ساتھ سبکی جنت کا یا اس کا لگتی ہیں ہم تمہیں بواسطہ ذات کریمہ نبی کی کہ یہ داخل کریمہ جنت میں ہر فصل الثالث فصل تیسری عن النبی قال کان ابو طلحہ اکثر الاصل بالمدینۃ ماکثر من یخجل وکان احب اموالہ الیہ یرحمہ وکانت مستقبلۃ السجود وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخلہا ویشرّب مرمۃ فیہا طلب قال تسرف لکما نزلت ہذہ الایۃ لکن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قام ابو طلحہ لای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان اللہ تعالیٰ یقول لکن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون وکان احب ما لک ان یرحماء و انتھا صدقۃ للہ تعالیٰ ارجو ربہا و ذکرہا عند اللہ فضعہا یا رسول اللہ حیدر اذ اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخج ذلک مال راجح و قد سمعت ما قلت ولانی اری ان یجعلہا فی الاوقاف فقال ابو طلحہ فصل یا رسول اللہ ففعلہا ابو طلحہ فی اقدارہ و بنی عینہ متفق علیہ روایت ہی انس سے کہ کہا تھی ابو طلحہ بہت اللہ مدینہ کی انصار میں ستم کجور روستی اور تہا بہت محبوب مالون و کسی طرف اونکی ہر حاکم نام اونکی باغ کا تھا اور تہا وہ سامنی مسجد کی یعنی مسجد نبوی اور تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جانی او میں و پیتی پانی او میں کا کہ اچھا تھا یعنی شیرین یا حلال بلاشبہ کہا انس نے پس جب اور تھی یہ آیت ہرگز نہ پہنچو گی نیکی کو یہاں تک کہ خرچ کرو اور چیز سی کہ دوست کہتی ہو کھڑی ہوئی ابو طلحہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی او کہا یا رسول اللہ متحقق اللہ تعالیٰ فرمائی ہرگز نہ پہنچو گی نیکی کو یہاں تک کہ خرچ کرو اور چیز سی کہ دوست کہتی ہو او متحقق بہت محبوب بل میری طرف میرے ہر حال اور متحقق وہ صدقہ ہی واسطی اللہ کے امید کہتا ہوں نیکی او سبکی یعنی بموجب آیت کریمہ کی اور امید دار ہوں فیروزہ کہنی او سبکی کا نزدیک اللہ کہیں کہہو اسکا ہی رسول خدا کی جہان کہلاؤ لکھو مدینہ آپ جس جگہ مناسب جانی چیز فرمائی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی شانہ شہید یعنی میرے مال سے فسخ دینی والا اور متحقق سامنی جو کہا تو فی اور متحقق میں مناسب نا ہوں یہ کہ نسبت کر دی اسکا اپنی فراموش نہیں یعنی محتاج فراموش نہ کو تا ثواب صدقہ کا ہی ہوا اور صلہ رحم کا ہی پس کہا ابو طلحہ فی کرونگا رسول مدینہ جو فرمایا آپ فی بہر شہیم کیا اوس باغکو ابو طلحہ فی اپنی فراموش نہیں اور چچا کو بیٹوں نفل کی یہ بخاری اور مسلم فی ف ہی ہم بیان ہر اقارب کا یا اقارب سے سو اونکی اور نا تیار مراد ہوں بح و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان افضل الصدقۃ ان تشیم کذا لجا یعدواہ البیہقی فی شعبہ لکن اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بہترین صدقہ کا یہ ہی کہ پٹ پھر ایک جگہ یو یکا نفل کی یہ یہی فی شعب الا یان میں ف ہی جو چیز کہ جائز ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلمان خواہ جائز ہو لیکن جائز ہو مودی کہ جسکی بی حکم دیکھا ہی یعنی نہ سائب غیر مستثنیٰ ہیں یعنی کہنا نا دیکھا چہا نہیں ہر باب باب ف عادت ہی دولت کی کہیں نہ با سبب فکر کا ہی بغیر جسکی اور ذکر کرنا ہی او میں جہنم منہات اور طمحات پہلی باب کے چنانچہ یہ باب سبب و سببی ہی اور معنی منہون میں و باب ما یمنع المرأة من مال زوجہا یعنی اس باب میں بیان ہی او پھر کا کہ خرچ کرے حور

ابن خازنک مال بیع: ع الف فصل اول فصل بیع ع عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 اذا انفق المرأة من طعام بيتها غير مفسدة كان لها اجرها بما انفقته ولزوجها اجره بما كتب ولتخازن مثل
 ذلك يفتقر لغيره من مفسدة عليه روايت هي عائشة سی کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جوقت کہ تصدق کرتی ہی عورت اپنی گھر کی
 طعام میں ہے احوال میں کہ نہ اسراف کرے نہ اہل جویتوہا ہی واصلی و سکی ثواب کا سبب بیع کرنی اویسکی اور ہوگا اوسکی خاوند کو ثواب کا سبب کامی یافتہ
 مال کی درو اہلی داروغہ کی مانند اسی کی یعنی کہنا جسکی حوالہ ہی اوسکو ہی ثواب سبب بیع کرنی ایسا ہی ہوتا ہی جیسی میان یو کو نہیں کم کرتی بعض
 انکی ثواب بعض کیکو کہہ نقل کی یہ بیع جاری اور مسلم فی ف یہ محمول ہی ہے کہ خاوندنی اذن دیدیا ہو یو کو تصدق کرے یا صریحا یا دلالت اور بعض نے
 کہا کہ یہ حکم جاری ہے اور عادت اہل حجاز کی کہ عادت انکی یہ ہے کہ اپنی بیوی کو اور خاوند کو اذن دیدیتی ہیں یہ کہ صیافت کریں وہ ہا نوکی اور کہلایں
 سائل و مساکین و ہمسایہ کو پس غبت دلائی حضرت فی اپنی امت کو کہ یہ عادت نیک اصل کریں مع وعی ابی ہریرہ قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم اذا انفق المرأة من كسب زوجها من غير امره فلهما نصف اجره متفق عليه اور روايت ہی ہے
 ہر یہ سی کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جبکہ تصدق کرتی ہی عورت کامی یعنی مال خاوند اپنی کی سی بغیر حکم اویسکی پس اہلی اوسکی ہی آوہ ثواب کا
 نقل کی یہ بیع جاری اور مسلم فی ف بنیو اوسکی حکم کی مرد بغیر حکم اویسکی ہے کہ خاص اوس صدقہ کا خاوندنی حکم نہیں کیا لیکن جانی ہی رضا خاوند کو
 بالاجمل صریحا یا دلالت یعنی تہوری چیز ہو کہ اوسکی دینی کو کوئی منع نہیں کرتا جیسی بیان فقیر کو کہہ آیا کوئی دیدیتی ہیں شرح وعی ابی ہریرہ قال
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تخازن المسلم الاكابر الذي ينفق ما امره كاملا موقفا طيبة ينفق في دفعه الى الذي امره به ثم
 ان تصدق فبين متفق عليه اور روايت ہی ابی موسیٰ اشعری سی کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی داروغہ سلمان امانت داراب کہ دیوی
 اوچیز کو کہ حکم کیا گیا ساتھ اوسکی بی صدقہ اور مانند اوسکی کو کہہ دن نقصان کو خوشی دل پہنی کسی پس دیوی اوچیز کو طواف اوسکی کہ حکم کیا گیا ہی اوسکی بی
 ساتھ اوسکی ایک ہے دو تصدق کرے یو انہیں کا نقل کی یہ بیع جاری اور مسلم فی ف اس میں جابر بن طہیان کہہ رہے ہیں ایک تو حکم ہونا مال کا اور دوسرے پورا دینا اور
 تیسرے خوشی ہی دینا یہ لہی کہا کہ بعضی داروغہ اور خادم خوشی سی نہیں جی جو کہ مالک لواتی ہیں اور چوتھی دینا اوسیکو جسکی بی حکم کیا گیا ہی نہ اور سکین اور
 لفظ متصدقین ساتھ صنفہ نشینہ کی ہی یعنی ایک لکھ اور دوسرا ہزار و دو صدقہ کرے یو انہیں کا ایک ہے ہی اور ایک نسخہ مسجد میں ساتھ صنفہ
 بیع کی ہی یعنی داروغہ ہی ایک تصدق کرے یو انہیں ہے حال یہ کہ جو داروغہ سلمان و امانت دار ہو کہ جو کہہ الکتبی کا حکم کرنا ہو یا دینا ہو اور خوش ہو کہ
 دینا ہو اور دینا ہو اوسکو کہ جسکی بی مالک حکم کیا تو اوسکو ہی ثواب مانند ثواب لکے ہوتا ہی مع وعی عائشة قالت ان رجلا قال لرسول الله
 الله عليه وسلم ان ابي اهلك نفسه واكثفها لئلا تكلمت تصدقت فهل لها اجر ان تصدقت قال نعم متفق عليه اور روايت ہی عائشہ
 سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واصلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق ہاں میرا گھانا مرگئی اور گمان کرنا ہوں میں اوسکو کہ اگر بولتی کہہ لے دینی یا وصیت کرتی لے
 دینی کی پس کیا ہی واصلی اوسکی ثواب اگر صدقہ دون میں اوسکی طرف سی فرمایا ہاں ہی نقل کی یہ بیع جاری اور مسلم فی ف احدیث میں لیل ہی ہے کہ
 ثواب صدقہ کا میت کو پہنچا ہی اور ہر طرح دعا و سفارعت کی بی منہ ہی ہے ہر اہل سنت و جماعت کا لہی ہی اور عبادات بدین میں اختلاف
 مانند نماز و تلاوت قرآن کی اور محتار ہے کہ انکا ہی ثواب پہنچا ہی اور امام عبد اللہ بافی رحمہ فی لکھای کہ شیخ بزرگ قدس جہد السلام کو بعد از نکلی گینی خوب
 میں دیکھا کہ کہنی میں ہم دنیا میں حکم کرتی ہی ساتھ پہنچتی ثواب تلاوت قرآن کی اور اس عالم میں برخلاف اوسکی پابینی شرح الفصل
 الثاني فصل في فضل وصية عن ابي امامة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في خطبته عام حجة الوداع

یعنی بے غورگی و ملا کر دیا پس چاہی یعنی یہ کہ مولد و بن و سکو اور گمان کیا مینی یہ کہ بچہ کا وہ او کو سستا پھر پوچھا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی پس فرمایا و غیر
 کہ او سکو اور نہ خود کو اپنی صدقہ میں اگرچہ دیوی بچہ کو وہ بدلی ایک ہم کی یعنی یہ خود صورت ہی نہ صفیہ اسیلی کہ رجوع کر نوالا اپنی صدقہ میں مانند کئی کی ہی کہ
 چاہتا ہی اپنی فی کو اور ایک استابت میں کہ نہ رجوع کر اپنی صدقہ میں مینی اگرچہ صورت میں ہو اسیلی کہ رجوع کر نوالا اپنی صدقہ میں مانند چاہا فی ولیک استابت
 اپنی فی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی ف بچہ کا او سکو سستا مینی بسبب بی ہو جانیکہ اسیلی کہا کہ میں محسن او سکا تھا اور نہ خرید کر یہم مینی تنزیہی ہی
 کہا ابن ملک گوئی میں بعضی حال طرف اسکی کہ صدقہ دینی والیکو خریدنا اپنی صدقہ کا حرام ہی ہو جب تک ہر حدیث کی اور کثر علما کہتی ہیں کہ یہ مکروہ تنزیہی ہی
 اسیلی کہ ابن فنج وغیرہ ہی وہ پہلے کہ جسکو تصدق دیا جاتا ہی وہ اکثر سستی مول کو بچہ ہی صدقہ دینی والیکو نہ سبب پیہ احسان و اسکیکے پس ہوتا ہی اپنے
 خود کو نوالا اسیلی اپنی صدقہ میں بیع اس مقدار کی کہ رعایت کیا گیا بیع و عَنْ بُرَیْکَةَ قَالَ لَسْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ
 امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى رُحْمَى جَارِيَةٍ وَرَدَّهَا عَلَيَّ مَا نَتَّ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكَ أَمِيرَاتُ قَالَتْ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَأَصَوَّمُ عَنْهَا قَالَ صَوِّمِي عَنْهَا قَالَتْ لَسْتُ أَتُكَلِّمُهَا لَمْ تَحْجُزْ قَسَطُ
 أَقَاتُحِبُّ عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ مَحْجُزَتْ عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ کہ کہا تھا میں بیہا ہوا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کہا
 آئی او کی پاس ایک عورت پھر کہا ای رسول خدا کی تحقیق تصدق کی تھی مینی اپنی مالکو ایک نوٹھی اور تحقیق ان مگر مینی پس ابابونین و سکو اور خود کر گئی
 میر ملک میں یا نہیں فرمایا ثابت ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق تصدق کر گئی اور پھر وہ نوٹھ کو بچہ میراث فی کہا عورت فی ای رسول اللہ کی تحقیق ہی ان پر روٹھ
 ہمیتہ پھر کی کیا روزی رکبو نہیں اسکی طرف سے ہی حقیقہ یا حکم فرمایا کہ روزی رکھنا اسکی طرف تھا کہا اس عورت فی کہ تحقیق ان میری فی نہیں حج کیا تو
 کیا حج کر وینن اسکی طرف سے فرمایا کہ ان حج کر او اسکی طرف سے نقل کی یہ مسلم فی ف پیر دیا میراث فی یہ نسبت مجاز ہی یعنی پیر او سکو اللہ فی نتیجہ سبب
 میراث کی اور ہونی نوٹھی ملک تیری سبب میراث کی ورنہ فی تیری پاس سلتہ و جرح حلال کی حاصل یہ کہ صدقہ میں خود کو راجع نہ ہی پیر اس قبیلہ سے نہیں
 اسیلی کہ یہ علم اختیار ہی نہیں ہے اور روزی رکھنے ہی حکم کہ وہ او اگر نہ فدیہ کا ہی نہ سبب ہو علما کا ہی ہی کہ روزہ رکھنا اسکی طرف سے کیسکو درست نہیں بلکہ وارث
 فدیہ و بن کے بیان اسکا مع بیان اختلاف مذاہب کے باقیضار روزہ میں ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور تفصیل اسکی یہی کہ عبادت کئی قسم پر ہی ایک تو روزہ
 مالی جیسی زکوٰۃ اور دوسری نری بدنی جیسی نماز اور تیسری مرکب مالی و بدنی ہی جیسی حج پس مالی میں نیابت جائز ہی حالت اختیار میں ہی اور
 ضرورت میں ہی اسیلی مقصود حاجت روائی فخر کی ہی سو حال ہی سبب او کرنی ناسکے اور بدنی میں نیابت کسی حال میں جائز نہیں اسیلی کہ مقصود
 مشقت میں دانائے فخر کی ہی اور وہ حامل نہیں ہونا ناسکے کہ کسی درمکب میں جائز ہی وقت عجز کی نہ حالت قدرت میں درج نقل میں جائز ہی ناسکے
 کہ حالت قدرت میں ہی اسیلی کہ با نقل کا وسیع تر ہی اور ان حج کر مینی برابر ہی کہ واجب ہوا تھا او پھر یا نہیں نصبت کی تھی او سکو یا نہیں وارث کو دست
 ہی کہ مورث کی طرف سے حج کروایا آپ کری بغیر ان او سکیلی اور غیر کو ان شرط ہی واللہ علم تام ہوا کتاب الزکوٰۃ سائہ دو توفیق اللہ تعالیٰ کی
 اب تک اسکی ہی کتاب الصوم سال اللہ عام بیع ح کتاب الصوم کتاب بیع بیان روزہ کی ف صوم کی معنی لغہ میں بہر طو
 بندہ ہی کی اور شرع میں معنی اسکی ہیں بندہ نہ کہانی مینی اور جامع کر نہیں اور داخل کرنی کسی چیز کی نہ کہ جسکی کہ او سکو حکم اللہ کا ہی فخری غرضتیکہ
 سائہ نصبت کی اور روزہ رکھنی والا اہل ہی ہو مینی مسلمان ہی ہو اور پاک ہی ہو حیض و نفاس کا اور نہ مینی رمضان کا میسر کن ہی اسلام کا مقرر کیا
 سکو اللہ تعالیٰ فی ثری ثری فائدہ دن کی لمبی سبب میں فخری فائدہ اسکی دو میں ایک تو یہ کہ خاطر جمعی ہوتی ہی نفس امارہ کو اور جاتی رہتی ہی تیزی
 اسکی اور سبب اعضا نگہ اور زبان اور کان اور سر وغیرہ سست ہو جاتی ہیں سبب اسکی پس خواہش کن کہ مہوتی ہی چنانچہ اسیلی کہا گیا ہی کہ جب

باز آنگاه سی اور رجوع کر طرف اللہ تعالیٰ کی اسلی کہ یہ وقت قبول توبہ اور مغفرت کا ہی ع **الفصل الثالث** فصل تیسرے
 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا كَرَمُضَانُ شَهْرُ مَبَارَكٍ يُفْرَضُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ لِقُرْبٍ فِيهِ الْإِسْلَامِ
 وَتَعْلُو فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَى فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيْطَانِ لِلَّهِ فِيهِ لِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مِنْ حَرَمِ
 خَيْرٍ مَا فَتَلَ حَرَمٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالشَّارِطُ رَوَيْتُ هِيَ ابْنُ بَرِيقَةَ كَرِهَهَا فَرَايَا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی آیا کرم رمضان مہینہ بابرکت فرض کی اللہ تعالیٰ فی تیسرے روزی او سکی کہوں جاتی بین اوسین در وازی آسا کی اوسین
 کی جاتی بین اوسین در وازی اور طوق پہنائی جاتی بین اوسین سرکش شیطانوں کی واصلی اللہ کی اوسین یعنی رمضان کی راتوں میں یا عشر
 اخیر رمضان میں ایک رات ہی بہتر ہزار مہینوں سی یعنی عمل کرنا اوسین فہمیل ہی عمل کر نیسی ہزار مہینوں میں کہ ہوا اوسین لیلۃ القدر جو کوئی محروم رہا
 پہلائی او سکی ہی پس تحقیق محروم رہا ہر پہلائی ہی نفل کی پیدا اور نہائی فی ف سرکش شیطانوں کی سبھا جاتا ہی احمدی ہی کہ مقید فقط سرکش شیطان
 ہونگی یہ عجیب معنی میں دور ہو جاتا ہی سبب انکی اشکال پہلا پس ہو گا عطف مردہ کا شیطان پر پہلی حدیث میں عطف تفسیر و بیان اور محروم رہا
 پہلائی او سکی ہی یعنی نہ توفیق ہوئی شب بیداری کی اگر چہ اول شب و آخر ہی شب جاگتا اور بندگی کرنا اسلی کہ در و ہوا ہی کہ جسی نماز پر ہی عشا اور صبح
 کی جماعت پس پایا اوسنی حصہ پنا لیلۃ القدر سی اور محروم رہا ہر پہلائی ہی اوسین بڑا مبالغہ ہی اور محروم رہنا تو ایک مل ہی ہے ع **ف** یہ جو کلام
 میں کہا کہ دور ہو جاتا سبب کہ پہلا اشکال مل پہلے اشکال سی وہ ہی جو کہ اوپر کی حدیث کی فائدہ میں کہ گذرا کہ بعضین جو خلاف اسکی پایا جاتا ہی حاصل
 یہ کہ اشکال یہ وارد ہوتا ہی کہ شیطان جو قید ہوتی ہیں تو پھر گناہ کیوں ہوتی ہیں ایک تو اسکا جواب ہے کہ فائدہ میں کہ لکھا گیا کہ وہ تاثیر پہلی پہلائی
 شیطان کی ہی اور دوسرے جواب یہ ہو کہ سرکش شیطان قید ہوتی ہیں اور ایسی ہی چوٹی رہتی ہیں وہ بیکائی میں لیکن فصل اول کی پہلی حدیث
 معلوم ہوتا ہی کہ مطلق شیطاں قید ہوتی ہیں پس دوسرے جواب کہہ خوب نہوا ایک تقریر میری استاد اکرم مولانا سہی زادہ اللہ شرفانی بیان فرمائی
 کہ وہ ان سبب فصل ہی او سکی اشکال مذکور نہیں باقی رہتا اور تطبیق احادیث میں خوب حاصل ہو جاتی ہی وہ یہ کہ سرکش شیطان تو کما قید ہونا نہایت
 بعض کے ہی اور مطلق شیطان تو کما قید ہونا نہایت بعض کی مینی سرکش شیطان فاسقوں کی بیکائی ہی روکی جاتی ہیں کہ وہ نہ نہایت اور دونوں کی گناہ کم
 کرتی ہیں اور ایسی ہی شیطان بیکائی رہتی ہیں اور مطلق شیطاں صلی کی بیکائی ہی روکی جاتے ہیں کہ وہ کبیرہ گناہوں سی باز رہتی ہیں اور اگر کرتی ہو
 بین مقتضای بشریت کی توبہ و استغفار کرتی ہیں اور ایک جواب یہ ہی کہ بعضی گناہ سبب بیکائی شیطان کی ہوتی ہیں اور بعضی مقتضای نفس
 کے پس جبکہ شیطان کی بیکائی ہی ہوتی ہیں اوسنی لوگ محفوظ رہتی ہیں اور جو مقتضای نفس کے ہوتی ہیں وہ اون دنوں میں ہی ہوتی ہیں انہی
 مولت وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامِ
 أَنِّي تَبَّ إِنِّي مَنَعْتُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفَعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُ النَّفْسَ بِاللَّيْلِ فَشَفَعْنِي فِيهِ فَيُشَفَّعَانِ
 رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبٍ آخَرٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا روزہ اور
 قرآن شفاعت کرنگی واصلی بندگی کی کہیگا روزہ ای رب کیر تحقیق مینی منع کیا اسکو کھانی سی اور رغبت کی چیزوں سی دشمن مینی بانی اور جماع
 اور ضیبت وغیرہ سی پس شفاعت قبول کر میری اسکی حق میں اور کہیگا قرآن باز رکھا تھا مینی اسکو بند سی راگو پس قبول کر شفاعت میری اسکی حق
 میں پس قبول کجاوگی شفاعت انکی نفل کی یہ بھی فی شب الامان میں **ف** قرآن مینی پڑھنا قرآن کا اور طبیسی کہا کہ قرآن سی مراد تہجد اور قیام
 رات کا ہی اور شاید کہ رمضان کی شفاعت گناہ مٹا دینگی اور قرآن کی شفاعت سی درجی اصل میں گے ع **و** عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

گو، اسے اگر ری رمضان کی چاند کی توجہ نہ تھی تو حضرت نے حکم کیا بلال کو انداز کیا پس ہند کی اونہو کی کو گوئیں یہ کہ قیام کریں یعنی تڑو جو پڑھیں اور روزہ پڑھیں اور وہ ہینا صبر کا ہی کہ بند رہتا ہی آدمی کہانی بینی وغیرہ ہی اور وہ ہینا غمخوار کیا ہی کہ فقیروں اور بیکوئی خبر گیری کرنی چاہی اور ہینا کوفہ خل ہو بہت میں اور یہ معلوم ہی کہ حجت میں بیاس نہیں ہونی کی جیسکے فرمایا اللہ تعالیٰ فی واک لافظا ہینا بینی تحقیق تو نہیں بیاسا ہینا بہت میں پس گو یا کہ فرمایا کہ بیاسا نہیں ہونی کی ہی اور پہلی او کی رحمت یعنی وقت اثرنی رحمت عام کا ہی اگر او کی رحمت نہ تو کوئی روزہ نہ کہی اور نہ تراویح وغیرہ پڑھی اور ہینا کیا بوجہ بینی کام کہ کر دایا اوس رحم کر کہ سبب روزہ دار ہونی او کی سیکی بع عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل شہر رمضان اطلق کل سیرۃ اعطی کل سائرۃ اور روایت ہی ابن عباس کہ کہا ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ داخل ہوتا ہینا رمضان کا چوڑی ہونی ہر قید کو اور دینی ہر گئی والیکوف چوڑی دینی ہر قید کو یعنی جو کہ قید کی جانی ہنی واسطی حق اللہ تعالیٰ کی واسطی حق بند ذکی بند ذکی حق کی بی جوقید ہونی اونکی چوڑی ہنی مراد یہ ہے کہ اونکو اونسی کہہ کر چوڑی کرتے اور احوال ہینا ہی کہ جوقید کی حضرت کی حق کی بی ہونی ہون اونہیں کو چوڑی ہون اور دینی ہر گئی والیکو حضرت سوا رمضان کا ہی ہر سائل کو دینی ہنی پس بیان مراد یہ ہے کہ زیادہ عادت دینی ہنی ہر ع و مولانا عبد الغفر عز و عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحجۃ زکوة لرمضان من سائر الشہر قال قیل قال فاذا کان اول یوم من رمضان حبس فی سجن تحت العرش من ودفن فی حفرة علی الخمد العین یفعل یرکب اجعل لکنا من عبادک اذواجنا تقر بہم اعیننا و تقر اعینکم یباروی ابہر ہی الکحادیث الثلثة فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ تحقیق بہت زینت کرتی ہر واسطی آنی رمضان کی سراسل ہی سال آئندہ تک کہا پس جو وقت کہ ہوتا ہی پہلا دن رمضان کا چلتی ہی باوچی عرش کی ہون بہت کیسی اور سرور میں کی ہر کہتی ہین حورین آرب ہاری گردان ہاری بی ابی ہندی خاوند ہندی ہون ہنی لذت اونہا وین سبب کی یعنی سبب صحبت اونکی کہ ہین ہاری اونہندی ہون اکہین کی سبب ہما نقل کین بہتی فی تینون حدیثین شعب الان بیان میں ف سراسل سے سال آئندہ تک سراسل غم محرم ہی اور بعد نہیں ہے کہ یہ سراسل غم شوال ہی ہو حال یہ کہ جنت تمام سال بنا و کرتی رہتی ہی واسطی آنی رمضان کی اور واسطی او چیز کہ رمضان ہونی ہی بینی کثرت مغفرت کی اور بلند ہونی درجہ جنت میں اور اپنی بند و ہنی جوقہ ہینک میں اور روزہ دار ہین اور تراویح وغیرہ را تو کو پڑھتی ہین اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ نہیں کوئی بندہ کہ روزہ کہی اکہ ان رمضان ہی مگر دجا وگی اکہ زو جو عین سبج خیمہ ہونی کی جیسکے بیان کیا اللہ نہ فی حور مقصورات فی انجیام بع و عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یغفر کامرۃ فی اخر لیلۃ فی رمضان قبل یارسول اللہ اھی لیلۃ القدر قال لا یقال فیہ الا بقرآن و تعقیب اللہ تعالیٰ اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بخشش کجانی ہی واسطی است حضرت کی یعنی جو کہ روزہ دار ہین پنج آخرات رمضان کی کہا گیا یا رسول اللہ کیا وہ لیلۃ القدر ہی فرمایا نہیں لیکن کام کرنا اوس کی نہیں کہ پورہ دجا جانی فردوری اپنی جو وقت کہ چکتا ہی کام اپنا نقل کی یہ حدیثی ف بینی یہ حضرت سبب شب قدر کی نہیں بلکہ سبب اعتنائی ہی کام ہی کہ وہ کہنا روز و نکاہی اور اور جو کہ بغیر لائے تو حضرت نے جو لفظ فرمایا تھا اوسکی معنی ابو ہریرہ نے بیان کی نہ لفظ حضرت کا کہ وہ لفظ ہون ہی بغیر لائے بع باذنیہ اہلال اسبجج بیان دیکھنی چاند کی بینی پہلی رات کی چاند کی الفصل الاول فصل بی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصومون شیئاً و لا یفکون شیئاً و لا یفکون شیئاً و لا یفکون شیئاً

اور روایت ہی ابیہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کذا لکی کہی ایک شہار رمضان روزہ یکدن کا یا دو دن کا گو یہ کہ ہو ایک شخص
 کہ رکھتا ہو عادی روزہ رکھنی کی پس چاہی کہ روزہ کہی اس مکان نقل کی بہ بخاری اور مسلم فی ف یعنی عادی او کی ہی کہ مثلاً پیر یا جمعرات کو
 روزہ نفل رکھتا تھا اتفاقاً پہلی رمضان کی وہی دن واقع ہوا تو اسکو منع نہیں اور سن روزہ رکھنا اور جسکو عادت ہو تو وہ نہ کہی اور ہی پیر
 تتر ہی ہی اور منع پہلی فرمایا کہ نقل اور فرض مل نہ جاوین اور مشابہت ساتھ ہل کتاب کہ ہو کہ وہ فرض روزہ کی ساتھ اور ہی ملائی ہیں
 اور کہا مظهر فی کہ مرده ہی روزہ آخر شعبان میں ایک روزہ یا دو روزی ع ح بہ روزہ یوم الشک کا نہیں ہی بلکہ مطلق ایک یا دو روزی
 آخر شعبان کی سی منع فرمایا سو کہ روزی عادت کی بہ مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابن عمر قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا انتصف شعبان فلا تصوموا رواہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجہ والدارقطنی
 روایت ہی ابیہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جوق کہ گذری آدھینا شعبان کا پس نہ کہو روزی نقل کی یہ ابو داؤد
 اور ترمذی سے اور ابن ماجہ اور دارمی فی ف یعنی سو کہ روزی فضا کی یا اور واجب کہ روزی نہ کہی بعد گذری آدھ ہی مینی شعبان کی یہ نہ ہی تتر ہی
 ہے واسطی شفقت امش کے تا صفت نہ لاحق ہوا و بسبب ضعف کی روزی رمضان کی دشوار نہون اور کہا قاضی فی کہ یہ نہ ہی او کی حق میں ہے
 کہ جو طاقت پی دینی روزی رکھنی کی نہ کہی پس صحیحہ او سکو افطار کرنا جیسکہ صحیحہ افطار نہ کہو کہ تا کہ قوت ہو دھا پر اور جو قدرت رکھتا ہو کہ
 لیے ہی نہیں پہلی ہی کہ ثابت ہو ہی حضرت سی کہ تمام مینی شعبان کی میں روزی رکھتی ہی ع ح بہ **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم تصوموا هذا شعبان فصلا لکم فیما رواہ ابیہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی گنو مینا شعبان کا
 واسطی رمضان کی نقل کی یہ ترمذی فی ف یعنی شعبان کی مینی کی دن گنتی رہو کہ جا نوا تا رمضان کا ع ح بہ **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم تصوموا شعبان الا شعبان رواہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجہ والدارقطنی
 والکشافی وابن ماجہ اور روایت ہی ام سلمہ ہی کہ کہا نہیں دیکھا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ روزی رکھتی ہون دو مینی
 ہی در پی مگر شعبان اور رمضان نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ فی ف یعنی تمام مینی شعبان کی میں پہرے روزی رہتی ہی
 مفصل معنی احادیث کی باب صیام التطوع میں بیان ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ ع ح بہ **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصوموا هذا شعبان فصلا لکم فیما رواہ ابیہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی گنو مینا شعبان کا
 ابیہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی گنو مینا شعبان کا واسطی رمضان کی نقل کی یہ ترمذی فی ف یعنی شعبان کی مینی کی دن گنتی رہو کہ جا نوا تا رمضان کا ع ح بہ **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم تصوموا شعبان الا شعبان رواہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجہ والدارقطنی
 اور سن کہ شک کیا جاتا ہی اوسین پس تحقیق نا فرامی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ
 اور دارمی فی ف شعبان کی نیسین شب کو جو جائز بسبب ابرو غیر کی نہ معلوم ہو یا گواہی دی جائد دیکھنی کے ایک شخص پہر رو کی جائد گواہی
 اوس شخص کے یا دو فاسق گواہی دین پہر رو کی گواہی اونس کے اسکی صبح کو دن جو ہو اسکو دن شک کا ہی ہیں پھر احتمال کہ رمضان کا دن ہو وہ ابو
 یہ احتمال ہی کہ رمضان کا دن ہو اگر ابرو اسکی شک اور کو ہی دیکھنی تو وہ دن شک کا نہیں پس دن شک کی روزہ رکھنا ساتھ نیت رمضان کی اور اور وجہ
 کے کہ مرده ہی اور اور سن نفل روزہ رکھنی کی تفصیل یہ کہ اگر ایک شخص اول شعبان ہی روزی رکھتا چلا تا مویا ایک شخص کی عادت کا دن او سر
 نہ تا پھر ہی کلبان لو سکا او پر ہو چکا تو فضل ہی او کو روزہ رکھنا اور سن کا اور سطر ح افضل یہ روزہ یوم الشک کا او کی ہی کہ تین دن
 اخیر شعبان نہیں روزی رکھتا ہو اور اگر اسب ہو تو خاص روزہ رکھین اور سن ساتھ نیت نفل کے اور عوام دو پہر تک انتظار کر کر افطار کرین ابن
 عمر اور ابو بہت صحابہ کما سہول تھا کہ جب و نیت روز شعبان کی گذشتی تو تلاش کرنی جائد کی اگر دیکھنی جائد یا خبر سنتی جائد کی روزہ رکھتی والا اگر مظهر

حَسَّاسُوْنَ مِنْ مَّاءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنَاتٍ عَزَّ وَجَلَّ اور روایت ہی اس سے کہ کہانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی پہلی نماز مغرب کے چند تازی کچور و نیسی پس اگر بونہین تازین کچورین تو افطار کرنی خشک کچور ہونے پس اگر بونہین خشک کچورین تو بہتی چند جلوی فی کی یعنی تین جلوی کی یہ ترمذی اور ابو داؤد فی اور کہا ترمذی فی یہ حدیث حسن غریب ہے

ف ابو یعلیٰ فی روایت کیا ہی کہ نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست کہتی افطار کرنا تین کچور و نیسی یا ایسی چیز سی کہ پہنچتی او سکو لگ او بعضوں فی جو کہا ہی کہ سنت مکہ میں پیشہ کہ مقدم کری آب زرم کہ کچور دن پر یا لالی او سکو ساتھ دوس پانی کی یہ قول مردود ہی سلیبی کہ یہ اختلاف اتباع کی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال فتنہ میں بہت دنوں کی میں رہی آپ یہ نہیں نقل کیا گیا ہے **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُطِرَ صَائِعًا أَوْ جَعَرَ عِلَازًا يَأْكُلُهُ مِثْلَ الْكَبْجَرِ دَوَاهُ الْبَرَقِ يَوْمَ تَشْعُرُ الْجِبَالُ** اور وہ بھی السنۃ فی شرح السنۃ وقال صحیحہ اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص افطار کر دے روزہ کو یا سامان درست کر دے کسی غازیچ پس اسکو ثواب نذر ثواب سکی کی ہی نقل کی یہ بھی فی شیبہ الايمان میں اور روایت کی یہ بھی السنۃ فی شرح السنۃ میں اور کہا یہ صحیح ہی **ف** یعنی جیسا ثواب روزہ دار کو روزیکہ ہوتا ہی اور غازیچ کو جیاد کا و لب ہی فطار کروا دیا لیکو اور سامان بہا درست کر دینی والی کو ہی ہوتا ہی سلیبی کہ دہا گار ہوا نیک کا رہنے **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّوْءُ أَبْشَلَ الْعُرْفُ وَتَلَّتْ الْأَجْرُ انْشَاءَ اللَّهُ تَعَالَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتی فرمائی کئی پیاس اور ترمو میں رگین اور ثواب ہو اگر یا خدا تعالیٰ فی نقل کی یہ ابو داؤد فی **ف** امین رغبت الانی خدمت فی عبادات پر مشقت عبادات کی تہوڑی سی ہی سلیبی کہ جانی بہتی ہی اور ثواب بہت سے سلیبی کہ ثواب و بانی بہتا ہی ہے **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ لَئِنْ لَبِثْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رَسُوْلِكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ أَفْطَرْتُ لَكَ الْبُكَ وَدَمْرًا** اور روایت ہی معاذ بن زہرہ سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی جبکہ افطار کرتی فرمائی یا اہی تیرے ہی ہی روزہ کہہا مینی اور تیری ہی رزق پر افطار کیا مینی نقل کی یہ ابو داؤد فی بطریق ارسال کی **ف** کہا ابن ملک فی کہ حضرت یہ عا بعد افطار کی پڑتی ہی اور بعد لک سمٹ کی جو لوگوں فی دیکھ آمنت و علیک تو کلت زیادہ کہ لیا ہی کچہ صل کی نہیں اگرچہ معنی صحیح ہیں اور روایت کہا ابن ماجہ فی کہ روزہ دار کی ہی نزدیک افطار و لیکلی ایک عابی کہ زہین کجانی اور یہ ہی وارد ہو ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑتی ہی باواسع الفضل غفر لی اور نہی پڑتی یہی ہی احمد لہ الذی اعاننی فصدت و رزقنی فافطت **انہی الفصل الثالث**

فصل فی سیرۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرأل الذین ظاہرہما عجل الناس لفطر کان لہم و النصارى یؤخرون رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہمیشہ ریگا دین غالب جبکہ کہ جلدی کرنگی لوگ افطار کرنی میں اس لی کہ یہ دو نصاریٰ دیکر کرنی ہیں افطار میں نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ فی **ف** دیکر کرنی ہیں افطار میں یعنی استہکارت کی گھن کی مثل آدمین اور ہامی زمانی میں پیروی اونکی رافضیوں فی کی ہی پس اونکی خلاف میں غلبہ و رشوکت دین کی ہی اور وہیں دلیل ہی سپر کہ مضبوطی اور غلبہ بن کا بیج مخالفت اعدا دین کی ہی اور اونکی موافقت میں نقصان دین کا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی یا ایہا الذین آمنوا لا تحذوا الیہود والنصارى اولیاء بعضہم اولیاء بعض فمن یولہم منکم فانه منہم یعنی ای ایمان والو نہ کہو یہود و نصاریٰ کو دوست بعضی اونکی دوست میں بعضوں کی اور جو کوئی دوستی کری اونسی تم میں سی پس وہاں نہیں میں سی ہی شرح ہے

وعن ابن عیینہ قال دخلت انا ومسروق على عائشة فقلنا يا ايم الله من اين رجلان من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم احدهما يعجل الاططار ويعجل الصلوة والاخر لا يطار ويؤخر الصلوة قالت ايهاا يعجل الاططار ويعجل الصلوة قلنا عبد الله بن مسعود قال قلت هكذا صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم والاخر ابو موسیٰ بنی نعل اور مسروق حضرت عائشہ باس کہا مہنی ای ان مومنوں کی دو شخص میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ میں ایک دین میں روزیکو جلدی افطار کرتا ہی اور جلدی نماز پڑھتا ہی اور دوسرا دیر کر افطار کرتا ہی اور دیر کر نماز پڑھتا ہی کہا حضرت عائشہ فی کون اوین جلد افطار کرتا ہی اور جلد نماز پڑھتا ہی کہا مہنی عبد اللہ بن مسعود کہا حضرت عائشہ فی یطرح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اور دوسرا دیر کرتا ہی افطار میں اور نماز میں ابو موسیٰ بنی نعل کی بیہ سلم فی عبد اللہ بن مسعود مری عالم اور فقیہ تہی اوہون فی عمل کیا سنت پر اور ابو موسیٰ بنی نعل صحابی تہی اوہون فی عمل کیا بیان جواز پر یا عہد ہوگا اوکو اور شاید کہ کسی کسی کرنی ہوگی واللہ اعلم **وعن ابن عباس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان فقال لهم الى العذبة المباركة رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہی عبا بن ساریسی کہ کہا بلا یا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی طرف سوئی وضاغین پس کہا اطاف کہانی باریک کی نسل کے بیہ ابو داود اور نسائی فی **وعن ابن جریر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نفع صوم المؤمن القمركم ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اچی ہی حرمون کی کچھ اقل کی میہ ابو داود فی **باب تنزیہ الصوم** باب ہی بیج بیان پاک کرنی روزیکو فی مانی سبائین بیان ہی اسکا کہ روزہ کس چیز سی جانا رہتا ہی اوکس چیز سی ثواب و سکا باطل ہوتا ہی اوکس چیز سی ثواب سکا کہ ہوتا ہی پس واجب ہے پھر کرنا اور سن عرض کرتا ہی مولد اس کتاب کا کہ اگرچہ بعضی منہدات وغیرہ روزیکو نفع کی کی حدیثوں میں مذکور ہیں لیکن مہنی چاہا کہ کسی کتاب متبرفہ کسی ہیہ سائل تفصیل ایک جگہ لکھن تا مفید بہت ہون پس کتابہ داود الفلاح شرح نور الایضاح میں لکنا ب معتبر و مروج عرب میں خوب ترتیب سے مسائل مذکور ہی اوہیں سی لکھی جاتی ہیں اور بعضی دمجنا رہیں ہی لکھی ہیں **فصل** بیج بیان اون چیزوں کی کہ روزیکو تو فی نہیں ہیں اگر کہا یوی یا پی یوی یا جماع کری ہو لکر روزہ جانا نہیں اور اگر جماع شروع کیا ہو لکر پھر باگال اگر نکال لیا ستر فی الفور روزہ توخی کا نہیں اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور بعضیوں فی کہا یہ جبکہ نہ حرکت دی نفس پہ کوئی دیکھانہی بعد یا توخی یا نیک کہ منزل ہو جاوے اور اگر حرکت دیگا نفس کو بعد اسکی تو او سپر کفارہ لازم ہوگا جبکہ اگر نکال کر پھر داخل کری تو کفارہ لازم ہوتا ہی اور اگر جماع کری قصد اپنی فحش کی او پھر طلوع ہو فخر تو واجب نہ نکالنا ستر کا فی الحال پس اگر حرکت دیگا نفس کو لازم ہوگا کفارہ اور روزہ فقط تہیر فی ہی سی ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا بخوف طلوع ہوئی فحش کی پھر منزل ہو بعد فجر اور بعد کھانہ کی نہیں او سپر کچھ اور اگر ایک شخص بول کر کہا تاہو او ہی وہ قوی کہ قدرت کہتا ہی روزہ کی تمام ریکی بات یکس غیر شقت کو تو با دو لاوی او سکودیکھنی والا اور کدو ہی نہ با دو لا نا او سکودا اگر یا دو لاوی او سکودا کوئی کہا نیکی وقت اور او سکودا تو لازم آوگی قضا اور اگر وہ قوی نہیں ہے تو اولی یہ کہ نہ با دو لاوی اور اگر منزل ہو گیا تہہ نظر کی طرف شرمگاہ عورت کی تو روزہ ٹوٹا نہیں اور اختلاف ہی امین کہ منزل ہو گیا تہہ فعل بدر کیکی جانوری بعضیوں کی نزدیکی سی ٹوٹا ہی اور بعضیوں کی نزدیکی نہیں اور اگر منزل نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا بلا خلاف اور اگر تہہ سی منی گراوی روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور قضا آتی ہی نہ کفارہ اور حلال نہیں ہے یہ فعل غیر رمضان میں ہی اگر قصہ کری قضا شہوت کا اور اگر قصد کری تسکین شہوت کا اسبکہ کہ ہو او سپر وبال یعنی فقط لذت کی ہی کری تو نہیں حلال اور اگر پھر روزہ نہ نکالنا

خوف زنا کا کہتا ہو تو امید ہی کہ گنہگار نہ ہو اور گنہگار ہو نا ہی اگر دامت کرمی اسپر اور اگر دیوان کرمی عورت کا اور منزل ہو جادی نور و نور
 زمین جانا اور اگر دامت عورتین فعل بکر بن اسپین قصد اور منزل نبون توروہ نہیں ٹوٹتا اور منزل ہو ونگی تو ٹوٹ جاوے گا اور قضا لازم
 آوے گی اور اگر تیل لگا دی توروہ نہیں جانا اس لیے کہ مساسی دخیل ہونا منافی بہتین ایسا ہی جیسی نہادی اور ٹھنڈک جگر کو پہنچی
 اور سرہ لگانے ہی روزہ نہیں ٹوٹا اگرچہ پاوی فرا و سکا خلق میں یا رنگ او سکا ریشہ میں یا تھوک میں اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی
 مقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرہ لگایا حالت روزہ میں اور درمیان آنکھ کی اور دماغ کی راہ نہیں ہے اور آنسو جو نکلتی ہیں
 ایک کر نکلتی ہیں مانند عرق کی اور جو چیز داخل سام ہی ہونا منافی روزہ کی نہیں جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر رکھی آنکھ میں دود یا دوا ساتھ
 تیل کی پہر پاوی فرا و سکا باغی او سکی خلق میں نہیں جانا رہتا ہی روزہ اور اگر ٹھنڈ جاوی کچھ یعنی روٹی وغیرہ کہ بند ہی ہو دور میں اور دور
 او سکی اتہ میں ہونہیں تو نہ روزہ جب تک وہ کسی کھل کر گزری جب گزری تو ٹوٹ جاوے گا اور اگر داخل کرمی خلق میں لکڑی یا مانند اس کی
 اور ایک سر او سکا او سکی اتہ میں ہونہیں روزہ تو ٹیگا اور سہی طرح اگر داخل کرمی او سکی اپنی درمیان یا عورتہ اپنی شرمگاہ میں تو نہیں ٹوٹے گا
 مگر تہوگی ساتھ بائیکل یا تیل کی تو ٹوٹ جاوے گا اور سینگی ہی روزہ نہیں جانا اور نہ غیبت سی مگر ثواب جانا رہتا ہی اور اگر نیت کرمی فضا
 کی اور افطار نہ کری توروہ نہیں جانا اور اگر خلق میں دواغ دخل ہو بغیر اسکی فعل کی توروہ نہیں جانا اس لیے کہ اوس سی بیج نہیں سکتا اگر
 موندہ بند کرمی تو ناک میں سی جانا ہی پس یہ ہی مانند ترکی کہ باقی رہتی ہی موندہ میں بعد کرمی کر نیکی اور قید بغیر اسکی فعل کی اس لیے لگائی کہ جو قصد
 کر کرد دواغ دخل کرمی لگا خلق میں کسی صورتی ہو داخل کرنا روزہ او سکا ٹوٹ جاوے گا برابر ہی کہ دواغ عنبر کا ہو یا اگر کا یا سو آنکی کا پس اگر کوئی
 خوشبوئی جلا کر دواغ اپنی طرف لگے اور سو گھی کا دواغ او سکا او سکا میں کر یا دیکھتا ہو روزہ کو ٹوٹ جاوے گا روزہ اس لیے کہ ممکن ہے احتراز کرنا
 اوسے اور اس سلسلے کی اکثر نگہ داخل میں لگا ہونا چاہی اور یہ وہم کہ کونہ پیدا ہو کہ یہ مانند سو گھنی گلاب مشک وغیرہ کی ہی اس لیے کہ زری
 خوشبو میں دواغ ہو میں کرمی آدمی کی اندر پہنچی او سکی فعل سی فرق ظاہر ہی اور اس طرح دواغ میں حقہ کی سی روزہ جانا رہتا ہی اس لیے
 کہ قصد لکھنچا جانا ہی اور تسکین ہوتی ہی اوسے اور بطور دواغ استعمال کیا جانا ہی اور اگر پسینا یا آنسو آدمی کی خلق میں جادین اور ہو دواغ
 نہوڑی توروہ نہیں ٹوٹتی کا اور اگر بہت ہوگی کہ نکلتی دن کی خلق میں معلوم ہوگی تو جانا ہیگا اور خوشبو سو گھنی سی روزہ نہیں جانا اور
 اگر جادی خلق میں خمار یا ناچکی پستی ہوئی یا کھی یا اثر دواغ کا یعنی دواغ کوئی ہوئی یا پڑ یا باندھتی ہوئی اس میں کچھ دواغ خلق میں جادین
 جانا روزہ اس لیے کہ نہیں ممکن ہے احتراز انسی اور اگر روزہ دار صبح کرمی حالت خوابت میں روزہ نہیں جانا اگرچہ ساری دن یا کئی دن سہی طرح
 رہی لیکن ثواب محروم رہتا ہی بسبب نخس ہنی کی اور نماز وغیرہ پہنچی کی اور اگر ڈالی سوراخ ذکر میں دواغ یا تیل و روہ شانہ میں پہنچ جاوے
 روزہ نہیں جانا امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما کی نزدیک اس لیے کہ شانہ میں ہی منہ یعنی رستہ اندر کو نہیں اور پاب جو نکلتا ہی ٹپک کر نکلتا
 اور امام ابو یوسف کی نزدیک جانا رہتا ہی اور اگر ذکر کی دندھی ہی میں ہے تو تیس سو کی نزدیک نہیں جانا اور اگر پانی میں بیٹھی اور کان میں پانی
 جادی یا کان کچا ونگی سی اور نکلی دیر میل پہر ڈالی نکلی کو کا نین کئی باریوں میں کرمی نہیں روزہ جانا اور اگر اوتری دماغ سی ریشہ
 او پہنچی ناک میں پہر دماغ میں چڑ جاوے یا نکل جاوے اور روزہ نہیں جانا اور اگر نکلا تھوک موندہ سی اور منقطع نہوا بلکہ لگا رہتا اور سکا اور
 ٹپک یا پڑی ٹپک پہر نکل گیا او سکو تو نہیں جانا روزہ اور اگر منقطع ہو تھوک پہر موندہ میں ڈال لیا جانا ہی گا اور اگر طبع موندہ پہر لپکا
 نکل جاوے اور یوسف کی نزدیک روزہ جانا ہی گا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک نہیں اور لای ہی پینکے بنا تھوک کا ناک نہ ٹوٹی روزہ نزدیک

امام شافعی کی ایسی کہ جب جاکر ہوتا ہی ہو کہ اپنی مجرمانہ جگہ جاکر ہونی کیسی اور پہنچا ہی موندہ میں اور یہ قادری اوسکی پہنکدنی پر اور نہ پہنکد
بلکہ نکل گیا جانا ہوتا ہی روزہ اونکی نزدیک اور اگر فی آپسے آوی روزہ جانا نہیں اگرچہ موندہ بہر کر آوی اور ہیطرح سی نہیں جاتا اگرچہ حلق میں
اور جادوی وہ بغیر اسکی فعل کے اگرچہ موندہ بہر ہی ہونی ہو اور امام ابو یوسف کی نزدیک جانا ہوتا ہی اور اگر قصد اٹھل جادوی اور ہودہ موندہ
بہر ہی ہونی کے نزدیک جانا ہیگا لیکن کفارہ نہیں آتیگا اور موندہ بہر ہی ہونی نہیں ہوگی تو اوسکی نگلنی سی روزہ نہیں جائیگا مگر اگر ہوتا ہی
اور اگر قصد آتی کری موندہ بہر کر تو سب کے نزدیک روزہ جانا ہیگا اور موندہ بہر کر نہ کری تو نہیں جانا نزدیک ابو یوسف کی اور صحیح یہی ہی اور
کہا امام محمد فی کہ جانا ہوتا ہی اور یہ ظاہر الروایہ ہی بہر اگر وہ حلق میں اور جادو آپسے نہیں جاتا اور اگر قصد اٹھل جادوی اوسمیں دو تین میں
صحیح یہی کہ نہیں جانا اور اگر دانتوں میں کوئی چیز راس کی کہانی میں سے اٹھے ہی اور ہودوی وہ کہ چنی سی اوسکی نگل جانسی دکور روزہ نہیں
جانا یا نگلی خون اوسکی دانتوں میں سی اور داخل ہو اوسکی حلق میں اور پہنچی اوسکی پیٹ میں تو ہی روزہ نہیں جاتا اور اگر پہنچی پیٹ میں ہیں اگر کھانا
ہو خون تھوک پر یا برابر ہون خون اور تھوک فاسد ہو جائیگا اور اگر خون کم ہو تھوک سی کہ ملا ہو سہا تھو سکی نہیں ٹوٹ نیکار روزہ مگر جبکہ پاؤں
غزوہ اوسکا وہ مختار اور اگر کوئی چیز بقدر تل کی باہر سی موندہ میں ڈالکر سپاوی بہا تنک کہ وہ پیسل جاکو موندہ میں اور غزا اوسکا حلق میں پیادی
تو ہی روزہ نہیں جاتا اور اگر موندہ میں پیسل نہیں اور غزا اوسکا حلق میں معلوم ہو یا بغیر چاہی ثابت وہ چیز نگل جادوی اگرچہ غزا حلق میں پیادو
روزہ جانا ہیگا بہر اگر وہ چیز خون چیز وغیر سی ہی کہ اوسنی کفارہ آتا ہی کفارہ اوسکیگا والاقتضا فصل بیچ بیان اون چیزوں کی کہ فاسد
ہوتا ہی اوسنی روزہ اور لازم آتی ہی قضا اور کفارہ اور کفارہ اوسنی جب لازم آتا ہی کہ روزہ کہنی والا تکلف یعنی عاقل بالغ ہو اور روزہ
رمضان کا ہو رمضان ہی میں یعنی قضا میں نہیں اور رات سی نیت کئی ہوئی ہو اگر بعد طلوع فجر کی نیت کی ہوگی اوسکی تو نہیں سی کفارہ
نہیں آتیگا اور بعد روزہ توڑ نیکی کوئی چیز ساقط کر نیوالی کفارہ کی پیش آوی مانند جاری اور حیض نفاس کی اگر روزہ توڑ نیکی بعد ان
چیز وغیر سی کوئی چیز پیش آجائیگی کفارہ نہیں آتیگا چنانچہ بیان اسکا لگی آویگا اور نہ پہلی توڑ نیکی کوئی چیز ساقط کر نیوالی کفارہ کی ہونہ
سفر کی اگر غیظین توڑ نیکی کفارہ نہیں آتیگا اور اگر بعد توڑ نیکی سفر کر گیا تو کفارہ نہیں ساقط ہوگا اور بخوشی کری حالت جبر میں کفارہ نہیں لازم
آتیگا اور قصد کری ہول چوک کر گیا تو کفارہ نہیں آتیگا اور وہ مضطر ہو مضطر پر کفارہ نہیں پس سبب شریطین پانی جائیں گی اور ان
چیزوں مضمرات میں سے کوئی چیز کر گیا تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا وہ چیزیں بہر میں جماع کرنا اور اخلام کرنا فاعل مضطر و دونوں پر قضا کفارہ
لازم ہوتا ہی اور کھانا پینا خواہ ازراہ غذا کی ہو خواہ دوا کی اور بیچ معنی غذا یہ کی علمانی اختلاف کیا ہی بعضوں فی تو کہا ہی کہ غذا کی چیز
وہ ہی کہ خواہش کری طبعیت اوسکی کہانیکی اور منقضی ہو خواہش پیٹ کی بسبب اوسکی اور بعضوں نے کہا کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ اوسکی کہانیسی
اصلاح بدنی ہو اور بعضوں فی کہا غذا کی وہ چیز ہی کہ کہانی جانی ہی عاۃ پس کفارہ آتا ہی اگر مینہ باولی یا برف نکل جاکو یا کھادی کھا
گوشت اگرچہ مردار کا ہو یا کھادی چربی یا کھادی خشک کیا ہو گوشت یا کھادی گھون مگر یہ کہ ایکلہ وہ گھون چپاوی اور موندہ میں پیسل
جادوی تو کفارہ نہیں آتا اور نگل جادوی تھوک بی بی کا یا بارک تو کفارہ آتا ہی ایسی کہ خواہش طبع ہونی ہی ہیں اور کی تھوک نگلنی میں غزا
جانا ہوتا ہی اور کفارہ نہیں آتا حفظ قضا ہی آتی ہی اور تھوڑیسی نمک کہانیسی کفارہ آتا ہی نہ بہت سی ہو جب روایت مختار کی کذا فی
استغنی اور خلاصہ و بزاز میں لکھا ہی کہ مختار یہ ہی کہ مطلق نمک کہانیسی کفارہ آتا ہی سینے خوراک یا بہت اور اگر کھادی جو بغیر بخور
پس نہیں کفارہ اور بہر اسکی کہانی نہیں جانی ہیں کچی اور بہر خشک جو کا حکم ہی اور اگر تازی بالین سے نکل کر کھادی تو کفارہ آتا ہی اور

کفارہ آتا ہی کہانی کل زنی کیسی مطلق یعنی ہر جگہ عادی ہو اسکی کہانیکی یا نہ عادی ہو اسلی کی وہ کہانی جاتی ہی دو کی لپی پس ہوگا افطار
 کا مل در کفارہ آتا ہی کہانی غیر مل زنی کیسی مانند غسانی وغیرہ کی اگر عادت ہو اسکی کہانیکی پس نہیں کفارہ ہی اوپر کہ نہیں عادت رکھتا ہی
 ہوگی اور اگر بعد غیبت کر نیکی قصد کیا کہانی کفارہ لازم آتا ہی برابر ہی کہ پہنچی ہو اسکو حدیث یا پہنچی ہو تاویل و سکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو فتویٰ
 فی فتویٰ دیا ہو یا نہ دیا ہو اسلی کہ افطار ہونا غیبت ہی خلاف قیاس کی ہی اور حدیث الغیبتہ لفظ الصیام تاویل کی گئی ہی بالاجماع ساتھ
 جاتی ہی تو اس کے بخلاف حدیث حجامت یعنی پھینکونی کہ بعضی علماء نے اسکی ظاہر پر ہی عمل کیا ہی مانند ذراعی وغیرہ کی پس اگر کہا و بجا بعد
 حجامت کے یا بعد چھوئی عورت کی یا بعد بوسہ یعنی کی ساتھ شہوت کی یا بعد بخواب ہونگی اور مباشرت فاحشہ کی بغیر انزال کی یا بعد سرسہ
 لگا نیکی یا بعد قصد کی یا بعد کاسی کر نیکی جانوسی بغیر انزال کی یا بعد نسل کرنی اونگی کی و بر میں اس گمان کہ روزہ ٹوٹ گیا بسبب چھوئی
 نہ کوئی تو کفارہ آتا ہی لیکن جبکہ فتویٰ دیا گیا اسکو فقہیہ اگر پہ خطا کری کا یا سنی پہنچی لگا فی دہنی اور یعنی الی فی حدیث افطار کا جرم و انجم اور نہ جگہ
 تاویل سکی وجہ ہے کہ نہیں کفارہ آتا ہی اگر پہ خطا کر نیکی تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگا یا و گمان افطار کا کر قصد کیا یا حکم
 اسکا مانند حکم افطار کر نیکی بعد غیبت کی ہی جو کہ اوپر مذکور ہو اور حکم افطار کر نیکی غیبت کی جو اوپر مذکور ہو اکثروں کی نزدیک تو سیطرہ ہی لیکن
 ملتقی اور بجز اذان میں اسکو مانند حجامت کی کہانی اور واجب ہوگا کفارہ اس عورت پر کہ خوشی سی صحبت کر دمی ایک شخص سے کہ اوپر
 جبر کیا تھا کسی سی صحبت کر نیکی لپی اور مرد پر نہیں نیکیا اور ایک عورت فی جانا طلوع ہونا فجر کا اور چہا یا اسکو اپنی خاوند سی بیانتک آؤ
 صحبت کی اور وہ نہیں جانتا تھا کہ فجر ہو گئی ہی تو واجب ہوگا کفارہ عورت پر نہ مرد پر **فصل** بیچ بیان کفارہ کی اور ان چیزوں کی
 کہ ساقط کرتی ہیں کفارہ یکو ذمہ سی ایک عورت فی قصد کیا کہانی یا بالاجماع کر دیا خوشی پر اسیدن اسکو بغیر لگا بالخاص کفارہ ساقط
 جاتا ہی اور سیطرہ کوئی مایا ہو گیا اسیدن اسطرہ کا کہ جائز ہی اس میں افطار اور بیماری آپ سے ہوئی بغیر اسکی فعل کی تو کفارہ ساقط ہو جائیگا
 اور یہ کہ بیماری آپ سے ہوئی اسخ اسلی لگا فی کر اگر افطار کیا قصد پہ زنی کیا اپنی تین دنوں سے بیماریا ہو گیا اسطرہ کا کہ نہیں روزہ کہہ سکتا اور
 حالت میں باذالہ اپنی نہیں بہت پری یا بیماریا پری تو اس میں اختلاف کیا ہی مشایخ فی مضمون فی کہا کہ ساقط ہو جاتا ہی اس سے کفارہ اور
 مضمون فی کہا کہ نہیں ہوتا اور کمال فی کہا کہ مختار یہی کہ نہیں ساقط ہوتا اور ذکر کیا گیا ہی جمع العلوم میں کہ اگر کسی نے رنج میں ڈال انفس
 اپنی کو بسبب چھوئی کی یا کچھ کام کیا بیانتک کہ بہت لگی اسکو بیا پس افطار کر ڈال کفارہ آؤ بیک اور مضمون فی کہا کہ کفارہ نہیں آئیگا اوپر عمل کیا
 ہی بتالی فی کفارہ فی التامہ انشائیہ اور کفارہ یہی کہ ازاد کری برہ اگر چہ ہو کہ فرہ اگر نہ کر سکی یہ روزی رکھی دو مہینی پی در پی کہ ہون و نہیں دن
 عیدین کی اور نہ ایام تشریق کی اسلی کہ ان میں روزی کہنی منع میں اور اگر در میان میں ایک روزہ ٹوٹ ہو جائے بعد زیلا عذر تو روزی پہر از سر نو شروع
 کری مگر بسبب حیض کی اگر افطار کری تو مضائقہ نہیں اور بسبب نفاس کے افطار کری تو ہی از سر نو کہی پہر اگر نہ کہی روزی بسبب مرض کی یا بربانی
 کی کہلاوی ساتھ سکینہ کو پیٹ بہر کی صبح کو کہلاؤ او کو اور شام کو کہلاؤ یا دو دن صبح کو کہلاؤ یا دو دن شام کو یا عشا اور سحر کو اور ستر طایفہ
 اول جنکو کہلاؤ وہیں کو دو بار وہی کہلاؤ بیانتک اگر صبح کو کہلا یا ساتھ کو پہر شام کو کہلا یا ساتھ غیر انکی کو نہیں کفایت کر بجا بیانتک کہ
 پہر کہلاؤ دو نو روزہ تو نہیں سی ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساتھ روزیک کہلا یا کری باہر روزنی فقیر کو کہلاؤ ساتھ روزیک کا فی ہی اور اگر ایک نہ
 صدقہ ساتھ فقیر و غنا با کہ انسی ایک فقیر کو دی تو ایک ہی کا ادھوگا اور کفایت کرتی ہی روئی گیون کی بغیر سالن کی بخلاف جو کی روئی کی کہ
 اسکی ساتھ سالن ضروری سلیکی بسبب سختی کی پیٹ بہر کہ نہیں کہا سکتا بغیر سالن کی عادی بخلاف گیون کی روئی کی کہ وہ کہا سکتا ہی بغیر سالن کے پیٹ بہر

ابدی متعلقہ کی سی توقضا اور کفارہ دونوں لازم ہوگی اور اگر کھانی مہینی وغیرہ مہاسی بند تمام دن بغیر نیت روزہ کی اور افطار کی یا سحر کھانی یا پہلے کھانا اس حال میں نہ کھاتا تھا چ طلعہ ہونی فجر کی اور فجر اوس وقت ہو چکی تھی یا افطار کیا ساتھ نظر غالباً شب ہونی آفتاب کے اور افطار کے سوت باقی تھا قضا آویگی نکفارہ اور اگر شک رکھتا ہوگا خوب سے پس پنج لازم ہونی کھانہ کی دو رویتیں ہیں مختار فقہ ابو جعفر کی ہے کہ کفارہ لازم ہوگا اور اگر نظر غالب ہوگا خوب ہو سیکا اور افطار کر دالی گا تو اسی کفارہ لازم ہوگا اور اگر منزل ہو بسبب فعل یا کر نیکی یا جوارسی یا سب سے یا سنی گرائی کیسکے زمین یا فہمین یا تہمین یا منزل ہو بسبب سہینی کی یا چوٹی کی یا توڑا روزہ غیلہ اور مضامین یا عورت سی جملہ کی کسینی سونی میں اور وہ روزہ سی تہی روزہ جانا ہی گا اوسکا اور قضا آویگی نکفارہ اور سی طرح ایک عورت فی رتہی نیت روزہ کی کی تہی اور پھر دیکو دیوانی ہو گئی اور اوس سی جملہ کسینی کیا اوس عورت پر ہی قضا آویگی اور اگر چکانی دو یا پانی ایک عورت فی اپنی شہر گاہ میں داخل کی کسینی آنگلی بیگے ہونی پانیک یا تیل کی پنی دہمین یا سنجہ کیا اور پانی پنچا دہمین جتنی کی جگہ تک کہ گریہ ہو تا ہی کم یا پنچا پانی فرج داخل تک بسبب مبالغہ کی استخا کرنی میں قضا لازم آویگی اور اگر نکل دین سی بوا سید و ایک اور دوہوی دیکو اگر خشک کر لیا دیکو پہلی دہنی کی اور سی پھر اوپر پڑے گی نہیں ٹوٹنی کا روزہ ایسی کہ پانی پنچا تھا ظاہر میں پھر نابل ہو گیا پہلی پنچنی کطرف باطن کی بسبب عود کرنی متعہ کی اور اگر خشک ہوئی تو روزہ فاسد ہو جائیگا اور اگر داخل کر نی عورت داخل کی تہی پانی کی یا تیل کی پنی فرج داخل میں داخل کر لیا کوئی روٹی یا کپڑا یا کلاسی یا تہ پنی دہمین یا عورت داخل کر نی ان چیزوں کو اپنی فرج داخل میں اور غایب ہو جائیں گی یہ سیزت اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر کلاسی وغیرہ کا ایک سلا تہمین رہا جو رشتہ فرج خارج میں نہیں فاسد ہو سیکا اور اگر نکلا دور اور ایک سلا تہمین ہو پھر نکال میں نہیں ٹوٹ نیکار روزہ اگر سب کچل جائیگا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر داخل کر لیا دیوان سی فعل سی قصد داخل میں یا پست میں قضا لازم آویگی اور یہ حکم پنچ دہمین عمیر وغیرہ اور عود کی ہی اور ان دونوں کی دہمین میں بعد نہیں ہے لازم آنا کفارہ کا ہی واسطی فائدہ مند اور دو ہونی اوسکی کی اور سی طرح حد کی دیوان داخل کر نی سی بعد نہیں ہے لازم آنا کفارہ کا سا اور اگر فی قصد کی اگرچہ مونہہ پر کر نہ آئی قضا لازم آویگی بوجہ ظاہر روایت کی اور ابو یوسف کی نزدیک مونہہ پر کر نہ آنا شرط ہی اور اگر نکل جاوی فی آپستنی ہونی کو اور ہو وہ مونہہ پیری ہونی یا کہا جاوی دانو کی انکی ہونی چیز کو اور ہو وہ بعد چنی کی باز بادہ نیت کری روزہ کی دیکو بعد کہا پکنی کی بول کر پہلی نیت کر نیکی دیکو یا بیوش ہو جاوی اگرچہ مہینی بہر تک بیوش رہی قضا لازم آویگی مگر یہ کہ قضا کوئی اوس دن کی کہ سہین بیوشی شروع ہوئی ہی یا جسکی رات میں شروع ہوئی ہی اس ہی کہ سہمان کا فعل صلح پر چل کر نا چاہی کہ اونی رتہی نیت کر لی ہوگی پس وہ روزہ ہو گیا اوسکی بعد سنی دنون بیوش ریگا انکی قضا اگر چکا اس ہی کہ اساک بغیر نیت کی ہو اور اگر زمین ہوگا کہ زمین نیت کی تو اوس دن کی ہی قضا آویگی اور اگر مہینی بہر سی کم دیوانہ قضا آویگی اور اگر سہی مہینی دیوانہ زمین قضا آویگی اور اگر مہینا بہر اس طرح دیوانہ رات کو آرام ہو گیا یا دیکو آرام ہو گیا بعد فوت ہونی وقت نیت کی تو ہی قضا نہیں نیکی کہ یہ ہی سارہ مہینی کی حکم میں ہے اور اگر رمضان میں نیت روزہ کی نہ کی اور کہا نا کہا یا امام عظم کی نزدیک کفارہ واجب نہیں اور صاحبین کی نزدیک واجب ہے کفارہ یا لا بد منہ سا اور اگر کسیکا روزہ ٹوٹ جاوی اگرچہ بسبب عود کی ٹوٹی اور پھر غدر جانا ہی تو واجب ہے بند رہنا کھانی مہینی وغیرہ سی بقیہ روزہ میں اور واجب ہے بند رہنا خالص اور نہ سارے جیکہ پاک ہون بعد طلوع ہونی فجر کی اور واجب ہے بند رہنا مسافر پر جیکہ ہوا و بچار پر جیکہ ہوا و بچار ہو دیوانہ پر جیکہ ہوشیار ہو اور اوڑکی پر جیکہ بالغ ہو اور کا فر جیکہ اسلام لاوی اور ان سب پر قضا ہی سکا و مضمون اخیر کی اور عارض اور فساد و بچار اور مسافر کو بند رہنا نہ چاہی لیکن ظہر نہ کیا وین بلکہ پوشیدہ کہا وین **فصل** پنچ بیان اون چیزوں کی کہ کوہ میں روزہ دار کو اور جو کہ نہیں کہہ دی

سبب سے ہوتا ہے کہ باوجود غائب نہ ہونے کے سبب پہلی تجربہ کی بالخصوص کھانا حادق غیر ظاہر النفس کی کہی نہ کر سکی۔ روزہ۔ اور جائزہ فی افطار اور سکی لہذا کہو
اوسکو بایں شہید یا جو کہ میت کثرت ہو اور نہ ہی ہلاک کا بالعصا جملہ کا جاتی رہتی ہے جس حواس کا۔ اور نہ وہ سبب شہادت میں نہ دینی نفس پر کی سبب
اگر ہوگا یہ سبب شہادت میں نہ دینی نفس کے مثلاً دوڑا اور پیاسا ہو کر فطرا کر ڈال تو کفارہ لازم ہوگا اور بعضیوں نے کہا کہ نہیں لازم آئیگا۔ اور پوچھی گئی ہو
بن احمد حال حروف کو زوال کی کسی کہ سببانی ہو کہ اگر میں شہدوں نہ ہوں تو فلاح ہوگا مرنے کے بعد فلاح کا اور میں فطرا اور ہی وہ محتاج حرافت حاصل
کرنی نفس کی یا بیاہی ہو سکتا ہے یا نہیں سبب منع کیا اور نہ فی استدلال۔ اور مختار میں لکھا ہے کہ جسکو البسا خوف ہو تو اوسکو جائز
کر دینی دن کسب کری اور کو ہی دن ستر است کری تا وجہ شہادت کی ہی حاصل ہو اور روزہ وہی اتہم ہی نہ جاوی۔ اور جائزہ فی افطار اور س سا فر کو کہ سفر
کری پہلی طلوع ہوئی فجر کی اور اگر سفر کی حالت روزی میں بعد طلوع ہوئی فجر کی تو نہیں بیاہ افطار کرنا لیکن اگر بارہو جاوی بعد اوسکی تو در شہد
اور یہ ستر است فتنہ ہی آری کی نہ کہار۔ خواہ وہ زمین بغیر یا نہ کی توڑی خواہ جاہ ہو کر۔ اور روزہ کہنا مسافر کو سبب سے اگر سفر نہ کری اور یہ کہ سبب سے کہ
جب نہوں تمام ذوق اوس کی فطرا کری ہوئی اور نہ شہد کہ ہوں فجر کرنی میں پس اگر ہوں شہد کہ با فطرا کری ہوئی تو فاضل فطرا ہی ہی پہلی موفقت
بہاغت کی۔ اور نہیں سبب سے بہت کرنی ساتھ فدیہ اوس۔ ورنہ کی کہ فطرا کرنا اور کھانا مسافر کو سبب سے اگر سفر نہ کری اور یہ کہ سبب سے کہ
تذکرہ ہی اور فتنہ ہی آری دن روزہ فتنہ کی فتنہ اور اگر فتنہ نہ کری تو لازم ہی اوسکو سبب سے کرنی بقدر قامت کی سفر ہی اور بقدر حاجت
کی مرنے سے۔ بقدر ذوال مندر کی اور نہیں شہد ہی فتنہ اور زمین بی درہنی کہنا لیکن سبب سے ہا کہ سبب جلدی ذمہ ہی اور تر جاوی اور ہی لہجی
سبب سے بہت کہ نہا نہ کری بعد قدرت کی تفسیر شہد میں روزی تیرہ قسم کی آتی ہیں اور نہیں ہی شہد کہ کی روزی تو بی درہنی کہی عالی میں
میں ہی مضامین اور کفارہ نہا کی اور کفارہ قتل کی اور کفارہ زمین کی اور وضو میں جہد افطار کری اوسکی کفارہ کی اور نہ زمین کی اور احتیاج سے
کی اور چہ شہد کی۔ روزہ فی فتنہ کہتا ہی چ ہی بی درہنی کہی اور چاہی متعلق فتنہ روزی اور فتنہ وضو کی روزی اور روزی متعلق کی اور
غذیہ طلق کی اور جزا سید کی اور نہ مطلق کی اور جائزہ فی افطار کہنا شیخ فانی کو اور برہمیا فانیہ کو اور شیخ فانی اوسکو کہتی ہیں کہ عاجز ہو اسی فی الحال
اور زیادہ ہو ہر دن عجز اور سکا بیاہنگ کہنا امیہ ہو روزہ کہی ہی سبب برہمیا کی اور لا سہ ہی شیخ فانی کو اور برہمیا فانیہ کو فدیہ اور نہیں لازم اور عجز
ہو انکو سوانگی مگر جو کہ عاجز ہو نہ ہمیشہ ہی یعنی اندر مانی کہ میں ہمیشہ روزہ کہوں لگا ہر عاجز ہو اوس ہی سبب سے فتنہ ہی شہد کی تو افطار کری اور فدیہ
دیا کری ہر روز اور فدیہ یہی کہہ دی ہر ذی ادب حاجت ہی دو یہ کہوں ہی باقیست انکی ایشہ طبع ہمیشہ ہی عجز کی موت ہمے در اگر ہو فانی مسافر اور مری
پہلے قامت کی تو لایا ہی یہ کہ نہ واجب ہو اور ہر فدیہ فتنہ اور فتنہ اور اگر نہ قار ہو فدیہ پرو کہ چہ فدیہ لازم ہو تو ہفتا کری اللہ تعالیٰ ہی اور
جائزہ ہی فدیہ اور کفارہ میں باہت علم کی مینی دونوں وقت ہر دن پریش بہر کہ ہو کی کو کہنا وی جسکی جائزہ فی فتنہ ہی شہد کی فتنہ کی کہ نہ
ہی اور زمین فتنہ کی کہ نہ ذکوہ کی جانا چاہی کہ جو صدقہ شہد ہی ساتھ فتنہ علم کی یا اطعام کی جائزہ ہی اور زمین فتنہ کی باہت اور جو کہ مشرور ہی ساتھ
افطار یاہ کی اور داد کی شرط ہی اور زمین فتنہ کی و زمین جائزہ فی فتنہ روزہ کہی ہی کو توڑ دانا اور سکا فتنہ اور جانا چاہی کہ توڑ دانا روزہ کی اور نہا
بہت شہد کہ نہ کی اور فتنہ روزہ شہد ہی سبب ہوتا ہی کسی حالت میں توڑی واجب ہوتی ہی اور ہر فتنہ کہ جبکہ پانچ دنوں میں فتنہ روزی
کہی دونوں میں زمین اور نام شہد میں تو نہیں لازم آتی ہی فتنہ انکی توڑی میں پہلی کر ان دونوں روزی میں شہد ہی واجب نہیں
زونی اور ان پانچ دنوں کی روزی فتنہ ہی با تمام سال کی روزی فتنہ ہی تو ان دونوں فتنہ کر ہی اور فتنہ کہی اور نہ زمین و حکم کیا جاوی کہ ساتھ
روزہ کہی کی جبکہ طاقت ہو اور زمین ہر جا جاوی اوسکی ترک پر جبکہ ہو اس برکات اندر مانی فصل اول فصل پہلے عربی ہر صریح

فَلْيَتَعَفَّفُوا عَنْهَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ مُشَقَّقًا عَلَيْهِ
 جابوی اور زید و زید پس کہا یا یا یا پس جابوی کہ پورا کری بناؤ وہیں جو اسکی زمین کہ کھلا یا او سکوا اسنی ماور بلا یا او سکوا نقل کی مہ بخاری اور سلمانی
فن میں حکم عام ہی ہر دو یکا فرض ہو یا نقل ہو کہ کھایا ہو یا پی لیا ہو تو وہ زمین جانا اور نہ سبب سبب و نکاح ہی ہی مگر امام الگ کہی میں کرنا
 ہی قضا و نہ ضمان کی اور ہر زمین کھائی کہ بٹ بٹ ہو یا حکم کہانی اور پنی میں ثابت ہو جامع میں ہی یعنی جامع ہو کہ کر کے اور کھائی ہی ہی حکم
 ہی نہ **وَعَنْهُ** قَالَ لَيْتَنِي أَخْتَنُ جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 هَلْ كُنْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتٍ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَفِيقًا
 تَعْتَمِدُ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ سِتْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ اطْعَامَ سِتْنِ مَسْكِينَةٍ قَالَ لَا
 قَالَ آخِزِينَ وَمَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَنَاخَنُ عَلَى ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِفُ فِيهِ لَمَسْرُ
 وَالْعَرَقُ الْمَسْكُوتُ الصَّغْمُ قَالَ آيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ خُذْ هَذَا فَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَفْقَرِ مِنِّي لَأَرْسُلَهُ
 اللَّهُ وَاللَّهُ مَا لَيْزَ لَا يَتَهَايَزِرُ لِكُنْتُمْ أَهْلَ بَيْتٍ أَفْقَرٍ مِنِّي بَيْتِي فَضَحَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْبَاءُهُ
 ثُمَّ قَالَ أَطْعَمَهُ أَهْلَكَ مُشَقَّقًا عَلَيْهِ وَرَوَيْتُ هِيَ ابْنُ جَرِيرٍ هِيَ ابْنُ جَرِيرٍ هِيَ ابْنُ جَرِيرٍ هِيَ ابْنُ جَرِيرٍ هِيَ ابْنُ جَرِيرٍ
 ایک شخص سے کہا یا رسول اللہ ملاک ہوا میں اپنی سبب گناہ کر چکی وسطی تیری کہا اگر میں اپنی عورت پر اپنی جامع کیا اور تباہ میں واپسی پس
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا باتا ہی تو بدہ کرنا دہری ہو سکوا کہ نہیں نہر یا با حضرت فی پر کیا طاقت رکھتا ہی تو یہ کہ روزی کہی دو مہینی کر
 بی و بی کہا کہ نہیں فرمایا کہا مقدور رکھتا ہی تاہم سکینہ کی کھلا یا کہا کہ نہیں فرمایا حضرت فی بیٹہ جا اور میری بی بی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نظا کہا کہ کو
 کہلا دی تو اسکو دین تا وہ کفارہ او اگر ہی پس اسوقت کہ ہم سیر طبع مہینی ہی اباضت کی پاس کہہ فی کا دسین مہین کہچہ بن اور فی کہی مہین تہلی
 پر کہ مہینی کہچہ کی مہی کا بنا ہوا ہوتا ہی اور دسین چندر چوہر و دنی لی میں چوہر دن تک کہچہ بن آئی میں فرمایا کہا ان ہی و چینی والا کہا اونی کہ چینی
 ہون فرمایا ہی یہ کہچہ بن اور صدی انگو پیر کیا اس شخص فی کیا صد و نہیں لپی کو کرنا و محتاج ہو محسوس یا رسول اللہ یعنی میں سب سے زیادہ محتاج ہو انفق
 کہ طرح دو پس قسم ہی خدا کی نہیں در میان دونوں طرفوں میں بنکی کوئی کہہ والی محتاج زیادہ و سیر گہر والونی اور اد رکھتا تھا دونوں طرفوں ہی دو بیٹا
 کہ جانب مشرق و مغرب بنکی میں پس مہینی ہی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک ظاہر ہو میں کہلان حضرت کی پہر فرمایا کہلا اسکو اپنی اہل کو نقل کی مہ بخاری و سلمانی
فن نہ اس شخص انور الکا سلم بن مختار انصاری البیاضی تھا اور زید و زید رضا کا رضا میں جو قصہ توڑ والی خواہ جمع کر کر خواہ کہا پیکر تو کفارہ
 دنیا اتا ہی سی ترتیب گہری کہ بدہ آزاد کری ہر یہ ہو سکی تو دو مہینی کی روزی کہی بی دینی اور یہی ہی ہو سکی تو ساہمہ سکینہ کو کہلا دی اگر چاہا
 دی تو سلمہ و دو سیر گہر بن چار چار یہ بودی اور اگر چہ کہ دہری تو دونوں وقت پر بہر کہہ دی ہو کفارہ و اپنی اہل کو یعنی حوالہ فردہ کو دینا دست
 نہیں حضرت فی جو شخص کو اجازت دی تو میں اختلاف کیا ہی علمانی کہ او سکی دس گناہ او ہوا زمین کنز تو کہی میں کہ او ہو گیا اور یہاں تک کہ
 وسطی تھا اور کو دست نہیں و بعضی کہی میں کہ کفارہ او سکی دس گناہ او سہلی کہ وجب ہونا کفارہ کا بالفعل اسوقت ہی کہ او سکی کہانی ہی اور او سکی اہل
 کی کہانی ہی و زمین تو دس پر رہتا ہی جب صد و ہوا دہری پس وہ محتاج تھا او سکوا حضرت فی اجازت دی کہ اپنے ہی اہل کو کہلا و جب و ہو گیا اور اگر
 او بعضی کہی میں کہ یہ حکم پہلی تباہ منوع ہوا و اللہ علم مع **الفصل الثانی** فصل و نہ ہی عن عائشة أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَدَّقَ بِكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَخْلُصَ لَهَا رَوْحًا وَأَوْحًا وَرَوَيْتُ هِيَ ابْنُ جَرِيرٍ هِيَ ابْنُ جَرِيرٍ هِيَ ابْنُ جَرِيرٍ هِيَ ابْنُ جَرِيرٍ

ہوئی روزیدار اور چوتھی زبان اوکی نفل کی یہ بوداؤدنی **ف** یہ بیست سنیت ہو کیا گیا ہی ہو گئی تھی غیر کسی روزہ نوش جانابی کے نزدیک پس
 حضرت کی زبان چونکہ بر تقدیر سحت حدیث کی یہ جواب الیابی کہ حضرت زبان چوس کر توکن نبی ہو گئی تھی نہون کی: **ع** **وَعَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ**
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ بِمَا شَرَعَ لِلصَّائِمِ وَحَصَّلَهُ وَأَنَّهُ الْخُرُوفُ لَهُ فَتَنَاهَا قَادَ الَّذِي رَخَّصَ لَهُ كَسْبَهُ وَإِذَا الَّذِي
فَتَنَاهَا شَاكِرٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال بشارت کا وہ صلی روزہ
 کی سنی بن سی بدن لگا نامرود کا پی عورتی پس اجازت دی حضرت نی او سکواور یا حضرت کی پاس کیا و پس پوچھا اسی حال یا شریعتا پس منع کیا او سکوا
 پس شخص ک اجازت دی تھی او سکوا وہ تباہد اور وہ شخص منع کیا تھا او سکوا وہ تباہوان نفل کی یہ بوداؤدنی **ف** بذا من من ہوا ہی نفل جمل غنم
 او سکوا نہیں ہوتا صلی او سکوا اجازت دی اور جوان کو دہجاء کا ہوا ہی او سکوا منع فرمایا اور اس وقت کیا ہی ہیں کہ پیٹہ پٹھری ہی یا تیر ہی **وَعَنْهُ** **قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَهُ الْفَنَى وَهُوَ صَامٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنْ اسْتَقَاءَ عَمَلًا فَلَيْسَ قَصْرٌ وَاهُ الْتَرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ وَالدَّرَوِزِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا كَلِمَاتٌ غَرِيبَةٌ لَا تَعْرِفُهَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ بْنِ يُونُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى الْبُخَارِيُّ لَا رَدَّ
 اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ ہوا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نے علیہ کرمی فی مینی آپ اجاوی اور وہ ہوروزی پس نہیں و سپر قضاؤ
 بہ شخص لاوی یعنی او کل فی غیرہ صلی مین اگر قصد آپ جا ہی کہ قضا کری نفل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن جاور و اسی نی اور کہا ترمذی فی یہ بیست
 غنم نہیں جاتی ہم اسکو کہ حدیث جسی بن یونس کہی و کہا مخفی فی مینی بخاری فی نہیں گمان کر مین اس حدیث کو حضور مینی منکر سی **ف** تصد
 ہو کہا تو اس سی احسن کیا نسیان سی مینی فی لاوی اور روزہ یاد ہو تو قضا اتی ہی اور یہو کل لاوی تو قضا نہیں اور یہ سئلہ ابتدا باب مین منسل کر کیا
 کیا ہی جو جا ہی وہان دیکھل بن **وَعَنْ مَعْقَدَانَ بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا الدَّرَدَاءَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامًا فَافْطَرَ**
قَالَ فَلَقِيتُ لُؤْبَانَ فِي مَسْجِدِ مَشَقٍّ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا الدَّرَدَاءَ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاءَ قَامًا فَافْطَرَ قَالَ
صَدَقَ وَأَنَا صَبَبْتُ وَضَوْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّرَوِزِيُّ اور روایت ہی معقدان بن طلحہ سی یہ کہ ابو داؤد فی حدیث کی او کو یہ کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی کی یہ افطار کیا کہا معقدان فی پس ملا مین ثوبان فی مشق کی مسجد مین اور کہا مینی کر ابو داؤد فی محکو حدیث کی ہی یہ کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی فی کی یہ افطار کیا کہ پچ کہا ابو داؤد فی اور مینی ڈال تھا حضرت کی و صلی پانی وضو اوکی کا نفل کے یہ بوداؤد اور ترمذی و اسی
 فی **ف** یعنی روزی نفل مین قصدا فی اگر روزہ توڑا لایسب کسی خدا کی مینی مذہب کا تھا یا ضعت کا اور خدا کی قید ہی لگا فی کہ حضرت نہیں
 خدا کی روزہ توڑ فی کہ اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہی ولا تطلوا احکام اللہ فی مینی مملو کو باطل نہ کرنا اور انہی حدیث سی لیل کڑی ہی امام ابو حنیفہ اور احمد وغیرہ
 فی کرتی سی وضو ٹوٹ جانا ہی او شافعی اور علما کہ قابل نہیں مین سنو توئی کی فی سی اونہو پچ و نہ کر نی موالی ہی کلی کرنی اور ہونا مونہکا ہر
 علم **ع** **وَعَنْ عَلِيٍّ بْنِ رِجَاءٍ قَالَ كَذَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَكَ الْخَصِي بِكَسْوَتِهِ وَهُوَ صَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ**
 اور روایت ہی عامر بن جیس سی کہ کہا دیکھا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو و برق کر مین گن سکناسواک کرتی ہی اور وہ ہوتی روزی نفل کی یہ ترمذی
 اور ابو داؤد فی **ف** یہ حدیث دلیل ہے یہ کہ باری صواک کرنی روزیدار کو ہر وقت اور ہر حال صواک کرنی اور بہت حد نہیں سہیط علی فی ہر
 چنانچہ مرقا و مین مذکور مین و عثمانی ہیں اختلاف کیا ہی امام ابو حنیفہ و مالک بن انس مین صواک کرنی خواہ صواک نہیں مینی نازی ہوا یا ترکی ہوتی
 ہوا یا مین و خواہ پہلی زوال کی خواہ بعد اوکی اور ابو یوسف فی کہا کہ وہ ہی نازی او بیکی ہوتی او شافعی کی نزدیک کردہ ہی بعد زوال کی **ع**
وَعَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَقَالَ لِكُلِّ امْتَنَاعٍ بِالْقَوِيِّ وَأَبُو عَائِشَةَ الرَّادِي يُصَحِّفُ
 اور روایت ہے انس کہ کہا ابا اسحق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہا کہ میں
 میں کہیں میری کیا گون میں سر نہ دو میں ہوں روزہ دار فاما اگر ان نفل کی یہ تہذیبی اور کہا سند اس حدیث کی نہیں قوی اور ابو عاصم راوی اس
 حدیث کا ضعیف ہے **ف** ایمن بیل ہی ابہر کہا تہی سر لگانا روزہ دار کو بغیر کراہت کی چنانچہ اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور کہا امام عظیم اور امام شافعی
 فی کہ سر لگانا روزہ دار کو مکروہ نہیں اگرچہ فرما سر کا حلق میں ظاہر ہو اور احمد و سہی اور سفیان کی نزدیک کردہ ہی اور امام مالک نے بعضوں فی کہ تہذیب
 نفل کی ہی اور بعضوں فی عدم کراہت اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اور حشین ہی آئی ہیں ب ملک قابل بیل بکنی بوبانی ہی شروع
وعن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد کانت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج یصیب علی راسہ الماء
 وهو صائم من العطش ومن لیس روزہ مالک اور روایت ہے بعض صحابہ یون صلی اللہ علیہ وسلم کسی کہ کہا و کہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج میں
 والقی ہی سر پانی حالت روزی کہیں صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کی کہا دفع کرنی کی نفل کی یہ مالک و ابو داؤد فی **ف** حج نام ایک کتبہ ہے
 در میان کلاہ مینی کی و کہا ابن مالک کہ یہ حدیث دلالت کرنی ہی ابہر کہ نہیں مکروہ روزہ دار کو یہ کلاہی سر پانی اور دخل ہو وی پانی میں انچہ
 نماز میں نہ کہ و سکی حج باطن و سکی کی مع نورانیان میں کہ کتاب متبرہ سبب ہی کی ہی لکھا ہی کہ نہیں مکروہ ہی روزہ دار کو نہانا اور پٹنہ
 کبریٰ میں و صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دفع کرنی کی بوبے است منفی کی انتہی اور سہی و محتاج میں لکھا ہی **وعن** شداد بن ابی اسحق رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ان لیخلد بالقیح وهو یحجم وهو اخذ بیدائی لیمانی عشرة خلعت من رداءه فقال افطر
 الحاکم والبیہقی رواہ ابو داؤد وابن ماجہ والداری مع قال الشیخ الامام محمد السننہ رحمہ اللہ تاو لہ بعض من خص
 فی الحاکم فی ترمذی لا یطارد الحجوم للضعف والحاکم لکذا لکذا من ان یصل فی الی الخوف بمصر المکذوم اور روایت ہے شادون
 اس سبب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شمس کی پاس است ایقاع میں کہ نام ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبرہ کا اور وہ شخص پیری ہوئی سبب ان کچھ آتا تھا اور حضرت
 پیری ہوئی ہی تہذیب انہا روایت میں کہ مساک کی پس سر با حضرت فی کہ روزہ توڑ دلا سبکی کہنہی والی فی نفل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ اور واسی فی کہا
 امام شافعی سند حمزہ علیہ السلام اور تاویل کیا ہی اس حدیث کو بعضوں فی اور شخصوں میں ہی کہ اجانت دی ہی روزہ دار کو حج سبکی کہنہی اور کچھ ان کی
 سبب قریب فطار کی بوجا ہی کچھ انی والا سبب ضعف کی او کہنہی والا اسو طلی کہ نہیں امن میں ہوتا اس کہ کچھ جاکچھ پٹ و سکی میں بعد حج پنی
 سبب کی **ف** شخصوں ہی مراد یہو مینی اکثر علماء میں مذہب کہ علماء کا یہی ہی کہ سبکی مینی کچھ مفسر ایقاع نہیں روزہ دار کو سبکی کہ ثابت ہو ہی ابن
 عباس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سبکی لایعنی ابہر ہوئی حالت حرام اور روز میں و پنی سبب امام ابو حنیفہ اور مالک و شافعی کا ہی اور معنی ہر
 حدیث کی انہوں فی ہی کہی میں جو کہہ کور ہوئی کہ قریب فطار کی بوجا ہی مینی ابہر ہوئی سبب لوانی والیکو سبب نفل جانی کی ضعف اور سبب
 ایسی لایعنی ہوئی ہی کہ قریب ہوتا ہی افطار کرنی تالاک ہو جاو اور سبکی کہنہی والیکو خوف ہوتا ہی کہ سبب اسبکی لگانی ہوئی کہ سبب ہی چوٹی پڑتی ہر
 بیت میں خون اتر جادی اور بعضی کہی میں کہ پیری ہوئی سبکی ہی روزہ جانا نہیں لیکن مکروہ ہوتا ہی سبب جن ہوئی ضعف اور خوف ہلاک کی
 اور بعضی کہی میں کہ یہ حدیث خاص و بعضوں کی حق میں فرامی کہ انہوں فی پیری ہوئی سبکی کہنہی وقت غیبت کی ہی پہل میں غیبت کرنی
 پر فرمایا کہ روزہ ٹوٹ گیا اور بعضی کہی میں کہ یہ حکم پہلی تھا پہر منہج ہو **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم من افطر یوما من رمضان من غیر حصۃ ولا مرض کو یفطر عنہ صوم اللہ کلہ وان صامہ رواہ احمد والترمذی
 وابو داؤد وابن ماجہ والداری مع والبخاری فی ترجمہ بار و قال الترمذی سمعت محمد بن یحیی الخزاز یقول ابو المظاہر

روایت کی ہے اور اسکو تعلق کہی ہیں در مصنف کو جاہلی تھا کہ اول کہتا عن ابن عمر بن الخطاب رواہ البخاری علی ما یروون **وعن** عطاء قال ان مصطفیٰ
صلى الله عليه وسلم قال لا تصیروا ان یؤدروا رقیقاً وماتھن فی فیکہ ولا یقتصر علیک فان اردت ان ترقیق العلاء لا تقول لا یقصر
ولکن یبھی حنہ رواہ البخاری فی صحیحہ اور روایت ہی عطاری کہ کہا اگر کل کری روزیدار پھر والدی پانی کو کہ اسکی مونہہ میں ہی یعنی اگر
والدی نہیں ضرر کرے گا اسکو بہر حال جاوی ہوگا بنا اور وہ چیز کہ پانی ہی مونہہ میں اسکی اور نہ جاوی مصطفیٰ پس اگر کل گیا ہو کہ مصطفیٰ کا نہیں
کہتا ہیں کی افکار کیا ولیکن منع کیا جاہلی اس سے نقل کی بیہنجاری فی بیع ترجمہ **باب** فلفظ الباقی من حرف امودوی او عطف ہی اسکا لفظ
یعنی پر یعنی ضرر نہیں کرنا کہ کل بعد کل کرنی کی ہو کہ وجہ یہ کہ پانی ہی تراوت پانی کی سی کی کہ اسکا زائوس سی غیر ممکن ہی اور مصطفیٰ بعضی آدمی مانو کہ
تغویب کی لی مونہہ میں کہتی ہی یہ حالت رو میں اسکی چاہیسی منع فرما اور فرما کہ اسکی چاہی ہوئی ہو کہ جو مونہہ میں جمع ہوا اسکی نگلنی سی روزہ
بہا نہیں ایسی کہ وہ مونہہ میں سمٹ جاتی ہی اس سے کچھ جدا نہیں ہوتا کہ صلق میں اور ترجاوی اور روزہ تو روزہ والی ولیکن منع ہی یہ صیاطا پس جو
اسین تیزی ہی ایسی بجا عدا کی کہا ہی کہ وہ ہی چاہا کسی چیز کو مصطلک ہوا اور کچھ ہو کر لیکو لکڑا وغیرہ چا کر دینا جائز ہی ضرورت کی لی اور یہ
مصطلک وغیرہ کی چاہی کی کہ اس سے صورت میں کہ تیزی ہی اسکی اس سے کہ حلق میں اگر تیزی ہو کہ اس میں کچھ حلق میں نہ لگیا ہی روزہ تو بوجا اور اگر دزی ایک اور
روزہ بوجا مونہہ میں سے صاف کری اور ہو کہ بوجا وی مانند یک دھڑکی اور پھر کل جاکو تو فاسد بوجا تا ہی روزہ اسکا اور نہیں تو نہیں فاسد ہوتا نہ ہی
اسین شاہ ہی طرف اسکی کہ اعتبار علیہ کا ہی واللہ اعلم **باب سوم للمسافر** **باب** ہی بیع بیان روزی مسافر کی **ف** یعنی
مسافر کو روزہ رکھنا جائز ہی یا نہیں اور فضل کیا ہی ان دونوں میں **ذ** **الفصل الاول** **فصل** پہلے **عن عائشہ قالت**
ان حمزہ بن عماراً قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اصوم فی السفر وکان کثیر الصیام فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر
مستفق علیک روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق حمزہ بن عمار صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کہا روزہ رکھو نہیں سفر میں اور نہ ہا حمزہ بہت
روزی کہی والا پس ہر ما حضرت فی اگر جا ہی تو پس روزہ رکھو اگر جا ہی تو پس افطار کر نقل کی بیہنجاری اور مسلم فی **ف** کہا روزہ رکھو نہیں سفر میں
یعنی رمضان اگر سفر کروں تو روزہ رکھوں یا نہ رکھوں یعنی کیا سکھ ہی اسکا گناہ ہی با ثواب و اتفاق کہتی ہیں اکثر علماء اس پر کہ افطار اور روزہ رکھنا دونوں
جائز ہیں سفر میں خواہ سفر راحت کا یا ایذا کا لیکن اگر کچھ سکوکلیف نہیں ہوتی ہی تو رکھنا روزہ کا بہتر ہی اور اگر سکومشت اور ایذا ہوتی ہی تو افطار رکھو
بہتر اور سفر طاعت اور سفر راحت اور سفر محبت برابر ہیں بیع افطار کی نزدیک حضرت امام عظم کی اور نزدیک ہم شافعی کی سفر محبت میں
افطار کرنا روزہ رمضان جائز نہیں **ذ** **وعن** ابن سید الخدیری قال عن واکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **لیس**
عشرۃ مصلت من سفر الا مضامنا من صام ومما من افطر فلم یعرب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی سعید خدری کہ کہا جہاد کو علی علم قبول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سو یوں رمضان کو بعضوں نے ہم میں روزہ رکھا یعنی قویوں فی
اور بعضوں فی ہم میں **ف** افطار کیا یعنی ضعیفوں فی با امیرون کی خاوموں فی پس عیب کیا روزہ یعنی افطار کرنی والی یعنی ایسی کہ عمل کیا
اوسنی رخصت پر اور نہ افطار کرنی والی فی روزی دار پر ایسی کہ عمل کیا اوسنی غریبیت پر نقل کی یہ مسلم فی **وعن** جابر قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرائی نجا ما ورجلاً قد ظلم علیک فقال ما هذا قالوا صائم فقال لیس من الیہ العزم
فی السفر مستفق علیک اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں پس کیا مجمع اور ایک شخص کو دیکھا کہ ساہر کیا گیا پھر

بسم الله الرحمن الرحیم
فصل الثالث فی بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خراج عام الفطر والامکة

فی رمضان فصام حتى تبلغ كرام الغنم فصام الناس ثم دعا بقدر من ماء فوضع حتى نظر الناس اليه ثم شرب فقبل له بعد ذلك ان بعض الناس قد صام فقال اولئك العصاة اولئك العصاة ر و ا ه م مس

روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شریف لی چلی سال فتح مکہ کی من طرف کی کی رمضان میں پس روزہ رکھا یہاں تک پہنچی کرا ع
غیر تم میں روزہ رکھا آدمیوں کی یہ منگو یا حضرت فی بیابانی کا یہ اونہا یا اوسکو یہاں تک کہ دیکھا کو گون فی طرف اوسکی یہ بیابانی میں کہا گیا اوس
حضرت کی بعد اوسکی کہ تحقیق بعضی آدمیوں فی روزہ رکھا یعنی روزی ہی سی رہی انصاریا پس فرمایا یہ میں کی گنہگار یہ میں کی گنہگار نقل کی یہ
مسلم فی کرا ع الغنم نام ایک جگہ کا ہی درمیان کی اور مدینہ کی قریب عسفان کی اور لفظ اولئک لوصافہ کر فرمایا زیادتی جبر کی یہی اس
یہی کہ نصرت فی بیعت علی کی کیا تھا کہ کو کہ یہکیر وی اونکی کرین بیعت قبول کرنی حضرت اللہ تعالیٰ کی پس جنہوں فی کہ روزہ رکھا مخالفت کی فصل رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور قبول کی حضرت اللہ تعالیٰ کی نہ اس بی حضرت فی خفا ہو کر اس طرح فرمایا کہ روزہ رکھنا حرام ہی مغفرت فرمے **وعن**
عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صائم رمضان في السفر كالصائم في الحضر و رواه ابو

اور روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی روزہ کہنی والا رمضان کا سفر میں انڈا افطار کرنا ایسی ہی حشر میں
یعنے گھر میں نسل کی یہ بی بی بی **ف** احديث من معلوم هو ان روزہ رکھنا سفر میں بڑا گناہ ہی جیسا افطار کرنا گھر میں لیکن یہ حدیث اکثر دن کی

زودیت فرمے ہی یا معمول ہی اوس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہو تو ماہور و زانی سفر میں اور خوف ہلاک کا ہو تو مولانا من الشرح **وعن** حمزة بن
عمر و الا نسلمی انما قال یارسول الله انی اجد فی قوۃ علی الصیام فی السفر فھل علی جناح قال ھی رخصۃ

من الله عنك وحل فمن اخذ بها احسن ومن احب ان يصوم فلجناح عليه ^{رواہ ابو حمزہ} روایت ہے حمزہ بن عمر و سلمی سی کہ اوسنی کہا یا رسول اللہ میں
پا ہوں اپنی قوت روزہ کہنی کی سفر میں پس کیا ہی تمہیر کرنا یعنی روزہ کہنی میں بافطار کرنی میں فرمایا یعنی افطار کرنا حضرت ہی اللہ جل

کی طرف سی پس سنی کی یہ حضرت پس چاہا اور جو شخص چاہی روزہ رکھنا پس میں گناہ اوس پر نقل کی یہ مسلم فی **ف** اس میں شادی بہر
کہ افطار اولی ہی **عن** باب القضاء **ف** باب بیج بیان قضاء روزہ کی **ف** ابنی سلم اور آداب قضاء کی اور ظاہر یہ ہے کہ امر او قضا

روزہ رمضان کی ہی اور رمضان کا روزہ جو افطار کر دالی اوسکی تین ستر میں اگر بول کہ فطر کر سی نہ قضا ہی اور نہ کفارہ اور اگر قصد انویس
عذر کی کفارہ ہی اور اگر بعد ہوا مندر خواہ مرض غیر کی اوسمیں قضا ہی **ف** الفصل الاول فی بیان قضاء روزہ **عن** عائشہ

كان یكون علی الصوم من رمضان انما استطیع ان افطه فی شعبان قال یحیی بن سعید عن النعمان بن النعمان عن النعمان بن النعمان عن النعمان بن النعمان عن النعمان بن النعمان
ان فی الشیخی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ **ف** روایت ہے عائشہ سی کہا ہوتی

مجبور روزی رمضان کی پس نہ طاقت کہتی میں فضا کر کی اگر شعبان میں کہا جی نبی عید کی کہ من کرنا عا شہ کو یعنی قصہ مشغول ہوا حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میں کہا مشغول ہوا تا بہ نہ مدت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** یعنی حضرت عائشہ کی ذمی

جو قضا روزی رمضان کی ہوتی بسبب عذر حیض کے تو اونکی کہنی کی فرصت نہ ملنی سو شعبان کی اس لیے کہ اور دونوں میں مستعد رہتی تہین
حضرت کی خدمت بابرکت میں کہ جب صحبت کی یہی ملاوین حاضر ہوں اور شعبان میں اکثر حضرت روزیسی ہوتی ہی پس یہ فرصت ہائیں اور روزہ

قضا کر میں **ع** **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل للرجل ان يصوم و ر و جھنا

تَشَاهِدُكَ لَا يَأْذِنُ وَلَا تَأْذِنُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 فی نہیں درست عورت کو روزہ رکھنا نقل اس حالت میں کہ خاوند اس کا موجود ہو مگر ساتھ حکم او سکلی اور نہ اذن دی کیسکو اپنی گہرین آئی کا بدون پرواگی اپنے
 خاوند کی نقل کی یہ مسلم فی منی جس عورت کا خاوند موجود ہو اسکی پاس اسکو نقل روزہ رکھنا درست نہیں بغیر خاوند کی اذن کی خواہ اذن
 سے اصرار ہو خواہ دلالت اس لیے کہ تکلیف ہوگی اسکو صحبت کرنیکی طرف سے اور حدیث سی مطلق روزہ رکھنا منع معلوم ہوتا ہی پس یہ حجت ہی شافعیہ پر کہ
 وہ نہون فی استئذان کیا ہی عفو اور عاشوریکی روزہ کو آور نہیں درست عورت کو کہ اذن دی کیسکو گہرین آئی کا بغیر اذن خاوند کی تاہم الا خواہ وراہی
 ہو یا اجنبی حتی کہ عورت کو ہی بغیر اذن خاوند کی نہ اذن دی اور بیچ حکم اذن کی ہی علم رضا اسکی کا یعنی زبانی اذن نہ یا اگر جانی ہی یہ کہ منی ہوگا
 خاوند اسکی آئی سی تو ہی جائز دی انکی کہ اذن دلائی ہی ہے **وَعَنْ** معاذہ العدة ویتد انھما قالت لعلیة ما بال
 الحاء قضی الصوم ولا تقضی الصلوة قالت عائشة مکان یصلینا ذلک فلو لم یقض الصلوة ولا الصوم
 یقض الصلوة رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معاذہ عدویسی یہ کہ اوستی حضرت عائشہ سی کہ کیا حال ہی عورت حالئہ کا کہ قضا
 کرتی ہی روزہ اور نہیں قضا کرتی نماز فرما حضرت عائشہ فی کہ ہوتیں ہر جس سے حضرت کی زمانی میں پس حکم کی جانی نہیں ہم ساتھ قضا روزہ کی و نہ
 حکم کی جانی نہیں ہم ساتھ قضا نماز کی نقل کی یہ مسلم فی منی شاع فی جو حکم فرمایا اسکی علت وجہی کی حاجت نہیں جو فرمایا کہ اجابی اگر ہوگا
 تھا کہ کہیں حضرت عائشہ کا قضا نماز میں حج ہی کہ بیت میں اس سے قضا اسکی نہیں اور روزی کم میں کہ سال ہر میں ایک بارانی میں اوکی قضا نماز
 اتنا حج نہیں اس لیے قضا اوکی مقرر ہوتی پس یہ علت ہو سکتی تھی لیکن حضرت عائشہ فی جواب کہ دیگر کہ گفتگو کی بند کی اس لیے کہ شاید وہ کہتی کہ مجھ کو حج
 ہو شقت نہیں ہے **وَعَنْ** عائشة قالت رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وعلمه صوم صام عنه وليه
 متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ مرے اور وہ ہر روز روزہ رکھی یعنی فدیہ دی اسکی طرف سے وارث
 اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی اختلاف کیا ہی علماء فی اس شخص کی حق میں کہ وہ جاؤ اور اسکی ذمہ روزی واجب ہون پس مہر علماء کہ
 او نہیں میں امام مالک و ابو حنیفہ اور شافعی حج میں گئی میں طرف اسکی کہ نہ روزہ رکھی اسکی طرف سی کوئی اور تاویل سی بت کی یہ کہ فی کہ فدیہ
 دیوی بدلی ہر روزہ کی وارث اسکا ایک بغیر کو اور بیان فدیہ کا اگی ہوگا پس یہ ہنر روزہ رکھنی کی ہی چنانچہ اگلی حدیث سی یہ توجیہ معلوم ہوتی ہی
 اور روزہ رکھنی کو میت کی طرف سے منع اس لیے کرتی میں کہ ایک حدیث میں صریح منع آیا ہی چنانچہ خبر باب میں وہ حدیث موجود سی اور ما رحمہ فی غلہ
 پر عمل کیا ہی کہ روزہ رکھی اسکی طرف سی وارث اسکا ہر ہر نزدیک گردعت کری میت تو لازم ہوتا ہی وارث پڑکان فدیہ نہ کو رکھا جبکہ کل علی تھا
 مال میں پس اگر زادہ ہوتا ہی سی تو نہیں جب وارث پر بشنا کر زیادہ ہی پس اگر نکالیا تو ہوگا احسان کرنا الا میت پر اور حکم کیا جاوے گا ساتھ جائز ہونا
 اسکی کی اور یہ سب حسب کہ فوت ہوا و ست بعد مکن ہونی قضا اسکی کی وجہ سے کہت ہو کہ یہ رمضان میں پہلے مکن ہونی قضا کی پس نہیں لازم
 ہوا کہ اسکا اور نہ گناہ ہی اوپر جل جلالہ ہی علماء کا ہر گز عا و س و تقادہ فی واجب کیا ہی ماک ساتھ روزی با فدیہ کی اگرچہ مر جاوی پہلی مکن
 ہونی قضا کی اور امام شافعی کے نزدیک وصیت کری یا کری دیا جاوی کل ل سی **الفصل الثانی فی قضاء رمضان عن**

نَاوِي عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ شَهْرٍ مِمَّا كَانَ فَلَطَعَهُ عَنْهُ مَكَاتٌ
 كُلُّ يَوْمٍ مِائَتِينَ رَوَاهُ ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ وَالصَّحِيحُ أَنَّ مَوْفُوفًا عَلَى ابْنِ جُرَيْجٍ رَوَاهُ ابْنُ مَرْزُوقٍ
 نقل کی ابن عمر سی اسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا جو شخص کہ مرے اور وہ ہر ہون روزی میں رمضان میں چاہی کہ کھلا یا جاوی اسکی طرف سی

[illegible]

تشریح میں اور بیان جو ملا علی قلی لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر خوف صفت کا ہو تو کمزور میں اور نہیں تو نہیں تطبیق نہیں ہونے دیکھا وی کہ وہ روایت
 ہی محمول ہیں خوف صفت پر مولانا **وعن ابی ہریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صوم یوم عرفة
 یعنی عرفة روزہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روزہ کہنی دن عرفہ کیسی عرفات میں
 نقل کی ہے ابوداؤد فی فہم کی سبب صفت کی وہاں کی افعال میں قصور واقع ہوگا اور یہ بھی تشریح ہی نہ تشریح **وعن عبد اللہ**
 ابن کثیر عن اخیہ الصائم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض علیکم فان لم یجد لکم
 الا لیساء عینیۃ او غود شجرۃ فلیکصفہ ذواہ احکمہ وابود اور الترمذی وابن ماجہ والدارمی اور روایت
 عبد الباقی بسری کہ نقل کی ہے ابن کثیر سے کہ نام اس کا صما تھا یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روزہ رکھو تم دن ہفتی کی یعنی ایک ماہ اس سورت
 میں کہ فرض کیا جاوی ہے پس اگر نہ پاوی ایک تھا اگر پست اگر کا بالکڑی درخت کی پس چاہی کہ چاہی او کو نقل کی ہے احمد ابوداؤد اور ترمذی
 اور ابن ماجہ اور دارمی فی فہم فرض کیا جاوی ہے یعنی فرض روزہ ہو یا نہ ہو یا قضا کا یا کفار کا اور اس کی حکم میں ہیں روزی سنت مودہ
 مانند عرفہ اور عاشور کی اور روزی معمولی پس اگر ان روزہ نہیں سی کوئی روزہ ہفتہ کی دن آٹھری تو منع نہیں اور پس چاہی کہ چاہی او کو یعنی
 افطار کر ہی روزہ ہفتی کا اور اگر رکھا ہو اور اگر اوپر کچھ نہ پاوی مانند پست اگر یا بالکڑی درخت کیسی تو روزہ الی اور سبب منع کا روزی ہفتہ کی ہو
 یہ ہے کہ اس میں تعظیم و سکی لازم آتی ہے اور اس کی تعظیم کرنی میں مشابہت یہ ہوگی ساتھ ہوتی ہی اگرچہ وہ روزہ نہیں کہتی سبب ہونی اس کی کی عید
 او کی ولیکن تعظیم کرتی ہیں در یہ بھی تشریح ہی نزدیک جہو کے **وعن ابی امامۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 من صام یوما فی سبیل اللہ جعل اللہ بکۃ و یکتب النیکۃ و یخفف النکاح و یخفف النکاح و یخفف النکاح و یخفف النکاح
 اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزہ کہی ایک نکاح کی راہ میں گردانتا ہی اللہ تعالیٰ در میان
 ہو سکی اور در میان آگ کی خندق جیسی در میان آسمان و زمین کی نقل کی ہے ترمذی فی فہم خدا کی راہ میں یعنی جہاد میں راجح کی راہ میں عام
 میں یا طلب علم میں یا اللہ کی رضا میں یا طلب کرنیکی ہی او خندق یعنی رکاوٹ اور پردہ شدیدی **وعن عامر بن مسعود** قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغنیمۃ الباردة الصوم فی الفتاء ذواہ احمد و الترمذی وقال هذا حدیث مرسل
 اور روایت ہی عامر بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غنیمت تہندی روزہ رکھنا جاری میں ہی یعنی بلا محنت و بلا ہوا
 نقل کی ہے احمد اور ترمذی فی اور کہا یہ حدیث مرسل ہی **و ذکر حدیث ابی ہریرۃ** ما من ایتام احب الی اللہ فی باب
 الا ضحیتہ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی ما من ایتام احب الی اللہ فی باب **الفصل الثالث** فصل تیسری
عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدیم الدینۃ فوجد البہو و صلیا ما یوم عاشوراء فقال لکم رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ما هذا الیوم الذی تصومونہ فقالوا هذا یوم عظیم انجی اللہ فیہ موسیٰ و قومہ و عرق فرعون و قومہ فصامہ
 موسیٰ شکراً ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففعل الحق و اولیائہ منکم فصامہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم و امر بصیائہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 پس یا ہوا و یو کو روزی دن عاشور کی پس فرمایا او کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی یہ دن حسین روزہ کی ہو تم کہا ہو دیون فی وہ
 دن ہر ہی نجات دی اللہ ایمن موسیٰ کو اور قوم او کی کو او ڈوب دیا فرعون کو اور او کی قوم کو پس فرمایا کہ او سدن موسیٰ فی و اعلیٰ شک کی

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَا حَمْدَ وَلَا تَمِيدَ فِي مَحْوٍ هُوَ فِيهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ الصَّائِمُ الْمَنْظُوعُ أَمِيرٌ نَفْسِهِ إِنَّمَا صَامَ
 وَ إِنَّمَا صَامَ أَفْطَرَ اور روایت ہی ام انی ہی کہہا جسکے ہوا دن فتح مکہ کا امین حضرت فاطمہ و شہین امین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کی اور ام ثانی و اپنی طرف حضرت کی تین پرانی ایک نوڈی باسن کہ او میں بھی کچھ مینی کی چیز بہرہ یا نوڈی فی وہ باسن حضرت کو پس یہاں
 اوس پر وہاں باسن حضرت فی ام ثانی کو پہر یہاں ام ثانی فی دوسری پس کہہا یا رسول اللہ تحقیق افطار کیا مینی اور تہی میں روزیسی پس فرمایا یا علی و
 کہ کیا قضا کرتی تہی تو کچھ مینی تہر روزہ فضا رمضان کا یا نہ کہہا کہ نہیں یا پس نہیں نہ نہ کہہا کہ روزہ نفل نفل کی یہاں بودا و داور ترمذی اور داری فی اور
 بیچ روایت احمد و ترمذی کی مانند اسکی اور بیچ اسکی پس کہہا ام ثانی فی یا رسول اللہ خبر دار تحقیق میں تہی روزیسی پس فرمایا روزہ نفل کہنی والا مالک
 تہی نفل ہی کا اگر چاہی روزہ کبھی اور اگر چاہی افطار کری ف مالک ہی نفل ہی کا مینی ابتدا اگر چاہی روزہ کبھی مینی نیت روزہ کی کری
 ہو اگر چاہی افطار کری مینی اختیار کری روزہ کہنی کو یا مینی یہیں کہ مالک ہی نفل کا بعد روزہ کہنی کی اگر چاہی تمام کری روزہ کو اور اگر چاہی
 افطار کری اس صورت میں تاویل اسکی بہت کہ نفل روزی والی کو پہنچا ہی کہ افطار کری تا اس وقت کہ تہا میں پس ہین دلیل نہیں
 ہوا کہ قوم پر اور جانشاہی کہ اگر افطار نہ کرے تو لوگ وحشت میں پڑے گی پس اسکو پہنچا ہی کہ افطار کری تا اس وقت کہ تہا میں پس ہین دلیل نہیں
 اسپر کہ قضا نہیں ہے بعد الترام کی اور علاوہ اسکی حکم قضا کا آج ہی ہی حدیث آئندہ میں او اس حدیث ام انی کی میں کلام کیا ہی محدثین فی اور
 ترمذی فی کہا کہ اسکی سند میں گنگو ہی اور منذری فی کہا کہ ثابت نہیں اور اسکی سند میں خدات بہت ہی ح **وَعَنِ الزُّهْرِيِّ**
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا
مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ
قَالَ أَقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَذَا كَرَجَاءَةَ مِنَ الْحَقَّاءِ وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَائِشَةَ مَرْسُومًا وَكَذَا رَوَاهُ
 اور روایت ہی زہری کی عروہی اوسی نفل کی عائشہ ہی کہہا عائشہ فی تہی میں او حنفیہ و زہری
 پس زہری و لا یاکیا جاری کہا ناخوش کی مینی اسکی پس کہہا یا مینی او میں ہی پس کہہا مقصد فی ہی رسول خدا کی تحقیق ہمہ بین روزہ یا پس زہری
 لا یاکیا جاری کہا ناخوش کی مینی اسکی پس کہہا یا مینی او میں فرمایا قضا کرو تم دونوں ایک دن اور بدلی اسکی نفل کی یہ ترمذی فی اور ذکر کیا
 ایک جماعت کو حافظہ نسبی کہ روایت کیا انہوں فی زہری فی روایت کیا عائشہ ہی بطریق ارسال کی اور نہ ذکر کیا او میں واسطہ عروہ
 کا اور یہ صحیح تہی اور روایت کیا اسکو بودا و دنی زہری سے کہ غلام ازاد کیا ہوا عروہ کا ہی کہ نفل کیا زہری فی عروہ فی عائشہ ہی ف
 یہ حدیث دلیل ہی حنفی کی راوی کی نزدیک اگر روزہ نفل افطار کری لازم ہی قضا اسکی سلیکیم ظاہر یہاں وجوب کی ہی ہی تا ورتہ فی بین
 کہ یہ امر اخبار کے ہی ہی ہونگی مذہب میں جب نہیں قضا نفل کی و بطریق ارسال کی رسال بیان مینی سقوط راوی کی ہی اسنادی مینی نسبی
 ہی کہ پہلی روایت میں جو واسطہ عروہ کا درمیان زہری اور عائشہ کی تھا وہاں نہیں یہ ہی ایک مطلق ہی اور شہر یہ ہی کہ مرسل و بیضا
 کہ کہی میں کتابی روایت کری بغیر زہری کی بیح **وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ**
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ أَقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

[illegible]

[illegible]

اسلام کی ہو تو امر و جو سبکی لپی ہی اور کہا طیبی کو دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ نذر جاہلیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کی واجب ہے پورا کرنا اور سکا
یعنی بعد اسلام کی مذہب شافعی ہی ہی اور کہا ابو ضیفہ فی کہ نہیں صحیح ہی مذاوکی دلیلین کے فقہ کی کنہ بون میں مذکور ہیں و اس حدیث کی معنی جو وہ پتہ
میں اور بیان کئی گئی اور کہا طیبی فی کہ اسپر دلیل ہی اسپر کہ روزہ شرط نہیں ہے واسطی صحت اعکاف کی جبکہ مذہب شافعی ہی اور امام ابو ضیفہ صحیح
خاصہ روایت ہے کہ روزہ شرط ہی اعکاف واجب نہیں نقل میں اور ہی قول حبیبین کا ہی اور ایک روایت امام اعظم رحمہ ہی کہ مسئلہ
اعکاف میں روزہ شرط ہی خواہ واجب ہو خواہ نقل پس نہ یہ جواب ہے ہی کہ اعکاف حضرت عمر کا جو بعضی روایتوں میں آج ہی اسپر روزہ ہی یا
پنچا سچا بودا و اور نسائی اور داقطنی فی ایک روایت نقل کی ہی مثال اسکا یہ ہی کہ حضرت عمر فی لازم کیا اپنی نفس پر جاہلیت میں یہ کہ اعکاف
کرین ایک ات یعنی دن سمیت یا ایک دن نزدیک کعبہ کی پیر پوچھا نبی صلی علیہ وسلم کی کفر یا با اعکاف کر اور روزہ رکھہ و راو دلیل ذکی حدیث
کی ہی کہ اگر کسی نے ہی لا اعکاف اخ او اس کعبہ معلوم ہوتا ہی کہ روزہ رکھنا شرط ہی اعکاف میں پس اگر زمانہ کی اعکاف کر دنگا ات کو تو نہیں
میں اور اگر زمانہ کی رمضان کی مہینہ میں اعکاف کر دنگا تو کفایت کرتی ہیں روزہ رمضان کی اور اگر نقل روزہ رکھا ہو اور پھر مذکر کی اعکاف و
کا تو نہیں صحیح اور اگر نہ اعکاف کیا رمضان میں تو او مہینہ میں قضا اسکی کر ہی ساتھ روزہ سنہ کی میں نہیں جائز ہونگی قضا اسکی اور
رمضان میں اور نہ اور واجب میں خواہ قضا روزی رمضان کی رکھا ہو یا اور کچھ و اگر کسی روز کی اعکاف کی نیت کر ہی تو اون دن کی را تو کفایت
ہی اعکاف لازم ہو جائے ہی اور یہ صحیح مذکر فی اعکاف دودن کی اعکاف دو را تو کفایت لازم ہوتا ہی اور ابو یوسف کی نزدیک اعکاف صحیح
کے ایک شب کا اور اگر مذکر کی عکاف ایک مہینہ کا کر دنگا تو اعکاف متصل ایک مہینہ کا لازم ہوتا ہی اگر متصل رکھا ہو نہ نہ و مختلفا رہا لا نہیں
الفصل الثانی فصل دوسری عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی العشر
الاولیٰ من رمضان و کتبہ یعتکف عامًا فلما کان العام للقبیل اعتکف عشرين سراً الترمذی ابو داؤد و ابن ماجہ
عن ابی ابن کعب وایت ہی انس کہ کہات ہی نبی صلی علیہ وسلم اعکاف کرتی دس دن اخیر کی میں رمضان ہی پس نہ اعکاف کیا یعنی غار
اسبب کی عذر کی نہ کیا ایک سال پس جبکہ ہوا سال نیدہ اعکاف کیا میں نقل کی یہ ترمذی فی او نقل کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ فی ابی کعب
سے شاید کہ یہ حدیث تفسیر ہی اس حدیث کی کہ جواب گزری ابو ہریرہ ہی اور کہا طیبی کو دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ نقل ہو کہ قضا
کئے جاوین جبکہ فوت ہو جیسکے قضا کئی جاتی ہیں فرائض ہی تشبیہ سے قضا کرتی ہیں ہی بعد فوت ہونگی والا قضا فرض کی فرض ہی او قضا
نقل کی فرع ہے و عن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارکد ان یعتکف صلی الفجر
ثم دخل فی صغفہ رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ وایت ہی عائشہ ہی کہ کہات ہی رسول خدا صلی علیہ وسلم جو وقت کر اور
کرتی اعکاف کر سکا نماز پڑھتی فجر کی پھر داخل ہوتی بچ جبکہ عکاف اپنی کی نقل کے یہ ابو داؤد و ابن ماجہ فی ف دلیل پڑھی ہی سابقہ
حدیث کی وناعی اور ترمذی فی کہ ابتدا اعکاف کی اول روز ہی اور جاوون امامون کی نزدیک ہے کہ داخل ہو پہلی غروب قریب کے اگر اور
کری اعکاف ایک مہینہ یا عشری وغیرہ کا اور کئی اخیر روز میں بعد غروب تک کے پس دن کی نزدیک دلیل حدیث کی ہے کہ حضرت سابقہ حدیث عکاف
کی پہلی غروب کے مسجد میں آتی ہی اور شب کو وہاں رہتی جب تک صبح کی پڑھتی تو اس حجر میں کہ اعکاف کی لپی پوری کا بنا یا جاتا تھا داخل ہوتی نا اللہ
میں لوگوں ہی میں ابتدا اعکاف وقت مغرب ہوتی اور داخل ہونا اعکاف کی جگہ میں صبح کو عن و عنہا قالت کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یقول المریض هو معتکف فیرکما هو فلا یغیر یسأل عنہ رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ عائشہ ہی کہ کہات ہی نبی صلی علیہ وسلم

تخصیص ہوئی تھی انہوں نے اپنی تین اوس تونسی باندہ دیا تھا کہ روز نکلتی ہی یہی مسجد گئی تھی تو باؤم کی قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 اوکو کہول دیا **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوبَ**
وَيُجْزَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا رواہ ابن ماجہ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتکاف
 کرنا ایسی چیز ہے کہ وہ بندہ رہتا ہی گناہوں سے اور جاری کی جاتی ہیں داخل ایسی نیکیاں مانند کرنوالی سب نیکوں کی نفل کی مہر بن جاتی ہیں
 بند رہتا ہی گناہوں سے یعنی جو کہ مسجد میں رکارت رہتا ہی ایسی شان سے ہی یہ کہ بچتا ہی اکثر گناہوں سے اور لفظ بحری ساتھ جیم اور سی جملہ کی ہی اور
 صیغہ مجہول کا ہی اور بعضوں نے کہا کہ معروف کا یعنی جاری کی جاتی ہیں اور عیدتہ سے ہیں اعتکاف کرنا ایسی ہی نوابہ دن نیکوں کی کہ باز
 رہتا ہی اونی سبب اعتکاف کی مثل عبادہ وغیرہ کی مانند ثواب کرنوالی دن نیکوں کی اور ایک نسخہ صحیحہ میں ساتھ جیم اور سی جیم کی ہی صیغہ مجہول
 کا یعنی دیا جاتا ہی اوسکو نوابہ دن نیکوں کا کہ باز رہتا ہی اونی سبب اعتکاف کی مانند عبادہ طریض کی اور ساتھ جانی جبار کی اور طاقا شکر کی سنانو کی
 اوسو انیک کی جیسے کہ دیا جاتا ہی ثواب کرنوالی دن نیکوں کی کو اور نوبیان اعتکاف کی مہر بن کر دل فایغ رہتا ہی معتکف کا امور انیاسی
 اور سپر کرتا ہی نفس پناہ طہ مولیٰ کی اور عیدتہ عبادہ اور خانہ خا میں رہتا ہی اور نہایت قرب الہی جلال ہوتا ہی اور یہ ہے کہ نازل ہوتی تھی بنی و گویا
 اللہ تعالیٰ کی قلعہ میں رہتا ہی کہ کو شیطان ہی بچا رہتا ہی اور مثال معتکف کی ایسی ہی جیسی ایک شخص بادشاہ کی دروازی پر رہا جو عرض حاجت پنی کرتا
 ہے پس معتکف کو باز بان حال ہی کہتا ہی کرای مولیٰ سیرت ہی درویشی یعنی کانین سبک کہ کو بھی بخشیدگانہیں اور میری سبب صد بلا نیکانہیں
 میری غم کو دور نہیں کر نیکانہ **۱۰ امداد الفلاح ۱۱** **کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ** کتاب میں بیان فضیلت قرآن کی **۱۲**
 جانا چاہی کہ تلاوت قرآنی افضل عبادت کی ہے خصوصاً جبکہ نماز میں ہر فضیلت اور ثواب کا ایسا ہی کہ جو میں نہیں آسکتا عوض ہر حرف کی نیکباد
 لکھے جاتی ہیں اور نماز میں پیش اور پڑھنا قرآن کا نزدیک کرنا ہی خدای اور روشن کرنا ہی دونوں اور شفاعت کرنا فیماست کو اور جیل میں ہی قرآن
 اور مقصد اعلیٰ تلاوت سے یہی کہ باعث تفکر اور تذکر یعنی بالذاتی امور دین و آخرت کی ہو اور سبب کثرت تلاوت کی احکام الہی یاد اور توجہ دل اور
 عمل کیا جاوی اور عبرت اوس سے پکڑی جاوی نہ یہ کہ زری آواز و حرف آراستہ کرنا و دل غفلت میں نہ کہ جو کوئی قرآن پڑھی اور عمل بہ نہ کہی
 قرآن دشمن و سکا ہوتا ہی چنانچہ حدیث شریفین آہا ہی **رَبَّاهُ الْقُرْآنُ وَالْقُرْآنُ لِعَيْنِي** یعنی قرآن پڑھتی ہیں اور قرآن امنست کرنا ہی اوکو اور وہ
 پڑھنا اوسکا اور چھت ہوگا نوزاد اللہ منہ بعد ازین جانا چاہی کہ نبین حاصل ہوتا تھا اور تذکر اور فہم معنی سوا پڑھنی قرآن کی ساتھ آنگلی و ترتیل و حضور
 دل کی ہی یہی تجوید قرآن کی لازم ہی اوکو پڑھنا قرآن کا شروع ہوا چنانچہ کتبے میں نہ کہ کہی کہ رتج اوکر فی حق قرآنی ختم چالیس نمین بلکہ ایسا سال میں
 کافی ہی اور عبادت کی یہی سات روزی کم میں بچا ہی اور جبکہ رتج زیادہ میں ختم کری فضیل ہے اور جو کوئی معانی قرآن کی بخانی اوسکو ہی چاہی کہ حضور
 ال سے شروع کری اور عیدتہ پنی زمین تنہ کہ کہ بہ کلام خدا تعالیٰ کا اور احکام اوسکی میر کہ اپنی بندہ نہ کہی میں اور اب عاجزی اور فروتنی سی نہیں کہ گویا
 کلام اللہ سننا ہی اور اب تلاوت کی یہ میر کہ وضو ساتھ سوا کہ کہ گرا جی جگہ میں متواضع اور روبرو قبلہ نشینی اور ذلیل اپنی کوبانی اور ساتھ حضور
 دل کی طرح کہ گویا درو خدا تعالیٰ کی ہی دعا شروع کی اور عذر اور بہم اللہ پڑ کر شروع کری اور بانی کلام خدا تعالیٰ کا بنی و دل سننا ہونا اور
 بستہ بستہ ساتھ دبر اور نکل اور ترتیل کی پڑھی اور آیت وعد و حمت پڑھنا دل ہو کر دعا کری اور حضرت و جہت پالی ہائی اور آیت خدا جل جلالہ
 پناہ چاہی اور آیت تنزیہ اور تقدیس پڑھ کر کہی یعنی جس آیت میں اللہ پاک کا بیان ہوا وہ سب سچاں سبکھی اور درمیان پڑھنی کی روعی اور اگر فدا
 نہ آدمی تکلف غمگین ہو کر اپنی کورنہا کہ کری اور درپنی اسکی ہو کہ جلد ہی ختم کی سلیی کہ پڑھنا ساتھ دبر و تفکر کی بہت بہتر ہی زیادہ پڑھنی ہی کہ خلا

اور روایت ہی حبیب بن عامر سی کہ کہا باہر شہادت لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نبی حبیبی ہوئی اور چہو تری سایہ دار کی پس فرمایا کوئی تم میں سے دوست رکھتے ہی یہ کہ جیاد ہی ہر روز طواف طہان کی یا متیق کی پس لاؤ دو اوٹنیاں بڑی کونان کی بدون گنہ کی و بدون توڑنی تاہی عطر کیا نبی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتی ہیں یہ فرما ایک نہیں جاتا ایک تھا اطراف ہی کی پس سکھاوی یا پڑی دو تین کتاب لکھتے بہتری و اعلیٰ اوکی و اونٹنیوں سی اونٹین بہترین بہترین طہی اوکی جا اونٹنیوں سی او گنتی آیتوں کی سوا کی بہتری گنتی اونٹنیوں کی سی یعنی زیادہ چار اونٹنیوں بہترین یا دو چار اونٹنیوں مثلاً پانچ فضل میں پانچ اونٹنیوں سی طرح بعد کی او بھیلے نعل کے بہت سلم فی ہ

ف اور چہو تری سایہ دار کی ایک چہو تراپا ہوا تھا سانس ہی کی وہیں فخر و مجاہدین رہتی تھی نہایت عابد اور زاہد و اعلیٰ ان ایک لڑی مدنیہ اور عتیق ہی نام ہی ایک عجمہ کہ دو کونستہ سی ان دونوں عجمہ میں بازار لگتا تھا اور نوٹ اوٹنیں کہتی تھی اور عرب و ترکو بہت دوست کہتی ہیں خصوصاً بڑی کونان کی پس شہادت فی سوال کو کر کے غیبت دانی صحابہ کو باقیات میں اور نفرت دانی فانیات سی پس ذکر کیا بہ بطریق تمثیل کے اور اوکی مسجبات کی ای والہام دنیا بہت قدیمیں کہتی تھا بلکہ میں ایک تیری **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّوبُ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَحْدِثَ فِيهِ ثَلَاثَ خِلَافَاتٍ عَظَامٍ سَمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهَا مَنْ أَحَدُكُمْ فِي صَلَواتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خِلَافَاتٍ عَظَامٍ سَمَانٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ایک دوست رکھتا ہی ایک تھا باہر سوقت کہ بہ ہی طرف گہری کی یہ کہ بادی اپنی گہرین تین و تینیاں حل الی بڑی فربہ عرض کیا مہنی کہ ان فرمایا میں انٹین کر پڑی اوکی ایک تھا پانچ فربہ ہی کی بہتری و اعلیٰ اوکی تین اونٹنیوں حل الیوں بڑی مہنیوں سی نقل کی یہ سلم فی **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا هُوَ الْقُرْآنُ مَعَ الشَّفَرَةِ الْكَوَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَسْمَعُهُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَنْجَرٌ مُشَقٌّ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ماہ قرآن کا ساتھ فرشتوں کہنی دوان بزرگ نیکو کار کی اور وہ شخص کہ بہ ہی قرآن اور اکتا ہی اوٹنیں و قرآن اوٹنیں شکل ہوتا ہی و اعلیٰ اوکی دو ثواب ہوئی میں نقل کی یہ بخاری اور سلم فی **ف** ماہ قرآن وہی کہ کہ قرآن خوب یاد ہو کر انکی نہیں پڑنی میں اور نہ دشوار ہو پڑنا او سپر و مراد فرشتوں سی و دفرشتی میں کہ جولوہ محفوظ سی اللہ تعالیٰ کی کتاب میں لکھتی ہیں یا دفرشتی کہ اعمال بندوں کی لکھتی ہیں پس نہر یا کہ ماہر ساتھ وکی ہی یعنی دنیا میں و نکا سائل کرنا ہی اور آخرت میں اوکی ای منال ہوگی کہ ہوگا اونٹین فین و ان فرشتوں کا اور دو ثواب میں یعنی ایک ثواب پڑنی کا اور دوسرا ثواب شہادت کا میں غیبت دانی ہی پڑنی پر اور یہ مہنی اسکی نہیں میں کہ ہوا کہ بڑی ہی وہ ثواب زیادہ پامانی ماہر سی بلکہ ماہر کو بہت ثواب ہوتا ہی کہ وہ چچ جماعت ملائکہ کو کونان کے داخل ہوتا ہی تاہل میہ کہ ماہر تو فضل ہی ہی لیکن ایک کر پڑنی و لکھو ہی باعتبار شہادت کی کمطرح کی فضیلت اور ثواب نہایت ہی **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقْرَأُ بِهِ آتَاهُ اللَّهُ الْكَلِيلَ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْكَلِيلَ فَهُوَ يَنْفِقُ مِنْهُ آتَاهُ اللَّهُ الْكَلِيلَ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْكَلِيلَ فَهُوَ يَتَّقِيهِ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں شک گرا و پڑ شخصوں کی یعنی کسی چیز میں شک کرنا خوب نہیں گرو و شخصوں کی حال پر ایک و شخص کہ دیا او کو اللہ فی قرآن اور وہ شخص قیام کرنا ہی ساتھ وکی اوقات رات کی میں اور اوقات دہی میں یعنی غافل نہیں ہوا کہ بعض وقت اور دوسرا وہ شخص کہ دیا او کو اللہ فی مال و وہ خرچ کرنا ہی اوقات رات کی میں و اوقات دہی میں نقل کی یہ بخاری اور سلم فی **ف** کہا میرے کہی کہ حسد و قہر ہی جتنی اور مجازی متیق یہ ہی کار و کر زوال نعمت کی سیکل ہی پس و حرام ہی بالا جملع ساتھ آیات و احادیث صحیحہ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سے ہے کہ اسید بن خبیر نے کہا اوس وقت کہ وہ یعنی میں نے یہاں تھا کہ کوسو و پندرہ اور گھوڑا اسکا بندہ ہوا تھا نزدیک اسکی ایک
شوق کی گھوڑی نے پس میر گاہ پر تیری یعنی تاکہ کہیں کر کیا سبب سے شوقی کا پس گھوڑا ہی میر گاہ یعنی پس گمان کیا کہ یوں میں شوقی کرنا تھا بہتر تیری گھوڑی
بہر جولانی کی گھوڑی نے پہر پہر ہو رہی پس میر گاہ گھوڑا بہر تیری لگی بہر شوقی کی گھوڑی نے یعنی پس جانا کہ یہ شوقی کسی سبب سے ہی پس موقوف کیا
نہ تھا اور یہاں اسید کا بھی قریب گھوڑی کے درامہ کہ چنچاوی و سکوناد یعنی پس گیا سید بنی کی طرف تاکہ اسکا وی گھوڑی کی پاس سے پس جب سکوناد
اسکو اوجھا یا اسلہ بظرافت آسمان کی پس نگاہان ایک جینہی مانند برکی اوسین ہی مانند چراغون کی پس جب سچ کی اسید فی بیان کیا خیر خبر اسلی علیہ السلام
و سلم کی رو برو پس سر ایا حضرت فی ٹپری گیا ہوتا ہی ابن خضیرہ کہا ابن خضیرہ فی ڈرامین رسول اللہ اس کی کجلی گھوڑا بھی کو اور تھا گھوڑا بھی کی
نزدیک پس پہر میں طرف بھی کی اور وہاں یعنی سر اپنا طرف آسمان کی پس جی نگاہان ایک چیز مانند برکی اوسین مانند چراغون کی پس نکد میں سنی اپنی
گھوڑی جہانک کہ نہ کیا مینی و سلم یعنی چراغاکم فرمایا حضرت فی جانتا ہی گویا تھا یہ کہ کہ میں فرمایا یہ ہی خوشی نزدیک ہوئی تھی دھڑلے و از قریب تیرے
اور پھر جہاں تھا تو البتہ صبح کر فی خوشی و کجی لوگ طرف او کی نہ جیتی اوسنی نسل کے یہ بخاری اور سلم فی اور لفظ بخاری کی ہیں و مسلم میں بدلی فخریت
سیرتہ حکم کی یوں ہی حضرت فی جو یعنی پڑھ گئی ہوا میں در میان آسمان و زمین کی ف گھوڑا شوقی کرنا تھا اون فرشتوں کی ڈری کر اور تیری جو
اسلی فی قرآن کی اور میر جانا تھا سبب پڑو جانی فرشتوں کی آسمان پر حالت چہ پی میں و لفظ قرآ کی معنی ابن حجر فی بیہ لکھی ہیں کہ ہمیشہ پڑتا رہا
ہی و کہ کہ سبب سے ایسی حالت میں بیکا اور اگر پیش آوی نہ آتا آئندہ میں ایسی حالت نہ پڑتا اسکو ملکہ پڑتا رہتا اور کہا علی سے کہ معنی ایسی علت یا
نہ میں زمانی مانی میں اس کو یاد کیا کیوں نہ زیادہ کیا تو فی اوس علی کہا اوکی جواب میں فی شفقت از کہ پس صاحب جمہ فی ترجمہ ایکی موافق کہا ہی
و ایک چیز ہی مانند ایکی و بشارت کی میر ہی کہ ملاکہ اندو سام کر فی میں قرآن کی سنی پر جہانک ہوئی ہیں مانند ایک چیز پر دہنوا ایکی در میان
و کی اور در میان آسمان کی اور تھی میر چراغ موندہ و کی مع و سکن البراء قال کان رجل یقرء سورۃ الکہف والی جانبہ
حصاناً مربوطاً بشطین فتعششہ سحابہ فجعلت تذوذن و تذوذن و جعل فرسہ ینفر فلما اصبح انی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فذکر ذلک لک فقال لک السکینۃ تنزلت بالقرآن متفق علیہ اور روایت ہی براری کر کہا تھا ایک شخص نے پڑتا ہوا
گفت اور ایک طرف اوکی گھوڑا تھا بندہ ہوا سا بندہ و سیون کی ذرا تک گیا اوس گھوڑا کوٹ برنی اور ہوا فی لگا نزدیک و نزدیک اور شروع کیا گھوڑا
اوکی فی وہاں کو دنا پس سبب سے ہی اوس شخص فی ایا حضرت کی پاس ذکر کیا یہ باجہ اور حضرت کی پس فرمایا یہ ہی سکینہ و تیری ہی سبب سے
قرآن کی نسل کی میر بخاری اور سلم فی ف سکینہ کہتی ہیں عطر جمی اوسکین قلب و رست کو اور اوکی سبب سے دل صاف ہوتا ہی اور تاریکی
نفس کے باقی رہی ہی اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہی اوکی بصورت ابرو غیرہ کی ظاہر ہوئی ہی مع و سکن ابی سعید بن المعل
قال کنت اُصلی فی المسجد فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما اُجبتہ ثم اتیتہ فقلت یا رسول اللہ انی کنت
اُصلی قال لک یقل اللہ استجبوا للہ و للرسول اذ ادعاکم ثم قال الا اُعلم انک اعظم سورۃ فی القرآن قبل ان تخرج
من المسجد فاخذ بیدی فلما اُمر ذنا ان تخرج قلت یا رسول اللہ انک قلت لا اُعلم انک اعظم سورۃ من القرآن قال
الحمد للہ رب العالمین ہی السبع المثانی و القرآن العظیم الذی اوتیتہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی سعید بن خدری
سے کہ کہا تھا میں نماز پڑتا مسجد میں پس بلایا مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی پس جوابے بامنی و کہو پیرا میں حضرت کی پاس پس کہا مینی یا رسول اللہ
تحقیق میں نماز پڑتا تھا فرمایا کیا نہیں کہا اسنی جواب دووہ علی اللہ کی اور رسول کی اور اطاعت کرو حکم و سکے جو وقت بخاری تمکو پیر فرمایا

صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ گھبراہٹ کر لی یعنی جمع کر لی رکوع رمضان کی یعنی صدقہ عید الفطر کی تاکہ بعد جمع ہو سکی باتیں حضرت فہر اکبریں ابامیری کہیں
ایک شخص پس شرمع کہیں بہر بنی غلام بنی یعنی لیکر اپنی باسن اور دامن میں رکھتا جاتا ہوا پس پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی کہ البتہ نبی ونگاہ میں
مجاہد طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اوسنی کہ تحقیق میں محتاج ہوں ابامیری ذمہ پرفتنہ خیال کا ہی اور نہ کہ حاجت سخت ہی مینی قرین فیہ ہی کہ
اوسہ کہا ابو ہریرہ فی پس چوڑ دیا مینی اوسکو پس صبح کی مینی پھر فرمایا مینی صلی اللہ علیہ وسلم فی مینی خیر غیب کی فی کہ ای ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا کہ
گذری ہوئی ہیں تہا کہا مینی یا رسول اللہ شکایت کی اوسنی حاجت سخت کی اور عیالدار کی پس رحم کیا مینی اوپر پس چوڑ دیا مینی اوسکو فرمایا حضرت
خبردار ہو تحقیق اوسنی چوٹ بولناجی مینی پیچ خطاب کر لی حاجت کی اور وہ پھر اویگا مینی پین تارہ اوس سی پس جانا مینی کہ وہ پھر اویگا بسبب فرامانی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ وہ پھر اویگا پس نظر دیا میں ونگاہ پھر ایا بہین یعنی لگا غلام میں پس پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی کہ البتہ لجا ونگاہ میں مجھو
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اوسنی چوڑ دی مجھو کہ میں محتاج ہوں ابامیری ذمہ پرفتنہ مینی کا ہی پھر نہ اویگا میں پس رحم کیا مینی اوپر پس چوڑ دی
مینی راہ اوسکی ف اس بار شاہد کہ رحم کیا بسبب کہنی اوسکی کہ پھر نہ اویگا والا بات ہو چکا تھا چوٹ اوسکا پیچ خطاب کر لی حاجت کی زبانی خبر سنا کر
کہ **فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ سَيْرُكَ قُلْتُ**
يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكِي حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا كَثِيرَةً فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ مَا إِنَّهُ فَعَلَ كَذِبًا وَسَيَعُوذُ وَصَدَّتْهُ
نَجَاءٌ يَجْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ وَأَخَذَتْهُ فَقُلْتُ لَا رَفْعَتَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا اخْرَجْتُكَ مَرَّاتٍ
أَنْتَ تَزْعُمُ لَا تَعُوذُ ثُمَّ تَعُوذُ قَالَ دَعْنِي عِلْدُ كَمَا يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا إِذَا أُوتِيَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَقْرَأِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اللَّهُ لَا
إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتَّى تَحْتُمِ الْآيَةَ وَذَلِكَ نَزَلَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظًا وَلَا يَفْرُكُ شَيْطَانٌ حَتَّى تَضُمَّ فَخَلَيْتُ
سَبِيلَهُ وَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ سَيْرُكَ قُلْتُ تَزْعُمُ أَنَّهُ بَعَثَنِي كَلِمَاتٍ
يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا قَالَ إِنَّهُ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ نَعَمْ مَنْ تَخَاطَبَ مِنْهُ مَنْذُ
ثَلَاثَ لَيَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ پس صبح کی مینی پھر فرمایا مجھو رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے ای ابو ہریرہ کہا ہوا قیدی تیرا صبح کیا مینی یا رسول اللہ شکایت کی اوسنی حاجت سخت کی اور عیالدار کی پس رحم کیا مینی اوپر پس چوڑ دیا مینی اوپر
چوڑ دی مینی راہ اوسکی مینی بسبب عہد اوسکی کہ پھر نہ اویگا پس فرمایا خبردار ہو تحقیق اوسنی چوٹ بولناجی مینی ایمن کہ پھر نہ اویگا اور پھر اویگا ونگاہ میں
نظر دیا میں اوسکا پھر ایا بہین یعنی غلامی پھر پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی البتہ لجا ونگاہ میں مجھو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ پھر خیر ہی
میں مرنہ کی تحقیق تو کہتا ہی کہ میں نہیں اویگا اور پھر تارہ تو کہا اوسنی چوڑ دی مجھو کہ میں محتاج ہوں ابامیری ذمہ پرفتنہ مینی کا ہی پھر نہ اویگا بسبب فرامانی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ وہ پھر اویگا پس نظر دیا میں ونگاہ پھر ایا بہین یعنی لگا غلام میں پس پکڑا مینی اوسکو اور کہا مینی کہ البتہ لجا ونگاہ میں مجھو
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اوسنی چوڑ دی مجھو کہ میں محتاج ہوں ابامیری ذمہ پرفتنہ مینی کا ہی پھر نہ اویگا بسبب فرامانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
پس تحقیق ہمیشہ رہیگا پھر اللہ کی طرف سے گھبراہٹ مینی فرشتہ او میں نزدیک ہو چکا تھا ای کوئی شیطان مینی جن واسطے وہ اسی انداز میں دینی و
دنوی کی صبح تک پس چوڑ دی مینی راہ اوسکی پس صبح کی مینی پھر فرمایا مجھو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا ہوا قیدی تیرا کہا مینی کہ کیا فی
فی یہ کہ سہلا دی مجھو کہ مینی کلمہ کی نفع دی مجھو بسبب اوسکی فرمایا حضرت فی کہ خبردار ہو تحقیق اوسنی پیچ کہا جس مینی اس کہانی میں اور وہ مینی پھر
پھر اور باتوں میں جانتا ہی تو کس سی خطاب کرنا تھا تو میں رات سی کہا مینی نہیں فرمایا وہ شیطان تھا مینی صدقات کی ناقص رنگی مینی با
تہا نقل کی یہ بخاری فی **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ**

تَقِصْنَا مِنْهُ فَوْقَهُ فَرَفَعْنَا رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فَنَزَّلُ الْيَوْمَ لَهُ الْيَوْمَ فَتَزَلُّ مِنْهُ مَلَكَ فَقَالَ هَذَا
 هَذَا تَزَلُّ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَزَلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْسَرُ يُؤْتِيهِمَا لَمْ يُؤْتِيَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتَّخَذَهُ الْكِتَابُ رِجْوَاتٍ لِمَنْ
 سُوِّقَ الْبَقْرَةُ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أَخْطِئَتْهُ زَادَهُ مُنِمْ ^{اور روایت ہے ابن عباس کہ اس وقت کہ جبریل علیہ السلام پہنچے ہوئے}
 تھے نہ دیکھ نہ سمجھ سکی تھی جبریل نے آواز دیا وہ کہلنے لگی کسی باوجود کہ طرف سے اس نے کہا اس پر اس نے کہا جبریل نے یہ دروازہ ہی آسمان کا
 کہو لاگے ابی دین کہیں کہو لاگے ابی مکران ہیں تو اس دروازہ ہی ایک فرشتہ ہیں کہ جبریل نے یہ فرشتہ اور طرف زمین کی نہیں اور ابھی مکران
 پس سلام کی یعنی فرشتہ کی حضرت کو پہنچا خوشوقت ہو تم ساتھ دو نور دیکھی کہ وہی گئی ہو تم دو نور زمین دیکھا کوئی نبی اپنی قسمی سورہ احمد اور خاتمہ
 سورہ بقرہ کا نہیں پڑھی کہ تو کوئی حرف نہ کہیں مگر کہ دیا جاوے گا تو ثواب دیکھا تو کئی دعا تیری نقل کی تیرے علم کی ہے تیرے یہ کلام
 راوی کا ہی کہنا اس کو رحل خدہ پہلی حد علیہ السلام اور ساتھ دو نور دیکھی ان کا نام نور سیسی ہو کہ یہ روشنی ہو گئی کہ چلین گی کی پڑھنی والی نبی کی قیامت
 کو اور خاتمہ سورہ بقرہ کا ظاہر تیرے ہی کہ مراد خاتمہ ہی حد مافی السموات مافی الارض آخر سورہ تک ہی چنانچہ کویت ہی ہی ہی مقول ہی ہو کہ کوئی حرف
 حرف ہی مراد لکھ ہی ہو کہ کلمہ میں دو طرح کی ہیں ایک تو وہ ہیں کہ زمین مافی الارض استقیم اور غیر انکے بنا اور سوا انکے اور دوسری کلمہ
 فقط حمد و ثنا کی ہیں پس جو کلمہ دعا کا ہی پڑھو گا وہ چیز کہ اس کلمہ میں ہی اور جو کلمہ حمد و ثنا کا پڑھی گا دیا جاوے گا ثواب دیکھا جیسا کہ قرآن
 کی حرفوں پر ہے **وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ آيَاتٍ مِنَ الْخُرُوفِ**
الْبَقْرَةُ مِنْ قُرْآنِهِ فَإِنَّ لِكُلِّ آيَةٍ مَثَقُودٌ ^{اور روایت ہے ابی مسعود ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی دو آیتیں آخر سورہ بقرہ کی}
 یعنی اس میں رسول ہی آخر تک جو شخص ہی او کو رات میں کنایت کرتی ہیں اس کو نقل کی یہ بخاری اس میں ہی **فَإِنَّ كُنْتَ تَكُنِي مِنْ بَنِي دَعْنٍ**
 میں اس ہی شہرت جن اس کی کنایت کرتی ہیں فیامیل ہی **وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَنْ حَفِظَ عَشْرًا آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عَصِمَ مِنَ الذُّجَالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ^{اور روایت ہے ابی الدرداء ہی کہ فرمایا}
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص یا د کری دس آیتیں اول سورہ کہت کی بچا جاوے گا نہ دجال کی نقل کی یہ سلمی **فَإِنَّ دَجَالَ** دجال ہی باد و جال
 مراد ہی کہ اخیر مانی میں پیدا ہوگا یا دجال ہی مراد ہر جہاں فیر ہی اور رندی کی روایت اگلی آئی ہی اوس میں یون ہی کہ جنی پڑھیں میں آیتیں اول
 کہت کی بچا جاوے گا دجال کسی کہا بعضوں نے کہ جو جمع کی ان میں یہ ہی کہ جو کوئی یا د کری دس آیتیں تو بچا جاوے گا نہ دجال ہی اگر ہی گا
 اور جو کوئی پڑھیں میں آیتیں تو بچا جاوے گا دجال کسی کہا بعضوں نے کہ جو جمع کی ان میں یہ ہی کہ جو کوئی یا د کری دس آیتیں تو بچا جاوے گا نہ دجال ہی اگر ہی گا
 کی ہیں آیتوں کی یا د کرنی ہی فتنہ ملاقات ہی بچکا اور تین آیتوں کی پڑھنی ہی اس فتنہ ہی بچکا کہ غیہ اس کی ملنی کی لوگ و میں گرفتار ہو گئی واسطہ
 اعلم **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْجُو أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ قَالُوا وَكَيْفَ**
يَقْرَأُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ قَالُوا هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ^{اور روایت ہے ابی الدرداء ہی کہ فرمایا}
 کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کیا عجزی ایک تمہارا یہ کہ پڑھی ایک آیت میں تہائی قرآن عرض کیا صحابہ نے اور طرح پڑھی تہائی قرآن فرمایا
 قل ہو اللہ احد ہر پڑھی تہائی قرآن کی نقل کی یہ سلمی اور نقل کی بخاری نے ابی سعید ہی **فَإِنَّ قُلَّ** ہو اللہ احد ہر پڑھی تہائی قرآن کی اس میں ہی کہ قرآن
 میں مذکور ہیں قصی اور احکام اور توحید اس میں توحید خوب مذکور ہی اور بعضوں نے کہا کہ ثواب کا مضاعفت ہو تا ہی بقدر اصل ثواب تہائی قرآن
 کہے پس بموجب تقریر اول کی نہیں لازم آتا کہ تین بار پڑھنی ہی ثواب ایک قرآن کا ہو اور بموجب تقریر دوم کہ تین بار پڑھنی ہی اصل ثواب ایک قرآن

کہ جس بوجہ سے یہ روایت ہے و عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلاً علی سریرک وکان یقرء لکھا بہ
 فی صلواتہم فیختم یقول هو اللہ احد فلما رجعوا ذکرُوا ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال سلوہ لای شیء یضعم ذلک
 فساکوہ فقال لای صفاۃ الرحمن انا احب ان اقرأھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبروہ ان اللہ یحبہ مفتوح علیہ
 اور روایت ہے عائشہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیجی ایک شخص کو امیر کر کے ایک لشکر پر اور تہادہ امامت کرنا اپنی رفیقوں کی نازنین و نیزم کرنا اپنی قرآن
 اپنی ساتھیہ قل ہو اللہ احد کی پس بلکہ پیری یعنی لشکر کی لوگ ذکر کیا اور حضرت کی پس فرمایا پوچھو اس کو اس کی کتابی یہ پس پوچھا اس سے کہا اور
 کرنا ہون میں یہ پہلی کہ تحقیق امین ہی صفت رحمان کی اور میں دوست رکھتا ہوں یہ کہ ہر ہون او سکون میں ہمیشہ واسطی ہونی صفت رحمان کی یہ
 فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دوا و سکون کہ دوست رکھتا ہی او سکون یعنی بسبب ست رکھنی او سکون سکون کی یہ بخاری اور سلمیٰ ف ختم کرنا
 حاتمہ قل ہو اللہ احد کی یعنی پڑھنا آخر کت مہ نامکین بعد سورہ فاتحہ کی قل ہو اللہ احد اور کہا ابن جری کہ پڑھنا بعد فاتحہ کی یا بعد فاتحہ اور سورہ کی کہ
 میں قل ہو اللہ احد یعنی اول جو معنی کہی میں وہ خوب میں کرنا زبرداریست ہونی ہی بالاتفاق ہع و عن انس قال ان رجلاً قال یا رسول
 اللہ اتی احب ہذہ السورۃ قل ہو اللہ احد قال ان حبک ایتاھا ادخلک الجنة رواہ الترمذی وروی البخاری معنہ
 اور روایت ہے انس سی کہ کہا تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں اس سورہ کو مراد اس سی سورہ قل ہو اللہ احد
 حضرت نے تحقیق دوستی تیری اس سورہ سی دخل کر گئی تجکوشت میں نقل کی یہ ترمذی فی اور روایت کی بخاری فی معنی ہی و عن عقیبۃ
 ابن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم تریات انزلت الیک لکم یوم مثلہم قط قل اعوذ برب الفلق
 وقل اعوذ برب الناس رواہ مسلم اورایت ہی متنبہ بن عامر کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عقیبتین میں کہ اوماری کہین کی تاک
 عیین کی کہین ماند ان کی کہی معنی ہی جہ مقدمہ بناہ پڑھنی کہ وہ قل عوذ برب الفلق او قل عوذ برب الناس میں نقل کی یہ سلمیٰ و عن عائشہ
 ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ یجمع کفہ یدہ ثم یفعل فیہ ما یفعل فیہما قل ہو اللہ احد وقل
 اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم یمسح بہما ما استطاع من جسدہ یبدئ بہما علی راسہ ووجہہ واما قبل
 من جسدہ یفعل ذلک ثلاث مراتب مفتوح علیہ اور روایت ہے عائشہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی جو وقت کہ
 کھجہ کھانی طرف بچھونی اپنی کی ہر شب ملائی دونوں ہاتھ اپنی ہر دم کرتی دونوں ہاتھ اپنی ہر پستی او میں قل ہو اللہ احد او قل عوذ برب الفلق
 قل عوذ برب الناس ہر پیری دونوں ہاتھ کوبدن اپنی ہر جہانک ہو سکنا شروع کرتی ہر ہاتھ اپنی سر پر اور اپنی منہ پر اور اکل جانب ان
 اپنی کی پستی بعد ہی ہاتھ ہر پیری کرتی یہ معنی پڑھنا اور دم کرنا او پیری ہاتھ کتین ہاتھ کی یہ بخاری اور سلمیٰ ف ہی ہر
 سے معلوم ہوتا ہی کہ دم پہلی ہاتھ پڑھتی ہی بعد ہی ہر پستی ہی کو کہا ہی کہ یہ اس ہی کرتی ہی کہ امانت مودی سادہ و ک
 کہ وہ پہلی پستی میں اور دم پیری کرتی بن او بعضوں کہا کہ معنی یہ میں کہ او دم کرنا کہ پیری کرتی ہی اور ہم کرتی ہع و سند ذکر
 حدیث بن مسعود لما اُسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بار المعراج ان شاء اللہ تعالیٰ ہر حدیث ابن مسعود
 نے لکھی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج میں انشاء اللہ تعالیٰ الفصل الثانی فصل دوم ہی عن عبد الرحمن بن
 عوف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث تحت العرش یوم القیمۃ القرآن یحجز العباد لہ ظہر و بطر
 والامانۃ والرحمۃ تنادی الامن و صلی اللہ علیہ وسلم قطع فی شہر الشکلیت ہی عبد الرحمن بن عوف

کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا میں چیزیں جو انجی عرش کی دن قیامت کی ایک تو قرآن مجید کی گاہ بند ہوتی اور دوسری قرآن کی ظاہر ہی ہے اور باطن ہے اور دوسری انجی عرش کی امانت اور تیسری انجی کتاب کا نام ابھار دیکھنا انا اور امانت خبردار جو جسنی ملا جو کہ یعنی رعایت کی میری حق کی ملا دیکھا اوسکو اللہ یعنی ساتھ رحمت اپنی کی اور جسنی توڑا مجھ کو یعنی رعایت میری حق کی انکی تو دیکھا اوسکو اللہ یعنی معوجہ نہیں ہونیکا اور سہر نقل کی ہم شرح السنہ میں فتنہ نبی عرش کی پہلے کن ہی اس کی کمال قرب اور اعتبار ہوگا انکو دیکھا غایت میں کہ ضائع نہیں کر دیکھا حق سبحانہ انکی کو اور نواب اون لوگوں کی کہ محافظت کر چکی انکی جیسا کہ حال بادشاہوں کی مقربوں کا ہوتا ہے اور جگہ دیکھا بندہ نبی یعنی جہنم کی اسکی تعظیم کی اور عمل نکلیا سپر اوسنی جگہ دیکھا اور جہنم کی تعظیم سے کی ہوگی اور عمل کیا ہوگا سپر انکی طرف سے جگہ دیکھا یعنی جناب الہی میں شفاعت انکی کر چکا اور ظاہر ہی ہے سنی ظاہر میں کہ اکثر لوگ سمجھتی ہیں صیحات نال کی نہیں اور باطن سے یعنی بعضی معنی قرآن کی محتاج ہیں نال اور فکر و تفسیر کی کہ نہیں سمجھتی کہ اوسکو مگر خواہیں مگر میں علماء عالمین سے یہ اشارہ ہی سپر کر کہ کوئی بعد چھپا پنی کی ساتھ قرآن کی مواخذہ کیا جاوے گا اگر عمل نہ کری گا اوسپر اور امانت ہی مروج ہے حق اللہ تعالیٰ کی اور بندوں کی کہ لازم ہے اور اوسکا دعویٰ **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الصَّالِحِينَ أَقْرَأُوا لِقَائِي فِي النَّبِيَّاتِ فَإِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يَخْلُقُ خَيْرًا لِي تَقْرَأُهَا وَهَذَا أَخَذَ لِلتَّوْحِيدِ** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جاوے گا دیکھا وہی صاحب خبر ان کی پڑہ اور پڑہ یعنی شہادت کی درجہ پر اور تیسرے تیسرے پڑہ جیسا کہ تیسرے تیسرے پڑہا دنیا میں پس خلیفہ مرتبہ تیرا دیکھا خیریت کی کہ پڑہ دیکھا تو اوسکو نقل کی یہی حمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی فی ف صاحب قرآن وہ کہ مذہب تلمذ کہ تبارہی قرآن کی اور عمل کرنا ہی اوسپر نہ وہ کہ پڑہی قرآن اور قرآن حسنت کری اوسپر یعنی جو عمل نہیں کرنا اوسکا یہ حال ہوتا ہے ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی عمل کری قرآن پر پس گو یا کہ پڑہتا ہے اوسکو ہمیشہ اگرچہ پڑہا اوسکو اوسنی نہ عمل کیا قرآن پر پس پڑہا کہ پڑہا اوسکو اگرچہ پڑہتا ہے اوسکو ہمیشہ پڑہا اور پڑہ یعنی پڑہتا جاوے گا و ربات جنت پڑہا تو ان کی کہ پڑہی تو اور آیا ہے ایک روایت میں کہ درجات جنت کی بعد آیات قرآن کی ہیں پس اگر تمام قرآن پڑہا اوپر کی درجہ جنت کی پر کہ لائق حال دیکھی ہوگا پڑہا اور اس میں اشارہ ہے سپر کہ جو حافظ قرآن کی پڑہتی ہیں اور دیکھا تبارہ ہوگا جنت میں اور زمین قرآن کی جب گنتی کو فیکو کی کہ اس میں قرآن اور گنتی انکی مروج ہی ہے ہر اور دوسرے میں ہیں اور سوسا اسکی اور ہی قول ہے سی انی میں میں جو جا ہی قرآن کی کتابوں میں کہ یہ لی ح بحر العلوم **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الذِّكْرَ لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِمَّنْ الْقُرْآنُ كَالنَّبِيَّتِ الْخَيْرِ سَرَوَاهُ التَّيْمِينِ وَالذِّكْرُ حِي وَ قَالَ التَّيْمِينِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ** اور روایت ہے ابن عباس کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق وہ شخص نہیں ہو سکی کہ میں کہہ قرآن سی مانند گہر و بران کی ہی اصل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے **ف** ایسی کہ جو کوئی کہہ ہی قرآن نہ جانا ہو اور نہ ایمان رکھتا ہو اوسپر جانا ہو اور ایمان نہ رکھتا ہو اوسپر وہ مانند گہر و بران کی ہی اور جبکہ قرآن انا ہو اور ایمان ہی رکھتا ہو اوسپر اوسکا باطن بادی نور ایمان سی تھوڑا جانا ہوگا تھوڑا آباد ہوگا بہت جانا ہوگا بہت آباد ہوگا **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَعَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْئَلَتِي عَطِيَّتُهُ أَفْضَلُ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ سَرَوَاهُ التَّيْمِينِ وَالذِّكْرُ حِي وَ قَالَ التَّيْمِينِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ** اور روایت ہے ابی سعید کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا ہے پروردگار بابرکت اور بلند جگہ پر رکھی قرآن بادی میری اور انکی میری دنیا ہو نہیں اوسکو بہتر اور چیز سی کہ دنیا ہون مانگنی حال کو اور برزگی کلام الہی کی اور تمام کلام مومنکی مانند

بزرگی اللہ کی تمام مخلوقات اوسکی پر یعنی اور ایسی ہی فضیلت منقول ہوئی ہو لیکن اس میں اور غیر اوسکی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور یہ بھی
 شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے بسکون بزرگبی قرآن یعنی جو کوئی منقول رہی یا کوئی قرآن کی میں اور جانی
 اور سمجھنی معانی اسکی میں اور عمل کر نہیں پوچھیں ہر کہ او میں ہی اور بارہی اور ذکر و دعا میری کہ سہ ای کلام اللہ کی میں تو دیتا ہوں اوسکو زیادہ
 لگنے والوئی اور خطا ہر یہ تھا کہ کہا جاتا کہ دیتا ہوں اوسکو زیادہ لگنی والوں اور ذکر کرنا لونی لیکن یوں نہ کہا اور گفتا کہ سہ تہ ذکر کرنا
 لگنی والوئی الہی کہ ذکر بھی حقیقت میں دعا ہی کہ ذکر اور شنار کریم سی مقصود یہ ہوتا ہی کہ چہ بگو دی اور جملہ فضل کلام اللہ الخ احتمال رکھتا ہی
 کہ تمہی قول اللہ تعالیٰ کا اور احتمال یہ ہی ہی کہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ظاہر یہ ہی ہی : ع ر ح و س ک ن ا ب ن م س ع و ق ا ل م س و
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حرفاً من کتاب اللہ فلا بہ حسنة والحسنة بعشر أمثالها لا أقول اللہ حرف الف تحل
 ولا م حرف و فیم حرف و ہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح عریب اسناداً ۱
 اور روایت ہی ابن مسعودی کہ کہا فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی شخص کبریٰ ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن میں ہی پس واسطی اوسکی عوض
 ہر حرف کی نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کی یعنی ہر حرف ہر دس نیکیاں کہی جاتی ہیں نہیں کہتا میں کہ سارا الم ایک حرف ہی الٹ ایک حرف ہی
 اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف یعنی الم کی کہی میں تیس نیکیاں کہی جاتی ہیں نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ حدیث
 حسن صحیح غریب باعتبار سند کی و س ک ن ا ب ن م س ع و ق ا ل م س و فی المسند فی الحدیث فی الاحادیث قد خلت
 علی فاکثر ثلثہ فقال او قد فعلوها قلت نعم قال اما انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا انھا
 ستکون فتنہ قلت ما الخرج منها یا رسول اللہ قال کتاب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم وخبر ما بعدکم وحکم ما بینکم
 هو الفضل لیس بالھزل من ترکہ من جبار قصمہ اللہ ومن ابتغی الھدی فی غیرہ اضلہ اللہ وهو حبل اللہ
 المتین وهو الذکر الحکیم وهو الصراط المستقیم هو الذکر لا ترغی بہ الاھواء ولا تلجس بہ الاکسنة ولا یشتع منہ
 العلماء ولا یخلق عن كثرة الرد ولا ینقضی عجائبہ هو الذکر لہ سنتہ الحرج اذا سمعته حتی قالوا اننا سمعنا قرآنًا
 عجیبًا ینھد فی الرشد فامسأ بہ من قال بہ صدق ومن عمل بہ اجر ومن حکم بہ عدل ومن دعا الیہ
 ھدیک الی صراط مستقیم رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی هذا حدیث اسنادہ مجمل و فی الحارث
 اور روایت ہی حارث اعوی یعنی کافی سی کہا کہ راہ میں سجد میں یعنی سجد کو فہم کوگون پر کہی ہی ہی پس ناگہان لوگ منقول ہی ہی ہج باتون
 بیجا نہ کی یعنی قصوں غیرہ میں اور چہ و دی ہی تلاوت قرآن وغیرہ پہر گیا میں حضرت علی فہم کی اس میں خبر دی یعنی لوگو میں فرمایا حضرت علی
 فی کیا تحقیق کی او ہوں فی یہ بات میں چہ و دیا او ہوں فی قرآن اور منقول ہوئی بیجا نہ باتون میں کہا میں کہ ان فرمایا حضرت علی فی خبر راہ
 تحقیق سامعی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہی خبر دار جو تحقیق ہوگا فتنہ یعنی اختلاف واقع ہوگا لوگو میں اور بڑی مذہب لگا لینی کہا
 میں کہ طرح خلاصی ہوگی اس یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اوسک عمل کرنا ہی کتاب اللہ ہا میں خبری پہلے نہا ہی ہی اگلی
 استوگی خبرن اور خبری پوچھنی کہ چہی تہا ہی ہی علامتین قیامت کے وہ حوال قیامت کے اوس میں حکم ہی پوچھنی کہ لاف ہی میان تہا یعنی کہہ اور یا ان ہی عشا
 گناہ اور حلال حرام اور تمام شرائع اسلام کی پہلکات اسکی وہ فرق کرنا لابی در میان حق و باطل کی نہیں ہو جو جس متکبر فی چہ و قرآن کو ہلاک کر ہی
 اوسکو اللہ اور جہنمی ڈھونڈی ہدایت اوسکی غیر میں یعنی کتابوں میں اور علموں میں کہ نہیں نکالی گئی قرآن ہی اور نہ موافق ہیں ساتھ ہی گراہ کر ہی اوسکو ہدایت

روشنی کی اگر اندک گہروں کی ہو تو روشنی اس کی زیادہ معلوم ہوگی نسبت اس کی کہ یہی باہر اور اونچا اور اخیر جملہ کا مطلب ہے کہ جب اس کی باب کے یہ مقدمہ ہووے گی اس کی سبب تو اس کا کیا کچھ درجہ ہو گا ع و عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ شَمُّ الْقَيْ فِي النَّارِ مَا اخْتَرَقَ سِرَّاهُ الذَّارِغِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر کہ
 کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرماتی تھی اگر گردانہا وی قرآن چڑھی میں پہرہ الایجاد می آگ میں مینی بالضرر القدر تو نہ بلی نقل کر
 ینہ دارمی فی ف بعضون فی کہا ہی کہ یہ بخبر قرآن کا حضرت کی زمانی میں تھا جیسی عجزی اور انبیا کی اونکی زمانی میں ہوتی تھی اولہ نمود
 فی کہا کہ مراد یہ ہے کہ جو کوئی قرآن پڑھی اور عمل کریں اوپر تو دوزخ کی آگ میں نہیں جائیگا پس مراد خیر سی پوست و بدن آدمی کا ہی ہے و
 عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحْلَحَلَهُ وَحَرَّمَ
 حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مَنْ أَهْلَ بَيْتِهِ كُلِّهُمْ قَدْ حَبِثَتْ لَهُ النَّارُ مَرَّةً أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ فَجَّاهٍ وَالدَّارِمِيُّ
 وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمٍ الرَّوْلِيُّ هُوَ الْقَوِيُّ يَضَعُ فِي الْمَدِينَةِ اورایت ہے حضرت علی رضی کہ کہا جس شخص فی کہ پڑھا
 قرآن پہرہ دیکھا او کو اور حلال بنا تا حدان و سکبوا و حرام بنا تا حرام و سکبوا و نسل کریگا او کو اس مذہب میں مینی اول و بعد میں او قبول کریگا
 او کی شفاعت حج و خمس و غیرہ کی گہروں و اون و سکبوا کہ سبب سی زن ہوگی کہ واجب ہوگی و سلی اونکی آگ یعنی فاسق اور لاف و دوزخ کی ہوگی نظر
 کی پہلہ حمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی فی اور کہا ترمذی فی کہ یہ حدیث غریبہ اور حفص بن سلیمان راہی نہیں تو یہ سنیت کیا جاتا ہے
 حدیث میں و عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَيْنَ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ فَقَرَأَ ثُمَّ تَقَرَّبَ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قَاتِلْتُ فِي التَّوْبَةِ وَلَا فِي الْإِخْلِيلِ وَلَا فِي الزُّبُرِ
 وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا وَأَرَأَيْتُمْ سَبْعُ مِنَ الْمَنَاقِبِ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيَتْهُ سِرَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفَرَّقَى الدَّارِمِيُّ
 مِنْ قَوْلِهِ قَاتِلْتُ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ أَبِي كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ
 سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ابی بن کعب کہ کس طرح پڑھتی ہو تم میں کیا پڑھتی ہو کا میں میں ہی سورہ فاتحہ پڑھا یا رسول خدا صلی
 علیہ وسلم فی قسم ہی اوس نے کہ کی کہ جان میری او کی تہہ میں ہی نہیں اور ایسی گئی تو یہ میں اور نہ بھیل میں اور نہ بلو میں اور نہ قرآن میں کوئی سورہ نہ
 اس کی اور تحقیق سورہ فاتحہ سات پین میں مگر یہی باقی میں و قرآن عظیم ہی کہ دیکھا ہو میں و نقل کی یہ ترمذی فی اور نقل کی یہ دارمی فی
 قول انزلتے اور میں ذکر کیا ابی بن کعب کا اور کہا ترمذی فی یہ حدیث سن صحیحہ فی تحقیق منافی اور قرآن عظیم کن عنوان کی یہ قسم
 میں ہوگی ہی و عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ فَأَقْرَأُوهُ فَإِنَّ مِثْلَ
 الْقُرْآنِ لَمْ يَنْ تَعْلَمْ فَقَرَأُوا قَامَ بِهِ كَمِثْلِ جَرَابٍ كَحَشْوِ مِثْلِ تَفْوُخِ رِيحٍ كُلِّ مَكَانٍ وَمِثْلَ مَنْ تَعْلَمَهُ فَرَّقَدَ وَفِي جَوَاهِرِ
 كَمِثْلِ جَرَابٍ أَوْ كَى عَلَى مِثْلِهِ سِرَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَابْنُ فَجَّاهٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
 علیہ وسلم فی سبھ قرآن بہرہ ہو او کو پس متبحر حال قرآن کا و سلی اوس شخص کہ سبب ہی بہرہ پڑھا ہی او ہمیشہ پڑھا ہی باطل کرے ہی او بہرہ رات
 کو قیام کرے ہی ساتھ ہی اندہ حال میں بہرہ ہوئی کی مشک سی ہی کو پڑھتی ہی ہو او کی تمام مکاتین اور حال و س شخص کا کہ یکہ او کو اور سورہ
 اور غافل ہو قرآن تو او قیام سی باطل کیا اور کلام اس کی دل میں ماندہ حال میں کی ہی کہ باذی گئی مشک پڑھنے کی یہ ترمذی اور شافعی
 اور ابن ماجہ فی ف سبھ قرآن یعنی لفظ و معانی او کی کہا ابو محمد جو فی فی کہ سبب اور سببنا قرآن کا فرض کیا ہی انہی اور فرض میں

ایکہا جس قرآن کا یہی سجدہ پڑھا جس ہی نام میں اور کہا تو وہی فی کہ مشغول ہونا یاد کرنی قرآن میں کڑ یاد دہی فاسحی نسل ہی نام اہل سے سلیبی کردہ
 در کھا یہی اور فتویٰ دیا یہی جس مسافرین فی کہ مشغول ہونا سجدہ حفظ قرآن کی نسل ہی مشغول بنوئی اور علمین کہ جو دھل کھا یہی میں فرض عین میں
 اور میں علم ہی نسل میں رہا در کھا قرآن کا اور مانع حال نہیں بہی ہوئی کی اور یعنی سجدہ قاری کا امانت نہیں کی ہی اور قرآن اور میں مانند شک
 پس سب وہ پڑھتا ہو جی ہی برکت اور کی کہ روکی میں اور یعنی دایون کو اور خیر حکم کا بہ طلب کہ جسی سیکھا قرآن اور پڑھتا ہو جی برکت اور کی نہ
 اور سکود اور و کواہیں و مانند شک کی نہیں کی کہ اور سکاد بنا ہوا ہی نہیں ہو جی خورشید کو سکود اور **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمْدَ الْمُؤْمِنِ إِلَى إِلَهِهِ الْمَصْدُورِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ يُضِيهِ حُفَظَ لَهَا حَتَّى يُمِئِّي وَمَنْ قَرَأَ لَهَا
حِينَ يُمِئِّي حُفَظَ لَهَا حَتَّى يُضِيهِ مَرَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کھا فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص پڑھی حمد کہ اور سکود اور مونس کہی ہیں الیہ المصدور آیت الکرسی وقت صبح کی محفوظ رہتا ہی سبب برکت ایک کی یعنی سبب
 افات و مبات نما ہر و اکلن پیش ہم کہ و ہو پڑی ائمہ وقت شام کی محفوظ رہتا ہی سبب برکت ایک کی صبح تک نفل کی یہ ترمذی اور دارمی فی اور
 کھا ترمذی فی کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** الیہ المصدور کہ یہ مذکور یون ہی حمد ترمذی الکتب بن عبد العزیز العلیم غافر الذی قابل المثلب شدید
 اتعاب بنی الطول لا الیہ المصدور **وَعَنْ الثَّوْمَانِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ لَنَا**
قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَاتٍ خَمْسَ بَعْدَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَلَا تَقْرَأُ فِي دَائِرَتِكَ لِكَلِّ
فَيَقْرَأَهَا الشَّيْطَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی نعمان بن بشیر ہی کہ کھا فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ حق اللہ تعالیٰ فی کہی کتابی حکم کیا و شونکو ساتھ کہی قرآن کی لوح محفوظ میں پہلی پیدا کرنی آسمان و زمین کی دوسرا برسر
 اوامرین اس کتاب میں ہی و دینین کہ ہم کیا ساتھ و کی سورہ بقرہ کو یعنی میں رسول سی آخر تک و پس مکانین پڑی جاوین یہ تین تین رات تک
 نہیں نزدیک آتا اور کی شیطان نفل کی یہ ترمذی اور دارمی فی اور کھا ترمذی فی کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عَصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ حَكِيمٌ اور روایت ہی ابی دارمی کہ کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص پڑھی تین آیتیں دل سورہ کہت کی بجا بجا گیا ائمہ
 و جال کسی نفل کی یہ ترمذی فی اور کھا یہ حدیث حسن ہی **ف** پہلی فصل میں ایک حدیث ابو دراسی گذری کہ نو کو فی یاد دہی و سن تین
 اول سورہ کہت کی بجا بجا گیا و جال ہی پس یکت بر جمع کی نو اذان بیان کی گئی ہی اور دوسری و جمع کی مین ہی ہو سکتی ہی کہ اول سن ہر کو
 یاد دہی یہ خاصیت مہرب ہوئی بولہ اذان ازراہ وسعت فضل کی تین آیتوں کی پڑھنی کی یہ خاصیت مہرب ہی و اللہ علم **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ لَيْسَ وَمَنْ قَرَأَ لَيْسَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهِمَا قِرَاءَةً
الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
 اور روایت ہی انس کہ کھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص پڑھی قرآن کا پس ہی اور جو شخص پڑھتا ہی پس
 کھا ہی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سبب پڑھنی ایک کی قرآن پڑھنی قرآن کا دل با نفل کی یہ ترمذی اور دارمی فی اور کھا ترمذی فی یہ حدیث غریب
ف دل قرآن کا یعنی خلاصہ و سکا پس ہی سلیبی کہ احوال قیامت کی اور او معاصد عمدہ قرآن میں مذکور ہیں **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَرَأَ طَلْعَ لَيْسَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ كَلَّمَ سَمِعَتْ

تہا ستین اوش شخص کی کہ پڑھی گا کہ موت و عن ابن عباس قال صر بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیلہ علی قبرہ ہوا لا یحسب انہ قبر فاذا فیہ انسان یقر سورۃ تبارک الذی بیدہ المملک حتی اختلفت فانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی المانعہ ہی المانعہ فی الخبیۃ تنجیہ من عذاب اللہ رواہ الترمذی وکذا حدیث
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا کہ ایک ایک نبی صحابیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ بنا ایک قبر پر اور نہ وہ گمان کرتی تھی کہ یہ قبر ہی ہے
انگہان اوسین ایک آدمی نے پڑھا ہی سورہ تبارک الذی بیدہ المملک یہاں تک کہ تمام کیا اوسکو پھر آیا کہ انبرا الاخیمہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس
پس خبر دی حضرت کو پس یہاں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سورہ ملک منع کرے والی ہی وہ نجات دہنی والی ہی نجات دہنی ہی پڑھنی ایسا اوسکی
عذاب کا نفل کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث غریبہ **ف** سناخیمہ کہ انبرا والی فی اوسی مردہ کو سورہ ملک پڑھنی ہوئی خیمہ میں یا جاگتی ہو
وہ خطا ہر یہی اوش منع کرے والی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا بجا ہی ہی اپنی قاری کو اس کہ پڑھنی ہو
یہ مشہور ہے **و** عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یسلم حتی یقرأ التذکرۃ وتبارک الذی بیدہ المملک رواہ
احمد الترمذی والذاری و قال الترمذی هذا حدیث صحیح وکذا فی شرح الشکا فی المصابیح غریبہ
اور روایت ہی جابر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو فی یہاں تک کہ پڑھنی التم نزل السجدہ اور تبارک الذی بیدہ المملک نفل کی یہ احمد اور
اور وادی فی اور کہا ترمذی فی کہ یہ حدیث صحیح ہی اور اسطری کہ بھی استثنیٰ شرح السنہ میں کہ یہ حدیث صحیح ہی اور مصلح میں کہا کہ یہ
غریبہ **ف** غریب ہونا منافی صحیح ہونیک نہیں سہی کہ غریب کہی ہوئی ہی صحیح **و** عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزلت تعذیر نصف القرآن وقل هو اللہ احد تعذیر ثلث القرآن
و قل یا ایہا الکفرؤن تعذیر ثلث القرآن رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی اور انس بن مالک کہا دونوں فی کفر یا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم فی سورۃ اذ نزلت برابر ہی آدی قرآن کی اور قل هو اللہ احد برابر ہی تہائی قرآن کی اور قل یا ایہا الکفرؤن برابر ہی چوتھائی قرآن
کی نفل کی یہ ترمذی فی **ف** قرآن میں بیان بعد او معاد کا ہی اور اذ نزلت میں بیان عا کا خوب سہلی برابر ہی قرآن کی ہوئی اور وجہ ہونا
قل هو اللہ احد کی برابر تہائی قرآن کی پہلی معلوم ہو چکی اور قل یا ایہا الکفرؤن قرآن کی سہلی ہی قرآن میں بیان توحید اور نبوت اور حکام اور
و قدسک ہی اور اس سورۃ میں بیان توحید کا خوب و اللہ علم **و** عن معقل بن یسار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من قال حین یضیم ثلث مرات أعوذ باللہ التمیم العظیم من الشیطان الرجیم فقرأ ثلث آیات من آخر سورۃ الحشر
و کل اللہ بہ سبعین الف مملک یصلون علیہ حتی یمسی وإن فات فی ذلک الیوم
مات شہیداً ومن قالها حین یمسی کان بتلک المنزلۃ رواہ الترمذی والذاری
و قال الترمذی هذا حدیث غریبہ **و** اور روایت ہی خصل بن عباس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کفر یا ہو
شخص کہی وقت صبح کی نہیں بار پناہ پڑتا ہونین ساتھ اللہ کی کہنی والا جانی والا ہی شیطان راندی ہوئی سی پھر پڑی تین آیتیں اخیر سورہ ہشر
کی یعنی ہو اللہ الذی لا الا لا ہوی آخر سورۃ تک متعین کرتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ وکی تہا فرشتہ دعا کرتی ہیں اوسکی لہی یعنی توفیق خیر کی اور دفع
شر کی اور بخشش مانگتی ہیں اوسکی گناہوں کی لہی شام کہلور اگر مری اوسد نہیں مری شہید اور جو شخص پھر اس عود و آیت کو وقت شام کی پڑھا
ساتھ سی مرنیک یعنی جو کہ ہو نفل کی یہ ترمذی اور وادی فی اور کہا ترمذی فی یہ حدیث غریبہ **و** عن انس عن النبی صلی

بن عبد اللہ بن اوس الثقفی عن جده قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأه الرجل القرآن في غير المصحف
 ألف درجة وقرأه في المصحف ضعف على ذلك إلى ألفي درجة اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن اوس
 ثقفی کی نقل کی اپنی داد اسی بنی اوس کہ کہا فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اب پڑھنی آدمی کا قرآن کو پڑھنے میں مصحف کی یعنی یا پڑھنا ہر روز
 اور ثواب پڑھنی اور یکساں مصحف میں پڑھنی و یکساں زیادہ کہا جاتا ہی اور ثواب یا پڑھنی کی دو برابر دہی تک **ف** و یکساں پڑھنی میں ثواب زیادہ ہو
 ہوتا ہی کہ تدبر اور تفکر اور صبر خوب ہوتا ہی اور یکساں ہی قرآن میں دراندہ لگا تا ہی اور اونہا تا ہی او سکوا اور میہ تا ہی ہی کہ دیکھنا قرآن میں عبادت
 اور بہت صحابہ اور تابعین دیکھ ہی کہ پڑھنی ہی آبا ہی کہ حدیث عثمان رضی اللہ عنہ کی پاس دو قرآن پڑھنی ہی سبب بہت پڑھنی کی اونہیں اور کہا نووی نے
 کہ یہ حکم مطلق نہیں ہی بلکہ اگر وہ کیو پڑھنی میں تدبر اور تفکر اور محبت دل زیادہ ہوتی ہی و یکساں پڑھنی ہی تو یا پڑھنا افضل ہی اور اگر دونوں
 پڑھنا ہوں و یکساں پڑھنا افضل ہی **و** عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان هذه القلوب تصدأ
 كما يصد الخشب اذا اصابه الماء قيل يا رسول اللہ وما جلاءها قال كثره ذكر الموت وتلاوة القرآن
 سرقی البیہقی للحادیث لا یثبت فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غریق مہر دل تک
 پڑھنی میں جیسا کہ تک پڑھنا ہی تو جو صفت کہ پڑھنا ہی او سکوا ہی کہا گیا یا رسول خدا او کی فرمایا بہت بلکہ کہ موت کا اور پڑھنا قرآن کا
 نقل کہن بہت ہی جارون مدین شیبہ اور ان بن **ف** یعنی اب یہ کرنی میں ثواب اور واقعہ تو فی غلظت کی دل نہایت نور و ہر جا ہی ہو سکے
 بہت یاد کرنی اور قرآن کی پڑھنی ہی حدیثی معانی او سکوا جس جو مانی ہی **و** عن ایفعم بن عبد اللہ الکدعی قال قال رجل
 یا رسول اللہ ای سورۃ من القرآن اعظم قال قل هو الله احد قال فای ایۃ فی القرآن اعظم قال ایۃ الكرسي
 الله لا اله الا هو الحي القيوم قال وای ایۃ بانى الله تحت ان تصليك واهمك قال حمده سورة البقرة فانها
 من خزان رحمة الله تعالى من تحت عرشه اعطاه هاديه الامم لانه لم تترك خيرا من خير الدنيا والاخرة
 الا اشتملت عليه قراءة الذكر **و** اور روایت ہی ایش بن عبد اللہ سی کہ کہا کہا ابشش فی با رسول اللہ کو شہ سوئے و ثمن بہت بڑی
 ہے یعنی بیج بیان سخاوت باری تعالیٰ کی فرمایا قل ہو اللہ کہ او شش کوشی آیت قرآن میں بہت ہی ہی فرمایا آیت الكرسي اللہ لا اله الا ہو
 ہوا ہی التیوم کہا او شہی کوشی آیت یا رسول اللہ دوست کہنی ہو جیہ کہ پڑھنی تم اور نہت ہمار کہ پڑھنی ثواب و فائدہ او سکوا فرمایا خاتمہ سورہ البقرہ کہ پڑھنا
 دو اور ہی ہی خزان رحمت خدا کی سی نبی خوش و کی سی دیبا ہی و اس سے کہ پڑھنی ہی کوئی جانی و یا و آخر و کی سی خوش حال ہی و پڑھنی کی ہی
 و امی فی **ف** پہلی ایک حدیث گذری او میں سورہ فاتحہ کو بہت ہی سورہ کہا اور میں قل ہو اللہ کو میں منافقہ نہیں ہے بلکہ ہی و ثواب ہی باعنا
 اسکی کہ مثل ہی حمد اور دعا و عبادت کو اور نہت ہی قرآن او جہ اس باعنا پڑھنی ہی کہ میں توبہ خوب مذکور ہی اور خاتمہ سورہ البقرہ کا ثواب ہی اسکی
 سے آخر تک ہی دوست کہتا ہوں جیہ کہ پڑھنی مجھ کو وامت یہ کوئی مذکور اسکا ہی باقی قرآن کی او میں جو ہی کوئی جلدی انہ میں رسول سی اشارت
 ایمان و تسبیح پڑا و معنا اور اھنا اشارہ ہی اسلام و احکام و انک نصیحت ہی ہی خیر عمل یا خیرت میں اور ایک کلمہ ہر نفسا انہ اشارہ ہی منافق
 و نبوی و آخر و ہی **و** عن عبد الملک بن عمیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فاتحۃ الکتاب
 شفاء من کل داء رواہ الدارمی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد الملک بن عمیر ہی طریق رسال کی کہ کہا فرما
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ میں شفا ہی ہر بیماری اسکی کہ پڑھنی ہی او پڑھنی فی شعب الایمان میں **ف** یعنی اگر پڑھنی سورہ فاتحہ یا ان

دو تون سورتین اور کہا طائوس فی کبریا کی گئیں ہیں یہ دونوں سورتیں ہر سورہ پر قرآن میں سجدہ سائیکہ ہون کی نفل کی یہ داری فی فہما
 پہنچا جھوٹا صحابی ہی خاندانی ہی سہی بڑی ہوشیاری کی ہی پس یہ اور روایت دوسرے کہ طائوس سے منقول ہی مرسل ہیں لیکن حکم مرسل
 ہیں پس کہ یہ چیزیں معدوم نہیں جو میں نے حضرت کی فرمائشی اور پیدائی باز یعنی دو سورت باقہ و سکا بصورت جانور کی جن گیا اور باز و پیک
 و سپر ناگہ سارہ کری او سپر باز و جست کی پیدائی او سپر بڑی پناہ میں با و ساریت کی اسکی اور چنگائی ہی اپنی پڑھنی و اپنی طرف سے ہی جو کہ بہت
 پڑھتا ہی او سکوا وکی فضائل کہتی ہی قبر میں و اسی تحفہ عذاب کیلیکی با فراخ کرتی قبر اسکی کی و مانند اسکی و طائوس ٹہری تا بعینت ہیں اور بزرگ
 دی گئیں غزبہ منافی نہیں بڑی صحیحہ کی کہ تہ فضل سور تون قرآن کی ہی بعد فائزہ کی اسکی کر و سکوا فضیلت اس جہت کری کہ اس میں فصاحت و بھین
 اور اگھو فضیلت اس جہت کری کہ عذاب قبر ہی بچائی ہیں و روایت کی یہ داری فی یہ دو حدیثیں ہیں کہ داری فی روایت کیں یعنی ایک تو قول
 خالد کا اور دوسرا قول طائوس کا او تھوڑے وقت فی جمع کر دیا ہی ہر سورہ میں **عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ لَيْسَ فِي صَدْرِهِ الْكِبَارِ قَصَّيْتُ حَوْجَتَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ قُرْسَةً لَمْ اور روایت ہی طائوس
 ابی رباح سی کہ کہا پوچھی جھوٹا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا جو شخص پڑھی میں اول روز میں رو کیا فی میں جانتی اسکی یعنی حاجتیں
 دینی و دنیوی نفل کی یہ داری فی مرسل **وَعَنْ مُعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ لَيْسَ ابْتِغَاءً**
وَجْهًا لِلَّهِ تَعَالَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَآتَاهَا عند موتا کہ رواہ البیہقی فی شعبہ الایمان اور روایت ہی مصل بن سار
 نرفی سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا جو شخص پڑھی سورہیں و اسی طائوس ہی اللہ تعالیٰ کی بخشی جاتی ہیں اسی و کتا کہ کہا
 کسی پس بڑھواس سرت کو تھوڑا کہ دو تون ہی کی نفل کی یہ پڑھی فی شریک یا ان میں **ف** کتابا ہوشی و اسنے و کتا و میں و اسی طائوس کہ پڑھی ہو
 جاتی ہیں اگر جی اللہ تعالیٰ او پڑھو تھوڑا کہ مدد و نفل ہی کی یعنی جو کہ قریب لگ ہوں تاکہ وہ میں سکوا و معافی اسکی سمجھیں یہ جو وہی جو
 حکم پڑھی او ٹھوکی او جو وہی سبب غفرہ کی یا و وہی کہ پڑھو تھوڑا کہ قبر و موت ہی کی سببی کہ وہ بہت اعتنا کرے میں غفرہ کی معاف و
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنًا وَكَانَ سَنَامُ الْقُرْآنِ سَنَوةَ الْبَقَرَةِ وَلِكُلِّ شَيْءٍ لُبًّا وَكَانَ لُبُّ
الْقُرْآنِ الْمَفْضَلُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود یہ کہ وہ تون فی کہا متفق و اسی یہ چیز کی کہتے ہی و تحقیق
 کہندی قرآن کی سورہ بقدرہ و تحقیق و اسی جہت کی خلاصہ یعنی مقصود ہی او تحقیق خلاصہ قرآن یہ مفصل ہی نفل کی یہ داری فی **ف** ان کہ
 قرآن کی سورہ بقدرہ اسکی ہی کہ پڑھی ہی سب سورہ توشی و اسکا بہت مذکور ہیں اس میں و مفصل یعنی سورہ جرات سی آخر قرآن تک یہ خلاصہ ہی
 ساری قرآن کا اسی کہ ان میں مفصل میں و ضمیمہ کہ بل میں و سورہ توشی و وہی شریک ہی ہی جو ہے **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ**
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ عَرَضٌ وَالْعَرَضُ الْقُرْآنُ الْكَرِيمُ اور روایت ہی حسنہ شریک ہی کہ
 شامی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمائی ہی و اسی جہت کی نسبت ہی اور زینت و انکی سورہ الرحمن **ف** اسکی کہ میں بیان ہی و یاد
 ہو کر ہی نمونہ اور بیان ہی اوصاف جو کہ ہکا کہ وہ نہیں میں جنت کی اور بیان انکی زبور و غیرہ کا مع **وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاكَةٌ أَبَدًا وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَأْفُقُ
بَنَاتَهُ يَقْرَأُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابن مسعود ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم فی جو شخص پڑھی سورہ واقعہ ہر شب میں نہیں بھینا او سکوا فاقہ کی کہی اور نبی بن مسعود حکم کرتی اپنی بیویوں کو کہ ہر شب میں یہ سورہ پڑھیں

مرداس سی بیہ بی کہرت ثواب پاکہی میں ہے۔ حضرت علیؓ کی تفسیر غریبی اور دشواری کبھی جانی میں لوگ لکھی
 قرآن تفسیر کی تھی سی خوش دل ہو کر سر پہنچیں۔ ان کی اس نعمت عظمیٰ کی وہابی کہا جی مولانا عبد الغنی نے فی کہ کہا ہی تفسیر میں فی کہ حضرت
 قمر علی نبینا وعلیہ السلام کہ کشتی پر ہوا دھوی ٹوٹ کر عرق ہی ہر سان بھی وہابی نجات پائی غرق سی ہسم صمد مجرب ہوا و ہر سہا کہا کشتی پر کشتی
 غرق سی سالم ہی پس بسبب اس دہی کشتی کی نجات حاصل ہوئی توجہ کوئی تمام اس کلمہ کو یعنی ہسم صمد الرحمن رحمہ کو تمام ہر طرح ابتدائی کلمہ کی
 مواعیت کر چکا کہ چونکہ مجرم نجات سی ہوگا اور لکھا ہی علمانی کہ ہسم صمد الرحمن رحمہ کی فہم حروف میں درمکمل و فاضلی ہی اویس میں ساتھ ہی
 کی بار ایک کی وغیرہ سی دھت ہو کشتی ہی اور یہ ہی کہا ہی کہ روز شب کسی چوبیس ساعتیں میں پونچ ساعت کی ہی تو بلایع نماز میں مقرر فرمائیں اور ہر
 باقی کی ہی یہ اویس حرف دہی تا ہر شست و ہر سست اور حرکت اور سکون میں کہ ان اویس ساعتوں میں ہون برکت و عبادت حاصل کریں ہر
 ان کو لکھی ہی برکت سی وہ ساعتیں پہنچا دینے میں لکھی تھیں اور یہ ہی کہا ہی علمانی کہ سورہ برات کو کشتی ہی اور ہر حکم قیل کھا کی ہسم صمد الرحمن رحمہ
 سی خانی کہا اور وقت فوج کی ہی مقرر فرمایا کہ ہسم صمد اللہ کہ کہیں اور ہسم صمد الرحمن رحمہ نہ کہیں ہی کہ صورت فوج کی صورت فہر کی ہی و رحمت
 اویس ہی نہیں پس جو کوئی اس کلمہ رحمت پر ہر وقت وہ ان مدد دست کری اور اونی درجہ ہی کہ ہر روز شہد بار نماز فرمائی ہی زبان پر رہی
 کری یقین ہی کہ حضرت خدا سے محفوظ اور نکت و ثواب محفوظ ہو ویجا اور خواہ اس آیت کیسی یہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا ہی کہ جب
 آدمی پانچا نہ کو جاوی تو چاہی کہ ہسم صمد کہ کہ جاوی تا ہر دو واقع ہو در میان شہر گاہ و سبکی اور نظر خبات کی پس بسبب یہ کلمہ میان آدمی کی اور
 و شہد ان دھوی او سبکی پر وہ ہو تو امید ہی کہ در میان آدمی کی اور خدا جتنی کی البتہ پر وہ ہوگا اور صلہ ستہ میں وادہ ہو ہی کہ صاحب مخطہ
 ہسم صمد علیہ سلم کی ساپ بچو کی کافی ہو و نکو اور مرگی والو نکو اور دیوانو کو ساتھ سورہ فاتحہ کی رقیہ کرتی ہی یعنی پیر و کردم کرتی ہی اور حضرت
 صلی اللہ علیہ سلم فی او سکوا جائز کہا اور واقظنی اور ابن حاکم فی سائب بن زید سی روایت کیا ہی کہ او نکو حضرت صلی اللہ علیہ سلم فی ساتھ
 اس سورہ کی رقیہ فرمایا اور آیت بن مبارک کا بعد پڑھنی اس سورہ کی او پر تمام در و او سبکی ملا اور ہر از پانی شہد میں ان بن مالک لایا ہی کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ سلم فی فرمایا کہ جی پہلو پنا بچو فی پر کہا اور فاتحہ او قیل ہوا صمد پڑہ کر اپنی پردم کہیں ہر بلا سی امان میں ہوا کہ یہ کہ موت او کی
 ہمتہ یعنی موت کو فی پیر نہیں بچا کشتی اور عبد بن حمید اپنی مسند میں لایا ہی ابن عباس سے بطریق مرفوع کی کہ فاتحہ الکتا ب برابر و تہانی قرآن
 کی ہی ثواب میں و ابو شیح اور طہانی اور ابن مردیہ اور دلمی اور ضیا مہدی روایت کرتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ سلم فی فرمایا ہی کہ چار
 پیر میں گنج عرش سی مجھ کو دین میں اور کوئی چیز سو ای ان چار کی دس گنج سی کسی کو نہیں پہنچی ام الکتا ب و آیت الکرسی اور ضامہ سورہ بقرہ کا
 سورہ کو تراور ابو نعیم اور دلمی فی بودا و دسی روایت کیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ سلم فی فرمایا کہ فاتحہ الکتا ب کفایت کرتی ہی او پچیزی کہ
 کوئی چیز قرآن سی کفایت نہیں کرتی ہی اور اگر فاتحہ الکتا ب ایک پلہ ترازو کی میں کہیں اور تمام قرآن کو دوسری پلہ میں تو البتہ فاتحہ الکتا ب
 سات قرآن کی برابر ہو اور ابو عبیدہ فضائل قرآن جن بصری رحمہ سی روایت کرتا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ سلم فی فرمایا کہ جو کوئی فاتحہ الکتا ب کو
 پڑھی گویا تو رست او نخل و زبور اور فرقان کو پڑھا اور تفسیر و کج و رکتا ب لمصاححت ابن انباری اور کتا ب المخطیہ ابو الشیح و حلیہ الاولیاء ابو نعیم
 کی میں و ہر وہی کہ امیس علیہ لفتہ کو اپنی عمر میں توحہ اور زاری کرنی اور خاک ڈالیکا سپر چار بار اتفاق پڑا اول و سوقت کا و ہر نعمت ہوئی
 اور دوسری سبکو اسکوا آسمان سی زمین پر ڈالا اور تشری جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ سلم فی ہوئی او چوتھی جبکہ فاتحہ الکتا ب نازل ہوئی اور پونچ
 آیت ب ثواب میں لایا ہی کہ سبکو فی حاجت دہیں ہو چاہی کہ فاتحہ الکتا ب ہی اور بعد ختم کرنیکی حاجت چاہی او غلبہ ششی سی روایت کیا ہی

ابن مردودہ اور خطیب بصری نے باہمی بکصدیقہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سونہ بنام کہی گئی ہے تو یہ میں محمد کے مثل ہی پہلا ہوں
دنیا اور آخرت کی کوئی چیز نہیں ہے اور دور کرتی ہے اوس سے مصیبت دنیا اور آخرت کی اور دفع کر کے اوس سے ہول آخرت کی اور نام کہہ گیا ہے
سکا راضہ اور خاضہ یعنی بلند مرتبہ کرتی ہے مومن کو اور پست کرتی ہے کافر کو دفع کرتی ہے برائی سے اور برائی اور سو کرتی ہے اوسکی ہر حاجت
جو کوئی چیز ہے مگر برائی ہی اوسکی ہے میں چون کی اور جو کوئی سنی اسکو برابر ہوتی ہے اوسکی ہے ہر دنیا کی کہ دی فی سبیل اللہ یعنی جہاد میں اور جو
کوئی لکھ سکے ہو اسکو دخل کرتی ہے اوسکی ہے اندھ ہر اردو امین اور ہر اوروں اور ہر ارضین اور ہر اربکین اور ہر ارحمتین اور نکال الی ہی ہر کہنہ
اور کوہ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی البتہ دوست مکتہ ہونین کہ سورہ میں میری امت کی ہر انسان کی دلین ہوں اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حبس مدومت کی ہو پڑ پڑی میں کی ہر رات پہر گر گیا مرا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حبس پڑی میں
اول روز میں سولہ کجانی میں حاجتیں اوسکی اور ابن عباس سے ہے کہ کہا جس نے پڑی میں وقت صبح کی دیکھا ہے آسانی اور سونہ کی شام تک جس نے پڑی میں
اول شب میں دیکھا ہے آسانی اوس کی صبح کلمہ بصری نے روایت کی کہ بی قلابی کہ کہا جس نے پڑی میں مغرب کی جانی ہے اوسکی اور جس نے پڑی میں
حالت بھوک میں سیر ہو جائے اور جس نے پڑی میں صلیب کے راہ ہوا ہوا راہ بالیتا ہے اور جس نے پڑی میں یہ اسامیوں کے جانور اور سکا جاتا رہا ہوا لیتا ہے
اور سکو اور جس نے پڑی میں وقت کہا نیکی کے دوتا تھا کہی کہانی سے کفایت کر کے اوسکو اور جس نے پڑی میں اسکو نزدیک میست کی آسانی کجانی ہے اور پھر اور جس نے
پڑی میں اسکو نزدیک ایک عورت کی دشوار تھا اور پھر وہاں بچکا آسانی ہوتی ہے اور پھر اور جس نے پڑی میں اسکو پس گو یا کہ پڑا قرآن گیا رو بار اور ہر چیز کا دل ہی اور دل
قرآن کا پس اور کہا مقبری نے پیش پوچھی تھو کوئی چیز قسم خوف یا مطالبہ کی سلطان یا دشمن سے مگر کہ پڑی میں پس وہ چیز دفع کجا دی گئی تھی
بسیب آفر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پڑی میں اور الصافات دن جمعہ کی پھر سوال کیا اللہ تعالیٰ سے دنیا ہی اللہ تعالیٰ سول
اوسکا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا ہے ہم چنانچہ فخر ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نمازی ساتھ کہی سبحان ربک بلغۃ عما یصفون
آخر یہ کہ آفر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے کہا جی نماز کی سبحان ربک بلغۃ آخر ایک تین بار پس تحقیق یا ثواب ساتھ پانہ
پورے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش لگی یہ کہی ثواب پانہ پوری میں دن قیامت کی پس چاہی کہی یہ بے ت یعنی سبحان
ربک بلغۃ آخر مجلس میں جو وقت کہ ارادہ کری اور پڑی میں آفر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فی دین مجکو سبع طول یعنی سات
سو تین پڑی میں اول قرآن میں میں جگہ تو رشتہ کی اور دین مجکو الارات طواسین تک جگہ بخیل کی اور دین مجکو ماہین طواسین کی جاسیمون تک
جگہ زبور کی اور فضیلت دی مجکو ساتھ جاسیمون کی اور مفصل کی نہیں پڑا اوسکو کسی نبی نے پہلی میری اور ابن عباس سے ہے کہ ہر چیز کی بی غلط
ہی اور خلاصہ قرآن کا حایمین میں اور سورۃ بن جذب سے ہی بطریق مرفوع کی کہ حایمین باغ میں باغون جنت کیسی آفر فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ حایمین سات میں اور درازی دوزخ کی ہی سات آدگی ہر حیمین میں سی کہری رہی ہر درازی پر اون دروازہ میں سی کہی گر
یا الہی نہ داخل کر اس دروازے سے اوسکو کہ ایمان لکھا تھا مجھ اور پڑی میں مجکو آفر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر درخت کی بی پل
اور پہل قرآن کی حایمین میں وہ باغ میں ارزانی کر خوالی سیر کرنے والی گین کی پس جو کوئی دوست کہی یہ کہ جری باغون جنت کی میں پس
چسپا ہے کہ پڑی میں حایمین اور روایت کی بصری نے شعب لابان میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوئی تھی یہاں تک کہ پڑی میں تبارک لہی اور
حم السجدہ اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی پڑی میں شب جمعہ میں حم الدخان اور پس صبح کرنا ہی اس حاملین کی بخشش کجانی ہے اوسکی ہے اور ایک
روایت میں ہے کہ فرمایا جو کوئی پڑی میں حم الدخان شب جمعہ میں بلون جمعہ میں بنانا ہے اوسکی ہے اللہ تعالیٰ گہر حبت میں اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے

[illegible]

ہی کہ جس نے پڑھی قل ہو اللہ احد پس گو با کہ پڑھا تہانی قرآن اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے پڑھی قل ہو اللہ احد دوسو بار بخشی جاتی ہیں اور کسی گناہ
دوسو برس کی اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے پڑھی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشی جاتی ہیں اور کسی گناہ پچاس کی اور ایک روایت میں ہے کہ جو فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جس نے پڑھی ہر روز دوسو بار قل ہو اللہ احد لکھی جاتی ہیں اور کسی لمبی ٹوڑہ ہزار نیکیان اور دویکی جاتی ہیں اور
سی گناہ پچاس برس کی مگر میرے کہ جو اہل بیت و فضل کی بن سعد اور ابن خریس اور ابو یعلیٰ اور بہمنی دلائل میں انفس کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
شام میں ہیں و نری جبرئیل اور کہا ای محمد تحقیق معین بن مویہ فرنی مرگیا پس آباد دست کہتی ہو تم میرے کہ نماز پڑھا ہو اور کہا ان پھر مارا باز و پنا زمین
پس ایست ہو گئی اور کسی لمبی ہر چیز اور لکھی زمین اور بلند کیا گیا اور کسی لمبی جنازہ اور سکا پس نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی کہ جس نے پڑھی دو بار یا معویہ فیہ فضیلت کہ نماز پڑھی او سپرد و صفوں فی ملائکہ سی کہ ہر صفت میں چہ لاکھ بخشی تہی کہا جبرئیل فی بسبب ستر قل ہو
اللہ کی تہا پڑھتا او سکو کھڑی او بیٹھی اور اتنی اور جاتی اور سو فی مینی لکھی اور ایک روایت انس اسطرح آئی ہے کہ کہا تہی ہم ساتھ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی تہو کہ میں پس طلوع ہوا آفتاب لکھن ساتھ روشنی اور شعل و نور کی کہ نہ دیکھا تہا مینی او سکو پہلی اسکی پس تعجب کرنی لگی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم او کسی روشنی و نور سی کہ ناگہان جبرئیل لکھی پس پوچھا جبرئیل سی کیا ہی و طلی فتابک کہ نکلا ہی ابا روشن و نورانی کہ نہیں کہا
مینی او سکو کہ نکلا ہو پہلی اس کا کہا یہ اس سبب ہے کہ معویہ بن مویہ لکھی مرگیا ہی مدینہ میں آج پس پہنچی السدی طرف او کی شتر ہزار فرشتی کہ نماز پڑھی
اور سپر کہ لکھی کس سبب ہے ای جبرئیل کہا تہا بہت پڑھا قل ہو اللہ احد کھڑی او بیٹھی اور اوقات رات و زمین بہت پڑھا او سکو اسلی کہ
میرے نسبت ہی تہا سی رکھے اور جو کوئی پڑھی اسکو پچاس بار بلند کرنا ہی اللہ کی لمبی پچاس ہزار درجی اور در کرنا ہی سو ست پچاس ہزار بار بلند
او لکھا تہی او کسی لمبی پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ پڑھی اسکو زیادہ دیوی اللہ تعالیٰ ثواب کہا جبرئیل فی پس کہا سمٹ لون تہا سی
لمبی زمین پس نماز پڑھو تم او سپر کہا کہ ان پھر نماز پڑھی حضرت فی او سپر او فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ میں جبرئیل میں جو کوئی کری او کو و
پورا کرنی ایمان کی داخل ہو گا جس روانی جنت کسی کہ چاہیگا او نکاح کر چکا و عین سی جس سی چاہیگا جو کوئی معاف کری قاتل ہی طلوع
اور کری دین خفیہ اور پڑھی چچی ہر نماز فرض کی دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابو بکر فی اور اگر ایک کری انہیں سی یا رسول اللہ فرمایا ایک کری پڑھو
سے مینی اگر ایک جبرئیل تو ہی ہی ثواب پاویگا او فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو کوئی پڑھی قل ہو اللہ احد ہر دن میں پچاس بار پکارا
جاویگا دن قیامت کی قبرانی سی ای ح کر والی اللہ کی داخل ہو جنت میں او ایک روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو شخص
کو ہول جاکو بسم اللہ کہنی اپنی طعام پر پس چاہی کہ پڑھی قل ہو اللہ احد بظفر غ جو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو کوئی پڑھی قل ہو اللہ احد
سبقت کر و دخل ہو گھر اپنی میں دور ہوئی ہی محتاجی گھر والو سی اور ہمایوسی اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی آئی
میری پاس جبرئیل چہ صورتہ میں منی ہوئی خوش اور کہا ای محمد علی علی تجھی سلام فرمانا ہی اور فرمانا ہی کہ ہر چیز کی لمبی نسب ہی اور نسب میرا قل
ہو اللہ احد ہی پس جو شخص کہ آویگا میری پاس بہت نبرسی اس حال میں کہ پڑھی ہوگی قل ہو اللہ احد ہر بار یکسی ہو لکھا او سکو نشان اپنا اور قائم
کر و لکھا او سکو نزدیک عرش اپنی کی اور شفاعت قبول کر و لکھا او کی شتر آدمی و نکی حق میں اون لوگو میں سی کہ واجب ہو گا عذاب اگر نہ لازم کیا ہو تا
مینی اپنی انفس کل انفس اللہ الموت و نہ فیض کرنا میں روح او کی او ایک روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو شخص چھی بعد نماز
سمجھک قل ہو اللہ احد اور قل عوذ رب الفلق اور قل عوذ رب الناس سات سات بار پڑھا میں رکھتا ہی او سکو اللہ برائی سی دو کھر جمعہ تک ایک
روایت میں ہے کہ جس نے پڑھی قل ہو اللہ احد ہزار بار تہا ہی پڑھنا او سکا محبوب تر طرف کھنڈہ ہر گھوڑوں بالکام و ازین کہ دیوی فی سبیل اللہ ہی چھا

وہی کہ جس نے پڑھی قل ہو اللہ احد دوسو بار بخشی جاتی ہیں اور کسی گناہ دوسو برس کی اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے پڑھی قل ہو اللہ احد پچاس بار بخشی جاتی ہیں اور کسی گناہ پچاس کی اور ایک روایت میں ہے کہ جو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جس نے پڑھی ہر روز دوسو بار قل ہو اللہ احد لکھی جاتی ہیں اور کسی لمبی ٹوڑہ ہزار نیکیان اور دویکی جاتی ہیں اور سی گناہ پچاس برس کی مگر میرے کہ جو اہل بیت و فضل کی بن سعد اور ابن خریس اور ابو یعلیٰ اور بہمنی دلائل میں انفس کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام میں ہیں و نری جبرئیل اور کہا ای محمد تحقیق معین بن مویہ فرنی مرگیا پس آباد دست کہتی ہو تم میرے کہ نماز پڑھا ہو اور کہا ان پھر مارا باز و پنا زمین پس ایست ہو گئی اور کسی لمبی ہر چیز اور لکھی زمین اور بلند کیا گیا اور کسی لمبی جنازہ اور سکا پس نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جس نے پڑھی دو بار یا معویہ فیہ فضیلت کہ نماز پڑھی او سپرد و صفوں فی ملائکہ سی کہ ہر صفت میں چہ لاکھ بخشی تہی کہا جبرئیل فی بسبب ستر قل ہو اللہ کی تہا پڑھتا او سکو کھڑی او بیٹھی اور اتنی اور جاتی اور سو فی مینی لکھی اور ایک روایت انس اسطرح آئی ہے کہ کہا تہی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہو کہ میں پس طلوع ہوا آفتاب لکھن ساتھ روشنی اور شعل و نور کی کہ نہ دیکھا تہا مینی او سکو پہلی اسکی پس تعجب کرنی لگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم او کسی روشنی و نور سی کہ ناگہان جبرئیل لکھی پس پوچھا جبرئیل سی کیا ہی و طلی فتابک کہ نکلا ہی ابا روشن و نورانی کہ نہیں کہا مینی او سکو کہ نکلا ہو پہلی اس کا کہا یہ اس سبب ہے کہ معویہ بن مویہ لکھی مرگیا ہی مدینہ میں آج پس پہنچی السدی طرف او کی شتر ہزار فرشتی کہ نماز پڑھی اور سپر کہ لکھی کس سبب ہے ای جبرئیل کہا تہا بہت پڑھا قل ہو اللہ احد کھڑی او بیٹھی اور اوقات رات و زمین بہت پڑھا او سکو اسلی کہ میرے نسبت ہی تہا سی رکھے اور جو کوئی پڑھی اسکو پچاس بار بلند کرنا ہی اللہ کی لمبی پچاس ہزار درجی اور در کرنا ہی سو ست پچاس ہزار بار بلند او لکھا تہی او کسی لمبی پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ پڑھی اسکو زیادہ دیوی اللہ تعالیٰ ثواب کہا جبرئیل فی پس کہا سمٹ لون تہا سی لمبی زمین پس نماز پڑھو تم او سپر کہا کہ ان پھر نماز پڑھی حضرت فی او سپر او فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ میں جبرئیل میں جو کوئی کری او کو و پورا کرنی ایمان کی داخل ہو گا جس روانی جنت کسی کہ چاہیگا او نکاح کر چکا و عین سی جس سی چاہیگا جو کوئی معاف کری قاتل ہی طلوع اور کری دین خفیہ اور پڑھی چچی ہر نماز فرض کی دس بار قل ہو اللہ احد پس کہا ابو بکر فی اور اگر ایک کری انہیں سی یا رسول اللہ فرمایا ایک کری پڑھو سے مینی اگر ایک جبرئیل تو ہی ہی ثواب پاویگا او فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو کوئی پڑھی قل ہو اللہ احد ہر دن میں پچاس بار پکارا جاویگا دن قیامت کی قبرانی سی ای ح کر والی اللہ کی داخل ہو جنت میں او ایک روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو شخص کو ہول جاکو بسم اللہ کہنی اپنی طعام پر پس چاہی کہ پڑھی قل ہو اللہ احد بظفر غ جو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو کوئی پڑھی قل ہو اللہ احد سبقت کر و دخل ہو گھر اپنی میں دور ہوئی ہی محتاجی گھر والو سی اور ہمایوسی اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی آئی میری پاس جبرئیل چہ صورتہ میں منی ہوئی خوش اور کہا ای محمد علی علی تجھی سلام فرمانا ہی اور فرمانا ہی کہ ہر چیز کی لمبی نسب ہی اور نسب میرا قل ہو اللہ احد ہی پس جو شخص کہ آویگا میری پاس بہت نبرسی اس حال میں کہ پڑھی ہوگی قل ہو اللہ احد ہر بار یکسی ہو لکھا او سکو نشان اپنا اور قائم کر و لکھا او سکو نزدیک عرش اپنی کی اور شفاعت قبول کر و لکھا او کی شتر آدمی و نکی حق میں اون لوگو میں سی کہ واجب ہو گا عذاب اگر نہ لازم کیا ہو تا مینی اپنی انفس کل انفس اللہ الموت و نہ فیض کرنا میں روح او کی او ایک روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ جو شخص چھی بعد نماز سمجھک قل ہو اللہ احد اور قل عوذ رب الفلق اور قل عوذ رب الناس سات سات بار پڑھا میں رکھتا ہی او سکو اللہ برائی سی دو کھر جمعہ تک ایک روایت میں ہے کہ جس نے پڑھی قل ہو اللہ احد ہزار بار تہا ہی پڑھنا او سکا محبوب تر طرف کھنڈہ ہر گھوڑوں بالکام و ازین کہ دیوی فی سبیل اللہ ہی چھا

اور کعبہ جیسی سی کہ کہا جو کوئی پڑھی قل ہو اللہ احد حرام کرنا ہی اللہ تعالیٰ گوشت او سکینک لوگ پر اور کعبہ جیسی سی کہ کہا جو کوئی پڑھی
 کرمی او پڑھنی قل ہو اللہ و آتھ الکرسی کی دس بار دینے جب کرمی خوشنوی اللہ تعالیٰ کی پڑھی اور ہوگا ساتھ دنیا و سکینک و بیجا باجائے
 شیطان اور ایک روایت میں ہی کہ جو کوئی پڑھی قل ہو اللہ بعد زوال عرف کی نہر بار دینا ہی او سکینک جو کعبہ کی اور ایک روایت میں ہی کہ جو کوئی
 پڑھی اسکو نہر بار پس تحقیق مولیٰ بنی نفس پنا اللہ ہی یعنی آزاد ہو آگ سی اور ایک روایت میں ہی کہ جو کوئی پڑھی اسکو دوسو بار ہو تا ہی او سکینک لی ٹوب
 یا انور یکی عبادت کا اور ایک روایت میں ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جب تک کہ کعبہ حضرت علیؓ کا حصہ فاطمہؓ سی نہ کا یا پانی بہر کلی ذلی و زمین
 لیکن صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ پانی یعنی کہ زمین و پتھر کا وہ پانی انکی گریبان میں اور درمیان دونوں مؤثر ہون او سکینک اور اللہ کی پناہ میں دیا او سکینک ساتھ پتھر
 قل ہو اللہ احد اور قل عوذ برب الغفل اور قل عوذ برب الناس کی یہ اور ایک روایت میں ہی کہ سنی پڑھی قل ہو اللہ احد سو بار بعد نماز صبح کی دینی
 کلام کر نیکی کسی سی او پھانی جاتی ہیں او سکینک لی و سنین ملن چاس صدیقوں کی **باب** باب ہی پنج بیان تعلقات ہیں **بَابُ الْفَضْلِ**
الْأَوَّلُ فَضْلُ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَاهُدُ الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَشَدُّ تَقْصِيًّا مِنْ ذَلِكَ لَفِي عَقْلِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی موسیٰ اشعری کہ کہا فرما یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی خیر گمیری کرو
 قرآن کی یعنی ہمیشہ پڑھا کرو تاکہ جو لوگوں میں قسم ہی ماورائے کی کہ جان میری او سکینک اتمہ میں ہی کہ اللہ قرآن جلد نکل جائے یعنی سی بہ نسبت
 کی زبانی پڑھی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** یعنی آدمی و نث کی محافطت سی غفلت کرمی تو اوٹ سی میں سنی نکل جائے سی ہی سبط سم
 قرآن اگر پڑھا کرمی اسکو اور خیر کرمی سی تو اس سی ہی زیادہ یعنی عین نکل جائے سی یعنی جلد بول جائے سی یا مولانا و سخن ابن مسعودؓ قال قال
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرُقُ لَأَحَدَانِ يَقُولُ لَسَيِّئُ آيَةٍ كَيْتٌ وَكَيْتٌ بَلْ نَسِيٍّ وَاسْتَذْكُرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ
 أَشَدُّ تَقْصِيًّا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ التَّعَمُّقِ عَلَيْهِ وَتَرَادُّ مُسْلِمٍ لِيَعْقِلَهَا اور روایت ہی ابن مسعودؓ
 کہ کہا فرما یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی خیر گمیری و صلی ایسا و لیکی یہ کہ کہی بول گیا میں آیت فلانی او فلانی بلکہ یہ کہی کہ بیدا گیا اور یاد کرو
 ہو قرآن کو کہ وہ جلد جانو الہی سینہ لوگوں کی سی بہ نسبت چار پانچ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی اور زیادہ کیا مسلم فی کہ بند ہی ہون ساتھ
 سی پانی کی **ف** بول گیا کہنا ایسی منع ہی کہ دلالت کرنا ہی اسہر کہ چوڑا و بول گیا میں سببے بروانی کی اور اس کہی میں کہ بیدا گیا تھا
 کہنا حسرت او تقصیر کہی پنج حال کرنی اس حدوت و نعت کی **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا**
مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ لَبْلٍ الْمُعْقَلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرما یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مثل صاحب قرآن کی نند مثل و نث و ایکی لا و نث اندا گیا
 پابند کی اگر خیر گمیری کہتے ہی او سکینک تنہا ہی او سکینک و اگر چوڑا و بنا ہی او سکینک تا سببی نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی **وَعَنْ جُنْدَبِ بْنِ**
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا تَلَقَّوْهُ عَلَيْهِ فَوَلُّوْهُ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَعُوْا لِمَا تَلَقَّوْهُ مُتَّفَقٌ
 اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ کہ کہا فرما یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی خیر قرآن جب کہ کہہ خواہی کرین او پھر دل تنہا ہی پس جب وقت کہ
 آپ میں مختلف ہو یعنی حال ہو حال و تفرق و لیکن آپ پڑھنا موقوف کہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی **ف** کہنا میں کہ کہہ
 سورہ میں کہ دل نہ لگی تو پڑھنا افضل ہی بغیر حضور کی پڑھنی سی لیکن یہاں ایک نکتہ ہی کہ آدمی کو چاہی کہ حد تک پڑھنی و نث نہ کرے نہت میں نہت
 پڑھنی سی حال نہت بلکہ خوشی زیادہ ہو پڑھی کہ حال و درود و دل کہ عادت رہنمائی کی نہیں کہی جلدی حال بروانی میں کہتے ہی ہونی میں کہ ایک

حضرت کی تسبیح پائی نبی نفل کی بیہ بخاری اور سلمیٰ ف آپ پر اونا لکھا ہی یعنی قرآن مجید بتاؤ لکھی ہی کہ صبا و انا کی ہی ویرا پر میں کجا
اور کو کجا بار کو آپ کی رو برو پڑی اور میں دوست کہتا ہوں سنی بعضی وقت کہ حاصل ہوتا ہی ماف کو اس میں سکوت جسک کہ کہا گیا ہی میں عرف
المدخل سنا اور کہتا است عاف کی اور مونی ہی کہ او کی حق میں یوں کہا گیا ہی میں عوف المدخل سنا نہ حاصل میر کہ بعضی وقت ماف حالت
تجربہ میں ہوتا ہی سکوت کرنا ہی اور بعضی وقت ہوتا ہی متعلق و معارف وغیرہ بیان کرنا ہی اور اوری سنی میں فائدہ پہنچ کر معافی فرمائی
میں آتی میں و تفکر و سوچ کامل ہوتی ہی اور مقصود آیت مذکورہ سی با و دلانا دن قیامت کا ہی پہلی حضرت ہول او سن کا اور نہ صفت ہی ہست
سعیفہ کا یاد کر رونی کہ حضرت نبی شریف اور عنایت فرما ہی امت کی میں سلمیٰ مد علیہ الع صلوٰۃ کلمہ ذکرہ الذاکرون و کلمہ نفل من ذکرہ ان
پس روح و سخن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یب بن کعب ان الله امرني ان اقرأ عليك القرآن
قال الله سمعاني لك قال نعم قال وقد ذكرت عندك العلم بن قال نعم فذكرت عنك وفي رواية ان الله امرني ان اقرأ
عليك كذا كذا قال وسما في قال نعم فكل متفق عليك اور روایت ہی انس کہ کہا فرما رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی و علی ابی بن کعب کی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فی سکرم کجا مجھ کو میر کہ ہوں تجھے قرآن عرض کیا ابی بن کعب کہ اللہ تعالیٰ فی نام لیا
میرا رو برو آپ فرما بار ان کہا ابی فی تحقیق ذکر کیا گیا میں نزدیک پر و کجا معلوم کی فرمایا کہ ان پس ہی انس و نون انہوں ابی کیسی اور ایک
روایت میں یوں ہی کہ حضرت فی فرمایا ابی کو تحقیق اللہ تعالیٰ حکم کیا مجھ کو میر کہ ہوں تجھے سورہ لم یکن الذین کفروا کہا ابی فی کہا نام لیا ہی میر فرمایا ہا
پس رونی ابی نفل کی بیہ بخاری اور سلمیٰ ف ابی بن کعب سب حاجتیں ہی قاری ہی کہ حضرت فی و فی حق میں فرمایا تھا و اکمل فی یعنی
بڑی قاری تم میں پہلے میں اور اللہ تعالیٰ فی نام لیا میر یعنی خاص میر ہی نام لیا میر بات سبب بخاری اور کچھ ہی ابی کی اور از راہ تعجب کی کہی کہ میر
کہان لائق اس مرتبہ کی ہوں باز راہ ذوق ولذت کی کہی کہ میر مرتبہ مجھ کو عطا ہو اور وہ ابی کا سبب نفل ہونی نوٹسکی تھا کہ وقت لطف و ہمال
مجبور کیا ہی اور حقیقت میں عمر انہوں کی راہی باہر نکلتا ہی اور خاص لم یکن ہی کی پڑی کا پہلی حکم ہو کہ مقصود ہی اور فائدہ میں ہست کہ میں ہول
دین کی اور وعدہ و وعید اور اخلاص غیر مذکور ہیں اور احمدی ہی معلوم ہو کہ سبب پڑتا قرآن کا اور قرآن اور اہل علم و فضل کی اکی اگر ہی کا
افضل ہوتی و ہی روح س و سخن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسافر یا القرآن فی ارض العرب
متفق علیہ و فی روایہ لم یسل لا یسافر یا القرآن فانی لا امن ان ینا لہ العاد اور روایت ہی بن عمر ہی کہ
کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر کر نیس مع قرآن کی طرف مکہ شریف یعنی اور کہ نفل کی بیہ بخاری اور سلمیٰ اور ایک روایت سلم
کی میں ہی کہ نہ سفر و مع قرآن کی پہلی تحقیق میں نہیں من پنا اس کہ کہی اور کہ شمس ف اگر کو ہی کہی کہ کہن قرآن کا صحت میں حضرت کی
زمانی میں نہ تھا بلکہ بعد حضرت کی زمانہ کی خبر و اس میں کہو کہ فی حضرت فی منع کیا سفر کر نی ہی سامع قرآن کی جواب یہ کہ اگر چہ قرآن صحت میں
نہ کہا گیا تھا لیکن جو کچہ نازل ہوتا ہر کوئی ابی ہی سعید میں کہ کہ سنی دنیا یا بیہ غیر غیب کی ہی کہ بعد سنی زانیکی جو کہا جا وگا اسکو ساتھ لیا ہی از
کھا کی مکہ میں اور کہا بعضی علماء فی کہ ساتھ لیا نہ مکہ ام کا طرف و اللہ کی مکہ و ہی اور اگر کوئی خطا کجا بھی اور اس میں آیت لکھی تو مکتا
انہیں پہلی کہ حضرت فی ہر قل کی خط میں یہ بات لکھی ہی تعالیٰ کلمت و اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ج روح الفصل الثانی فصل دوم
عن ابی سعید الخدری قال جئت فی عصا بہ من شعفاء المہجرین وان بعضہم لیسنتز بعض من القری
وقاری یقرئ علینا اذ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علینا فکلمنا قائم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

و کجا معلوم کی فرمایا تھا و اکمل فی یعنی
بڑی قاری تم میں پہلے میں اور اللہ تعالیٰ فی نام لیا میر
یعنی خاص میر ہی نام لیا میر بات سبب بخاری اور کچھ ہی
ابی کی اور از راہ تعجب کی کہی کہ میر

سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَمِعَ نَسَمَةً قَالَتْ مَا كُنْتُمْ تَتَضَعُونَ فَلَمَّا كُنَّا نَسْتَمِعُ إِلَى كِتَابٍ لِلَّهِ تَعَالَى فَقَالَ لَكَ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَكَ مِنْ أَهْمِي مَنْ
 أَمَرْتُ أَنْ أَصْبِرَ لِنَفْسِي مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ سَطَنًا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهِ فَبَيَّنَّا ثُمَّ قَالَ يَدِيدُهُ هَكَذَا فَتَحَقَّقُوا وَبَرَزَتْ وَجُوهُهُمْ لَهُ
 فَقَالَ بَشِّرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيكُمُ الْمُهَاجِرِينَ بِالنُّزُولِ الثَّامِنِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ
 يَنْصِفُ يَوْمَ ذَلِكَ حَسْبًا قَدْ نَسَخَ سَرَاوَهُ الْبُؤْسُ دَاوُدَ رَوَيْتُ هِيَ ابْنُ سَعِيدٍ خَدْرَى هِيَ كَر
 کہا میثابین بیج ایک جماعت غزوہ مہاجرین کی اپنی ہوا بعضی کی وکلی البتہ انہوں نے کرنی تھی ساتھ بعضی کی سبب نکلے جو نیکی اور پڑھنی والے
 پڑھنا تھا قرآن مجید کہ انہوں نے انی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جبکہ کثری ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہاتھ اپنی والہا
 سلام علیک کی حضرت نے پہنچا یا حضرت نے کیا کرتی ہو تو عرض کیا ہمیں سنتی ہیں ہم کتاب اللہ سے سبب تعریف ہی اور خدا کو کہ پیدا کسی امت پر کسی
 و شخص کو ملے کہ کیا گاہ میں میرے کہ ہمیں روغن نفس اپنی کو ساتھ دانی کہا راوی نے یہ منہ بگئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہماری یعنی نہ کیسی پہلو میں کہ بڑے
 کر بن ذات شریف اپنی کو ہم میں پہنچا رہا اپنی ہاتھ ہی اس طرح یعنی اشارہ کیا کہ حلقہ کر کے بیٹھو پس حلقہ باندھا اور ظاہر ہوئی موند دانی و اعلیٰ حضرت
 کی پس سر ہا بنو شوقت ہوا کی گروہ مخلص مہاجرین کی ساتھ نور پور کی دن قیامت کی داخل ہوگی جنت میں پہلی دو تہہ دن ہی تو ہی دن اور یہ
 آدھ دن ہوگا یا نور برکت نقل کی میرے ابو داؤدنی ف او تحقیق بعضی دانی الخ یعنی بس پاس کپڑا کم تو تا بنیت کپڑی بار او کیسی وہ منہ بچو
 بار اپنی کی پردہ کر نیکی لبی اور موندنگی ہوئی سی نکلا ہوا سوسا سکی ہی اور پردہ پہی کرتی تھی کہ آدمیت متعقنی نہیں اسکی کہ کہو لی اچھے کو کہ
 عادت او کی کہو لبی کی نہیں او متعقود اس سی بیان کرنا فقر و احتیاج دانی کا ہی کہ کپڑا ہی دست بدن پرز کپڑی تھی اور اس سبب سی آپس میں
 لکڑی بیٹنی تاکہ طرح کی پوشیدگی حاصل ہو اور یہ سلام و علیک کی حضرات نے اس سی معلوم ہوا کہ سلام و علیک کرنی قرآن کی پڑھنی والی سی کردہ ہو
 حدیثیکہ فقہ میں مذکور سی اور لکھا ہی علمانی کہ اگر کوئی سلام و علیک کرے قرآن پڑھنی والی سی تو جواب سکنا لازم نہیں اور کہا کرتی ہو حضرت
 فی بوجہ اونی جان بوجہ کرنا کہ نشأت دین او کا جو اس حکم کیا گیا میں الخ بعد شاہی اس آیت کی طرف دہمہ نفسک مع الذین
 یدعون بہم اخرا بیت تک اور معنی لی عدل الخ کی میں ہیں کہ تاکہ ہوں عدل کر نیوالی ساتھ نبیانی نفس اپنی کی چون بیچ میں تاکہ وہ سب سے برابر ہوا
 بطبعی فی یہ معنی کہی ہیں کہ تاکہ برابر کر بن ذات شریف اپنی کو درمیان ہماری اور ممتاز ہوں ہمیں او پس حلقہ باندھا یعنی سامنی چہرہ مبارک حضرت کی
 اور ظاہر ہوئی موند دانی یعنی اس طرح منہ ہی کہ دیکھتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کی موندہ کو اور ساتھ نور پور کی ہمیں اشارہ ہی طرف اسکی
 کہ نور اغنیاء کا نہیں ہو نیکیا پورا ایسی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سنی دوست رکھا آخرت اپنی کو نہ پہنچا یا دنیا اپنی کو اور سنی دوست رکھا
 دنیا اپنی کو نہ پہنچا یا آخرت اپنی کو پس خبر کر دانی کو فانی پڑھنی آخرت کو دنیا پر او پہلی دو تہہ دنسی جانا چاہی کہم اور فقر اسی فقر و صا
 اور صابر ہیں دو تہہ دنسی دو تہہ صاب اور شاکر و اگر نیوالی حق اموال اپنی کی پس وہ کثری کی جادنگی میدان مشرق میں حساب کی لبی کہ کہنا
 سال کیا مال و رکھان میں کہ اس معلوم ہوا کہ حصہ فقرا کا قیامت میں زیادہ ہوگا حصہ غنیاء سی پہی کہ بانی اغنیاء لذت و راحت دنیا
 میں درود محروم رہی مع و عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَسُنُّكَ اللَّهُ يَصْلِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيقُ الْقُرْآنِ بِأَصْوَاتِهِمْ دَاوُدَ
 أَحْمَدُ ابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَيْتُ هِيَ بَرَابْنِ حَارِثَ كَرَا فَرَايَا رَسُولَ خَدِصَ اللہ علیہ وسلم فی زمیت دو قرآن کو ساتھ آوازوں اپنی
 کی نقل کی میرے احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی فی ف مراد زمیت دینی ہی میرے کہ ترتیل و تجویدی اور نرمی آوازی پڑھی اور آگ میں پہنچا
 قرآن کو اس طرح کہ زیادتی اور نقصان ہو دروغین یا حکایت میں حرام ہی اس طرح کہ پڑھنی والے فاسق ہو تا ہی اور سنی والے لنگہ را و در جب اس شخص کو منع

ماکملہم الدین پڑھی پہلی کہا کہ حدیث لیس کی صحیحہ ہی ذکرہ الطبعی و جمہور کی نزدیک پنج مثل لیس آیتوں کی کہ متعلق ہیں اس میں اصل اولیٰ ہی
 اور جزیری کہتی ہیں کہ مسیحی وقت اور دلیل پڑھی ہی ادھون نی ساتھ ہی حدیث کی اور سہرہ اور شافعیہ میں و جمہور کی جواب یہ پڑھی کہ
 یہ وقت پہلی نہا کہ معلوم کروا دیں ہی و انکو سری آیتوں کی و اللہ علم ہر جہ **وَح** **الفصل الثالث** فصل سیر عن جابر
 قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرُءُ الْقُرْآنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَبْيِيُّ فَقَالَ اقْرَأُوا كُلُّكُمْ حَسَنًا
 وَسَيَبْقَى أَقْوَامٌ يَقْبَهُونَهُ كَمَا يَقْبَهُ الْقِدْحُ يَنْجَلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبٍ الْإِسْمَاعِيلِيِّ
 روایت ہی جابر ہی کہنا مکی ہمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ پڑھتی ہی قرآن اور ہمہ میں ہی گنہار اور جمہور ہی فرمایا ہر ایک شخص چاہا پڑھا
 اور آوگی ایک قوم سیدہ کرنگی و انکو جیسا سیدہ کیا جائی تیرہ جلدی کرنگی بدلی قرآن کی دنیا میں اور رکھیں گی آخرت پر نفل کی یہ بودا و دنی
 اور یہی فی شعبہ لایان میں **ف** عجمی ہی سوا اہل عرب کے فارسی اور رومی اور ہندی مانند سلمان اور سہیب اور بلال کی ہی اور قرآنہ او
 گنہاروں کی اور عجمیوں کی مانند اہل عرب کے نہ ہی باوجود اسکی حضرت فی فرمایا کہ تم سبکی قرآنہ ہی اور لائق تو اسکی ہی پہلی کہ اختیار کیا متنی آخرت
 کو دنیا پر تمکو نہ راستہ کرنی نہ انو میں کہہ ضرر نہیں اور نہ ہاری بعد ہی لوگ پیدا ہوگی کہ سیدہ کرنگی و انکو جیسا سیدہ کیا جائی تیرہ جلدی نوب
 سنوا لعلی الفاظ اور کلمات و انکو اور مختلف کرنگی رعایت مخبر میں و طہی و کہانی اور شانی اور فخر و شہرت کی جلدی کرنگی بدلی و انکی دنیا میں
 اور نہ رکھیں گی آخرت پر مینی دنیا کی فائدہ کی ہی پڑھیں گی آخرت کی تو اسکچہ غرض نہیں کہیں گی پس دنیا کو آخرت پر ترجیح دینگے اور دین کو پہلے
 دنیا کی سمجھیں گی حال یہ کہ قرآن کی پڑھنی میں خلوس جاری اور فکر کرنا و سکی معانی میں غری الفاظ خارج سی نکالی اور خوش و آسانی سی پڑھا
 ہر جہ کہ ہم نہیں آتا **ع** **وَعَنْ** **حَدِيقَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ يَلْحَقُونَ الْعَرَبِيَّةَ أَصْلًا نَبَا
 وَابَاكُمْ وَلِحُكْمِ أَهْلِ الْعَشِيقِ وَلِحُكْمِ أَهْلِ الْكِتَابِينَ وَسَيَبْقَى مُبْعَدِي قَوْمٌ يُرْجَعُونَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِعُهُمُ الْغِنَاءُ وَالنُّزُوحُ لَا يَجُوزُ حَتَّى يَكُونُوا
 مَقْفُوتًا لِقَوْمِهِمْ وَقُلُوبُ الَّذِينَ يُغَيِّبُهُمْ شَأْنُهُمْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبٍ الْإِسْمَاعِيلِيِّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی پڑھو قرآن بطور عرب کے اور آوازوں و لکھیں و سچو تم طہ اہل عشق کہیں و طہ اہل کتاب کہیں اور انکی ہی سب سے ایک
 قوم کو بنا کر پڑھیں گی قرآن مانند بنانی راگ کی اور نوہ کی حال و سکا یہ ہوگا کہ پڑھیں و ان ہاتھوں و انکی سی مینی قبول نہیں ہونیکا فتنہ میں ہی ہوگا
 دل و دلی اور دل و دلی کوئی کہ چاہا لگی کہ اوکو پڑھنا و سکا نفل کی یہی ہی فی شعبہ لایان میں اور مین فی کتاب ہی میں **ف** بطور سب کی اہل عرب
 بلا مختلف پڑھتی ہیں اپنی دلی اسک بنیہ و تقو میں موسیقی کی اور طہ تر ہی پڑھو و لفظ و اسماء طاعت تفسیری ہی و سچو طہ اہل عشق کی سی آخر
 یعنی جو کہ عاشق ہیں و غزلین و شعر پڑھتی ہیں و رعایت قوا و موسیقی کی کرتی ہیں انکی طہ پڑھتے قرآن نہ پڑھو و بود و نصاریٰ ہی اپنی کتاب کو پڑھتے
 ہی مانند اسکی اور طہ پڑھتی ہی ہی حضرت فی منع فرمایا اور فتنہ میں پڑھی ہونگی دل و دلی مینی مبتلا ہونگی حب دنیا میں و لوگوں کی اپنا کہیں میں ہر جہ
وَعَنْ **الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَسِبُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتِ
 الْحَسَنَ يُزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی براء بن عازب کہ کہنا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہانی ہی پڑھ
 طہ پڑھو و انکو ساتھ ہی آواز کی مینی تریل خوش آواز سی پڑھو لکھیں کہ آواز چہ زیادہ کرتی ہی قرآن میں خوبی نفل کی یہ آواز ہی **وَعَنْ**
 طہ و سہرہ رسلہ قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم أي الناس أحسن صوتا للقرآن وأحسن قراءة قال من إذا سمعته ليقول
 أَرَيْتَ أَنَّهُ يَخْشَى اللَّهَ قَالَ طَاهِرٌ وَكَانَ طَلِقٌ كَذَلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی طہ و سہرہ رسلہ کہ کہنا پڑھی

وہی کہتا ہے کہ یہی ہے جو کہ

اور اگر کیا سات طرح پر ہر جو ہوگی اور میں ہی نکل کی یہ بخاری اور مسلم فی اور لفظ مسلم کی **ف** سی رت کی منو میں حد کو بیت اسلام
 ہی قرین چالین قول کی آئی میں ایک قول یہی کہ یہ حدیث مشابہت ہی سکی معنی خوب عرسی بریکہ معلوم نہیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ وہ نہیں
 اگر یہ زیادہ میں سات طرحی لیکن جو ع کرتی میں طرف سات و بیوں کی اختلافات پہلی جو اختلاف ہونا کلمہ کلمات اسکی میں ساتھ زیادتی اور
 نقصان کی دوسرے وجہ تفسیر ہونا ساتھ صیغہ جمع اور واحد کی تفسیر اختلاف مذکور موش کا چوتھی اختلاف تفسیر یعنی حرف کا انداختن تفسیر
 اور فتح اور کسر اور ضمہ کی مانند بیت اور بیت اور یقظ اور یقظ اور یعرش اور یعرش کی پانچویں اختلاف رکات کا چوتھی اختلاف حروف کا نام
 اگر ان شباطین بعضوں نے پڑا ہی ساتھ تشدید نون کی اور بعضوں نے پڑا ہی ساتھ تخفیف نون کی اور ساتویں اختلاف نون کا مانند تفسیر
 امام کی اور کتاب العلم میں معنی سکی منسل لکھی گئی میں برکت بیان کی: مولانا من الرقاء و عن ابن مسعود قال سمعت رجلاً قرأ
 وَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ حَذْفًا فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ نَعَرْتُ فِي وَجْهِهِ
 التَّكَرُّهِيَّةَ فَقَالَ كَلَّا كَمَا فَحَسُّ فَلَا تَحْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا
 أَفْهَكَ لَوْ رَأَى الْخَاسِرَ اور روایت ہی ابن مسعودی کہ کہا سامنی ایک شخص کو پڑتا تھا اور سامنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑتی تھی خلاف اسکو
 پس آیا میں اس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس در نزدیکی میں انکو پہرچی فی منی حضرت کی چہرہ پڑنا خوشی یعنی سبب عجب کی اور خلاف کی
 فرمایا حضرت نے دونوں اچھا پڑتی ہو ہیں اختلاف کر دین تخفیف و تخفیف کی پہلی تھی اختلاف کیا اب میں یعنی بنیاد بعضوں نے پسند کیا اس مالک
 مولیٰ روایت کی بخاری فی **ف** مراد اختلاف بیان انکار ایک یہ کہ وجود قرآن ہی ہی کہ بجا گیا ہی قرآن اونیہ اور دینین سب سے میں
 کسیکا انکار نہ کرنا چاہی اور اگر ایک کا او نہیں انکار کیا انکار قرآن کا کیا اور بعضی قرآنین متواتر میں اور بعضی احادیث متواتر یہ سات قرآنین میں کہ
 پڑی جاتی میں **و** عن ابی بن کعب قال كنت في المسجد فدخل رجل يصلي فقرأ آية التكرار عليه ثم دخل
 آخر فقرأ آية أخرى صاحبه فلما قضينا الصلوة دخلنا جميعاً على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت
 إن هذا قرأ آية التكرار عليه ودخل آخر فقرأ أخرى صاحبه فقرأها النبي صلى الله عليه وسلم فقرأ فحس شافها
 فسقط في نفسي من التكرار ولا أدكنت في الجاهلية فلما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قد غشيتني
 حزن في صدره ففوض عرقاً فكانما انظر إلى الله فرقاً فقال لي يا أباي أرسل إلى أن أقرأ القرآن على حرف
 فرددت إليه أن هون على امتي فردد إلى الثانية أقرأه على حرفين فرددت إليه أن هون على امتي
 فردد إلى الثالثة أقرأه على سبعة أحرف ولك بكل رددة رددة فكلها مسألة سألنيها فقلت
 اللهم اغفر لامتي اللهم اغفر لامتي وأخرت الثالثة ليوم يرغب إلى الخلق
 كلهم حتى يذهب عليهم السلام رواه مسلم اور روایت ہی ابی بن کعب کہ کہا بنا میں سجد میں پڑنل ہوا ایک شخص نے پڑا
 لکھا پس پڑی قرآن یعنی نماز میں یا بعد اسی کہ انکار کیا مینی اسکا اوپر یعنی دل سی بازبان سی پڑنل ہوا ایک شخص نے پڑی قرآن
 خلاف قرآن پہلی شخص کے پس جب پڑی ہم نماز داخل ہوئی ہم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس مینی انکی نماز کی جگہ کہ سجد میں
 پڑنل ہوا یا جو پڑنل ہوئی پس کہا مینی کہ تحقیق میں شخص نے پڑی قرآن انکار کیا مینی اس قرآن کا اوپر اور داخل ہوا ایک شخص نے پڑا
 دوسری قرآن خلاف قرآن پہلی پڑوئی والیکے پھر حکم دیا دن دونوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پڑا دونوں نے پس تیسرے قرآن کو لکھی

۲
 اور اگر ایک کا او نہیں انکار کیا انکار قرآن کا کیا اور بعضی قرآنین متواتر میں اور بعضی احادیث متواتر یہ سات قرآنین میں کہ
 پڑی جاتی میں **و** عن ابی بن کعب قال كنت في المسجد فدخل رجل يصلي فقرأ آية التكرار عليه ثم دخل
 آخر فقرأ آية أخرى صاحبه فلما قضينا الصلوة دخلنا جميعاً على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت
 إن هذا قرأ آية التكرار عليه ودخل آخر فقرأ أخرى صاحبه فقرأها النبي صلى الله عليه وسلم فقرأ فحس شافها
 فسقط في نفسي من التكرار ولا أدكنت في الجاهلية فلما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قد غشيتني
 حزن في صدره ففوض عرقاً فكانما انظر إلى الله فرقاً فقال لي يا أباي أرسل إلى أن أقرأ القرآن على حرف
 فرددت إليه أن هون على امتي فردد إلى الثانية أقرأه على حرفين فرددت إليه أن هون على امتي
 فردد إلى الثالثة أقرأه على سبعة أحرف ولك بكل رددة رددة فكلها مسألة سألنيها فقلت
 اللهم اغفر لامتي اللهم اغفر لامتي وأخرت الثالثة ليوم يرغب إلى الخلق
 كلهم حتى يذهب عليهم السلام رواه مسلم اور روایت ہی ابی بن کعب کہ کہا بنا میں سجد میں پڑنل ہوا ایک شخص نے پڑا
 لکھا پس پڑی قرآن یعنی نماز میں یا بعد اسی کہ انکار کیا مینی اسکا اوپر یعنی دل سی بازبان سی پڑنل ہوا ایک شخص نے پڑی قرآن
 خلاف قرآن پہلی شخص کے پس جب پڑی ہم نماز داخل ہوئی ہم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس مینی انکی نماز کی جگہ کہ سجد میں
 پڑنل ہوا یا جو پڑنل ہوئی پس کہا مینی کہ تحقیق میں شخص نے پڑی قرآن انکار کیا مینی اس قرآن کا اوپر اور داخل ہوا ایک شخص نے پڑا
 دوسری قرآن خلاف قرآن پہلی پڑوئی والیکے پھر حکم دیا دن دونوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس پڑا دونوں نے پس تیسرے قرآن کو لکھی

اللاکب میری دلیل تردود و شبہ ہوئے اور نہ اس بات تردود و شبہ کہ تھا جاہلیت میں یعنی بلکہ تردود و شبہ جاہلیت کیسی ہی زیادہ شبہ دلیلیں یا پس جبکہ دیکھی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز کہ نامک لیا اوسنی مجھ کو یعنی حضرت فی معلوم کیا کہ میری دلیل شبہ پڑا انا تہ میری سینہ پر یعنی تا و سوا س جہا
ہی دست مبارک کی برکت سی پس ہو گیا میں پسندیدہ پس گو یا کہ میں دیکھنی لگا طرف اس کی اری ڈر کی پھر فرمایا مجھ کو ای آئی یہی گیا فرشتہ
لحرف شبہ یعنی جبہ نیل کو بیجا اللہ تعالیٰ فی یہ کہ پڑہ قرآن ایک طور پر یعنی ایک قراءہ پر یا ایک لغت پر پھر ذکر ار کی مینی طرف اللہ تعالیٰ کی یہ کہ کہا
کر میری دست پر یعنی کہ سطح پر یعنی من نگلی ہی کئی طرح کا سکھ تو آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف سیرہ دوسری یا یہ کہ پڑہ قرآن دو طور پر پھر پھر ذکر
کی مینی طرف اس کی یہ کہ آسان کر میری دست پر یعنی اور زیادہ آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میری تیسری یا یہ کہ پڑہ او سکھ سات طور پر یعنی سات
قراءہ یا سات لغات پر اور وسطی تیری خوش ہر بار کی کہ حکم کیا مینی اور سب بار کا سوال ہی کہ کرتے توحشی او سکھ پس کہا مینی یا الہی بخش انت میرے کو یعنی
اہل کہا کو یا الہی بخش انت میرے کو یعنی اہل عفا کو اور ناخیر کے مینی تیسری سوال کی وسطی او سدن کی کہ خواہش کر گئی طرف میری تمام خلق یہاں تک
کہ ہر ہر آدمی اور ہر سلام ہو نفل کی یہ کہ سلم فی ف جب پڑ چکی ہم ناخبر ہر پیشہ کو وہ نماز سخی کی تہی یا کوئی اور نفل و زوالا گیا تردود اور شبہ چھٹا مینی سی یعنی
سبب سے کہ حضرت فی دونوں قراءہ کو کہا کلام خدا ایک طرح پر چاہی ہر کوئی ہر طرف پر کہ پڑی کہ نہ کر دست ہو اور تردود اور شبہ جاہلیت کیسی
ہی زیادہ مینی سبب سے کہ جاہلیت میں جاہل تھا اور واقع ہونا چھٹا مینی کا اوس حالت میں انما بعد و ہر نام معلوم ہوتا تھا اور بعد جاہل ہونی یقین ہوئی
کی یہ معلوم ہوا اور وسطی تیری خوش ہر بار کی ناخیر مینی تین بار کہ تو فی سوال کیا اور مینی او سکھ جواب یا انکی خوش تین سوال کرتا قبول کر دینے
پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں سوال مخفی ہی کی کی پہلی کہ اہل مخفی ہی اگر مخفی ہو کیسکو خدا سی ممکن نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فی قراءہ
وان لم تقضنا و ترجمنا لکن من من ناخیر من لکن مخفی کو تین قسم کیا دونوں اپنی است کہ ہر دو و صغیرہ کرنوا الکی بی دلیلیں اور تیسرے کہی تمام نفل
کی یہی اولین آخر میں کہ او سکھ شفاعت کہی کہی میں کہ قیامت کو سب سے نفی کہی ہوگی اور آخر کو حضرت سی آرزو شفاعت کی کہ یہی حضرت
سے شفاعت کر رہی اور خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کو ذکر لایا کہ کہ نفل میں سب بنیاسی بعد ہر ہر مخفی خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَأَجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُ فَزَيْدٌ
حَتَّى أَتَيْتُهُ إِلَى سَبْعَةِ آخِرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْآخِرَةُ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ تَكُونُ وَاحِدًا لَا تَقْتُلُ
فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ہر یا مجھ کو جبریل نے
ایک طور پر یعنی اول پھر ذکر کی مینی اوسے یعنی اس کی جبریل ہی پس ہمیشہ میں زیادہ کہو انا اوس سی یعنی طلب کرتا اللہ زیادتی یا طلب کرتا
پھر نیل سی یہ کہ طلب کری اللہ زیادتی اور زیادہ کرتا تھا وہ مجھ کو یہاں تک کہ پہنچی یعنی امر قراءہ کا یا جبریل سات طور پر کہا ابن شہاب نے یعنی ہر ہر
ناموس فی کہ پہنچا مجھ کو تحقیق وہ سات طور میں پنج ام دین کی کہ ایک یعنی متفق و متحد میں نہیں ناخاندات حلال میں اور نہ حرام میں نفل کی یہ ہر ہر
اور سلم فی ف مینی اختلاف قراءہ سی حکم قبل نہیں ہوتا مینی ایک قراءہ سی حکم ایک چیز کی حلال ہو یا حکم معلوم ہو اور وہ ستر قراءہ سی حکم ایک چیز
کی حرام ہو یا حکم معلوم ہو سوا طرح نہیں بلکہ اگر ایک قراءہ سی حکم ایک چیز کی حلال ہو یا حکم معلوم ہو تو دوسری قراءہ سی ہی حکم معلوم ہو قراءہ و تیسرے
اختلاف اعظم سے ہی حکم کا نہیں ہونا ماسن الشرح **الفصل الثانی** فصل دوم عن ابی بن کعب قال لقی
رسول الله صلى الله عليه وسلم جبرئيل فقال يا جبرئيل اني بعثت الى امتي اوصيتين منكم العبد والتقيم الكثير را
بالفائدة والجارية والرجل الذي احيى كتابا باقيا قال يا محمد ان القرآن انزل على سبعة آخرفيه نواه الترمذي وفي رواية لا أحد

بنا تک کر نازل ہوئی اور پھر اسماء الرحمن الرحیم لعل کی بیہ بود اودنی **ف** ظاہر حدیث کا دلالت کرتا ہے کہ اسماء یہی قرآنی نازل ہوئی
 فرق کی یہی دو سورتوں کی جیسا کہ مذہب ہمارے ہی مرجع **وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بَعْضُ نَفَرٍ مِّنْ مَّسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ**
فَقَالَ جُلُّ مَا هَكَذَا أَنْزَلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَرَأْتُهَا عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا
يُكَلِّمُهُ إِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتَكُونُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَ الْخَمْرَ مُتَفَسِّقٌ عَلَيْهِ
 روایت ہی علم ہی کہ کہا جی ہم جنس میں کہ نام شہر کا ہی پس پھر ہی ابن مسعود فی سورہ یوسف پس کہا ایک شخص نے بنین طہری نازل کی
 کہی کہ کہا عبد اللہ بن مسعود فی قسم نہ کی تحقیق پھر ہی مینی بیہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میں پس فرمایا حضرت فی خواب پڑا تو فی یوسف
 کہ وہ شخص کھڑا تھا ابن مسعود کی نگاہ پانی اوس ی بو شراب کی پھر کہا ابن مسعود فی کیا شراب پیٹا ہی تو یعنی خلاف کرتا ہی قرآن کا اور
 جبکہ تا ہی تو کہ بت لکھ مینی قرآنہ اوسکیکو یا ادا اوسکیکو پس ہی اوسکو قتل کی بیہ بخاری اور سلم فی **ف** ابن مسعود جو پڑتی ہی اگر وہ
 قرآنہ شہوت ہی تو یقیناً کتاب اللہ ہی کذب کا راسخ کفری یقیناً اور اگر قرآنہ شاذ پڑتی ہی تو تعلیظ کہا او نظاہر ہی ہی سہلی کہ حکم مذہب ہوئی
 اوسکی کا نہ کیا اور انکا کیا حد شراب پڑا و کہا طبعی ہی کہ مہ تعلیظ کہا ایسی کہ جیسا کہ کتاب کا اور انکا قرآنہ کا بیج اصل کلمہ کی کفری نہ انکا راوا کا کلام
 بیہ کہ اوسنی انکا راوا کا کیا تھا اصل قرآن کا اسی ہی جاری کی اور پھر حد شراب کی نعت مذہب کی پھر ظاہر حدیث ہی بیہ معلوم ہو کہ عبد اللہ بن مسعود
 فی ہمارے اوسکو حد شراب کی سبب ثابت ہوئی مینی شراب کے ساتھ ہو کی اور ہی مذہب کے ایک جماعت کا عدا ہی اور بخاری اور شافعی کی مذہب
 میں ہو کی آئی سی حد میں مانی ہی سہی کہ بوسیب ترش کی اور سام و کی مشاہد ہوئی ہی بوی شراب کے پیش لیکہ ادا کیا ہو اوسنی باگو اوہ قائم ہوئی
 ہون شراب مینی پراس عیب حد لکائی **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يُؤْكَلَ مَقْتُلُ هَلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عَمُرُ بْنُ**
الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عَمْرًا تَأْنِي الْقَتْلَ قَدْ سَكَّرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقِرَاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ اسْتَفْزَأَ الْقَتْلَ
بِالْقُرْآنِ بِالْمَوَاطِنِ قَدْ هَبَ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنَّ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لَكَ وَرَأَيْتُ
فِي ذَلِكَ الَّذِي سَرَى عُمَرُ قَالَ رَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌ عَاقِلٌ لَا تَهْمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَعَرَّ الْقُرْآنَ فَاجْمَعُهُ قَوْلَ اللَّهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ حَبْلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ أَمْرٍ كَرِهِي بِهِ مِنْ
جَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ
أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرِي أَنِّي بَكَرْتُ وَعُمَرُ فَتَتَعَرَّ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ
النَّفْسِ وَاللِّغَةِ وَصُدُّوا رِجَالًا حَتَّى وَجَدْتُ الْخُرُوفَةَ الْتَوَابَةَ مَعَ أَبِي خُرَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَحْضَرْهَا
مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَ كَثَرُ رُسُلٍ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ حَتَّى خَاتَمَ بَرَاءَةٌ تَكَانَتْ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ
اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَبِوْنَهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ مَا وَاهُ الْخُصَارِ **ثُمَّ** اور روایت ہی زید بن عمار
 سی کہ کہا یہی طرف میری کیسکو حضرت ابو بکر رضی فی بیچ دنون قتل اہل باہر کی پس گیا میں اذکی پاس ناہان عمر بن خطاب شیخ ہوئی ہی نزدیک ابو بکر
 کی کہا ابو بکر فی تحقیق عمر فی میری پاس اور کہا شہید ہونا تحقیق گرم ہوا دن باہر کی ساتھ قاریون قرآن کی بنی اس طوائف میں بہت قاری ہی
 کہی میں و تحقیق میں نہ تا ہوں کہ کثرت ہی ہو گا مارا جان قاریون کا کہ کتنی جگہوں میں پس جا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق میں مصلحت یہ کہتا ہوں

پہلے حکم کرو ساتھ جمع کرنی قرآن کی کہانی یعنی ابوبکر نے وہی منسخت عمر کی کس طرح کرو گی تم ایک چیز کو کہ نہیں کی وہ چیز پینیمہ خدہ پہلی اسد علیہ سلم کی کہانی
 عمر نے یہ قسم خدا کی بہتر ہی پس ہمیشہ ہی عمر گفتگو کرتی مجسی بہانہ کہ کہو لا اسدہ سینہ میرا وہی ابی یعنی وہی جمع کرنی قرآن کی اور دیکھی مینی مصلحت
 اسین جو کہ دیکھی عمر نے کہانہ زیدنی کہ کہانہ مجکو ابوبکر نے تحقیق تو مرد جوان ہی مجھ والا نہیں مہتمم جانی تجکو مینی جو کہ نقل کری او سین تہمت جہوت وغیرہ کہ
 تہمین ملگا سکتی نسبت نیکختی تیر کی او تحقیق تہا تو لکھتا وہی وہی پینیمہ خدہ پہلی اسد علیہ سلم کی پس تلاش کر قرآن کو اور کہانہ اسکو یعنی ایک صحت میں پس
 قسم اسکی اگر تکلیف دینی مجکو نسل کرنی بہاڑ کی پہاڑ و سین نہ تو تہمت بہاڑ مجبہ و پچیزی کہ حکم کیا مجکو ساتھ و سکی جمع کرنی قرآن ہی مینی ایسی کہ
 اسین محنت بذکی ہی ہے اور روت کی ہی کہ فکر تہمت کرنی پیری کہانہ زیدنی کہانی کس طرح کرو گی تم ایک چیز کہ نہیں کی وہ رسول خدہ پہلی اسد علیہ سلم کی
 کہانہ حضرت صدیق نے وہ قسم خدہ کی بہتر ہی پس ہمیشہ ہی ابوبکر گفتگو کرتی مجسی بہانہ کہ کہو لا اسدہ سینہ میرا وہی ابی یعنی وہی جمع کرنی قرآن کی اور دیکھی مینی مصلحت
 سینہ ابوبکر کا اور عمر کا پس ہوتا نہ مینی قرآن کو در حالیکہ جمع کرتا تھا اسکو شاخون کچھ کیسی اور سفید پتہ و ن سی اور لوگوں کی یعنی حافظوں کی سینہ نسی نیک
 کہ با مینی آخر سورہ توبہ کا پاس ابو خرمیدہ انصاری کی نہ با مینی اسکو ساتھ سکی سوا او کی وہ آخر سورہ کا یہی عقد جاد کم رسول من انفسکم آخر سورہ بات
 کہ پس ہی حیثی کہی ہوئی نزدیک ابوبکر کی بہانہ کہ کہو لا اسدہ سینہ میرا وہی ابی یعنی وہی جمع کرنی قرآن کی اور دیکھی مینی مصلحت
 بہ تجارتی فی ف یامہ نامہ شہر کا ہی حضرت ابوبکر نے اپنی خلافت میں خالد بن ولید کو ساتھ لشکر کی روانہ بھیجا اور انکی لوگوں کی خوب لڑائی
 ہوئی اور سیکہ کذاب ہی او سین مار گیا اور بہت قاری ایدہر کی ماری گئی بعضوں نے کہانہ اسات سوا بعضوں نے کہانہ بارہ سو پس انکی لڑائی کی بعد
 حضرت ابوبکر نے زید بن ثابت کو بلا جاسا کہ حدیث میں مذکور تھا اور تہا تو لکھتا وہی یعنی اکثر لکھتا تھا ایسی کہ لکھتی ہی حضرت کی جو میں تہی کہ کہو
 خلفا را بعد ہی ہی پس مینی یہ ہیں کہ تم اسکی جمع کرنی اور لکھنی میں امانت دار ہو اور قرآن حضرت سہلی اسد علیہ سلم کی وقت میں کہانہ ہر سب تہا
 لیکن مصحف میں نہ تھا بلکہ پتہ کی کمز و ن وغیرہ پر تہا پس جب حضرت کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکر نے فی سابعہ شہرہ حضرت عمر نے کی جمع کیا پس
 ایسا ہوا کہ گویا پانی اور ارق منظر کی اور سین قرآن کہانہ ہوا تھا انکو جمع کر دیا اور جانا باری کہ ترتیب حضرت کی زمانی میں سورہ کی ترتیب بعد حضرت
 کی ہوئی صحابہ کی اجتہاد ہی اور ترتیب تو انکی حضرت کی زمانہ میں ہوئی کہ جبریل جب ایک یہ قرآنکی چرچا قصہ کی لانی تو کہی کہ اسکو خلائی سورہ میں بعد
 خلائی آیت کی رکھو اور سورہ محفوظین جی سی ترتیب لکھا ہی اور وہ انسی آسان دنیا پر بھیجا اور وہ انسی جبریل جبریل کے بتائے کی سورہ میں اور سین کا
 سورہ ترتیب نسل قرآنکی غیر ترتیب ملاوت کی ہی اور جبریل ہر سال رمضان میں اکبار تمام قرآن حضرت سی ہی ترتیب سے دور کرنی اور جس سال میں حضرت
 کا انتقال ہوا تو دوبارہ دو کر کیا اور نہ با مینی اسکو انحضرت کی زمانہ میں اکبار تمام کلام اسد علیہ سلم کی صحابیوں نے فی انانہابی بن کعبہ و معاذ بن جبل
 اور زید بن ثابت اور ابی درہ کی پس مراد نہ پانی سی ساتھ سکی پیہ کہ کہانہ ہو کسی پاس نہ با سوسہ انکی اور تہی حیثی انہ مینی جب جمع کیا قرآن زید
 بن ثابت نے ساتھ اتفاق صحابہ کی تو چرچ متعلقہ ہوئی مینی خرون کی کہانہ گویا ہنوز اتفاق جمع کی کا ایک صحت میں نہ تھا پس بعضی حضرت ابوبکر
 کی پاس تہی ہی تا وہ مرتبہ پھر حضرت عمر کی پاس شہرہ زندگی بہ پھر انکی مینی پاس شہرہ حضرت عمر تہا انکا پھر حضرت عثمان رضی فی جمع کیا انکو
 ایک مصحف میں اور لکھو اگر کئی مصحف شہرہ اسلام کی میں بھی جیسا کہ حدیث آئندہ میں مذکور ہی جوع ح و حکن انس بن مالک ان
 حَدَّثَنَا عَنْ اَبِيهِمْ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ اَهْلِ الشَّامِ فِي قِتْمِ اَمْرِ مِثْلِيَّةٍ وَادْنِ اَنْجَانٍ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَافْتَرَعُوا
 حَدَّثَنَا عَنْ اَبِيهِمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِيهِمْ اَمْرُ الْمُؤْمِنِينَ اَذِيْلُ هَذِهِ اَلَمْ تَقُلْ اَنْ يَخْتَلِفُوا
 فِي الْكِتَابِ اَخْتِلَفَ اَلَيْسَ بِدِ النَّصَارَى فَارْسَلْ عُمَانُ اِلَى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلَ اِلَيْنَا بِالْمُصْحَفِ نَلْتَمِمْ فِي الْمَصَاحِفِ

ہو کہ کفر کیا لوگوں کی کیا مناسبت تھی ہو کہ کہا حضرت عثمان فی مناسبتنا ہون یہ کہ جمع کروں لوگوں کو ایک صحت پر پس تو اختلاف کیا
لوگوں کی خوب ہے وہ چیز کہ مناسبتانی منی پس قصہ کیا لوگوں کی جمع کر سکا ایک صحت پر چنانچہ بیان اسکا فارسل الخ من ہی اور نازل ہوا ہی
موافق زبان و لکلی پہلی معلوم ہوا کہ قرآن اصل میں نازل ہوا انت قریش میں پر حضرت کی التماس فرامی ہوئی یعنی اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی
اعتقادت میں پڑے اب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فی سائتہ اتفاق صحابہ کی بخوف اختلاف لوگوں کی موقوف کرنی ہوا ان لغات کا حکم کیا اور یہ ہو کہ حضرت
قریش میں پڑے کو فرمایا پس یہ ہیں معنی او کی قول کی کہ لکھو اور سکونت قریش میں کہا سخاوی فی کہ پس اختلاف کیا لوگوں کی لفظ ہوت
میں پس کہا زید فی التابوہ اور کہا اورون فی انت ہوت پس جو کہ کی لوگوں کی طرف عثمان کی پس کہا اور ہون فی لکھ سکوات ت کم
ہمیں کی قریش کی زبان میں ہون میں ہی اور پوچھا لوگوں کی حضرت عثمان فی لفظ لہ تہیں پس کہا عثمان فی کہ لکھو زمین و اربعہ تہیں کی
صحت کی ظاہر اور تہیں ہی وہ ہیں کہ حضرت حفصہ کی پائش اور مراد یہ صحت سی وہ کہ تہیں ہی لوگوں کی مع کی ہی اور جو سکتا ہی کہ
رومی ہو اور ظاہر حدیث ہی معلوم ہوا ہی کہ حفصہ کی پاس جو تہیں ہی بعد وفای وہ وہ تہیں ہی وہی حضرت عثمان فی بلادی اور کہا خا
فی کہ سبطان ہوئی حضرت عثمان لکھو انی صحت کی ہی تو وہ تہیں حضرت حفصہ کو ہمیں اور سوای او کی و تہیں صحت کی اور صحت بلادی
پس تہیں حضرت حفصہ کی پاس کہ جب کم ہوا مردانہ تہیں کا تو لکھو اور لکھو بلادی ہی اور ہون فی نہ دی سبب حفصہ کا انتقال ہوا تو وہاں
انکی بہائی عبد اللہ بن عمر سی سکا کہ بلادی بخوف سکی کہ اگر ظاہر ہوئی تو لوگ پر اختلاف کر سکی اور اختلاف ہی پت گنتی اور صحفہ ان کی
کہ حضرت عثمان فی ہر طرف بھی کہ گنتی ہی شہور یہی کہ پانچ ہی اور بود و دلی کہا کہ سنائی ابو جابر حبشانی سی کہ سات صحت ہی
ایک کہ کو بیجا اور ایک نام کو اور کس میں کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفی کو اور ایک مدینہ میں رکھا اور اختلاف کیا ہی ہوا
فی پنج پانی ورق صحت کی کہ جب باقی ہی وہیں لفظ تو اب اولی و مولانا ہی باجد و بنا لکھو انی تو کہا بلادی تہیں ہی سلی کہ فی کتب
میں تمام صحفہ میں ذلت کی سخت و بیکری کر دیا جاتا ہی ہون و اسکا اور ہون فی کہا کہ ہونا اولی ہی اور مولانا ہی ہون و اسکا
ایک لکھہ میں بلکہ لائق ہی کہ پی باوی پانی اسکا سلی کہ وہ وہی ہر جگہ کی و لکھہ کی ہون کی اور حضرت عثمان فی بلادی بنا صحت
کی کہ اختلاف نہ باقی ہی اور طعن حضرت عثمان پر جب وارو ہو کہ میں نے کہا کہ بلادی اوئی ہی جبکہ نہ میں نے کہا ہوا و ہون فی
بنا بصلہ کے یہ فعل کیا ہو تو کیوں و یہ طعن کہ بن حبشہ تہیں ہی کی تہیں لکھہ ہی سمانی کہ تہیں ہونا و ان کا تہیں واقع ہوا ایک کہ وہ وہ
یہ تہیں نہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھہ ایک صحت میں نہ ہمارے بلکہ دوسری بار اور حضرت ابو بکر کی ہون موقوف ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کہ ہر کہ
لوگوں کی پنج مہر تہیں صحت کی ازرومی تو اب کی ابو بکر میں جمع کر ہی اسد ابو بکر اور و اول پنج انی میں کتا بحدیث و اصل کو اور
میسری با حضرت عثمان کی وقت میں جمع ہوا کہ مع کیا صحابہ کہ لکھہ مسعود میں سائتہ انت قریش کی اور جانت اطاعت میں تہیں ہی ہوا
سینچیس میں ہون پس فوق و میان مع ابی بکر و جمع عثمان کی یہی کہ بکر فی جمع کیا اس در ہی کہ سبب و قریش تہیں ہی ہوا
عثمان فی جمع ہی کیا کہ اختلاف واقع ہو پس عثمان نہ حقیقت میں جمع کر ہوا قرآن کی نہیں میں بلکہ جمع کر ہوا میں لوگوں کو انت قریش
و عن ابن عباس قال قلت لعثمان ما حکمک علی ان عندک فی النکاح وھی من المکاتی والی سراء وھی من المکات ففرستہ
بینہما وکم تکتبوا سطر لیسیم اللہ الرحمن الرحیم ووصفتموها فی التنبیر الطویل ما حکمک علی ذلک قال عثمان کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأتی فی علیہ الزمان وھو یزیر علیہ الشور ذکات العدد وکان اذا نزل علیہ شیء ردت لہ

مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُولُ ضَعُوهَا هُكَا فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا فَإِذَا تَرَكْتَ عَلَيْهِ الْآيَةَ فَيَقُولُ ضَعُوهَا
هَذِهِ الْآيَةُ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتْ الْأَنْفَالُ مِنْ أَكْبَرِ مَا تَرَكْتَ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةً مِنْ آخِرِ
الْقُرْآنِ نَزُّوْكَ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَقِصُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ يَبَيِّنُ لَنَا أَنْهَا مِنْهَا
فَتَمِّنْ أَجْلُ ذَلِكَ قَوْنْتُ بَيْنَهُمَا وَكَمْ أَكْتُبُ سَطْرَ لَيْسَ ————— هُوَ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ
الطُّوْلِ سَرَّاهُ أَحْمَدُ الزَّمَنِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَسَبٍ كَرِهَ كِتَابُ بَنِي وَاسْطِي عُمَانُ كَيْ سَبَبُ هُوَ الْكَلَامُ اسْبَرُ كَقَصْدِ كِتَابِي
طَرَفِ سُوْرَةِ الْاَنْفَالِ كِي اورو هي شانی مین سی اور طرف سورہ براءہ کی اوروہی مین مین مین سی پس سورہ یک کیا مینی اون دونوں سورہوں کو لکھو
اور نہ لکھی مینی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی درمیان دونوں سورہوں کی اور لکھا مینی سورہ انفال کو بیچ سات سورہوں لنبیون کی کیا باعث ہوا لکھو
اسپر فرمایا حضرت عثمان بن عفان نے کہ نبی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گزرتا تھا زمانہ اسی حالت میں کہ اورتی تھیں اور سورہ مین آیتوں والی اور نبی حضرت
سبقت کہ اورتا اور نہ لکھی مینی قرآن مین ہی بلاقی بعضی وکلی کو کہ لکھتا تھا مینی محی مانند زید بن ثابت وغیرہ کی اور فرماتی رکھ دو یہ آیتیں بیچ سورہ
کی کہ در کیا جا ہی اوسین اب اور ابابہ مینی مانند طلاق اور بیچ وغیرہ جا کی پس جو وقت کہ نازل ہوئی اور نہ کوئی آیت فرماتی رکھ دو اس آیت کو
بیچ اوس سورہ کی کہ مذکور ہی اوسین اب اور ابابہ اور بیچ سورہ انفال اول دن سورہ تو کی کہ نازل ہوئی مین مدینہ مین اور ہی سورہ براءت حضرت
قرآن اورتی مین اور تھا قصہ سورہ انفال کا مشابہ قصہ سورہ براءت کی یعنی دونوں میں ذکر ہی کا فرمائی اور نہ لکھا اور نہ لکھا پس فوات کئی
کئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا کہ ہم یہ کہ تحقیق براءہ سورہ انفال سی ہی پس سبب بیان کرنی حضرت کی اور نہ لکھا سورہ براءت
کی نزدیک کیا مینی دونوں سورہوں کو اور نہ لکھی مینی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اور رکھ دی مینی وہ لکھی دونوں سورہ مین لکھی بیچ سات سورہوں
میں لیکن فاصلہ درمیان مین چوڑا واسطی شبہ ہوئی بیچ اتحاد اور تعدد دونوں سورہوں کی نقل کی یہ احمد اور زمری اور ابو داؤد فی
قصہ کیا مینی طرف انفال کی ان کلام اللہ کی سورہوں کو واسطی قصہ کر کہا ہی کہ سورہ بقرہ سی سورہ یونس تک کو طول کہتی مین عربی مین طول
میں کہ کہتی مین اور یہ سورہ مین لکھی مین اور سورہ یونس سی سورہ شعرا تک کو مین کہتی مین اوسین جمع مانہ کی ہی مانہ عربی مین ہو کہ کہتی ہو
اور یہ سورہ مین زیادہ سو سو آیتوں مین باقریب سو کی آیتیں کو مین کہتی مین اور سورہ شعرا سی سورہ حجرات تک کو مین کہتی مین وہ سورہوں
کم کم کی مین اور قصی مین مکر مین لکھی مین نام ہوا اور سورہ حجرات سی آخر قرآن تک کو مفصل کہتی مین لکھی کہ ان سورہوں کی درمیان مین
فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک نزدیک ہے بہر فصل کو مین قسم کر کہا ہی ایک طول دو سطر واسطی شعرا سورہ حجرات والسموات البروج تک کو طول
مفصل کہتی مین اور والسموات البروج سی سورہ لکم مین تک کو واسطی مفصل کہتی مین اولم مین ہی آخر تک کو فاصلہ مفصل کہتی مین پس ابن عباس
حضرت عثمان کو کہا کہ انفال شانی مین ہی لکھی کہ سو آیتوں مین کم کی ہی اور براءہ کو مین مین سی ہی لکھی کہ سو آیتوں زیادہ کی ہی پس لکھا پس
نزدیک کہ طول مین کیون رکھا جا ہی تھا کہ انفال کو شانی مین لکھی اور براءہ کو مین مین اور نہ لکھی ہی کیا پس بسم اللہ درمیان مین کی نہ لکھی حضرت
عثمان فی اسکا جوابے با کہ حال اسکا یہ ہے کہ بیچ امران دونوں سورہوں کی اعتبار ہی ایک ہے جسی تو یہ دونوں سورہ مین ایک سورہ مین اس سبب
رکھنا اور اسکا سبع طول مین اور نہ لکھا بسم اللہ درمیان مین اونکی درست ہوا اور ایک جہی دو سورہ مین لکھی فاصلہ درمیان مین چوڑا واسطی
کِتَابُ الدَّعَوَاتِ کتاب بیچ بیان دعاؤں کی ف دعا کی مینی مین طلب کرنا دینی کا علی ہی کچھ بطریق عاجزی کی
اور کہا نووی نے کہ تمام شہروں کی اہل فتویٰ برصغیر مین متفق ہی ہیں اسپر کہ دعا کا کرنا مستحب ہے اور دلیل انکی ہی ظاہر قرآن وحدیث اور

افعل نبیا صلواتہ اللہ وسلامہ علیہم کہ کسب کر گئی ہی میں اور بعضی زیادہ اول معارف میں کہا کہ کن عاقل ہی وہی یعنی ہونکی اپنی قسمت پر زور
 رضی ہونکی رضائی مولیٰ پرست قول بعضی زیادہ کا محمول ہی ایک حالت پر کہ بعض کو ایک حالت ہوتی ہی کہ وہیں غالب ہوتی ہی نصا نصفا بدینہ سے
 ابراہیم علیہ السلام کا حال تھا وقت دہانی کی آگ میں کہ جبریل فی دعا کی ہی کہا انہوں فی کہا کہ اللہ تعالیٰ حال میرا بتائی مجھ حاجت سوال
 کی نہیں فرموا **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 لکل نبی دعوۃ مستجابۃ فتجمل کل نبی دعوتہ وانی اختبأت دعوتی شفاعۃ لا تمیّی الی یوم القیمۃ
 فھی ناکلۃ ان شاء اللہ من فأت من اُمّتی لا یشکر باللہ شیئاً کراہ مسلہ وللبخاری فی اقصر منہ روایت ہی ہریرہ
 کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وہی ہریرہ کی ایک دعا ہی کہ قبول کیجائی ہی پس جلدی کی ہریرہ فی اپنی دعا کی اور تحقیق منیٰ ہریرہ
 ہی اپنی دعا وہی شفاعت امت اپنی کی تاخیر دی گئی ہی دن قیامت تک پس وہ ہریرہ والی ہی اگر جاہل الدنیا اور شخص کو کراہ امت
 میرہی کہ نہ شریک کیا ساتھ اللہ کی سبکو نقل کی میرہی اور بخاری کی روایت کہ یہی اس وقت وہی ہریرہ کی اعز منیٰ حکم فرماتا تھا اللہ تعالیٰ
 ہریرہ کو کہ اپنی مخالفین پر بددعا کر تباہی کی لی اور وہ کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ قبول فرماتا تھا پس جلدی کی ہریرہ فی اپنی دعا کی جسکے
 حضرت یحییٰ علیہ السلام فی بددعا کی اپنی امت کی ہلاکت کی لی حتیٰ غرق کی گئی امت طوفان میں در حضرت مسیح فی بددعا کی اپنی امت پر
 پہنچا تاکہ ہلاک ہوئی ساتھ روز جبریل کی اور منیٰ اپنی دعا کو چہا کہہا ہی یعنی صبر کیا ہی اوکی انید پر اور بددعا کی آہی کہ میں حمد للہ العزیز
 اور اس دعا کو موقوف کہہا ہی قیامت پر کہ اوکی بدلی شفاعت کر دیکھا شخص کی لی کہ باایمان رہا اگرچہ کلمہ کراہ تھا اور شفاعت کئی قسم کی ہوگی
 بعضے تو حضرت کی شفاعت کے ذخیرہ داخل ہی نہیں ہونکی اور بعضی جلدی تکلیف کے ذخیرہ داخل ہی نہیں ہونکی حجت میں اور بعضوں کی
 وہی بلند ہونکی حجت میں اللہم ازرقنا شفاعۃ نبیا علیہ السلام و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم اللہم انی اتخذت عندک عهداً ان تخلفنیاء فانما انا بشر فاکفی المؤمنین اذینہ شتمتہ لعنتہ جلدتہ
 واجعلہا لک صلوة و زکوۃ و قربۃ تقربہ الیک یوم القیمۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ابی ہریرہ کی ایک منیٰ کہ جسکی حاجت بہرہ مند کر مجھ کو ساتھ لے لی اور نہ نامید کر مجھ کو وہیں یعنی امیدوار ہوں
 کہ ضرور قبول ہی کر پس سوای اسکی نہیں میں آدمی ہوں پس جس دوس کو ایدادی ہو منیٰ کہ کہہا ہو منیٰ او سکونست کی ہو منیٰ او سکونست
 ہو منیٰ او سکونست کہ ان حسبہ و کونج حتیٰ او کی سبب است کا اور پاکی کا لگنا ہونسی اور سبب زدگی کا کہ زدگی کہ تو او سکونست سبب ان چیزوں
 طرف اپنی دن قیامت کی نقل کی میرہی بخاری اور مسلم فی وقت لفظ فانما انا بشر یہی خدا کی کہ میں آدمی ہوں کہہی کہی کسی پر خفاہ
 ہوتا ہوں ساتھ حکم بشریت کی اور لفظ فامی المؤمنین بیان اور تفصیل ہی وہی کہ کہہا اس کی فقرہ منیٰ ساتھ قول ہی کی اتخذا عندک
 عهداً پس حاصل یہ کہ جسکو میں ایداد و غیرہ دون او سکونست است وغیرہ کا کہ منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک فقرہ نقل ہی جو ہی اپنی تو
 نماز کی لی کہ امین حضرت تک پاس حضرت عائشہ اور ماکی اوسنی کو فی چیز اور مباہلہ کی ماکی میں اور پکڑ لیا وہ من حضرت کا پس فرمایا حضرت
 ہی او کو قطع اللہ کی یعنی کاتی اللہ ساتھ میری پہر ہو پڑیا حضرت عائشہ فی حضرت کو او نہیں ہے نہ جو میں جنسی ہو کہ او زندگال پس سبب یہ حضرت
 اوکی پاس اور دیکھا او کو اس طرح فرمایا اوکی خوش کر لی ابی اللہم فی اتخذت عندک عهداً پس سنت ہی اوکی لی کہ بددعا کر کسی پر یہ کہ دعا کر
 اوکی ہی بدلی اوکی بددعا و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم فلا یقل اللہم اغفر لی

وَكَلَّكَ غُلَامًا عَلَى أَمْوَالِكَ لَا تَوَافِقُوا مِنْ اللَّهِ سَاعَةً يُنْصَلُ فِيهَا عِظَاءُ فَلْيَسْتَحْيِبْ لَكُمْ سَرَادًا مُسَلَّمًا

اور روایت ہے کہ نبی کریم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کرو اپنی جانوں پر اور نہ بد دعا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بد دعا کرو اپنی بھینوں پر
یعنی غلام و لونڈیوں پر اور جانوروں پر نہ بد دعا کرو اس کی طرف سے اس سلامت کو کہ مائگی جاوی اور میں بخشش پس قبول کرے وہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مسلم نے ف یعنی بعضی اوقات ہوتی ہیں عاقبتوں کی ایسا ہو کر وہی وقت دعا قبول ہو سکتا ہو اور تم بد دعا کرو اپنی اولاد پر اپنی اولاد اور مال
پر نہ قبول ہو جاوی تو بیان ہو پس بعضی اوقات ان کو وقت غصی و مصیبت کی اپنی ہی بد دعا کرتی ہیں غصہ نہیں رہے وہ ذکر حدیث
ابن عباس رضی اللہ عنہما دَعَا دَعْوَةُ الْمَطْلُوبِ فِي لَيْلَةِ الْكَوَّةِ وَكَرَى كُنْ حَدِيثُ بِنِ جَسَّاسِ كُنْ دَعَا مَعْلُومِ كُنْ كِتَابُ رُكُوعِ مِثْنِ الْفَضْلِ
الثَّالِثُ فَضْلٌ دُوسَرِ عَنْ الثَّوْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ
يُوقَالُ رَبِّكُمْ اذْغُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ رَكَاهُ الْحَمْدُ وَالتَّوْحِيدُ وَابُو دَاوُدَ وَالتَّسْلِيَةُ ذَابْنُ مَا رَوَيْتُ عَنْ نَعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاوی ہی عبادت پر پوری جہت ہے اور کہا ہر دو دعا مہارسی فی دعا مکتوبی قبول کرو مکتوبی مہارسی نقل کیا ہے
احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابی اور ابن ماجہ فی ف از روایت مبالغہ کی فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہی ای کہ دعا ہی عبادت ہے کہ نہ تو ہم
ہو تا ہی او میں حق تعالیٰ کی طرف اور منہ بہ منہ ہی سوا حق ہی اور امید و ذہن نہیں رکھتا مگر کسی اور دعا میں اخلاص و رحمہ و شکر اور مالکنا
اور وحدانیت بیان کرنی اور غیبت و مناجات اور زاری اور دلیل سمجھنا ہی کو اور مدد مانگنی اور فریاد کرنی یہ ایک کو سند ہی بیشک سہی لائی
کہ اس سے معلوم ہوا کہ دعا مہارسی ہی یعنی حکم ہی اس کی کر سکتا اور تو مای او سپہ ثواب و جویہ ای ہی ہوتی ہی عبادت ہی اور از روایت میں ہی دلیل ہی
اس پر کہ دعا عبادت ہی کہ فرمایا ان الذین یسکبون علی عبادتی سید علو انہم اخربن فی حق کہ کہہ کرتی ہیں جب دعویٰ دعا میں ہی قریب ہر دلیل ہو
دور زمین نور و دلیل ہے و عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدعاء هو العبادۃ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی انس ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کو دعا ہی عبادت کا فعل کی جہت ہے فی ف یعنی غلام عبادت کا فعل
الذات اسکا دعا ہی ای کہ حقیقت عبادت کی و خلاصہ اسکا عبادت ہی اور دلیل سمجھنا ہی کو ہی اور یہ عبادت میں شہادت و عن ابی ہریرۃ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
يُوقَالُ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں کوئی چیز
بزرگ قدر و بڑیکہ حد کی دعا ہی فعل کی جہت ترمذی اور ابن ماجہ فی اور کہا ترمذی فی جہ حدیث میں غریب و ف نہیں کوئی چیز ایسی
اذا کار و عبادت میں کوئی چیز عبادت پر نہیں میں منافی ہی جہ قول خدا تعالیٰ کی ان اگر کو خدا تعالیٰ منع و عن سلمان الفارسی
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ وَلَا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعَمَلِ إِلَّا الْإِسْرَارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی سلمان فارسی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں میں چیز کی تقدیر کو کہ دعا و زمین ادا کرتی حد میں مگر یہی فعل کی جہت
فی ف مراد تقدیر ہی اور ایک چیز مگر وہ کسی کہ جس قدر مای اوی پس جب تقدیر دیا جائی بندہ عاک دفع کرتا ہی اس کے بعد تعالیٰ اس کا
اور تقدیر و تقدیر ہی پر ایک مہم اور دوسرے معلق تقدیر مہم میں جہت تقدیر و تبدل نہیں و قضائی معلق میں جس سے تقدیر و تبدل ہوتی ہے
بیان تقدیر معلق مای او نہیں زیادہ کرتی حد میں تقدیر کی بیان ہی کی زیادتی حد کی باعتبار تقدیر معلق کی ہی کہہ جاتا ہی کہ تقدیر کر چکا ہو
مگر ہوگی اور اگر نہ کر چکا اتنی ہوگی صورت اس کی جہت کہ کہہ جاتا ہی ہی ممکن نہیں کہ مثلاً اگر چ کر چکا فلا یا جہا کہ چکا پس غم و سلی جاوید ہے

اور روایت ہے کہ نبی کریم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کرو اپنی جانوں پر اور نہ بد دعا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بد دعا کرو اپنی بھینوں پر

مذکور ہو وہ حضرت نبی کریم کی ہی مانند ارقیٰ زوہرہ خستہ یعنی وہی محکوم ہی بھی وغیرہ ذلک تو یہ بہا صبار اکثر کی ہی حضرت اکثر دعائیں جامع ہی گئی
 تہی خاص حدیث کے نہ کہ منیٰ ہی والہی کہی خاص مطلب ہم ثابت ہو ہی ع مولانا وعن عبد اللہ بن عمر وقال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ان اسرع الدعاء اجابہ دعوة غائب لغازی رواہ الترمذی والبیہقی وروایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق بہت جلد دعا قبول فرمائی دعا غائب کے واصل غائب نفل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد فی ہفت ہی کہ
 غائب کے دعا غائب کے ہی خصوص ہوتی ہی خیال نہائی کہا نکاح نہیں ہوتا وعن عثمان بن الخطاب قال استأذنت النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم فی العنبر فاذن لی وقال اشیر لئلا اناخ فی دکانک ولا تشنأ فقال کلمہ ما یشر فی ان فی ہذا الدنیا رواہ ابو داؤد
 والترمذی وانتهت سرادیتہ عند قولہ ولا تشنأ اور روایت ہی عثمان بن الخطاب کہ کہا پر وانی ما گئی منیٰ ہی خصوص
 عانیہ سلمیٰ بیچ اور انی عمر کی پس دن دیا محکوم اور فرمایا شریک کرنا محکوم ہی چوٹی بہائی میری بیچ دعا ہی کی اور نہ ہونا محکوم ہی وقت دعا کی پر
 فرمایا حضرت فی ایک کلمہ کہ نہیں خوش کرنا محکوم کہ واصل میری ہو بلکہ اوکی تمام دنیا نفل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی فی اور تمام ہوتی روایت ترمذی
 کی نزدیک لفظ منسکوف مراد کلمہ سی یا تو ہی بات ہی کہ جو حضرت فی انکو فرمائی یا کوئی اور بات غایت کی فرمائی ہو اور حضرت فی جواب التماس
 دعا کی کہ بہن ظاہر کرنا عاجزی اور سکینی کا ہی مقام بندگی میں اور غربت دلالی است کو کہ اچھی لوگوں اور عبادت طلبہ کی کرین اور تنبیہ
 است کو کہ خاص اپنی ہی لہی عائدین بلکہ شریک کرین قرہیون اور دستون کو ہی دعائیں خصوص بیچ مقامون قبولیت کی اور اس کے بزرگی
 حضرت عمرؓ کی ہی معلوم ہوتی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا ترد دعوتہم الصائم
 حین یطردوا الامام العادل ودعوتہ المظلوم یرفعہا اللہ فوق الغمام وتفتح لہا ابواب السماء ویقول الرب وعزتی
 لا نصرتک وکون بعد حین رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تین شخص میں کہ نہیں رد ہوتی دعا انکی ایک وزہ درجہ وقت کہ فطارت رہی یعنی یہی کہ بعد ادائی عبادہ کی ہوتی
 اور حال عاجزی اور سکینی کا ہی اور دوسرا سردار سب کا عدل کر ہی یعنی یہی کہ اور حدیث میں آیا ہی کہ عدل ایک ساعت کا بہتری ساہمہ ہو
 عبادت اور میری دعا مظلوم کی اوہنا ہی اوکو اللہ تعالیٰ او پر بار کی اور کہولی جاتی ہیں واصل دعا اوکیکی درواری آسمان کی اور فرمایا
 پروردگار قسم غائب ہی کی لبتہ مدد کر دنگا میں تیری اگرچہ ہو بعد مدت کی یعنی ضلیع نہیں کرنی کا حق تیرا اور نہیں رد کر دنگا دعائیری اگرچہ بہت
 دراز گذر جاوی نفل کی یہ ترمذی فی اوپر بار کی اوہنا اور کہلنا دروازہ نکاح ہی اوپر بیچ ہی اور جلدی قبول ہونے ہی ع بنا
 وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ دعوات مستجابات لا تشک فیہن دعوة الوالدہ لدعوتہ المسافر ودعوة
 المظلوم رواہ الترمذی واذن ما جہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تین دعائیں قبول
 کی جاتی ہیں نہیں شک نہیں منیٰ وکی قبول ہوتی میں دعا باچے اور دعا مسافر کی اور دعا مظلوم کی نفل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ
 دعا باقی یعنی باپ بیٹی کو خواہ دعا دی یا بد دعا کری جلد قبول ہوتی ہی اور انکی دعا بطریق اولیٰ قبول ہوتی ہی سبب نہایت شفقت
 اوکیکی اگرچہ بہان نہیں ذکر کی گئی اور دعا مسافر کی حال ہی کہ دعا اوکی قبول ہوتی ہی اوکی حق میں کہ جو حسان کری اور بد دعا قبول
 ہوتی ہی اوکی لہی کہ ایذا دی اور بد سلو کی کری اوکے یا بہک مطلق اوکی دعا قبول ہوتی ہی خواہ اپنی ہی کری یا اوکی لہی اور دعا مظلوم
 کی یعنی جو کوئی مدد کری مظلوم کی یا سلمیٰ ہی اوکو اور وہ دعا اوکو یا سلمیٰ اوپر اور بد دعا دی اوکو قبول ہوتی ہی ع الفصل

الثالث فصل سیر عمن انیس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليسأل حاكمكم منكم حجة كل ما حق يسأل
 شئتم تعلمه اذا انقطع زادني رواية عن ثابت البناني مرسلاً حتى يسأله المله وحق يسأله شئتم اذا انقطع
 رواه الترمذي ثم في رواية هي انس في الكهاف بارسل خذ علي مد علي سلم في جاهی که گمانی ایک تہا بار و رہا بانی ہی سار
 جہین اپنی یہاں تک گمانی تسمہ پویش اپنی کا جبکہ نوٹ جاوی زیادہ کی ترمذی فی ایک وایہین ثابت بنانی ہی بطریق رسل کی یہاں تک گمانی ہی
 نمک و یہاں تک گمانی اوس تسمہ پویش اپنی کا جو قوت کہ نوٹ جا و نقل کی یہ ترمذی فی ف زیادہ کی نصف کو جا ہی تہا کہ لون کہتا را
 الترمذی و زادنی روایت اور دوسری روایت میں حتی یسأل شئتم المکر یا تاکید کی فی کو دالت کری سپر کو مان رکا و اور محمدی نہیں سہا بل
 کہ اسد نہایت مہربان بند و پیر دینا ہی جو گمانی ہن بن التجا کری بندہ مگر اوس سے و نہ عطا کری مگر او سپر کہا ابو علی قاف فی کرنا ہن معرفت کر
 یہ کہ نہ گمانی جہین اپنی کم ہون یا زیادہ مگر اس ہی سی جیکہ حضرت ابو علی سلام مشاف رویت ہے کی ہونی کہارت ابنی النظر انک اور محتاج
 روٹی کی ہونی کہار ب لما نزلت الی من خیر فیرح و عنہ قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يده
 فی الدعاء حتى يرى بياض إبطيه اور روایت ہی انس کہ کہار ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھائی ہاتھ اپنی دعائیں یہاں تک کہ ہاتھ
 جاتی سفیدی حضرت کی غلو کی و عن سہل ابن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان یجعل لاصبعیه حذاء منکبیه
 و ین عمو اور روایت ہی ہل بن سعدی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہار ہی حضرت گردان تی دونو انگلیاں اپنے سر دونو انگلی
 او انگلیوں کی برابر ہونے ہون کی اور دعا گمانی ف یہاں وسط درجہ ہی ہاتھ اوٹھائی کا اور اکثر بطرح اوٹھائی ہی او پہلی حدیث میں جو زیادہ ہاتھ اوٹھائی
 انی وہ معمول ہی بعض اوقات پر کہ جب بہت بے لافہ منظور ہوتا دعائیں بچہ مثل حالت استغفار اور اور بلاؤں سخت کی تو اتنی اوٹھائی کہ سفیدی
 غلو کی معلوم ہونی بع و عن السائب بن زید عن ابيہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دعا رفع یدیه مسہ وجهہ
 یدیه ردی الیہ فی الثلاثۃ فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی سائب بن زیدی کہ نقل کی اپنی باپ جہ کہ نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم ہی جو قوت کہ دعا گمانی اور اوٹھائی دونو ہاتھ اپنی پیر فی بی مونہ پر دونو ہاتھ اپنی نقل کہن ہی فی تینون حدیثین عوات کہ بیتان ف
 کہ طبعی کہ دالت کرتی ہی حدیث اس کہ جب حضرت نہ اوٹھائی ہاتھ اپنی دعائیں نہ پیر فی مونہ پر پس نماز میں و طواف میں اور وقت نیکی اور بعد
 کہانیکل و مانند انیکل جو حضرت فی عابین غلو میں و راوین تہ نہ اوٹھائی ہی تو مونہ پیر ہاتھ نہ پیر فی بی بع و عن حکمہ عن
 ابن عباس قال السئلة ان ترفع یدیک حد و منکبیک او نحوھا و الاستغفار ان تشیر باصبع واحد و الا ینہا ان تشد
 یدک جمیعاً فی رواية قال و الا ینہا هکذا و رفع یدیه و جعل ظہورہما مائلی و جمعه
 رواه ابو داود اور روایت ہی حکمہ سی کہ نقل کی ابن عباس کہ کہا اب سوال کر یہاں کہ اوٹھائی تو دونو ہاتھ اپنی برابر ہی ہونے ہون کی
 یا ویرت کو اور اب ہنغار کا یہ ہی کہ اشارہ کر تو سا تہ یک انگلی کی او عاجزی کرنی اور مبالغہ کرنا دعائیں یہ کہ را کر تو دونو ہاتھ اپنی گمانی
 استفادہ کہ سفیدی غلو کی معلوم ہو اور ایک روایت میں یہ کہ کہا حاجری کرنی طرح سی ہی اور اوٹھائی دونو ہاتھ اپنی او کی طبعی انون اپنی
 کی قریب مونہ اپنی کی یعنی جیکہ استغفار میں ابی نقل کی یہ بودا و دنی ف اشارہ کر تو سا تہ یک انگلی کی یعنی سائب کہ سکو اوٹھائی نہادت
 کی کہتی ہن مقصود اس سے ہی یعنی ملامت کرنا نفسانہ اور شیطان جیم کا اور پناہ ڈھونڈنی شکر کہی و رقیہ ایک کہ سیسی لکانی کہ کردہ ہی اشارہ کرنا
 دو انگلیوں سی چنانچہ ابی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی دیکھا ایک غصہ کی اشارہ کرنا تہا دو انگلیوں فرمایا او سکو کہ ایک سے اشارہ کر اور

انفصل کیا تو گونسی اور گوشہ نشینی اختیار کر کر اکثر ذرا بعد میں مشغول رہتی ہیں اور مرد و بہت یاد دہی سے پہلے کہ ہمیشگی کری ذکر پر بغیر غفلت کی وجہ غفلت ہو رہی جادو و جادو سی دور کر کر مشغول ہو کر اور ان عباس سے کہا کہ کثرت ذکر کی چال ہوتی ہی ہاتھ ذکر کرنی کی نماز کی بعد اور صبح شام سوتی ہوتی اور مانند ایک جطر مشغول ہی حدیث شریف میں ہے **وعن** ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی یذکر اللہ ربہ والذی ینکح مثل الحوت والذی یتفق علیک اور روایت ہی ابی موسیٰ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مثل و شخص کہ یاد کرتا ہو پروردگار اپنی کو اور اس شخص کہ نہیں یاد کرتا مانند زندگی اور مرد و کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی ف یعنی ذکر حیات قلب کر کی ہے اور غفلت موت او کی وجہ سیکر زندہ اپنی زندگی سی بہرہ مند ہوتا ہی ایسا ہی ذکر کرنا اپنی عمل سی بہرہ مند ہوتا اور زیادہ کرنا اور اس کو اپنی عمل سی بہرہ نہیں مانند مرد کی ہی کہ اس کو زندگی سی کہ بہرہ نہیں ہوتا ہی **وعن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالیٰ انا عند ظن عبدی بی و انا معہ اذا ذکر فی فان ذکر فی نفسہ ذکر فی نفسی وان ذکر فی مملکہ ذکر فی مملکہ خیر منہم متفق علیہ اور یہی ہے ہر یہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا اللہ تعالیٰ کہ میں نزدیک گمان بند ہی اپنی کی ہوں کہ ساتھ میری رکھتا ہی اور میں ہا ہوں ہوں جب یاد کرتا ہی مجھ کو یعنی دسی باز ہوں پس اگر یاد کری مجھ کو ذرا تباہی میں یعنی غنیہ یاد کرتا ہوں میں اور اس کو ذرا تباہی میں یعنی پوشیدہ دیتا ہوں ثواب اس کو اور متولی ہوتا ہوں آپ کی ثواب کا اور کی بہرہ نہیں کرتا اس کو اور اگر یاد کری مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہوں میں اور اس کو اس جماعت میں کہ بہرہ دہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی ف نزدیک گمان بند اپنی کی یعنی معاملہ کرتا ہوں بند ہی موافق گمان اور توفیق او کی اگر امید ہوں کی رکھتا ہی غنہ کرتا ہوں اور اگر گمان عذاب کا رکھتا ہی عذاب کے نام ہوں مراد غنہ دلانی ہی ہے کہ امید اللہ تعالیٰ کی خوف پر غالب کہ اگر گمان اچھا کہی کہ بخیر گمان عذاب کا و اب میں ابی کہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو درخیز لیا بیجا حکم کر گیا جب وہ کنارہ درخیز پر کھڑا رہا بیجا تو عرض کر گیا ای رب میری میر گمان تیر ساتھ چاہتا ہوں تو فرمایا اللہ تعالیٰ پہلے لا اس کو ان عند ظن عبدی بی اور حقیقت امید کی جیسے کہ عمل کری اور پہر امید وائش بشکر ہو اور بغیر عمل کی امید کہنی تو اس کو کٹنا ہی یعنی بیخدا کرد اور میں ساتھ و سکی ہوں یعنی توفیق دیتا ہوں اور رحمت نازل کرتا ہوں اور مرد و غفلت کرتا ہوں **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالیٰ جاء بالحسنۃ فله عشرۃ اھلھا و ازیل ومن جاء بالسئۃ فله سئۃ مثلاً او اعقر ومن تقرب منی شبرا تقرب منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقرب منہ باعا ومن اتان یمشی اتیتہ ہرولة ومن لقی بقراب الا در خطیئة لا یشترک فی شئ لای قیصہ **الحمد** اور روایت ہی ابی ذر کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ جو شخص کہ لاوی ایک نیکی پس وہی اس کی ثواب ہوتا ہی اس برابر اس کی اور زیادہ ہی دیتا ہوں یعنی جس کو چاہتا ہوں موافق صدق و اخلاص کے سات ستونک بلکہ زیادہ اس سے اور جو شخص کہ لاوی پس برابر ہی کی برابر اس کی یا بخش دیتا ہوں اور جس کی نزدیکی ڈھونڈی مجھی یعنی ساتھ طاعت کی ایک بالشت یعنی مقدار قلیل نزدیک ہوتا ہوں اس سے ایک گز یعنی پہنچا ہوں رحمت اپنی طرف اس کی زیادہ اس سے اور جس کی نزدیکی ڈھونڈی مجھے ایک گز نزدیک ہوتا ہوں اس سے مقدار پہلانی دونوں ہوں کی اور جو شخص کہ لاوی میری پاس چال چلے کرتا ہوں میں اس کی پاس ذکر کر اور جو شخص کہ مجھی مقدار زمین کی گناہ بیکر نہ شریک کرتا ہوں ساتھ میری کہ سکو ملاقات کر دنگا میں اس سے مانند اس زمین کی بخشش یعنی اگر چاہا میں بہرہ اس کی ہی نقل کی یہ مسلم فی ف چال بہرہ کہ بندہ اگر تہو لسی رجوع کرتا ہی تو وہی توجہ اور انعامات اور رحمت اس سے زیادہ ہوتی ہی

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا
وَجَدُوا فَوْقَ مَا يَنْزِلُونَ اللَّهُ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحْمِلُونَهُمْ بِخِفَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ عَنْهُمْ
أَعَلِمْتُمْ بِرَبِّكُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي قَالَ يَقُولُونَ يُسَبِّحُكَ وَيُكَبِّرُكَ وَيُحَمِّدُكَ وَيُثَنِّقُكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ
مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَعَجُّبًا وَكَانُوا لَكَ تَسْبِيحًا قَالَ فَيَقُولُ فَمَا
يَسْأَلُنِي عَنِ الْوَيْسَاءِ لَوْ أَنَّ لَكَ الْحَبَّةَ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ
لَوْ كُنْتُمْ مَرَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا حُلْبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ ذُنُوبَهُمْ قَالَ فَيَقُولُونَ مِنَ الذَّنْبِ قَالَ فَيَقُولُ فَمَا
رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا خَافَةً
قَالَ فَيَقُولُ فَأَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فَلَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا حَامَهُ لِحَاجَةٍ قَالَ
هُمْ الْفَلَسَاءُ لَا يَشْفُقُ جَلِيسُهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق واطی
اسکی کہی فرشتی ہیں بہرے ہیں یا ہونیں یعنی مسلمانوں کی یا ہونیں نہ ہونیں ہرگز نہ کرنا انکو یعنی تاکہ پہنچ سکی اور سنیں ذکر انکو پس جبکہ پاتی ہیں ایک
جماعت کو کہ ذکر کرتی ہیں اسکا ہرگز نہیں کہتے دوسرے کو اور جلدی طرف مطلب پہنچتی ہیں یعنی ذکر کی اور یعنی ذکر کرنا انکو فرمایا حضرت فی ہر
کہیں یعنی ہر فرشتی انکو ہرگز نہیں ہی آسمان و نیامک فرمایا حضرت فی پس پوچھا ہی فرشتوں نے پروردگار انکا حال حال انکہ وہ بہت جانتا ہی ہوتا
حال انکا کیا کہتی ہیں نبی میری فرمایا حضرت فی کہی ہیں فرشتی کہ تسبیح کرتی ہیں تیری یعنی باکی سی یاد کرتی ہیں تجھ کو اور ہرانی بیان کرتی ہیں تیرے
اور تعریف کرتی ہیں تیری اور ساتھ بزرگی کی یاد کرتی ہیں تجھ کو فرمایا حضرت فی پھر فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہی انہوں نے مجھ کو فرمایا حضرت فی
پس کہتی ہیں فرشتی قسم خدا کی نہیں دیکھا تجھ کو کہا حضرت نے پس فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا انکا اگر دیکھتی مجھ کو فرمایا حضرت فی پس کہتی ہیں فرشتی
اگر دیکھتی تجھ کو تو بہت تیری بندگی کرنا والی اور ہوتی بہت واطی تیری بزرگی کرنا والی اور ہوتی بہت واطی تیری تسبیح کرنا والی فرمایا حضرت فی
پھر فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ کیا انکی ہیں مجبی کہتی ہیں فرشتی انکی ہیں مجبی بہت فرمایا حضرت فی کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہی انہوں نے میں کو فرمایا
حضرت فی پس کہتی ہیں فرشتی قسم ہی اسکی ای پروردگار نہیں دیکھا انہوں نے اسکو فرمایا حضرت فی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہوتا انکا
اگر دیکھتی جنت کو کہا حضرت فی کہتی ہیں فرشتی اگر دیکھتی اسکو ہوتی بہت واطی ہرگز نہیں کرنا والی اور بہت ہوتی اسکو طلب کرنا والی اور بہت کرتی ہیں
غبت یعنی سبکی کہ نہیں خبر نماند دیکھتی کی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ پس چیز ہی پناہ انکی ہیں فرمایا حضرت فی کہی ہیں فرشتی کہ دوزخی پناہ انکی ہیں سزا
حضرت فی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہی انہوں نے دوزخ کو فرمایا حضرت فی کہتی ہیں فرشتی قسم ہی خدا کی ای پروردگار سہاری نہیں دیکھا انہوں نے
فی دوزخ کو فرمایا حضرت فی کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اگر دیکھتی دوزخ کو فرمایا حضرت فی کہتی ہیں فرشتی اگر دیکھتی اسکو ہوتی بہت اور
بہاگنی والی یعنی جو چیز میں کہ باعث دخل ہونی دوزخ کی ہیں انسی بہت بہاگنی اور ہوتی بہت اور اس کے ذکرنا والی یعنی اپنی دوزخ میں کہا حضرت فی
پس فرماتا ہی اللہ تعالیٰ فرشتوں نے گواہ کرتا ہوں کہ میں نے تجھ کو دیکھا انکو فرمایا حضرت فی کہتا ہی ایک فرشتہ فرشتوں میں سے کہ ذکر کرنا انکو نہیں فلا شخص
کو نہیں سزا دے کر کہ انکو اسوا کی نہیں کہ آیا تہا کی کام کی ہی پھر بیٹھ گیا انہیں یعنی وہ لائق حضرت کی نہیں فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ وہ ہی نہیں والی
بیر کہ نہیں بد بخت ہوا ہنشین و نکاح کی یہ بخاری فی ف پوچھا ہی فرشتوں نے پوچھا ہی اللہ تعالیٰ باوجود جاننی کی واطی الزام دینی ملا کہ
کی کہ انہوں نے ہی نبی آدم کی حق میں کہا تھا کہ یہ فساد و فتنہ کر رہی اور ہم تسبیح اور تہلیل تحریر کرتی ہیں اور اخیر حدیث میں غبت دلائی ہنشین والی ذکر

لَمَّا أَخْرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ خَافِسْنَا الْأَمْرَ فَاجِرَ الْأَوْدَادِ وَالضَّيْعَاتِ كَسْبِنَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَدْرُفُونَ عَنِّي فِي الذِّكْرِ لَصَاحَتْكُمْ الْمَلِكَةُ عَلَى فُرُوشِكُمْ وَفِي طَرَفِكُمْ وَلَكِنْ يَلْحَظُ لَهْ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَهَذَا مُسْلِمٌ
اور روایت ہی غلط ہے صحیح ایسی ہی کہ کہا ملاقات کی مجلس حضرت ابو بکرؓ کی یہاں ہی تھی یہی غلطی یعنی کہیسی ہستیاست تیری اوپر پیر کر کے
تو ہی حضرت ہی آیا موجود ہی یا نہیں کہا میں منافی ہو گیا غلطی منافی باعتبار حال کی ہی نہ ایمان کی کہا حضرت ابو بکرؓ کی جان الہی کہا تھا ہی
تو یعنی ازراہ تعجب کہ کہا کہ کہا کہا ہی بیان کر مئی اوپر پیر کی کہ کہا ہی تو کہا میں منافی عجب میں میں سلی کہ ہوتی میں ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی نصیحت کرتی میں ہوسا تہہ دوزخ کی یعنی خدا اب کو سلی کہی و ساتھ جنت کی یعنی لغتوں کی سلی کہی گو کہ ہم دیکھتی ہیں جنت و دوزخ کو انکھنسی پر
جس وقت کہ نکل کر جاتی میں ہم صحبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مشغول ہوتی میں بی بیوں اور اولاد میں و زمینوں اور باغ و نین ہول جاتی میں ہم
بہت یعنی غفلت ایسی ہوتی ہی کہ کہہ حضرت کی صحبت میں سنتی ہیں و صحبت بہت کہہ ہول جاتی میں و حالت نہیں ہے کہ حضرت کی صحبت میں ہوں
ہی کہا ابو بکرؓ کی یعنی جبکہ بیان کیا تو فی سہم ہستیاست ہی الہی تحقیق ہستیاست ہی اپنی میں مانند بحالت کو یعنی ہمارا ہی حال ہی کہ حاضر و غائب میں
تفاوت ہی پس چلا میں اور ابو بکرؓ بیان ملک کر ہی ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ میں منافی ہو گیا غلطی یا رسول خدا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سبب اس قول کا کہ میں ہی رسول خدا ہوتی میں ہم اپنی پاس نصیحت کرتی میں آپ ہوسا تہہ دوزخ کی اور ہستیاست کہ
گو کہ ہم دیکھتی ہیں انکھنسی پس جس وقت کہ نکل کر جاتی میں ہم اپنی پاس مشغول ہوتی میں ہم بیویوں اور اولاد اور زمینوں اور باغ و نین ہول جاتی
میں ہم ہستیاست نصیحت کی باتیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی قسم ہی اوسنی ات کی کہ جان پیر اوسکی تہہ میں اگر ہمیشہ ہوتم اوسا لٹ کہ ہوتم
نزدیک میر اور حالت ذکر میں یعنی صاف دل و دوزخ والی اللہ تو البتہ مصافحہ کر بن تہی فرشتی اوپر چھو نون تہا یہی اویج راہوں تہا یہی لیکن اور
غلطی اکساعت اور اکساعت کہا بہ میں یا نقل کی یہہ سلم فی ف مصافحہ کر بن تہی فرشتی یعنی علانیہ والا مصافحہ کرتی میں فرشتی اہل فرشتہ اور
اوپر چھو نون تہا یعنی حالت فرغ میں و غفل میں مراد ہمیشہ ہی اور اکساعت یعنی اکساعت میں ہوتا ہی حضور تا ادا کرو حقوق پروردگار کی اور اکساعت
میں غفلت تا ادا کرو حقوق نفس کی پس یہ حالت ہوتی میں منافی نہیں ہے تو ای غلطی اور کہا بہ میں لیکن یا غلطی الخ **الفصل الثانی**
فصل دوسری عن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا انبئكم بخير اعمالكم واذكم ما عندكم من كنز و
اكرمكم في دمر جاتكم من انفاق الذهيب والورق وخير لكم من ان تلقوا عدوكم فقتلتموهم اغنائهم ويغزوا الصفاة
قالوا بلى قال ذكر الله سراوه مالك واحمد والزمدين وابن ما جاة الا ان مالكا وقفه على ابى الدرداء
روایت ہی ابی درداہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کیا نہ خبردار کرو زمین مکوسا تہہ بہترین علموں تہا یہی اور بہت پاکیزہ و علموں کی نزدیک
بادشاہ تہا یہی اور بہت بلند علموں کی بیج و جہن تہا یہی اور بہتر و اعلیٰ تہا کہچ کر فی سونی اور روپی کیسی اور بہتر و اعلیٰ تہا یہی اس کہ ملو اپنی زمین
سے کا فروشی پیر مارو تم گردن میں و نکل اور میں وہ گردن میں تہا کہ عرض کیا صحابہ فی ان خبر دیجی فرمایا ذکر خدا کا نقل کی یہہ مالک اور احمد اور نزدیکی
اور ابن ماجہ کی مگر یہہ کہ مالک موقوف بیان کی ہی یہہ حدیث ابو درداہ پر فظ ظاہر یہہ کہہ اوزد کی یہاں وہ ذکر ہی کہ دل و زبان و قلوب
ہو اور اس معلوم ہو کہ تصدق و جہاد اور علموں کی فضل ذکر خدا کی رح و عن عبد الله بن بسر قال جاءه اعرابي الى النبي
صلى الله عليه وسلم فقال ابي التامس خيرا فقال طوبى لمن طال عمره وحسن عمله قال يا رسول الله ايعاى الاعمال افضل
قال ان تفارق الدنيا وليسالك مرطبا من ذكر الله رواه احمد والترمذي اور روایت ہی عبد بن بسر کہ کہا آیا ایک

اور روایت ہی ام حبیبہؓ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہر کلام ابن آدم کا وبال ہی وہ ہے نہیں نفع او سکوتر کہ اساتہ تہیکی کی یا مستح کرنا
برائی ہی یا یاد کرنا اسکا نفل کی بہ تہندی و را بن جہ فی و کہ تہندی فی ہر حدیث غریبہ ف ظاہر حدیث ہی بہ معلوم ہوتا ہی کہ کلام میں کوئی
قسم مباح نہیں لیکن یہ معمول ہی مبالغہ اور ناکید پڑج مخ کر نیکی ایسی کلام ہی کہ نہیں دے ست اور سین شک نہیں کہ کلام مباح میں نفع پہنچ جتنی کی نہیں
یا یون کہا جاوی کہ تقدیر کلام کی یون ہی کہ ہر کلام ابن آدم کا حسرتہ ہی او پھر نہیں نفع او کی ہی وہیں مگر ان چیزوں میں کہ مذکور ہو میں اور مانند
میں پس موافق ہوگی بہ ساتھ باقی احادیث مذکورہ کی و اسکا اولہہ جاتا ہی غلط اسرار کا ام مباح میں ع و عن ابن عمر قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكثر من الكلام يغني ذكر الله تعالى فان كثرة الكلام يغني ذكر الله
قَسْوَةُ الْقَلْبِ فَإِنَّ أَبَدَ النَّاسِ اللَّهُ الْقَلْبُ وَرَوَيْتُ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ عَمْرٍو كَمَا قَالَهُ رَوَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ عَمْرٍو كَمَا قَالَهُ رَوَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ
کی ایسی کہ بہت کلام کرنا بدون ذکر خدا کی سبب سختی دلکا اور بہت دور آویس کا اللہ سخت دل ہی نفل کی بہ تہندی فی ف نسبت سختی
دل کا یعنی بہت کلام کرنا بالاتر سنا نہیں ہر خوش رہتا ہی غلط خلق کی اور کم کہتا ہی خوف خدا وغیرہ اور بہت کہتا ہی غفلت آخرت
ع و عن ثوبان قال لما نزلت والذين يكثرُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ لَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْغَارِهِمْ
فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَنَّ الْمَالَ خَيْرٌ تَتَّخِذُهُ فَقَالَ أَفْضَلُ لِسَانٍ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ
وَرُوحَةٌ مُؤْمِنَةٌ لَعَيْنُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ سَرَّاهُ أَحْمَدُ وَالدَّرِمِيُّ وَابْنُ جَرِيرٍ وَابْنُ مَاجٍ وَابْنُ وَاسِلٍ وَابْنُ وَاسِلٍ وَابْنُ وَاسِلٍ
کہ جمع کرتی ہیں ہونا اور چاندی تہی ہم ساتھ بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی سفرون کے میں پس کہ بعضی صحابہؓ کی فی کہ نازل ہوئی بہ تہدیج مقد
سوئی اور چاندی کی یعنی او پہنچا ہمیں حکم افکا اور مذمت دہی کا شکی جانبین ہم کہ کون ال تہری یعنی سوسوئی اور چاندی کی تو ذخیرہ کرین ہم کو
فرمایا بہترین مال زبان کا یاد کرنا والی اللہ اور دل شکر کرنا والا اور بیوی مسلمان کہ مدد کری او کی و پر ایمان او کی کی نقل کی یہ حد اور تہندی
ابن ماجہ فی ف ظاہر میں اگرچہ سوال تین مال ہی نہا لیکن او انکی چیز کہ ایسی چیز فرمائی کہ نفع دی وقت دہیں انی حاجتوں کی پس اسلیجی چیز
فی وہ چیزیں بتائیں کہ مفید ہیں اور پر ایمان او کی کی مدد کری دین کی کہ یاد دلاوی نماز و روزہ اور اور عبادت میں اور مخ کری او کو
زنا اور تمام حرام چیزوں سے الفصل الثالث فصل میری عن أبي سعيد قال خرج معاوية على حلقه
في المسجد فقال ما أجلسكم قالوا جلسنا نذكر الله قال الله ما أجلسكم إلا ذلك قالوا الله ما أجلسنا غيره قال
أما إني لعمري أستخلفكم ثممة لكم وما كان أحد من ربي من رسول الله صلى الله عليه وسلم أقل عنه حديثاً
متى ربي رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج على حلقه من أصحابه فقال ما أجلسكم همنا قالوا جلسنا نذكر الله
ونحمد الله على ما هدانا للإسلام ومن به علمنا قال الله ما أجلسكم إلا ذلك قال أما إني لعمري أستخلفكم ثممة لكم ولكنه
أتاني جبرئيل فأخبرني أن الله عز وجل يبأه بكم الملائكة ثم ما هم منهم اور روایت ہی ابی سعید کہ کہا نکل معاویہ ایک صلح پر
کہ تہا میں بہ کہ اس سے بڑا پہلا یا ہی نکو کہا اونہوں فی بیٹھیں میں ہم اسکی یاد کر نیکو کہا قسم خدا کی کہ نہیں پہلا یا نکو گواہی فی کہا اونہوں
قسم خدا کی کہ نہیں پہلا یا نکو گواہی فی کہا معاویہ فی خبر دار ہو جتنی میں نہیں قسم دی نکو و علی تہمت کہنی کی تہر میں نکو چوٹا جا نکو قسم نہیں دی
ہی بلکہ بقصد ابتلع انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کلا اونہوں فی ہی اس طرح کیا تہا چنانچہ اس حدیث میں مذکور ہی اونہوں تہا کوئی پہنچ مرتبہ میر کی نسبت
پہنچ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نفل کرنی میں حدیث کو محسی یعنی میں بہت کہ حدیث روایت کرنا تہا احتیاط کی لہی کہ مبادا کسی زیادتی ہو جاو مقصود

اس کے لگا کر تاہنا اپنی نہ ہو لینی پر کہ جو بہت روایت کرتا ہی احوال سنیان کا ہوتا ہی میں ایسا نہ تھا اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کئی دہائی تک حلقہ
 کی اپنی صحابیوں میں ہی بہر کہ اس چیز میں تھا یا نکلاں گاہکہ عرض کیا مٹی بہر اس کی باور نہ کیا اور تعریف کرتی میں ہم اس کی پوجہ پر کہ ہدایت کی نہ ہو اور
 اسلام کی اور منت رکھی ساتھ وہی ہمہ فرمایا حضرت علی قسم ہی خدا کی نہیں تھا یا تم کو کسی فی عرض کیا وہوں فی قسم خدا کی نہیں تھا یا تم کو کسی
 فرمایا خبر دار جو تحقیق مٹی نہیں قسم ہی تم کو وہی نہت کہنی کی تیر ہی جوت کی و سیکن فی میری پاس جہیزیل پیر خبر دی مجھ کو کہ تحقیق اسد غر جبل فخر
 کرتا ہی ساتھ تہا ہی فرستوئی نقل کی یہ سلم فی فت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی عتیم و چھا و اہلی زیادتی تاکید و تعزیر کی نہ متہم کذب جانکر
 اور فخر کرتا ہی یعنی فرمایا ہی فرستو کو کہ دیکھ میری ان بندو کو کہ سطح مسطح کیا مٹی یا پتھرون اور خواہشون اور غیاطین کو اور باوجود اس کی
 مشغول ہر عبادت میں پس لائق میں سکی کہ تعریف کئی جاوین زیادہ سی پہلی کہ تم نہیں باقی ہر عبادت میں شحت اور عبادت بنسبت تہا ہی
 ایسی ہی جیسی او کو دم تا ہی ع و عَن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَّ أَعْمَالِي مَا كَثُرَتْ عَلَيَّ
 فَالْخَيْرُ فِي شَيْءٍ أَتَشَبُّثُ بِهِ قَالَ لَا إِلَّا لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ
 اورد روایت ہی عبد اللہ بن سہری یہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تحقیق احکام اسلام کی مٹی تو فل بہت غالب ہوئی میں مجھ یعنی بہت ہیں کہ عاجز ہوں
 سبکہ کر مٹی سبب ضعف مٹی کی پس خبر و مجھ کو ساتھ سی چیز و مٹی کہ بہر و سا کرو نہیں ساتھ و مٹی یعنی اس عمل فرمائی کہ باعث ثواب کثیر کا ہو اور جامع اور
 آسان ہو اور موقوف کسی مکان و زمان و حال پر نہ ہو اس کو رو پنا کروں بعد ادای غرض کی و دستغنی ہوں سبب سبب مٹی سبب اعلیٰ ہی فرمایا ہمیشہ
 رہی زبان تیری یعنی جاری یاد خدا کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور کہا ترمذی فی یہ حدیث حسن غریبہ ف زبان ہی مراد یا تو یہی
 زبان مذکور ہی یا وہی ع و عَن أَنَسِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ وَأَرْفَعُ دَرَجَةً
 عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهُ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنِ الْعَاذِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ
 بِسَيْفِهِمْ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرُوا يَخْتَضِبُونَ مَا قَاتَلُوا الذَّاكِرِينَ اللَّهُ أَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ
 وَالتِّرْمِذِيُّ فَالْهَذَا لِحَدِيثٍ غَرِيبٍ رَوَاهُ ابْنُ سَعِيدٍ يَهْدِي إِلَى سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ رَوَاهُ ابْنُ سَعِيدٍ يَهْدِي إِلَى سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ رَوَاهُ ابْنُ سَعِيدٍ
 اور بلند تہی درجہ میں نزدیک خدا کی دن قیامت کی فرمایا یا ذکر نوا الی مرد اللہ کو بہت اور عزمین یاد کر نوا لیان بہت کہا گیا یا رسول اللہ اور جہاد
 کر نوا الی ہی یہ فضل و بلند ترویج میں ہی فرمایا اگر مای تلوار اپنی کا فروں اور شہر کر نہیں یہاں تک کہ لوٹ جاوی یعنی تلوار اور گھمیں ہو جاوی و جی
 یعنی وہ یا تلوار اس کی یہ نہ کہ یہی شہید ہو جانی ہی پس تحقیق یاد کر نوا اللہ کا بہت ہی اوس و جی میں نقل کی یہ احمد اور ترمذی فی اور کہا یہ حدیث
 غریبہ ف ابنی اگر جہاد اس حدیث ہی تو یہ ہے یاد کر نوا اللہ ہی کا افضل ہی جہ جانی زخمی لڑائی میں ع و عَن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانُ جَائِعٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَلَا ذِكْرَ لِلَّهِ خَيْرٌ إِذَا عَفَلَ وَشَوَّاهُ لَهَا وَرَوَاهُ ابْنُ سَعِيدٍ
 ابن عباس کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی شیطان لگا ہوا ہی او پر دل ابن آدم کی پس جو قوت کرایا کرتا ہی اللہ تعالیٰ کو یعنی کسی
 پیچھے بہت جانا ہی اور جو قوت غافل ہوتا ہی یا خدا و سوسہ و اناسی نقل کی یہ بخاری فی بطریق تعلیق کی یعنی بغیر شد و عَن كَالِكَ قَالَ
 بَلَّغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُ ذَاكِرَ اللَّهِ فِي الْمَغَافِلِينَ كَالْمَقَاتِلِ خَلْفَ الْعَاذِرِينَ وَذَاكِرَ اللَّهِ فِي الْعَاذِرِينَ
 كَالْمُضَيَّعِ فِي شَجَرٍ يَأْسِرُ فِي رَوَابِهِ مِثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضِرَاءِ فِي وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرَ اللَّهِ فِي الْعَاذِرِينَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ
 وَذَاكِرَ اللَّهِ فِي الْعَاذِرِينَ يُرِيهِ اللَّهُ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرَ اللَّهِ فِي الْعَاذِرِينَ يُغْفَرُ لَهُ

نام اللہ تعالیٰ کی بہت بہن چنانچہ بعد ان سار مبارک کی کچھ دین میں سے مذکور ہوئی انشاء اللہ تعالیٰ بلکہ مقصود یہ ہے کہ بہت خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ہے
 ان ناموں کی ہی اور عالموں فی پنج معنی احصا کی اختلاف کیا ہی کہا بخاری وغیرہ فی اور صحیح ہی کی کہ معنی اوکی یا دیکھا بہن چنانچہ بعضی روایت میں
 حفظ خطہا کا آبا ہی اور حضور فی کہا پڑا اوکو یا ایمان لایا یا معانی جانی اوکی اوعل معانی اوکی پر کیا اور دوست رکھتا ہی حقائق کو معنی حال اوکار
 حقائق کو مراد یہ کہ دوست رکھتا ہی البتہ مذکور کہ ہوں اور صفت اخلاص کو حفظ اللہ کی ہی برع فخر **الفصل الثانی** فصل دوم
 عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تسعة وتسعين اسمًا من احصاها
 دخل الجنة روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق اسمی اللہ تعالیٰ کی ننانویں نام میں جو کوئی اوکو یاد کری و دخل
 ہوگا بہشت میں **ہو اللہ الذی لا الہ الا هو** یہ جملہ متنازعہ یعنی علیحدہ ہی بیان ہی ایک کہ سونا سونکا اور اس کلمی کی کئی مراتب میں ایک تو یہ کہ اسکو
 متنازعہ کہتا ہی کہ خالی ہوتا ہی تصدیق ہی پس بہت نفع دیتا ہی اسکو دینا ہی میں کہ محفوظ رہتی بہن جان و مال اور مال و سکی و آخرت کی ہی کچھ مفید نہیں
 اور دوسرا یہ کہ ملاوی اسکی ساتھ عقیدہ رکھا ساتھ محض تقلید کی اسکی صحت میں اختلاف ہی صحیح یہ کہ یہ صحیح ہی اور سیر یہ کہ ساتھ اسکی اعتقاد ہو کہ حال
 کیا گیا ہو نشان یوں قدرت ہی اکثر فوکی نزدیک بہت معتبر ہی اور جو تھا یہ کہ اوکی ساتھ عقاد جازم ہوا راہ دلیل قطعی کی الہیہ مقبول ہی اتفاق اور پانچواں
 یہ کہ ہو کئی والا اس طرح کہ دیکھی معنی اوکی لکھی کہوشی اور یہ رتبہ عالی ہی اور اگر یہ کلمہ فقط دل ہی سکی تو اگر کچھ عذر رکھتا ہی گو نگاہن وغیرہ کا تو
 نفع دیکھا دنیا اور آخرت میں اور اگر کچھ عذر نہیں تو آخرت میں کچھ مفید نہیں بلکہ کیا ہی فوری فی اسلحہ جاع اہل سنت کا اور معنی لفظ اللہ میں توحید
 اور نزدیک اکثر صلا کی یہ نام سب ناموں میں بڑا ہی اور کہا گیا ہی کہ عوام کی ہی اسپیہ کہ اس نام کو جاری کریں زبان پر اور ذکر کریں اسکو بطور خشیت و
 تعظیم کی اور خواص کو چاہی کہ نام ل کریں اسکی مسنون میں اور جان میں کہ اطلاق نہیں اسکا لایق ہی مگر اور پر جو وجہ صفتا لوہیت کی و خواص انھوں
 کو چاہی کہ مستغرق کہیں ل پنا ساتھ اللہ کی پس الثغات کریں طرف کسی کی سوا اوکی اور نہ امید کہیں اور نہ ڈرین مگر اوی سی الہی کہ وہی حق اور
 ثابت ہے اور سوامی اوکی باطل جسیکہ بخاری کی حدیث میں آبا ہی کہ فرمایا حضرت کہ بہت کچھ کلمہ شام و کئی کلام میں کلمہ بید کا ہی الا ل شی ما خلا الباطل
 خاصیت جو کوئی اس اسم کو نہ بار پڑی صاحب یقین ہو اور جو کوئی اسکو بعد نماز کی سوا پڑی باطل ان کا کثادہ ہو اور صاحب کثافت ہوم الرحمن
 اللہ جیم بخشی والا مہربان اور نصیب روف کا ان دونوں ناموں ہی یہ کہ متوجہ ہو وی اوکی جناب پاک کی طرف اور توکل کری و پلاوشنول کہی باطل
 اینا اوکی ذکر میں اور بی پروائی کری غیر اوکی ہی اور رحم کری ہنگام خدا پرین ذکر ہی مظلوم کی اور پیہر طالم کو ظلم ہی تہذیب و نیک کے اور خبر و مکر کی
 خافل کو اور دیکھی طرف گنگار کی ساتھ نظر رحمت کی زحارت کی اور کوشش کری چم دور کرنی خلاف شرع کی بقدر طاقت کی بھی طرح اسکی کری حاجت
 روائی بہتتا جہنم بقدر وسعت و طاقت کی خاصیت الرحمن الرحیم جو کوئی بعد نماز کی کہی الرحمن الرحیم متعالی غفلت و نسیان اور قساوت اسکی دلی
 اور ہادی اور جو کوئی سوا الرحمن کی تمام خلق اوپر مہربان و مشفق ہونح الملک و بادشاہ جینی کہ ملک جہان کا اوکی قبضہ قدرت میں ہی اور وہ
 ان نیاز ہی ہے اور سب کی محتاج پس جب بندی فی یہ جانا تو بندہ و گاہ اوکی کا اور گدا گلی اوکی کا ہو وی اور طلبت کی آستان خدمت آگے
 کری اور وہ جب کہ تعلق کری ہر جناب رت اور تصرف اوکی کی ادبی نیاز ہو وی سب بالکل اور ظاہر مکر کی احتیاج اپنی انہی اور ڈر اور امید
 مکر ہی انہی اور تصرف کری مکمل و نرس و غالب ہیں اسکا کہ ہو وی اعضا اور قوی ہی کا اور سحر کری انکو طاعت حق و حکم شرع پڑتا بادشاہا
 جو وہی کا ہو وی و خاصیت الملک جو کوئی اس اسم کو ساتھ اسم القدوس کے ملازمت کری اگر صاحب ملک ہو حق تعالیٰ وکی ملک کو قائم و دائم کہی الا شہر
 اوکی مطیع فرمان بردار اوکا ہوگا اور اگر وہی غوثِ حرم کی پڑی مجرب ہے ارج و اور حضرت شاہ عبد الرحمن فی خاصیت اسکی بہت ہی ہی جو کوئی

وہی کہ ہو کئی والا اس طرح کہ دیکھی معنی اوکی لکھی کہوشی اور یہ رتبہ عالی ہی اور اگر یہ کلمہ فقط دل ہی سکی تو اگر کچھ عذر رکھتا ہی گو نگاہن وغیرہ کا تو

ہر روز اسم الملک کو نوی بار کہی روشن اور نورنگ اور بادشاہ و سرخاوی کی ہون اور واسطی جادہ اور زبانی غرت و حرمت کی مجرب سے الغدقہ نہایت پاک کہا قشیری کی کہ جانی جانا کہ اللہ تعالیٰ نہایت پاک ہی تو آرزو کری اوسکی کہ پاک کری اوسکو اللہ تعالیٰ عیون و نور قشیری اور پاک کری بنجاست کن ہونشی ہر حال میں اللہ تعالیٰ جو کوئی ہر روز نہایت دال کی پیری دل و کما صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کی اسکو ساتھ اسم البیج کی روٹی کو مکوی پر لکھ کر کھادی خوشہ صفت ہو اور واسطی پناہ صاف ہوئی نہایت قوت بہاگنی کی جسد طبع کی پیری اور اگر مسافر راہ میں ملاومت کری کہی نہ اور عاجز ہو و اگر تین نمازیں باغیر غری پر نہ کر و دشمن کو دی ہر بان ہرج المکلاہر سلامت و بی عیب و نصیب بندیکا اس سے یہی کہ بی عیب جووی بری اخلاق ہی اور جبری کا مونس اور کہا قشیری کی کہ نصیب اس سے یہی کہ رجوع کری اپنی مولیٰ کی طاعت ساتھ قسب لیم کی اور بعضوں نے کہا یہ کہ سلامت رہن مسلمان زبان و لکھی سی و ساتھ اوسکی سی بلکہ بہت شفقت کری اور پیر جس سے پیری جبری عمرو الیکو در کہی لکھی یہ پیر پیری محبی الہی کہ نسبت میری عتلا بہت کی ہی و یہی نسبت کہتا ہی ایمان معرفت میں و اگر چہ فی کو دیکھی تو اوسکو ہی کہی کہ یہ بہتر ہی محبی الہی کہ نسبت میری گناہ گم گنی ہیں اور اگر کچھ بہانی مسلمان قصور و جادوی اور وہ عد کر کی قبول کری اور معاف کری قصور و السلام جو کوئی اس اسم کو لکھیو گیارہ بار پیر پیری حق تعالیٰ صحت و شفا دی اوسی اور اگر ملاومت کری اس پر خوف سی شد موح الموحین من بنی ولا نصیب بندیکا اس سے یہی کہ اس میں کہی خلق کو اپنی بزرگ سی اور غیر کی برائی سی و المؤمن اس اسم کو بہت پیری بلا پیری ساتھ کہی حق تعالیٰ اوسکو شہر شیطاں سی شد کہی اور کوئی اور قدرت پناہی اور ظاہر و باطن و کما حق تعالیٰ کی مان میں ہو اور جو کوئی اسکو بہت پیری خلق مطیع و متقاد اوسکی ہو الحمد للہ بنجاست گنجان ہر چیز کا خوب طرح اور نصیب عاقل کا جیسے کہ لگا کہی دل اپنی کو جبری عقیدہ و اور جبری خلق مونس نند حسد و کینہ و غیر ہما کی و درست کری احوال پناہ و محفوظ کہی قومی اور اعضا کو مشغول ہونوسی اور چیز و زمین کہ غافل کریں و لکو اللہ تعالیٰ کی طفرسی الہیچہ کوئی نفعل کری اور اس اسم کو لکھیو پندرہ بار پیری اور باطنون اور غیبون کی مطلع ہو اور اگر اس پر ملاحظت کری تمام قشیری پناہ و جادوی ح اور جلد بہتیتونسی ہور العزیز غالب بی مثل کہ کوئی اور جہ غالب نہیں نصیب بندیکا یہی کہ غالب ہو و نفس ہو اور شیطاں پر اوہی مثل ہووی علم و عمل و عرفان میں و رغبت و یوی اپنی نفس کو ساتھ ترک سوال کی مخلوق سی اور ذیل ذکر ہو اوسکو ساتھ سوال کی لکھی کہا ابو العباس مرسی فی قسمی اللہ کی نہیں دیکھی مینی غرت گریچہ بند کہی بہت کی مخلوق سی و بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو غریزہ و سن جانا کہ غریزہ کیا امر و طاعت اوسکیکو اور جسی سہل جانا اوسکی اور کوہی نہ جانی غرت و لکھی فرمایا اللہ تعالیٰ فی و اللہ عز و جل و لہو منین و لکن المنفقین لا یعلمون و الغریبہ کوئی بعد نماز فجر کی اکتالیس بار اسکو پیری دنیا و عقبی میں کید کا محتاج ہو اور بعد خورای کی غریزہ ہو اور اس اسم میں حلیتین عجیب غریب ہیں الحبتا درست کر نہ لاکا مون بگڑی ہو و ن کا اور بعضوں نے کہا کہ معنی اسکی یہ ہیں لانیو الالبند و لکھا اوچیر پر کہ ارادہ کر تا ہی نصیب بندیکا اس سے یہی کہ نقصان و نفس اپنی کو ساتھ حل کر نی کمال فضائل کی درست کری اور نفس سرکش اپنی پر غالب ہو کہ ساتھ لازم کرنی تقویٰ اور ہمیشہ کرنی طاقت کی کامل ہووی اور کہا قشیری کی کہ بعضی کتابوں میں آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی ای بندے میرا ارادہ کر تا ہی تو اور ارادہ کر تا ہوں میں اور نہیں ہوتا مگر جو کچھ کہ ارادہ کر تا ہوں میں اس گرنی ہو تو ساتھ و پیر کی کہ ارادہ کر تا ہوں میں کفایت کرو لکھا لکھا و پیر کو کہ ارادہ کر تا ہی تو اور اگر نہ غنی ہو تو ساتھ و پیر کی کہ ارادہ کر تا ہوں میں نہ کفایت کرو لکھا لکھا و پیر میں کہ ارادہ کر تا ہی تو پیر میں ہوتا مگر جو کچھ کہ ارادہ کر تا ہوں میں انتہی بجایا جو کوئی بعد جات عشر کی لکھی یا یہ ہم پیری ظالمونکی شری میں ہو اور جو کوئی ملاومت کری اور غریب کرنی اور بد کوئی خلق کیسے نہ اور ان میں ہو اور اہل دولت و سلطنت ہو اور اگر لکھی پر نفس کر کہ پیری عیب اور شوکت اوسکی خلق کی لکھی سر اکر پیری ح المثلک نہایت بزرگ نصیب بندیکا اس سے یہی کہ جب معلوم کی تونی بزرگی اللہ تعالیٰ کی تو کبر کرنی پیر کرنی سی طرف شہوات کی و آرام پیر کی سی طرف الفت کی

چنانچه کسی که از ان چیز و کیفیت رغبت کرنا کام جانور و نیکای هر رغبت کی گنا شریک و نکا ہوگا بلکه کبر کر هر چیزی که باز گئی تیری باطن کو خنسی اور حقیر جان چهر
 کو سو پنهانی کیفیت جناب پاک و نیکی اور لازم کر طریقه تواضع اور نذل کا اور زائل کر اپنی ہی تمام دعوی کبر کی تا نرسافت ہو اور اسکی محبت او میں پیو
 پس باقی رہی وسطی نفس کے اختیار اور نہ ساتھ غیر اسکی قرار آئے لکن اگر اسکو سرچ بستہ حلال الہی کی پہلی دخول ہی پس باقی رہی حق تعالیٰ اور سکون و خلعت
 اور پرہیز گار عطا فرمادی اور اگر ابتدای ہر کار میں بہت ہی ہمدرد کو چنچر الحاکم انما زکریا خلق کا موافق مشیت و حکمت کی پدائی حق جو کوئی
 اس میں پر ملازمت کری حق تعالیٰ فرشتہ پیدا کری تا او کی اپنی عبادت کری روز قیامت تک دل و زونہ و سکار روشن و نورانی کر دی اور شاہ عدل و حق
 حق فی لکھا ہی کہ جو کوئی اہم الخالق کو راتین بہت پڑی دل و زونہ و سکار روشن ہو اور تمام کام موافق قوی ہو البکاری پیدا کرنی والا اور جو کوئی ہنستہ میں
 سو بار اسم الباری پڑی حق تعالیٰ اور سکون و خلعت میں چوڑی اور ریاضت قس کی طریقت لیجا دے اور جو طبیب اسم الباری پر موافقت کری جو علاج کر کری ہو
 پڑی خصوص صورت بنانی والا نصیب عارف کا ان تینوں ناموں سے کہ زندگانی کوئی چیز اور تصور کری کوئی امر مگر کامل کری پیچ قدر توں اور عجب
 کاری گری کوئی کہ آدمین میں اور جو عورت بلخ ہوسات روز روزہ کسی اور افطار کی نزدیک کہیں بار المصور کو پڑی اور پانی پر دم کر کر موی حق تعالیٰ
 فرزند نیک و زونہ عطا فرمادی اور جو کوئی بہت پڑی کام دشوار و پیڑاں ہوں ع العفان بخششی والا بند و کی گنا ہو نکا اور نہ مانگنی والا ہیون
 و کی کا نصیب یہ اس سے یہی کہ چچانی تو یہ کہ نہیں خشتا گن ہو کو کوئی مگر وہ اور نہ مانگی تو عیب لوگوں کی آنچوشی قصور و کی اور لازم کری متفقہ کر
 خصوصاً وقت سحر کی با جو کوئی بعد نماز جمعہ کی سو بار کہی یا بخار اختری ذنوبی حق تعالیٰ اور سکون و خلعت میں گونا گویا حق تعالیٰ غالب رہے سکی
 قدرت کی لگی عاجز و مغلوبین نصیب بند یکا یہ کہ غالب دی پڑی دشمنوں پر کہ نفس اور شیطان میں جو کوئی اس اسم کو بہت پڑتا ہی حق تعالیٰ
 محبت دنیا کی و کی دسی اوہما ویتا ہی اور خاندہ و سکار خیر ہو تا ہی اور حق تعالیٰ شوق و محبت او کی دلمین پیدا کر تا ہی حق اور وسطی ہر ہم کی اگر اطمینان
 سو بار پڑی ہر ہم او کی اسان ہو اور اگر اس پر دوست کری محبت دنیا کی او کی دسی جاتی رہی اور اگر در میان سنت و فرض کی سو بار پڑی بہ نیت متور و
 دشمن کی دشمن متور ہو و ع: الوہا بہت دینی والا بغیر عوض کی نصیب یکا یہ کہ خرج کری جان و مال اپنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں بلا غرض بلا
 عوض با جو کوئی فقر و فاقہ سی رخ بنیں ہو اس اسم پر دوست کری حق تعالیٰ اور سکون و خلعت میں نجات و تباہی کریران ہر جا تا ہی اور جو کوئی لکھنا و سکونانی پس
 کہ تباہی ایسا ہی پاتا ہی اور اگر بعد نماز چاشت کی تائید سجدہ کی پڑی اور سر سجدہ میں کہی اور سات بار پڑی خلعت سی بی پروا ہو جا تا ہی اور اگر کوئی
 حاجت رکھتا ہو وہی رات کو در میان صبح گھر کی یا سجدہ کی تین بار سجدہ کری اور تائید و تھکا سو بار پڑی حاجت او کی روا ہو تی ہی حق وسطی فراخی
 رزق کی وقت چاشت کی چار رکعت پڑی اور بعد از فرغت کی سجدہ میں جاو اور سجدہ میں یک سو چار مرتبہ یا و اب پڑی اور اگر فرصت نہ ہو پس یا پڑی
 مولانا عبد الغفریزج الرزاق رزق پیدا کر نیوالا اور پنهانی رزق مخلوقات کو رزق او کو کہتی ہیں کہ جس فائدہ اوہما یا جاو پھر وہ قسم پڑی غائب
 اور باطنی ظاہری وہ کہ جس بد کو فائدہ ہو مانند کہانی مینی کی چیز و کی اور سبب کسینی کٹر و غیرہ اور باطنی وہ کہ جس فضل اور کو فائدہ ہو مانند علوم معانی
 کی اور نصیب عارف کا اس سے یہی کہ نصیب کری اسکا کہ نہیں کوئی لائق رزق دینی کی سو اللہ تعالیٰ کی پس توفیق کہی او کی مگر اللہ ہی پس نی موافق
 طرف او کی اور تائید و زبانی رزق جانی اور روحانی لوگو کو پہنچا یعنی مال خرج کری اور تعلیم و ہدایت کری اور دعائی خیر کری وغیرہ لک کہا گیا بعض
 عارفین نے کہا کہ نامی تو پس کہا جسکی پہنچا نامی خالق اپنی کہ نہیں تک کہ نامی اپنی رزق میں نہ در کہا گیا ایک طرف سی کہ کہا ہی تو تپاں کہا کو
 الذی لا یوت کا جو کوئی بعد طلوع صبح صلوات کی پہلی نماز فجر کی گھر کی ہر جا وں کو نہ نہیں پس یا پڑی اس گھر میں بیچ اور غلشی ہو و لیکن دینی ہو
 شوق کری اور زونہ و سکار عطا فرمادی خصوصاً حق الفتنہ حکم کر نیوالا اور جھوٹوں کی کہا کہ لونی والا در و ازون رزق و رحمت کا نصیب یہ اس سے یہ کہ

کہ جهان آمدہ و پہلی صلح یہ کہ نہ کرگنا و تسبیح جو کوئی اسکو برود و چشتہ کی بعد از نماز چاشت کی اپنی بار پڑھی اور جو ایک قول کی ہر روز سو بار پڑھی وقت چشتہ کی کلام نکری اور بعد اوسکی دعا کری قبول ہوگی ح البصیرہ جو کوئی اسکو درمیان سنت و فرض فجر کی ساتھ عقاد و رستے کیے و ایک شے مخصوص ساتھ نظر غایت حق کی ہوگا حکم کر نیوالا ایسا کہ کوئی اسکا حکم پہنچ نہیں سکتا اور نصیب تیرا اس سے بہرہ ہی کہ توئی جب پہنچا نہ کہ وہ حاکم ہی تو مان و سکی حکم کو اور تا بعد از ہوا سکی قضا کا پس اگر تو نہ رہی ہوگا اوسکی قضا کا با اختیار جگہ کرے گا تجھ پر برکتی اور اگر رہی ہو تو دوسری مہربانی کرے گا تجھ پر اور زندہ رہے گا خوش اور نبین محتاج ہوگا فریاد کرنی کا طرفت غیر اوسکی جو کوئی اسکو شب جمعہ میں اور بوجہ ایک قول کی وہی راگنا تہ پڑھی کہ بیہوش ہو جاوے حق تعالیٰ و سکی باطن کو معادن سر کرے گی ح العدل انصاف کرے گا اور نصیب تیرا اس سے بہرہ ہی کہ جب تیرا توئی کہ وہ عادل ہی تو نہ پاوی تو اپنی نفس میں گنہگار ہوگی و سکی حکم ہی بلکہ جان کہ جو انسی حکم فرمایا میری حق میں عین انصاف ہی پس ام طلب کر ساتھ توکل اور اعتماد کی اوپر اور جو کچھ کہ پہنچی جسکو اللہ تعالیٰ کی طرقتی نزع کرے گا اوس جگہ میں کہ لا یقین ہی چہر کرنا اور عین از راہ شریعہ و عقل کی اور تو اوسکی عدل ہی اور امید رکھو سکی فضل کم و پر میرے گرا بی سبب تو میں از راہ و تفریط سے اور لازم کر اوسط و جی کی امور جو کوئی اس سم کو شب جمعہ میں روئی کی میں لقمہ پر لکھ کر کہادی حق تعالیٰ تمام خلق کو منور و سکا کرے گی ح اللطیف بار یک بار کہ دو روز و یک و سکی نزد یک یکسان میں و نرمی کر نیوالا بند و پر نصیب بند یکا اس سے بہرہ ہی کہ غور کری امور دین دنیا میں اور نرمی ہی لوگوں کو راہ حق کی طرقتی پیداوی جسکو اسباب شست کا مہیا ہو اور فقر و فاقہ میں رہتا ہو یا غربت میں کوئی غمخوار نہ ہو یا بیمار ہی اور کوئی بیمار داری و سکی نکری یا بیٹھی رکھتا ہو اور کوئی در خواست اوس سے نکل کی نہیں کرتا ہی نہ خواجہی طرح کری اور دو رکعت نماز کی پڑھ کر اس سم کو اس نیت ہی سو بار پڑھی حق تعالیٰ ہم اوسکی کفایت کری سچو نصیب کہ پہنچی بیٹھوئی اور صحت امراض کی اور کفایت ہمت کی بعد از تہیۃ النیوکی سو بار دعا مت کری اور عمل ہر ان اخوانیہ رحم کا بہرہ ہی کہ وہ اسی ہر ہم دنیا اور دنیوی کی خالی جگہ میں ساتھ شریعت و عالی سولان ہر را و زمین سوا و راکت الیس بار پڑھی مراد کو پہنچے گی ح الخدیوہ خبر دار دلی باتو نہ اور سبب پر نصیب تیرا اس سے بہرہ ہی کہ جب جانا توئی کہ وہ میری پیہ و پر مطلع ہی اور جانشاہی میری دلی باتین تو تو ہی اوسکو یاد رکھو و ہول غیر اوسکی کو آگے یاد اوسکی اور تو پر پہنچ کر گرا ہی کی راہوشی اور لازم کر اپنی پر ترک کرنا یا کا اور کذا تقویٰ کا اور شغول ہو باطن کے دستے میں غفلت نہ کر میں اور امور دین و دنیا میں خبر دار رہو کہ کوئی نفس مارو کی ہاتھ گرفتار ہو اس سم کو بہت پڑھی خلاصی پاویگی ح الخلیفہ بردبار کہ نبین جلد ہی کرنا ہوگا عذاب کی میں بلکہ ڈھیل دینا ہی و نکو تاکہ شاید تو بہ کرین نصیب تیرا اس سے بہرہ ہی کہ تحمل کرنا ہی بد بختی و تامل کر زبرد ستوئی عذاب بینی میں اور دور کر خسی کو اور کمال حکم کا پہنچ کر نکلی کہ اوس سے کہ بانی کری تجھی جو کوئی اسکو کا خذ پر لکھ کر دھوی اور پانی اسکا کہیتی یا دخت پڑو آئی فتونسی من میں سیکا اور کمال کو پہنچے گا اور برکت اوس میں ہوگی ح العظیم بزرگ و برتر ذات و صفات میں حد و اوس نصیب تیرا اس سے بہرہ ہی کہ غفلت ہی کی کی ملک کو میں کو نصیر جانی اور دنیا کی لپی سر نہ جھکاوی اور حقیر جانی نفس اپنی کو اور ذلیل کری اوسکو اللہ تعالیٰ کی خوشی کی لپی ساتھ جلالانی اور امر کی اور بچنی نوامی کی اور کوشش کر نیکی دن چیز و زمین کہ دوست کہتا ہی اللہ تعالیٰ اوکو جو کوئی اس سم پر دعا و مت کری خلق کی نظر میں عزیز و کرم ہوگا ح الغفور و بہت بخشش والا نصیب تیرا اس سے بہرہ ہی کہ لازم کر متغافل کو اوقات رات و دن میں خصوصاً وقت سحر کی اور جیش اسکو کہ اذادی جسکو جسکو کہہ بیماری ہو مانند تپا و درد و سرد و خیز و یا غم و اندوہ اوپر غلبہ کری اوسکو کا خذ پر لکھی اور روئی پر کئی نفس کو جذب کری اور کہادی حق تعالیٰ شفا اور خلاصی اوسکو بخشی اور اگر اسکو بہت پڑھے اور کمال کوئی جگہ ہی اور حدیث صحیحین آیہ کی کہ جو کوئی سجدہ کری اور سجدہ میں بار بے غری میں تین بار کہی متعالیٰ گناہ گلی پہنچی و سکی بخشیدگی ح جسکو درد و سرد و یا کوئی سبب اور با غم میں آوے تین با مقطعات یا خفوی لکھ کر کہادی شفا پاویگی ح الشکور و دران و دینی والا ثواب بہت کہ بتوئی عمل پر منتول ہی کہ ثابت و کما گیا خواب میں پس کہا گیا اوسکو کہ کیا اللہ تعالیٰ نی ساتھ تیری کہا حساب لیا اللہ تعالیٰ فی مجلس میں کہا ہوا پلے یکون میرے پڑھی ہی اوس میں کہتے ہیں کہ

جو کوئی کسی چور یا حاسدا یا مسایہ یا دشمن سے یا چشم زخمی شد یا جو بر صبح و شام ایک ہفتہ تک ستر یا کپڑی بی ملے کھینچے یا بندہ اور بچہ بیٹہ کسی کرمی اللہ تعالیٰ اونی شکر
لگا دیکھی گاج تنہو زینتہ رنگد لگا کر درستی کا مکی جو یا لگی ع الجلیل بزرگ قدر نصیب تیار اس سے یہی کر لیں بی کو آہستہ کر ساتھ صنعتوں کمال کی جو کوئی
اس اسم کو شکر و عرفان کی لکھ لکھ اپنی پاس کبی یا کباوی تمام خدائی تو قیرو کی کرین ح الذکر تہ ہر آجی اور بہت نی دلا کہ نہیں ہر یکت دنیا اوسکو اور
نہیں بیج لی ہوتی خزانہ اوسکی اور نصیب بیجا اس سے یہی کر دیوی بغیر وعدہ کی اور برہنہ کر بی خلاق افعال سی اگر اپنی بہترین سے ہم بہت سی بیجا شکر و
فرستی دعا کرین او کہیں اگر کمال سے اور کم اور مغر ہو اور کتری میں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ لہ اسم کو بہت پرستی ہی اسی سے او کو کرم اللہ بہت ہی میں جس
الرفیقہ نگہانی کر نیو لا ہر چیز کا اور بخون کی کہا کہ جانی والا احوال بند و نکا اور افعال دلی کا اور نصیب تیار اس سے یہی کر لگا دیکھی تو او کو ہر حال میں
اور نہ التفات کر تو طوط غیر اوسکی ہوا میں اور کہ تو نگہانی اوسکی کہ کبا ہی بچو نگہان و نکا حدیث شریف میں باسی کہ کہ سب علی بی نگہان ہو اور کہ
یونہی جاوگی رعیت کو سی یعنی جسکی زیر گیری کر نیو فرمایا ہی اوسکی زیر گیری کا حال پوچھا یا لگا دیکھی کہ شہری کی کو مراقبہ و یکس مل اللہ کی بی جماعت لیا
اللہ کی جیسے کہ ہو وی غالب ہی پر یا و سب کی ساتھ دل کی درجانی یہ کہ اللہ تعالیٰ مطلع ہی میری حال پر پس جو عمر کر اوسکی طرف ہر حال میں تو رہی اب
اوسکی ہر دم میں مراقبہ والا چہرہ تابی باتین خلاف شرع ازراہ حیا کی اللہ تعالیٰ ہی اور بہت اوسکی کی زیادہ اس شخص سے کہ چہرہ تابی گناہ سبب خلاف
اوسکی کی و جو کوئی رعایت کر ہی بیج دلی تو کوئی دم یاد خدا سی اور طاعت اوسکی بیچ نہیں ہتا کہ کو جائی سی کہ اللہ تعالیٰ حساب لگا ہی عمل کا خود
ہو یا بہت متشوق ہی ایک لی سی کہ او کو خواہر کی سی دیکھا بعد انفعال کی پس کہا کیا اللہ ساتھ تیری کہا کہ بخشا اللہ ہی باکو اور اسان کیا مجھ پر یہ کہ با
یہا ہی بہا شاکت و اخذ کیا کسی سئل پر کہ اکلدن نہا میں و لیس پس جبکہ ہوا وقت افطار کا لیا یعنی ایک گھنٹہ اپنی یا کی دوکانی پس کوڑا میں اوسکو پر
یا دیا مجھ کو کہ نہ نہیں میری ملک ہر والد یعنی اوسکو گھنٹہ پر پوسٹ لیں سیر لکھو سی متدار بدلی تو ٹنی اوسکی و جسکو معلوم ہوگی یہاں نہ نہیں ایہ کر لگا ہا بل
چیز و غیر و اپنی اور نہیں کہو بیجا تھا تو میں وقت اپنی اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ حساب کر دینی اپنی اعمال کا جلی اس سے کہ سالیہ جاوی شہی جو کوئی ہر
اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑی اور ونگی گردم کر سی تمام پتو شہی اور کہ تو شہی نہ ہو گھنٹہ الجنب قبول کر نیو لا حاجی روز کا
اور جواب بی والا پکار نیو لاون کا نصیب بیجا اس سے یہی کر فرماں بردار اللہ تعالیٰ کی کرمی او امر و نوا ہی میں اور حاجت روانی کر سی حاجت مند ونگی جو
کوئی اس اسم کو بہت پرستی اور دعا کر جلدی قبول ہو او اگر لکھ لکھ اپنی پاس کبی حق تعالیٰ کی ان میں بیج ح الواسع علو اسکا فزنی ہی و نعمت او
سکو اپنی نصیب بیجا اس سے یہی کر سی خراجی علم و سخاوت اور معرفت اور اخلاق میں اور بہوشی کشادہ و بیانی رہی و زلفہ کر سی سئل کر بی ہفتہ
میں جو کوئی اس اسم کو بہت پرستی حق تعالیٰ و سکھ قناعت و برکتی ع الحکیم ستوار کار و دانا نصیب بیجا اس سے یہی کر لکھ کر سی چہ خلق کر یا
کی اور علاوہ کد لکھی ساتھ کہ اللہ کی او مجھ کر سی کام اپنی اور جیانی کہ سننا بہت یعنی جو قوفی سی پر یہ کر سی او کوئی کا مہی باعثہ تعالیٰ اور وہیمہ دوز
کی کر سی اسحق الطلاق اسم کا ہم کا بقول شہو انون اسکر کی کہہ شامی کہ میں مغرب میں کہ شمس ساتھ علم حکمت کی معرفت شہو ہی اوسکی زیارت لگا
میں چالیس روز ونگی و روز پر ہر روز نہ کر و فتن مسجد میں اتی اور پڑاں حیران پڑاں میری طرف کچھ التفات لکھنی اس سال سی تنگت یا میں کہانی
ای جو امر و چالیس روزی میں کہ بیان بہر ہونین و نہ میری طرف کچھ التفات نہیں کر نی اور کام نہیں کر نی بچو پیر نصیحت کرو اور کچھ حکمت سکھا و یا پو
کر و نہیں کہا او سپر مل کر لگا تو نہ نہیں کہا ان کرو نکا اگر اللہ تعالیٰ توفیق بیجا نہا دنیا کو دوست نہ کہد و زلفہ کو نصیب گن و بد کہ نعمت جان و مرہ کو شہ
نہ مہی کو عطا جان او ساتھ غیر حق کی اس مت پکڑا و بہت نہ کہد و خوار کو غارت جان اور جیسا کہ موت گن و طاعت کو حمت دیکھد و مکمل کو
اپنی معاش کر نہ از سببہ محکم عمدہ و نشان غیرہ الا کسی کہ میدہ انوی نشان تراہ جسکو کوئی کام پیش آئی کہ اس سے نہی م و سکھ ہو سکھ ہو اس

وہ صبر نہیں کر سکتا ہی یا دودہ پلانہ والی کی دودہ میں نقصان ہو چاہی کہ لکھک اور سب کو بلاوی اور دودہ والیکو پی پکا و تا صبر کری پچہ اور دودہ والک دودہ
 راہ دہ ہو اور اگر کوئی شغال اعمال ملکی میں کچھ چاہی روز اتوار کی اول ساعت میں دس میت سی تین تو سناہیا پڑی وہ منصب پانچ الودکی اور مدگار اور
 دوست کہنی والا مومنو نجاضیت کیا ہمہ کر دوتی کری مسلانسی اور کوشش کری تا لیدین میں دوسری حاجت رو خلق کی میں در کہا تشریحی
 کہ علامتوں کو اللہ تعالیٰ کسی ہمہ کی ہمیشہ توفیق می اللہ تعالیٰ کو خیر کی بہانگ کہ اگر ارادہ کری برائی کا سچا ہو اسکو اللہ تعالیٰ مرکب ہونی و کلاسی اگر
 ناگہان زمین پڑی جاوے تو سناہ تو بہ اور ناہ کی جلدی ہی بہر لک اور اوین چوڑی اور معنی میں سکی اذاجب الصعدہ الم فیہ ذنبت عینہ است رکستای اللہ تعالیٰ
 کسی بند کو نہیں ضرر کرتا و لک کوئی گناہ اور اگر میل کی طرف تصور کرنی کی طاعت اوکی میں تو توفیق کرنی ہی کی دی اور یہ علامت سعادت کی ہی ہو مگر
 ویک علامت شقاوت کی اور علامتوں کو اوکی سی سچی اگر اوکی محبت اپنا دیا کی توین و الی ہی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑی خلق کی دلکی با تو نہر گاہ جو اسکا
 نوٹھی یا بیوی ہو کہ اوکی سیر سے خوش نہ جو وقت کہ اوکی اگی جانا چاہی اس اسم کو بہت پڑی حق تعالیٰ اسکو صلاحیت پر لک و الحیدر تعریف کو نو الا
 و صفات اپنی کا با تعریف کیا گیا نصیب کیا ہمہ کہ ہمیشہ تعریف کرنا والا حق کا ہو اور آہستہ ہوا سناہہ صفات کمال کی با تعریف کیا گیا ہونہ دیکھ اور بندہ کہ
 جو کوئی اس اسم کو بہت پڑی پسندیدہ و فعال ہو اور ہر شخص و بذرانی غالب ہو اور اپنی تین و سب نہیں نگاہ رکھ سکتا ہی اس اسم کو پیار رکھی و بوضوح
 کہا نوئی یا پیار پڑی اور ہمیشہ دس تالی میں بانی بیا کر خوش گوئی سی امان با ویکلح الخیصہ کہہ نو الا ہی علم او سکا ہر چیز کو و ظاہر ہی نزدک و کو
 گئے سب مخلوقات کے اور نصیب تیر اس ہمہ ہی کہ نہ پختی خلقت حرکت و سکون کسی خطہ و لمحہ اور نیکلی کوئی سانس گرچہ طاعت خدا کی الہی کہ آیہی حدیث
 تشریف میں کہ نہیں حسرت کرنیکی ال جنت کہ اس ساعت پر کہ گزری ہوگی بغیر یاد خدا کی اور کوشش کر سیکو اعمال احوال اطن سچا پر اطلاع پاوی اور خلق پر نا
 ساتھ اسکی ہمہ کہ خلعت کر تو نہ شمار کرنی نعمتوں کی کہ پہنچائی میں اللہ تعالیٰ فی تجلنا کہ بانی تو عاجز ہونا پناشہ کوئی سی و گناہ اپنی شمار کر عذر کر و یا و اگر کوئی
 و لک کو خالی ہی طاعت سکی ہی او پہر فوس کر و نہ جو کوئی شب جمعہ کو اس اسم کی تین ایک ہزار کیا پڑی عذاب گوری و عذاب قیامت پر ہو کلاخ المکذ
 الخیصہ کیا کر نو الا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنی والا نصیب تیر اس ہمہ کہ جو کہ تو طوط اوکی ہر چیز میں ال بار اور دوبارہ اوس کی کہ بید کرنی نیکہ کو
 اور اعداد کرنی بہر کر او اس عمل کو کہ اوین کچھ رگیا ہو یا قصور ہو او الہی سکی بیوی کو حل ہو اور اسقاط حل سی و تا پڑی حل و یک ہی چاہی کرنا
 او سکا سحر کی وقت نوئی بار و سکو پڑی اور اوکی نہ ہا و شکر کہ دیکھ کی بہر کو حل ساقط ہو او خلاصی پاو اور او سکو کچھ نہر پختی او جو کوئی بہر دوست کر
 جو کچھ اوکی زبان پر جاوے بصدق و ثواب ہو اللہ تعالیٰ کو فی غائب ہو او چاہی کہ وہ آج او یا اوکی خبر پاوی جو وقت کہ اوکی گہری اوک ستون اس اسم کو کہ
 چارون کو نون میں ستر تیر پڑی اور بعد اوکی کہی یا معیدہ بہر چیز فلانیکو سات روز دیکھ رگی کہ غائب جاوے گا یا اوکی خبر و گئی ح تو کہ کچھ جاوے گی اسم کو
 بہت شہ پاجامع الخی المبین زندہ کر نو الا او مار نو الا یعنی زندہ کرنا ہی و لک ساتھ نو یا تاک اور پیدا کرنا ہی حیات جسم میں اور مانا ہی بد و لک و لک
 ساتھ خواب خلعت و نادانی کی نصیب کیا اس ہمہ کہ زندہ کری خلق کو ساتھ نفع پہنچائی علم سی و دل کو ساتھ معرفت الہی کی اور کار خورشون نفسانی اور
 خظرون شیطانی کو اور زندہ کر دی و طی حیات کے اور نہ موت کی بلکہ ہو بعد اوکی قضا و قدر کا او کہتا ہی بہر دعا کہ الہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہم
 یعنی اہانت بجزو خیر الی و توفی اذاکانت الوفاہ خیر الی و جعل الجودۃ باوہ فی کل خیر و جعل الموت ناحہ میں کل شے جو کوئی در و در پڑی و رضاء ہونی کسی خفا کوئی
 ہو اسم الحمی کو سات بار پڑی حق تعالیٰ ہاوی ہر کری ح و طی دفع و دھنت اندام کی ساتھ و تنک ہر دفعہ کہہ کر دم کری او اگر دوست کری بہر حال و سکا زندہ
 ہو اور اوکی بدین تعویذ پیدا ہو و ہمیت جو کوئی نفس فادہ کو نہ استعانت میں طلبہ کری وقت سوئی کہ تہ سنیہ پر کہی و اسم المیت کو پڑی بہانگ سکو خلق تعالیٰ کہ
 نفس کو فرمان بردار کری ح الخی زندہ سب پہلی اور سب بعد ہی نصیب کیا ہمہ کہ زندہ ہو ساتھ با و رو کا تعالیٰ کی و نہر کر کی جان کا اوکی راوین حاجت

وہ صبر نہیں کر سکتا ہی یا دودہ پلانہ والی کی دودہ میں نقصان ہو چاہی کہ لکھک اور سب کو بلاوی اور دودہ والیکو پی پکا و تا صبر کری پچہ اور دودہ والک دودہ
 راہ دہ ہو اور اگر کوئی شغال اعمال ملکی میں کچھ چاہی روز اتوار کی اول ساعت میں دس میت سی تین تو سناہیا پڑی وہ منصب پانچ الودکی اور مدگار اور
 دوست کہنی والا مومنو نجاضیت کیا ہمہ کر دوتی کری مسلانسی اور کوشش کری تا لیدین میں دوسری حاجت رو خلق کی میں در کہا تشریحی
 کہ علامتوں کو اللہ تعالیٰ کسی ہمہ کی ہمیشہ توفیق می اللہ تعالیٰ کو خیر کی بہانگ کہ اگر ارادہ کری برائی کا سچا ہو اسکو اللہ تعالیٰ مرکب ہونی و کلاسی اگر
 ناگہان زمین پڑی جاوے تو سناہ تو بہ اور ناہ کی جلدی ہی بہر لک اور اوین چوڑی اور معنی میں سکی اذاجب الصعدہ الم فیہ ذنبت عینہ است رکستای اللہ تعالیٰ
 کسی بند کو نہیں ضرر کرتا و لک کوئی گناہ اور اگر میل کی طرف تصور کرنی کی طاعت اوکی میں تو توفیق کرنی ہی کی دی اور یہ علامت سعادت کی ہی ہو مگر
 ویک علامت شقاوت کی اور علامتوں کو اوکی سی سچی اگر اوکی محبت اپنا دیا کی توین و الی ہی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑی خلق کی دلکی با تو نہر گاہ جو اسکا
 نوٹھی یا بیوی ہو کہ اوکی سیر سے خوش نہ جو وقت کہ اوکی اگی جانا چاہی اس اسم کو بہت پڑی حق تعالیٰ اسکو صلاحیت پر لک و الحیدر تعریف کو نو الا
 و صفات اپنی کا با تعریف کیا گیا نصیب کیا ہمہ کہ ہمیشہ تعریف کرنا والا حق کا ہو اور آہستہ ہوا سناہہ صفات کمال کی با تعریف کیا گیا ہونہ دیکھ اور بندہ کہ
 جو کوئی اس اسم کو بہت پڑی پسندیدہ و فعال ہو اور ہر شخص و بذرانی غالب ہو اور اپنی تین و سب نہیں نگاہ رکھ سکتا ہی اس اسم کو پیار رکھی و بوضوح
 کہا نوئی یا پیار پڑی اور ہمیشہ دس تالی میں بانی بیا کر خوش گوئی سی امان با ویکلح الخیصہ کہہ نو الا ہی علم او سکا ہر چیز کو و ظاہر ہی نزدک و کو
 گئے سب مخلوقات کے اور نصیب تیر اس ہمہ ہی کہ نہ پختی خلقت حرکت و سکون کسی خطہ و لمحہ اور نیکلی کوئی سانس گرچہ طاعت خدا کی الہی کہ آیہی حدیث
 تشریف میں کہ نہیں حسرت کرنیکی ال جنت کہ اس ساعت پر کہ گزری ہوگی بغیر یاد خدا کی اور کوشش کر سیکو اعمال احوال اطن سچا پر اطلاع پاوی اور خلق پر نا
 ساتھ اسکی ہمہ کہ خلعت کر تو نہ شمار کرنی نعمتوں کی کہ پہنچائی میں اللہ تعالیٰ فی تجلنا کہ بانی تو عاجز ہونا پناشہ کوئی سی و گناہ اپنی شمار کر عذر کر و یا و اگر کوئی
 و لک کو خالی ہی طاعت سکی ہی او پہر فوس کر و نہ جو کوئی شب جمعہ کو اس اسم کی تین ایک ہزار کیا پڑی عذاب گوری و عذاب قیامت پر ہو کلاخ المکذ
 الخیصہ کیا کر نو الا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنی والا نصیب تیر اس ہمہ کہ جو کہ تو طوط اوکی ہر چیز میں ال بار اور دوبارہ اوس کی کہ بید کرنی نیکہ کو
 اور اعداد کرنی بہر کر او اس عمل کو کہ اوین کچھ رگیا ہو یا قصور ہو او الہی سکی بیوی کو حل ہو اور اسقاط حل سی و تا پڑی حل و یک ہی چاہی کرنا
 او سکا سحر کی وقت نوئی بار و سکو پڑی اور اوکی نہ ہا و شکر کہ دیکھ کی بہر کو حل ساقط ہو او خلاصی پاو اور او سکو کچھ نہر پختی او جو کوئی بہر دوست کر
 جو کچھ اوکی زبان پر جاوے بصدق و ثواب ہو اللہ تعالیٰ کو فی غائب ہو او چاہی کہ وہ آج او یا اوکی خبر پاوی جو وقت کہ اوکی گہری اوک ستون اس اسم کو کہ
 چارون کو نون میں ستر تیر پڑی اور بعد اوکی کہی یا معیدہ بہر چیز فلانیکو سات روز دیکھ رگی کہ غائب جاوے گا یا اوکی خبر و گئی ح تو کہ کچھ جاوے گی اسم کو
 بہت شہ پاجامع الخی المبین زندہ کر نو الا او مار نو الا یعنی زندہ کرنا ہی و لک ساتھ نو یا تاک اور پیدا کرنا ہی حیات جسم میں اور مانا ہی بد و لک و لک
 ساتھ خواب خلعت و نادانی کی نصیب کیا اس ہمہ کہ زندہ کری خلق کو ساتھ نفع پہنچائی علم سی و دل کو ساتھ معرفت الہی کی اور کار خورشون نفسانی اور
 خظرون شیطانی کو اور زندہ کر دی و طی حیات کے اور نہ موت کی بلکہ ہو بعد اوکی قضا و قدر کا او کہتا ہی بہر دعا کہ الہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہم
 یعنی اہانت بجزو خیر الی و توفی اذاکانت الوفاہ خیر الی و جعل الجودۃ باوہ فی کل خیر و جعل الموت ناحہ میں کل شے جو کوئی در و در پڑی و رضاء ہونی کسی خفا کوئی
 ہو اسم الحمی کو سات بار پڑی حق تعالیٰ ہاوی ہر کری ح و طی دفع و دھنت اندام کی ساتھ و تنک ہر دفعہ کہہ کر دم کری او اگر دوست کری بہر حال و سکا زندہ
 ہو اور اوکی بدین تعویذ پیدا ہو و ہمیت جو کوئی نفس فادہ کو نہ استعانت میں طلبہ کری وقت سوئی کہ تہ سنیہ پر کہی و اسم المیت کو پڑی بہانگ سکو خلق تعالیٰ کہ
 نفس کو فرمان بردار کری ح الخی زندہ سب پہلی اور سب بعد ہی نصیب کیا ہمہ کہ زندہ ہو ساتھ با و رو کا تعالیٰ کی و نہر کر کی جان کا اوکی راوین حاجت

پڑی چاہی کہ گیاران بار پڑی و شخص مطلع و متقاعد و سکا ہو جو کوئی چاہی کہ گیارو سکا یا غیر و سکا کرنا بہتر ہے یا نہ ہر مریض بہت بلند
نصیب بیکار اس کے وہی ہی جو اصلی میں کہا جو کوئی اس ہم کو بہت پر جو دھاری کہ ہوا سان ہو اور بعضوں کہا جو جو رت کہ حالت بیض میں اس ہم کو بہت پر اور
آفتونسی خلاصی پاکو حالبہا بہت احسان کرنا اور نصیب بیکار اس یہی کہ کیکی کریم مان باپ اور اوسادی اور بزرگوئی اور قراہی و راور خدا
جو کوئی آفتون ہو اور غیر ہی در کہتا ہوا اس ہم کو پڑی امان پادیکا جو کسی کوئی رکھ ہوا اس ہم کو سات بار پڑی اور اوس اور اکیکو خدا کی سپرد کری وقت ہوا
کھل من میں بیگا اور بعضوں کی کہا اگر کوئی شراب خوری اور زمانہ میں بستہ ہو ہر روز سات بار پڑی اور اس کے سر ہوا اللہ کا توبہ قبول کرنا اور اہل
مستے توبہ کی ہین پہننا جب نسبت اوکی بندہ کی طرف کریں تو بہر مانا ہی مراد کہتی ہین و اگر پروردگار کی طرف نسبت کریں تو بہر ہر جہت و توفیق راہہ کر
ہین اور اللہ تعالیٰ میر کرنا ہی اسباب توبہ کی اور توفیق دینا ہی بندہ کو اوکی و پیدا کرنا ہی خواہ غلبت ساتھ توفیقات اور تخریقات اور ایکا و کرنا کی گئی اور
خدا کے پس جو کرنا ہی بندہ ساتھ توبہ اور خدا کے اور جو کرنا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ فضل و کرامت کے پس حقیقت میں توبہ حق کی سابق ہی بندہ کی توبہ چہ سیکہ
فرمایا تا بطلیم لیتو اوصرح تو بگوئے لکن توبہ نہی کتم بندہ کو چاہی کہ ہمیشہ امید وارش اور روانہ نا امیدی بندہ کی اور جناب حق ہی توبہ طلب کری اور
گناہوں سے بچان ہو اور گوش عبرت کی کہلی کہی اور توبہ میں ناخیر کری اور امجد اللہ تو قبل الموت کی فرمان برداری کری حکایت ایک زیدی ہے
نام ساتھ ایک جماعت سوار وکی چلا جاتا تھا لوگ بحسب عدت کی پوچھتی ہی کہ یہ کون ہی یہہ کون ایک بڑا راہ میں ٹہری ہی وہی کہا چند آدمی کئی ہر
یہہ کون کہ یہاں تک کہ ہی چشم غایت حق ہی گرا ہوا اور اس حال میں مبتلا عیسیٰ بن حلیسی یہہ سنا اور اپنی ہکا کو پھر کر آیا اور ترک وزارت کی و ساتھ دولت
توبہ کی مشرف ہوا اور مکہ مبارک میں مجاور ہوا التواب جو کوئی اس ہم کو بعد نماز چاشت کی من سوسا ہر بار پڑی حق تعالیٰ و سکو توبہ نصیح کرامت و ہوا
اور جو کوئی اسکو بہت پڑی سبک راوکی سلاح پذیر ہون اور فضل طاعت میں آرام پڑی نصیب بیکار اس یہہ کی امید توی کہی قبول ہونی توبہ کی و
تا امید ہو وی اور توفیق رحمت اوکیسی اور در گذر کری تقصیر وار وئی اور قبول کری مقررہ کرنا اور ایکا اگر کہی باہر ہوا ساتھ کرم و انعام کی و پھر جو کرنا
جو کوئی بعد نماز چاشت کی کہی اللہم اغفر لی و تب علی اہلک انت التواب ارحم گناہ اوکی بخشی جاوین کہانی جا کہتے حدیث المستقیم بلا لینی والاکافرون و
سرکشوں سی ساتھ خدا کے نصیب بیکار یہہ کی کہ لالی پڑی و تونسی کہ نفس شیطان زینا و دشمن ترین ثمنوں کا فضل الہی اور نہ اوکی یہہ کہ جب کچھ گناہ کر
یا جہاد میں قصور کری تو انتقام لی و بھوت کری با زید بطلامی قدس سرہ فی کہا کہ میری نفس نے نکال کیا ایک سات راوین سی چہ و رکی پس نہ ہوتی ہو
و سکو کو پانی نیا ایک بس تک جو کوئی دشمن کی جفا پسند نہ کر سکی میں جموں تک ملائت اوکی کری دوست ہوا و جس نیت ہی کہ آدمی رات کو پڑی وہاں ہم نہی
پاوی اور چ روایت غیر ابو ہریرہ کی انعم ہی آیا ہی جو کوئی اہم انعم ہوا و مت کری ہر گز محتاج کیا نہ ہو وی من العفو و گذر کرنا و الگنا ہون نصیب
سی نصیب بند بیکار اس وہی ہی جو العفو میں کہا اور حضرت شیخ فی شرح اسماعیلی میں یون لکہا ہی کہ العفو جو کرنا و الہیات کا اور در گذر کرنا و الہیات
سی قریب معنی غفور کی ہی و لیکن اس الہی ہی الہی کہ غفران معنی ستر و گمان کی ہی پس غفاری و اکیکی و غفور شہرہ و معدوم کر دینی کی ہی
اور بندہ ہر چند گنہگار ہو لیکن غفور پروردگار کا امیدوار ہی ہون است کسی گنہگار کی پیشانی پر نہ کہنا چاہی شاید کہ مولیٰ کریم بخش دی و سکو سبب بقاءست
حدیثہ و حکم دین کی رباعی رد کن بدر چہ دانی کہ منزل بنام اور نامہ نیکان بود و در جائی نیکان ان گمان نہ بر تو در روز نشہ و ان بود
اور تخلو اس یہہ کی تعصیلات و کوکی اور گناہ اوکی کہ اوکی حق میں کئی ہر گز کری تا در جہا کا ظلم و العافین جن اناس پا و جسکی گناہ بہت
ہون اس ہم کو در اپنا کری حق تعالیٰ تمام گناہ اوکی عفو فرماوی اگر وف بیت ہر بان نصیب بیکار مثل ارحم کی ہی مسئول ہی کہ ایک شخص کا بیج
تو بہر جہت مراد و شخص اوکی ناخیر پڑہا گیا و میت خواہین کہ گیا گیا اسنی ساتھ میری کہا کہ بخشید یا مجھی و سکا ہونی کہ نہا فلانی شخص سے یعنی نماز

پیشی والی سی زاتم ٹکون خزان رحمت ربی اذا لا سکنتم خشید الافاق جمل بہ کہ میرا رب بہت مہربان اگر تمہارا اختیار ہو تو خدا جانی کیا کرتی یہی اونسی
 ہن کیا نہ پڑھتی پڑھتی پر آدھ جہاں کہ کسی عظیم کو ظالم کی ہاتھی پٹا دی اوکو دس با پڑی وہی لاشعاع و من شخص کے قبول کر گیا اور جو کوئی اس پر
 ماومت کر می دل و سکا مہربان ہو اور سکو دوست کہی اور سب لوگ سپہ مہربان ہوں ح ہما لا ملک الاکتاری جہان کا نصیب بندیک اسم الملک
 میں گذرا وہ کھاشا ولی فی کہ ہر ایک دروازی پر یعنی السدی دروازی پنا کوئی جاوین تیری ہی بہت دروازی اور گردن ہیکہ ایک دشا کی ہی یعنی
 تعالیٰ کی ہی تاکہ جہکین سیر ہی بہت ہی گردین فرمایا اللہ تعالیٰ فی وان من شی الا عندنا خزائنیہ جو کوئی اس اسم پر بہت اومت کر می تو گزیر اور حاجات ہما
 و این کی دسی باوین ویری خاصیت اسم ذوالجلال اکرام کی ح ذوالجلال الا کہ صاحب کی اور شمس کا اور جہی کہ جلال خدا کا چنانہ دل کر می وکر
 دسکا ہین و جہی اکرام و سکا دیکھا نہ کہی کا شخص مت کو غیر سیکے اور سول سکر غیر کو ہی نصیب بکا اس سیر ہی کہ حال کر می اپنی نفس کی ہی بزرگی اور سلوک
 کر می بندگان خدا سی القسط عدل کر می اور انصیب بکا اسم العدل من گذرا جو کوئی اس اسم کو سوا پڑی شریطان اور رسولہ سیکسی نہ ہو اور اگر سات
 سوا پڑی جو متصور کر کہتا ہو جمل موح البکامع جمع کر می والا کو نکا قیامت کو نصیب بکا یہی کہ جمع کر می علم عمل کو اور کمالات نفسانیہ و جسمانیہ کو
 اور سی کر می پچ جمع کر می فکر او سکین ل و جمعیت مع السدی بہت و جمعیت کوش تاہم ذات شوق پر ہم کر پڑا نہ شوی مات شوی چسکی بل و قارب
 اتباع شوق ہونی ہوں وقت پاشت کی غسل کر می و موزہ سما کی طر کر می و اس اسم کو دس با پڑی اور ایک نکل ہی ہا میں بند کر تا جاوہر ہاتھ پنی مہنہ پڑی
 تہوڑی ہوسدین سب جمع ہو جائیں گی ح الغنی فی ہر و ہر چیز سی جو کوئی بلا طمع میں سب ملا ہو ہم الغنی کو اور ہر عضو کی اعضا اپنی سی پڑے اور ناہنجی کو
 لاوی نئی تعالیٰ بلا و سکی دفع کر گیا اور جو کوئی ہر روز شہ با پڑی اوکی مال میں برکت ہوگی اور کہی محتاج نہ ہوگا ح المغنی فی ہر واکر نہ والا جسکو چاہی نصیب بکا
 انسی پیشہ کہ شفق کر می ماسوی اللہ اس اسم کو دس جمعوں تک ضرورت کر می کہ ہر جمعہ کو ہر بار پڑی غنی سی بی ہر واکر ح المکافح ہاڑ کہنی والا ملاک و نقصان
 کا بند و نی وین ویا میں نصیب بکا یہ کہ نفس و طبیعت کو نہ ہوش و انسانی سی ہاڑ کہی جب میان میان ہوگی تنگی و زرع و واقع ہو جوت کہ بچوئی
 پر ہاوی اسکو تیس با پڑی حق تعالیٰ اس خصہ کو دفع کر می ح اور حضرت شیخ فی شرح اسماء سی میں ہی اسم المانع کی اسم المعطی ہی نل کیا ہی اور ترجمہ و شرح دونو
 اسموں کی ہوں کی ہی کہ جسکو چاہی ہی دی اور جسکو چاہی ہی دی لا مانع لا معطی و لا مانع اور بندہ فی جب با کہ حق تعالیٰ معطی و مانع ہی اوکی عطا کا
 امیدوار رہنا چاہی او اسکی منع سی خالف او تخلق یہ کہ صاحبان و تھو کو دیوی اور فاسقون اور ظالمون کو منع کر می باقلب روح کو انوار حضور و عطا
 کی عطا کر می اور نفس و طبیعت کو ہوا اور شہوت مانع اوی اور باہر ہر کہی روایت میں کہ شکوہ میں ذکر معطی کا نہیں ہے اور منع کو موجب سن وایت کی نصیر
 کرتی میں ساتھ رد و ملاک کی یہ سب حضرت شیخ فی لکھن پر خاصیت معطی کی یہ کہی ہی جو کوئی المعطی کو وروا پنا کر می معطی السالین بہت پڑی کسی ال
 کا محتاج نہ ہو انصار التنافع ضرر پہنچا نہ والا اور فائدہ پہنچا نہ والا جسکو چاہی کہ شیری فی کہ نہیں اشارہ ہی اسکی طرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز اللہ کی قضاء
 و قدر سی ہی پس جو کوئی تا بعد از ہوا اوکی حکم کا پس وہ جیہ راحت میں ورجوہ تا بعد از ہوا پڑا ہر آفت میں فرمایا اللہ تعالیٰ فی من استسلم لتضلی و صیر علی بلائی
 و سکر علی لغائی کان عیدی حقا و من لم یسلم لتضالی و لم یصیر علی بلائی و لم یسکر علی لغائی فلیطلب السوائی شرح اسماء سی میں حضرت شیخ فی پچ شرح
 دونو اسموں النافع انصاف کی ہوں کہہا ہی کہ خالق ضرر و نفع و ضرر کا ہی اللہ تعالیٰ ہی اور پیدا کر نہ والا در و اور سچ و شفا کا گرمی اور سردی اور
 خشکے اور تر می میں وہی ہی اور گمان نہ لجاوین کہ دار فاعل بذات خود ہی اور زہر ملاک کر نہ والا نفس خود اور طعام و نفع و سیر کر نہا ہی اور پانی بذات خود کھرا
 کر نہا ہی یہ تمام حساب عادی ہیں یا معنی کہ عادت اس پر جاری ہونی ہی کہ اللہ سبحانہ فی او کو اسباب کیا ہی اور بواسطہ کی پیدا کر نہا ہی یعنی چیزیں کورہ
 کو اور اگر چاہی نیلہ کی ہی پیدا کر می اور اگر چاہی باوجود انکی مکر می سطر ح تمام اجزا عالم کی حکومات و خلیات و سلاسل اور اسباب بخر قدرت کاملہ

وہی کہ کسی عظیم کو ظالم کی ہاتھی پٹا دی اوکو دس با پڑی وہی لاشعاع و من شخص کے قبول کر گیا اور جو کوئی اس پر
 ماومت کر می دل و سکا مہربان ہو اور سکو دوست کہی اور سب لوگ سپہ مہربان ہوں ح ہما لا ملک الاکتاری جہان کا نصیب بندیک اسم الملک
 میں گذرا وہ کھاشا ولی فی کہ ہر ایک دروازی پر یعنی السدی دروازی پنا کوئی جاوین تیری ہی بہت دروازی اور گردن ہیکہ ایک دشا کی ہی یعنی
 تعالیٰ کی ہی تاکہ جہکین سیر ہی بہت ہی گردین فرمایا اللہ تعالیٰ فی وان من شی الا عندنا خزائنیہ جو کوئی اس اسم پر بہت اومت کر می تو گزیر اور حاجات ہما
 و این کی دسی باوین ویری خاصیت اسم ذوالجلال اکرام کی ح ذوالجلال الا کہ صاحب کی اور شمس کا اور جہی کہ جلال خدا کا چنانہ دل کر می وکر
 دسکا ہین و جہی اکرام و سکا دیکھا نہ کہی کا شخص مت کو غیر سیکے اور سول سکر غیر کو ہی نصیب بکا اس سیر ہی کہ حال کر می اپنی نفس کی ہی بزرگی اور سلوک
 کر می بندگان خدا سی القسط عدل کر می اور انصیب بکا اسم العدل من گذرا جو کوئی اس اسم کو سوا پڑی شریطان اور رسولہ سیکسی نہ ہو اور اگر سات
 سوا پڑی جو متصور کر کہتا ہو جمل موح البکامع جمع کر می والا کو نکا قیامت کو نصیب بکا یہی کہ جمع کر می علم عمل کو اور کمالات نفسانیہ و جسمانیہ کو
 اور سی کر می پچ جمع کر می فکر او سکین ل و جمعیت مع السدی بہت و جمعیت کوش تاہم ذات شوق پر ہم کر پڑا نہ شوی مات شوی چسکی بل و قارب
 اتباع شوق ہونی ہوں وقت پاشت کی غسل کر می و موزہ سما کی طر کر می و اس اسم کو دس با پڑی اور ایک نکل ہی ہا میں بند کر تا جاوہر ہاتھ پنی مہنہ پڑی
 تہوڑی ہوسدین سب جمع ہو جائیں گی ح الغنی فی ہر و ہر چیز سی جو کوئی بلا طمع میں سب ملا ہو ہم الغنی کو اور ہر عضو کی اعضا اپنی سی پڑے اور ناہنجی کو
 لاوی نئی تعالیٰ بلا و سکی دفع کر گیا اور جو کوئی ہر روز شہ با پڑی اوکی مال میں برکت ہوگی اور کہی محتاج نہ ہوگا ح المغنی فی ہر واکر نہ والا جسکو چاہی نصیب بکا
 انسی پیشہ کہ شفق کر می ماسوی اللہ اس اسم کو دس جمعوں تک ضرورت کر می کہ ہر جمعہ کو ہر بار پڑی غنی سی بی ہر واکر ح المکافح ہاڑ کہنی والا ملاک و نقصان
 کا بند و نی وین ویا میں نصیب بکا یہ کہ نفس و طبیعت کو نہ ہوش و انسانی سی ہاڑ کہی جب میان میان ہوگی تنگی و زرع و واقع ہو جوت کہ بچوئی
 پر ہاوی اسکو تیس با پڑی حق تعالیٰ اس خصہ کو دفع کر می ح اور حضرت شیخ فی شرح اسماء سی میں ہی اسم المانع کی اسم المعطی ہی نل کیا ہی اور ترجمہ و شرح دونو
 اسموں کی ہوں کی ہی کہ جسکو چاہی ہی دی اور جسکو چاہی ہی دی لا مانع لا معطی و لا مانع اور بندہ فی جب با کہ حق تعالیٰ معطی و مانع ہی اوکی عطا کا
 امیدوار رہنا چاہی او اسکی منع سی خالف او تخلق یہ کہ صاحبان و تھو کو دیوی اور فاسقون اور ظالمون کو منع کر می باقلب روح کو انوار حضور و عطا
 کی عطا کر می اور نفس و طبیعت کو ہوا اور شہوت مانع اوی اور باہر ہر کہی روایت میں کہ شکوہ میں ذکر معطی کا نہیں ہے اور منع کو موجب سن وایت کی نصیر
 کرتی میں ساتھ رد و ملاک کی یہ سب حضرت شیخ فی لکھن پر خاصیت معطی کی یہ کہی ہی جو کوئی المعطی کو وروا پنا کر می معطی السالین بہت پڑی کسی ال
 کا محتاج نہ ہو انصار التنافع ضرر پہنچا نہ والا اور فائدہ پہنچا نہ والا جسکو چاہی کہ شیری فی کہ نہیں اشارہ ہی اسکی طرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز اللہ کی قضاء
 و قدر سی ہی پس جو کوئی تا بعد از ہوا اوکی حکم کا پس وہ جیہ راحت میں ورجوہ تا بعد از ہوا پڑا ہر آفت میں فرمایا اللہ تعالیٰ فی من استسلم لتضلی و صیر علی بلائی
 و سکر علی لغائی کان عیدی حقا و من لم یسلم لتضالی و لم یصیر علی بلائی و لم یسکر علی لغائی فلیطلب السوائی شرح اسماء سی میں حضرت شیخ فی پچ شرح
 دونو اسموں النافع انصاف کی ہوں کہہا ہی کہ خالق ضرر و نفع و ضرر کا ہی اللہ تعالیٰ ہی اور پیدا کر نہ والا در و اور سچ و شفا کا گرمی اور سردی اور
 خشکے اور تر می میں وہی ہی اور گمان نہ لجاوین کہ دار فاعل بذات خود ہی اور زہر ملاک کر نہ والا نفس خود اور طعام و نفع و سیر کر نہا ہی اور پانی بذات خود کھرا
 کر نہا ہی یہ تمام حساب عادی ہیں یا معنی کہ عادت اس پر جاری ہونی ہی کہ اللہ سبحانہ فی او کو اسباب کیا ہی اور بواسطہ کی پیدا کر نہا ہی یعنی چیزیں کورہ
 کو اور اگر چاہی نیلہ کی ہی پیدا کر می اور اگر چاہی باوجود انکی مکر می سطر ح تمام اجزا عالم کی حکومات و خلیات و سلاسل اور اسباب بخر قدرت کاملہ

بار تعالیٰ کی مین اور پہرہ تمام بہ نسبت قدرت الہیہ کی مانند قلم کی بیچ ہاتھ کا تیک کے مین اور بندہ کو چاہی کہ ضرر اور نفع تمام حق تعالیٰ ہی بنا اور عالم سب کے مخلوق
 قدرت اوکی کا جانی اور حکم اور قضاء الہی کا تابع رہا اور تمام امور سپرد اوکی کری تاہم گمانی بسیر کری اس طال مین کہ خلق سی راست مین ہر کسایت
 لائی مین کہ موسیٰ علیہ السلام فی دامنوکی در کس حضرت حق مین فریادی سکھ ہو کہ فلانی کہاں فی انت پر کہہ تا آرام ہو موسیٰ علیہ السلام فی وہ گمانس انون پر کہے
 آرام پایا بعد ایک ت کی پہر ایک نانت مین در دہوا ہی گمانس انت پر کہی در زیادہ ہو کہا الہی پہر گمانس ہی کہ تو فی تعلیم فرما کی ہی خطایا بعتاب
 پہنچا کلاوس فہ توجہ ہمارے جناب مین کی ہی تو فی شفا دی یعنی اور اس مرتبہ توجہ گمانس کیطرت کی تو فی در زیادہ کیا مینی تابانی تو کہ شفا دی فی علی ثم
 کہ گمانس وخلق پہر کہ ساتھ ہم الہی اور حکم شریعت کی سر پہنچا دی اور زجر کر مینی نمانان مین کو اور نفع پہنچا دی اور مدد کری دوستان شکہ انصار جسکو کمال
 اور مقام میسر ہو اس اسم کو جمعہ کے شبہ مین سو بار پڑھی حق تعالیٰ او سکوا و من تمام مین ناجی عطا فرمائی اور مرتبہ بل قرب مین پہنچا ان نفع جو کوئی گشتی مین
 ہر روز اسم ان نفع پر ملازمت کری کوئی آفت او سکون پہنچا دلا کہ تبارک مین کہ تائیس با پڑھی تمام کام حمت بخواد اوکی ہون رالتو کہ روشن کرنوا لاہم
 کا ساتھ تاروکی اور روشن کرنوا لاہم مین کا ساتھ دنیا اور علم اور فہم کی اور دل موٹو کا ساتھ توجہ معرفت و طاعت کے اخذ نیکیا پہر کہ روشن ہو و ساتھ
 نوزایمان عرفان کی جو کوئی شب جمعہ مین سات بار سورہ نور اور ایک ہزار اسم کو پڑھی اوکی مین نور پیدا ہو اگر وقت صبح ملازمت کری ل و کا
 روشن ہو و اگلا تارو کہ گمانو الا نصیب نیکیا پہر کہ بندگان خدا تعالیٰ کو اوکی راہ بتا دی اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ فی شرح اسماء جی مین پو
 کہی کہ ہدایت راہ دکھانی اور منزل مقصود کو پہنچا راہ تمام رہرو و کا وہی ہی جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہی راہ نماو ہی اور جو کہ راہ ہی کی چلتا ہی
 رہبر ہی ہی بیت گزیر چرخ لطف توراہ نماید اگر کم ہذا فلہائی شب ان پی نہر و ہنری ہذا اور پروردگار تعالیٰ کی انواع انو ہدایت کی ہی حضرت شیخ
 احکام کل شئی خلاصہ نم ہدی حبیبی کہ لیکو کجور و میدا ہونکی پڑھی چہاتی چوستی کی راہ بتائی او چوڑ کو کجور دکھائی گمانی انجینی کی راہ بتائی اور شہد کی کہی کو
 گہر بنائی اور فضل و زبرگ ترین ہدایت کی راہ دکھانی ہی اوس طریق کی کہ جہل سجا فیضیاسل در رویت ذات پاک و سیکلی ہی اور خواص کے باطن مین پیدا
 کرنا نور و توفیق اور سر تحقیق کا کہ سبب ہایت طاعت معرفت کی مین و رہبرہ مند ترین بندہ کے متعلق ساتھ اس اسم کی بنیا وادایا اور علمائے مین کہ راہ
 دکھانی والی خلائق کی حق طرف سر مستقیم کی خصوصاً سید انبیا اور ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم علیٰ دو صحابہ و اتباعا و ابنا اللہ علیہ السلام اتقوا اللہ الذین النعمت علیہم فہم
 علیہم ولا الضالین ذوالنون مصری قدس سرہ فی کہا کہ تین چیزیں عرفان کی خلاق سی مین سنگدل و غمہ و دو کو کشادگی اور خیر کے طرف لانا اور حق
 تعالیٰ کی نعمتیں غافل کو یاد دلانی اور زبان توحید سی سدا نو کو راہ حق دکھانی یعنی مونہ و کئی و کئی دنیا سی طرف مین کی اور معاشیت معا کیطرت لائے
 الہادی جو کوئی ہاتھ و چھوای اور مونہ سدا کیطرت کری اور اس اسم کو بہت پیشہ اور تہلو و پڑھو نہلا و لکھو کی پیہر مرتبہ بل معرفت کا پاؤں البقیع پید کر
 عالم کا بدون مثال کی کہا بعضوں نے کہ جسی امیر کیا سنت کو اپنی نفس قوال فعل مین بولتا ہی حکمت کی باتیں کہ جسی امیر کیا خواہی کہ اپنی نفس پر قوال فعل
 مین بولتا ہی بدعت کی باتیں و کہہا فیشری فی کہ اصول ہما نہ ہے مین مین پیروا کہ فی صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق و افعال مین و کہہا فی مین کہ حلال ہو
 و حرج بولنا اور خالص کرنا فیت کا تمام اعمال مین و رہی ہی کہا ہی کہ جسی مذہب یعنی نرمی کی متبع سی لی لیتا ہی اللہ علوان و متوکی اعمال و سیکسی و رجو
 کوئی سہننا ہی جسی کو کہ کیکر کال لیتا ہی اللہ تعالیٰ نور یا نکاح دل و سیکسی لبدیج جسکو کوئی غم یا ہمیشہ اس شہرہ راہ ادا رکایت ایت مین ہزار بار یا بدم
 السموات و الارض پیشہ وہ ہم سر ہما پاؤں و اگر راہ و مونہ فیکہ کیطرت کر کہ تہا پڑھی کہ سوجا کو کجور چاہی خواب مین کہی البتہ ہمیشہ جسی والا جو کوئی شہید
 کو سو بار پڑھی تمام عمل و سکی قبول ہون و کرسی سرج او سکون پہنچا الوارث باقی بعد فنا موجودات کی اور انک تمام مخلوقات کا نصیب نیکیا پہر کہ اول عمل
 مین کہ جملہ باقیات صحاحات سی مین کوشش کر مینی مثل تعلیم علم اور صدقہ جاریہ وغیرہ کو کر اور شہد باقی بعد فنا موجودات کی ہی کہ تمام الماک بعد فنا

۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

مالکونکی جوہر اوسکیطرت کرچکی اور یہ بظرف ظاہر ہی والا وہی مالک علی الاطلاق ازل سے ابد تک بی تبدل ملک کے اور تمام ملک ملکوت ایک ہی بی بی شریک کے
اور صاحبان بصائر ہمیشہ مدار من الملک لہم بعد الوحد القہار کی گوش و شش سے منتی میں بند کیو جا رہی کہ بیچ فکر مال و میراث کی نہو اور جانی کہ سب کچھ چھوڑ
جانی ہو تو قبل ان موتو شاعر فونیکا ہی مصدحہ دل برین منزل فانی چہنی خست بر بندہ او تخلیق پیہ کہ تحصیل علوم اور معاف دین کر ہی باور
انیا کا جو خاصیت جو کوئی وقت تکلیفی فانی کے اس سم کو سو با پڑ ہی کچھ بیچ اوسکو تیرہ بیچ اور جو کوئی اسکو بیت پڑ ہی تمام کام اوسکی بن آوین عالم
یہاں مالک کہا بعضوں نے کہ راہ دکھانا اوسکا بندی اپنی کو پیہ کہ راہ دکھانی نفس اوسکی طرف طاعت اپنی کی اور قلب اوسکی طرف معرفت اپنی کو
اور روح اوسکی طرف محبت اپنی کی اور علامت اوس شخص کی کہ راہ دکھانی اوسکو حق وسطی سنوار فی نفس اوسکی پیہ کہ الہام کرنا ہی اوسکو کل فی نفس
تمام ہونی من مشول ہی کہ ہوگی ایک ذرا برہم بن ہر کم پس حکم کیا بات شخص ساتھ کر فی ایک چیز کی کہ اون پاس ہی کہانی کی ہی پس نکلا وہ ماگہاں ایک
شخص فلک اوسکی ساتھ ایک پھر نکلا وہ پیر چالیس ہزار دنیا تہی پس پوچھا اوسی اس شخص سے ابرہیم کو اور کہا کہ میراث اوسکی ہی کہ اوسکی باپ کے مال میں پہنچ
ہی اور میں غلام اوسکا ہوں پیری آیا وہ شخص اوسکو ابرہیم کی پاس پس کہا ابرہیم کی کہ اگر ہی تو سچا تو ادا ہی اوسکی خوشی کی ہی اور جو کچھ کہ ساتھ میری ہی
بخشا تہی تجھ کو پس چلا جا میری پاس پس حرج نہ نکلا وہ کہا ابرہیم کی ای رب میری کلام کیا میں نے تجھی بچہ مقدمہ تو کی اور تو فی دی دنیا بھگو کثرت
پس تیری حق کی اگر راہ الیگا تو تجھی ہو کہ سی نہیں نکلتی کا میں تجھی کچھ جو کوئی تدبیر اپنی کا کی بخانی اس سم کو در میان نماز شام اور سوئی نہا بار پڑ ہی
جو کچھ کہ صواب ہو اور سہ ظاہر ہو اور گروہ موت کر ہی اسی جہات اوسکی بی سی اوسکی ہر انجام پاوین جہ الصلوٰۃ بردار کہ شانی نہیں کرتا بیچ عذاب کی کہنگار
اور نصیب بندیکام اس سخا ہر سب لہجہ میں نکلیا فی کر فی صبور وہ کہ بچہ کڑا فی کہنگار و فی شانی کر ہی بیچ عذوبت و نیکی جلدی کر ہی اور صبور زود یک
معت سلیم کی ہی و فرق پیہ کہ صبور شہر ہی ہے کہ اگر چہ صبر کیا و لیکن آخرت میں کڑا لگا اوسلیم طلق ہی اور بعضوں نے کہا کہ صبور معنی صبر دینی و اوسکی غنی کو
مسیبیت اور بلا میں اور صبر دینی والا او پر تحمل بارمانت کی اور صبر دینی والا او پر مخی الفت ہوا و رشوت کی اور صبر دینی والا او پر شفقت کی ساتھ دای عبادت کے
و ہی بجا ز تعالیٰ ہی اور بند کیو جا رہی کہ چہ تمام دارون اور بخوبی ہر اوس پیہ ہی اور اوفانی فی رجبی او تخلیق کچھ کسی کام میں ہی اور شانی کر ہی اور آرام و تکلیف
اختیار کر ہی اور بیچ و فراق میں پناہ اوس تعالیٰ سی ڈونڈی رہنا افرح علینا صبر و ثبت قدمنا والنصرنا علی القوم الکافین یا رب العالمین امنوا ہمدو اوصا جو
و اطلوا و القوا لعلکم تفلحون ایک شخص فی شام میں کہہ کر کام صبر اگر مارا جا تو نہ ہند ہوگا اور اگر زندہ ہوگا سید ہوگا خاسرت جسکو بیچ یافت یا و نہ ہند
پیش او یستقین یا سکو پڑ ہی طہیان باطن پاو اور اگر آدمی رات اور یاد ہو کہ و موت کر ہی وسطی زبان بند اور خوشنودی و شمنو کی اور رضا سلطان کی بخدمت
کی اور قبولیت و نوکی خاسرت تمام کہتا ہی ح ع کواہ الترمذی و لہم فی فی الدعوی الکلیہ و کال الترمذی ہذا حدیث نقل کی بہ ترمذی فی اور
ترمذی فی دعوات کیر میں اور کہتا ترمذی فی یہ حدیث غریبہ اور کہتا یونہی معنی ملا علی قلی کہی ہر کس کتاب السعین و حدیث رسول السعین سوکان سما کہ
اور اسما ہی باقی میں معنی کتاب سعین میں ہر سب لاکرم الاعلیٰ ای حفظ الخلق سائر است الشا کر العادل العالم السلام الغالب النافر الفائق القدر القہر
القادر الکفیل الکافی المنیر المہیط الملک المولیٰ النصیر حکم الکلین رحم الرحیمین حسن الخلقین الفضل و الطول و القوة و المعارج ذوال العرش فیج الدرجات غفر
الذنوب قبل التوب لفعال ما یرید یخرجہ من من لبت اور حدیث شریف میں یہ کہ فی میں ایمان لانا لہ منیت اور سو ای نہ کی اور کت یونہی توریہ وغیرہ ہی
اور بی نقل کی ہیں مدد تمام ہونی شرح اسما ہی کی شرح ملا علی قاری اور شرح مولوی فخر الدین اور ترجمہ حضرت شیخ رحمہم المدنی فی سکر بیدۃ ان ترسل
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع جلا یقول اللہم انی اسألك بانک انت اللہ لا الہ الا انت لا أحد الصمد الذی لہ کل ذک و لکم یوکد و
لہم یکن لکم فکروا احد فقال دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی و اذا دعی بہ احاب سرا ھ الترمذی و ابی داود

اور روایت ہی بریکہ کہ یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہنا ہی بالہی تحقیق میں مانگنا ہوں تجبی یعنی مطلب مقصود اپنا بوسیلہ اسکی کہ تو ہی اسکا
کوئی محبوب و مکر و مہربان نہیں کوئی پسند یا باحضر ت فی کدعا مانگی اسنی اللہ تعالیٰ سے ساتھ ہم عظم کی ایسا ہم عظم کہ
مانگا جانا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ ہی دینا ہی اور جو وقت کہ دعا کی جانی ہی ساتھ ہی قبول کرنا ہی یعنی اکثر مقبول ہونی ہی فعل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد
فت ظاہر ہے کہ ہم عظم سارا ہی میں پوشیدہ ہی مثل لیلۃ القدر کی لیکن جو عظم کہتی ہیں کہ ہم عظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید عبدالقادر جیلانی
رحمۃ اللہ فی فرمایا ہی کہ بشرط اسکی کہ اسکی کچھ مانگی ہوگی کہ حسب حال ہوگا اور اقوال بہت وارد ہوئی ہیں چنانچہ
باب اخیر میں مذکور ہوگی اور علمانی فرق سوال و دعا میں یہ نقل کیا ہی کہ سوال کی معنی یہ طلب کرنا ہے جیسے کہ ہم اللہ عظمیٰ اور اعطای دینا اسکا اور دعا
کی معنی یہ کہنا ہے کہ ہم اللہ عظمیٰ یا اللہ اور اجابت قبول کرنا اسکا جیسے کہ فراموشی لبیک عبدی یعنی ہاں سید میری ع فرخ **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ**
بِجَالِ سَمَاعٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ يَحُلِّي بِصَلِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا نَكَّ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَمْدُ
لَمَّا كَانَ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا قَيُّوْمُ أَسْأَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللَّهُ بِاسْمِهِ
الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَهُوَ الْقَرِيمُ يَا كَبُودَ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيَّ وَابْنُ مَاجَه
اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھا میں شبہا ہوا ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اور ایک شخص نے ہر ہاتھ مانگا پس کہا اونی بالہی مانگنا ہوں تجبی
مطلب اپنا بوسیلہ اسکی کہ تیری ہی ہی ساتھ ہی نہیں کوئی محبوب و مکر و مہربان بہت زیادہ پیدا کر خواہ آسمانوں اور زمین کا ہی صاحب کی اور خبر تو
ای زندہ ہی خبر گیری کر جو الی سوال کرنا ہوں تجبی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کدعا مانگی اللہ سے ساتھ نام اسکی کہ تیری ایسا نام کہ حسب حال
جسکو ساتھ ہی قبول کرے اور جب سوال کیا جسکو ساتھ ہی قبول کرے تو ہی فعل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ فی **وَعَنْ أَنَسٍ**
بِذَاتِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ اللَّيْتَيْنِ وَلَهُمَا اللَّهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
الْوَحْدَانُ الْحَمْدُ وَقَاتِلَ عِمْرَانَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَمْدُ الْقَيُّوْمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ اور روایت
یزید کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا اسم اللہ کا عظم ہے ان دو آیتوں کی ہی اور محبوب و مکر و مہربان ہی نہیں کوئی محبوب و مکر و مہربان
اور جب ابتدا سورہ آل عمران کی آیت میں کوئی محبوب و مکر و مہربان ہی خبر گیری کر خواہ انفل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور انس فی **وَعَنْ**
سَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذَا دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي
كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ لم يدعهم بها رجل مسلم في شئ الا استجاب له رواه ^{ابن ماجه والترمذي} اور روایت ہی سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی دعا صاحب
کی یعنی حضرت یونس کے جو وقت کہ دعا مانگی اپنی رب سے اس حالت میں کہ تیری ہر چیز میں مجھ کی کہ دعا ہے نہیں کوئی محبوب و مکر و مہربان ہی تو تحقیق میں تھا ظالم
نہیں دعا مانگنا ساتھ ہی کوئی شخص مسلمان ہر کسی چیز میں حاجت کی مگر کہ قبول کرنا ہی اللہ واسطی اسکی فعل کی یہ ترمذی فی **فت مختصر**
حضرت یونس علیہ السلام کا یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ فی ہر حال و مکر و مہربان ہی والوں شہر نبوی کی پس بلایا و مکر و مہربان کی وہ ابان نزلانی ہر وحی پہنچی اللہ
تعالیٰ فی کہ انکو آگاہ کر دی کہ عذاب پہنچا دینا بعد تین دن کی وہ یہ بات کہ کمال کثرت ہی انہیں پس ظاہر ہوا ابابریا اور قریب ہوا یہاں تک کہ ہر
انکی شہر پر اور کھلا و سمجھ گیا کہ ہوا ان پس حسب بعض کیا انہوں فی کہ قریب اور تراغذا کا حکم ساتھ ہی ہوں اور اولاد اور جانور و انسانی کی طرف ہر
کی اور جدا کیا انہوں فی اور جانور و ان کی ہر کو مار و نسی اور بلندگی اور اساتذہ زاری اور ویک کی اور ایمان لانی اور توبہ کی اکثر اور گناہوں کی اور کہا
یاجی صبیح لاجی لا الہ الا انت پس ہم کیا اللہ تعالیٰ فی انہی عذاب ہر قریب ان شہر کی آئی حضرت یونس علیہ السلام کہ معلوم کرین حال و مکر و مہربان

کہ یہ وہی ہے جس کا وہاں ایک اور لوگ تھے۔ نہ وہ ہیں جس کی ہوا میں ہوا کی اور نہ نازل ہوا میں
 گئی اور نہ جانا کہ عذاب اور تباہی اور پھر ہر دفعہ جو گیا پس یہاں تک کہ ایک کشتی پر اور مینہ میں پس جب مینہ گئی کشتی پس مبالغہ کیا گیا اور کچھ کر کے
 نہ باری ہوئی پس کہا ملا حون فی کہاں کوئی غلام یہاں ہوا ہی پھر قہر دلا اور ہونہو فی درمیان کشتی والوں کی پس نکلا قہر بوس کی نام پر کہا اور ہونہو فی
 کہ میں ہوں غلام یہاں ہوا پھر دلا یا اپنی کو دریا میں پس کھل گئی چھیل اس کی حکم سی اور حکم کیا چھیل کو اللہ تعالیٰ فی یہ کہ محفوظ کی ہوئی تھی اور اس کی
 میں اور یہ کہ وہی اور دریا میں نکل اور وہی کی پھر کہا لا الہ الا انت ہی کہ فی کثرت من انظار میں نے میں انظار میں میں سی ہوں
 اسبب کشتی کی قوم میں پس یہی اس کی کہ افن ہی تو مجھ کو کشتی کا پس قبول کی اللہ تعالیٰ فی دعا اور کی اور حکم کیا چھیل کو اور کی دانی کا طرف زمین میں پس کہ وہ
 ایک شہر ہی شام کی شہر وینے **الفصل الثالث** فصل تیسری عن بریدۃ قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 المنی حینما کان رسول اللہ یقرء ویرفع صوته فقلت یا رسول اللہ اتقول ہذا امراء قال بل مؤمنین فقلت یا رسول اللہ
 الا شعری یقرء ویرفع صوته فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستمع لقرآنہ ثم جلس اؤموسی ینکفوا فقال اللہم انزلنا
 انک انت اللہ لا الہ الا انت احدا صمد لا یلد ولا یولد ولہ یموت ولہ یموت لکن لہ کفر واحد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد سأل اللہ
 باسمہ الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب قلت یا رسول اللہ اخبرہ بما سمعت منک قال نعم فاخبرنا بقول رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فقال لی انت الیوم فی اخر صدیق حدیثی یحدث رسول اللہ صلعم راہ ذہب راہ رایت ہی بریدہ ہی کہہا داخل ہوا میں یہاں
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں وقت نماز کی پس ناگہان ایک شخص پڑھتا تھا قرآن اور بلند کرتا تھا آواز اپنی پس کہا مینی یا رسول اللہ کیا کہتی ہو تم اس کو یا کہتے ہو
 یعنی منافق کہ پڑھتا ہی پکار کر سنانی اور کہتا ہی ای فرما حضرت فی بلکہ مسلمان رجوع کرنا الہی خلدت طرف ذکر کی کہا بریدہ ہی اور ابو موسیٰ شہری پڑھتے
 ہی قرآن اور بلند کرتے ہی آواز اپنی یعنی اوپر جو گندرا کہ ایک شخص پڑھتا تھا وہ ابو موسیٰ ہی ہی پھر شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سننا قراۃ اور
 کہ پھر مذہبی ابو موسیٰ یعنی شاید کہ وہ شہد میں تھی یا بعد نماز کی دعا مانگی گئی پس کہا یا الہی تحقیق میں گواہ کرتا ہوں تجھ کو یعنی اعتقاد کرتا ہوں تیری حق میں کہ
 تو اللہ ہی نہیں کوئی معبود سوا تیری ایک ہی بی نیاز نہ جانا اور نہ جانا گیا اور زمین ہی واسطی اس کی مہر کوئی پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق مانگا
 اللہ تعالیٰ سی ساتھ نام اس کی ایسا نام کہ جب سوال کیا جاتا ہی ساتھ وہی دیتا ہی اور جو وقت کہ دعا مانگی جاتی ہی ساتھ وہی قبول کرتا ہی کہا بریدہ ہی کہہا
 مینی یا رسول اللہ خبر چھا زمین ابو موسیٰ کو ساتھ پھینکی کہ غی مینی آہ فرما کہ ان پھر خبر دی مینی اور کو ساتھ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ابو موسیٰ
 فی مجھ کو تو آجکی دن سیرا بہا ہی ہی چا بیان کی کوئی مجلس حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ زہرین فی **ف** چہ بیان اسم عظم کی اور بت سی
 قول وارد ہوئی میں بوضون فی کہا اسم عظم اسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اور بوضون فی لفظ ہو کہ کہا اور بوضون فی ہی القیوم کو اور بوضون فی مالک مالک اور بوضون فی کلہ کلہ
 اور بوضون فی اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم کو اور حضرت امام زین العابدین منقول ہی کہ انہوں فی سوال کیا رب لغت سی کہ تعلیم کر مجھ کو اسم عظم
 وہ کہا یا اور کو خواہ میں کہ اسم عظم لا الہ الا اللہ ہی اور بوضون فی کہا کہ وہ مخفی ہی اسم الحسنی میں اور بوضون فی کہا کہ اللہ ہی بوضون سلف منقول ہی کہ کہ اسم
 کہا اللہ عاکی خدا ساتھ نام نامون اس کی اور مانند کی حسن بصری سی ہی منقول ہی اور بوضون فی کہا اللہ ہی اور بوضون فی کہا کہ جو اسم اسم الہی سی کرنا
 کری بندہ اللہ کو ساتھ وہی بطریق حضور و اشغراق کی سطح کہ وہی باطن میں اس حالت میں سو اس کی کچھ ہو دی وہ اسم عظم ہی اور دعا ساتھ وہی
 قبول ہوتی ہی یہہ قول حضرت امام جعفر صادق کا ہی اور ابو سلیمان دارانی فی کہا کہ پوچھا مینی بعضی مشائخ سی اسم عظم کہا اپنی تو کہ مینی اور
 کہا جو وقت کہ کہی تو دل ہی کہ کہ متوجہ ہوا طرف خدا کی اور نرم ہوا اگلا صاحب مینی کہی اسم عظم ہی اور ابو الہریرہ سی کہ مینی پوچھا کہ تعلیم کر مجھ کو اسم عظم کہا کہ کہ اسم

مؤمن تائبین اپنی عملی میں بہرہ پر حضرت وقت چاشت کی درود پڑھیں یہ وہ تائبین ہیں جو گناہ فرمایا ہمیشہ ہی تو اوس حالت پر کہ جدا ہوا میں توبہ کی اوس حالت پر
وقت صبح کی اب ملک وقت چاشت کا ایک بیٹھی ہوئی ذکر میں مشغول ہی کہا کہ ان دو ایمانی صلی اللہ علیہ وسلم کی توبہ کی تیری پاس جا
کلمی میں بار واپسی میں کہ اگر تو لی جاوین ساتھ و نیز کی کہہ تو فی اس ابد اس منی تو البتہ غالب ہیں و نیز یعنی ان کا پرستے تو اب کا یا دم تو ان کی کسی دہ چا
کلمی میں پانچ پاکی بیان کرتا ہوں اس کی اور تعریف کرتا ہوں اس کی بعد گنتی مخلوقات اس کی اور موافق مرضی ذات اس کی اور موافق بوجہ شرف اس کی
اور موافق مقدار کلموں اس کی اس کی نقل کی یہ سلم فی وقت کلموں میں کتابوں اور صحیفوں اس کی یا اسماء الحسنات یا اوامر اس کی اور ولایت کرتی ہی تیرا
اس پر کہ اعتبار ذکر میں کیفیت کا ہی نہ کہتے کا یعنی تسبیحات وغیرہ کہ مضمون اس کا خوب ہو اور حضور دل سی پڑی اگر چہ کہ ہوں فہل میں ان تسبیحات کو
ایسی ہوں اگرچہ بہت ہوں اور سی قیاس پر فوارہ فراہمی ساتھ تدبر اور تفکر اور حضور کی اگرچہ ایک است ہو فضل ہے بہت قرار سی کہ خالی ہوں ان
چیزوں مذکورہ سی **و عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لہ
الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر فی یومہ دائنہ مرۃ کانت لہ عشر رقاب کتبت لہ دائنہ حسنة و تحیت عنہ مائۃ سیئة
و کانت لہ جزا من الشیطان یومہ ذلک حتی یسوی لہ یا ارحم الراحمین لا یجزل عمل الذمینہ **و عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم فی جو شخص کہی نہیں کوئی محبوب و مکرر اس نہ نہیں شریک کوئی اس کا اس کی ہی ہی بادشاہت اور اس کی ہی ہی تعریف اور جو چیز پر قادی
جو کہی دین میں سو بار ہو کا اس کی ہی ثواب برابر آ کر فی اس پر دو کوئی اس کی ہی جاتی میں اس کی ہی و نیکیان اور وہ کی جاتی میں اس کے سو بار ایمان و توبہ
ہی اس کی ہی پناہ شیطان ہی اوس دن شام تک و نہ میں الیا کوئی یعنی دن قیامت کی عمل بہتر و چہر ہی کہ لایا و سکرم و شمشعل عمل کیا زیادہ و ست
ظاہر ایہ علم ہو تا ہی کہ اگر شام کو پڑ ہی صبح تک سبطر پناہ میں شریک مال ہی کہ جو یہ ہستار راوی ہی با حضرت ہی فی بیان کیا ہوا ہی کہ ظاہر ہی
واللہ علم اور کہا نووی فی کہ بہ ثواب سو کا ہی اور بعد از زیادہ پڑ سکا زیادہ ثواب پاویگا اور بہرہ خواہ آہی پڑ ہی یا تفرق ہی ثواب و نیکیان
فصل پہلے کہ اکثری پڑ ہی اور اول روز میں پڑ ہی تاکہ تمام دن پناہ میں شیطان **و عن** ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فجعل الناس یحذرون بالتکذیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہ الناس لا یبکوا علی
انفسکم انکم لاتدعون اصم ولا عابثا انکم تدعون سمیعا بصیرا وهو معکم والین تلجئون اقرب الی احدکم من عنق راحلہ فقد
ابو موسیٰ ان خلفہ اقول لا حول ولا قوۃ الا باللہ فی نفسی فقال یا عبد اللہ بن قیس لا أدلک علی کذب من یؤثر الجنة فقد بلی یا رسول اللہ قال لا
حول ولا قوۃ الا باللہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری کہ کہا ہی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر میں پس شہ و کیا کوئی فی پناہ
ساتھ گئے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی امی و میون زمی کرو ہی جاؤ نہ یعنی اتنی چلا کر کہ یہ کہتے ہیں تم نہیں پکار فی یعنی ساتھ ہمہ کی یا نہیں
یا کرتی پھر ہی کو نہ غائب کہ تحقیق تم پکار فی ہوسنی والی و کہنی و لیکو اور وہ ساتھ تبار ہی ہی یعنی مطلق ہی تبار ہی حال پر جہان کہیں کہ جو ہم
ہی کہ پکار کر یا کر یا چکی اور وہ کہ پکار فی ہو اس کو بہت نزدیک شرف ایک تبار ہی گردن سوار اس کی کہ ابوموسیٰ فی اور میں تبار ہی حضرت
یعنی و شہر یا پیادہ کہتا تھا میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ اپنی و لیس پس فرمایا حضرت فی امی عبد اللہ بن قیس کہ نام ہی ابو موسیٰ اشعری کا کیا خبر دار
کردن میں شجکو و پراگشگی گنجون بہت کی سی یہ کہا یعنی مقرر خبر و کچھ ہی ہا رسول اللہ فرمایا حضرت نے وہ گنہ بہر ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ نقل کی یہ
سجاری اور سلم فی وقت پکارنا ساتھ ہمہ کہتے ہی بلند جگہ پر چڑھی ہوئی جو ہمہ کی سنت ہی پکار کر کہتی ہی یا مہر است ہمہ کہتے ہی ماندا اس کی ہی یعنی فرما
پکار کر کہتی ہی اور جب حدیث میں لا حول کو گنہ سلی کہ اس کی شہ و لیکو بہت ثواب ہی ماندا گنہ دنیا کی بلکہ دنیا کی گنہ کی یہ ہی حقیقت نہیں و سکی گئی اور

اور ایک ہی قرابتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی و ناطا بہر خبر حدیث سی بہ معلوم ہوتا ہی کہ اللہ کبر فضل ہی سبب سی کہ اوپر کے مذکور ہو میں اور اوپر سے بہتر
سیدہ لالت بہر کرتی ہر کہ فضل انھن لالا اللہ پیر محمد لادو بہر اللہ کبر و سجان اللہ پس تاویل میں یوں کیجا ویکی کہ نہیں پڑی و سندن ثواب کی ہوا
لالا اللہ اللہ پڑنی والی اور اللہ پڑنی ویکی زیادہ اس ثواب کہ لادیکا بہر ۶۰ و عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انکم التسمی نصف المیزان والحمد للہ مجاہدہ ولا الہ الا اللہ لیس لها حجاب ذون اللہ حتی تلخص الیہ رواہ
وقال احمد بن حنبلہ عن عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم التسمی نصف المیزان والحمد للہ مجاہدہ ولا الہ الا اللہ لیس لها حجاب ذون اللہ حتی تلخص الیہ رواہ
یعنی ایک پڑا جو منہر ہی مکیوں کی تولنی کی لپی او سکوبہر دیگا اور احمد لکھنا بہر نامی ساری ترازو کو اور لالا اللہ اللہ میں واسطی ویکی پڑوہ و اللہ کی
یہاں تک کہ پہنچا ہی طرف اللہ کی فضل کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث غریبہ اور میں ہنادہ کی توی ف احمد لکھنا بہر نامی ترازو اب احمد لکھنا
بہر دیتا ہی ساری ترازو کو اور فضل ہی سجان اللہ پیر ادیبہ کہ احمد لکھنا بہر سجان اللہ ہی کہ توی ترازو کو بہر دیتا ہی ثواب سجان اللہ کا اور ادیبہ
کو بہر دیتا ہی ثواب احمد لکھنا دو نو لکھ ساری ترازو کو بہر فی میں و را خبر حدیث کی معنی یہ میں کہ لالا اللہ اللہ سبب جلدی قبول ہوتا ہی درگاہ کو بہر پڑوہ
اور بہت ثواب پامی پڑنی والی اسکا اور میں لالت ناطا بہر ہی پیر کہ لالا اللہ اللہ فضل ہی سجان اللہ و احمد لکھنا بہر ۶۰ و عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انکم التسمی نصف المیزان والحمد للہ مجاہدہ ولا الہ الا اللہ لیس لها حجاب ذون اللہ حتی تلخص الیہ رواہ
یعنی جلدی قبول جی ہوتا ہی کہ کہیں ہونسی بھی اور اسل ثواب بہر حال نامی ۶۰ و عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم التسمی نصف المیزان
والحمد للہ مجاہدہ ولا الہ الا اللہ لیس لها حجاب ذون اللہ حتی تلخص الیہ رواہ
اور روایت ہی ابن مسعودی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ما بین انکم التسمی نصف المیزان والحمد للہ مجاہدہ ولا الہ الا اللہ لیس لها حجاب ذون اللہ حتی تلخص الیہ رواہ
بیت المعمور پس کہا ابراہیم فی امی محمد لکھنا اپنی امت کو میری طرفی سلام و خبر دینا او لکھو کہ تحقیق جنت بالکیر وہی مٹی او کی یعنی شکست خضران کی جا
مٹی کی سیر میں پانی او سکا اور وہی میدان پٹ یعنی ہوا خالی درختوں سی او تحقیق دخت او کی میں سجان اللہ و احمد لکھنا بہر لالا اللہ اللہ کبر
فضل کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث حسن غریبہ ہزار و سناد کی ف سبب طرفی سلام لاق ہی ہر سی والیکو کہ ہی علیہ السلام و حمد للہ بکارتہ اور حدیث
او کی سجان اللہ معنی سکی یہ میں کہ لکھ کہ اپنی امت کو کہ ان کلمات اور مانند کہیں پڑنی سی آدمی جنت میں داخل ہوتا ہی اور بہت دخت جنت میں
لگانی جاتی ہیں یعنی ہر کھ کی پڑنی سی ایک دخت لگتا ہی پڑنی زیادہ پڑی کا اونہی ہی دخت زیادہ لگائی جاوے گی و عن یسیرہ و کا
من المجرات قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم التسمی نصف المیزان والحمد للہ مجاہدہ ولا الہ الا اللہ لیس لها حجاب ذون اللہ حتی تلخص الیہ رواہ
اکلفن مسئلہ لا فستطفا ولا تغفلن فتنسین الرحمة و الترمذی و اور روایت ہی سیر سی اور ہی وہ حجرہ کہ فرمایا بکھو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ما بین انکم التسمی نصف المیزان والحمد للہ مجاہدہ ولا الہ الا اللہ لیس لها حجاب ذون اللہ حتی تلخص الیہ رواہ
یعنی تسبیح تکرار سلی کہ وہ پوچی جاوے گی گویا کہ وائی جاوے گی اور نہ غافل ہوئے یعنی ذکر نہ پڑوے بلکہ جی جنت یعنی اگر ذکر پڑوے گی محروم نہ ہوگی

بہر نامی

نوازش کی سی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد و فی تپوچی جادوئی فی معنی قیامت کو پوچی گا اللہ تعالیٰ کہ کیا کیا تہمتی ہو گی یا پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ انکو
 ہر گواہی دیکھی اپنی صاحب کے اعمال پر اور ایسا ہی حال و اعضا کا ہو گا فرمایا اللہ تعالیٰ فی یوم تبدل علیہم لسننہم قلیدیرہم و از جہنم ہا کا تو اچھلون اور
 اسون غبت دلائی یہ کہ اللہ تعالیٰ کی اعضا کو اور چیز میں کر رہی ہو اللہ تعالیٰ اوسے اور بجای گناہوں سے اور اس سے معلوم ہوا کہ از جلیویر تہمتی ہوا کا رکھنا افضل
 ہے اگرچہ جائز ہے پرنہ **الفصل الثالث** فصل مبرری عن سعد بن ابی وقاص قال جاء اعرا ابی فی الی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فقال علیی کلما اقولہ قال قل لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان
 اللہ رب العالمین لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم قال فہو کاذب لربی فمالی فقال اللہ اعفر لی وامنہ حمینی
 واهد لی وامنہ ففی شک لراوی فی عافنی زوقہ مسلمہ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص کہ کہا آیا ایک زمیندار باس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کی اس کہا سکھلاؤ مجھ کو ایک ذکر کہ بتا رہے ہوں یعنی درو کروں اور سکھو فرمایا کہ نہیں کوئی محبوب دگر اللہ کیلئے نہیں کوئی شریک و سکا اللہ بہت بڑا اور
 تعریف و عظمت کی بہت ہی پاکی ہی اللہ کو بالنی والا علو تک نہیں پہنچاں گے ہونسی اور نہیں طاعت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ غالب حکمت و ہیکل کہا تو
 پس یہ الفاظ میں اسی ذکر رب میری پس کیا ہی اسی میری کہ دعا کرتے ساتھ اسکی اپنی ہی پس فرمایا کہ یا الہی بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر یعنی ساتھ تو فرما
 دینی طاعت کی حرکات و سکنات میں اور بدایت کر مجھ کو یعنی طرف بہتر احوال کی رفوی دی مجھ کو یعنی مال حلال اور عافیت سی کہ مجھ کو شک کیا راوی
 لفظ عافنی میں کہ یہ لفظ ہی یا نہیں نقل کی یہ مسلم فی تپوچی زرا کی روایت میں لفظ العلی العظیم کا یعنی سجای العزیز الحکیم کی اور مشہور ہی اعلی العظیم
 ہی ہی لوگوں کی زبان پر اگر نہیں وارد ہوا ہے مسلم میں **ع** عن انس بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ علی شجرۃ یابسة فی بطن وادی
 یحصاءہ فتننا اثر الوتر فقال ان الحمد للہ وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر شاذن لب العبد ان یشاؤ فی ہذہ الشجرۃ رواہ الترمذی و قال
 اور روایت ہی انس کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری اوپر ایک درخت خشک بنو تیکلی کہ ہوا اور اسکی لہنیو کو اپنی لایہی سی پس چیری ہی پس
 کہا تحقیق کہنا الحمد للہ وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہ جہاں تا ہی گناہ بند و کی جیسیکہ چیری میں ہی اس درخت کی نقل کی یہ ترمذی
 اور کہا یہ حدیث غریبہ **و** عن یحییٰ بن زبیر عن اخی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من قول لا حول ولا قوۃ الا باللہ فائتھامن
 اکثر الجنۃ قال یحییٰ فسن قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجائمن اللہ الا الیہ کشف اللہ عنہ سبعین بابا من الضر اذا نھا الفقر
 رواہ الترمذی و قال ہذا حدیث لیس نسنادہ یصلح و یقول لیس نسنادہ عن ابی ہریرۃ اور روایت ہی یحییٰ بن زبیر کہ کہا فرمایا مجھ کو رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ہتایت کر کہنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ اسکی پس تحقیق یہ گنج ہی گنجون بہت کیسی کہا کہوں فی جو شخص کہی نہیں جلد ہی اسکی
 دفع ضرر کی اور نہیں قوۃ یعنی اوپر حاصل کرنی نفع کی مگر ساتھ محافظت اور قدرت اللہ کی اور نہیں چھٹکا را عذاب اللہ کی مگر طرف او کی معنی ساتھ
 رجوع کر کے طرف رضا اور رحمت او کی کی دور کرتا ہی اللہ تعالیٰ اوس سے نتر در وازی یعنی شتر قسین ضرر کا دانا و کی محتاج کی ہی نقل کی یہ ترمذی
 اور کہا یہ حدیث نہیں سند اسکی متصل اسکی کہ کچھ فی نہیں سنا ہریرۃ **ف** عن ابی ہریرۃ عن نبی خیرہ ہی جنت کا کہ نفع او تھا و یگا اوس سے پڑنی والا اسکا اور نہ
 کہ نفع دیگا مال و زور و اولاد اور مرد و محتاج کی ہی جنتا جلی ل کی ہی جو کہ آئی ہی حدیث میں کا دا الفقر ان یكون کفر ایں دلی محتاج کی دور ہوتی ہی
 پڑنی ہی سبکی کہ جب اسکی پڑنی والی فی معنی اسکی تصور کی تو یقین ہوتا ہی او کی لین کہ ہر امر اللہ ہی کی اختیار میں ہی اور نفع اور ضرر اور دنیا اور
 دنیا و کی ہاتھ ہی پس صبر کرتا ہی بلا پر اور شکر کرتا ہی نعمتوں پر اور سونپنا ہی امرنا اللہ تعالیٰ پر اور رضی ہوتا ہی قضا و قدر پر پس ہوتا ہی ہر اولی شہ
 مطلب بود حسن ثانی فی کہا کہ صحبت کہی مینی اپنی سیاحت میں ساتھ ایک شخص کے پس صحبت کی مجھ کو نہیں ا تو ال میں کوئی چیز بہت مدد و معلول اعمال نیک

برابر لاحول لا قوۃ الا بالمدد کی اور نہیں کوئی چیز فعال میں بہت مدد و معاون در برابر ہائی کی طرقت خدا کی و خلیل یاری کی ساتھ فضل و تمکین و من العیض
باللہ فقد ہدی الی صراط مستقیم اور نہیں سند کی متصل بہ حدیث اگرچہ منقطع ہی لیکن قوۃ دینی ہی اسکو بہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی ابو موسیٰ اشعری سے
مرفوع لاحول لا قوۃ الا بالمدد فانہا کثر من کنوز الجنۃ روایت کی یہ صحیح ستہ والون فی اور روایت کی نسلی ماور زبانی ابو ہریرہ مرفوع لاحول لا قوۃ
الا بالمدد لا منجی من الدال الیکہ من کنوز الجنۃ و عن ابن ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حول ولا
قوۃ الا باللہ دواء من تسعة وتسعين داء الاکثرها الهم اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی لاحول لا قوۃ الا بالمدد
دو ہی منافقین یا یونکی یعنی جباریون و بنویہ اور انرویہ کی ادنیٰ انہن سی غم ہی یعنی غم دین و دنیا و عنہ و قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الا اذ لك على كلمة من تحت العرش من كنز الجنة لا حول ولا قوۃ الا باللہ یقول اللہ تعالیٰ اسمکم عبیدی واستسکم رعاہما
الیہم یقول اللہ تعالیٰ و روایت ہی ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کبارہ من کنوز الجنۃ و عن ابن ہریرہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم للاحول ولا قوۃ الا بالمدد جب یہ کہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالیٰ تا بعد از ہوا بندہ میرا اور بہت فرمان بردار ہوا نقل کیں یہ دونو بیچارے
بیتے فی دعوات کبیرین و عن ابن عمر اثنیٰ قال سبحان اللہ ہی صلواتہ الخالدین والحمد للہ کلہ الشکر ولا الہ الا اللہ کلہ الاخلاص
واللہ اکبر فملا ما بین السماء والأرض واذا قال العبد لا حول ولا قوۃ الا باللہ قال اللہ تعالیٰ اسمکم واستسکم رعاہم و روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ کہا سبحان اللہ عنی مخلوقات کی اور سجدہ سکھ ہی شکر کا اور لا الہ الا اللہ ہی خلاص کی یعنی توحید کا کہ سبب خلاص
کا آگ سی اپنی پڑی و لیکن لی اور ثواب سکھ کا بہرہ دیتا ہی اوچیز کہ در میان آسان و زمین کی ہی اور جب کہتا ہی بندہ لاحول لا قوۃ الا بالمدد ساتھ
حضور و لکی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ فرمان بردار ہوا اور بہت فرمان بردار ہوا نقل کی یہ زیارت عبادت مخلوقات کی جسکیہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی
و ان من شی الا شیج سجدہ ع باب الاستغفار و التوبہ کی استغفار کی معنی میں طلب بخشش کہ کرے
اور وہ کہی متضمن توبہ کو ہوتی ہی اور کہی نہیں ایسی کہا و التوبہ یا استغفار زبانی ہوتی ہی اور توبہ بسی اور توبہ کی معنی میں جوع کرنا گناہوں سے
طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کی اور غیبت طرف حضور کی اور بخشش اللہ تعالیٰ کی بندگی ہی یہ کہ گناہ کی گناہ او کی دنیا میں کہ نہ مطلع کر ہی سکے
اوپر اور گناہ کی خیرت میں کہ نہ عذاب کر ہی او سکے گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی ہی پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کوئی
ایسی حلاوت گناہ کی دسی نکل جاتا کہ گویا پیا پیا ہی نہیں گناہ کو او سہل ستر بسی پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ توبہ کی تو گناہ کو یعنی سبب عذاب کے
انہی اور توبہ اور استغفار کرنی ہو جب بعد توبہ الی اللہ جمیع کی ہر شے پر واجب ایسی کہ ہر ایک حسب حال مرتبہ ہی کی گناہ یا چوک سی خالی نہیں پس ہر ایک
کو لازم ہی کہ تمام گناہوں گذشتہ سی توبہ کر ہی او بخشش چاہی اور آئندہ کو تمام گناہ ترک کر ہی او صبر اور شام توبہ و استغفار کو و در کری تا کہ کفارہ ہو تا ہی تمام
گناہوں کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصداً ہی ہوں یا خطاً یا سہواً و سبب ہی گناہ ہو ہی توفیق طاعت سے محروم نہ ہی اور ظلمت صراط کی گناہوں پر دکھو بالکل گہرے اور
کفر و دوزخ کو نہ پہنچی و ای اور شرطین توبہ کی چار ہیں ایک توبہ کہ محض خوف عذاب ہی سی اور سبب ظہیر امر او کی توبہ کر ہی اور کوئی غرض نہ میانین ہو
مانند تعریف کرنی لوگو کی او ضعف اور فقر اور مانند کی دوسرے گناہ ہوں گذری ہوئی شرمندہ ہو سیر کہ آئندہ ترک کرنا گناہوں ظاہر و باہر
کا کر ہی چھٹی یہ کہ غم یا جرم کر ہی کہ آئندہ ہرگز کوئی گناہ نہیں کرونگا اور کیفیت توبہ اور محبت اس غم کی یہ کہ گناہ بلوغ اپنی ہی وقت توبہ نہ نکاش
کر ہی کہ کیا گناہ ہو ہی بہن تا مذکر ہر ایک کا کر ہی پس اگر ناز و زہ اور جھج اور زکوۃ اور فرائض ترک ہو ہی ہوں فقدا اولیٰ کر ہی اور تسی مکر ہی انکی دا
کو نہیں تہ صرف کرنی وقت کی نفل میں فرض ظاہر ہی کہ متعین نہ ہو قوف ہو اوپہر جو منع چیزین کی ہیں مانند پنی شرب خمر کی لسی و لگاہ خدا تعالیٰ پر

توبہ و استغفار کر کے بہت عمل خیر کری اور صدقہ و توبہ کی قبول ہو اور بخش جاوی چنانچہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالیٰ فی جواب الیٰہی قبل التوبہ عن عبادہ
وامیسوا عن سبائہ اور یہ توبہ اللہ تعالیٰ سے کرنی اور گناہوں سے بچنے کی وجہ سے کہ سبب ملت ہوئی حقوق بندہ کی ہوں تو اس سے
بہی بخش جا ہی اسی کا فرامانی ہوگی کی اور اوسنی ہی تذکرہ و سکا کری کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو اوکری یا بخشاوی اور اگر سوا کی مال کی ہو مانند
عنیت وغیرہ کی تو اسے بخشاوی اگر فتنہ نہ رہا ہو تو نام کی وس قصور کا اور عین کو بغیر ذکر کرنی نام کی مطلق گناہ معاف کر دوی اور اگر عین سے
انور فتنہ کا ہو تو جو خدا تعالیٰ سے کری اور تضرع اور ناری اور اعمال خیر کری اور تصدق کر کے اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو اور اپنی فتنہ کی شکست
کو ساتھ دینی اپنی پاس نہنی کری اور اگر صاحب حق مردہ ہو تو اسے اوکی قایم مقام و کی ملین لینی بخشاوی اور سلوک کری دینی اور مرد کی تو
بہی کچھ عہدہ اور توبہ و استغفار دین برنگری اور ساتھ سوسہ الہی نفس فتنہ کی وجہ سے کہ عین توبہ پر ثابت نہیں رہنی کا توبہ کیونکر کروں سہی کہ سبب
توبہ کرنا ہی تو گناہ کی اوکی بخشی جاتی ہیں اگر گناہ بہر سبب بشریت کی گناہ توبہ کر کری اگرچہ وہ عین گناہ بارہ بشرطیکہ وقت توبہ کی اوکی ملین ہو کہ
عینا کہ کر دینا اور توبہ کرنا بلکہ بہ خیال کری کشا بہی گناہ کر نیکی مر جان و توبہ کر کری توبہ کر پاک کپڑی پہن کر دو رکعت پڑھ حضور لینی سجدہ میں جاوی
اور بہت تضرع و ناری اور ملاحت سے انفس کو کری اور گناہ گذری ہو تو کہو یا ذکر عذاب سے ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کری بعد ما تہ و ثابا کر کہی
الہی غلام جاگہ ہو کہنگا میرا تیرا روئے پر حاضر ہو ہی اور غدر کرنا ہی گناہ میری بخشید ہی اور اپنی فضل سی عذر میرا قبول کر اور ساتھ نظر جمے کے بہ طرقت
و کہلہ و میر گناہ گذشتہ بخش اور رمتی دم نک مجھ کو اپنی گناہ سے نگاہ کہ کہ خیر تری ہی بہت قدرت میں ہے اور توبہ بخشی دلا ہی بعدہ درود پڑ ہی اور
مسما دینی ہی ہی بخشش جا ہی یہ توبہ عوام کی ہم صراط کا حق ثبات ان اللہ تعالیٰ عین حیل تملین کا ہوتا ہی اور توبہ جو اس کے
بہرے کری اخلاق سے کہ جب سہ پاک کرنا دل کا اوسنی توبہ کر کہ ان توبہ جو کی غفلت سے اور مشغول ہونی یا سہا سے ہوتی ہی اور جانا چاہی کہ گناہ
کبیرہ یا انسی تو خارج نہیں کہ تا کیلین حق قضی کر دیتا ہی اور گناہ کبیرہ و صغیرہ کا بیان بالکلیہ از علامات النفاق میں تفصیل سی کیا گیا ہی جو چاہے
و انسی کہی و صغیرہ گناہ ہی انتہا میں اور بہرے زنا ہی دینی و شادی اور سبب بخشا کی تقویٰ میں ہی نسل میں لاتی ہیں بشرطیکہ اصرار نہ ہو صغیرہ پر ہی
کہ صغیرہ سبب صراحت کبیرہ ہو جانا ہی پس مومن کو واجب ہے کہ کبائری بلکہ حتی اللہ و صفائری ہی پر پیر کری اور جانی کہ گناہ اگرچہ یا انسی خارج نہیں
کر دینی لیکن خوف اسکا ہی کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر و زکوٰۃ پہنچا دین و پہل تر علاج گناہوں کی پچھنی کا پچھنے کہ بہرے میں جن ضرورت پر میری اور وہ بہرے
وقع کرنا لاہوک کو اوپر ڈانکنی و لا ستر کا اور مکان محافظت کرنا اگر مری سر دینی او بس ضروری اور ایک ہی مری اگر ضرور ہو اور جانا چاہی کہ سبب
تجا و کر نیکی سدھ و سہ اور ساتھ سہت کر نیکی مہلج میں پڑا ہی ثبات و کموات میں اور سبب بڑی کموات میں مرکب ہرام چیز دینا ہوتا ہی و یہاں
سرخ اسلام کی تمام ہوتی ہی اور میں بعد ہی کہ کفر واک کا ہی نفوذ باللہ منہ و وغیرہ العلوم الفصل الاول فصل میں عن آئی تھو کہ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ لِيَوْمَ كَتُمُورُ سَبْعِينَ مِائَةً رَوَاهُ الْإِسْلَامُ
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی قسم ہی اللہ تحقیق میں سبب استغفار کرنا ہوں اللہ تعالیٰ اور توبہ کرنا ہوں طرف اوکی دن میں زیادہ ستر ہزار فصل کے بہرے
نجاتی فی وقت توبہ و استغفار کرنا حضرت کا نہیں تھا واصلی گناہ کی اسی کہ حضرت معصوم ہی بلکہ علی ہی تھا کہ حضرت اپنی اعتقاد میں جانی ہی کہ قصور ہو
بہرے بندگی میں کہ فی حضرت ذی الجلال الاکرم کی نہیں ہوتی اور منظور غبت دلائی ہی امت کو توبہ و استغفار پر کہ حضرت باوجودیکہ معصوم اور خیر الخلق
ہی جب انہوں فی توبہ و استغفار کی ہر دن یا دوسرے سہت تو گناہ کر دیکو بطریق ولی کثرت اسکی کرنی چاہی فرمایا حضرت علیؑ فی کہ نہیں نہیں دوا نہیں غیب
خدا پس یک توبہ نہ گئی اور دوسرے موجود ہی پس جہل یا دوسرے وہی دوا مان جو او نہ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور وہ جواباتی ہی استغفار ہی یا

سَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كُنْتُمْ تَذُنُّونَ الذَّهَبَ اللَّهُ بَكُمْ وَلَجَاءَ يَقُولُ مَدِينَتِي قَبْلَ تَغْفِرُونَ اللَّهُ فَيَغْفِرُكُمْ كَرَاهَ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ہے کہ
 ہر سیرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی تہمین ہی اگر گناہ کرو تم البتہ بیوی اللہ نکو اور البتہ
 ملاوی ایک قوم کو گناہ کریں پھر بخشش انگین لایں اسی پس بخشی اللہ و کو نقل کی بیہ سلم فی ف مقصود بیان کرنا مغفرت اور وسعت رحمت اللہ
 تعالیٰ کا ہی کہ وہ ایسا بخشی والا ہی و اسی ظاہر کرنی معنی اہم غفور کی تا لوگ توبہ کرنی میں غبت کریں اور مقصود گناہ پر غبت دلائی نہیں بلکہ
 اوسک منع کیا ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی بھیجی ہی فخر الدین حر و عن ابی موسیٰ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيئُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيئُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا سَرَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہی ابی موسیٰ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق اللہ تعالیٰ پہلانا ہی تا تہ پناہات کو تا کہ توبہ کری گناہ کر نہی اولاد کا پہلانا
 ہی تا تہ پناہ کو تا کہ توبہ کری گناہ کر نہی اولاد کا پہلانا ہی تا تہ پناہات کو تا کہ توبہ کری گناہ کر نہی اولاد کا پہلانا
 ایسی کہ عادت ہو گئی کہ جب کسی سی کچھ یا گئی ہیں تو تا تہ پہلانی ہیں اوسکی اگی میں سنی یہ ہیں کہ لانا ہی گناہ کار و کو توبہ کی طرف اور بعضوں نے
 کہا کہ یہ گناہ ہی وسعت مغفرت و رحمت ہی اور یہاں تک تکلی فتاب یعنی جب طلوع ہو گا آفتاب مغرب کی طرف تو دروازہ توبہ کا بند ہو جاوے گا پھر کسی
 توبہ نہیں قبول ہو سکی ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق بندہ جب تائب ہو کر تائب ہی قبول کرے
 ہی اللہ تعالیٰ توبہ اوسکی نقل کی بیہ شجرا و سلم فی و عن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ
 الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَرَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو توبہ کری پہلی کلنی آفتاب
 کی مغرب کی طرف قبول کرے گا اللہ تعالیٰ توبہ اوسکی نقل کی بیہ سلم فی ف کہا طبعی کہ یہ حد قبول ہوئی توبہ کی کہ پہلی کلنی آفتاب کے مغرب کی طرف قبول
 ہوئی ہی بعد از ان ہوگی اور ایک سی اور کہ پہلی حالت غرغہ کی توبہ کری حالت غرغہ کی توبہ ہی نہیں قبول ہوئی ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتُوبَةِ عَبْدٍ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَأَنْتَ رَاحِلَةٌ بِأَرْضِ قَلَاةٍ فَأَنْفَلْتُمْ مِنْهُمُ عَلَيْهَا حُلْمًا
 وَشَلْمًا فَابْسُطُوا فِي شَجَرَةٍ فَاضْطَجِعُوا فِي ظِلِّهَا قَدْ تَمَسَّ مِنْ رَاحِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَهْوِيَ كَذَلِكَ لَوْ أَذْهَبُوا بِأَقَامَةٍ عَنْدَهُ فَأَخَذَ مِنْ خِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ
 مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ أَكَلْتُمْ عَنْدَهُ كَأَنْ تَأْكُلَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ كَرَاهَ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی
 البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہی ساتھ توبہ کرنی بندہ کی جبکی جو وقت کہ توبہ کرنا ہی طرف اوسکی بر نسبت ایک تہہ کی کہ ہو سوا اوسکی بیج زمین بگل
 کی پھر جاتی ہی سوکار اوس اور سپر تہا کہا نا اور پنا اوسکا پس نا امید ہوا اوس یعنی بعد تلاش کرے تہا ایک دخت کی پاس میں لیٹ رہا
 اوسکی سایہ میں نا امید ہو کر اپنی سوکار سی پس وقت کہ وہ تہا اسی طرح سی دیکھا کہ ناگہان سوکار کھڑی ہی نزدیک اسکی پس کڑی مسارا اوسکی پھر
 کہا کہ نہایت خوشی کی یا الہی توبہ بندہ میرا زمین ہون تیرا جو کہ گیارہ زیادتی خوشی کی نقل کی بیہ سلم فی ف کہنا یون تہا کہ توبہ
 میرا زمین بندہ تیرا بہت خوشی کی مدہوش ہو کر کہنی لگا بجای اوسکی کہ توبہ بندہ میرا زمین ہون تیرا مقصود بیان کرنا اسکا ہی کہ اللہ تعالیٰ
 تیری توبہ ہی نہایت خوش ہوتا ہی اور توبہ قبول کرنا ہی اوسکا بہت دوس شخص کی خوشی ساتھ کہ گم ہوئی سو ہی خجل میں پائی ح وَعَنْ
 ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدًا أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اذْنَبْتُ فَأَغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهُ أَعْلَمُ عَبْدًا
 أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدٍ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اذْنَبْتُ فَأَغْفِرْهُ فَقَالَ

گناہ پر توبہ کی کہ اسرار صغیر و کبیرہ توبہ ہی اور اسرار کبیرہ و کفر کو توبہ ہی پرست۔ بابا جو کوئی استغفار کرتا ہے وہ شرمندہ توبہ ہی گناہ پرست توبہ کبیرہ حاج توبہ ہی
 حدیثی کہ مسند بنی جو استغفار نہ کری اور نہ توبہ ہو وی فخر و عن النبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل نبي ادم خطا
 وخير الخطائين التوابون رواه الترمذي وابن ماجه والدارقطني اور روایت ہی انس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جوہر
 آدم ہی خطا کار ہی یعنی سوا انبیاء علیہم السلام کی اس ہی کہ وہ موصوم ہیں خطا ہی اور بہترین خطا کرنا ہون کی توبہ کرنا ہونی ہر نفل کی بہ ترمذی اور ابن
 اور روایت ہی و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤمن اذا اذنب كانت نكته تسود اذنی
 قلبہ فکتابا استغفر صقل قلبہ وان مراد مراد حتی تغلظ قلبہ فذلکم الزان الذی ذکر اللہ تعالیٰ کلا بل مران
 علی قلوبہم فاکانوا یکسبون رواه احمد والترمذي وابن ماجه وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح
 اور روایت ہی ابی ہریرۃ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جوہر آدم ہی خطا کار ہی یعنی سوا انبیاء علیہم السلام کی اس ہی کہ وہ موصوم ہیں خطا ہی اور بہترین خطا کرنا ہون کی توبہ کرنا ہونی ہر نفل کی بہ ترمذی اور ابن
 بخشش کہ توبہ ہی صاف کہا جاتا ہے ل وسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ توبہ ہی و نقطہ بہا تک چھا جاتا ہے اوکمی پرست ہی ہی ان معنی نہ تک ذکر
 کہا اللہ تعالیٰ فی اس آیت میں ہرگز نہیں یوں بلکہ نہ گناہ ہی فوکی توبہ اس چیز کی توبہ ہی گناہ ہی ہا تک کہ نہیں باقی رہی و نہیں خیر ہرگز نظر
 کی بہ صفا و ترمذی اور ابن ہریرۃ تو کہا ترمذی فی یہ حدیث حسن صحیحی ف چھا جاتا ہے یعنی ذائب لیتا ہی نور دل کو پس نہ توبہ ہی بنیائی
 دلکی سی پس نہیں مکتا کوئی چیز علمون نفع دینی و الیسی اور حکمتون فائدہ مندی اور جاتی رہتی ہی شفقت رحمت کہ نہ اپنی پر رحم کرتا ہی نہ اور نہ
 پر اور ثابت ہونی تیرن و سکی دلیمن تا غلط اور فتنہ کی اور جرات کرتا ہی گناہ پرست و عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ان الله يقبل توبة العبد ما لم يغفر ذنبا له الترمذي وابن ماجه اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم فی تحقیق اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے توبہ بند کی جب تک کہ نہیں غور گناہ نفل کی بہ ترمذی اور ابن ہریرۃ ف جب تک کہ غور نہ بین گناہ ہی یعنی
 جب تک کہ یقین نہیں ہوتا موت کا جب تک توبہ قبول ہی و رب یقین ہوتا موت کا توبہ بین مقبول و ظاہر حدیث ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ مطلق توبہ ہوتا
 مرتبہ نہیں درست خواہ توبہ کفر سی کری خواہ گناہ ہی اور ظاہر آیت لیت التوبۃ الخ سی ہی ہی معلوم ہوتا ہی اور بعضون فی کہا ہی توبہ گناہ ہوتا
 صحیح ہی نہ کفر سی پس ہی نزدیک بان یاس کا غیر مقبول ہی اور توبہ یاس کی مقبول ہی اور کہا طیبی فی کہ یہ حکم گناہ ہوتا ہی توبہ کرنا ہی اور اگر
 کسی حق و سکا بخشاوی ایسی حالت میں توبہ ہی برح و عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان
 قال وعزتك يا رب لا أبرح اغوي عبداك ما دامت ارحامهم في اجسادهم فقال الرب عز وجل وعزتي وجلالي لا ابرحهم
 مکانی لا ازال اغفرهم ما استغفرونی رواه احمد اور روایت ہی ابی سعید کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق شیطان نے
 عرض کیا پروردگار سی قسم تیری عزت کی ی ب میں ہمیشہ گمراہ کرتا ہوں گا تیری بند و کو جب تک کہ روح اوکی بد نون اوکی میں توبہ ہی پس فرمایا
 پروردگار عزوجل فی قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی کی اور بند ہی مرتبہ ہی کی کہ ہمیشہ بخشا رہوں گا میں او کو جب تک کہ بخشش باگمی میں گنج سے نظر
 کی بہ صفا و ترمذی و عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الله تعالى جعل المغرب بابا لغفر
 صیبرۃ سبعین حاة التوبة لا یغفر ما لم تطمئ الشمس من قبله وذلك قول الله تعالى يوم ياتي بعض آياتك لا یغفر نفسا
 جہانہا لو تکرر من قبل مراد الترمذي وابن ماجه اور روایت ہی صفوان بن عسال سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق
 استغفار فی بیدار جانب غرب کی ایک سوارہ توبہ کی ہی کہ عرض و سکا مسافت تیر سبکی ہی نہیں بند کیا جاتا جب تک کہ کل فی جانب غرب ہے اور یہ

طلوع ہونا آفتاب مغرب کی طرف سے مانتا ہی قبول توبہ کا معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی اس قول کی وسوں کو اور کئی بعضی نشانیاں پروردگار تیری نہیں قسم
 دیکھا کسی جان کو ایمان اور کمالی جان کر تہی ایمان لائی پہلی سی یعنی پہلی فی بعضی نشانوں کی فعل کے بہتر ندی اور ابن ماجہ فی فت توبہ کی لہجہ
 یعنی کہتا ہوا ہی توبہ کرنا تو کئی لہجہ یا علامت سے اسطرحی صحت توبہ اور قبول توبہ کی حاصل یہ کہ کو کونکے لہجہ دروازہ توبہ کا کہتا ہوا ہی جبکہ کتب قتاب
 مغرب کی طرف سے نہیں نکلتا جبکہ دہری نکلی گا تو دروازہ توبہ کا بند ہو جائیگا پس نہیں قبول ہو دیکھا ایمان اور نہ توبہ گناہوں سے اور وسوں کو اور کئی لہجہ
 یعنی ظاہر کر دیکھا بعضی نشانیاں رب تبارک و تعالیٰ قریب ہوگی قیامت کہ وہ نشان فی طلوع ہونا آفتاب کا ہی مغرب اور باقی اہل یہیم اور کسبت فی ایمان خیر یعنی
 یا تہی جان کر کی حالت ایمان ہی کی میں پہلی یعنی توبہ نفع دیگی و سکو توبہ حاصل یہ کہ یہ کہ جس دن آفتاب مغرب کے جانب سے نکلی گا تو جو کوئی
 پہلے اسکی ایمان نہ لایا ہوگا یا ایمان پر ہوگا لیکن گناہوں سے توبہ نہ کی ہوگی تو اسکو ایمان یا توبہ وسوں نہ نفع دیگی و سکو معاویہ قال
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُ الْهَوْرَةَ حَتَّى تَقْطَعَ التَّوْبَةَ وَلَا تَقْطَعِ التَّوْبَةَ حَتَّى تَقْطَعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا سَرَدَاهُ
 أَحْمَدُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمَعَاوِيَةُ كَقَوْلِهِ كَقَوْلِهِ هُوَ مَوْقُوفٌ هُوَ مَوْقُوفٌ هُوَ مَوْقُوفٌ هُوَ مَوْقُوفٌ هُوَ مَوْقُوفٌ هُوَ مَوْقُوفٌ
 کہ موقوف ہو توبہ اور نہیں موقوف ہوگی توبہ یہاں تک کہ نکلی آفتاب مغرب کی طرف سے نکلی کی پہلے حمد اور ابو داؤد اور دارمی فی فت یعنی جب تک کہ موقوف
 نہیں ہوتی یعنی قبول ہوتی ہی تب تک گناہوں سے توبہ نہ کی ہوگی گناہوں سے نہیں پاک ہو سکتا اور توبہ جب
 موقوف ہوگی کہ آفتاب مغرب سے نکلی گا حاصل یہ کہ جب تک کہ آفتاب مغرب نہیں نکلتا توبہ کر کر پاک ہو سکتا ہی و جبکہ دہری نکلی گا تو توبہ ہی نہیں پاک
 ہونی کما وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَءِيلَ يَتَمَتَّعَانِ أَحَدُهُمَا خُبْرًا
 فِي الْعِبَادَةِ وَالْآخَرُ يَقُولُ أَقْصِرْ عَمَّا أَنْتَ فِيهِ يَقُولُ خَلِّ رُبِّي حَتَّى أَجِدَهُ يَوْمًا عَلَى دَنْبٍ اسْتَغْفِرُ فَقَالَ أَقْصِرْ قَالَ خَلِّ رُبِّي
 أَبْعَثْ عَلَى رَقِيبًا فَقَالَ اللَّهُ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَبَدًا وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ أَرْدَاهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمَذْنُوبِ
 ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي فَقَالَ لِلْآخَرِ أَنْتَ طَيِّبٌ أَنْ تَحْطَرَّ عَلَى عَبْدِي رَأَيْتُ رَحْمَتِي فَقَالَ لَا يَارَبِّ قَالَ ذَهَبُوا بِهِ إِلَى التَّارِشَةِ أَهْ أَحْمَدُ
 اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق و شخص شہابی السمری بن السمری است ایک و نہیں سبب محنت کہینچتا تھا سبب
 کر فی میں اور دوسرا کہتا تھا کہ میں گنہگار ہوں یعنی اقرار کرتا تھا اپنی گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنا والی فی کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آؤس جزیری کہ تو توبہ
 ہی ہی گناہ ہی پس کہتا گناہ کا کہہ ہو مجھ کو ساتھ پروردگار میری یعنی سبکی وہ غنور الہی کہتا تھا کہ پاپا اوس علی بنی و سکو ایک دن ایک گناہ پر کھڑا ہوا
 و سکو پس کہا باز پس کہا گناہ گناہ فی چہرہ دی مجھ کو ساتھ پروردگار میری کہ بجا کیا ہی تو میرا و غنہ پس کہا عبادت کرنا والی فی قسمی خدا کی
 نہیں بخشے گا اللہ مجھ کو بھی و نہ دخل کرے گا مجھ کو بہشت میں پس میرا اللہ تعالیٰ طرف اون دونوں کی فرشتہ بہشت کی ارواح اون دونوں کی پس اللہ
 ہونی و دلو یعنی ارواح میں انکی نزدیک اللہ تعالیٰ کی یعنی بخش میں یا عرش کی بھی پس فرمایا کہ کہہ کو دخل بہشت میں سبب میری اور فرمایا
 دوسرے کو کہ عبادت رکھتا ہی توبہ کہ ضرور کریں توبہ کو رحمت میری پس کہا اوس کی نہیں طاقت رکھتا میں پروردگار میرا پاپا پروردگار فی و شکو
 یعنی جو کہ دوخ پر متعین ہے کہی ہوا اسکو طرف و کج نظر کو یہ حمد فی فت اوس شخص نے جو عبادت عبادت اپنی عمل پایا و حقیر جانا اوس گنہگار کو کہ اللہ تعالیٰ
 نہیں بخشے گا مجھ کو مستحق نہ ہے ہونے ہی کہی کسی بزرگ فی جو گناہ کا باعث بنوئیل حقیر جانی کا ہی متعین و بہشتی و عبادت سبب کہ لازم کری مجھ کو کبر
 وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِعِبَادَةِ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْطَعُوا مِنْ
 رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا يَمُوتُ أَحَدُ النَّاسِ حَتَّى يَقْرَأَ حَتَّى يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُ

اور خشک کنی ہری جمع ہون ایک جگہ میں پہر نامی ہر آدمی تم میں سے استغفار کر کے چلی آرزو و سکی یعنی بوجہ حاجت نہیں کہتا ہو بہر دو زمین ہر چہ یعنی ایک کو تم میں سے
یعنی متعاصد و سکی نہ کر کی یہی دنیا اور حاجت روانی کرنی ملک میری کچھ مگر حسبہ کہ اگر تم ایک میں کا گزری دریا پہر والی زمین سولی پہر اوہاوی ایک
یعنی بفرض و استغفار کر کی ہو تو اتنی ہو کہ جتنا پانی سو میں میں لگ جائے والاد سکی ملک میں کی کا کیا بائنی دو کتنا ہی دی او سکی ہاں ہرگز کی نہیں ہو
ہوئی یعنی نہ کہ ہونا بار و اگر نا جتنو تک اسباب کی کہ میں بہت سخی ہوں بہت دینی والا کرتا ہوں جو چاہتا ہوں یعنی یہ تمام خواص و کرم ساتھ راہ
اور اختیار میر کی ہی ارادہ بنے ہو دخل نہیں دنیا یہ حکم کرتا ہی اور عذاب میر حکم کرتا ہی یعنی ایک حکم میں یہ سب کرتا ہوں مختلف اسباب کا نہیں ہیں
ہی امر میر او سکی کسی چیز کی جو قوت کہ چاہتا ہوں یعنی پیدا کرنا او سکی مگر یہ کہتا ہوں میں اس چیز کو جو چاہے جس کی فعل کی یہلہ خدا و ترندی اور اس
باجرنی **وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالُوا لَكُمْ أَنَا أَهْلُ أَنْ تَقِي فَمِنْ تَقَاتِي**
لَنَا أَهْلُ أَنْ تَغْفِرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی انس سفل کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہ انہوں نے پڑھی یہ آیت کہ وہی حسابی غویجا
مخبرش کہ فرمایا حضرت فی چہ فیئلت یہ مذکور کی کہ فرمایا اب تمہاری فی کہ میں ان کی ہوں کہ لوگ پر ہر کرین شریک کر نیسی تاہم میری پس جو کوئی پڑھ
کرتا ہی شریک کر نیسی تاہم میری پس میں ہوں ان کی سکی کہ نہ ہوں میں اس کو فعل کی یہ ترندی اور اس باجہ اور دومی فی **ف** ضمیر اس آیت کا نہ مضمون
اس آیت کی ہی ان اللہ المغفران شریک بہ و غیر ما دون ذلک میں ایسا یعنی تحقیق اس میں شریک نہ کیا جاوے ساتھ سکی و شریک نہ ہی سوا سکی
سے کہ چاہتا ہی **وَعَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَلِ يَقُولُ سَرَّ غَفِرَ لِي وَتَبَّ عَلَيَّ**
إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ طَائِفَةٌ مَرَّاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر کی کہ کہتا ہوں ہی ہم اللہ
واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس میں کہتے ہو باہمی پروردگار میر بخش واسطی میر اور قبول کرتے ہو میر بخش تو ہی تو قبول کرتے ہو لا
والانفس کی یہلہ خدا و ترندی اور ابو داود اور ابن ماجہ **وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي**
أَبِي عَنْ جَرِيحٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ أَتَتْهُ
لَيْكِهِ عَفْوُهُ وَكَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الرَّحْمَةِ نَرَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ
اور روایت ہی بلال بنی سائبی کہ یہی کہ زید موی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ اس آیت کی ہی باپ میر فی کہ نسل کی داو میر کی یہلہ خدا و ترندی
سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہی بخش کہ کہی ملک ش کی کرتا ہوں میں استغفر اللہ کہ میں کوئی مجبور و مکرور و مذہب گیری کرتا ہوں اور توبہ
کرتا ہوں میں طرف و سکی بخش کی جاتی ہی واسطی اگر چہ ہا کا بولائی کا کہی کہ یہی کہ نسل کی یہ ترندی اور ابو داود و ابن ماجہ فی او
کی بلال بن سائبہ اور کہا فرمائی فی یہ باریت غریب **ف** لفظ اخی القیوم کو نہ بھی ہی او پیش ہی لیکن توبہ و توبہ و توبہ میں اور بہت غنا
پڑھی تو صدق سنی ہے چنانچہ باہمی کہ استغفار کر نیو الاکن ہی اوی المین کہ مقیم ہوا اس گناہ پر مانند شہا کہ نیو سکی ہی تاہم سائبہ کی عیادہ باندہ
الفصل الثالث من یس عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ
لِعَبْدٍ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ قِيْلَ يَارَبِّ ائْتِنِي هَذَا قِيْلَ بِأَسْتَغْفِرُ وَلَكَ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق اللہ عزوجل اللہ بلند کر دے درجہ و سکی بند و بخت کی بہت میں پس کہا ہی بندہ پروردگار میر کی باہمی سب جو حکم
یہ درجہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ حال جو یہ درجہ سب غنا فرزند کی واسطی میری فعل کی یہلہ میں **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيْتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَأَنَّ عَيْنَيْهِ تَنْظُرُ دَعْوَةً تَلْفَعُهُ مِنْ آبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق اللہ تعالیٰ فی لکین نیکیاں اور برائیاں مبینی حکم فرمایا فرشتہ کو ساتھ لکھی اور غلو ظمین تفسیل اس کی میرے گوشہ
 قصد کری نیکی کا پہرہ کرے نیکی نہ میرے ہو کرنا اس کا سبب ہے عذر کی لکھتا ہی اس نیکی کو اللہ واسطی کرنی والی نزدیک پنی ایک نیکی پوری پہرہ اگر قصد کرے
 نیکی کا اور کرے اس کو لکھتا ہی اس کو اللہ واسطی اس کی نزدیک پنی دس نیکیاں سات سو چار تک بلکہ زیادہ اس سے بہت نیکی لکھی جائے گی بندہ
 اپنی مین سی زیادہ ہی لکھتا ہی ازراہ فضل و کرم اپنی کی موافق خلاص اور بجا لانی شرائط و اداب کی لکھی و بس شخص نے قصد کیا برائی کا پہرہ کی برائی لغو
 بہت خوف الہی کی لکھتا ہی اللہ تعا واسطی اس کی نزدیک پنی ایک نیکی پوری پس اگر قصد کیا برائی کا پہرہ کی برائی لکھتا ہی اللہ تعالیٰ اس کی ایک برائی
 فصل کے پہرہ بخاری اور سلم فی ف مراد بیکہ لکھی و اعمال مین کہ لکھی کہ نسبت فی ابتدا ہی اور مراد بیکہ لکھی و اعمال مین کہ لکھی کہ نسبت فی ابتدا ہی اور مراد بیکہ لکھی
 کوئی اور پہرہ کرے تو لکھی لکھی جائے گی کوئی عمار کا موشی بہت اذیت تو کچھ بہتر ہی عمل اس کی سی لکھی کہ ثواب یا جاننا ہی نیت پر بدو عمل کی اور نہیں
 ثواب یا جاننا ہی عمل پر بدو نیت کی لیکن مضاعت نہیں ہوتا ثواب نیکی کا ساتھ نرمی نیت کی اور بلکہ زیادہ اس سے زیادتی کی حد کوئی نہیں جاننا ہی
 کہ کس قدر ہوتی ہی اور میرے کہا اس کو اللہ تعالیٰ فی لکھی کہ ذکر کرنا بہرہ کا خبت دلائی مین قومی ترہی ذکر کرنی معیت سی چنانچہ لکھی فرمایا ہی فلا تعلم
 فمن اخفى لهم من قرة عين شئ **الفصل الثاني** فصل دوسرے عن عقبه بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم ان مثل الذي يعمل السيئات ثم يعمل الحسنات كمثل رجل كان عليه دبر صبيقة قد خففته ثم عمل حسنة فانفكت
 حلقة ثم حمل اخرى فانفكت اخرى حتى تخرج الى الارض رواه في شرح السنه روايت هي عقبه بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم في تحقيق حال و شخص کا کہ کرنا برائیاں پہرہ کرے نیکیاں مانند حال و شخص کے ہی کہی اور سپردہ رنگ نک کیا ہی حلقون و رنگی ہو
 پہرہ کی دنی نیکی پس کہل گئی حلقی اس کی پہرہ عمل کیا اور یعنی نیکیاں بیان نک کش و ہو کر کل پڑی طرف زمین کی نقل کی یہ نہر اللہ مین ف حاصل بہرہ
 کہ برائی کرنی ہی سینہ تک ہوتا ہی اور متحیر ہوتا ہی امور مین اور دشمن کہتی مین اس کو لوگ و نیکی کرنی سی سینہ فراہ ہوتا ہی اس کا مین ہوتا ہی اور اس کی
 ہوتا محبوب لوگوں کی و لو مین مشابہت اس کو ساتھ ہی زور نک کہ سبب کہنی کا ہی و کہنا اس کا سبب کہ اور غلو ظمین کا ہی شع و عن
 ابی الدرداء انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقض علی المنبر وهو یقول ولین خاف مقام ربہ جنتن قلت وان سرائی و
 ان سرق یارسول اللہ فقال الثانية ولین خاف مقام ربہ جنتن فقلت الثانية وان زنی دان سرق یارسول اللہ فقال
 الثالثة ولین خاف مقام ربہ جنتن فقلت الثالثة وان زنی دان سرق یارسول اللہ قال وان سرق غنم انفس
 ابی الدرداء انہ سرقاہ احمد اور روایت ابی و در اس کے کہ او مین فی سنا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نصیحت فرماتی ہی نہیں پر اور فرماتی ہی
 اور واسطی اس شخص کے کہ ذکر کھڑی ہو مینسی روبرو پروردگار کی نیکی حساب لکھی دن قیامت کی دوہشتین مین کہا مین اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کر
 ہو یا رسول اللہ یعنی ڈرنی والی فی تو ہی دوہشتین ہوگی اس کے لکھی پہرہ فرمایا اس کے بار اور واسطی اس شخص کے کہ دار و بر و کہی ہوئی پروردگار اپنی کی ہی دوہشتین
 مین پس کہا مین دوسرے بار اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری یا رسول اللہ پہرہ فرمایا تیسرے بار اور واسطی اس شخص کے کہ دار و بر و کہی ہوئی پروردگار اپنی کی ہی دوہشتین
 مین پس کہا مین تیسری بار اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری یا رسول اللہ پہرہ فرمایا اگرچہ خاک لودہ ہونا لکھی و دار کی نقل کی یہ نہر اللہ مین ف حاصل بہرہ
 دوہشتین مین بعضی حدیثوں مین آہی کہ ایک شہت ہی کہ سوئی مین مکان و محل و زیور وغیرہ اس کی اور ایک شہت ہی کہ بیٹھ جائے کیا ہی سناں و سکا اور
 ابو درادنی از بسکہ بعد جاناس حکم کو اس پر حضرت فی فرمایا کہ اگرچہ خاک لودہ ہونا لکھی ہو و دار کی یعنی مانش معلوم ہو اس کو ویکہ بات یہ نہر اللہ مین ف حاصل بہرہ
 وعن عامر الام قال بینا نحن عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قبل رجل علیک کساء فی بیدہ شیئ قد انفق علیہ

اور کرنی طاعات کی پہر ہمیشہ رہنا ہی ساتھ دوسرے ہوئی نیکی پس فرماتا ہی السعد و جل جبریل کو کہ فلا نبدا میروں نہ ہوتا ہی ہمہ کہ رضی کہی مجھ کو خبر دار ہو کہ
رحمت یعنی رحمت کا کلمہ ستر او سپہری پہر کہتا ہی جبریل رحمت خدا کی فلائی پر ہو جو او کہتی ہیں ہی بات فرمائی او کہا ہوا ہی شش کی او کہتی ہیں و سکودہ و
کہ گرداؤ کی ہیں جہاننا کہ کہتی ہیں اس بات کو فرشتی ساتون آسمانوں کی پہر اور فرمائی ہی رحمت دس شخص کسی طرف زمین کی نقل کی پہلے حمدنی ف اور فرمائی
ہی رحمت یعنی دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ و سکودہ پہر کہی جاتی ہی او کی یہی قبولیت زمین میں یعنی لوگ عزیز کہتی ہیں اس سکودہ پہر حدیث مانند او حدیث کی ہو
کو فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب سے رکھتا ہی ایک بند کو تو پکارنا ہی جبریل کو کہ میں سے رکھتا ہوں فلائی بند کو تو ہی دوست رکھتا و سکودہ پہر دوست رکھتا ہی او سکودہ پہر
پہر پکارنا ہی جبریل آسمان میں کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی فلائی کو پس دوست رکھو تم اسکو پس دوست رکھتی ہیں اسکو آسمان والی پہر کہ جاتی ہی او کی یہی
قبولیت زمین میں یعنی لوگ دوست رکھتی ہیں اسکو اور جب شمن رکھتا ہی اللہ تعالیٰ کسی بند کو تو پکارنا ہی جبریل کو کہ میں شمن رکھتا ہوں فلائی کو تو ہی شمن
رکھتا و سکودہ پہر شمن رکھتا ہی او سکودہ پہر پکارنا ہی آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ شمن رکھتا ہی فلائی کو پس شمن رکھو تم اسکو پس شمن رکھتی ہیں اسکو پہر کہی
جاتی ہی او کی یہی شمنی زمین میں یعنی لوگ شمن رکھتی ہیں اسکو انہی ہی سب سے قبولیت اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب کو دوست رکھتی ہیں اور جو کہ
ساتھ مکرو فریب کے اور نرجح کرنی مال کی عوام کی دلوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں وہ خارج میرے بارے اعتبار سے ع ح و عن اسکاۃ بن زکریہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قول اللہ عز وجل فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ
بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ قَرَأَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ الشُّوْر اور روایت ہی اسامہ بن زید کی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی
یہ تفسیر قول غفرل کی اس حضبی و غیر ظالم ہیں واسطی نفس کی او بعضی اور میں سمیما زرو میں او بعضی اور میں سی سبقت کرینوالی میں نیکیوں میں
سب پہر شیت میں میں نقل کی پہر پہر ہی کتاب بعث و شورو میں وہ او پس آیہ یون ہی ثم اوتینا الکتاب لاذین سطفتنا من عبادنا فمن ظلم
لنفسه او یعنی پہر دی ہم ہی کتاب شریعت اوان لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہم ہی او کو ہم ہی ساتھ ایمان اسلام کی اپنی بند و نہیں سے پس بعضی برگزیدہ بند و
سے وہ میں کہ ظالم کرتی ہیں اپنی نفسوں پر یعنی مرکب ہوتی ہیں منہیات کی او بعضی اور میں سمیما زرو میں اپنی نیکی ہی کرتی ہیں اور برائی ہی او بعضی اور میں
وہ میں کہ سبقت کرتی ہیں ہیلایون میں یعنی نہایت جد و جہد کرتی ہیں اپنی نیکی میں علم اور کرنی عمل کی اور باوجود علم و عمل کے عقیدہ و ارشاد ہی اور نو
کرتی ہیں اور کہا حسن بصیر ہی ح فی کہ سبقت کرینوالا وہ ہی کہ غالب ہوں نیکیان او کی برائیون پر اور یا نہ رووہ کہ برابر ہوں نیکیان اور برائیان
او کی اور ظالم وہ کہ غالب ہوں برائیان او کی نیکیوں پر یہ تینوں تینیں برگزیدہ بند و نہیں سے میں سب شیت میں اعلیٰ ہوگی تحف و مراتب و درجات
کی اور اس فرمائی رحمت بتعالیٰ کی معلوم ہوئی ع ح باب ما یقول عند الصبح والمساء ولما کما
بابے اوان دعا و لکھا کہ پڑھی وقت صبح کی و شام کی و رستو کی ف صبح کہتی ہیں اول روز کو آفتاب نکلتی تھا و شام وقت غروب ہونی آفتاب کے
پہر غروب ہونی شفق کی پس عا میں صبح و شام کی پڑھنی کی ہی میں جلسی ہی نماز فجر و مغرب کے پڑھی اور چاہی بعد ع ح الفصل الاول
فصل ہیں عن عبد اللہ بن مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امسى قال امسینا و افسی الملک
للہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و هو علی کل شیء قدیر اللهم انی استأثک من خلد
هذه الیلة و خیر ما فیہا و اعوذ بک من شرها و شریک فیہا اللهم انی اعوذ بک من الکسل و الحر و سوء الذکر و فتن
الذکر و عذاب القبر و اذا اصبح قال ذلك ایضا اصبحنا و اصبح الملک للہ و فی روایة مرید اعوذ
بک من عذاب النار و عذاب فی القبر قراءہ مسئلہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود کے کہ ہاتھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی

کہ او پر کا کونا میلانہ اور سین ستر چہی طرح دیکھا رہتا ہی اور اگر قبض کرتا تو جان میری الٹا دی رہتا ہی تو حکم مردیکا کہتا ہی کہ حق تعالیٰ روح اوکی قبض
 کرتا ہی بعد از ان بارو کہ چہ چہ رہتا ہی مارڈا رہتا ہی یا پھر بیچ دیتا ہی جلا دیتا ہی پس مالکی کہ خداوند اگر روح رکھہ چہ چہ رہتا ہی تو اور ماری تو بخندی
 اور اگر پھر چہ چہ رہتا ہی روح کو اور زندہ کہی محفوظ رکھہ جس ہی نیک بندو کو محفوظ رکھتا ہی تو قیق پہلانی کی دی اور گناہوں ہی بجا اور مدد کرہ امین
 اور نیک بندی وہ بین کہ حق تعالیٰ کی اور بندوں کی ادا کرتی ہیں اور دین کروٹ سی سونی میں حکمت پہہ کر دل با میں پہلو میں ہی پس جب
 دین کروٹ سونامی تو دل نکلتا رہتا ہی اوس ہیست ستر است او غفلت بند میں نہیں ہونی اور سان ہونامی جاگنا نماز تہجد کی لپی اور پہلو
 کروٹ سی سونی میں لاپنی جگہ پہل رہتا ہی اوس رحمت او غفلت بند میں ہیست ہونی ہیست **وَعَنْ الدَّاعِي بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ نَفْسِي الْيَتِيمَ وَوَجْهِي الْيَتِيمَ وَفَوْضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاحَ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجِيَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمْسَيْتُ بِكَ يَا كَلِيمَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِعَيْنِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ مِنْ بَشَرَاتٍ نَحَسَتْ لَيْلَتُهُ مَاتَ عَلَى الْفُطْرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَمَوْصِلًا وَصُومَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ نَفْسِي الْيَتِيمَ إِلَى قَوْلِهِ أَرْسَلْتَ وَقَالَ فَإِنْ مِتُّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتُّ عَلَى الْفُطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
 اور روایت ہی برابر بن عازب کہہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بوقت کہ جبکہ پڑنی طرف چھوٹی پڑنی کی سونی دین کروٹ پنی پر پہرہ ہی پناہ
 خالص متوجہ کیا مینی ذات کی کو طرف حکم تیر کی اور متوجہ کیا مینی مونہ اپنا طرف تیر یعنی طرف قبلہ تیر کی اور سونامی کام اپنا طرف تیر کی اور ملکا
 مینی پیٹیلہ پنی طرف تیر یعنی اعتماد کیا مینی تیر اور پناہ لایا طرف تیر واطی خواہش کر نیکی طرف ثواب تیر کی اور ذریعہ عذاب تیر یعنی نہیں پناہ اور
 نہیں نجات تیر عذاب کو طرف رحمت تیر کی ایمان لایا میں ساتھ کتاب تیر کی کہ او ماری ہی تونی اور ساتھ نبی تیر کی کہ بجا ہی تونی اور فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جرح شخص کہہا ان کلمات کو پہر مرگیا اوسی رات میں مرادین سلام پادریک وایت میں ہی کہہا بارنی فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی واطی ایک شخص کی سی فلانی بوقت کہ جبکہ پڑنی کو طرف چھوٹی پڑنی کی پس نہو کہ وضو کا سامنی پورا پہرہ ہیست دینی کروٹ پنی
 پر پہرہ کہہا اللہم سلمت نفسی ایک قول رسلت نکم و فرمایا حضرت فی پس اگر مری تو اوس اثابی میں مرگیا دین سلام پادریک کی تونی پس پہرہ کہہا
 یعنی بہت پہلا یگو یا بھلائی کو دارین میں نقل کی یہ بخاری اور میں **وَعَنْ النَّسَائِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَّنَا وَأَوَانَا فَكَمْ هَمٌّ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤَدِّي**
 رواہ منسلم اور روایت ہی انس یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بوقت کہ اقی طرف چھوٹی پڑنی کی ہیست ب حمد واطی اللہ کے ایسا پہرہ
 کہہا یا بھکو اور پلا یا بھکو اور کفایت کیا تمام ہمت ہمار کی اور نہکانا دیا بھکوس بہت لوگ میں دین ہی کہ نہیں کفایت کہہا اور واطی واطی واطی
 دینی والا نقل کی یہ سلم فی ف یعنی بہت لوگ میں کہ نہیں کفایت کہہا انکو اللہ تعالیٰ ہر ذمہ پائی ہی یعنی محفوظ نہیں کہہا انکو ہم دن کی نیا
 رسانی سی بلکہ وہ غالب ہو ہی ہیں اور نہ مہیا کیا ہی اوکی لپی بھکانا بلکہ چھوڑ دیا ہی انکو کہ سرگردان رہتی ہیں کو چون اور بازاون اور
 جگہ کو میں ورنہ پاتی میں گرمی اور جای میں **وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُرُ إِلَيْهِ مَا نَلَقُوا فِي يَدَيْهَا مِنَ الرِّحَى وَبَلَّغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ قَدْ تَصَادَفَهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَاشَتِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ أَخْبَرَتْهُ**

پڑتی ہیں میں نبی پڑتی ہیں لیکن پڑتی ہیں سبنا، اسی ملک کے رہنے والے ہیں ملک سے نقل کی ہے بوداوداوی رزمی فی اور حج روایت رزمی کی نہیں
 کہ کیا لفظ من سورۃ الکہف وعن بعض بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم ما یقول قولي
 حین یتصیبن سبحان اللہ وحجہ کہ لا قوۃ الا باللہ ما شاء اللہ کان وقالہ لیسالہ یکن اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان
 اللہ قد احاط بكل شیء علما فانہ من قالہا حین یضیم حفظ حتی یمشی ومن قالہا حین یمشی حفظ حتی یصیرہ رکوعہ ابو داؤد اور روایت ہی معنی
 بنیہ ان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی میرے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سہلائی اور کوئی پس رہا کی کہ جو وقت کہ صبح کری تو پاکی ہی اسکو ساتھ تعریف اور کی اور
 نہیں قوۃ یعنی تسبیح حمد وغیرہ پر کہ ساتھ مدد کی جو کہ جائے اسنی ہو اور جو نہ جائے انہو جانوں ہونے معنی اعتقاد کہ ہوں ہونے یہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر
 ہی تحقیق اسنی کہ یہ ہی ہر چیز کو از روی جاننی کی پس تحقیق جس شخص کی یہ کہ فی وقت صبح کی محفوظ رہتا ہی یعنی بلا اون و خطاؤں سی شام تک
 اسنی کی یہ کہ کسی شام محفوظ رہتا ہی صبح تک نقل کی ہے بوداوداوی وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
 قال حین یضیم سبحان اللہ حین یمشیون ولکہ الحمد فی السموات والأرض وعشیا وحین یتظہرون
 لی قولہ وکن لک ثمر جود لک ما قال فی یومہ ذلک ومن قالہن حین یمشی اذ لک ما قالہ فی لیلہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن عباس
 کہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو کوئی کہی وقت صبح کی پس ساتھ پاکی کی یاد کروا لک یا نماز پڑھو اسکو اسوقت کہ شام کرتی ہو یعنی وقت غروب آفتاب کو
 اور اسوقت کہ صبح کرتی ہو اور اسوقت کہ لیلی ہی تعریف نماز پڑھیں اور زمین میں اور ساتھ پاکی کی یاد کروا یا نماز پڑھو وقت عصر کی اور وقت ظہر کی تا قول
 وکن لک ثمر جود جہی پڑھیں میرے بہتیں جو کہ پاکی اونی و وجہ کہ رہ گئی ہی اسکو اسوقت کہ شام کرتی ہو یعنی وقت غروب آفتاب کو
 اسوقت میں نقل کی ہے بوداوداوی ف بعد لفظ ظہرون کی آیت ہوں ہی بخیر ہی من السبت و یخرج البیت من الحجی ہی الارض بعد موتہا وکن لک
 ثمر جود یعنی نکالتا ہی اللہ تعالیٰ زندہ کو مردی ہی یعنی بچی کو نبی ہی اور اندی ہی اور نکالتا ہی مرد کو زندہ ہی یعنی منی اور اندی کیواوی اور جانور کو
 اور زندہ کرتا ہی زمین کو بعد مرنی اور کی یعنی سر سبز کرتا ہی بعد خشک ہونے کی اور سطح نکالی جاوے گی تم یعنی قبر و نبی اور حامل حدیث کا یہ ہی کہ جو کوئی
 بہتیت صبح کو پڑھتا ہی تو جو میلانی اور دوسرے میں فوت ہو جائے اسوقت کہ صبح ہو جائے اور اسطرح شام کی پڑھنی ہی رات کی میلانی اور وہ
 فوت ہو گیا ثواب پائے اور معاملہ اتنے میں کہ لکھا ہی کہ کہنا مانع بن رزق فی ابن عباس کہ آیا پاتی ہو تم پانچون نمازین قرآن میں کہا اوہو
 ان اور پڑھیں میرے دونوں بہتیں یعنی سبحان کہ لفظ ظہرون تک و کہ کہ جمع کیا ہی ان تہوں فی پانچون نماز و کو داؤد کی وقت مکتوب و عن
 ابی عیاش ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال اذا اصبہ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لہ الملك ولہ الخیر
 وهو علی کل شیء قدیر کان لہ عذق رقبۃ من ولک السماء عین لک عشر حسنات وحط عنه عشر سيئات و دفع لہ عشر حلال
 وکان فی جز من الشیطن حتی یمشی وان قالہا اذا امسى کان لہ مثل ذلک حتی یضیم فرائی اجل رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فیما یروی الثانی فقال یا رسول اللہ ان ابا عیاش یحدث عنک یکذا وکذا قال صدق ابو عیاش
 رواہ ابو داؤد وابن ماجہ اور روایت ہی ابی عیاش یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا جو شخص کہی وقت صبح کی نہیں کوئی معبود مگر
 اللہ نہا نہیں شریک کوئی اسکا او کی ہی ہا و شاست اور او کی ہی تعریف و وہ ہر چیز پر قادر ہی ہوتا ہی و کی ہی ثواب موافق یاد کرنی
 بردی کی اولاد حضرت اسمعیل کسی اور کہی جاتی ہیں کسی ہی نسل نیکبان اور و کی جاتی ہیں اس و نسل برائیان اور بلکہ جاتی ہیں اسکی
 و نسل و جی اور ہوتا ہی پناہ میں شیطان ہی یعنی شریک جاتی ہی شام تک کہ جاتی ہی ان کلمات کو وقت شام کی ہوتا ہی اسکی ہی مانند ہی صبح

کہا حماد بن سلمہ نے کہ ایک وی سی احمد بن کا کہیں کیا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں پس کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو عیاش نقل کرتا ہے کہ
 حدیث آپ سے ایسی اور ایسی یعنی جو کہ مذکور ہوئی فرمایا ہے کہ ابو عیاش نے نقل کی یہ بوداؤد اور ابن ماجہ نے **وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيمِيِّ**
عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اسْتَرَاكَ إِلَيْهِ فَقَالَ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ
تُكَلِّمَ أَحَدًا اللَّهُمَّ اجْزِئْ مِنْ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ نَمَتْ فِي لَبَّتِكَ كُتِبَ لَكَ لَكَ جَوَارٌ مِنْهَا
وَأَذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذَلِكَ فَإِنَّكَ نَمَتْ فِي يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَارٌ مِنْهَا وَأَوْزُرٌ وَاسِعٌ مارت بن سلمہ بھی کہ نقل کے یہی بات ہے
 انہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ نے چکی سی کہی انوسی باتیں فرمایا جو وقت کفار غیور تھے یا ماز مغرب کی سی ہیں کہ سات بار
 پہلے اسی کہ کلام کری تو کسی سی یا الہی پناہ دی مجھ کو اگ سی پر تحقیق تو جو وقت کہی گا یہ بہر مری تو اسی رات میں لگی جاوے گی تیری یہی خلاصی اگ سی
 اور جو وقت کہڑی تو نماز صبح کی پہر کہی تو سید طرح یعنی سات بار پہلے کلام کریں پر تحقیق اگر مری اوسد نہیں لگی جاوے گی تیری یہی خلاصی اگ سی نقل کے
 یہ بوداؤدنی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُ هُوَ كَلَاءَ الْكَلِمَاتِ حِينَ يُسَبِّحُ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ**
أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَقَالِي اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَامْنِ
بِرُءَايَايَ اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَائِي وَمِنْ قَوْفِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ مِنْ أَنْ تُعْطَاكَ
مِنْ تَحْتِي يَعْنِي الْخُسْفَ سَرَّاهُ أَبُودَا وَ د اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پھر بن ان کلمات کو
 وقت شام کی و صبح کی یا الہی تحقیق میں لگتا ہوں تجسعی عافیت دنیا اور آخرت میں یا الہی تحقیق میں لگتا ہوں تجسعی معافی گناہوں سی و رسالتی یعنی
 عیسوی سی ہیچ امور دین سی کی و دنیا اپنی کی اور حج حق بل سی کی اور مال سی کی الہی ڈانک عیب سیکہ اور امن میں کہ خوف کی چیز ہونی یعنی منع کرنا
 مجھے یا الہی محفوظ رکھ مجھ کو اگ مہری سی اور بھیجی سیکہ سی اور دہنی مہری سی اور بائیں مہری سی اور اوپر مہری سی اور پناہ مانگتا ہوں میں تہہ بڑائی تیر کی سی کہ
 ہلاک کیا جاؤں میں ناگہان ہی اپنی سی یعنی زمین میں و نہ جان سی نقل کی یہ بوداؤدنی **وَعَنِ النَّسْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصَلِّي اللَّهُمَّ أَصْبَحْنَا نَشْهَدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَكُتُبِكَ خَلْقَكَ أَنْتَ اللَّهُ
كَالْهَرَاءِ أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ لَا غُفْرَ لَكَ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ مِنْ ذَنْبٍ أَنْ قُلْنَا
حِينَ يُسَبِّحُ غُفْرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِي ذَلِكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاؤُدُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
 اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہتا کوئی وقت صبح کی یا الہی ہیچ کی نہیں اس سال میں رگواہ کرتی میں ہم مجھ کو اور
 کرتی میں ہم اوٹھانی والوں عرش تیری کو اور فرشتوں تیری کو اور سب مخلوقات تیر کیو ساتھ اکی کہ تحقیق تو ہی اللہ میں کوئی معبود مگر تو اکیلا نہیں
 کوئی شریک اسی تیری ہی افعال صفات میں و تحقیق محمد نبی تیری میں و رسول تیری نہیں کہتا کوئی یہ کہ کسی سچ کو مگر کہ نجات تا ہی اللہ تعالیٰ و اعلیٰ و
 وہ گناہ کہ صادر ہوئی اوس سے اوسد نہیں یعنی سوا کبیرہ گناہوں و حقوق العباد کی و اگر کسی ان کلمات کو وقت شام کی یا الہی ہیچ تا ہی اللہ تعالیٰ و اعلیٰ و
 وہ گناہ کہ صادر ہوئی اوس سے اوسد نہیں میں نقل کی یہ ترمذی اور بوداؤدنی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریبہ **ف** انظروا من جاء من قبل من
 مانعہ کی ہی اور ممکن ہے یہ کہ ہوا لفظ الا کا زائدہ اور مودہ سی اس جملہ وان قابلاً **وَعَنِ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ إِذَا امْسَى إِذَا أَصْبَحَ ثَلَاثًا رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِ مُحَمَّدٍ
رَسُولًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ بِكُلِّ الْقِيَمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَيْتُ بِي ثَوْبَانَ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

مَضِجَعَهُ يَفْرَأُ سُورَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَكَلَّ اللَّهُ بِهِ مَلَكًا فَلَا يَقْرَأُ شَيْءًا يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهْبِطَ مَتَى هَبَّتْ رِزَاهُ النَّارُ صَدَقَ
 اور روایت ہی شد اور اس کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ یسوی خواب کا وہ اپنی ہاتھ پڑھنی کسی سورۃ کی کتاب
 اللہ مگر کہ متین کرنا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ و سکی ایک فرستہ یعنی حکم کرنا ہی اوسکو کہ کہہ بانی کری اوسکی ضرر کرنی والی چیزوں سے پس نہیں نزدیک کر
 اوسکی کوئی چیز کہ ایزادی اوسکو ہیانک کہ جاگی سو ف جاکے یعنی بعد دیر کی خواہ جلدی نفل کی یہ ترمذی فی ف روایت ہی اس سبط بن مزوع
 کی کہ جب کہی تو پہلو اپنا بچو فی پر اور پری توفیقہ کتاب کے قل ہو اللہ احد پس تحقیق من میں ہیگا تو ہر چیز سی سو موت کی ہے **وعن**
 عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُخَصِّمُهُمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ
 الْأُولَى بَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلْ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَيِّرَ اللَّهُ فِي ذُرْبِكُلٍ صَلَوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَكَانَا رَأَيْنَا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ فَمِثْلُ خَمْسُونَ وَمِائَةً بِاللِّسَانِ وَالْفُ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ
 لَوْ إِذَا أَخَذَ مَضِجَعَهُ يُسَبِّحُهُ وَيُكَبِّرُهُ وَيَحْمَدُهُ مِائَةً فَمِثْلُ مِائَةٍ فِي اللِّسَانِ وَالْفُ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي
 الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ لَفَيْنِ وَخَمْسُمِائَةٍ نَسِيئَةٍ قَالُوا وَكَيْفَ لَا يُخَصِّمُهَا قَالَ يَأْتِي أَحَدُكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَوتِهِ
 فَيَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا حَتَّى يَنْفَقِلَ فَلَئِمَّا أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيهِ فِي مَضِجَعِهِ
 فَلَا يَزَالُ يَتَوَمَّعُ حَتَّى يَبْتَامَ رَأَاهُ التَّيْمِدِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالشَّيْخَانِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ
 أَبِي دَاوُدَ قَالَ خَصَلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَكَذَلِكَ فِي رِوَايَةٍ بَعْدَ قَوْلِهِ
 وَالْفُ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ قَالَ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضِجَعَهُ وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ
 وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَارِفِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ **اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر بن ابی اسحاق** کہ فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزیں ہیں کہ نہیں محافظت کرنا اور ہر مسلمان مگر کہ نفل ہوتا ہی ثبوت میں ہی نجات بانی والو کی ساتھ نفل ہوگا
 خبر دایہ وہ دونوں چیزیں آسان ہیں یعنی اسلی کہ دشوار نہیں کرنا اور کیا اوسپر آسان کری اللہ اوسپر اور نفل کرنی والی وہ کہ میں تیری ملامت
 کرنی والی اور نہ تو میں بسبب توفی توفیق کی ایک چیز تو یہی کہ ساتھ ہاکی کی یاد کری اللہ کو یعنی سجان اللہ تعالیٰ ہی ہر نماز فرض کی نفل بارہ
 کری خدا کی یعنی احمد اللہ کہی نفل بارہ اور اللہ کہی نفل بارہ کہ ابن عمر و فی میں یکہا یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتی ہی ان تسبیحات کو پڑھ
 ہاتھ ہی یعنی اوٹکلیوں پر فرمایا حضرت فی اس میں ہر دیر سو میں یعنی بابت پانچون نمازون کی زبان پر اور ہر دیر سو میں نیز ان میں تیری نیز ان اعمال
 حساب سکی کہ ہر نیکی نفل برابر کہی جاتی ہی اور دوسرے چیز یہی کہ سب پکڑی خواجہ اپنی تسبیح کری اللہ کو اور کہہ کہی اوسکو اور حمد کری اوسکو
 سو بار یعنی سجان اللہ تسبیس بار اور اللہ کہہ چونتیس بار اور الحمد للہ تیس بار پڑھی کہ سب ملکہ سو بار ہوں پس یہ سو بار میں زبان پر اور ہر اس میں کہ
 اعمال میں پس کون تم میں سی کرنا ہوگا دن رات میں اور فی ہر بار برائیاں عرض کیا جاتی کہ کس طرح نہ ہی غفلت کر لگی جہاں چیزوں پر فرمایا آؤ
 ایک تہاری کی پاس شیطان اسحا لین کہ وہ اپنی نماز میں ہوتا ہی پہر کہتا ہی شیطان یاد کر فلا فی چیز یاد کر فلا فی چیز یعنی امور دنیا و احوال غفلت
 سی یا جو مجھ کہ متعلق ساتھ نماز کی نہیں اگرچہ امور آخرت سی ہو ہیانک کہ نماز پر کہ پہر نمازی پس شاید کہ وہ نہ کری یعنی محافظت ان کلمات پر اور تا شیطان
 هیچ خواجہ اوسکی پس ہمیشہ رہتا ہی سنا ہی اوسکو ہیانک کہ سو جائی نفل کی یہ ترمذی ابو داؤد و نسائی فی اوچر روایت ابو داؤد کی خلت
 ہی بعضی غفلت نہیں طرح ہی کر فرمایا حضرت فی دو خصلتیں ہیں فرمایا دو خصلتیں ہیں یاد کو شک ہا ہی کہ وہ غفلت فرمایا بہ معنی دونوں کی ایک ہر

لا یفعل

یعنی باعتبار ذات کی پس نہیں کوئی چیز زیادہ پوشیدہ تھی اور کجی دین یعنی حقوق اللہ تعالیٰ کی اور بندگی و غنی کر مجھ کو نصرتی یعنی محتاج ہونے
 سی طرف مخلوق کی یاد کی محتاجی سی نقل کی یہ بودا و ترمذی ابن ماجہ کی اور نقل کی یہ سلم فی ساتھ تہوڑی سی اختلاف کی **ف** سبائی نظر
 بچھونی اپنی کی اور حسن حصین بن ہی کہ پڑی یہ دعا لٹ کر **ع** **وَعَنْ أَبِي لَازَهْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اخَذَ مَضْجِعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لِسَمِ اللَّهِ وَصَعْتُ جَنَّتِي لِلَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاحْشَا شَيْطَانِي
وَفَاكِهَانِي وَاجْعَلْ لِي فِي النَّبِيِّ الْأَخْلَى نَوَافِلَ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی زہرہ ناماری سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی جو وقت کہ
 جاتی خوابگاہ اپنی میں رات کو کہتی ساتھ نام اللہ تعالیٰ کی سونا ہو نہیں کہی میں نے کر ڈ اپنی واطی اسکی یا الہی بخش میری الہی گناہ میری اور دو
 کہ شیطانی میرے کو اور چہرہ گروی میرے کو اور کر مجھ کو مجلس بلند میں یعنی ملائکہ مقربین اور انبیاء کی مجلس میں نقل کی یہ بودا و ترمذی **ف** مراد گوی سی
 نفس سی یعنی خلاص کر نفس میرے کو بندوں کی حق سی اور اپنی عذاب سے یعنی گناہ میری بخش دی **ع** **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اخَذَ مَضْجِعَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَادَانِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَالَّذِي مَنَّ عَلَيَّ
فَأَفْضَلَ وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اللَّهُمَّ سَرِّ كُلَّ شَيْءٍ وَمَلِكُهُ وَاللَّهُ كُلَّ شَيْءٍ أَعُوذُ بِكَ مِنْ
النَّارِ زَاةَ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی جبکہ لیتی خوابگاہ اپنی یعنی رات کو کو فراموشی سب
 تعریف ہی خدا کی لہجہ سی کفایت کیا مجھ کو یعنی خلق سی بی پر واکیا مجھ کو اور جگہ دی مجھ کو یعنی مکان یا رہی کو کر دت کر رہی سردی اور گرمی کو اور
 کھانا یا مجھ کو اور پلا یا مجھ کو اور وہ خدا کا احسان کیا مجھ کو یعنی سبب سی اور چیز کی کہ احتیاج پڑتی سی اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سی اور وہ خدا کا
 کہ دیا مجھ کو پس بہت دیا شکر ہی الہی لہجہ سی حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کی اور مالک سکی و مہود ہر چیز کی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ میری الگ
 یعنی ان چیزوں سی کہ باعث عذاب و شکنجی میں نقل کی یہ بودا و ترمذی **وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَنَا مِنَ اللَّيْلِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُوتِيَ إِلَى فِرَاشِهِ
قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَتْ وَرَبَّ الْأَرْضِينَ وَمَا أَقْلَتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَصْلَتْ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ
خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا إِنْ يَفْرَطْ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ زَاةَ
الْبَرْقِ مَدِينِي وَقَالَ هَذَا أَحَدٌ لِكَيْسَ اسْتِئْذَانُ بِالْفَقْرِ وَالْحَقِّمْ ابْنُ ظَهْرَانَ أَوْحَى قَدْ تَرَكَ حَدِيثَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ
 اور روایت ہی بریدہ ہی کہ کہانہ نکاحیت کی خالد بن لیثی طرف ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں سوتا میں انکو جب خواب
 کی پس رہا یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ سبب جگہ پڑی تو طوطی بچھونی زنی کی پس کہہ یا الہی پروردگار ساتوں آسمانوں کی و دو چیز کی کہ سایہ کی
 ہونی میں آسمان اوپر اور ای پروردگار زمینوں کی اور دو چیز کی کہ اوٹھار سی زمین زمین یعنی مخلوقات اور پروردگار شیطانوں کی و راؤ کی
 کہ گمراہ کیا ہی شیطانوں فی اوٹھار سی جن اس ہونے میری الہی پناہ دینی والا ہا فی سب مخلوقات اپنی کیسی اس کہ زیادتی کر می تیرے کوئی میں سے ظلم
 کر می غالب پناہ جانی والا تیرے اور بزرگ ہی تعریف سی اور زمین کو فی مہود و سوا تیری نہیں کوئی مہود و سوا تو نقل کی یہ ترمذی اور کہا یہ حدیث
 نہیں اسناد کی قوی اور حکیم بن ظہیر اوی حدیث کا منتخب چھوڑ دی ہی حدیث و سکی بعضی بل حدیث فی **ف** حکم ساتھ بزرگ اور کثرت کی
 ہی اور اصل اس حدیث کی میں حکیم ساتھ ہی کی ہی اور حاشیہ پر لکھا ہی کہ حدیث حکیم ہی اور حسن حصین میں کہ روایت کی یہ ترمذی فی اوسط میں اور
 ابی شیبہ فی کہ روایت میں ہی احمد بن محمد بن حبیسی و سجانی تبی کی لطفی ہی و سجانی علی بن ناوکل خزنک و تبارک اسکی پس لفظ تمام

یونانی ہی نہیں عوامین سے **الفصل الثالث** فضل میری عن ابی مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قاتل اذا اصبح احدکم فليقل اصبحت واصبح الملك لله رب العالمين اللهم اني اسالك خير هذا اليوم فتحه ونصره
 ونوره وبركته وهداة واعوذ بك من شر ما فيه وشر ما بعده ثم اذا امسى فليقل مثل ذلك رواه ابو داود
 روایت ہی ابی مالک سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وقت کہ صبح کری ایک تمہارا رب ہی کہہ دے کہ صبح کی
 ملک تعالیٰ صلی خدا کی پروردگار عالموں کا بالہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھی جہلائی اسد کی کشائش کی یعنی قصود کو جو بخوان ورد و اسکی
 اسد میں میری کر کہ لعل و شیطان اور اور دشمنوں پر غالب ہوں اور نور اسکا یعنی توفیق علم و عمل کی ہوں میں اور برکت اسکی یعنی اسد میں
 رزق حلال طیب تبہ لکی و بدایت اسکی یعنی عمل و اعتقاد حق پر رہوں اور پناہ مانگتا ہوں تیرے تیری برائی اور چیز کی سی کہ اسد میں ہے اور برائی اور چیز
 کی سی کہ چھپی اسکی ہی پر جسکے شہم کری پس چاہی کہ کہی مانند اسکی نقل کی یہ بود و دنی ف شام کو یہ دعا پڑھی تو چاہی صبحنا و صبحنا الملك
 اسین و اس ملک پڑھی اور نہایوم کی جگہ نہ اللیلہ اور نہ کہ ضمیر من کی جگہ نہ مونس ضمیر من پڑھی یعنی ہ کی جگہ نہ **وعن**
 عبد الرحمن بن ابی بکرہ قال قلت لابی یابن اسعد اللہم عافینی فی بدائی اللہم عافینی فی سمعی
 اللہم عافینی فی بصری لا الہ الا انت تکرہا لثلاث حین یضی وتکثا حین تمسی فقال یا بنی سمعت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکرہم فانما الحینان اللذان یسئلا اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے کہ کہا کہ میں نے واسطی پ پڑھی
 کی ہی باب میرے سامنے لکھ کر کہی ہو یہ روز یا الہی عافیت دی مجھ کو میں نے پڑھی عافیت دی مجھ کو میں نے پڑھی عافیت دی مجھ کو میں نے پڑھی
 میرے میں نہیں کوئی جو دگر تو کر پڑھی ہو اسکو میں بار وقت صبح کی اور میں بار وقت شام کی پس کہا امی مٹی میرے سامنے رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کو کہ دعا مانگتی تھی ساتھ ان کلموں کی پس میں دوست رکھتا ہوں کہ یہ وی کروں حضرت کی سنت کی نقل کی یہ بود و دنی ف
 اس میں اشارہ ہی ہے کہ دعا اور اعمال خیر کی کرنی میں منظور صلی بجا لانا امر حضرت کا اور اتباع سنت انکی کا ہونہ جہا عمل و قبولیت دعا
ع **وعن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصبح قال اصبحت واصبح الملك لله رب العالمين لله الحمد لله
 والکبریا والعضمة لله والخلق والامر واللیل والنہار وصا سکن فیہما لله اللہم اجعل اول هذا النہار صلاحا واسطہ
 لجاہا واخرہ فلا حیا یا رحم الرحمن ذکرہ النور فی کتاب لا ذکا امیرا وایۃ ابن السنی اور روایت ہی عبد
 بن ابی اوفی سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتی کہی صبح کی مٹی اس کی ملک واسطی خدا کی اور ب تعریف واسطی خدا اور بزرگ
 قوت کی اور بزرگی صفات کی خدا ہی کی پس اور مخلوقات اور حکم اور رات اور دن اور جو آرام پڑتی میں ات میں اور دن میں سب اللہ ہی کی لہو
 میں اور مخلوق و ملک اسکی میں بالہی کر اول سد کا سبب نیکی کا یعنی خیر کرین اسکو طاعت میں اور در میان و سبب سبب برآمد حاجات کا اور خیر
 و سبب سبب نجات کا ای میت رحم کرنی والی سبب رحم کرنی والو کی ذکر کی یہ حدیث نووی فی کتاب لا ذکا امیرا میں تہہ روایت ابن شکی ف ختم کیا
 حضرت فی سند عاکو لفظ یا رحم الرحمن پر ہی کہ اس دعا جلد ہی قبول یونانی ہی کہی کہ ایک حدیث میں آیا ہی اور روایت کی حاکم فی سند رک میں
 ابی امامہ بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالیٰ کا ایک شے متعین ہے اور پھر کہتے ہی یا رحم الرحمن پس جو کوئی کہتا ہی اسکو تیرے
 کہ رحم الرحمن توجہ ہی خیر میں لکھتا ہے **وعن** عبد الرحمن بن ابی بکرہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا
 اصبح اصبحت علی طرفة لا سلام ولا خلاص علی دین نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی طرفة لا نبینا انہم حنیفا واما کان

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ قَالَ تَزَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُنْثَى فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوَضَعَهُ فَاكَلَتْ مِنْهَا ثُمَّ أَتَى بِمَرْمَرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ وَتَجَمُّعُ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى فِي رِدَائِهِ فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوَى عَلَى ظَهْرِ أَصْبَعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ فَقَالَ ابْنِي وَآخِذْ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ ادْعُ اللَّهَ لَنَا فَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ لَهُمْ فِي مَا سَرَّاهُمْ وَآغْفِرْ لَهُمْ وَأَرْحَمْهُمْ مَرَّاهُ مُسَلِّمًا

اور روایت ہی عبد اللہ بن بصری سے کہ کہا اُنی پیہ بندہ صلی اللہ علیہ وسلم میری باپ کے پاس مہمان بن کر ایک لڑکی کے ہم طرف حضرت کی کہنا اور ایک چیز مانڈ مالیدہ کی پس کہا یا ابوسیر سی پھر لائی گئی کچھ خوشکس پس ہی حضرت کہانی اور سکوا و دالتی کھلی در میان دونوں انگلیوں اپنی کی اور کھنی کرتی اور کھلی شہادت و بیچ کی ایک روایت میں ہی پس شروع کیا حضرت فی کردہ لائی کھلی اوپر پیٹھ و دونوں انگلیوں اپنی کی اور کھلی شہادت کی و بیچ کی پھر لائی گئی پانی پس یا ابوسیر کہہ باپ کثیر فی حال میں کہ بڑی ہی لگام جانور حضرت کی کی دعا مانگو اللہ میری بی پس کہا حضرت فی بال ہی برکت دی انکی بی بیچ اوچیز کی کر دینی ہی تونی انکو اور پیش و وسطی انکی اور رحم کرانہ نفل کی یہ مسلم فی ف پہلی روایت میں باگ کھلیان فی انی ہی در میان دونوں انگلیوں کی اور دوسری میں یہ کہ دونوں انگلیوں کی چلیہ پڑ لیتی ہی طبیعت میں یہ کہ بی اس طرح دالتی ہوگی اور کبھی اس طرح اور انگلیوں کی پیٹھ پر لیتی دالتی ہی کہ نامانہ کا اندر کچھ پیری نہیں تہائی اندر کی دل ہی باہر کی تہائی سی اور انگلیوں سی مراد بائیں تہا کہ انگلیان فی اس معلوم ہوا کہ سنت ہی پکڑنا اکابر اور ہمانکی رکاب و لگام کا ازراہ تواضع و رخصت و دایکی اور سطرحت سنت ہی در و از رکاب ہمانکی ساتھ جانا اور پیٹھ بٹکنا ہوا کہ سنت ہی نیافت کرنی ایک ہی یہ کہ طلب علی کری ہمانی اور سنت ہمانکی یہ کہ دعا کری ضیافت کرنی ویک ہی یہ الفصل

الثانی فصل دوسرے عن طلحة بن عبيد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا ارى الهلاك قال اللهم اهله علينا بالامْرِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ مَرَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

روایت طلحہ بن عبد اللہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی جو وقت دیکھتی جان کہتی الہی نکال تو اس چاند کو ہمیر ساتھ میں اور ایمان اور سلامتی اسلام کی رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی نفل کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ف ہاں کہتی میں پہلی در دوسری اور تیسرے لائے چاند کو بعد اسکی مکر کہلانا ہی پس جب حضرت مال کہتی تو دعا مذکورہ پڑھتی حاصل کیا یہ کہ یا الہی اس معنی میں ہم بائیں با ایمان و با سلامت سب فاسق اور احکام اسلام پر مستقیم ہیں بعد ازان خطاب چاند کو کر فرمائی کہ رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی ہیں وہی و نکا جو چاند اور سورج کو پوجتی ہیں اور رب مجھی ہیں ۶ وعن عمر بن الخطاب رَأَى هُرَيْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ أَى مُسْتَلٍّ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَاقَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى الْكَثِيرِ فَمَنْ خَلَقَ تَفَضُّلاً لَا لَكُمْ دُصْبُهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ مَا كَانَ مَرَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَأَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ الزَّادِيُّ لَيْسَ بِإِسْنَادٍ

اور روایت ہی عمر بن خطاب اور ابی ہریرہ کہہا دونوں فی کہ فرما یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں کوئی شخص کہ دیکھی کسی مبتلا کو پھر کسی نفع پہنچا و وسطی اوس لکھی کہ یا یا مجھ کو اوچیز سی کہ گرفتار کیا مجھ کو ساتھ و کسی اور بزرگی ہی مجھ کو بہتوں پر اور کو کسی کہ پید کیا بزرگی دینا کہ کہ نہیں پہنچا اور کو یہ بلا جو ہلا کہ ہون نفل کی یہ ترمذی فی اور نفل کی یہ ابن عمر سی اور کہا ترمذی فی یہ حدیث غریب اور عمرو بن دینار کو نہیں فی ف حاصل یہ کہ جو کوئی مبتلا ہو بلا کو دیکھ کر یہ دعا الحمد للہ الذی لفظ تفضیل تک پڑھتا ہی اوس ملا میں نہیں گرفتار ہونا اور بلا عام ہی خواہ بدنی ہونا

برصل و زخام اور اندی ہو چکی اور سوا کھلی اور خواہ بلانی و نوی ہو مانند حاصل کرنی مال جاہ اور مانند کھلی و خواہ بلا کھنی ہو مانند فسق و ظلم اور بدعت اور کفر اور مانند کھلی غرض کہ ہر طرح کی مبتلا بلا کو دیکھ کر یہ دعا پڑھی لیکن لکھا ہی علمدانی کہ جو کوئی مبتلا بیمار ہو دیکھی تو چکی سی اس دعا کو پڑھی تا وہ آزرده نہ ہو اور اگر گناہ میں دنیا میں کسی مبتلا کو دیکھی تو پکار کر پڑھا وہ باز پڑھی اور اگر دیکھی کہ بچا کر کہنی میں فساد ہو تا ہی تو اس کو پڑھی دیکھ کر چکی پڑھی

ع و عن عمر بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من دخل السوق فقال لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملك وله الحمد یغنی و یغنی و هو علی کل شیء قدیر کتب الله له الف الف حسنة و احاطت له الف الف سبحة و دفع له الف الف درجة و بنی له بیتا فی الجنة رواه الترمذی و ابن ماجہ و قال الترمذی عن هذا حدیث عن ابن عمر بن الخطاب و فی شرح السنة من قال فی سوقی جامع بیاع فیہ بدل من دخل السوق

اور روایت ہی عمر رضی بہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص داخل ہو بازار میں اور کہی نہیں کوئی مسبو و مکر اس کے ایک ہی وہ نہیں کہی کہ اس کی اوکھے ہی ہوا ہے اور اوکھے ہی ہے تعریف نہ کرنا اور مارنا اور روزندہ نہ مریگا اوکھی ماتمہ ہی پہلانی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکھا ہی اللہ و سکی لہو دس ہزار لاکھ نیکیاں اور دوسرے کہتا ہی اوست دس لاکھ برائیاں اور بلند کرتا ہی اوکھی لہو دس لاکھ جی اور بنا تا ہی اوکھی لہو گہرشت میں نظر کی یہ ترمذی بن ماجہ فی اور کہا ترمذی فی بیہ بیہ غریبہ اور شرح السنہ میں بدل من دخل السوق کی یون ہی کہ جو شخص کہی یعنی کلمہ کوئی بازار جامع کی یعنی پڑھی بازار کی خرید و فروخت کیجا وی یعنی اکثر چیزیں کہتی ہوں و میں ف سبب ثواب کا یہ ہے کہ بازار گہرشت اور پورے قسموں اور گہرشت سلطنت شیطانوں کی سی ایسی جگہ میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنی ہی بہت ثواب پاتا ہی ع و عن معاویہ بن جبل قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یدعو یقول اللهم انی اسئلك تمام النعمة فقال ای شیء تمام النعمة قال دعوہ اخرجوها خیرا فقال ان من تمام النعمة دخول الجنة والقدر من النار وسمع رجلا یقول یا ذا الجلال والا کرام فقال قد استجبت لك فسل وسمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا وهو یقول اللهم انی اسئلك الصبر فقال سألت الله البلاء فسله العافية رواه الترمذی

اور روایت ہی معاویہ بن جبل سی کہ کہا سنانی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دعا مانگتا ہی کہتا ہی یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھی پورے نعمت پس فرما یا کیا چیز ہی پوری نعمت پس کہا اوست شخص فی کہہ دعا ہی کہ امید پاتا ہوں ساتھ اس کی مال بہت فرمایا تحقیق پوری نعمت داخل ہونا بہت کا ہی اور نجات پانا دفع ہی اور سنا حضرت فی ایک شخص کو کہ کہتا ہی ای صاحب بزرگی اور بخشش کی ہر فرمایا تحقیق قبول کی گئی دعا یہ پس مانگ و سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہی یا الہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھی صبر پس کہا مانگی تونی ادسی بلا پس مانگ و ست عافیت نفل کی یہ ترمذی فی ف حاصل سری حدیث کا یہ ہے کہ جو شخص نیت دنیا کو نعمت پوری سمجھ کر دعا اوکھی حاصل ہو چکی مانگ تا تھا حضرت فی فرمایا کہ یہ فانی ہی نعمت پوری داخل ہونا بہت میں اور نجات پانا دفع ہی اور مانگی تونی بلا یعنی ایسی کہ صبر بلا پر ہوتا ہی پس مانگت فیت کہ سب بلا اور آفتوں سی نگا و کہی کہ بلا ہر چیز ہی نہ مانگتی پڑھی اور اگر بلا نازل ہو صبر کری ع و عن ابن ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس فجلسا فکثر فیہ لفظ فقال قبل ان یقوم سبجناک اللهم و یجحدک اشہد ان لا اله الا انت استغفرک و اکتوب لیک لا عفرک ما کان فی مجلسہ

ذکر رواہ الترمذی و البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بیٹھی ایک مجلس اور بہت ہوں او میں بیٹھا نہ پڑھی پہلی اوہنی سی پاک ہو یا الہی اور پاکی بیان کرتی میں سے ساتھ تعریف تیر کی گویا دنیا ہو نہیں سکتا

نہیں کوئی معبود مگر وہ جو بخشش دے گا تو بہر گناہوں میں طرف تیری مگر بخشش ساری واپسی دے گی جو کچھ ہوا اس میں اس میں نقل کی بہ ترمذی فی ابیہم
فی دعوات کہ یہ سن ف لفظ سی مراد وہاں دیکھا کہ جس سے گناہ ہوا اور عضو اس کے لفظ کی معنی میں کلام بیجا نہ اور اس میں عا کوئی روئے اجلس کہ
میں میں اس عا کی پڑنی سی جو اس میں جس میں گناہ بیجا نہ و بائیں بائیں نہیں ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ اس عا کی پڑنی سی جہاں دیکھا ہی ہر ع و حسن
عَلَى أَنَّهُ أَتَى بِدَابَّةٍ لِيُرِيَهُمْ فَذَكَرَ فِي الرِّكَابِ قَالَ يَسْمِعُ اللَّهُ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ
لَهُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا وَاللَّهُ أَكْبَرُ
ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ خَرَجَ فَتَقَبَّلَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ صَحَّكَتَ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَنَعْتَ لَمْ يَخْرُجْ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ صَحَّكَتَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ سَرَّكَ لَيُعْجِبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَقُولُ اللَّهُ يَعْصِيكُمْ
أَرَأَيْتُمْ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرُ سِرِّهِ سَرَّاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ
اسی کہ مفسر کیا اونی پاس جانور تاکہ وہ ہوں اور ہر جگہ کہا اپنا پانوں کتاب میں یعنی راویوں کا کہی کہ اس بسم اللہ پس جبکہ چری اونی پانوں
پس کہا احمد سے یعنی شکر ہی اور ہر متون ساری اور سوا اونی کی ہر کہا پاک ہی و ذوات کہ تابع را کیا واپسی سہا اس جانور کو اور شہرہ واپسی و سبکھا فت کہنی اور
اور تین ہر طرف پروردگار اپنی کی اللہ پیری والی میں ہر کہا احمد سے میں بار اور اللہ کہ تین بار پاک ہی تو تحقیق میں ظلم کیا اپنی نہیں ہر شہرہ واپسی
میں ہر تحقیق نہیں بخشا کہ ہوں کو کوئی سوا تیری ہر تیری حضرت علی کہا گیا کہ سوا علی ہی تیری امیر المؤمنین کہا دیکھا میںی رسول خدا علی اللہ علیہ وسلم کو
کو کہا کہ یہ کیا میںی ہر تیری پس کہا میںی کس چیز میںی تیری کہ رسول اللہ و تحقیق پروردگار تیرا اللہ رضی ہو تا ہی میںی ہر تیری پس جب کہا ہی اگر و رگ
میں ہر شہرہ واپسی ساری سیر فرما ہی اللہ تعالیٰ کہ جانتا ہی یہ بندہ کہ نہیں بخشا کہ ہوں کو کوئی سوا میری نقل کی یہ احمد و ترمذی اور ابو داؤد و فی
ف حضرت علی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی رضی ہونی سی ہنی اور حضرت علی علیہ السلام پیر و حضرت کی ہنی ہر ع و حسن ابن عمر قال کان
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجُلًا أَخَذَ يَدَهُ وَلَا يَدْعُهُمْ أَحَدٌ يَكُونُ الرَّجُلُ هُوَ يَدْعُو بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَوْدِعَ اللَّهُ دِينَكَ مَا نَتَكَ وَآخِرُ عَمَلِكَ وَفِي دَوَابِّ وَخَوَاتِيمِ عَمَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ
مَاجَةَ وَفِيهِمَا كُفْرًا وَآخِرُ عَمَلِكَ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ
میں اللہ علیہ وسلم بوقت رخصت کرنی کسی شخص کو یعنی مسافر کو کوفتی ہند و سکا پس چوڑنی ہند و سکی کو یہاں تک کہ وہ شخص چوڑتا ہی سلی اللہ علیہ وسلم
کی ہند کو یعنی یہ بہب پس خلق اور تو وضع حضرت کی تھا اور فرمائی سو پہا میںی اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری میںی طلب کرتا ہوں حفاظت میں امانت
تیر کی اور آخر عمل تیرا یعنی خاتمہ خیر ہوا و ایک وایت میں ہی و خاتمہ عملک میںی بجای آخر عملک کہ بہ لفظ ہی یعنی اعمال خرمی تیری ہی ہر و اللہ تعالیٰ کہ
کی مطلب ہی ہی جو پہلی جگہ کہ تھا افضل کہ بہ ترمذی اور ابو داؤد و اور ابن ماجہ فی ابیہم روایت بود و اور ابن ماجہ کی نہیں ذکر کیا لفظ و آخر عملک
ف مراد امانت سی اموال میں کہ میں میں کرنا ہی ساتھ دینی لوگوں سی اور بعضوں فی کہا مراد امانت سی اہل اولاد میں کہ میں چوڑ جلا و حسن
عَبْدُ اللَّهِ الْخَطَمِيُّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ اسْتَوْدِعُوا اللَّهَ دِينَكُمْ وَ
أَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ
حضرت کرنی شکر کہ فرمائی سو پہا میںی اللہ کو دین تیرا اور امانت تیرا اور اعمال خرمی تیری نقل کی یہ ابو داؤد و فی و حسن ابن عمر قال جاء رجل

اَللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیدُ سَفَرًا فَرَوَدُنِّیْ فَقَالَ سَرَدَکَ اللّٰہُ التَّقْوٰی قَالَ نَزِدْنِیْ
 قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَکَ قَالَ زِدْنِیْ بِاٰیٍ اَنْتَ وَاَفْنِیْ قَالَ وَیَسِّرْ لَکَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا کُنْتَ سَرَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هَذَا
 حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے انس کہ آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا یا رسول اللہ تیری راہ راہ رکھتا ہوں
 سفر کا پس توشہ دیجی مجھ کو یعنی دعا کہجی کر برکت اوس ساتھ میری سفر میں آند تو شکی ہو پس نہ رہا توشہ دی مجھ کو اللہ تعالیٰ یعنی بہر کار کی نصیب کی کہ
 راہ آخر وہ کہی کہا اوس زیادہ دعا کہ میری پس فرمایا بخیر اللہ کا تیری کہا زیادہ دعا کہجی میری قربان ہو باب ہر انتہا ہی اور مان سیر فرمایا
 آسان کرے میری پس اور توفیق دی مجھ کو ہمدانی دین دنیا کی جہان ہو تو نقل کی یہ ترمذی فی اور کہا یہ سن غریب **وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَہُ**
اَنَّ سَرَجًا قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیدُ اَنْ اَسْفِرَ فَاَوْصِنِّیْ قَالَ عَلَیْکَ یَتَّقِی اللّٰہَ وَالتَّکْدِیْرَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
فَلَمَّا وَاٰی الرَّجُلُ قَالَ لَلّٰہُمَّ ظِلُّوْہُ الْبَعْدَ وَهَوِّنْ عَلَیْہِ السَّفَرَ سَرَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ کہ تحقیق ایک شخص فی کہا
 یا رسول اللہ میں راہ رکھتا ہوں سفر کا پس نصیحت فرمائی فرمایا لازم کر اپنی پرتقوی خدا کا اور اللہ کی کہنا اور ہر جگہ بلند کی پس جب پہنچے پھر
 اوس شخص نے کہا حضرت فی یا الہی پس اسی ہی دوری سفر کی یعنی دور کر شقت سفر کی سبب بنے یک کر دینی مسافہ راز کی اور آسان کر اور ہر سفر یعنی
 سبب اور سفر کی نقل کی یہ ترمذی فی **فَ** لازم کر اپنی پرتقوی خدا کا یعنی در اللہ تعالیٰ سی اور ترک کر شرک و گناہ کو اور شیعہ کی چیز و نکو اور ان ہر کو
 کہ زیادہ ہر جگہ **وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَہُ** اور غلط و ماسوی اللہ کو اور غیہ اور عہدہ اور نیکو **وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَہُ** **قَالَ کانَ سَوَّاهُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ**
سَلَّم اِذَا سَافَرَ قَاْبِلَ اللَّیْلِ قَالَ یَا اَرْضُ کُنِّیْ وَسَرِّ لَکَ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکَ وَشَرِّ عَافِیْکَ وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِیْکَ
وَشَرِّ مَا یَدْبُ عَلَیْکَ وَاعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدٍ وَرَمَنِ الْحَبِیْۃِ وَالْعَقْرَبِ وَرَمَنِ شَرِّ سَاکِنِ الْبَلَدِ
وَرَمَنِ شَرِّ قَالِدِ الْمَاوِلَدِ سَرَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عمر کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتی پھر
 رات کہتی ای زمین پروردگار میرا پروردگار تیرا اللہ بناہ ماگنا ہوں میں ساتھ اللہ کی تیری برائی سی یعنی جو تیری ذات میں برائی ہی مثل
 خست وغیرہ کی اور برائی اوچیر کی کہی تعین ہی یعنی پانی یا کوئی بوئی ایسی زمین پیدا ہو کہ کیسہ ہلاک کرے اس سے ہی پناہ ماگنا ہوں اور برائی اوچیر
 سی کہ پیدا کی گئی تعین یعنی نہر ملی جانور اور پرہیز ہلاک کرنی والیں اور برائی اوچیر کی سی کہ چلنی پھر فی میں پتھر یعنی حشرات الارض و جو ان
 کہ خسر پہنچانی میں اور پناہ ماگنا ہوں ساتھ اللہ کی تیری اور کالی سانپ اور ہر طرح کی سانپ اور بچھوئی اور برائی یعنی والوں شہر کی ہر شے
 اور کوئی برائی سی اور مضمون فی کہا کہ مراجن میں کہ ہر شہر و ہر زمین میں سے میں اور برائی جنی والی کی سی اور اوچیر کی سی کہ بنا جی شہر و ملک کی
 اور اولاد اوکی سی یا ہر شے والیکی شہر سی و اولاد اوکی سی نقل کی یہ بود اودنی **وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَہُ** **قَالَ کانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ**
وَسَلَّم اِذَا غَزَا قَالَ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ عَصَدٌ وَلَصِیْرٌ لِّکَ اَحْوَلُ وِلَکَ اَمْنٌ وِلَکَ اَقْبَلُ وَاَہُ التَّزَوُّدُ وَاَبْوَادُ اور روایت ہے انس
 کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرنی کہتی یا الہی تو ہی حمد علیہ میرا یعنی تجھی بہر و سایہ تجھی ہر امین و مددگار میرا ساتھ قوت تیرا
 جملہ کہ ناموں میں واسطی دفع کرنی کو کفار کی اور ساتھ قوت تیرا جملہ کہ ناموں ثمنان میں پروردگار ساتھ و تیر کی راہوں میں یعنی دشمنان میں سی نقل کی
 یہ ترمذی اور بود اودنی **وَعَنْ اَبِیْ مُوسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ لَلّٰہُمَّ اِنَّا جَعَلْکَ فِیْ غَوْرٍ**
وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہُمْ سَرَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی موسیٰ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی جو وقت اندیشہ کرنی کسی قوم سی
 یا الہی تحقیق ہر کرنی میں مجھ کو مقابل کننا کی یعنی ہمتی میں تجھی یہ دفع کر تو شر کی سی اور حاصل ہو در میان آسمان و زمین و فانی و پناہ ماگنتی دین ہم

الی الیک شعر یسئ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو وقت کہ داخل ہو چاہی گھر میں پس چاہی کہ کہی یا الہی تخفین من ما کنتا یون نبی بھلائی و دخل
ہو چکی اور بھلائی بخشنی کی یعنی انا اور کائنات ساتھ بھلائی کی ہر سائنہ نام اکٹہ داخل ہوئی ہم اور اللہ بکر رب ہمارا ہی بہرہ و ساکبا یعنی بہرہ سلام و علیک
کری اپنی اہل و نقل کے بہرہ و داؤدنی ف حصن حصین میں ہے وہ دعا بوداؤدی سی نسل کی گئی ہی امین بعد لفظ و بھلائی و بسم اللہ عز و جل
ہی بہرہ بوداؤدین جو دیکھا اوس میں ہے جملہ موجود ہی پس مولف مشکوٰۃ کا پاکتا و کی اس جگہ کہ لکھنا یہاں لکھی ہوئی اور بہرہ سلام علیک کر کے
لکھا ہی عدائی کہ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو ہی سلام کری ساتھ نیت ملائکہ کی کروان ہیں طرح السلام علی عباد اللہ الصالحین و ح با مولف
و عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سرقا انسان اذا تزوج قال بارک اللہ لک و بارک علیکما
و جمع بینکم فی خیر رواہ احمد و الترمذی ابو داؤد و ابن ماجہ اور روایت ہی ابی ہریرہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی جو وقت کہ عادی آدمی کو
لینے ارادہ کرتی دعا کا جب نکل کر تاکہتی برکت دی اللہ تعالیٰ و طی تیری اور برکت دی تم دو کو کونسی میان ہو کہ کوئی رحمت ہو تم پر اور زور
اور اولاد بہت ہو اور جمع کری در میان لکھا کہ بیچ بھلائی کی یعنی طاعت کرنی رہو اور صحت اور عافیت سی رہو اور سلوک ہی الہی میں اور اولاد
نیک ہو نقل کے بہرہ حمد اور نر مذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ و عن عمرو بن شعیب عن ابنہ عن جدرہ عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال اذا تزوج احدکم امراة او اشتري خادما فليقل اللهم اني اسئلك خیرها و خیر ما جبلتها علیہ و اعوذ بک من شرها
و شر ما جبلتها علیہ و اذا اشتري بئیرا فلی اخذ بذرة سنامہ و لیقل ھیش ذلک و فی سر وایہ فی المرأة
و الخادم شہر لیا خذینا صیتہا و لیذم یال بركة رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اونی نقل کی اپنی پاس یعنی شعیب سے اونی نقل کی اپنی داؤدی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی اور عبد اللہ بن نفل کے خیر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا جو وقت کہ نکل کر ہی ایک نہا کسی عورت سے یا خریدی یا بده پس چاہی کہ کہی یا الہی تخفین من ما کنتا یون نبی بھلائی
اسکی یعنی بھلائی اسکی ذات کی اور بھلائی اوچیز کی کہ پیدا کیا تونی او سکوا بہر یعنی اخلاق اچھی اور پناہ ملائکہ یون میں ساتھ تیری برائی او سکوا
سی اور برائی اوچیز کیسی کہ پیدا کیا تونی او سکوا بہر یعنی بری اخلاق افعال و جب خریدی او نہ پس چاہی کہ کہی بلندی کو ان او سکوا
کہی مانند اسکی یعنی دعائی مذکورہ پیری اور ایک وایت میں بیچ عورت اور بریدی کی یون آباہی کہ بہر چاہی کہ کہی بلندی کو ان او سکوا
اور دعا کری ساتھ برکت کی نقل کے بہرہ بوداؤد اور ابن ماجہ و دعا کری ساتھ برکت کی یعنی اوپر کی دعا ہے ہی بہرہ بات بھی جانی ہی حصن حصین
او کہا خبری ہی کہ اگر اور جانور خریدی تو ہی ہیطرح پیری ہی و عن ابی بکرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دعوات المکروب اللہم رحمتک ارحم من رحمتی فلا تکلیفی الی نفسی طرفة عین و اصلم لی ستانی کلہ الا الہ الا انت رواہ ابو داؤد
اور روایت ہی ابی بکرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی دعا غمر وکی نبی اسکی پیری سی غم جاتا رہتا ہی یا الہی تیری رحمت کا میلہ
ہوں پس نہ سونب بجھو طرف نفس میری ایک خطہ یعنی اسپی کردہ دشمن بڑا پیری اور عاجزی ہمیں رت کہنا حاجت روائی کی اور درست کہہ
ہی کام میرے بنین کوئی بہرہ و سکوا تیری نقل کے بہرہ بوداؤدنی و عن ابی سعید الخدری قال قال رجل ہموم کرمتمنی و ذلین
یا رسول اللہ قال افلا اعلمک کلاما اذا قلت اذهب اللہ ھمک و قضی عنک دینک قال قلت بلی قال قل اذا اجبت
و اذا امسیت اللهم انی اعوذ بک من الھم و الحر و کسل و الخجل و الجبن
و اعوذ بک من علبۃ الدین و قھر الرجال قال ففعلت ذلک فاذهب اللہ ھمتی و قضی عینی و ذلک رواہ ابو داؤد

اور روایت ہی ابی سعید حدادی کہ کہا کہ ایک شخص کہ گھبرین لگین ہین مجھ کو اور میری ذمہ پردین ہین یا رسول اللہ فرمایا کیا نہ سکھلاؤ نہیں تجھ کو ایک کلام
 کہ جو وقت کہی تو اسکو دور کری اسد فکر تیری وراو اگر کسی دین تیر کہ کہا کہ اپنی مقرر تبدیلی فرمایا کہہ جو وقت صبح کرتو اور جو وقت کرشمہ کری تو
 اس شخص میں نہ پناہ مانگتا ہون نہ تیری فکر و غم ہی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری عاجزی سی اور سستی سی اور پناہ مانگتا ہون تہ تیری غیبت سی اور
 نام داری اور پناہ مانگتا ہون تہ تیری غائب ہونی دین کی سی یعنی کثرت اسکی سی اور غیبتی لوگوں کسی کہا اس شخص نے پس کیا مینی یہہ پس دیکھی اسد
 فی فکر تیری اور او کیا ذمہ میری سی دین بہر اقل کی بہر بودا کوئی ف کہہ اپنی مقرر تبدیلی کہا طبعی طبعی کہہ جا کہا مقرر تبدیلی ایلی کہ ابوسعد
 فی نہیں روایت کی اس شخص سے بلکہ کیا حال اسکا اور بیان کیا اسکو صبا کرد لالت کر اسی اول کلام یا الہی یہی نہیں مینی مگر یہ کہ ناول کچاوی اور
 کہا جاو کہ تقدیر اسکی بہر ہی کہہ ابوسعد مینی کہہ اسکی تیر اس شخص نے کہہ اپنی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت عاجزی سی یعنی ادای عطا
 ہو عبادت سی اور تحمل مصیبت سی عاجز ہون س سی پناہ ہی اور تحمل یہی کر ترک کری ادا کر کوہ کوہ کفارات کو اور وجبات مالیکہ کو اور پیرہ ساسا کو
 اور ترک کری ضیافت مہمانی اور ترک کری سلام اور جواب دیکھو اور جس علم و مسئلہ کی احتیاج ہو اور یہہ جاننا ہو اور پیرہ سکا اور تباوی نہیں اور
 ترک کری ورو کوہ وقت تنی نام نہی صلی اللہ علیہ وسلم کی ونام دی سی مراد یہہ کہ وقت جہا کی کافر و غنی مقرر متا بلکہ مقرر اور صبر و تحمل سی ہجرات
 کرنی وقت امر بالمعروف نہی عن المنکر اور دل سی نہ توکل کرنا اسد پرچہ امر زنی وغیرہ کی وعن علیؑ انہ جاءہ مکاتبت فقال لانی
 عجزت عن کتابتی فاعنی قال لا اعلک کلمات علیہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیک
 فضل جبل کبیر دینا اذہ اللہ عنک قل اللهم اکفی بحلالک عن حرامک واکفی بفضلک عنکم سیوا ذلک واکفی فی الذل عوا الذلک ب
 اور روایت ہی حضرت علیؑ سی یہہ کہ ابانوی پاس یک مکاتبت پس کہ تحقیق میں عاجز ہون بدل کتابت نہی یعنی ہنجاری وقت داکر فی ال کتابت کا اور
 اور سیکر پاس مال نہیں ہی پس وکر و میری مینی ساتھ مال وروعا کی فرمایا کیا نہ سکھلاؤ نہیں مجھ کو وہ کلمات کہ سکھلائی مجھ کو غیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اگر مجھ پر
 مانند پناہ ہو کر مین اور اگر اسد معالی تیری ذمی سی کہہ یا الہی کفایت کر مجھ کو ساتھ حلال ہی کی حرام نہی مینی رزق حلال ہنجا کہ سبب کی حرام
 سی بی پر واپون ہو بی پر واکر مجھ کو ساتھ فضل ہی کی اس شخص سے کہ سو تیری مین فضل کی یہہ ترمذی فی ابویہی فی دعوات کہ مین ف مکاتبت سر
 اعلام کو کہتی مین کہ مالک و سکا لکھوالی کہ جب توانی ربوبی واکری تو اس وقت تو ازادی اور بدل کتابت و س مال کو کہتی مین کہ اس غلام مکاتبت نے
 اپنی ذمی پر او کرنا اسکا قبول کر یا پس جب واکر گیا اس وقت ازاد ہوگا برع و سننک حدیث جابر اذا سمعتم نباح الکلاب
 فی باب تعظیہ الا وانی ان شاء اللہ تعالیٰ وکر زنگی ہم حدیث جابر کی اور معنیہ نباح الکلاب نباح باب تعظیہ الا وانی کی اگر چاہی کلام
فصل الثالث فی سیر عن عائشہ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس
 فجلسا او صلی تکلم بکلمات فسالتہ عن الکلمات فقال ان تکلم بحیر کان طابعا علیہا
 الی یوم القیمہ وان تکلم بشی کان کف اسرہ لہ سبحانک اللہ و یحمدک لا الہ الا انت
 استغفرک واشتوب الیک روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سی کہہا نہیں
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی جب بیٹھی ایک جگہہ بانار پڑتی پڑتی کتنی کلمی مینی وقت انہی کی مجلس اور وقت فارغ ہون کی نمازی پس پوچھا
 مینی انہی مینی فائدہ اسکا پس نہر مایا اگر کلام کیا جاو دیک مینی پہلی ان کلموں کی ہونگی بیٹھی مہر ابویہی کلام نیک پر قیامت تک یعنی وہ کلام ختم
 ہو گیا ثواب و کما ضایع نہیں ہنجا اور اگر کلام کیا جاو مبرا ہی پہلی ان کلموں کی کلام گناہ کا کیا جاو نوگی بیٹھی سبب شغل و سبب وہ کلمی مین

سید صاحب کی کہ با عرض کیا منی دن خندق کی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہیں دیکر وہ عاکر پین جمہ و سکون یعنی تافع ہو پس تحقیق پہنچی میں دل خنجر گرد
 کو منی نہایت دشواری و محنت لاحق ہوئی سی فرمایا ان وہ یہ کہ بالہی انک عینہ سی اور من میں کہہ بگو ڈر جاری سی کہا ابو سعید بنی پس ماری اللہ
 موبہ دشمنوں ان کیساتھ باوکی اوسکت دی اللہ ساتھ باوکی نفل کی پہلہ حدیث دن خندق کی کہ او سکون و ڈر خرابی کہی میں اللہ تعلہ
 فی ہر تہہ مسط کی کافرون پر کمانڈان او کی ولت بن و حیمی او کمانڈالی اور طرح طرح کی کاغذیں پیکر تباہ و برباد کیا دے و عر
 بَرْنِدَةً قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الشُّوقَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الشُّوقِ وَخَيْرَ
 مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَصِيبَ فِيهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي
 الدَّلَعَاتِ الْكَبِيرَةِ اور روایت ہی یہ ہے کہ کہانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب انی بازار میں کہتی آبا میں ساتھ نام اسکی بالہی تحقیق میں مالکنا ہوں
 تجھے پہلانی اس بازار کی یعنی زرق حلال سیر ہو اور نفع اور برکت ہو اور میں اور پہلانی اوچیز کی کہ اس میں یعنی لوگ در پناہ مالکنا ہوں میں ساتھ تیری بالہی
 او کی سی اور برانی اوچیز کسی کہ میں ہی یعنی مقدرین فاسد و نقصان اور لوگ فاسد یا الہی تحقیق میں پناہ مالکنا ہوں ساتھ تیری اس کے پانچوں میں
 اس میں حاصل نقصان کو کہ نفل کے یہ پہنچی دعوات کبیر میں باب الاستعاذۃ بایہ بیج بیان پناہ مانگی کی ف یعنی میں
 ایسی دعائیں میں کہ ان میں واقع ہو پناہ مانگنا اکثر چیزوں کی در اختلاف کیا ہی علمانی کہ کلام اللہ پر منی کی پہلی فصل عوذ باللہ پر منی یا پانچ
 باللہ اکثر کہی میں کہ اس عوذ باللہ فضل ہی پہلی کہ ظاہر قرآن بے ولالت کر نامی کہ فرمایا ہی فافرات الفرات فاستعد باللہ اور اخبار و آثار میں عوذ باللہ
 میں وارد ہو ہی شرع ہر **فصل الاول** فضل پہلی عن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَعُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْمَلَاءِ وَدَسْرِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ہے ہریرہ کہ کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پناہ پکرو ساتھ اسکی مشقت بلا کسی اور پہنچی پہنچی کسی اور بری تقدیر سی او خوش ہوئی دشمنوں کسی نفل کے
 یہ خنجر اور مسلم فی ف ہمارا وحیات کو کہی ہیں کہ امتحان کیا جاو اور فتنہ میں ڈالاجاوی اومی او میں اور دشوار ہو اور ہر جہد کی معنی میں
 مشقت و نہایت پس مراد اس مصیبتیں ہیں کہ پہنچی آدمی کو دین با دنیا میں اور عاجز ہو اسکی دفع کرنی سی اور صبر کر سکی او کی دفع ہوئی پر
 اور بری تقدیر سی مراد وہ چیز ہی کہ بری ہو آدمی کی حق میں او خوش ہوئی دشمنوں کسی نفل کی مصیبت ایسی دین با دنیا میں ہو کہ پہنچی کہ دشمن
 خوش ہوں پس یہ دعا جامع ہی سب مطالب کو شرع و عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم اِنِّیْ
 اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْجُوعِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْفُجْرِ وَالْفَقْرِ وَضَلَمِ الدِّینِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
 اس کے کہ کہانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فانی بالہی تحقیق میں پناہ پکرو ساتھ اسکی اندیشہ سی اور غم سی اور عاجز ہوئی سی او شے سی او نام کی
 سے او بخیلی سی او بوجہ میں کسی او غلبہ لوگوں کسی یعنی ظالموں کی سی نفل کی یہ بخاری اور مسلم فی و عن عائشۃ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَعْرَمِ وَالْمَانَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
 النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغَنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْضِلْ
 خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَاثِ وَالْبَرْدِ وَتَقِ ثَلْبِي كَمَا تَقِي الثُّرْبَ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّائِسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا
 بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فانی بالہی تحقیق میں پناہ مالکنا ہوں
 ساتھ تیری کسی سی یعنی طاعت میں اور بڑائی سی یعنی سبب بڑائی کی جو اس ہوئی اور اعضا کا کارہ ہوئی سی اور طبی سی با فرض سے اور گناہ سے

فت مینی جو بری کام کر چکا ہوں انکی برائی سے بچنا وہ مانگتا ہوں یعنی اوپر مذابت ہو اور بخشی جاوے اور جو کام نہیں کی ہیں انکی برائی سے بچنا وہ مانگتا ہوں
یعنی آئندہ کو کوئی کام مہیا نہ کروں کہ باعث ارغمانندی تیری کام ہو یا سبب ترک کرنی بری کام کی عجب کروں بلکہ محض تیری فضل سے جانوں ہوں
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ
بِكَ أُنَبِّئُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْإِسْخَارِ إِنَّكَ أَنْتَ تَخْلُقُ الْحَيَّ الَّذِي لَا يَمُوتُ
وَالْجَبْنَ وَالْأَنْسَ يَمُوتُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ اور روایت ہی ابن عباس یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی یا الہی وہی تیری فرمان
بردار ہی کی مینی اور ساتھ تیری امان لایا میں و تجھی پر توکل کیا مینی اور تجھی طرف رجوع کی مینی گناہوں سے طرف طاعت تیر کی رجوع کی مینی
اور ساتھ مدد تیر کی لڑا دشمنین مینی کا فروشی یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ غرت تیر کی نہیں کوئی جسود مگر تو اس کے گردہ کر تو مجھ کو نوزدہ ہی کہ نہ
میرے اور میں و راوی میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے دوسری عن ابی ہریرۃ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَرْبِ مِنَ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَتَّقُ وَمِنْ عَمَلٍ
لَا يُنْتَعَمُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَسَرَاوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِيُّ عَنْهُمَا
اور روایت ہی ابی ہریرۃ کہ کہانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہی یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری چار چیزوں سے اس علم کی کہ نہ نفع دی اور اور
دل سے کہ نہ عاجزی کرئی اس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اس عاصی کو نہ قبول کجاوی نقل کے یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور فضل کی یہ ترمذی نے
عبد العبدین عمری اور نسائی نے ابو ہریرہ اور عبد العبدین عمری و عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ
مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجَبَنِ وَالْجَبَلِ وَسُوءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑائی پانچ چیزوں سے نامرئسی اور بخلی سے اور بڑائی عمر کی بے مینی
عمر جو کہ قوی اور اس میں فرق آجادی اور فتنہ طاعت کی تیری اور فتنہ سینہ کسی یعنی سینہ میں بری اخلاق اور بری عادت جگہ پکڑیں یا حتی بات نہ قبول
کرئی اور بخل اور بے مہوشی پناہ مانگتی اور پناہ مانگتی عذاب سے کسی نقل کے یہ ابو داؤد اور نسائی نے و عَنْ ابی ہریرۃ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلَمَ أَوْ أَظْلَمَ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔ اور روایت ہی ابی ہریرۃ یہ کہ کہانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہی یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری محتاجی سے
کمی سے اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری اس سے کہ ظلم کروں میں یا ظلم کجا یا جو نہیں نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے و مروی محتاجی سے محتاج
و کمی ہی مینی دل مرصع ہو جمع کرنی مال پر یا مراد محتاجی مال کے ہی کہ اس میں صبر نہیں حقیقت میں پناہ مانگی فتنہ محتاجی کسی اور کمی سے مراد ہی کمی نیکیوں کے
تک کمی مال کی بلی کہ حضرت فی خبیثا کی ہی کمی مال کے اور کردہ جاتی ہی کثرت مال کو یا کمی سے مراد وہ کمی مال کی ہی کہ قوت لاہوت کو کفایت نکری اور
جمع ہو عبادت کی کرنی میں اور بعضوں نے کہا کہ کمی صبر کی مراد ہی و مراد ذلت سے کہ بے شک کسی اسکی نزدیک گنہگار ذلیل ہو مانی یا مراد ہی لیل
ہو اغنیاء کی نظر میں سبب کمینی کی جمع و عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ
بِكَ مِنَ الشَّقَاقِ وَالْفِقَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔ اور روایت ہی ابی ہریرۃ یہ کہ کہانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہی
کہی یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری خلاف سی اور نفاق سی اور بری خصلتوں سے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے و خلاف سی
منا نعت حق سی اور بعضوں نے کہا خلاف و عداوت سی پسین اور نفاق سی سبب تمام نفاق کی مراد میں خواہ نفاق عقیدہ میں ہو یا عمل میں ہو یا لہجہ

انفر کبنا اور ظہر کرنا اسلام کا اور ظہر کرنا کسی خلاف و پھیر کی کہ وہ میں ہے اور بہت جہوش بولنا اور خیانت امانت میں کرنی اور یہ کہا کہ نہ وقت نہ مکان
 اور خلاف وعدہ کیا کرنا وغیرہ مذکور ہے **وَعَنْهُ** اَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
 الْجَوْعِ فَإِنَّهُ يَشْرُ الضَّجِيعُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا يَشْتَرِي لِبَطَانَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَروایت ہے یہ
 بربرہ یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہتی یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری بہوک سی پس تحقیق وہ بری ہی پنجاب و پناہ مانگتا ہوں
 میں ساتھ تیری خیانت سی پس تحقیق وہ بری خصلت اندر کی ہی نفل کی یہ بوداود اور نسائی اور ابن ماجہ فی **ف** بہوک سی الہی پناہ مانگی کہ اس سے ضرر نہ
 ہی آدمی کی بدن اور قوی اور حواس میں اور فتور نا ہی حضور میں اور عبادت کی کرنی میں پس بہوک بری وہی کہ موجب ضرر کی در اکثر ہوا اور جو کہ نسبت
 کی الہی بطور اعتماد کی اور موافق حال کی ہو بری نہیں بلکہ موجب باطن اور نورانیت دل و صحت و سلامتی بدن کی ہی بیمار یونسی اور خیانت
 سی مراد ہی تا فراموشی کرنی اللہ و رسول کی اور خیانت کرنی لوگوں کی یا لون و برید و نہیں چنانچہ دلالت کرتی ہی اس پر یہ است یا الہا الذین آمنوا اتخذا
 الله والرسول متخولوا انما تكلمتم **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ
 بِكَ مِنَ الْبَرِّ مِنَ الْجُلْدِ الْخَبُونِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَالِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَروایت ہے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہتی یا الہی تمیز
 پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری کڑو سی اور جذام سی اور یونگی سی اور بری بیمار یونگی نفل کی یہ بوداود اور نسائی فی **ف** بری بیمار یونسی
 اسکو تسمیہ لم تخصص کس کہتی ہیں یعنی پہلی خاص بری بیمار یونسی پناہ مانگی چہ عام مانند استسقاء و رقی وغیرہ ماک الی الہی تاکثر لوگ کہیں کہاتی
 ہیں اور یہ کہ متغیر ہو جاتی ہی اور آدمی آدمیت سی مکمل جاتا ہی اور ہمیشہ جی میں بخلاف اور بیمار یون کی مانند بخار و درد و سر وغیرہ ماک الی الہی تاکثر لوگ کہیں کہاتی
 یہ حال نہیں ہوتا اور کچھ کہتا ہی اور ثواب بہت اور کہا ابن ملک نے حاصل یہ کہ جو مرض ایسا ہو کہ اختار کرنی ہوں لوگ صاحب دس مرض سے اور نہ نقص
 ہونی ہوں اس سے اور نہ وہ نقص ہوتا ہوں سی اور عاجز ہو بسبب اس مرض کے اللہ کی حقون سی اور بند و کی حقونسی تو مستحب ہے پناہ مانگی اس سے کہتو
 اور کڑو اور جذام بالبطع شکر نہیں ہیں یعنی کیونکہ نہیں لگ جاتی مگر اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بے بن لگانی کی کور ہی یا جذامی سی جب لگ کر یہ
 بیمار یان پیدا ہو جاتی ہیں معاذ اللہ **وَعَنْ** قُطَيْبَةَ بْنِ قَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ
 بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے قطبہ بن مالک کہ کہا ہی نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم کہتی یا الہی تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری بری غلو نسائی اور بری غلو نسائی اور بری خواہشوں سی نفل کی یہ نزدیکی فی **ف**
 منکر و اسکو کہتی ہیں کہ نہ معلوم ہو بدنامی اوکی شرعی یا معلوم ہو برائی اوکی شرعی اور مراد اخلاق سی اعمال باطن کے ہیں حاصل یہ کہ بری اعمال
 کیسی مانند حسد و کینہ وغیرہ ماک پناہ مانگتا ہوں اور بری اعمال سی مراد بری افعال ظاہر کی ہیں اور بری خواہشوں مراد بری عہدی میں جمع
وَعَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَيَّ تَعَوُّذًا أَعُوذُ بِهِ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
 مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مَعِينِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
 اور روایت ہے شعب بن شکیل بن حمید سی کہ کہتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہو مجھ کو تیری الہی عاکر پناہ پکڑتا ہوں ساتھ
 اوکی فرما کہ الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری برائی شنوائی اپنی کیسی یعنی نہ سنوں اس کا ہم بداد برائی مبنائی اپنی کی سی ہی بر
 چیزوں سی نہ دیکھوں اور برائی زبان اپنی کی سی یعنی کلام بری اور بیفائدہ اس کے نہ کروں اور برائی دل ہی کیسی یعنی بری عہدی اور حسد و کینہ
 وغیرہ و لیس بن اوسین اور بری کام پر ارادہ مصمم نہ کروں اور برائی منی سچ کی سی یعنی نہ مانیں صرف نہ ہو اور نظر نہ ہو سی کیونکہ دیکھوں نفل کی یہ بوداود

۱۰۰ ترمذی اور نسائی نے **وَعَنِ ابْنِ الْبَسْرِ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو اللَّهَ لِمَنْ رَأَى
 أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَلَكَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَمِنَ الْعَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَلَكَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ يَتَخَطَّنِي
 الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُذْبِرًا أَوْ أُعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتَ لَدَيْكَ
 سَأَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَرَأَى فِي رَأْيِهِ الْخُرَاقِي الْفَقِيمُ اور روایت ہی ابو البسر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بنی عا نگشتی بالہی شیخ
 میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری مکان کی کریم سے مجھے کوئی مکان باویر نہ کر پڑی کہ ملک ہو جاوے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری کریم سے مجھے
 تجھ سے اور تو مجھ سے اور مجھ سے اور بہت بڑی سی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری اس کے کہ میراں کرے مجھ کو شیطان نزدیک نہ کرے مجھ سے
 اے اللہ دین کو تباہ کرے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے اس کے کہ مر و نہیں تیری راہ میں نہشت دیکھ یعنی جہاں میں کھائی جاوے اور پناہ مانگتا ہوں
 ساتھ تیری اس کے کہ مر و نہیں لے لیج یعنی سائے بچھو اور مانند کی بریل جاوے اور نہشت کی میں ابو داؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نے
 فی ایک روایت میں لفظ غم کا یعنی پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری غم سے **ف** اگر کوئی کہی کہ بعضی چیزیں نہیں ہیں کہ انہی آدمی درجہ شہداء
 کا یا ہاں بہر حضرت فی پناہ مانگتا ہوں کہ جو ایسی اوقات میں بچ بہت ہو تاہی آدمی جہنم نہیں کہ سکتا مباد شیطان بھکا کر دین کو تباہ
 کر دی اس میں پناہ مانگتا ہوں کہ جو ایسی اوقات میں بچ بہت ہو تاہی آدمی جہنم نہیں کہ سکتا مباد شیطان بھکا کر دین کو تباہ
 میں فتوہ آدمی اس میں پناہ مانگتا ہوں کہ جو ایسی اوقات میں بچ بہت ہو تاہی آدمی جہنم نہیں کہ سکتا مباد شیطان بھکا کر دین کو تباہ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ طَعْمِ يَحْدِلُ إِلَى الطَّيِّبِ مَرَّاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرَةِ اور روایت
 ہی معاذ سے کہ اس کے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرما پناہ پکڑو ساتھ اس کے طبع سے کہ پیچا وی طرف طبع کی نقل کی میں جھنڈ اور پیچھے دھوا کی
 میں **ف** طبع کی میں میں سید کہنی مال کے کو گونسی و طبع صل میں کہتی میں لو کی رنگ لگنی کو اور یہاں مراد عیب معنی میں میں کہ پناہ مانگتا ہوں
 ساتھ اس کے طبع سے کہ پیچا وی مجھ کو طرف وصالت کی کہ عیب اگر کی مجھ کو وہ تواضع کرنی ہی ان نیا کی اور ذیل ہوتاہی سفوف کی اکی اور ظاہر کرنا کہ
 مر یا کا اور سوچا کی و چیز میں کہ حالت طبع میں ہونی میں و پہلی کہا گیا ہی کہ طبع باعث فساد دین کی ہی اور و باعث صلاح دین کا اور شیخ علما
 متفقہ جی کہ کہا طبع اس کو کہنی میں کہ امید کہی اوس ملکی کہ شک ہو اس کی حاصل ہونی میں و اگر نہیں جو کسی کہنی حق ہو سکا ہو یا وعدہ صادق یا با
 بائع کسی ہو اوس توقع کہنی کو طبع نہیں کہتی **و** **وَعَنِ عَائِشَةَ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْفَسْرِ
 فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِذِي بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا فَإِنَّ هَذَا هُوَ الْفَاسِقُ إِذَا وَقَبَ مَرَّاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہ تجھ کو
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا طرف چاند کی پس نہ مایا امی عائشہ پناہ پکڑ ساتھ اس کے برای اکی سی پس تحقیق میں ہی غاسق یعنی اندھیرا کرنی واجب
 بی نور جو جاوی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** قرآن شریف میں جو آہا ہی غاسق افواقب و سکوت حضرت فی بیان فرمایا کہ مراد اوس سجائے کہ جبکہ جاوے
 پس اس پناہ مانگنی کا سبب یہ کہ گناہ اس کا نشانہ ہوں خدا تعالیٰ کیسی ہی کہ دلالت کرنا ہی اور پراورنی بلاو کی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہو
 کہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوہ بہر ہوتی ہی ترسان اور ہول ناگ اور مردان بلاو کی اور ترنی سی وہ نہیں کہ جو پنجم احکام کسوف و
 و خسوف ثابت کرنی میں پہلی کہ اہل سلام کی نزدیکہ معتبر نہیں بلکہ مراد یہ کہ وقت عہد کا ہونا ہی کہ جب پناہ مانگنا وجود اس نوریت کی کہ گناہ
 اور نور اس کا جا نا مارا تو ایسا ہو کہ نور ایمان و عقل کا مجھسی جا نا ہی اور مانند سیکلی اور اکثر مفسرین فی تفسیر من غرق غاسق افواقب کے یہی ہی کی کہ
 برائی رات کی سی جبکہ تاریک ہو برح **و** **وَعَنِ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ** قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُضُّنَ كَم

بَابُ السَّعَاتِ

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَرَجِي وَخَطَايَ وَعَمَارِي كُلَّ ذِي لَدُنِّكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَرَأْتُ وَمَا كُتِبَ عَلَيَّ وَمَا أَكَلْتُ وَمَا أَطْلَعْتُ وَمَا أَتَيْتُ بِكَ أَنْتَ الْمَقْدِمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مُتَّقٍ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعریؒ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق وہ بتی مانگتی یہ دعا یا الہی بخش میری یہی دعا میری اور نادانی میری
یعنی جن چیزوں کا جاننا یا عمل کرنا وہی واجب تھا اور میں نے نہیں جانا وہ کو اس کو بخش دی اور نادانی میری پنج کام میری اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہو
او کو مجھ سے یعنی مجھی او کا علم نہیں جیسا تجھی ہی یا الہی بخش میری یہی قسم کہ کرنا میرا اور میں سے یہی کرنا میرا اور نادانانہ کرنا میرا اور جملہ گناہ میرا اور یہ سب میرا
میرا پس یا الہی بخش میری یہی وہ گناہ کہ پہلی ہی میں اور وہ گناہ کہ ہونے کے بعد کی یعنی بالفرض اللہ پر اور وہ گناہ کہ چھپ کر کسی میں میں اور وہ گناہ کہ
اشک لاکھی میں اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہی او کو مجھ سے تو اگنی والی یعنی جسکو چاہی ساتھ توفیق اپنی کی طرف رحمت اپنی کی او تو بھیج
تو اپنی والا ہی اپنی رحمت جسکو چاہی اور تو ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی ف یہ سب میں میری پس یہ حضرت فی ازراہ توفیق
اور کس نفسی اور زاری کی جناب کبریٰ میں کہا والا حضرت ہاں ہی سب گناہوں کی در حقیقت میں یہ تعبیرت کہ تو کہ تو بخشش مانگا کریں ہر
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ لِي فِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةٌ لِي فِي دِينِي
وَأَصْلِي فِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِي فِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلْ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَأَرَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہؓ کہہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہی یا الہی درست کر میری یہی دین میرا اور جو
بجاء ہی کام میرا یعنی نفس مال اور بار و دین محفوظ رہتی ہیں اور آخرت کی عذاب نجات پائی اور درست کر میری یہی دنیا میری کہ او میں ہر چیز
میری اور درست کر میری یہی آخرت میری وہ کہ او میں ہی جمع کرنا میرا اور گرد ان رنگی کو سبب یا دتی کا میری یہی ہر نیکی میں راہت جو ان کو
کام بہت کروں اور کر موت کو سبب رام کا میری ہر راہی سی نقل کی یہ مسلم فی ف دینی دنیا کی ساتھ حاصل ہونی قوت تک ہونی ہی وجہ حلال
سی کا اوس گدراں اپنی طرح ہونی ہی اور قوت ہونی ہی طاعت کا اور خاطر جمع ہونی ہی خلل و ثواب عبادت میں نہیں ہونی اور دینی آخرت کے
ساتھ توفیق ہونی اپنی چیز کی ہونی ہی کہ سبب کی نجات ہو عذاب پونجی سعادت اوس جہان کو اور اخیر تک حاصل میری کہ موت میری کہ توفیق
اور اپنی اعتقاد پر اور تو بکر ہو تاکہ ہو سبب خلاصی کی مشقت دنیا سے اور باعث حاصل ہونی راحت کی عسی میں ہونے مع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقْيَ وَالْعَفَاةَ وَالْغِنَى بِرَأَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ کو بتی نبی یا الہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھی ہدایت اور تقویٰ اور بار کرنا
نفس کا سلام و کردہ سی اور سوال کرنا ہوں بی پروائی یعنی دلکی اور ظہر کی نقل کی یہ مسلم فی ف وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسِدِّدْنِي وَادْكُرْ بِالْهُدَى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَالسِّدَادَ سِدَادَ الشَّهْرِ بِرَأَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حضرت علیؓ ہی کہہا فرمایا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہا یا الہی ہدایت کر مجھ کو یعنی سید ہی راہ دکھا اور سید ہر مجھ کو یعنی نعمت
و گنتا میرا راست و درست کرو اور بار و تصور کر مجھ کو طلب کرنی ہدایت کی سید ہا جلتا راہ کا اور مجھ کو طلب کرنی راستی کی اتنی تیر کی نقل کی یہ مسلم فی ف
یعنی جب ہدایت طلب کری تو تو بہت خیال کر کہ رہنمائی حاصل ہو مجھ کو مانند رہنمائی ہوس شخص کے کہ جانتا ہی سید راہ اور جب سنی مانگی تو بہت خیال کر کہ
راستی حاصل ہو مجھ سے تیر کی حاصل میرا کہ ہدایت ہدایت اور نہایت راستی طلب مع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا اسْلَمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يَدْعُوَهُ لَوْ كَانَتْ لَكَ الْكَمَلَاتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ

لِي وَتَحْمِيَّ وَاهْدِنِي دَعَائِي ذَكَرْتُ فِي كِتَابِي مُسَلِّمٌ اور روایت ہی ابی مالک بن نجی سے کہ اوس نفل کی اپنی باپ سے کہہا تھا آدمی جب سلام
 ہو تا سکندانی اوس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پر حکم کرتی ہو سک کہ دعا کری ساتھ ان کلمات کی بالہی بخش و اسی میری اور رحم کر مجھ یعنی ساتھ دعا لکھی ہو
 میری اور بدایت کر مجھ اور عافیت سی رکھ مجھ اور روزی دی مجھ یعنی حلال نفل کی بہ سلم فی وعن ابن عباس قال کان اکثر دعاء النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم اللهم ائتانی الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقبلا عذاب النار ^{مکملہ} فقالت روایت ہی انس سے کہہا
 ہی اکثر دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بالہی ہی ہم کو دنیا میں نیکی یعنی نیتیں اور حالت بھی اور آخرت میں نیکی یعنی بعد موت کی نیکی یعنی مرستہ
 اور سچا ہم کو عذاب نفل سے نفل کی بہ بخاری اور سلم فی ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلے ت اکثر دعا ایسی ہی کہ جامع ہی سب مقاصد
 دین و دنیا کو اور کلام اللہ میں کی ہی طالب صاف اگر وقت اور مناجات کی خلوت میں بیٹھ کر ساتھ صفائی باطن کی ہر فرد حیات دنیا و آخرت
 کی اوفات ہر و باطن کے تصور کر دعا کری تو دیکھی کیا کچھ موقع جمعیت اور نورانیت و سعادت حاصل ہوتی ہیں **الفصل الثاني**
 فصل دوسری عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو یقول رب اعینی ولا تعن علی و انصرنی ولا تنصر علی و افکرنی ولا تمکن علی و اھدنی ولا یسر لھدی و انصرنی علی من بغی علی رب اجعل لی ذاکراً
 لک ساء لک مظاہرک فحیثا الیک اواءا صنیباً رب تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی وثبت
 حجتی و سدد لسانی و اھد قلبی و اسئل سخیمة صدقی سواہ الترمذی و ابو داؤد
 و ابن ماجہ ^۱ روایت ہی ابن عباس سے کہہا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا لکھی کہتی ہی رب سیکر و در میری یعنی توفیق دی مجھ
 اپنی ذکر کی اور شکر کی و حسن عبادت اپنی کی اور نہ مدد کر مجھ یعنی غالب نہ کر مجھ اور نہ کہ منع کرین مجھ طاعت تیر سی خواہ شیا طین ہوں خواہ نفس
 کفار و فریغ دی مجھ اور نہ فریغ دی مجھ یعنی غلبہ کفر پر اور نہ غالب کر او کو مجھ اور نہ کہ رو اسی میری اور نہ کہ میری خسر پر اور نہ راہ سیدی و کہہا مجھ اور
 آسان کر سیدی راہ پر چلنے و اسی میری اور نہ در میری اور نہ کہ زیادتی کی مجھ ہی رب سیکر و در میری یعنی توفیق دی مجھ و اسی میری ہر وقت و اسی میری ذکر
 کرنی والا یعنی ہر حال میں و اسی میری اپنی اور فی والا و اسی میری بہت فرمان بردار و اسی میری عاجزی کرنی والا طرف اپنی بہت آہ کرنی والا یعنی نرا
 کرنی والا رجوع کرنی والا ای پروردگار میری قبول کر توبہ میری اور ہو ڈال گناہ میری اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکھ دلیل میری یعنی
 اپنی دشمنوں پر دنیا و آخرت میں و دینی اور درست کر زبان میری یعنی نہ بولی مگر سچ اور حق اور سیدی راہ و کہہا دل میری کو اور نکال سیاہی سینہ میری
 کی نفل کی بہ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ فی ف مکر کہی دشمنوں پر و اسی مدد کرنی میری مکر کی معنی ہیں فریب و مراد مکر خدا ہی اپنی ہر
 کہہا ہی دشمنان دین پر اوس جگہ سی کہ گمان نہ کہہیں اور سیاہی سینہ سی مراد ہی کینہ اور حسد اور بغض و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اخلاق بڑی و وعن
 ابن کثیر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر ثم بکی فقال سلوا اللہ العفو والعافیة فان احداکم یعط
 بعد البقیین خیرا من العافیة رواہ الترمذی و ابن ماجہ و قال الترمذی هذا حدیث حسن غیر یس
 اسناداً اور روایت ہی ابی بکر سے کہہا کھڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پہر روئی اور فرمایا یا اے لوگو اسی بخشش اور عافیت ایسی کہ کوئی
 نہیں دے گا یہی بعد یقین یعنی ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت سی یعنی بعد دولت ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت سی نہیں نفل کی بہ ترمذی
 و ابن ماجہ فی اور کہہا ترمذی فی یہ حدیث حسن غریب باعتبار سند کی ف حضرت جانی ہی کہ امت مگر قنار ہوگی فتنوں اور غلبہ ثبوت
 اور حص میں سہی روئی اور حکم کیا کہ طلب کرین بخشش اور عافیت تاکہ سچا ہو و لو کہ اسنادان بلیات سی اور عافیت کی معنی ہیں سلامتی ہونی دین

یَا سَمْعَانُ زِنْ یَا سِرِّ صَلَوةً فَادْخِرْ فِیْهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ وَادْخَرْتَ الصَّلَوةَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ ذَلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِیْهَا
 بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أَلْفٌ غَیْرَ أَنَّهُ كُنِيَ عَنْ نَفْسِهِ
 فَسَأَلَ عَنْ الدَّعَاءِ ثُمَّ جَاءَهُ وَخَبَرَهُ بِهِ الْقَوْمُ اللَّهُمَّ بِعِلِّكَ الْغَیْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْبَبْتُ مَا عَلِمْتُ الْحَیْوةَ خَیْرًا لِي
 وَتَوَقَّيْ إِذَا عَلِمْتَ الرِّقَاةَ خَیْرًا لِي اللَّهُمَّ وَاسْأَلْكَ خَشِیْنَتَكَ فِي الْغَیْبِ الشَّهَادَةَ وَاسْأَلْكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْقَضَاءِ
 وَاسْأَلْكَ الْقَضَاءَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَاسْأَلْكَ نَعِیْمًا لَا یَنْفَدُ وَاسْأَلْكَ فُرْقَةً عَیْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَاسْأَلْكَ الرِّضَا
 بَعْدَ الْقَضَاءِ وَاسْأَلْكَ بَرْدَ الْعِشْرِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاسْأَلْكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالتَّشَوُّقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَیْرِ ضَرَّاءٍ
 مُضْطَرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زِدْنَا بِرِیْضَةِ الْإِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدًى مَهْدٍ یَنْ سَرَّاهُ النَّسَاءُ إِلَى
 اور روایت ہے عطار بن سنان سے نقل کی ہے بایں کہا نماز پڑھائی کہ نماز میں ایک نماز میں کوتاہی کی زمین معنی قراءہ و ازاد و تسبیحات
 وغیرہ بہت نہ پڑھیں پس کہا او کو بعض لوگوں کی کہ تحقیق ملکی پڑھی مٹی نماز اور خوشتر کیا نماز کو پس کہا عمار بنی فلائی نہیں مجھو ضرر یہ نہایت البتہ
 تحقیق مانگین مٹی اس کا زمین مٹی اسکی تم بین یا ہی پہنچے، مانگین کہ سنا مٹی و کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی پس جبکہ کہی ہوئی ہمارا ساتھ ہوا انکی کو
 شمس قوم میں سی وہ تھا باب یہ یعنی عطار روای کی کہا کہ وہ شخص باب یہ تھا یعنی سائب غیری کی کہ اوسنی کنایت کی نفس نبی سی یعنی شخص کہا اپنی کہ
 و یوں نہ کہا کہ میں ساتھ گیا عمار کی پس پوچھا اوس شخص نے عمار سی ان کا کہی پس تادی اوسنی و عا ہر آیا و شخص ام خبر دی ساتھ عمار کی قوم کو کہ وہ پہنچے
 یا الی حق جاننی اپنی کی غیب کو او بحق قدرت اپنی کی خلق پر زندہ کہہ چکا وہ جسکے جانی تو اندگا فی بہر میری اپنی جیبت کے بلانی برائی پر غالب ہو
 زندہ گانی بہر ہی اور جسکو کہہ جانی تو میری کہ بہر میری اپنی جیبت کی بہلانی پر غالب ہو اور اہل ظاہر و باطن کے مرنا بہر ہی یا الی اور مانگنا
 ہونے کی تیر اہل ظاہر میں اور مانگنا ہون کا خوشی میں اور فحش میں اور مانگنا ہون میں جی مہمانہ وی حالت فقر اور دولت میں یعنی بہت
 فقیہ ہون اور نہایت تو نگہ ہون کہ اہل کرون اور مانگنا ہون میں جی نعمت کہ نہ تمام ہون یعنی نعمت جسکے کی اور مانگنا ہون میں جی
 اہل نہاد کہ کہہ کی کہ نہ تمام ہو اور مانگنا ہون میں جی رضا پہنچے و فضا کی اور مانگنا ہون میں جی ہند کہ مذکا فی کی بعد ہر ملکی یعنی جہت ہمیشہ کے برزخ اور فضا
 میں اور مانگنا ہون میں جی لذت و کمین کی طرف منہ بہر ہی یعنی آخرت میں اور شوق طرف مٹی تیری کی بچہ غیر حالت سخت کی کہ ضرر پہنچا وی اور بچہ
 فتنہ کی کہ گمراہی یا الی بہت وی کہ ساتھ نہایت ایمان کی یعنی ثابت ہیں ایمان پر اور نیکیاں جسکے کریں اور کہ گمراہ راست و کہانی والی راہ
 راست جیبتی والی نفل کی یہ نہانی فی ف مانگنا ہون کہنا حق کا یعنی حق ہی کہوں نواہ خلق مجبسی نہ ہو یا باطن یا اپنی خوشی خشکی میں جی بات
 کہوں مثل عوام کی ہون کہ خشکی میں برا کہتی ہیں اور خوشی میں خوشی اندر کی ہیں اور نہاد کہ کہہ کی یعنی جن چیز و نسی کہ انسان کامل لذت پانا ہی
 یعنی طاعات و عبادات وہ مانگنا ہون یا مراد باقی رہنا اولاد کا ہی بعد اسکی یا مراد ہی ہمیشگی کرنی نماز پر یا مراد ہی بہلانی دونوں جہان کی اور
 بچہ غیر حالت سخت کی یہ یا تو متعلق ہی ساتھ شوق کی یعنی شوق تیری مٹی کا ایسا چاہتا ہوں کہ نقصان نہ کری بچہ سلوک میری کی اور نہاد مست
 میری راہ ادب پر اور رعایت احکام پر پہنچی کہ کہی شوق ایسا ہوتا ہی کہ نقصان نہ کرنا ہی وقت غلبہ حال کی اور ہی مراد اس جملہ سی ہی کہ فرمایا اولاد فتنہ
 مضطرب یعنی شوق ایسا چاہتا ہوں کہ زامیش گمراہ کرنی والی میں نہ والی اور یا بہت متعلق ہی ساتھ لفظ جیبتی کے کہ اوپر مذکور ہوا سبکو شامل ہو جو
 زندہ کہہ چکا ساتھ ان نعمتوں مذکورہ کی طرح کہ نہ گرفتار ہوں کسی بلا میں کہ اوسین جبر اور شکر نہ کروں اور راہ راست جیبتی والی یعنی عیسیٰ اور وہ
 اپنی راہ تباہ و تار پھی اور پر عمل کریں ایسی ہوں کہ خود راہ فصاحت و دیگر راہ فصاحت نہ جرح و عن افسسکہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نفسه قالوا كيف يدل نفسه قال يتعريض من البلاء لما لا يطيق دواه التزويج وكان حاجة والكهفي في شعب الانبان
وقال التزويج هذا احسن عريضة اورايت بي خديعة سي كر كبا فرما با رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بین ابی وطلی مومن کی بہر
کدو کر کی نفس ہی کو جس کی عاہدہ فی سطح خواہ کر تا ہی نفس ہی کو فرما یا پیری بدو مین کہ عطاقت کہتا ہو نفل کی بہر تندی اور ابن جہنی اور
بہر بی شعبہ یان مین اور کہا تندی فی بہر حدیث حسن غریبہ ف مثل ایک شخص سبب میں جاننا ہی اور وہ ابو حساب کے اپنی سہیلی اس سے
منع فرما یہ حدیث کہ سبب میں سہیلی لانی کہ جس چیز کا تحمل ہو اس کی عاہدہ نہ لگی جو یہ کہ اوپر کی حدیث میں گذرا ہے مولانا وعمر عمر قال
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اللہتم اجعل سیرتہ فی خیر من عکالہ نبی و اجعل عکالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
رائی اسئلک من صالح فانونی الناس من الاہل والمال الذلک غیر الضال ولا تضل سرادہ التزويج اورايت ہی
نہت مہر کی کہ سہیلی یا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرما کہ بالی گردان باطن نہ کو بہر ظاہر مہر ہی اور گردان ظاہر مہر کو شایستہ بالی مہر ہی
میں مانگی ہون تجبی مہر کی کہ چہیز کی کہ دینا ہی کو کو نکو ایل سی اور مال سی اور اولاد سی کہ نہ گراہ ہون اور نہ گراہ کرین نفل کی بہر تندی نے
کتاب المتاسک کتاب ہی پنج بیان فعال چ کی ف ج فرض ہوا نہ تو جہری مین باسنہ بائیں باسنہ چہ مین بہر حضرت فی سبب
بشمول ہونیکہ پنج افعال چ کی اور تیار سی اسباب پنج کی تاخیر کی اور نوین سال مین حضرت ابو بکر کو امیر جاہلیہ کا کرگئی کو ہی نا کو کو نکو جج
کرو وینہ ہر نوین سال حضرت جج کو تشریف لگئی نہ ف ج فرض ہی عمر مین کیا فی الفویس منکر اسکا کافری اور تارک اسکا باوجود قدرت کہ
قاسق اور گنہ کار ہوتا ہی اور شہر طبع کی سلام ہی یعنی مسلمان پر فرض ہی نہ کافر پر اور شہر ہی یعنی آزاد پر ہی نہ بردی پر اور عقل ہی یعنی ہوشیار
پر ہی نہ دیوانہ اور ہوش پر اور بولنے ہی یعنی مان پر ہی نہ لڑکی پر اور سخت ہی یعنی تند پر ہی نہ بیمار پر اور قدرت زاد و راحلہ پر ہی یعنی جو قادر
ہو خرچ داد اور سوا کی پر اور سپر فرض ہی اور نہیں تو نہیں اور پنج اسکا ہو کہ جاتی اور اتنی کفایت کری اور زائد ہو خرچ اصلیلہ رفقہ عیال و سکی سے
وقت پیر فی ملک و راتیں راہی غائب یعنی اگر اکثر لوگ مین ہی پوچھ جاتی ہین تو فرض ہے اور اگر اکثر راہ مین ہلاک ہونی ہین سبب ہی غیر کی یا
ت باقی ہون تو فرض نہیں اور کبھی کبھی بسا اتفاق ہوتا ہو تو اسکا اعتبار نہیں جیسی اس زمانہ مین حال ہی کہ اکثر تو سلامت جج کاتی ہین اور بعضی
تباہ ہونی ہین پس بیان والو کی ہی وہ شرط بانی جاتی ہی یہ نہ باز مین ججسی اور شرط جج کی ہی ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم کا عورت کی ہی اگر ہو
در میان او سکی اور در میان مکہ کی سافت سفر کی یعنی مین اور اگر خاوند یا محرم ہون تو عورت جج کو نہ جاوی اور شرط ہی ہونا محرم کا عاقل بالغ
اور نہ جو سی ہو اور رفقہ اسکا اور رفقہ اسکا اور عورت پر ہی اور جج فرض محرم کی ساتھ کری بغیر اذن خاوند کی ہی اور اگر احرام باندی لڑکا یا غلام
بہر بالغ ہو جاوی لڑکا یا آزاد ہو جاوی غلام بہر جج پورا کری فرض نہیں اور ہونیکا ہر اگر نہ نہ نوحام باندی لڑکا جج فرض کی ہی صحیح ہو کہ اختلاف
غلام کی کہ اسکا احرام جج فرض کے لپی اس صورت مین نہیں درست ہونیکا اور فرض جج کی یہ مین حرام اور وقوف عرفہ مین اور طواف الزیادہ اور سکو
طواف الافاضہ اور طواف الرکن ہی کہتی ہین حرام شرط ہی اور باقی دونوں رکن اور واجبات جج کی یہ مین وقوف فزلفہ کا اور سہی در میان صفاء
مروی کی اور رمی جہا اور طواف الصدہ کہ اسکو طواف وداع ہی کہتی ہین افاف کی ہی یعنی غیر کی اور حلق یا بال کر دانی اور ہر چیز کو جب ہو
سبب ک ویک کی دم یعنی جانور فوج کرنا اور سوا کی سنتین مین اور ادب و ملتقی البحر **الفصل الاول** فصل ہی عن
ابی ہریرۃ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایہا الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا فقال رجل اکل عائم یا رسول
اللہ فقلت حتی قاتھا اکتھا فقال لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم ثم قال دسرو فی ما تروککم فاما اھلک من کان قبلكم

بِكثَرَةٍ سَوَاهِهِمْ وَخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُمْ بِشَيْءٍ فَأَتَوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُمْ عَنْ شَيْءٍ فَكَفُّوا عَنْهُ
 رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ کہ کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اپنے سر مایا ہی کہ میں تمہیں فرماتا ہوں کہ کیا گیا ہے میری چیز
 کہ وہ میرا کیا شخص فی آیا ہر سال کہ میں ہرچ بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت یہاں تک کہ ابی اس شخص نے بہ بات میں بار بار فرمایا اگر کہتا میں ہاں البتہ
 فرماتا ہوں مگر میں ہر سال میں اور نہ طاقت کہتی تھی کہ فرمایا کہ چوڑا ہو جیسا کہ کہ چوڑا ہو میں تم کو پس وہی اسکی نہیں کہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تھی
 پہلے تھی یعنی ہوا و نصاریٰ بسبب بیماریت سوال ہی کی اور اختلاف کرنی او کیلی اور پرا بنیا اپنی کی یعنی حبسی قوم بنی اسرائیل سی منقول ہی پس
 جو وقت کہ حکم کرو میں تم کو کسی چیز کا پس کرو تم اور میں سے اور چھوڑ کو کھانا وقت کہہو تم اور جو وقت کہ منع کرو میں تم کو کسی چیز سی پس چوڑا دو اسکو تم نقل کی
 پہلے سلم فی وقت جب حضرت فی حکم چکا کہ کیا تو ایک شخص یعنی اقرع بن حابس صحابی فی عرض کیا کہ ہر سال چکا کیا کرین وہ بھی حبسی اور عبادات
 نماز روزہ اور زکوٰۃ مکرے تو فی میں عمر بن لہی ہی پہلے ہو گا لیکن حضرت کو سوال دینا ناگوار معلوم ہوا اسلی یہی تنبیہا چکی ہی جواب دیا اور انہوں نے
 کہی بار سوال کیا آخر کو جواب دیا اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال چکا کرنا فرض ہو جاتا یعنی اسلی کہ موجب حکم خدا تعالیٰ کی کہتا بنیہ اسکی حکم کی نہیں ہوتا
 ہوں اور میں پہلے نہ ہو سکتا بار فرمایا کہ چوڑا ہو جیسا کہ کہ چوڑا ہو میں نے چوڑا ہو جیسا کہ کہ چوڑا ہو میں نے چوڑا ہو جیسا کہ کہ چوڑا ہو میں نے چوڑا ہو
 ہو کیسیا ہی حامل بہ کہ چوڑا ہو میں نے چوڑا ہو میں نے چوڑا ہو میں نے چوڑا ہو میں نے چوڑا ہو میں نے چوڑا ہو میں نے چوڑا ہو میں نے چوڑا ہو میں نے چوڑا ہو
 کہ مجھ کو واسطی بیان شریعت اور بیخانی احکام کی یہی ہی جو پہلے ہی میں آپ بیان کرتا ہوں حاجت نہ ہا ہی سوال کی نہیں ہی اور اوچیز کو کھانا وقت
 کہہو تم میرا نیکہ اور مباغہ ہی بیخ بجالانی احکام کی یعنی احکام خدا اور رسول کی بجالا وہ بیان کا طاقت ہو یا اشارہ ہی رفع حج پر کہ مثلاً نماز کی ہضم
 شرائط و ارکان کی اور اگر میں عاجز ہو تو جہد رسولی و سیدہ اور شروع نہ **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَمَرَ الْعَمَلَ أَفْضَلَ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی
 ہریرہؓ کہ کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا عمل بہت بہتری فرمایا بیان لانا ساتھ اسکی اور رسول و سبکی کہا گیا کہ پہلے کونسا فرمایا کہ
 بہا خدا کی راہ میں کہا گیا کہ پہلے کونسا فرمایا کہ حج قبول النفل کی یہ بیخا ہی اور سلم فی وقت حدیث میں مختلف آئی میں بیخ بیان افضل اعمال کی یعنی کسو
 حدیث میں کسی عمل کو افضل فرمایا کہ میں کسی عمل کو وجہ تطبیق کی پہلے کہ پہلے خدات بسبب جنیبات اور مقامات اور احوال سالیہ کے ہی بہا
 مفصل اسکا کتاب الصلوٰۃ میں ہو چکا ہی نہ **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ جَعَلَ
 لَكُمْ وَلَدَهُ أَهْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص حج کرے وہ اسکی
 کی پس صحبت کری اپنی عورت سے اور زنت کری پہلے ہی مانند اسدن کی کہ جیسا اسکو مان اسکی فی نفل کی یہ بیخا ہی اور سلم فی وقت وہ اسکی
 یعنی محض اسکی خدائی ہی کری نہ کہانی اور سانی اور او اعراض کے لیے اور جانا چاہی کہ جو کوئی حج کو جاوی نصیب حج اور تجارت کی تو اسکو ثواب
 کہ ہر ماہی بہ نسبت اسکی کہ جو قطع حج ہی کی ہی جاو اور رفت کی معنی میں جمع کرنا اور حکام میں بکنا اور بات کرنی عورتوں سے بیخ متہ مہ جہا کی وہ
 فسق کری یعنی کبیر گناہ او میں نکری اور نہ اسرار کری صغائر پر و کبائر ہی ترک کرنا تو بہ گناہوں سے فرمایا اللہ تعالیٰ فی من لا یفسق و لا ینکح
 ہم الظالمون حامل یہ کہ جو کوئی خاصہ لہد حج کری اور او میں جمع و یکام بہ نہ کری اور نہ اور گناہ کی چیز بن کری تو وہ ایسا پاک کن ہوئی ہو کہ چاہے
 کہ حبسی پاک گناہوں سے پیدا ہوا تھا مان کی بہت سی نہ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ
 كَقَفَّارَةٍ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالحج المبرور کسب لہ جزاء الا الحنة متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

عائذہ سلمیٰ ایک عمرہ دوسری عمرہ مکہ گئی وہی اون گھنٹوں کی لپی کہ میان اون دونوں کی بہن یعنی صفیہ بنت ابی سفیان اور حج مقبول میں اس کا ذکر ہے
 اس کی بیہنجاری اور سلمیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عمرہ فی ذی الحجۃ مقبولة
 اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان میں برابر ہوتا ہے حج
 کی سی ہے اس میں تسبیح کی بیہنجاری اور سلمیٰ عنہ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کفی ذکبا بالروحاء فقال من
 انقوہ قالوا المسلمون فقالوا من انت قال رسول اللہ فرغت لیکہ امراة صدیقا فقالت لہذا انا حج قال نعم ولک اجر وادۃ منین
 اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک فلسی سے حد میں ہیں ذبا کا کہ ان قوم میں کہا تھا فداہون فی ہر ہر سمان
 پر ہوا فداہون فی کہ تم کون ہو فرمایا کہ میں ہوں رسول خدا پس بلند کیا طرف حضرت کی ایک عورت فی لوکیہ یعنی کب وغین سی لوکیہ ہاتھ میں
 دیا کہ دبا یا یہ کہ کیا ہی وطلی اکی حج یعنی ثواب حج کا ذبا ان وہی نیری ہی ثواب نفل کی بیہنجاری ف روحانہم ایک جگہ کی ہے
 کو جس سے بیہنجاری ہو فرمایا ان یعنی اس کی ہی ثواب حج نفل ہی اور محکم ہی ثواب ہوگا کہ تو نفل جو کی تعلیم کرگی اور جبکہ ان اوکی اور عیث حج کی
 ہی اور وہاں اگر رک بنی میں حج کری تو حج فرض اوکی و مہر سی ساقط نہیں ہوتا اگر بعد بالغ ہوئی نہ ابط و نسبت حج کی پالی جاوین تو پھر حج کری اور
 اسطر غلام اگر حج کری تو اوکی دوسرے ہی ساقط نہیں ہوتا بعد از ان ہوئی پھر حج کری اور فقیہ اگر حج کری تو حج فرض اور ہوتا ہی بعد غنی ہوئی
 حج کرنا ہو سکے وجہ میں عنہ قال ان امراة من ختم قالت یا رسول اللہ ان فی بیضۃ اللہ علی عبادہ فی حج اذا ذکرت
 فی سحرا کثیرا لا ینتہ علی الواح لہ انا حج عنہ قال نعم ذلک فی حجک لوداع متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق
 ایک عورت نے ختم میں سے کہا یا رسول اللہ تحقیق فرض اس کی فی کہ اوکی بندہ پھر ہی حج امر حج کی یا یا یا پ میرے کو بندہ برا نہیں ہے کہ سنا سوا پر کیا حج
 کروں اوکی طرفی فرمایا کہ ان حج کر اور یہ سوال جواب تھا حجہ اوداع میں نفل کی بیہنجاری اور سلمیٰ ف حاصل اور عیث کی کلام کلام
 ہی کہ میری باپ بڑا پالی میں حج فرض ہو ہی اس سبب کہ وہ بڑا پالی میں سلمان ہو ہی اور اس پاس ل ہی یا مال نہ لگا ہی اوکی بیانی میں
 وہ سوا کہ بیہنجاری نہیں سکتا کہ میں اوکی طرفی نبی حج کروں فرمایا ان جانا چاہی کہ حج کرنا غیر کثیر فرضی اگر فرض ہو جائی وقت حج کی اگر عاجز ہو
 مرتی دم تک و امر کری وہ غیر کو اور خرچ راہ دی اور جائزی بعد موت کی اگر وہ وصیت کری ہو بعضوں کی نزدیک جائزی والدین کثیر سی حج کرنا
 نہیں امر اور غیر وصیت کی ہی اور اگر چہ نفل ہو تو جائزی باوجود قدرت کی مطلق حج ہر جہاں ہوا فی اول وایت فقہی کی یہ حدیث محمول ہوگی
 اس پر کہ اپنے اجازت و حج و یا ہوگا چنانچہ یہ تاویل حضرت شیخ کی تقریری سمجھی جاتی ہی کہ وہ تقریر حج شرح حدیث ابی رزین لکھی گی ہی لکھی ہی
 سبب قول بعض کی حاجت اس تاویل کی نہیں بلکہ یہ حدیث دلیل ہی اوکی ہوا عنہ قال انی رَجُلٌ النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم فقال ان لخی نذر انت ان حج وارتھا مانت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیہا دین اکت قاضیہ
 قال نعم قال فاقضو دینا للہ فهو احق بالقضاء متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ آیا ایک شخص نے حج خد صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس اور کہا کہ تحقیق میں سب سے فی نذرانی ہی یہ کہ حج کری اور وہ مرگ ہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مگر ہوا اور پھر دین کہا تو اوکرنا اسکو کہا
 کہ ان فرمایا پس اگر دین سکا پس وہ لائق تر ہی ساتھ اگر نفل کی بیہنجاری اور سلمیٰ ف احادیث میں لعل ہی ہے کہ اس شخص کو پہنچا
 پہنچا کچھ مال انہ لگا ہوگا ارش میں پس قیاس کیا حضرت فی حق اس کو حق عبادہ و مسئلہ ارش کو درست ہی کہ مرث کی طرفی حج کروادی
 یا آپ حج کری بغیر ان کی ہی اور اوکو ان شرط ہی درمختارہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلون حجرا فداہون

ہی مدینہ سی اور دہل منزل ہی کہ سی اور نجد اہل میں کئی میں ملک کو اور بامی ہی شہر ان عرب کا تہا سی زمین عراق ملک روقن زل ایک جگہ کا ہی
تو ریتا ہا کی اور ملک ایک پہاڑی دہل منزل کی سی اور یہ جگہ بین حرام کی میں انہی سی ریت سی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی احرام کی جگہ سی گذری بغیر ارادہ
اور عمر کی تو لازم نہیں ہی اور سکوا حرام باندہنا و طلی دہل ہونی کہ کی جیسا کہ مذکور ہا ہی کا ہی اور مذہب حنفی میں جائز نہیں ہے داخل ہونا کہ میں بغیر ارادہ
کی اگرچہ ارادہ حج اور عمر کا نہ کرتا ہوا ہون فی محل ایسی ریت پر کیا ہی لایجا و فضلہا لبقاۃ الامت ما بہ حدیث مطلق ہی میں قید ارادہ حج و عمر کی نہیں اور
دوسرے جگہ کہ احرام و طلی غنیمت و س مکان بزرگ کی ہی پس میں ہا و عمر و کرنی والا وغیرہ برابر میں اور جو کہ اندر ریتا کی یعنی جگہوں احرام کی میں و نکو تاج
کہ میں داخل ہونا ہی حاجت کی ہی بغیر حرام کی ایسی کہ انکو اکثر کی میں ان پڑتا ہی اگر ہر بار احرام واجب ہو تو حج ہی پس حکم او کا حکم اہل کہ کہ سا ہی ایسا
میں ہی جیسی و نکو ریت ہی کہ اگر کسی کو کم کی ہی کہ نہ کی گئیں و سپر داخل ہون کہ میں تو بغیر حرام کی طلی وین سی ہی اور نکو ہی گذائی الہدایہ و حج
شخص کہ ہوا مذہبی والا میں جو ان حرام کی جگہوں کی اندر رہتا ہو تو او کی جگہ احرام کی گہری تا حد میں ہی اور سکومیتا پر جانا ضرور نہیں اگرچہ قریب
ہو ریتا کی و جو کہ ان احرام ہی باندہنی کی جگہوں میں ہی میں انج حکم است نہ معلوم ہوا جہو عنہا کہتی ہیں کہ حکم او کا حکم اندر والو کا سا ہی اور اسطر
اور ہیند ح یعنی ہند نزدیک ہوتا جاوی کہ سی اور ہوا اندر حرام کی جگہوں میں حرام باندہنی کی جگہوں کی میں سی جہاں رہتا ہوا نر حال تک اور اہل
کہ یعنی اہل حرم احرام باندہن حج کا کی سی یعنی نفس کی سی اور حرم کہ سی اور خطا ہر سی ریت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ کی کی جگہ احرام کی کہ ہی جہاں و عمر
میں و مذہب جیسی کہ عمر و کرنی والا تکلی احرام کی ہی طرف حل کی ایسی ہی بخیر صلی اللہ علیہ وسلم کہ سی عائشہ کو ساتھ کھنی کی طرف خیم کی کہ حل میں
احرام عمر کی ہی میں یہ حدیث مخصوص ہے ساتھ ہی یعنی یہ حکم جہاں کی والی کہ کہ سی کہ و ہا سی احرام باندہنی و عمر و کرنی والا حل میں نہ باندہنی جیسا کہ
عائشہ نکا سی معلوم ہوا ہے عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فھل اھل المدینۃ من ذی الخلیفۃ
و الظرفین الآخر الخلفۃ و فھل اھل العراق من ذات عرق و فھل اھل نجد قرن و فھل اھل الیمین یکلمکم رواہ مسلم
اور روایت ہی جابر ہی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا احرام کی جگہ مدینہ والو کی ذی الخلیفہ ہی اور راہ و دوسرے جگہ و احرام کی جگہ
عراق والو کی ذات عرق ہی کہ نام ایک جگہ کہ ہی دہل منزل ہی کہ سی اور احرام کی جگہ نجد والو کی قرن ہی اور احرام کی جگہ یمین والو کی مدینہ ہی لیل کی میں
مسلم ہی **ف** اور راہ دوسری غنیمت جگہ حرام راہ دوسری و طلی وکی حنہ ہی یعنی مدینہ والو کی دوسری راہ میں جگہ ملتا ہی اوس ہی آوین تو
و ہا سی احرام باندہن جہاں چاہی کہ پہلی دو امین میں مدینہ والو کی ایک میں فی حلیفہ ملتا ہوا اور ایک میں حنہ اور اب ایک ہی راہ ہی اوس میں و فی فی
احلیفہ ملتا ہی اور یہ جگہ پہل مسور میں دو میتا ہوا میں مدینہ والو کی پہل حرام کہ ہا سی باندہن لکھا ہی علمانی کہ اولی جگہ کہ جو میتا دوسری
کہ سی و ہا سی رام باندہنی یعنی ذی الخلیفہ ہی اور جائز حنہ ہی ہی ثی مولانا و عن انس قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ بہ
عمر کھن فی ذی القعدۃ الا انہی کانت مع حجۃ عمرہ من الخدیجۃ فی ذی القعدۃ و عمرہ من العامہ المقبل فی ذی القعدۃ
و عمرہ من الجعرانۃ حیث قسم عنائہم حنین فی ذی القعدۃ و عمرہ مع حجۃہ متفق علیہ اور روایت ہو
انس کہ کہا عمر کی کئی سوانہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جارسب می قعدہ میں ہی گروہ عمرہ کہ تھا ساتھ حج او کی کہ و ذی حجہ کی مہینی میں تھا اور بیان
اون چار عمر و کا یہ ہی کہ ایک عمرہ حدیبیہ ہی حج مہینہ البعدہ کی اور دوسرا عمرہ اوس سی لکھی پس میں وہ ہی ذیقعدہ میں ہوا اور تیسرا عمرہ جعرانہ سی
اوس جگہ کہ بائیں غنیمت غزوہ حنین کے یہی عمرہ حج مہینی ذیقعدہ کی ہوا اور چوتھا عمرہ ساتھ حج او کی کہ ذی حجہ میں تھا نقل کے یہی ہا ہی اور
مسلم ہی **ف** حدیبیہ نام ایک گاؤں ہا ہی نو کوس ہی کہ کسی اکثر اوس کا حرم میں ہی اور کچھ مل میں و بیان مجمل عمرہ حدیبیہ کا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ

اور اس طرح

عمرہ

مور کرتی ہی بہی میل لومیکا اور سونیکا اور روپی کا اور نہیں ہے واپسی حج مقبول کی ثواب گزشتہ نقل کی بہ ترمذی اور نسائی فی اور نقل کی حمد و ثناء
ماجرہ فی حضرت عمری حفظہ جنت ایدی تک ف پنی در پی کروچہ اور عمرہ یعنی قرآن کرو کر اوسین حج اور عمرہ دونوں ہوتی ہیں چنانچہ بیان کیا اگر
اویکا یا مرد ہوتا کہ عمرہ کیا ہوتی تو پھر حج کرو اور اگر حج کیا ہو تو پھر عمرہ کرو اور محمد بن ابراہیم بن قسطنطین نے یہی ملکہ ہوجانا ہی یا دل غنی ہوجانا ہی و حج
و عن ابن عمر قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما يؤجب الحج قال زاد والراحلة رواه الترمذی
و ابن ماجه اور روایت ہی ابن عمری کہ کہا ابابیکہ شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج
کو فرمایا تو شہ اور سواری نقل کی بہ ترمذی اور ابن ماجہ فی ف کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو کہنی کیا ہی شرط واجب ہوتی حج کی فرمایا تو شہ یعنی
خیرج اس قدر ہو کہ جاتی اتی اوسکو اور اوسکی عیال کو کفایت کری ہو سو سوار ہو کر جاوے اور شرطین واجب ہوتی حج کی کہنی ہی ہیں چنانچہ لکھی
انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہو چکی ہیں خاص انہیں شرطوں کو اسپی ذکر کیا کہ بہ صل و پر ضرور ہوں و اسی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ وہ کہتی ہیں حج واجب ہے
حج او پھر ہی کہ فادہ ہو یا وہ یا جہنی پر یا حجازہ پر یا کعبہ پر مع حج و عنہ قال سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال قال الحکم قال السبع للثقل فقال يا رسول الله ائى الحج افضل قال الحج والعمرة فقال يا رسول الله ما
السبيل قال زاد و سئل حله سئل في شرح الشكلة وردى ابن ماجه في سننه الا انه لم يذكر الفصل
الاخير اور روایت ہی ابن عمری کہ کہا ابو جہا ابابیکہ شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پرس کہا کیا ہی صفت حاجی کی فرمایا غبار الا
پر گندہ بال بوائی ہو بسپنی اور میل کی سنی تارک الزینت ہو پھر کپڑا ہو ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ کو کسی چیز میں جو میں بیت ثواب کہتی ہیں
یعنی بعد ارکان حج کی فرمایا بلکہ کرنا تو اسکا ساتھ کہنی لیکے اور یہاں تا ان قریبی یا مدی کا پھر کپڑا ہو ایک شخص اور پرس کہا یا رسول اللہ کیا ہی صل یعنی
کھام اس میں حج کی تہ میں بوائی میں من اسطلع الیہ سبیلہ تو مرد و سبیلہ کیا ہو ہی فرمایا تو شہ اور سو اس نقل کی بہ ترمذی اور نسائی فی ابن ماجہ
یعنی سنن انہی کی گم نہیں ذکر کی عبارت انہی کی معنی تمام اخر حواجز ہی و عن ابی ذرین العقیلی انہ ائى النبي صلى الله عليه وسلم
فقال يا رسول الله ان ائى نسيم كبير لا يسقطهم الحج ولا العمرة ولا الظعن قال حج عن ابيك واعتبروا رواه الترمذی
و ابو داود والنسائي و قال الترمذی هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہی ابی ذر
عقیلی سی بہ کہ وہ یا اسفرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پھر کہا یا رسول اللہ متبع با پس جہت بڑی ہی نہیں طاقت رکھت حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سوار
ہو چکی اپنی افعال حج اور عمرہ کی نہیں کر سکتا اور نہ سوار ہو کر گئی ہی جا سکتا ہی فرمایا حج کر اپنی بکسٹ سوار ہو کر نقل کی بہ ترمذی اور ابو داود
اور نسائی فی او کہا ترمذی فی کہ بہ حدیث حسن صحیح ہی و عن ابن عباس قال ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم سمع رجلا يقول لبيك عن شبرمة قال من شبرمة قال اخر لي او قريب لي قال اجمعت عن نفسك قال
لا قال حج عن نفسك فخرج عن شبرمة رواه الشافعي و ابو داود و ابن ماجه اور روایت ہی ابن عباس کہ کہا تھن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ایک شخص کو کہہا کہ کیا ہی لبت شبرمہ کہہ رہی ہیں یا نہیں کہہا اوسنی یہاں ہی یا نہیں کہہا تو یہی کہہ رہا ہے
کہا حج کر چکا ہی تو اپنی طرف سے کہا نہیں فرمایا حج کر تو اپنی طرف سے یہ حج شبرمہ کی طرف سے نقل کی بہ شافعی و ابو داود و ابن ماجہ فی ف ہی بہ
ہی امام شافعی اور امام حنبلہ کہ کہتے ہیں حج فاضل اور اگر کسی طرف سے حج کیا اوسکو درست نہیں اور امام مالک و امام غزالی کی نزدیک سے ہی حج
کرنا خیر ہے مگر اگر حج کرنا ہو لیکن اولی بہ ہی کہ پہلی حج کر لی چاروں طرف سے حج کر لی یہاں ہی کہتے ہیں امام حنبلہ کہتے ہیں یہ بات شبرمہ کہہ رہا ہے

اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ نہ منی کیا اور کونج سی ساحت ظاہری کی کہ نہ ناکوشہ اور سوار یکساں ہی با بادشاہ ظالم
فی با مرض بند کرنی والی فی پس مگر اور حج کیا پس چاہی کہ مری اگر چاہی ہو دی ہو کر اور اگر چاہی نہ سفرانی ہو کہ نسل کی یہہ دہری فی ف بادشاہ ظالم
فی یعنی راستہ میں بادشاہ ظالم سی در مای ابی جان و مال کی تلف پر کونج فرض نہیں ہوتا اور ہیطرح بیماری کر دوسے سفر نہ کر سکی مانع نہ کی ہو
پس مذہبی اور فلاح والی وغیرہ پر حج فرض نہیں حاصل ساری حدیث کا یہہی کہ جس پس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری ہی ہل
نہو اور با وجود ہی حج مری تو چاہی ہو دی ہو کر مری چاہی نہ سفرانی ہو کر مد کو کچھ پروا اسکی نہیں اور بیان اسکا اور بگزر یکساں ہی ہر ع و
عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الحاج والعمائر وفد للہ ان دعوہ اجاہلکم وان استغفروہ
عفوفکم رواہ ابن ماجہ اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ نسل کی یہہی نہ منی ساری حدیث کا یہہی کہ جس پس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری ہی ہل
اللہ تعالیٰ کی گرد دعا مانتی ہیں اللہ تعالیٰ ہی قبول کر مای دعا و انکی اور اگر کثرت حاجتی ہیں اسے بخشا ہی و سنی و انکی نسل کی یہہی نہ منی و عنہ
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وفد للہ کل منہ العائز والعمائر وفد للہ ان دعوہ اجاہلکم وان استغفروہ عفوفکم رواہ ابن ماجہ
الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا ساری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمائی تھی جہان اسکی میں ہیں جہاد کرنی والی و حج کرنی والی
اور عمر کرنی والی نسل کی یہہی نہ منی فی شہ لایان میں وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ القیت
الحاج فسلم علیہ وصافحہ وقرہ ان لیستغفر لک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور لہ رواہ احمد و روایت ہی بن عمر کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جنت کلمات کہ تو حاجی ہی یعنی جو کچھ اسکی پس سلام کر اور سپرد و صافحہ کر اور است اور کہد و اسے یہہی بخشش چاہی تیرے
یہی پہلی اسے کہ داخل ہو اپنی گھر میں ایسی کہ تجھیں و بخشش کیا گیا ہی نسل کی یہہی نہ منی ف پہلی نسل تو نیکی قیاد ہی لگا کی کہ وہ ہزار خدا میں ہے
اور اپنی اہل و عیال میں شمول نہیں ہوا پاک ہی لکن ہونسی دعا و اسکی بہت قبول ہوگی و ساری کی حکم میں عمر کرنی والا اور جہاد کرنی والا اور طالب
علم ہی میں یعنی یہہی جب گھر کو آوین تو اونی ہی پہلی نسل تو نیکی گھر میں ہیطرح سلم و غیرہ کر کہ بخشش کی کہ دوی کہ وہ بھی مغفور ہیں و عن
ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج حاجا أو معتمرا أو غاریا ثم مات فی طریقہ کتب اللہ لہ اجر
العائز والعمائر وفد للہ ان دعوہ اجاہلکم وان استغفروہ عفوفکم رواہ ابن ماجہ اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص کہ نہ منی کیا اور کونج سی ساحت ظاہری کی کہ نہ ناکوشہ اور سوار یکساں ہی با بادشاہ ظالم
یہہی نہ منی ساری حدیث کا یہہی کہ جس پس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری ہی ہل
ف نہیں کی حکم میں ہی و شخص کہ طلب علم دیکھی ہی نکالنا اور یہہی گمانی و سکی ہی ہی ثواب لکھا سا کہا جاتا ہی و باب
الاحرام والتلبیة باب بیچ بیان احرام ہونے کی و ربیک کہنی کی ف احرام کو احرام سی کہنی میں کہ کنی چیز میں احرام ہونے ہی
والیکو اپنی پر احرام کرنی ہونی میں چنانچہ بیان اونکا کہ ہوگا ان اللہ تعالیٰ الفصل الاول منہل عن عائشہ
قالت کنت طیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاخرمہ قبل ان یحرم ولحد قبل ان یطوف بالکعبۃ بطیبفہ
میں کانی انظر لی وینص الطیب مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو فخرہ متفق علیہ روایت ہی عائشہ
کہہا تھی میں خوشبو لگا فی غیرہ نہ اسلی اللہ علیہ وسلم کو و سنی احرام اوکی پہلی احرام ہونے کی اور سنی نہ منی کی ساری میں ہونے کی ساری ساری کہہ
ساتھ خوشبو کی کہ نہ ناکوشہ اور سوار یکساں ہی با بادشاہ ظالم فی جو شخص کہ نہ منی کیا اور کونج سی ساحت ظاہری کی کہ نہ ناکوشہ اور سوار یکساں ہی با بادشاہ ظالم
یہہی نہ منی ساری حدیث کا یہہی کہ جس پس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری ہی ہل

ما فی دینک الی اور دعا کر ہی اپنی بی جو جابی اور ایسی حالت میں کہ وہ ہی کہے سلام علیک کی دوسری کہیں اگر کوئی سلام علیک کی تو ہو جو اب بیا
 بی پر لیک کہنی ایک شرطی ہما نزدیک و زیادہ ایک بار ہی سنت یہاں تک لازم کی ہی سارہی ساندہ رک و سکی کی ہرے **الفصل الثالث**
 فصل تیری عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اُکثر في الناس فاجتمعوا فمكثا الى البيداء
 آخره سرورہ البخاری تھے روایت ہی جابری یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا کہ کا خبر دار کر دیا کہ کو کلو پس جمع ہوئی پھر جب تھے
 میدان بیدار کی میں حرام باندہ نقل بہم کی بخاری فی ف خبر دار کر دیا یعنی نہ کر فی والیکو حکم فرما کر دیا کہ کو نہیں کی نہ ت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ
 ج کہ کہتی ہیں پس جمع ہوئی خلق کثیرہ میں پس جب ابیدار میں کہ نام ایک ان کہ ہی قریب ہی اخیضہ کی احرام باندہ یعنی ظاہر کیا احرام کو لیک کہ
 دو بار وہی کہ ثابت ہوئی کہ حضرت فی احرام باندہ ابی مسیح ذی اخیضہ میں بعد دو کھیتون احرام کی ہرے **و عن ابن عباس قال**
كان المشركون يقولون لبيك لا شريك لك فيقول رسول الله صلى الله عليه وسلم وتبكم قد قدر الا شريكاً هو لك
تملكه وقلات يقولون هذا وهم يطوفون بالبيت ذوا مسلم اور روایت ہی ابن عباس کہ کہا کہتی ہی مشرک ساندہ میں تیری
 خدمت میں نہیں مشرک ابی شجر کوئی پس فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرموسٹ نکلو پس یعنی پس تنہا ہی کہو اس سے زیادہ کہو کہتی ہی مشرک
 زیادہ اس گروہ مشرک کہ ملک اعلیٰ تیری ہی ملک تو دوسکا اور نہیں وہ مشرک کیا ملک نہ کہتی مشرک ان کہات کو اس حالت میں کہ طواف کرتی نہ کہ
 اقل کی میں سلم فی ف مشرک ہی حج اور عمرہ او بطواف خیر خا کہ کہ کر فی او سبب تہذیب و سکی کرنی لیکر سبب مشرک کی لیکر طواف کہتی لیکر کہ
 ملک ارشدہ بجا ہو ملک اعلیٰ مشرک کی حق تعالیٰ ہی کرتی اور ہو کو ہٹا کر فی کہ مشرک ان کہی بن لیکن طوک و سکی میں پس جب میاناب پنجھی لیکر کہ
 ان کے حضرت فرمائی کہ پس خیر کہو کہ کوئی مشرک نہیں کہ اور زیادہ اس کہ کہو اور مشرک بجا اور حقیقت میں یہ کہنا او سکا کمال و سکی ہر دولت کہ
 ہو مالوک مشرک کیا ملک کہ کہو کہو کہ سکت ہی ہرے **باب فی صیغۃ الوداع** **باب فی صیغۃ الوداع کی ف و د و کی ہرے**
 ہے حضرت کر سکی ہی اور خیر الوداع دوسرے کہ کہتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی بعد فرض زونی کی سوین سال خیر میں کیا ہندم ہی کہا گیا
 کہ حضرت فی اوسین کو کو کو تعلیم کہ م شریع کی کی اور حضرت کیا او کو اور خیر دی اپنی رحمت کی اور کو کو ام بکرا اور رسالت پر اور سکا کہ کی بیخانی پر
 یہ حدیث جابر کی جامع ترمذی میں ہے و سنانی میں اور اگر کوئی نامل کری تو اس ہی زیادہ کل سکتی میں ہر سببی ہرے
الفصل الاول **عن ابن عباس عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مكث بالمدينة تسع سنين**
ثم اُكثِرَ في الناس بالجزيرة فاجتمعوا فمكثا الى البيداء حتى اذا اتينا ذا الحليفة فوجدنا اسماء بنت عميس
بن محمد بن ابي بكر فارتسلت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف اصبحت
قال غشيتي واستغفري ثوبك اخبرني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ثم لك بقصوة حتى اذا استوت
به ناقته على البئذ اهل بالتوحيد لبيك اللهم لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والتعظيم لك والملا
لا شريك لك قال جابر نسنا تنوي لا الحج نسنا نعرف العمرة حتى اذا اتينا البيت
معه استلموا فمكثا ثلثا ومشي اربعاً ثم تقدموا الى مقام ابراهيم فقرأوا واخذوا من مقام
ابراهيم مصل ففعل لمقام بيته وبين البيت وفي رواية انه قرأ في الركعتين قل هو الله احد
وقل يا ايها الكافرون روایت ہی باب بن عبد اللہ یہ کہ بخبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تیری ہی مشرک میں ہرے کہ جہنم

کیا یعنی لیکن عمر و کبا جیسا کہ گذر پھر خبر کی لوگوں میں شیعہ مذاکی مذاکفی دالی فی حضرت کی حکم سی سوین سال میں پھر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ چکا کہ بتی میں پس شیعہ مذہب میں آدمی بہت پس نکلی ہم ساتھ حضرت کی اپنی جیکہ پنج دن باقی رہی بعدہ کی در میان ظہر و عصر کے میان تک جب چوچھی ہم وہو کلینہ پس جسے اسے است عبد مع بن ابی بکر کو پس بھی اسانی یعنی سبکدوش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیا کرو نہیں یعنی بیچ مقدمہ حرام کی یا احرام باندھون یا ہیز او باندھون تو کیونکر باندھون فرمایا غسل کرو رنگٹ باندہ ساتھ کپڑی اور احرام باندہ پس ناز پڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سجد ذی الحنیفہ میں پھر سو اسکو قصہ اپر کہ نام حضرت کی وطنی کا تھا میان تک جب کہڑی ہوئی ساتھ حضرت کی وطنی افکی میدان بیدار ہو اور بلند کی ساتھ لیکے کشتی کرو یہ میں حاضر ہون تیری خدمت میں الہی حاضر ہون تیری خدمت میں حاضر ہون تیری خدمت میں نہیں کوئی شریک اعلیٰ تیری حاضر ہون تیری خدمت میں مختص نوبت تیری ہی بی بی اور بادشاہت نہیں شریک کوئی واپسی شریک جابری نہیں تھے ہم معنی پہلی اس سے نیست کرنی گنج کی کہی ہم چکا عمر کو یعنی ج کی معیت نہیں ہاتھ کے سبقت آئی ہم نزدیک تانہ کعبہ کی ساتھ حضرت کی بوسہ یا چہرہ سو دو کو یعنی ہاتھ کی و سپر بوسہ یا پھر جلدی چلی نہیں پہنچ میں اور جا با پیری اپنی طور پر پنی آہستہ پھر لگی تیری طرف مقام ابراہیم کی چہرہ بہ بیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو یعنی نوالی او سلیکے جاسی ناز پھر مقام مقام ابراہیم کو حضرت فی در میان اپنی اور در میان خانہ کعبہ اور ایک ریت میں کہ پڑی حضرت فی دو کعبہ نہیں قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون لا ف ات آدمی بہت کہا بعضہ سے کہ اس جرم میں حضرت کی ساتھ فونی ہزار آدمی جمع ہوئی اور حضور فی کہا کہ ایک سو تیس ہزار بتی اور ساسی پہلی حضرت ابی طالب نے نکاح کیا پھر انکی انتقال کی بعد حضرت ابو بکر سی نکاح انکی ہو پھر انکی انتقال کی بعد حضرت علی رضی ہو اپن کہ حضرت حج کو شریف لائی تو اسما حضرت ابو بکر کی نکاح میں تھیں اور انسی محمد بن ابو بکر سپر انکی اور غسل کرو ولایت کرنی ہی یہ حدیث ہے کہ غسل کرنا نفاس ملی عورت کو حرام کی ہی سنت ہی اور غسل نفاست یعنی تہائی کی ہی ہی نہ طہارت کی ہی اور سلیبی عورت نفاس لیکو احرام کی ہی تیمم کرنا نہیں یا با وہی حکم سائیک ہی اور احرام باندہ یعنی نیست احرام کی کرو اور لیک کہ اس سے معلوم ہو کہ احرام نفاس ملی عورت کا صحیح ہی اور پھر اجماع ہی سب علما کا اور نماز تیری الخ یعنی دو کہ تین سنت احرام کی پڑھیں اور لائق ہی کہ اگر مسجات میں سجد ہو نماز پڑھی او میں اور اگر نہ چلے سکا مسجید پڑھی تو ہی مسجات میں دن رات نماز پڑھیں اور نماز پڑھی اور نماز فرض ہی قایم مقام اس نماز کی ہو جانی ہی مانند خیمہ اسی کی و نہ بنی ہم جانی غیر کو سپر نایک ہی پہلی جلد کی معمول تھا اہام بالیت میں کہ حج کی مہینہ نہیں ملو کی کرینکہ بڑا گناہ جانی ہی حضرت فی اسکو رو کیا اور حکم فرمایا عمرہ کہ بیکل حج کی مہینہ نہیں چنانچہ جان سپر آگئی تہا ہی اور وقت اگر آئی ہم الخ یعنی دل فی طوی میں آؤ اور اگر کو میں سے پھر ہائی اور دن میں تیرا کہ میں نمینہ علیہ کی طری چڑھی و بیکو اور قصد کیا مسجد کا جاتا یا یا اللہ سی اور نماز خیمہ السجد نہیں شیعہ سلیبی کو و انشا خیمہ طواف ہی او پھر جلدی چلی الخ یعنی کعبہ کے بطواف کرنی میں سات بار گرد و سکی پھر فی میں پس تین بار پھر میں جلدی چلی کند ہی ہذا کہ حصی پہلوان چلتی ہیں و چار بار اپنی چال چلی اور جلدی چلتی کا سبب ہے تہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ القضاء کی ہی کہ میں نے نو مشرکون فی کہا کہ انکو بت بفرمائی مدینہ کی فی لاغروسست کہ پاس انحضرت فی مسلمانوں کو فرمایا کہ سطر چل کر انہار قوت کرو پھر بعد و درہونی علت کی ہی و حکم بانی را اور اس حدیث میں ذکر ضبط سے کا ہوا وہی سنون ہی وقت طواف کی چنانچہ اور حدیث میں مذکور ہی اور جلدی ہم اسکو کہتی ہیں کہ جادو این نعل کی پنجی نکال کر این کا ندی پڑا الی میں میں ہی انہار قوت کی ہی تہا اور پھر لگی تیری طرف مقام ابراہیم کی یعنی بعد طواف کرینکی مقام ابراہیم کی طواف کی اور مقام ابراہیم نام ایک چہرہ کا ہی کہ او پھر حضرت شاعریم فی کہڑی ہو کہ کعبہ کو بنایا تھا او میں نشان ہی پہلو ہاؤنکا اور معنی مقام ابراہیم کی میں جگہ گھڑی بنی ابراہیم کی اور آٹھ آگئی خانہ کعبہ کی ایک حجر میں کہا ہی پس اسکی چھی کہڑی ہو کہ حضرت فی دو کعبہ میں پڑھ اور اس جگہ کہڑی ہو کر نماز پڑھتی فصل ہی اور جائز ہی ہر جگہ ہم میں خواہ مسجد حرام میں پڑھ خواہ باہر مسجد اور یہ دو رکعت و آہ میں ہمارے نزدیک

وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَيْتِ سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُرَيْرٌ وَرَبَا الْجَاهِلِيَّةَ مَوْضِعٌ وَأَوَّلُ رِبَا أَضْعُفٌ مِنْ دَبَا نَابَا بِاعْتَابِ سِرِّ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضِعٌ كُلُّهُ فَأَتَقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانٍ وَاللَّهُ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكُلِّ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُؤْطِحْنَ فُرُوشَكُمْ أَحَدًا تَكَرَّهُوْنَ فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرَحٍ
وَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِشْقُهُنَّ وَكُسُوْنُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فَيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنْ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللَّهِ
وَأَنْتُمْ تَسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ وَأَذْنَيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِأَصْبَعِهِ السَّيِّئَاتِ
يُرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَكْتُبُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ — اور لای حضرت علی بن ابی طالب
وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت علی بن ابی طالب کے حکم پر نکاح کی تھی وہ اپنی کتنی ایک دہشت حضرت کی بیٹی لای بہ فرمایا حضرت فی حضرت علی کو کیا کیا
تھے اور سوقت کو لا کر لایا تھا چھ یعنی وقت باندھنی احرام کی کیا کیا تھا اور کیا نیت کی تھی کیا حضرت علی نے کیا کیا تھا یعنی بالیہ یعنی میں احرام باندھتا ہوں
ساتھ ساتھ چھ کی کہ احرام باندھنا ساتھ اسکی رسول تیری فی فرمایا حضرت فی کہ پس تھیں ساتھی میری بدی ہی یعنی بیعت کی ہی تھی تو میں احرام میرا کیا
ہوئی ہوں اور یہ ساتھ بدی میں احرام ہی نہیں کل سکتا بہانہ کہ فاسخ ہوں عوی اوچ سی پس تم ہی احرام ہی نکالو کیا جا رہی ہے اب نہ
کو لانی اور نکو حضرت علی بن ابی طالب اور وہ کلامی اور نکو خیمہ خد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا جا رہی ہے حال ہوئی لوگ سب و کثر وہی حال ہی یعنی جنکی ساتھ بدی
نہ تھی وہ احرام ہی عوی ہی نکال لائی ہے فاسخ ہوئی عوی بدی ہی نکالنے کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ نبی افوی ساتھ بدی نہ حلال ہوئی ہیں کہ ہوا ان خود
کہ یعنی انہوں نے تاریخ و صحیحہ کی توجہ ہوئی یعنی ارادہ کیا توجہ ہوئی صرف مناکہ میں احرام باندھنا چھ کا صحابی یعنی انہوں نے کہ احرام عوی ہی نکال لائی تھا
بعد فاسخ ہوئی عوی اور سواری عوی ہی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جب کتاب و حد و اور جو بھی نہ میں پس نماز پر ہی میں ہی سب سے نیت میں ہوا عوی
اور مغرب و عشا اور فجر کی پہر میری رہی یعنی بعد ادا کر فی نماز فجر کی تھوڑی دیر پہانہ کہ نکلا اتفاق حکم کیا ساتھ خیمہ کی کہ تھا بنا ہوا ہاں نکلا کہ
کہہ لیا جا حضرت کی بی وادہ میں پہر پہلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی منی ہی طرف عرفات کی و زمین گمان کر فی تھی قریش کے یہ کہ حضرت
کہہ ہی ہوئی حج کی بی نزدیک شہ حرام کی جیسے کہ تھی قریش کر فی جاہلیت میں پس کد ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فراموشی یہاں تک کہ آئی میل عرفات
میں پس باا خیمہ کہ کہہ لیا گیا تھا حضرت کی بی نہ میں پس اوپر اوپر میں تھی اور تھوڑی ہی وہیں یہاں تک کہ جب فی دو پہر حکم کیا ساتھ لائی فاسخ ہی کی
کہ نام تھا حضرت کی و تھی کہ میں بن کی لائی حضرت کی بی پر آئی حضرت تائی و تھی پر سوار ہو کر آئے وہ کہہ لائی چھ خیمہ فرمایا پر وہ لوگوں کی اور فرمایا کہ تھیں
خون تھاری اور مال تھاری حرام میں نہ پہنچیں پہنچا کہ وہ کمانوں کری اور نہ مال کیسے کہ جو ہی دغا باز ہی کہا جا واندھن میں تھاری ہی
عرفہ کی بیچ اس مہینی تھاری ہی یعنی و صحیحہ کی بیچ اس تھہ تھاری کی تھی کہہ لائی جسے حرام جانتی ہو کسی مال یعنی کو اور خون کر نکلو اس میں خون و مال
مہینے میں اور اس شہر میں ہی طرح سی ہمیشہ و رہے جگہ خون کرنا اور ناسخ مال لینا پہنچا منی خیمہ دار و مہینہ حرام جاہلیت کی خیمہ قد مون میر کی کہہ لائی
ہی اور بہت و با مال ہی یعنی باطل موقوف ہی یعنی جو کچھ سنی کیا پہلی سلام کی محاف کیا تھی اور جو میں جاہلیت کی تین موقوف کیں اور خون
جاہلیت کی موقوف کئی یعنی فصاح میں اور نہ دیت اور نہ کفارہ اسکو اور وہ کہہ بیان فرمایا ہی و طہی یادنی اتھام کی و تحقیق دل خون کہ
موقوف کرنا ہوں کہ خون لسنی خون ابن سبیہ بن جابر کا ہی او وہ دودھ پیتا تھا چھ نبی حکم قتل کیا تھا اسکو نہ لائی اور وہ جاہلیت کا موقوف
کہا گیا اور اول سود کہ موقوف کیا مینی سپا سود و نہیں سود عباس بن عبد المطلب ہی پہنچن وہ موقوف کیا گیا بالکل بہرہ و اس کے بیچ ہی خود کو کر
پہنچن منی لایا ہی اور نکو ساتھ ان کے یعنی ساتھ عبد و سبکی کہ مینی کہا ہی با ساتھ عبد کی کہ مینی اس کے کیا ہی حج رعایت حقوق و سبکی و جلال

ہیہ کہ اگر کسی نے اونکی مخالفت کی تو جلدی پائی ہے کہ کیونکہ حسب ہے کہ وہ اس طبعی گزری حضرت کی پر وکی لینی اور پہلی پیچ کی راہ جس سے جانی
 ہوئی تھی یعنی یسعی تھی وراہ اور تھی اور یہ راہ اور اسکو طریق نصب ہے بین وراہ کو طریق مانعین کہ نام دو پہلو کا بھی اور یہ راہ جاکھتی ہی جہز
 کہ یہی یعنی جہز العقبہ پر اور یہاں تک کہ اسی اوس جہز پر کہ بھی درخت کی ہی راہ وہی جہز العقبہ ہی کہ مذکور ہوا اور جہز کہی بین منار کو دان کہی
 مناری میں کہ اوپر سنگریزی ماری میں فصل بیان انکا اگلی ویکہ انساہ الد تعالیٰ ورنہ یک کیا الخ یعنی حضرت فی وکو جہز دت دینی کہ تا اپنی
 طفسی فرج کرین یا تو ماہی وٹوٹن میں سی دینی یا اور وٹوٹن اور اس حدیث سی یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی قربانی کی گوشت میں سی کہا تا مستحب ہے اور
 چلی طرف خانہ کعبہ کی او طواف کیا اس طواف کو طواف افانہ و طواف کن کہی میں یہ بھی ایک کن ہی جگہ کا اور اس پر تمام ہوتا ہی حج اور
 یہ طواف فصل ہی روز ستر کی اور جائز عید ہی ہی اور نماز پر ہی ظہر کی مکہ میں و ابن عمر سی ایک روایت آئی ہی کہ حضرت فی نماز ظہر کی میں میں پیشہ
 و جہز بیت کی دونوں میں پیشہ کہ حضرت فی مکہ میں ظہر کی نماز پر ہی ہوں و اسکو عبد العین حرمی گمان کیا کہ ظہر کی نماز پر ہی
 یا ہوں کہا با وی کہ دونوں روایتیں مستحاض ہوں تو دونوں ساقط ہوں میں بہ ترجیح دی گئی اسکو کہ حضرت فی ظہر کی میں پر ہی اسی کو وہا
 نماز پر ہی فصل فی واللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ**
فَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بَعْمُرَةَ وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بَحْرٍ فَلَمَّا أَقْبَرْنَا بِمَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْلَ بَعْمُرَةَ
وَلَمْ يَهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَخْرَجَ بَعْمُرَةَ وَأَهْدَى فَلْيَحْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلْيَحْلِلْ
حَتَّى يَحِلَّ بِحَرْ هُدْيِهِ وَمَنْ أَهْلَ بَحْرٍ فَلْيَتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحَضَرْتُ وَلَمْ أَكُفَّ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا
حَتَّى كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَلَمْ أَهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْفُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأَهْلِلَ بِالْحَجِّ
وَأَتَرَكَ الْعُمْرَةَ نَفَعْتُ حَتَّى أَقْضَيْتُ حَجِّي لَبَّتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْمُرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنْ
التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَطَوَّافُ الَّذِينَ كَانُوا أَهْلًا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَوَّافُوا طَوَّافًا
بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَكَانُوا طَوَّافًا وَاحِدًا مُتَّفِقًا عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ
 کہا نکلی ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حجۃ الوداع میں پس بعضی ہم میں سے وہ ہی کہ احرام باندہ ساتھ عمر کی فقط اور بعضی ہم میں سے وہ ہی کہ احرام
 باندہ ساتھ حج کی یعنی نری حج کا یا حج اور عمر کا پس سب انی ہم کی میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ نبی احرام باندہ ہی عمر کا فقط اور
 ہی لایا پس طہری کہ حلال ہو جاوی یعنی احرام سی نکل دی ساتھ نہ منہ انکی یا بال کہہ و انکی احرام باندہ ہی عمر کا اور ہی ہی ہوتا لایا
 پس چاہی کہ احرام باندہ ہی حج کا ساتھ عمر کی یعنی دہل کری حج کو عمر میں پس ہوی قارن پہر نہ نکلی حرام سی یہاں تک حلال ہو دونوں ہی یعنی نما
 کری افعال حج اور عمر کی اور ایک روایت میں ہی کہ پس حلال ہو یہاں تک کہ حلال ہو ساتھ حج کرنی مہر ہی اپنی کی یعنی و عید کی احرام باندہ
 ہی حج کا یعنی برابر کہ ہی ساتھ لایا ہو یا نہ لایا ہو حج کی ساتھ حرام عمر کا باندہ ہو یا نہ باندہ ہو پس چاہی کہ تمام کری حج اپنا یعنی مگر جو کوئی حکم
 کیا گیا منسوخ کرنی حج کا ساتھ عمر کی وہ نہ تمام کری کہا حضرت عائشہ فی پس چالیض ہوئی میں اور نہ طواف کیا تھا یعنی خانہ کعبہ کی یعنی واسطی
 عمر کی اور نہ سعی کی ہی یعنی درمیان صفا اور مروی کی یعنی پہلی کہ نہیں حج ہوئی سعی مگر بعد طواف کی والا حصین میں سعی نہیں منع پس ہمیشہ
 رہی میں حالین یہاں تک کہ ہوا دن عذو کا اور نہیں احرام باندہ تھا یعنی مگر عمری کا پس حکم فرمایا مجھ کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یہ کہ ہوا دن
 سر نہا اور نگہی کردن میں یعنی نکلون میں احرام عمری کسی اور صلح کردن اون چیز کو کہ حرام ہوں میں تبین بسبب حرام کی اور احرام باندہ ہوں حج کا

بعد اسکی وچہڑ و زمین عمر کو یعنی پہر جبے رخ ہوں ج سی تو حرام قضا عمر کا کروں پس کیا مینی یہاں تک ادا کیا مینی حج اپنا پہنچا ساتھ
میری عبد الرحمن مٹی اپنی بکر اکیلو او حکم کیا مجھ کو یہ کہ عمر کو زمین مٹی عمری اپنی کی تنہم سی کہا مسرت عاشقہ فی پس طواف کیا خانہ کعبہ کا اون شخص
فی کہ اہرام باندہ ساتھ عمر کی یعنی طواف عمر کیا اوسے کی در بیان صفا اور موی پر اہرام سی نکلی پہر کیا اور طواف چچی اسکی کہ پہر سی مناسی
طواف کی کی اور یہ طواف حج کی پس کیا کہ اوسکو طواف افاضہ مٹی میں اور جن شخصوں فی جمع کیا تہا حج اور عمر کو پس سوار اسکی نہیں کر کیا اونہوں
طواف ایک نفل کی یہہ بخاری اور سلم فی ف تنہم نام ایک جگہ کہا ہی کہ تین کو س کی سی ہی خارج حرم سی فی حل میں اور اہرام عمری ہر
شرط ہی کہ حل سی باندہ تہا تو اہرام باندہ ہی والا کی ہو یا نہر کی اور اہرام چو کا کی حرم باندہ ہی اور نہر کی حل سی اور جن شخصوں فی جمع کیا تہا حج
اور عمر کو یعنی ابتدا یا داخل کیا ایک کو دو ویر میں و ہوں فی ایک ہی طواف کیا یعنی دن شر کی اور ہی مذہب شافعی کا اور ہر نزدیک لازم ہیں فار
کو دو طواف کرنی ایک طواف عمر کی ہی جبکہ داخل ہو کہ میں اور دو سہ طواف بعد وقوف وفات کی حج کی ہی حدیث شریف سی ثابت ہو ہی کہ انھیں
صلی اللہ علیہ وسلم فار اور وہ جبکہ کمی میں شریف لائی تو طواف کیا اور دو سہ طواف الزیارت کیا بعد وقوف کی اور واقفنی فی ایک روایت
نقل کی ہی اوسکا حاصل یہی ہی کہ فار ن دو طواف کر سی اور دو بار سی کر سی صفا اور مویں اور حضرت علی و عبد اللہ بن مسعود رضی
عنہما سی ہی ای طرح منقول سی کہ فار ن دو طواف کر سی اور دو بار سی نزع وعن عبد اللہ بن عمر قال تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ سَقَّاهُ الْهَدْيُ مِنْ نَيْلِ الْخَلِيفَةِ وَبَدَأَ أَهْلَ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهْلَ
بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ تَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَهْدِ
فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى
يَقْضَى حَجُّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيُطْفِئْ بِالْبَيْتِ وَيَلْصِقْ الْمُرْدَةَ وَيَقْضِ الْحَجَّ وَلْيَهْدِ
فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَذَا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَمَّ الرُّكْنَ أَوَّلَ
شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعًا لَكُمْ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَأَنْصَرَفَ فَأَتَى
الْصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمُرْدَةَ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجُّهُ وَخَرَّ هَذِيحَهُ
يَوْمَ النَّحْرِ وَأَنَاصَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر کی کہ کہا فائدہ او ہا یا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع میں ساتھ عمر کی طرف حج کی یعنی دل عمر کا اہرام باندہ او پہر حج کا پس لچلی ساتھ اپنی بدی ذمی الحلیۃ سی
نام ایک جگہ کہا ہی وہیں حضرت فی اہرام باندہ تہا او شرع کیا پس اہرام باندہ ساتھ عمر کی پہر اہرام باندہ ساتھ حج کی پس تسبیح کیا لوگوں فی
ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ عمر کی طرف حج کی یعنی ملا با عمر کو طواف حج کی پس ہی بعضی لوگوں نے یعنی جنہوں فی کہ اہرام عمر کا باندہ تہا
وہ کہ بدی لائی اور بعضی اون میں سے وہ ہی کہ نہیں بدل لائی پس جبکہ فی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میں دیا با و اہلی لوگوں کی ہی عمر کرنی والا کی جو
تم میں بدی لا با پس نہ حلال ہو دی کسی چیز سی کہ بار تہا ہی اسے یعنی اہرام سی نکلی یہاں تک ادا کر سی حج اپنا او جو شخص ہو تم میں بدی لا با
طواف کر سی خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمر کیا کر سی اوسے کر سی صفا اور مویں اور کمرہ و اوی بال و رہا ہی کہ نکلی حرام سی یعنی اہرام عمر کی کسی
جو چیز من منع ہیں اہرام میں و دیا حج ہو میں پہر اہرام کر سی ساتھ حج کی یعنی زمین حرم سی اور وہ حج کی بدی یعنی دن شر کی بعد رمی جابر کی پہلی

اور وہ جبکہ کمی میں شریف لائی تو طواف کیا اور دو سہ طواف الزیارت کیا بعد وقوف کی اور واقفنی فی ایک روایت

سہ منہ یعنی کروا جسے بیہوش کر دھلی شکر گذری اس قسمت کی کہ توفیق اور عمری اور چکی زوئی پس جو شخص کی یاد کی ہے چاہی کہ ذری کہی
 نہیں دن پنج حج کی یعنی حج کی مہینوں میں بعد حرام کی چلی دن شکر کی و فصل میں ہی کہ سائونین انہوین زوین کو کہیں اور سات دن جبکہ پہری نظر
 اہل ہی کی یعنی فاش ہوا افعال حج سی اگر پہلی میں ہو چہ طواف کیا حضرت فی سائے کہ جبکہ فی مکہ میں یعنی طواف عمر کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو
 پہلے سب چیزوں سے یعنی افعال جو طواف کی ہیں میں میں سے پہلی حجر اسود کو بوسہ دیا بعد لیک کے چہ جلدی پہلی طواف کرنی میں نہیں بار اور چار بار پہلی اپنی
 چال میں ایک بار جو گرد خانہ کہہ کے پہری میں اوسکو شو کہ ہی میں بسات شوط بطور مذکور کی اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پہری نماز نزدیک
 مقام ابراہیم کی دو رکعت اوس وقت کہ ہو کیا طواف پنا گرد خانہ کہہ کے پہری سلام پہلے یعنی معلومہ الطواف پہری کہ دو واجب ہمارے نزدیک پہری چہ
 یعنی خانہ کہہ کے اور اپنی صفہ پہلے پہلے صفہ و مہینات بار چہ نہ حلال ہوئی کسی چیز کی کہ بار ہی ہی اوس سے یعنی احرام سی نہ کھلی جائے کہ تمام کیا حج اپنا
 اور حج کی ہدی اپنی دن شکر کی یعنی دسویں بچہ کو پس حلال ہوئی ساتھ طواف کی بہ چیز سوا می جمع کی و چلی یعنی مناسی کی میں لائی پہ طواف کیا
 نہ کہ کہہ کا انی طواف افاضہ پہ حلال ہوئی بہ چیز سی کہ بار ہی ہی اوس سی یعنی اسب جمع کرنا ہی حلال ہو گیا اور کیا مانند او کہ چہ
 کہ کیا رسول نہ پہلی مد علیہ سلم فی اوس شخص کہ لایا تھا ہدی صحابہ میں ہی نقل کی بہ بخاری اور مسلم فی ف اس حدیث سی معلوم ہوتا ہے کہ
 حضرت رسول نہ پہلی مد علیہ سلم متع ہی اور صحیحہ تر ہے کہ حضرت قان ہی تاویل کی ہے کہ وہ متع سی متع لغوی ہی یعنی نشہ او ہونا اور
 وہ تو نہیں جو وہی کہ قان متع ہوتا ہی عمری کہ ساتھ حج کی ع و عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ہذہ عمرۃ استمتعنا بہا فمن لم یکن عنہ الہدی فلیحل الحل کلہ فان العمرۃ قد دخلت فی الحج الی یوم القیمۃ
 رواہ مسلم و ہذا الباب خالی عن الفصل الثانی اور روایت ہی ابن عباس کہ کہ فرمایا رسول نہ پہلی مد علیہ سلم
 فی مہ عمرہ ہی کہ فرما دیا ہوا یا منی ساتھ ہی پس جو شخص کہ ہو اس کی پہلی چاہی کہ حلال ہو جاوے سب طرح حلال ہونا اس کی حق عمرہ کرنا و حل
 بہ یعنی بار ہوا حج مہینوں حج کی روایت مت نقل کی ہے مسلم فی او یہ ب خالی فی فصل دسویں ہی ف بیان ہی متع ہی مراد متع لغوی
 ہی یعنی فامہ او ہونا اور باقی شرح حدیث کی او پر ذکر ہو چکی ہی ع و الفصل الثالث فصل تیسری عن عطاء قال سمعت
 جابر بن عبد اللہ فی ناس معنی قال اھلنا اصحاب محمد یالھم خالصا و خدۃ قال عطاء قال جابر فقیدم النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم صنم رابعۃ مصت من ذی الحجۃ فامرنا ان نحمل قال عطاء قال حملوا و اصیبوا النساء قال عطاء و کم یعزہ
 علیہم و لکن اھلکھن لھم فقلنا اما لہ یکن بیننا و بین عرۃ الا خمس امرنا ان نفصی الی النساء فاتی عرۃ فقطر من الدینا
 المئی قال یقول جابر بیدہ کا فی انظر الی قولہ بیدہ میسر کہا قال فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فینا فقال قد علمتم انی
 اتقنکم للہ و اصدقکم و ابرکم و لو لا ہدی لھلکتم کما تحلن و لو استقبلت من امری ما استذبرت کم اسق الھدی فحملوا
 فحملنا و سمعنا و اطعنا قال عطاء قال جابر فقیدم علی من سعایتہ فقال لہما اھلکما قال بما اھل بہ النبی صلی اللہ علیہ
 فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاھد و افکت حراما قال و اھدی لہ علی ہذا فقال
 سراقۃ بن مالک بن جعفہم لک رسول اللہ الیما ہذا امر لا بد قال لا بد رداہ مسرور
 وایت سی خطا سی کہ کہا سانی جابر بن عبد اللہ کو بچ کہنی او میں کو کہ شہر کہتے تھے میری ساتھ سانی میں کہا جابر ہی کہ احرام باندہ منی یعنی صحابہ
 یہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فی ساتھ حج کی خاص تر یعنی بغیر منہ میں عمر کی کہا عطا فی کہ کہا جابر ہی پس فی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت صبح چوتھے

تاریخ کی گزشتہ ہی جہی و سجدہ کی پس حکم کیا کہ جو یہ کہ حلال ہو وین کہ کہا عطار فی فرمایا حضرت علی کہ حلال ہو واپس چو تو گئی پاس یعنی اوسنی ہی صحبت کر و کہا عطار فی اور نہ واجب کی حضرت فی صحبت کرنی اور نہ و لیکن حلال کر دین جو زمین و زمین سلال ہونیکا اور وجوب کی لی تھا اور صحبت کرینکا اب اس کی لی پس کہا مہنی یعنی بطریق تہیکہ جبکہ زمین میان ہمارا و در میان سہ کی پانچ آئین حکم کیا کہ جو یہ کہ صحبت کر ہر ہم پنی جو یوشی ہم حاضر ہوں میرا ان خود میں حالت کہ پیکانی پین حضور سوس ہزار منی کو یعنی فرجیلج کی ہوئی ہو گئی اور اسکو حیکہ گئی تو جاہلیت میں بلکہ باحث نقصان کا جائی تھی ج میں کہا عطار فی کہ اشادہ کیا جابر فی ساتھ تہہ پنی کی گویا کہ میں کہنا ہوں طرف اشارہ کرنی اور کسی ساتھ تہہ پنی کی کہ ملائی تھی اور اسکو کہا جابر فی پس کہتری ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم در میان ہماری یعنی غلبہ پنی کو پس فرمایا کہ تھو تو جانامنی کہ تحقیق میں بہت درما ہوں بہ نسبت تمہاری خدا اور بہت سچا ہوں تم میں اور بہت نیک ہوں تم میں و اگر ہوتی ہدی میری ساتھ البتہ حلال ہو جائیں جیکہ سلال ہوئی ہو تو اور اگر پس سی جائتا میں کام اپنی سی اوچتہ کو کہ تہی جانامنی نہ لانا میں ہدی کو یعنی اگر میں جائتا کہ پھر حکم ممکن ایسا شافی ہوگا تو ہدی ساتھ نہ لانا و میں ہی اسرا تم شکل تاپس سلال ہو جاوے حلال ہوئی ہر و سنا مہنی اور اطاعت کی تہی کہا عطار فی کہ کہا جابر فی پس انی حضرت علی کام اپنی سی یعنی میں کی قاضی وغیرہ جو ہو کر گئی تھی و انسی الی ایسٹ سرمایہ شہرت فی ساتھ کس ہیز کی حرام بانڈا تمنی کہا ساتھ و چیز کی کہ احرام بانڈا ساتھ و سکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیہ فرمایا و انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ پس سی فوج کرنا میں دن خر کی کہ فاران کو واجب اور ہمہ می بہو حالت احرام میں یعنی اب جیکہ میں کیا ہی کہا جابر فی کہ لانی و اہلی حضرت کی یا و اہلی اپنی حضرت علی مدعو میں کہا ساتھ بٹی مالک بٹی جہنم کی فی یا رسول اللہ یا و اہلی اس سال کی ہی یا ہمیشہ یعنی جابر ہونا ہمیکہ کی مہینہ و زمین سی سال ہی یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو قتل کی یہی سلم فی ف ساتھ جج کی خالص بات جابر فی سبب عمر اپنی کی کہی سیدی کہ حضرت عائشہ کی روایت میں و پگندہ جج ہی کہ بعضوں فی نری عمر کیا احرام بانڈا و بعضوں فی حج اور عمر کیا اور بعضوں فی نری حج کا یا اور کسی بہی اکثر صحابہ یا بعض صحابہ میں یا وہ صحابہ و ادوین کہ بہی ساتھ نہیں لائی تھی اور یہی ظاہر تھی اور اشادہ کیا جابر فی یعنی شہید سی شہر کی مہنی کو ساتھ تہہ پنی کی کہ اسرا ستر ہوا ماوی عادت عوب کے ہی کہ کام کی کرنی میں اشادہ ساتھ عصا کی کرتی میں روح و عن عائشہ انہا قالت قدیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ربح مصلین من ذی الحجۃ او خمس فحل علی دھو غضبان فقلت من اغضبك یا رسول اللہ ادخلہ اللہ النار قال انی امرت الناس بافرقلاہم یترددون و لو انی استقبلت من امری ما استذبرت فاسقت الھدی حتی اشتریتہ ثم اسلکما حلوۃ و مسندہ و ابی ہبہ عائشہ سی یہی کہ او ہوں فی کہا فی بنیہ ہن صلی اللہ علیہ وسلم جہی تاریخ گزشتہ ہی جہی ہم سے یا پانچون بہرانی میری پاس سی اس حالت میں کہ غصہ تھی پس کہا مہنی کسی غصہ ولایا کہ یا رسول اللہ اسل کر ہی اسکو اللہ میں فرمایا کہ یا ہمدون سبائی کو کہ تحقیق مہنی حکم کیا ہو کو کو مہنی بعضو کو ساتھ یک امر کی یعنی توڑنی حج کی ساتھ عمر کی یہ وہ رو کر فی میں و اگر تحقیق میں پہلی سی جائتا کام اپنی سی و چیز کو کہ چیز جانی مہنی نہ لانا میں ہدی اپنی ساتھ یہاں تک کہ خریدتا میں اسکو یعنی مکہ میں یا و میں ہر حلال ہو جائیسی حلال ہوئی کو نقل کے یہ سلم فی باب دخول مکة والطواف — باب بیع بیان و دخل ہونی کی کی اور طواف کرینکی ف ہونی اسباب میں ذکر کی ہی کیفیت و اہل ہونی کی کی کہ کس طرف داخل ہو و اس طرف سی نکلی و کس وقت ہونا و ذکر کی ہی کیفیت و اہل کی و تھلا و اسکیکی یعنی بوسہ دینا حجر سود کا وغیرہ و مکہ کی معنی میں ہلاک و نقصان کرینکی اور اس شہد اشرف کو مکہ ایسی کہتی میں کہ وہ ہلاک و ناقص نہ تہا ہی گن ہو کو اور ہلاک کر تہا ہی اسکو کہ ظلم کرچہ روی کر ہی او میں ہج الفصل الاول فصل پہلی

قَالَ رَجُلٌ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا كَانَ كَيْسَنِي يَطْلُبُ الْمَسِيلَ إِذَا كَلَفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابن عمرؓ کی کہ جب جلدی کی چٹنی میں بیچ طواف کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود میں چار سو تین پہرے پہن دیے پہلی موافق چال پانی کی چار پہرے نہیں دیتی اور قی بطن بیل میں ہفت کہ سعی کرنے میں میان صفنا اور وہی نقل کی بہرہ سم فی ف سعی کرنے میں پہرہ میان صفنا اور وہی سات با وجہ ہمارے نزدیک درکن ہے امام شافعی کی نزدیک در بطن بیل نام ایک پہرہ لگاتی در میان صفنا اور وہی اوکی ہر وہ نشان بنا دینی میں پہنچانی کی ہے اوسین جلدی چٹنا سنت ہے سبکی نزدیک وقت سے کر سبکی : ع : د

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدِمَ مَكَّةَ أَيْ الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى أَيْمَانِهِ فَرَجُلٌ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابرؓ کہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تو آئی حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اوسکو پہرے چلی دینی ہاتھ اپنی کی طوفت پس جلدی چلی باز و بلا کہ یعنی جسی کہ پہلوان چٹنی میں تین بار اور اپنی چال چلی چار بار نقل کی بہرہ سم فی ف وَعَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عُرَيْبٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنْ اسْتِدْلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ لَا يَكُنْ لَكَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيَقْبَلُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ابن عمرؓ کہ کہ ایک شخص نے ابن عمرؓ سے احوال بوسہ میں حجر اسود کی ہے کہا دیکھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتی تھی اوسکو اور بوسہ تھی تھی اوسکو نقل کی یہ بخاری فی وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ الْوُكُنِ لِمَا يَكُونُ مَقْفُوعًا

اور روایت ہے ابن عمرؓ کہ کہ انہیں دیکھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ لگاتی ہوں خانہ کعبہ کو مگر دو رکعتوں کو کہ جانب میں کی میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی ف کہ یکے چار رکعت میں چار کو فی میں ایک نوہ ہے کہ چار پہرے اسود اور دوسرا سامنی اوکی ہے کن یانی حقیقت میں یانی ہے نہیں نکلنا دونوں کو رکعت یانی کہی ہیں اور دو رکعت دین ایک کن حرافی اور دوسرا شامی مگر دونوں کو شامی کہی ہیں و جس رکعت میں حجر اسود ہے اوسکو دوسری فضیلت ہے ایک نوہ کہ حضرت ابوبکر علیہ السلام کا بنا باہو ہی اور دوسرے پہرہ کہ میں حجر اسود ہی اور رکعت یانی کو ایک ہی فضیلت ہے کہ وہ حضرت ابوبکرؓ کا بنا باہو ہے نوہ کہ یہ دونوں فضیلت کہتی ہیں شامیون ہے سبب سے خاص کہی گئی میں ہاتھ سلام اور اسلام کی معنی ہیں اسکن نامعنی چو نا تو ساتھ ہاتھ غصہ کی یا ساتھ بوسہ تھی کی یا ساتھ دونوں کی پس کل سودا اسکا فضیلت ہے اوسکو بوسہ تھی میں یا ہاتھ غصہ لگا کر یا اشارہ کر کہ چوتھی میں اور رکعت چوتھ ہاتھ چوتھی میں در دو رکعت میں کو نہ بوسہ تھی میں ہاتھ لگاتی ہیں : ع : د وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ كَلَّافُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ عَلَى كَعْبِ بْنِ يَسْلَمٍ الرُّكْنِ بِمَجْنُونٍ مُشَقَّقٍ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابن عباسؓ کہ کہ طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں دنٹ پر بوسہ دیتی تھی حجر اسود کو ساتھ چٹنی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی ف اونٹ پر حضرت نے طواف کیا تو یہ خصوصیت ایک بیوگی یا سبب سے خدر کی کیا پیدا د یا طواف کرنا ہمارے نزدیک احب ہے اوسنے شافعی نے کہا کہ اگر یہ پیدا د یا طواف کا افضل ہے ایک چٹنی سنی سوار ہو کر پہلی کیا کہ سب لوگ کہ میں چٹنت کو اور ایک نکال دیان در و دو ہاتھ کو یہ ثابت ہوا ہے بلاشبہ کہ حضرت نے مل کیا میں جلدی پہلی موہدی ہا کہ حجۃ الوداع میں و اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے طواف کیا سوار و اونٹ پر حجۃ الوداع میں اب پہرہ کہ پیدا د یا طواف کرنا طواف قدوم میں تو ہا اور سوار ہو کر طواف کرنا طواف افاضہ میں ان بخاری کہ اوسکو طواف اگر کن جی کہ تو میں کہ بوض ہی تاکہ لوگ کہ یہ کمال طواف کی سکین و محسن کہتے ہیں اوس لکڑی کو کہ لکڑی کا خمدار ہوا اس لکڑی سی حضرت اشارہ کرتی تھی اوسکو پہرہ چوتھی ہے : ع : د وَعَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى كَعْبِ بْنِ يَسْلَمٍ الرُّكْنِ اسْتَلَمَ إِلَيْهِ بِشَيْئٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ابن عباسؓ کہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا اونٹ پر جب

نہ ہوا۔ و پاشا کرتی مدت وہی سا تہہ یک چیز کی یعنی کتہ کی کہ تہہ نئی میں تھی اور آمد کتہ تھی نسل کی بیہنجاری فی ف حضرت زہرا مصلیٰ علیہا السلام
 کی سبب طواف پاشا کرتی ہوئی تھی سبب میں تہہ کتہ پاشا کر دیا باوی کا جبکہ ماہر موبوسہ یعنی با تہہ لگانی سی تو پاشا کر دی غرض
 وعن ابی الطفیل قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت و یستلم الرکن یحج معہ و یقبل
 الحجین رواہ مسلم۔ اور روایت ہی ابی الطفیل سی کہ کہا وہ یہاں تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ طواف کرتی تھی خانہ کعبہ کو یعنی سوال اور
 پاشا کرتی تھی طواف حج اسو کی سا تہہ کتہ کی خمدار تھی کی کہ سا تہہ تھی اپنی اور بوسہ تھی اوس کو کہ طواف کے پہلے سلم فی ف حضرت سی بعض
 و انہ نہیں بوسہ دینا حج اسو کو کیا اور بعض میں تہہ لگا کر چوتھ اور بعض میں شاہ کو کہ پاس تطبیق نہیں ہونے چاہی کہ کسی طواف میں بوسہ یا
 ہو اور کسی میں تہہ لگا کر چوتھ ہو اور کسی میں شاہ کو کہ پاس تطبیق نہیں ہونے چاہی کہ کسی طواف میں بوسہ یا
 اور کسی بعد تہہ لگا کر چوتھ ہو اور کسی کی بعد پاشا کرتی ہوں سبب زہرا مکی مولانا وعن عائشہ قالت خرجنا مع النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم لاندکرا لا الحج فلما کنا لیسرہ طمشت فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا الکی فقال
 لعلک نفسیت قلت نعم قال فان ذلک شیء کتبہ اللہ علی بنات ادم فافعلی ما یفعل الحائض غیری ان لا تطوفی
 بالبیت حتی تظہری من متفق علیہ۔ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نکل ہی ہم سا تہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں کر کرتی تھی ہم
 بیگ تھی میں اور بعض میں کہ کہا کہ نہیں قصد کرتی تھی ہم مگر حج کو یعنی مقصود ہمیں حج تھا نہ عمرہ پس ذکر کرتی عمر کی کسی یا نہیں نماز تاکہ نیت میں
 ہی نہ تھا پس جبکہ پہنچی ہم سرف میں جالس ہوئی میں پس اٹھ لیٹ لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میں روتی تھی یعنی گمان اسکی کہ حیض نہ لگے گا کج
 پس راہ حضرت فی شاید کہ تو خالص ہوئی کہا میں ان فرمایا پس تمہیں یہ ایک چیز ہی کہ مقدس کیا ہی اسکو اللہ فی اوپر بیٹوں آدم کی پس کہ تو
 کرتی میں حاجی سو اسکی کہ طواف کری تو خانہ کعبہ کا بھانک کہ پاک ہوئی تو نفل کی بیہنجاری اور سلم فی ف سرف نام ایک بگہ کا ہی جبکہ کتہ
 کے سی ہی اور سو اسکی کہ طواف کری تو یعنی طواف نہ کرو اور یہ طرح سی ہی زکری حالت میں سی کہ نہیں درشت سی مگر بعد طواف کی اور یہاں کہ
 کہ پاک ہو تو یعنی سینے اور نہائی تو طواف وہی کرنا اور یہ حدیث منافی ہی حضرت عائشہ کی پہلی قول کی و لم یطوف الائمہ یعنی نہیں اہرام باندہ
 تھا یعنی نہ عمرہ نہ کیا ابی کہ یہ نہیں منہی مگر یہ کہ کہا جاوی کہ قول حضرت عائشہ کا کہ نہیں کر کرتی تھی ہم مگر حج مراد اس یہی کہ نہیں تھا قصد ہم
 ہمارا اس غرضی مگر حج کوئی سی قسم شہون او سکیر کی و دوران اور مرقم اور افراد میں پس بعضا ہم میں افراد کوئی والا تھا اور بعضا منع کرتی والا
 اور بعضا قرآن کرتی والا اور یہی قصد کیا تھا منع کا پس عمرہ کیا منہی یہ جبکہ حال ہوا جبکہ عند بعض کا اور باقی نادان حرفہ تک و روقت و قوت
 حج تک حکم کیا حضرت فی جبکہ یہ کہ موقوف کروں او سکوا و کرو نہیں تمام فعال حج کی سو طواف اور سی کی ہجوع وعن ابی ہریرۃ قال
 بعثنی ابو بکر فی الحجۃ النبی اقرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہا قبل حجۃ الوداع یوم النحر فی رھط امرہ ان یؤذن
 فی الناس لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عزباک متفق علیہ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا بیہنجاری
 جبکہ ابو بکر فی اوس حج میں کہ امیر کیا تھا او کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اوس حج کی لوگوں پہلی حجۃ الوداع کی دن شریک بیہجاعت کی کہ حکم کیا تھا
 او سکوا علام کری لوگوں میں خبر ہو نہی کر ہی بعد اس سال کی کوئی شہر کا و نہ طواف کری خانہ کعبہ کا کوئی بھی نسل کی بیہنجاری اور سلم فی ف
 جب حج فرض ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سبب غول ہونے کی نذرات میں حج کو نبی صلی حضرت ابو بکر کو امیر فافدہ حاجو نکا کر حج کی ہی بیہج
 اور یہ حج ایک برس پہلی ہو حجۃ الوداع کی پس ب ابو بکر رضوان پہنچی تو ایک جماعت کو کہ انہیں پورہ یہ وہی تھی دن شریک لوگوں کی طواف

نقل عن ابی ہریرۃ
 عن ابی بکر
 عن ابی ہریرۃ

یہ بخاری اور مسلم فی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں پیشہ کہ کہا ناف فی دیکھا مینی ابن عمر کو کہ لگائی تھی حجر سو کو اہلہ پناہ پر بوسہ تھی ابی ہریرہ
 بنی کو کہ کہا مین پناہ مینی اسکو بخاری دیکھا مینی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتی ہوئی اسکو وعن اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ مَكْرَأِ النَّاسِ وَأَنْتِ مَرْكَبَةٌ قَطَعْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقُولُ يَا طُوفِي وَكِتَبَ مَسْطُورٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ کی کہ کہا ساریت کی مینی
 طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ تحقیق میں جا ہوں یعنی پیادہ پا طواف نہیں کر سکتی پس یا طواف کر تو پری پری لوگوں کی ساحل میں کہ تونو
 سو اپس طواف کیا مینی او رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پری ہی طرف پہلوئی خانہ کعبہ کی یعنی مسلسل دیوار کعبہ کی پڑھتی ہی سورہ طور و کتاب
 مسطور نقل کی یہ بخاری اور مسلم فی ف مینی سورہ طور ایک کت میں پیشہ جیسے عادت شریف تھی یاد دون کاتون میں پری ہو اور اس حدیث ہی معلوم
 ہو کہ کہ سبب غدر کی ہو کہ طواف کرنا جائز ہی اور بلا غدر نہیں جائز مینی کہ پیادہ پا طواف کرنا واجب ہے وعن عَابِسِ بْنِ رِيعَةَ قَالَ
 بَكَيْتُ عُمَرَ يُقِيلُ الْحَجْرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْ لَا أَنِّي بَكَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ
 كَأَقْبَلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عابس بن ریعہ کی کہ کہا دیکھا مینی حضرت عمر کو کہ بوسہ دیتی تھی حجر سو کو اور کہتی تحقیق میں البتہ جانتا
 ہوں کہ تحقیق تو پھر ہی نفع پہنچا سکتا ہی اور نہ ضرر اور اگر تحقیق نہ دیکھا ہو تا مینی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ دیتی تونہ بوسہ دینا میں بجا نقل کی یہ بخاری
 اور مسلم فی ف مینی حضرت عمر نہ فی سیدی کہا تا بعضی نو مسلم فتنہ میں پڑ میں بسبب جنی او سکی اور مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ تھی کہ یہ پھر نہ اتنے کچھ فہم
 نہ رہیں پہنچا سکتا اگرچہ باعتبار سجاوری حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نفع ہو تا ہی او سکی چو مینی سی کہ ثواب پناہ ہی منع ہے وعن
 ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَكِلْ بِهِ سَبْعُونَ مَلَكًا يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِي قَمْنٌ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ
 الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ مَا جَاءَهُ
 اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ متعین میں ساتھ و سکی شتر فرشتی مینی رکن بانی پس جو کوئی کہی یا ابی تحقیق میں کہنا ہو
 تجھے دیکھ کر گناہوں سے اور عافیت دنیا و آخرت میں ہی رب ہمارے ہو کہ دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بجا بگو خدا اللہ کی کسی کہی میں
 فرشتی قبول کر نقل کی یہ ابن ماجہ فی ف کہ کہ بانی کی فیضیت ہوئی تو رکن اسود کی اسکی ہی زیادہ ہوگی اور یہی ہی ہو سکتا ہی کہ فیضیت
 اور خاصیت رکن بانی ہی کی ہی ہو اور رکن اسود کی ہی افضلیت زیادہ اسکی ہوں و زمین منافق ہی امین اور اس حدیث میں جو پہلی گزری کہ نہ
 درمیان دونوں کنون کی رہا آخر پڑھتی ہی ابی کہ جب پہنچی طرف رکن بانی کی و شروع کی یہ دعا پڑھتی میں تو شک نہیں کہ واقع ہوگی وہ دریا
 اون دونوں کی سیدی کہ یہ زیادہ کاکی ہی طواف میں تو درست ہی نہیں جیسے عوام جاہل کرتی ہیں منع ہے وعن عَابِسِ بْنِ رِيعَةَ قَالَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا لَا يَكْفُرْ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
 بِاللَّهِ حُجِّتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ دَفَعَهُ اللَّهُ عَشْرَ رَجَبٍ وَمَنْ كَافَ مُتَّكِمٌ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ خَاضِعٌ
 فِي الرَّحْمَةِ بِرَجُلَيْهِ كَخَاضِعٍ لِمَا يَرْجُلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہی صلی اللہ علیہ وسلم فی
 فرمایا جو شخص کہ طواف کری خانہ کعبہ سات بار اور نہ کلام کری مگر ساتھ سبحان اللہ والحمد للہ واللا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ
 کی دو رکعتی میں اس دس برائیاں اور کہی جاتی ہیں سطلی و سکی دس نیکیاں اور بلند کی جاتی ہیں سطلی او سکی دس مہی اور جو شخص کہ طواف
 کری اور کلام کری اور وہ سچ اسحالت کی ہی مینی حالت طواف میں داخل ہو تا ہی دریا رحمت میں ساتھ دونوں ہوں بانی کی مانند داخل ہونی والی

سببنا واصلی او کسی سبب حقوق تبدیلی پس تحقیق میں پہنچا واصلی مظلوم کی حق و سکا ظالم سی کہا حضرت نے امی رب سیکہ اگر جہاں تو دی مظلوم کو نعمتوں جنت
 کہتے یعنی بدلی او کسی حق کی کفالت میں بیاہی او بخشدی واصلی کم کی پس قول کی گئی عذہ کی شام کو پس حسین کی حضرت فی فرداضہ میں پیراگی کا پیر
 قول کی گئی وہ پیراگی تہی کہا راوی فی پس ہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا اسکو فی مسکراتی پس کہا واصلی حضرت کی ابو بکر و عمر فی قبا
 ہو یا پیراہان میری تمہارا تحقیق پیچہ وقت کہ نہیں ہے تم سنسے او میں ہے مقتضای حال ساعت کا نہیں کہ سنسو تم پس کس چیز فی ہذا
 تمکو ہمیشہ منساوی اللہ تمہارا و انکو یعنی ہمیشہ خوش رہو فرمایا حضرت فی کہ تحقیق دشمن خدا اللہ ہے جب کہ تحقیق اللہ واصل فی قول کی دعا میری
 او بخشا واصلی است میری فی منی پس شروع کی فی منی اپنی سر پروردگارنا شروع کیا ساتھ میل و بلاکت کی یعنی کہنی لگا و اولاد و ثبوت پس منسا باجکو
 و پیرانی کہ دیکھی منی مضطرب او کسی سی نقل کے چہاں ماجری و نقل کے بہت فی کہ بے ثبوت و ثبوت میں مانند کسی فظاظہ اس حدیث سی معلوم ہوتا
 کہ غرضہ عام مونی کہ حق اللہ ہی گئی او حق بند و کسی لیکن یہ قابل قید لگا کی ہی کہ جو حضرت کی ساتھ ہی او سال میں و کی ہی یہ بات ہوئی
 با او کی حق میں ہے کہ جبکہ حج مقبول ہو کہ فسق و فجور میں واقع ہوا محمول ہی او مظلوم پر کہ تو یہ کی لیکن عا جری او اس حقوق سی اہلی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 ان اللہ لا یمنہ ان بشر کہ و منہ و ادون ذلک لمن بشا راع جانا یاہی کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچگی سلطان کو خواہ صلح خواہ لنگاہ اصلاح
 کی زیادہ کہ جگا اللہ تعالیٰ در بات جنت میں بسبب شفاعت کی او پختہ لگا اکثر گنہگار و کو بسبب عت و انکی ہی پیر و اصل کر گیا او کو جنت میں و جو لو کہ
 و ذمہ میں ہی پس حضرت کی شفاعت کا او کی حق میں ہے ہوا کہ کم ہو جائیگا عذاب و کم ہو جاوگی مدت و وسیع سطح مغفرت اللہ تعالیٰ کی پہنچگی شفاعت
 تعالیٰ ہر سہل کو خواہ سہل ہو خواہ فاجر پس صالح کی تو وہی بلند ہوگی جنت میں زیادہ او پیر سی کہ مستحق تھا او سکا بسبب عمل کی اور فاجر کو تو داخل
 کر گیا جنت میں غیر عذاب یا کم کر دیا مدت او کسی عذاب پس پیچہ ایک نوع ہی مغفرت کی یہ مولانا ولی اللہ رحمہ باب الدفع من
 عرفۃ و المزدلفۃ باب بی بیج بیان پر نیکی عرفات و فرد لغہ سی الفصل الاول فصل پہلی عن ہشام بن
 عروہ عن ابنہ قال سئل اسامہ بن زید کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر فی حجة الوداع حین دفع قال کان
 یسیر العنق فاذا وجد قوم من مشق علیہ روایت ہی ہشام بن عروہ سی کہ فصل کی بی بیج اسامہ بن زید
 اس طرح ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صحتی حجة الوداع میں بوقت کہ چہی حوفا سے کہا اتی جیتی جلد پس جب پانی راہ کشا دو دوڑانی یعنی پیر
 سو اسفل کی بیہ بخاری اور سلمی و عن ابن عباس انہ دفع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ قسمم النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم وراءہ فزجر مشددا و ضرب باللیل کما سار یسوطہ الیہم وقال یا ایہا الناس علیکم بالشکینہ فان الذی لیس بالظاہر
 رکبہ البعازر ہی اور روایت ہی ابن عباس کہ وہ پیر ہی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن عرف کی یعنی حوفا سے طرف منی کی پس سنی انحضرت صلی
 علیہ وسلم فی چہی اپنی زجر شدیدی انکنا جانور و نکا ساتھ و ازبلند کی اور مارنا او تو کو پس شاید کیا ساتھ کوڑی اپنی کی طرف تو کوئی یعنی تاکہ
 متوجہ ہوں طرف حضرت کی و سنن بات حضرت کی اور فرمایا امی لوگو لازم ہی تمکو آرام ہی چلنا اہلی کہ تحقیق نیکی نہیں ہے و ذرا ناضل کے بیہ بخاری
 فی ف یعنی نیکی قطع دوڑانی ہی میں نہیں بلکہ ساتھ او کرنی افعال چکی اور پیر کرنی ممنوعات کی ہی حاصل ہے کہ جلدی کرنی نیکی کی طرف
 نحو ہے لیکن سطح کہ چہی طرف مکرمات کی اور مترتب ہو او پیر گناہ پیش منافات ہوئی اس حدیث میں و پہلی حدیث میں ع و عنہ
 ان اسامہ بن زید کان یردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرفۃ الی المزدلفۃ ثم اترک الفضل من المزدلفۃ الی منی
 فیکلوا قال کہ یرکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلی فی حرمی حرمۃ العقبة ثم علیہ اور روایت ہی ابن عباس کہ

و عن ابن عباس انہ دفع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ قسمم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وراءہ فزجر مشددا و ضرب باللیل کما سار یسوطہ الیہم وقال یا ایہا الناس علیکم بالشکینہ فان الذی لیس بالظاہر رکبہ البعازر ہی اور روایت ہی ابن عباس کہ وہ پیر ہی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن عرف کی یعنی حوفا سے طرف منی کی پس سنی انحضرت صلی علیہ وسلم فی چہی اپنی زجر شدیدی انکنا جانور و نکا ساتھ و ازبلند کی اور مارنا او تو کو پس شاید کیا ساتھ کوڑی اپنی کی طرف تو کوئی یعنی تاکہ متوجہ ہوں طرف حضرت کی و سنن بات حضرت کی اور فرمایا امی لوگو لازم ہی تمکو آرام ہی چلنا اہلی کہ تحقیق نیکی نہیں ہے و ذرا ناضل کے بیہ بخاری فی ف یعنی نیکی قطع دوڑانی ہی میں نہیں بلکہ ساتھ او کرنی افعال چکی اور پیر کرنی ممنوعات کی ہی حاصل ہے کہ جلدی کرنی نیکی کی طرف نحو ہے لیکن سطح کہ چہی طرف مکرمات کی اور مترتب ہو او پیر گناہ پیش منافات ہوئی اس حدیث میں و پہلی حدیث میں ع و عنہ ان اسامہ بن زید کان یردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرفۃ الی المزدلفۃ ثم اترک الفضل من المزدلفۃ الی منی فیکلوا قال کہ یرکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلی فی حرمی حرمۃ العقبة ثم علیہ اور روایت ہی ابن عباس کہ

اساتہ بن زید بنی جہلی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی عذہ سی فرد اللہ تک پہنچی یہاں با فضل کو فرما دے سی مناک پہ نون فی کہا ہمیشہ سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہی جہانک کہ پہنکی کنکری جہرۃ العقبہ یعنی دن نخر کی جب پہلی کنکری جہرۃ العقبہ پر ماری تو لبیک کہی موقوف کی نسل کی یہہ نجاری اور سلم فی وسن ابن عمر قال جمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم المغرب والعشاء جمع کل واحدہ فہذا رواۃ اصابہ وکنہ یستعملونہما کلا علی الذکر کل واحدہ فہذا رواۃ البخاریؑ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز مغرب و عشا کی فرد اللہ میں یعنی عشا کی وقت میں نون کئی پڑھیں پڑھی ہر ایک و نہیں سی ساتھ تکبیر کی نبی مغرب کی ہی بدی تکبیر کی اور عشا کی ہی بدی اور نفل پڑھی در میان ون دونوں کی اور پڑھی ہر ایک کی اون دونوں میں سی نفل کی یہہ نجاری فی ف ان نماز وکی اب بنو نفل پڑھا کی نفی کی تو اس سے نفی سنتو کی اور و ترو کی بعد ان دونوں کی نہیں لازم آتی بدع باب قصہ خبہ الوداع میں جو پڑھی حدیث باب سی کذریؑ اور او میں جو یہہ جملہ ہی لم یسجد بینہما شیئا اسکی شرح میں ملا علی رح فی لکھا ہی کہ جب مغرب عشا فرد اللہ میں پڑھ سکی تو سنتین مغرب کی اور عشا کی اور و ترو پڑھی ہننا پڑھی ایک روایت میں یہ آبا ہی انتہی اور شیخ عابد سند ہی فی ہی پنج حاشیہ و مختار کی سین اختلاف نفل کر لکھا ہی اگر دیکھتے ہیں کہ بعد عشا کی سنتین اور و ترو پڑھی وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوۃ الا لم یفانہا الا صلوۃ المغرب والعشاء جمع صلی الفجر یومئذ قبل مینفا رتھا متفق علیہؑ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا نہیں کیا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھی ہو کو فی نماز گاہ نبی وقت میں سو او نماز نماز مغرب کے اور عشا کی فرد اللہ میں یعنی مغرب کی نماز عشا کی وقت میں پڑھی اور پڑھی نماز فجر کی اور سن مینی فرد اللہ میں ان نخر کی پہلی وقت او سی نفل کی یہہ نجاری اور سلم فی ف سو دو نماز وکی الخ اور نماز ظہر اور عصر کی ہی حضرت فی عرفات میں جن کی نیز کہ حصہ نہر کی وقت میں پڑھی او سکا ذکر بیان نہیں کیا اسی کہ ہر کو فی جانتا تھا بسبب کہ کون تھا حاجت او کی بیان کر نیکی کچھ نہیں اور پہلی وقت سی مراد یہ ہے کہ تاریکی میں پڑھی پہلی وقت معمولی ہی کہ او با فی میں پڑھتی تھی نہ یہ کہ پڑھی پہلی فجر کی اسی کہ پہلی فجر سی پڑھنی نماز فجر کی دست نہیں سب حالہ کو کی نزد یک شرع وعن ابن عباس قال انا من قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ فی ضعیفۃ اہلہ متفق علیہؑ اور روایت ہی ابن عباس کہ کہا میں دن شعبان میں تھا کہ اکی ہیجا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرد اللہ کی رات کو بیچ فرد شعبان اہل اہل پی کی نفل کی یہہ نجاری اور سلم فی ف سفینوں سی مراد عورتیں اور لڑکی میں و کو حضرت فی پہلی رواۃ کرد و یا ہا سنا کہ انور ابن عباس ہی ہی اور حضرت بعد روشن ہو فی صبح کی پہلی طلوع ہو فی افتاب کے سوار ہو فی سنت ہی ہی اور حضرت فی اہل کو بیچ و یا ہا ایدانہ پڑھا بسبب اثر و عام کی یہہ جائز ہی اور اور روایت میں آبا ہی چنانچہ وہ اکی آتی ہی کہ نہ سنتی ان لوگوں کو اکی رواۃ کیا اور یہ وہا ہا کہ رمی بدو العقبہ کی نکر ناگہ بعد نکلنی افتاب کے مذہب امام عظم رح کا ہی ہی سی اور بعضی روایتوں میں غلطی آبا ہی کہ جہا و رمی جہرۃ العقبہ کی کروا دہر امام شافعیؑ اور امام احمدی عمل کیا ہی کہ اونکی نزدیک بعد ادبی رات کی رمی جہا جائز ہی شرع وعنہ عن الفضل بن عباس قال کان ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی عشیۃ عرفۃ و غداۃ جمع للناس حین سارفعوا علیکم بالسکینہ وھو کانت ناقۃ حتی دخل فحسرا وھو من مئی قال علیکم بحصى الخذف الذی یؤمی بد الجمرۃ وقال لہ یزید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیتی حتی رمی الجمرۃ رواۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس کہ نفل کے فضل بن عباسؑ اور نبی فضل سو پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مینی جبکہ پہلی فرد اللہ سی مناکو یہ کہ حضرت فی وہا یا بیچ شام عذہ کی اور صبح فرد اللہ کی لوگوں کو جہت

وساقہ بخودہ وبعثہ **ع** وعن ابن عباس قال قد منار رسول الله صلى الله عليه وسلم نيكلة المزدلفة غنمكة بنى
عبد المطلب على حنوت فجعل يلطم الحنك اذا نادى ويقول ابني لا ترموا الجمره حتى تطلع الشمس رواه ابو داود
والنسائي وابن ماجه **و** اور روایت ہے ابن عباس کہ کہا اکی بیجا بنو سولہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ مناکو ات فرود لے کی ہیں تین
عید الضعی کی شب میں کہ تم کتنی ایک لڑکی تھی اولاد عبد المطلب کی سوار گدہ بنو میں شروع کیا حضرت فی کرمانی تھی ہمارا نو بیٹھی از دست
کی وقت رخصت کی فرمواتی تھی ہی چوٹی بیٹو میری نہ پہنکا تم نکداریاں منیٰ منیٰ جمرہ العقبہ پر بیٹھا نک نکلی قنابل نفل کی بیٹو بود
اور سانی اور ابن ماجہ فی ف بیٹہ لیل ہی اسے کہ نہیں باز ہی رات میں اور ہی مذہب امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کا اور امام شافعی کی نزدیک
اوپر رات کی بعد نماز ہی اور بعد طلوع فجر کی رمی کرنی جائز ہی سکی نزدیک لیکن امام ابو حنیفہ کی نزدیک نماز ہی ساتھ کہ است کی اور بعد طلوع
ایقاب کے مستحب ہے **ع** وعن عائشة قالت ارسل النبي صلى الله عليه وسلم ياقم سلة ليلة النحر فمات الجمره
قبل الفجر ثم مضت فافاضت وكان ذلك اليوم الذي يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم عندها
مرحله ابو داود **و** اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا بیجا بنو خیر صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ کو منیٰ فرود لے سی مناکو رات عید قربان کی پس نکداریاں
ماریں شامی یعنی جمرہ العقبہ پہلی فجر کی پہر چلین مطواف کیا تھوٹ فرض اور تہا یہ دن ایسا دن کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کی پاس بیٹھ
اؤ کی نوبت کا دن تھا نفل کی بیٹو بود و فی ف بیٹہ شامہ ہی طرف سبب بیٹھی اؤ کی کی اسے اور طرف سبب شامہ کی رات سی اور طواف اقام
کرنی کی دن میں بخلاف اور بی بیٹو کی کہ اوہوں نے رات آئندہ میں طواف فاضل کیا اور شافعی فی دلیل کہ ہی سی ساتھ ہی ریش کی و چار
ہوئی رمی جمرہ کی پہلی فجر کی اگرچہ نفل بعد فجر کی ہی اور اور دن فی کہا کہ میرے حضرت ام سلمہ سی کو تھی اور اوہ نکود دست نہیں پہلی فجر کی سبب
حدیث ابن عباس کہ اوہ ممکن ہے کہ فجر سی مراد نماز فجر ہو **ع** وعن ابن عباس قال ليكي المقيم أو الموقوف حتى يستلهم الحجر رواه
ابو داود وقال مردوي موقوفاً على ابن عباس **و** اور روایت ہے ابن عباس کہ کہا لیا کہ مقيم یا عمرہ کرنی والا یہاں تک کہ بیٹھ
جمرہ سو کو نفل کی بیٹو بود و فی منیٰ مرفوع اور کہا ابو داود فی کہ روایت کی گئی ہی بیٹھ موقوف ہی ابن عباس **ف** مقیم ہی جو کہ کی کا منیٰ والا
ہو عمرہ کرنی والا وہیں سی اور یا عمرہ کرنی والا منیٰ جو کہ باہر کا یا ہوا عمرہ کری پس و تمویل کی ہی ہی اور یہاں تک کہ بیٹھ ہی الم مقیم و بیٹھ کہ عمرہ ہی بن
موقوف کری لیکر وقت چوٹی جمرہ سو کی جیسکے حج میں موقوف کرنی میں تاہم ہی جمرہ العقبہ کی **ع** الفصل الثالث
منصل مسیری عن يعقوب بن عاصم بن عروة انه سيعم الشريد يقول افضت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
فما مشيت قد ماها الارض حتى اتى جمعاً رواه ابو داود **و** روایت ہے یعقوب بن عاصم بن عروہ و ابی سی بیٹھ کہ و منیٰ شامہ
سحابی کو کہ کہا پہر امین تاہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی عرفات سی پس لگی پانون حضرت کی زمین کو یہاں تک کہ منیٰ فرود لے میں نفل کی
ابو داود فی **ف** مقصود یہ کہ تمام راہ میں حضرت سوا چلی پیادہ یا نہیں چلی نہ یہ کہ اسلام میں پیادہ ہی زمین الہی کی سیم سجاری میں یا
کہ حضرت راہ میں در پہاڑ کی طرف تشریف لیکنی اور پشاپ کیا پہر وضو کیا اور سامنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز کا وقت آیا فایا نماز کی ہی
فرود لے میں پڑھیں گی **ع** وعن ابن شهاب قال احب في سائر ان الحجاء بن يوسف عام نزل بان الربيع سأل عبد الله
كيف تصنع بالوقوف يوم عرفة فقال سالم ان كنت تريد السنة فحيز بالصلوة يوم عرفة فقال عبد الله بن عمر صدق
لاهم كانوا يجمعون بين الظه والعصر في السنة فقلت لسالم اقل ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سالم وهل

یَنْبَغُونَ ذَلِكَ لَا سُنَّتَهُ سَرَاةُ الْجَاهِلِیَّةِ سَمِعَ اور روایت ہی ابن شہاب سے کہ کہا خبر دیکھو سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ کی بہہ کہ حجاج
 بن یوسفؓ نے اس سال کو قتل کیا عبد اللہ بن زبیر کو یعنی مکہ میں انکو پوچھا عبد اللہ بن عمرؓ کی کس طرح کرن مرہجؓ ہمیشہ علی دن عرفہ کی یعنی نماز ظہر عصر
 کی پہلی وقت کی پڑھتے تھے ابن شہابؓ سے کہہ سالمؓ نے اگر ارادہ کرتا ہی تو سنت کا پس پڑھتا یعنی ظہر و عصر دن عرفہ کی پس کہا عبد اللہ بن عمرؓ
 نے کہ سچ کہا سالمؓ نے کہ تم ہی صحابہؓ کو جمع کرتے درمیان ظہر و عصر کی واسطی اور کرنی طلوع سنت کی کہا ابن شہابؓ نے کہا میں نے سالمؓ کو کہہ کیا ہی ہے
 یہ خبر نہ سنی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا سالمؓ نے کہ میں نے تابعؓ کو کہہ سنی ہے اس میں طبع نمازین پڑھنے میں کو طلوع ظہر نہ کہ کائنات کی یہ بخاری فی
 حجاج بن یوسفؓ نے ظالم شہو ہی کہ جس نے ایک لاکھ دو بیس ہزار آدمی باندہ کر قتل کئی تھی وہ عبد الملک بن مروان کی طرف سے عبد اللہ بن زبیرؓ کو چڑھ کر آیا
 تھا مکہ میں اور انکو سولی پر پہنچا بعد ازاں عبد الملکؓ اسی سال حجاج بن یوسفؓ کو امیر کیا حاجون پر اور حکم کیا اسکو کہ پیروی کرنا تمام فعل
 اتع میں عبد اللہ بن عمرؓ کی اقوال و افعال کی اور پوچھا رہنا انسی سال حج کی و مخالفت انکی کرنا پس وصالت میں اسکا یہ سلسلہ نہ کو بھی پوچھا
 ع باب فی الجہار باب ہی بیح بیان پہنکنی ننگہ یوں کی منارہ **نہف** جاہل میں سنگہ زونکو کہی ہیں اور حجاج نام اون
 سنگہ زونکو ہی کہ منارہ و نہر ہی جاتی ہیں و جن منارہ و نہر کہ وہ سنگہ زونکی مانی ہیں و نہر کہ کہی ہیں بسبت پہنکنی جاہل کی و نہر و نہر کہ تین ہیں جنہر
 اولی اور جو وسطی اور جو عقبہ عید کی و زونفہظ حمزہ عقبہ ہی پہنکنی ان مانی ہیں اور گیارہ وین اور بارہ وین و تیر وین کو تینوں پر اور و نہر کہ گیارہ
 مانی و **ابن ابی حاتم** عن جابر قال سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِئَةٍ رَأَيْتُ
 ابْنَهُمُ الْفَخْرُ وَيَقُولُ لَنَا خُذْ وَأَمَّا سَلَكُمُ فَإِنِّي لَا أَرَى لَعْلَى لَا تَحْمِلُكُمْ هَذِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اورایت ہی جابرؓ سے کہہا دیکھا میں نے پیغمبرؐ
 سے اس عید سے کہ مانی تھی کنکریان سوار اپنی سوار پر دن نخر کی اور فرمائی کہ سیکھو فعال حج کی اپنی کہ تم میں میں جانتا یہ کہ میں نے حج کو دن
 پہنچا اس حج اپنی کی قتل کی بہہ سلمؓ نے کہہا شافعیؒ نے کہ سب سے اسکو کہ پونچھی منامین سوار یہ کہ می کر می حمزہ عقبہ کو دن نخر کی سوار اور
 ہر کوئی جو پونچھی منامین پیادہ می کر می حمزہ عقبہ کو پیادہ اور گیارہ وین بار وین کو می کر می سب جہات کو پیادہ اور تیر وین کو سوار اور ہر ہا میں کہہا
 ہی کہ جو می کر بعد اسکی می ہی سیکہ می حمزہ اولی اور حمزہ وسطی کی اور میں افضل یہ کہ پیادہ یا کر می سلی کہ بعد اسکی کہہا منامین اور دعا کرنی اور
 حالت پیادہ پانی کی قریب سے ساتھ عاجزی کی اور جو کچھ کہ حدیثوں میں آیا ہی یہ ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے می حمزہ عقبہ کی دن
 نخر کی سوار اور دو نو میں می کی پیادہ سب پر ع **وعنه** قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَمْشِي
 حَصَى الْحَذَفِ مَرَّاهُ مُسْلِمٌ اورایت ہی جابرؓ سے کہہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مانی منارہ کو ساتھ انڈ کنکریوں خدمت
 میں جوئی جوئی کنکریوں کی قتل کی یہ سلمؓ نے **ف** طو کنکریان پہنکنی کا مختلف کہہا ہی لیکن صحیح یہ ہے کہ اوکلی شہادت اور اوکلی ہی کی سرور
 پڑ کر یعنی چکی میں کہہا پہنکنی و مہول ہی اب سبطر ہی **وعنه** قَالَ لَمِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ يَوْمَ
 الْفَيْحِ ضَمِي كَأَقْبَعِ ذَلِكَ قَدْ نَزَلَتْ الشَّمْسُ مُتَّقِ عَلَيْهِ اورایت ہی جابرؓ سے کہہا پہنکنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کنکریان منامی پر دن نخر کی وقت چاشت کی و پچھری دن نخر کی جوقت کہ دو پہر و پہلی قتل کی یہ بخاری اور سلمؓ نے **ف** اگر کنکریان منارہ
 ڈال ہی پہنکنی نہیں تو کافی ہی لیکن یہ برا خلاف کہہا ہی کی کہ یہ کافی ہی نہیں اور نحو کہتے ہیں بعد طلوع آفتاب سے زوال کی پہلی تک کو
 اوپچھی دن نخر کی یعنی ایام نشیق میں کہ تیر وین تک میں بعد زوال کی می کرنی تھی کہا ابن ہمامؒ نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ وقت می کر
 دو سحر دن یعنی گیارہ وین کو نہیں ہوتا ہی مگر بعد زوال کی اور سبطر تیسری دن پہر لگی کی کو جاؤ تو پہلی ہونی فجر تیر وین کے جلا جاؤ اور اگر بعد

فجر کی جاوے گا تو میری اور اس کے بی بی زوال کی بی بی جانی ہی ہے و عن عبد اللہ بن مسعود کہ انتہی فی الجمرۃ
 الکبریٰ فجعل البیت عن نیسارہ و منی عن یمنینہ و سر فی یسبع حصیات یکبر منہ کل حصاة ثم قال هلکذا رمی الی انزلت
 علیہ سۃ البقرۃ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود کہ وہ پوچھی طرف بمکہ کبریٰ کی یعنی ہمزہ العقبہ کی پس کیا نہ کہہ کرے یا نہیں
 اپنی اور منی کو دہنی اپنی اور ینبکین سات کنکریاں اس کے کبریٰ ہی سات بہر کنکری کی کہ یہاں ابن مسعود کی کہ سبطی ینبکین کنکریاں اور شخص
 فی کراوات کی کہی اور یہ سورہ بقرہ یعنی شخصہ سلم علیہ سلم نقل کی یہ بخاری اور سلم فی ف پس کیا کہہ کرے یا نہیں طرف اور منی کو دہنی طرف
 اور اوچھلات کو می کرے کہ نہ سب سے کہ قبیلہ و کہ ابووی اور یہ بھی فی روایت کیا ہی کہ شخصہ تکبیر کہی ہی سات بہر کنکری کی اللہ کہ اللہ کہ اللہ
 اجعلہ حجابہ و راؤنیہ غفوراً و علماً مشکوٰۃ اور خاص سورہ بقرہ کہ اس کی ذکر کیا کہ اس میں منال جگہ کی مذکور ہیں نہ و عن جابر قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ستجاکر تکر فی الجار تکر و السعی بین الصفا والمروة تکر و الکواکب تکر و الاستحجار احدکم
 فلیست بکرم و تکر و مسئلہ اور روایت ہی جابر کی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ استخاطق ہی یعنی ذبیلی لبوی وہینکن
 کنکریہ و استخاطق ہی یعنی سات کنکریاں ہیں اور یہ نام در میان صفا اور مروی کی طاق ہی یعنی سات بار اور گرد پہر ناخانہ کہہ کی طاق ہے
 یعنی سات بار و جو کہ نہ ہونی اگر کی لبوی ایک مہار است ہی کہ طاق لبوی یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار اسل کی یہ سلم فی ف
 سات سات کنکریاں ہیں کہی جہات پر و جب سات بار سعی کرنی در میان صفا اور مروی کی و جب سات بار طواف میں سات بار پہر نافضل
 ہی جب پہرے نو کیا و سہار و یک چار اسطاعت ہی میرے فوس میں و باقی و جب ع بالفصل الثانی فصل دوم ہی عن
 قدامة بن عبد اللہ بن عثمان قال قال لکنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمرۃ یوم النحر علی ناقۃ صہباء کئیس ضربہا ولا
 طرہ و کئیس قیل الیک الیک راہ الشافعی و الترمذی و الترمذی و ابن ماجہ و الداریمی روایت ہی قدامة بن عبد اللہ بن عثمان کہ
 کہا کہ کہا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہہ کہی کنکریاں یعنی جمرہ العقبہ پر دان بخ کی سوار اوٹنی سہا پر نہ تا اس گاہ مانا و نہ ہا
 اور نہ ہا ایک طرف ہوا ایک طرف ہو نقل کی مہاشی اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور داؤدی فی ف سہا اس وٹنی کو کہی میر کی سہا ہی اس
 سات نہ ہی کی فی مو اسطرح کہ لو کہیں بالو کی مرغ ہوں اور اندر سی سفید اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ کسی امیر وکی الی نقیب جو بار استعام کرے
 حیاتہ بن جہت کی کہی ممنوع ہا نہ و عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما جیل فی الجار و السعی بین الصفا
 والمروة اقامۃ ذکر اللہ و اہ الترمذی و الداریمی و قال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیحہ اور روایت ہی عائشہ ہی کہ اسل
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرمایا یا نبی سہا کیا مارنا نہ و نہا اور یہاں صفا اور مروی کہ مروی ہی قیام کرنی یا نہا الی اسل کہ وہ نہ ہی و
 دارمی فی اور کہا ترمذی فی کہ بہ حدیث حسن صحیحہ فی ف ظاہر میں یہ فعل الی میر کی اسکا عباد و ہونا نہیں معلوم ہوتا ہی سنی فرمایا کہ یہ حدیث صحیحہ ہے
 قیام کرنی فراموش کی یعنی تکبیرات ہی سات بہر کنکری کی اور دعائیں مذکور سنت میں ہی میں نہ و عنہا قالت قلنا یا رسول اللہ
 الا نبی لک و بناء یطرد یعنی قال منی مناخ من سبق رواہ الترمذی و ابن ماجہ و الداریمی روایت ہی عائشہ و
 کہ کہا کہا یعنی رسول اللہ کہہ کہہ بنا وین ہم اپنی ہی عمارت کہ سایہ کری مکوں میں یا نہیں مناجاہ ہی جہا فی وٹ اس شخصہ کہہ کہی فی اسکا
 یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور داؤدی فی ف منی یہ میں کہ شخصہ سہا سات بہر کی ہی نہ سات بہر مکان بنا کی یعنی مناجاہ ہی جگہ ہی کہہ کہہ
 یہ خصوصیت او میں نہیں پہلی یہ کسی جگہ منی میں حق و سکوی ہی ع بالفصل الثالث فصل تیسرے ہی عن

یہ حدیث صحیحہ ہے
 یہ حدیث صحیحہ ہے
 یہ حدیث صحیحہ ہے

مرواہ **وعن عائشہ** قالت لکھدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **مرۃ** فی البیت **غنائق** علیہا اور روایت ہی عائشہ ہی کہہ دی تھی نبی صلی
 علیہ وسلم نے ایک طرف خانہ کعبہ کے بکریاں بہار ڈال دی تھیں منی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہہ دی تھی کہ متفق ہیں علماء اس پر کہ اشیا یعنی زکو
 کرنا بکریوں میں نہیں ہے اور تعلیہ یعنی ہر ڈالنا اونی سنت ہی خلاف ہی اس میں امام مالک کا ہے **وعن جابر** قال ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم **عن عائشہ** بقرۃ یوم النحر رواہ مسلم اور روایت ہی جابر ہی کہہ دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ کی طرف ایک ک
 دن خر کی نقل کی یہ مسلم نے **وعندہ** قال لکھدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **عن تسائیہ** بقرۃ فی حجتہ رواہ مسلم اور روایت
 جابر ہی کہہ دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بی کو کسی طرف سے ایک گائی اپنی جگہ اوداع میں نقل کی یہ مسلم نے کہہ دی کہ یہ حدیث اس پر کہ حدیث محمد
 اس پر کہ حضرت نبی اونی اونی تو ابی کی ہوگی اس کی قربانی کرنی غیر کی طرف سے بغیر ان اس کی روایت نہیں ذکر کرے بطبعی اور شہور امام کی نزدیک ہے کہ
 انہی سات تک بطرفی قربانی کرنی جائز ہی اور امام مالک کے نزدیک ایک گائی یا ایک بکری وغیرہ تمام ہوا اونی طرف سے کنایت کرنی ہی پس حدیث پہل
 انکی ہو سکتی ہی اگر سات زیادہ کی طرف سے کی ہو اور اونی نزدیک مہول ہی اس پر سات کی طرف سے ہوگی **وعن عائشہ** قالت
فقلت قلادید بدن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **بیدک** ثم قلدها واشعرها وهداها فاحرم علیہ شیء کما أحل لہ متفق علیہ
 اور روایت ہی عائشہ ہی کہہ دی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونی کی ہتھی پہر والی اونی کلی میں دزنی کیا اونی کو ان اونی زخمی کی اور
 کر کہ یہا اونی طرف خانہ کعبہ کی طرف سے ب نوین مال حج فرض ہوا تو حضرت ابو بکر کو امیر حاجو کا کر کہ یہا اونی ساتہ وٹ ہی کی یہی اہم ہونی
 حضرت پر کوئی چیز کوئی حلال کی گئی اونی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حضرت پر احکام احرام کی جائز ہونی اور حضرت عائشہ نے یہ بات سنا
 کہی کہ اونیوں نے ساتہا کہ بن عباس کہتی ہیں کہ جو کوئی ہدی کہہ کر اونی حرام ہونی میں اس پر وہ چیز مکہ حرام ہونی میں حرم پر جب تک کہ پہنچی ہی حرم میں اور
 فوج کی جاوے پہن حدیث بیان کر کر قول بن عباس **وعنها** قالت فقلت قلادید ہا من عنہم کان عندہ ثم بعث بکامم
انی متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ ہی کہہ دی تھی ہاروٹون کی صورت کی کہ تہا سہر ہاں پہر ہی اونی کو ہدی کر ساتہہ ہاں ہی یعنی
 حضرت ابو بکر کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابن ہریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یسوق بدنة فقال
 اذکما فقال انہا بدنة قال اذکما فقال انہا بدنة قال اذکما فاولک فی الثانیۃ او الثالثۃ متفق
علیہ اور روایت ہی ابی ہریرۃ یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ کتا ہی وٹ پس مایا سوار ہوا سہر پہر کہا اونی کو تحقیق
 یہ کہ ہی اونی کیونکر سوار ہون اس پر وہ سہا کہ مطلق سوار ہوا دست نہیں فرمایا کہ سوار ہو یہ کہا اونی کہ یہ کہ ہی فرمایا سوار ہوئی ہی بکلیت میں کہتا ہوں
 اور پہر تو عذر کرنا ہی یہ بات دومہ بایں ذوالی یا سہر بایں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابن الزبیر** قال سمعت جابر بن عبد اللہ
 سئل عن رکوب الھدی فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذکما بالمرؤۃ اذا الحشت الیہا حتی یجد
ظہرا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی الزہری کہہ سا منی جابر بن عبد اللہ کہہ چکی تھی سوار ہونی ہی کسی پس کہہ سا منی نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتی تھی سوار ہوا سہر چہی طرح یعنی طرح سوار ہو کہ نہ رہ چوچی اس کو جو وقت کہ مضطرب ہو تو طرف اس کی بیٹانک کہ باوی تو
 سوار ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اختلاف کیا ہی علمانی کہ سوار ہونا ہدی پر درشت یا نہیں یعنی تو کہتی ہیں کہ اگر نہ نہ کہی تو سوار ہو تو خفیہ ہو
 ہیں کہ اگر ضرورت پڑی تو سوار ہونی اونیوں میں نہیں پس جن و انہیں کہ مطلق امر سوار ہونا کیا ہی و مہول ہی ضرورت پر بیح ہے **وعن**
ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ عشر بدنة مع رجل واحد فہا فقال یا رسول اللہ

کيف اصنع علیٰ ذلک؟ قال انحرها ثم اصبغ لعلها فی دمه ثم اجعلها علی صفتها ولا تأکل منها انت ولا احد من اهل
 سفقتک رواه مسلم۔ اور روایت ہی ابن عباس کہ کہا جی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ ولدت سائبہ بنت جحش کے بطنی ناجیہ سلمیٰ کی کہ
 کو اور امہ کیا اور سکوا و بنین یعنی مہیا فی کرنا ہو ایسی وی اور کی میں چیکر بچ کر ہی پس کہا اوسنی یا رسول اللہ کیا کرو بنین ہیں ذلت کو نہ چل سکی تو بن
 سے یعنی سبب تکلیف کی ذلت کی قربت لگ جو فرماؤ بچ کر اور سکوا پر لگت ہی دونوں پاپوشین اوسکی خون اوسکی میں مینی وہ پاپوشین لگتی ہیں
 اور بنین بنین بطریق لکی پہ پہا پہا نواون پاپوشنی اوپکن ری کو نان اوپکی اور نہ کہا اوسیت نواور کوئی رفیقون یہاں ہی نقل کی یہہ سلم فی
 و تہا پڑنی کو سلمیٰ فرما کر نا جانین راہ چینی والی کہہ دی ہی پس کہا دین اوسیت فقیر غنیہ کہہا نا اوسکا غنیہ پر حرام ہی اور نہ کہا تو اوسیت
 لک بڑہری کہ فقیر ہو داغنی ہو و اوسکو مطلق منع ایسی کیا کہ کہیں ہا نہ لگی کہ کر اپنی کہا نیکی ہی بیج نہ کر دایین و لاکوئی کہی کہ جب کہا دینچہ اوسکو کوئی
 یا فدیہ میں تو یونین ضائع ہوگا جو اسمع کہ بخل کی مینی والی کنی چچی منفعہ ہوئی او کہینی قافلہ والی کہ بعد والی کی مین وہ فائدہ اوٹھا تی مین اس سے دین
 راستی مین جو ہی ہلاک ہوئی لگی اور اوسکو دف بکری اوسکا کو یہ حکم ہی جو نہ کر ہوا کہ اوسکا کہا نا غنیہ کو اور قافلہ والو کو درست نہیں بیکر اس میں فصل ہی بیخ
 و دینی الا جزا و دین مین مذکور ہی کہہ دی واجب جو ہلاک ہوئی لگی یا عیب و انفاش ہو تو اور مدتی ہم مقام اوسکی کر سی اور اوسکو چاہی ہو
 کر ہی اور اگر ہی نقل ہلاک ہوئی لگی تو ذبح کر ہی اوسکو اور جوئی اوسکی خون مین دگت اوسکی گردن پر پہا پڑ دی اور نہ کہا وی اوسے وہ اور غنی انتہی
 اور جو ہی جاکر ذبح ہو اوسکا حکم اسی فصل کی خبر حدیث کی فائدہ مین مذکور ہی کہہ دی نقل اور متعہ اور قران اور قربانی مین ہی کہا نا سبب اور سو انا
 بنین دست اور شایعین کو حدیث کی شہر مین چوک ہوئی ہی کہ لکھا ہی کہ یہ حکم اس سے کہ ہی کہ واجب کیا ہو اوسکو اپنی پڑنی ہی مذرا و جبکہ ہو
 نقل تو کہا نا اوسکا دست ہی انتہی پس و بنون فی راستی کی ہدی کو دانی ہی پقیاس کر کہ یہ لکھا ہی اور یہ ہی خلاف مستنون کی واللہ علم مولانا
 وعن جابر قال انحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحذیبۃ البدنۃ عن سبعة و البقرۃ عن سبعة رواه مسلم۔
 اور روایت ہی جابر ہی کہ کہا نا کہ بطنی سائبہ بنت جحش کے بطنی ناجیہ سلمیٰ کی کہہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اس مینی کی وٹ سائیک طرفی اور گائین سائیک کی طرفی نقل کی یہہ سلم
 فی وقت مین سیل ہی وسطی مام غظم اور اکثر اہل علم کی جائزی شریک ہونا سات کا اونٹ مین اور گائین جبکہ سکوا و سبب یوناب منظور ہو خواہ قربت
 ایک طرح کی ہو جسکے ایک کو ہی منظور ہو اور دوسرے کو ہی ہدی یا قربت مختلف ہو بسببکہ بعضی ہدی کا ارادہ کریں اور بعضی قربانی کا اور اہم شافعی کی
 نزدیک اگر بعضی ارادہ کریں قربت کا اور بعضی گوشت کا تو ہی جائزی اور اہم مال کی نزدیک بنین جائزی شریک ہونا واجب مین مطلق و بکری مین
 شریک ہونا بنین جائزی بالاجماع بطریق ہی وعن ابن عمر انہ انی علی رجل قد اناخ بدنتہ یخوفا قال انعمنا قیاماً مقیدۃ سنۃ
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ۔ اور روایت ہی ابن عمر ہی کہہ دی کہ وہ انی ایک شخص کے پاس کہ بٹھا یا تھا اونٹ
 اپنا و رعایکے شکر کرنا تھا اور سکوا بن عمر فی کہہ کر تو اور سکوا پانون باندہ یعنی بابان لازم کہہ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
 و انحر کینی مین نیزہ مارنیکو اونٹ کی سینہ مین اور ذبح کینی مین چہر ہی گائین وغیرہ کی لکھا گائنی کو پس نحر اونٹ مین سنت ہی اور ذبح گائین بکری
 وغیرہ مین اور طریق شریک بہتہ کا وٹ کو کہہ کر کہ بابان زلور سی ہادی اور اوسکی سینہ پر نمبر دایہ ناخوان جاری ہو اور وہ گر پڑی اور ابن
 ہام فی لکھا ہی حال و سبب کہ کہہ کر کہہ کر نا فضل ہی اور اگر کہہ کر کہی تو یہاں کر کر نا فضل ہی تا کر کہی اور گائین بکری وغیرہ کو با مین پہلو
 لک کر بان کہی ذبح کر ہی وعن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنتہ وان اتصدق
 یطعم ما وجبتہا واجلہا وان لا اعطی لحرارہا قال نحن نعطیہ من عندنا متفق علیہ۔ اور روایت ہی حضرت علی رضی

يَبْدُو قَالَ فَلَمَّا وَجِبَتْ جُثُومُهَا قَالَ فَتَكَلَّمُ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ قَالَ عَنْ شَاءِ أُمَّكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 اور روایت ہے عبد بن روطی کہ نسل کی بی بی علیہ السلام سے فرمایا کہ بہت بڑا دن دلو میں بڑا ایک سدا کی دن بھر کا ہی پیر دن تو کہا تو فی کر راوی
 حدیث کا ہی اور وہ دن دو سات بی بی گیا روین تارچ کہا راوی فی روز ویک کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پانچ یا چھ برس شروع کیا اونٹوں فر
 کہ روز ویک زوقی ہی طرف مشیت کی تاکسکو اونٹ سے پہلی ذبح کرین کہا راوی فی اس جب گرین کر دین جانو دکی زمین پر کہا راوی فی پس بی حضرت
 یون آہستہ کہ نہ سمجھا میں رو سکھو چہ کہا میں یعنی اس شخص کو کہ پاس بہا میری کہ کیا فرما حضرت فی کہا اوسنی کہ فرمایا جو شخص کہ چاہی کاٹ کر لیا وی یعنی
 اس سی میں نسل کی دیا بودا وونی وَذَكَرَ حَدِيثًا ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ فِي بَابِ الْأَصْحَابِ اور ذکر کی لین و نون حدیث ابن عباس و
 جابر کی باب الاصحہ میں **ف** بہت بڑا دن کہ طبعی فی کہ مراد پیشہ کہ جملہ بزرگ یا ہم سی دن بھر کا ہی سلی کہ عشرہ افضل ہی بی سوا سی انہی مراد
 عشرہ رمضان کا ہی یا عشرہ ذیحجہ کا ہی چہ بعضی حدیثوں سی معلوم ہوتا ہی کہ افضل ایام عشرہ ذیحجہ کا ہی اور بعضی سی معلوم ہوتا ہی کہ عشرہ اخیر رمضان
 کا افضل یا ہم سی انہی تطبیق یون ذیحجہ و کہ حدیثوں عشرہ ذیحجہ کو متبدل کرین سابقہ شہر حرم کی یعنی اشہر حرم میں عشرہ ذیحجہ کا افضل ہی پس حاصل یہ کہ عشرہ
 ذیحجہ کا حرام مہینوں میں افضل ہی اور عشرہ رمضان کا مطلق افضل ہی و زمین بعینہ یہ کہ کہا جواوی کہ فضیلت مختلف ہی باعتبار حیثیت کی بعض
 رمضان میں روزی کہی جاتی میں اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور عشرہ اخیر میں اعتکاف ہوتا ہی اس حجت سی تو عشرہ اخیر رمضان کا
 افضل ہی اور عشرہ ذیحجہ میں اعمال حج کی اور قربانی ہوتی ہی اس حجت سی وہ افضل ہے اور پیر دن قرکایم کی دوسری دن کا یہ نام ملی ہوا
 کہ لوگ تو راکم پڑتی میں و سدن مینا میں بعد پنج اوٹھا بنگل دای مناسک میں اور حدیث صحیحہ میں یا ہی کہ عرفہ افضل یا ہم ہی پس یہاں ہی وہی مراد
 ہی کہ جملہ افضل یا ہم سی دن قرکایم ہی اور تاکسکو اونٹ میں ذبح کرین مینی و طعی حاصل کرنی برکت دست مبارک حضرت کی ہر ایک نظر سکا تھا کہ مجھی ہل
 ذبح کرین ورنہ مجھ وہ ہما حضرت کا **بعض الفصل الثالث فضیل میری عن سلمہ بن الأكوع قال قال النبي**
صلى الله عليه وسلم من صمحي امنكم فلا يصيحن بعد ثلثه وني ثلثه شئ فكم ما كان العلم المقبل قالوا
يا رسول الله نفعل كما فعلنا العام الماضي قال كلوا واظهروا واخبرونا فان ذلك العام كان بالناس جهدا فأرد
ان نعينو فيهم فتفق عليه روایت ہے سلمہ بن اکوع سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص قرانی کر می تم میں سے پس صبح کر می چھی
 تیسرے دن ہی صلیں کہ او سے گھر میں جو کچھ گوشت قرانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا ابنس صحابی ہی ای رسول خدا کی کرن ہم یہ کیا تھا مینی
 سال گذری ہوئی میں مینی نہ کہیں گوشت قرانی بعد میں کی فرمایا کہا و او کہلا و او زخیرہ کرو سلی کہ تحقیق اوس سال میں لوگوں نے ہی محنت مشقت
 و محتاجی پس مینی مینی ساتھ منع کرنیکی جمع کرنی مہیہ کہ مد کرو تم او کی مینی اجابت نہ ہی یہی تھا اگر کہو گی اجازت ہی نقل کی یہہ تھا
 اور سلمہ فی ث ابسال قوط شد یہ ہوا تھا مدینہ میں کہ تمام مدینہ پر گیا تھا باہر کی رہی و اوس سال حضرت فی فرمایا تھا کہ تینا گوشت لوگوں پر
 ہوا تیسرے دن منع نہ کر کہیں سال نیند میں جب اجابت نہ ہی تو اجازت دیکر کہنی کی **وعن نيسية قال قال رسول الله صلى**
الله عليه وسلم انما كنا نهيناكم عن لحومها ان تاكلوها فوق ثلث لئلا نسعلكم جاء الله بالسعة فكلوا واخبروا
واخبروا الا ان هذه الايام ايام اكل وشرب وذكر الله سراواة ابو داود اور روایت ہے نبیہ سی کہ کہا فرمایا
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ تحقیق ہی ہم منع کرنی تمکو گوشت قرانی یا بدی کسی یہہ کہا و تم و سکون یا د و میں نہ تاکو دست تو کو مینی تہا ہر کو
 پہنچے لایا اللہ تعالیٰ و محنت پس کہا و اور زخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو یعنی ساتھ تصدق کرنیکی خبر دار ہوا و تحقیق یہہ دن یعنی مناک کی کچا

سوار تھی ہوسہ تار کو گن کہیں اور احکام سیکھیں پہنک کر کہتا میں سہی پہر اور اشارہ کیا طرف منڈی ہی اپنی کی نفل کی بیہ بخاری فی ف لوگ شیعہ
 میں ہاتھ اپنی اغرضی گمان بیہ کا کٹر لوگوں کی ہاتھ نہر ہی نہیں ہوتی اور وہ سہن تہہ دلتی میں سہی اپنی وسطی اگت کہی ہوتی پانی میں سے کھینچا
 ہی حضرت فی فرمایا کہ کیا مضائقہ ہے ہمیں پلاؤ پس پلاؤ پس اسکی ہی وہ روایت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دست رکھتی تھی بیابا بیہ
 پانی وضو لوگوں کی سی از سادہ تہہ ک کی اور متقول ہی انس سے بطریق مفرع کی کہ توضیح سی ہی بیہ کہ پڑوی آدمی بیہ بی بیہ اپنی کی سی اور حدیث
 القوم من شفا وغیر معروف ہی اور اس روایت سی معلوم ہوا کہ حضرت اونٹنی پر سی اوتری نہیں پانی کھینچتا و پنی کی لپی اور ایک دور روایت میں عکس
 آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ جب کر چکی تو کہیں پنا ڈول یعنی زمر سی کہ بیہ بخاری ساتھ ذکی کہیں پس بیہ پنا ڈول کا کون
 میں پس جبہ تطبیق کی انہیں بیہ کہ اول آنحضرت بیہ کو دیکھنے اور سی ہونگی بیہ دوبارہ شریف لانی تو بیہ دیکھا پانی کھینچا اور بیہ بیہ و عن
 لکنس ان التبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر والعصر المغرب والعشاء ثم رقد سر قدہ بالخصب ثم مرکب الی البیت
 فطافہ مرارۃ البخاری نے اور روایت ہی انس سے بیہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز پڑھی ظہر کی اور عصر کی اور عشا کی پہر بیہ
 تہوڑا سا سو نا محسب میں پہر سواری طواف نماز کعبہ کی اور طواف کیا اور کالینی طواف اور نفل کی بیہ بخاری فی ف محسب میں میں
 جگہ کو کہتی ہیں کہ یہاں شکر تیری بہت ہوں اور اب نام ایک جگہ میں کا ہی متصل مناک کی اور اسکو بطور اوطی اور شیف ہی کہتا ہی کہ ہی میں
 سہی اس میں کہا راوی فی کہ حضرت فی نماز پڑھی محسب میں اور دوسری حدیث میں کہا کہ نماز پڑھی بطبع میں اور تہا نا محسب میں بعد کانی کی نما
 سے تہا تہ وین و بیجہ کوع و عن عبد الغزیز بن زہیر قال سألت انس بن مالک فقلت اخبرنی بشی ع عقلتہ عن رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ان صلی الظہر یوم النرویۃ قال بسمی قال فاکین صلی العصر یوم النفرۃ قال
 بالاکیط ثم قال افعل کما یفعل امرؤک مستفق علیہ اور روایت ہی عبد الغزیز بن زہیر سی کہ کہا بیہا میں انس بن
 مالک کہا میں خبر دی جکو ساتھ و بیجہ کی کہ جانی تو فی پیہر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہان پڑھی نماز ظہر اکھیں تابع و بیجہ کی کہا انس کہ منا میں کہا
 بعد الصلوۃ فی یعنی کہا میں انس سے کہ پس کہاں پڑھی نماز عصر کی دن ظہر کی میں پانی کی کہ تہ وین مارچ و بیجہ کی ہی کہا انس کہ پڑھی نماز الظہر میں
 پہر کہا انس کہ تو جیسا کہ کرتی میں ہر داتیری نفل کی بیہ بخاری اور سلم فی ف یعنی حضرت فی تو بیہ طرک کیا ہی تو بیہ طرک کیا ہی میں ہر داتیر
 مخالفت انکی نہ کہ باعث فتنہ نگینہ کیا نہ ہوا اور بیہ کہہ دندہ وی ہی نہیں اوپہی حدیث سی معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز حضرت فی محسب میں پڑھی اور
 اس میں سکوت ہی ظہر کی نماز سی یعنی اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ظہر کی نماز منا میں پڑھی یا محسب میں کہ او سکو بطبع ہی کہتی ہیں اس آسان
 نہیں دونوں میں مولانا ح و عن عائشہ قالت لروان الاکیط لیس یسئله انما نزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکنہ کان
 السیم لحوذہم اذا خرج مستفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا اور تہا نا بطبع میں نہیں سنت نہیں اوتری ہی سوانح صلی ہر
 علیہ وسلم مگر اسو اسلی کہ اور تہا نا وہیں تہا بہت آسان واسطی تکنی حضرت کی جب تک نفل کی بیہ بخاری اور سلم فی ف یعنی بطبع میں حضرت شیعہ
 اوتری تھی کہ تہا جہا وین ہاں اسباب پنا اور کی میں ہا کہ طواف الموداع کریں بیہ بیہ نسی نفل کہ مدینہ کو انی لکین فی آسان ہونکنا کہ سبار
 ہون اور جانا چاہی کہ اختلاف ہی اس میں تخصیص اور تہا محسب میں سنت ہی یا نہیں یعنی کہتی ہیں کہ وہ سن جی ہی اور تہا فعال جی ہر
 سے بیہ قول بن عمر کا ہی سہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی منا میں فرمایا کہ ہم اور تہا والی میں انشاء اللہ کل کو خیف غبی کہ نہ میں کہ وہاں شہ کون
 فی بیہ میں عبد کیا تہا اور شہم کہا فی ہی کہ ساتھ ہی انہم کی اور بیہ عبد المطلب کے محالط اور نکاح اور خرید و فروخت اور ملاقات نہیں کر سکتی شیعہ

انفل کہ تہا اہل ان او نہ تہا کیمیل و نہ تہا سنا سنا بیکام و بیتہ کنگن و کرتی ہوا و او کو حقہ جاتی ہوا و ان علان من فرمان بردار شیطان کی ہی کہ خطبہ
ہو تا ہی شیطان انوشی او و و علان عشت فتنہ و فتنہ کی موتی من عات قولہ لا یجی جان علی نفسہ کو شہین سح بی بدون لفظ الا کی انفل کیا ہی ہو
لکھا ہی کہ نہ تہا ہی ہی منی ہی کی معنی نظر کری کوئی نظر نہ کرے الا ہی نفس پر اور بیتہ کہ کوئی کبہ ظہر نہ کری سلیبی کہ ہو کوئی کبہ ظہر نہ کرے ہی حقیقت ہو
بہی نفس پر کہ ہی کہ انفل عذاب کہ ہی او سکوپس یہ کہ کہ کہ ہی کہ ایک وایت میں یہ کہ سنا تہ لفظ الا کی یا ہی معنی لا یجی جان الا علی نفسہ
لیکن سنا جانی ہوا بن ہا میں دیکھا تو لفظ الا کا موجود ہی او یونان صاحبہ اللہ نہ فانی لفظ الا کا ہی سلیبی ترجمہ موافق او کی کیا
مکمل و اعن سرافیم بن عبد المزیٰ قال کلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس منی حیث اشاء فہم الصم
علی بعلہ شہداء و علی یعبہ عنہ و الناس یلین قائلہ و قائلہ ہا یؤد اذ و روایت ہی رافعی ہی عمرونی کیسی کہ کہ دیکھا ہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ فرمائی ہی لوگوں کو منا میں و سوقت کہ نہ ہا وقت چاشت کا معنی اول دن بخرکی او پر بخرکی کہ نہ ہی او کی ہونکی ہونکی
تہی او نہ ہی سفید او حضرت علی بیان کرتی تہی حضرت کی طرفی معنی جو لوگ کہ دو تہی ہو کہ حضرت علی بھائی تہی جو کہ کہ حضرت فرمائی تہی او
لوگ معنی کہ ہی تہی و بعضی ہی نقل کہ یہ ہو او و دنی و عن عائشہ زابن عکبار قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثر
طواف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و روایت ہی عائشہ او ابن عباس سمیہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فی تانیر کی طواف الزیادہ کو دن بخرکی رات تک انفل کی نہ ترمزی او ہو او و ابن ماجہ فی ف تانیر کی معنی جا کر کیا تانیر
طواف نہ تانیر کی ہی ایہ تو کوئی ہی ایسی کتابت ہو کہ حضرت علی طواف زیارت کیا دن بخرکی یہ نہ تیر ہی کی میں یا میں کہا طیب ہی اول طواف
او سکا نزدیک فسی کی عید کی ادبی رات کی بعد ہی اور وئی نزدیک بعد طلوع ہوئی فجر عید کی ہی اور آخر وقت او سکا جب طواف کری جائز ہی تہی
لیکن جب ابو حنیفہ کی نزدیک یہ کہ ہو یا م بخیر میں پس اگر تانیر کر کیا انوشی لازم او یکا ہر دم معنی جانور زنج کرنا ہر و عن ابن عکبار
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کم یوم مل فی التسمیۃ الذی افاض فیہ سرادہ یؤد اذ و ابن ماجہ اور روایت ہی ابن
عباس یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں مل کیا بیچ طواف زیارت کی نقل کی یہ ہو او و ابن ماجہ فی ف مل کہی میں اسکو جلد ہی طواف
بھائی نیا لکھو تہی ہی ایہی ہوئی پس یہ حضرت فی طواف زیارت میں کہ نفس ہی نہیں کیا سلیبی طواف اللہ و دم میں کر چکی ہی ہر معسلہ طواف
الزیارت کری معنی فیہ مل و سہی کی اگر سہی اور مل کر چکا ہی ہی اس طواف کی او اگر یہ دو نو چیز میں نہیں کی میں تو طواف الزیادہ میں کری ہا
و عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ساری احدکم حجرۃ العقبة فقد حل لہ کل شیء من النساء
سراہ فی منہ السنۃ و قال اسنادہ ضعیف و فی رواية احمد و الشافعی عن ابن عکبار قال اذا ساری الحجرۃ فقد حل لہ کل شیء من النساء
اور روایت ہی عائشہ ہی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی و یا باجسوت کر کنڈیان ہا ایک تہا باجرۃ العقبة کو معنی او سر نہ او و اور بال لکھو او
پس حلال ہونی او کی ہی ہر چیز سو سکو وئی معنی عورتانی صحبت کرنی ہی نہیں حلال ہوئی یہ بعد طواف زیارت کی حلال ہوگی نقل کی یہ ہی
عائشہ ہی فی شرح السنۃ میں او کہ کہ اسناد کی ضعیف ہی او بیچ روایت احمد و ابن ماجہ ہی کہ باجسوت کر ہی
کنڈیان حجرۃ کو معنی حجرۃ العقبة کو پس بیت حلال ہوئی و اسلی او کی ہر چیز سو سکو وئی و عنہا قالت افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم من اخر یومہ حیث صلی الظهر ثم رجع الی منی فکشد علیہ البکاء انام الشری یزعی الجمرة اذا ارادت الشمس کل جمرة یسبح
حصیۃ یکرر مع کل حصاة ریف عند ذی و الثانیۃ فطیل القیام و یضربہ ذری الثالثة فلا یقف عند ہر اہ یؤد اذ و

و روایت ہی عائشہ ہی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی و یا باجسوت کر کنڈیان ہا ایک تہا باجرۃ العقبة کو معنی او سر نہ او و اور بال لکھو او

مؤخر کی نزدیکی بنون میان منزهی میں وارد لیل انکی پہلے کہ آنحضرت فی حالت احرام میں حضرت میمونہ سی نکاح کیا ہوا و عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونہ و هو محرم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نکاح کیا میمونہ سی اسی المیزان وہ احرام باندھی ہوئی تھی یعنی عمرہ العضا کا نفل کے بہ بخاری اور مسلم فی و عن یزید بن الکاکم بن اخیوت میمونہ عن میمونہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوجہا و هو حلال و رواہ مسلم قال الشیخ الامام فی الشیخہ رحمہ اللہ والا کثرون علی انہ تزوجہا حلالاً وظہراً ثم تزوجہا و هو محرم ثم بنی بہا و هو حلال سرق فی طریق مکہ اور روایت ہی یزیدی اہم بخاری میمونہ کی نفل کی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نکاح کیا میمونہ سی اسی المیزان وہ احرام میں نہ تھی نفل کی بہ مسلم فی کہا شیخ امام محی السنن فی رحمت کری او کو اللہ کہ اکثر یعنی تینوں امام اور تابعین انکی بہ میں کہ حضرت فی نکاح کیا میمونہ سی بغیر حالت احرام میں و ظاہر ہوا ان نکاح انکی کا او سو فی کردہ احرام میں تھی چہ ہم ستر مولی ساتھ انکی یعنی جسے کی بغیر حالت احرام میں سرت میں کی کی راہ میں نکاح میمونہ کا او سجت ہوئی انسی سرت میں ہوئی اور سرت نام ایک نگہبند ہی کی کہ راہ میں دن کو س کو سی اور عجائب ان فاقات سی پیشہ کردفات میمونہ کی ہی سرت ہی میں ہوئی اور جانا پناہی کہ حدیث ابن عباس کے اور حدیث یزید بن ہشام کی متبعان میں حدیث ابن عباس کے ولایت کرتی ہی اسہ کہ نکاح میمونہ کا حالت احرام میں ہوا اور حدیث یزید کی اسہ ولایت کرتی ہو کہ نکاح او کا بخیر حالت احرام میں ہوا پس سچا علمانی ترجیح دی ہی ابن عباس کی حدیث کو یزید کی حدیث پر اسہی کہ ابن عباس یزیدی فی فضل و کمال میں حفظ و فقہ میں و حدیث ابن عباس بخاری اور مسلم میں راہ کہ حدیث عثمان کی میں کہ نبی وارد ہوئی ہی ذہنی نکاح کرنی اور غیہ کی نکاح کر نیسی وہ مایل کی گئی ہی کہ مراد پیشہ کہ نکاح کرنا اپنا اور غیہ کا شان محرم سی اور مناسب ال و سبکی نہیں سہی کہ شغل ہی عبادت میں یہ کہ مراد تحریر ہی چنانچہ اوس حدیث کی فائدہ میں بیان اسکا گذر چکا ہی اور یہ جو حمل کیا ہی شافعیہ حدیث ابن عباس کیکیا اسہ کہ ظاہر ہوا ان نکاح سرت کا احرام میں ابن عباس کہنا کہ نکاح کیا اس حال میں کہ وہ محرم ہی پس یہ تکلف ہی بیش از اور ملا علی قاری حنفی اس تمام کو نہ قبول سہی کہ کہا ہی بخوف و راہ کی کی اور نہ سمجھ میں اس عوام کی اسہ کہ تھا کیا و عن ابی ایوب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یسئل سرائسہ و هو محرم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ایوب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی دہوئی سرائسہ کا حالت احرام میں نفل کے بہ بخاری اور مسلم فی و جائز ہی بلا خلاف محرم کی ہی دہوئی سہ کا اس طرح کہ نہ لوثی بال و اگر خطمی سی دہوئی تو اسہ دم نامی یعنی بالوں کو بچ کر نہ نزدیک ابو حنیفہ و امام کے اسہی کہ خوشبو کی قسم ہی ہی اور اگر نہ دہوئی سابون یا پیر کی تون اور مانند انکی سی تو نہیں اسہ کہ یہ سکی نزدیکی و عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوجہا و هو محرم متفق علیہ اور روایت ہی ابی عباس سے کہ کہا ہی بنو سبکی کچھ انی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حالت احرام میں نفل کی یہ بخاری اور مسلم فی و جائز ہی جمہور علماء کی نزدیکی سبکی یعنی اگر بال نہ لوثی بن و عن عثمان حدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل اذا اشتکى عینہ و هو محرم فحکم لهما بالاصطیرکہ مسلمہ اور روایت ہی عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ حق ایک شخص کی کہ جب دو کہیں انکیں و سکی یا ضعف بصارت ہوا و وہ محرم لب کر ہی او کو ساتھ انکی نفل کے یہ مسلم فی و تاج المصنف میں تو تفسیر کے معنی یہ کہ انکیں لکھی ہیں اور او عثمانی انکھونکی اندر لگا نیکی لکھی ہیں بھو نہ کہ کی اور طبعی فی کہا کہ تفسیر اصل میں کہتی ہیں تھی باندھو کو زخم پر اور زخم پر دو لگا نیکیو ہی کہتی ہیں اگرچہ باندھنا بخوبی پیر جانا پناہی کہ اگر سرت لگا دی محرم اس طرح کہ کہ او میں کچھ خوشبو ہو تو اسہ نہ ہوا

یا عن عمر بن الخطاب ما لکدن یا زیاد تو او سپردم لازم ہوتا ہی اور اگر کم لکدن سی ہی تو صدق دینا آتا ہی پس لایق ہی کہ نقل کیا باوی یہ حدیث اور
کتنی دہوئی ہوئی کی کہ میں خوشبو ہوا کہ طہری کی زیور کو کچھ دین میں کہا مجازاً **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَكُونُونَ بَنَاتٍ وَتَحْتَهُنَّ مَمَرٌ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ حَفَرَاتٍ فَكَذَا أَجَارُوا بِنَا سَدَّ لَتِ أَحَدُنَا جَلْبَابَهَا مِنْ رِاسِهَا عَلَى وَجْهِهَا فَكَذَا أَجَارُوا نَا
كَشَفْنَا رِدَاهُ أَبُودَاؤُدَ وَابْنِ مَاجَةَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھا قافلہ گذر تا پہنچی عورتوں
اور جو میں ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی احرام باندھی ہوئی یعنی اور بسبب حرام کی مونہ پہلی ہوئی پس وقت گذرنا قافلہ ہماری آگئی سی
تو اتنی ایک ہماری چادر اپنی سر پہ اوپر مونہ پی کی یعنی اس طرح کہ مونہ کو نہ لگتی پس وقت گذرنا قافلہ ہی کہو لیتیں ہم مونہ اپنا نقل کی یہ بوداؤد
اور واسطی ابن ابی جحی مثنیٰ ابی **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْنُزُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ حُجْرٌ عَزِيزٌ الْمُقْتَبِ يَعْنِي**
لَخَيْرِ الطَّبِيبِ بَرَاءَةَ النَّزَارِي اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی استعمال کرتی تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام میں نقل
کی یہ ترمذی فی ف مست اوس تیل کو کہتی ہیں کہ پھل خوشبو کی اوسین ڈالکر پکا یا جاوی تا خوشبودار ہو جاوے یا ملا پکا اوسین تیل خوشبو کا
پھر جاتا چاہی کہ محرم اگر ساری عضو پر تیل لگاوی خوشبو کا مانند تیل نبشتہ اور گلاب کے اور موتیہ وغیرہ کی تو او سپردم یعنی جانور و بکر کا لازم آتا ہی
تھنقا اور اگر تیل لگاوی زیتون کا یا تلونکا کہ اوسین خوشبو نہ ملے ہو اور بہت لگاوی تو او سپردم لازم آوے گا نزدیک با حنیفہ کی اور صدقہ نزدیک
صاحبین کے تطہیل اسکی یہ کہ اختلاف اس صورت میں ہی کہ ہون دونوں تیل خالص خوشبوسی بغیر پکا فی ہوئی پس جو خوشبودار ہو کہ حسین ہل
گلاب وغیرہ کی ڈال کر خوشبودار کیا ہو واجب ہوگا دم بسبب استعمال و سبکی اتفاقاً اور سب طرح جبکہ بوزیت پکا یا ہو پس وہیں ہی دم دینا آوے گا
بالاتفاق اور یہی اختلاف اس صورت میں ہی کہ تیل بہت لگاوی اور اگر کم لگا و لگا تیل زیتون یا تلونکا تو او سپردم اتفاقاً یہ یہ دم وغیرہ
دونوں تیلونکی استعمال سی جب لازم ہوتا ہی کہ استعمال کری او کو بطور خوشبو لگانے کی اور اگر استعمال کری او کو بطور دوا کی تو نہیں پکا او سپردم پکا
مختلف استعمال کرنی مشکل و راو خوشبو کی کر او کی استعمال سی یہ نوع دم لازم آتا ہی خواہ بطور خوشبو کی استعمال کری خواہ بطور دوا کی ع ح ہ
وَمِنْ خِلَافِ النَّاسِ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقُرْآنَ يَقُولُ عَلَى كَذَا يَأْتَانَا فَمَنْ قَالَتْ عَلَيْهِ بَرَاءَةُ
فَقَالَ لَيْفِي عَلَى هَذَا وَقَدْ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَلِيْسَةَ الْحَرَمِ مَرَدَاهُ أَبُودَاؤُدَ روایت ہی نافع سی یہ کہ ابن عمر فی بانی سدی پر
کہا ڈال مجھے کوئی کپڑا ہی نافع ہی یعنی اوپر بارانی پس مایا ڈالتا ہی تو مجھے یہ واقعہ مت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اس کہ نبی او کو
محرم نقل کی یہ بوداؤد فی ف ہا مذہب میں ہے کہ اگر سی بونی کپڑا کو وسط استعمال کری کہ معمول ہی و کی استعمال کر نیکا تو منع ہی والا نہیں
پس بارانی کو بدن پر ڈال لینا منع نہیں چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور ابن عمر فی اس سی منع کیا پس تو مذہب و نکل ہی ہوگا کہ مطلق سی
ہوئی کی استعمال سی پر پیر کرنی ہوگی اور یا سی منع کیا کہ نہ ڈالت یا ہوگا ہ مولانا **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ ابْنَ جُبَيْنَةَ قَالَ أَحْبَبْتُ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حُجْرٌ يَكْنُزُ حَيْلَ مِنْ حِلْيَةٍ مَكَلَّةً فِي وَسْطِ رَأْسِهِ مُتَّقٍ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ
مالک سی ایسا عبد اللہ کہ نبی جحدی کہا سینگ کی گجوانی پیغیر خد صلی اللہ علیہ وسلم فی چون بچ سہری میں حالت احرام میں بچ مکان ہی حیل کی راہ
کہ میں حیل کی یہ بچاؤ و سر سلم فی ف ابن حنیفہ و سری صفت ہی عبد اللہ کی سی لفظ مالک کو ساتھ تین کی پڑتی ہیں اور ابن حنیفہ میں
الف لکھا جاتا ہی اور بحنیفہ مان تین عبد اللہ کی اور بوی مالک کی و سر میں پچنی یعنی سی بال ضرورت ہی ہوئی پس یہ معمول ہی ضرورت پر اور
اگر سی جگہ پچنی فی کو دن بال ہون تو جائز ہی بغیر مذہب کی ح مسماہ چوتھا فی سری کہ مشاوی یا چھون وغیرہ کی سبب بال چوتھا

سری کہ کی تو میں تو سد و دی یعنی ایک ہو کی کو کہل و دی یا دویہ گھون دی او چوتھائی سری زیادہ و مثلاً وی بلاغہ یا کچنی بلاغہ علی اور اس کے مال
استدھاب میں تو دم نامی یعنی ایک بکری یا ماندا و سکی فوج کری اور اگر سبب سے کی چوتھائی یا چوتھائی سری زیادہ و مثلاً وی یا سبب عارضی کہی سے
اور استدھاب بال تو میں تو انتہا ہی محرم کو کہ میں چیز و قیمت ایک چیز کری فوج کری بکری یا چہ مسکینو کو میں صلح گھون دی نہ سکین کی دود و سیر
یا میں روزی کہی فصل یا منفرد و اگر محاسب یعنی اگر کچنوں کی جاگت بال مند و ای کچنوں کی ای تو دم نامی امام ابوحنیفہ کی نزدیک و صد و حساب
کی نزدیک و کچنوں کی جاگت ہی مادہی دو نوکنا ہی گردن کی اور گدی اور اگر ساری گردن مند و ای تو دم نامی اتفاقاً اور اگر سالیسی کم مند و ای
تو صد و مذکورہ نامی اور آپ بال تو میں تو کچہ نہیں آتا نہ مناسک ملا علی **وَعَنِ النَّسِ قَالَ اخْتِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَهُوَ حُرٌّ عَلَى أَظْهَرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعِ كَانِ لَهُ سَرَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّشَايُ اور روایت ہی انس سے کہا سنگی کی چوٹی یعنی ہیری ہونی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اور وہ ہی محرم پشت قدم پر سبب دردی کہ تھا او کی نسل کی یہ ابو داود اور نسائی فی **ف** یہ کچنی یعنی متعلق
میں بغیر تو یعنی با نو کی میں نہیں نکال سیں و مہذا غدی ہی تہا **وَعَنِ ابْنِ مَرْقٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونًا**
وَهُوَ حُرٌّ وَتَزَوَّجَ ابْنَهُمَا سَرَّاهُ أَخَذَ وَالتَّزْوِجُ وقال هذا حديث حسن اور روایت ہی ابی زافر
سے کہا نکاح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی مہونہ سی اس وقت کہ ہی بغیر احرام کی اور بنا کیا ساتھ نو کی یعنی تصرف میں لئی اور وہ ہی بغیر احرام کہ
اور تہا میں پیغام دیا بنو النادریان حضرت کی و مہونہ کی نسل کی یہ احمد و ترمذی فی اور کہا ترمذی فی یہ حدیث حسن **ف** اوپر کی حدیث
ابن عباس کی کہ گدی اس سے معلوم ہوا کہ حضرت فی حالت احرام میں مہونہ سی نکاح کیا اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ بغیر حالت احرام میں کیا جانا جائز
کو وہ حدیث بخاری اور سلم میں نامی اور یہ دو نو میں سی ایک میں ہی نہیں پس نہیں پہنچی ہی یہ او کی درجہ کو ع در شرح حدیث نزدیک ہا
گذشت **باب المجرم یکتنب الصید** باب ہی پنج بیان محرم کی کچنی شکاری **ف** محرم کو شکار کرنا اور راہ دکھانی اور کو اور شکار
کن طرف شکار کی حرام ہی سب علما کی نزدیک اور اگر ان افعال میں سی کچہ ہی کریگا لازم ہوگا او سپر بلا یعنی قیمت شکار کی ساتھ فیصل و عا
سبب قیمت اس کے کہ شکار کیا ہی یا سبب قیمت اس وضع کی کہ قریب ہو اس کے اگر موضع شکار میں نہ ہو اس کی قیمت یہ اگر چاہی خرید ہی ساتھ
قیمت او کی کہ ہی اگر اس کی او میں پن ج کری او سکرم میں و اگر چاہی خریدی ساتھ قیمت او کی غلہ اور دیوی ہر فقیر کو آنا و ادھار اگر گھون
ہوں اور اگر گھوڑا جو ہوں تو ایک کی صلح یعنی پیار چار سیر دی کم اس سے مذی اور اگر چاہی روزہ کہی بدلی ناچ ہر فقیر کی ایک ایک روزہ ہر اگر
رہی کہ طعام فقیر سی سد دی او سکوا ایک روزہ کہی بدلی و سکی اور قصد شکار کرنا اور بھول کر کرنا الا برابر میں و اگر زخمی کری شکار کو یا کا
خصلہ و سکا یا او کہاری بال و سکی بدل دی او چیز کا کہ ناقص ہو کی قیمت او کی سی و اگر او کیٹری پر او کی یا کافی تاہم بانوں او کی پس ایسا ہو جاوے
کہ بچا و سکی اپنی کوئی وغیرہ سی پس او سپر قیمت پوری ہی اور اگر دودہ دوی او سکا پس قیمت ہی او کی دودہ کی اور اس طرح اگر انڈا تو می تو او کی
قیمت کو او پنج کہانی محرم کی شکار کو تفصیل ہی کہ اگر محرم آپ شکار کری یا کوئی اور محرم شکار کری کہانا او سکا محرم کو حرام ہی بال اتفاق و اگر غیر
محرم شکار کری اپنی ہی یا محرم کی ہی بانوں او کی یا بغیر انوں او کی کہی مذاسب و اقوال بن علما کی مذاسب یعنی صحابہ کا کہ حضرت علی ہی
انہیں میں او یعنی تابعین کا یہ کہ حرام ہی محرم پر کہنا شکار کا مطلق در و دلیل و فی حدیث مصعب بن جاشم کی ہی اور مذہب علم شافعی اور احمد کا یہ
اگر اگر محرم آپ شکار کری یا کوئی او او کی ہی شکار کری ساتھ انوں او کی یا بغیر انوں او کی تو حرام ہی اور اگر غیر محرم شکار کری اپنی ہی او کہی و میں
محرم کی ہی بطریق ہر کی ہی سلال ہی و مذہب نام ابوحنیفہ اور علما ان کی کا یہ کہ حلال ہی کہنا ناگوشت شکار کا محرم کو جب تک کہ آپ شکار کرنا

اور سکندر کی ساتھ اسکی اور راونہ بجاوی اور شاہ نگر کی طرف اسکی اور مدد مگر می نسا کرنی پر وہ یا کوئی اور محرم اگر یہ اسکی ہی نسا کر کیا جاوی چنانچہ حد
ابی قتادہ کی ولایت کرتی ہی ہے پیر اور مراد شکار سی ہے حیوان وحشی بحسب اصل خلقت کی کہ پیدائش و نسل و اسکی شکل میں ہو پس عا
بی محرم کو خرچ کرنا بکری اور دنبہ اور بیڑ اور گائین اور اونٹ اور مرغ اور بظاہر کی بی ہونی کا اور محرم پر بدلتا ہی بسبب حج کرتی کہ بوتر کی اور بہن
بی ہونی کی اور شکار کرنا جانور دیکھائی کا حلال ہی محرم وغیرہ محرم کو خواہ اسکو کہانی بہن یا کہانی بہن بحسب اس آیت شریفہ کی اصل لکم سید البحر و طعام
آخر آیت تک پہنچنے کی جانور جو کہانی جانی ہیں حرام ہی شکار کرنا اور حکما محرم پر بالاتفاق اور جو کہانی نہیں جانی ہیں انکو تقسیم کیا ہی صاحب مدنی
دوسرے پر ایک نوہ ہر کی یاد دینی ہیں اور ابتدا کرتے ہیں تلبید اکثر شافعیہ اور بیہی اور ماندا لیکل پس جائز ہی محرم کو قتل کرنا اور نہ انکو انہیں ناما و سپر کہہ
اوس ایک وہ بہن کہ ابتدا نہیں کرتی ساتھ بلکہ اکثر ماندا پس وغیرہ کی پس جائز ہی محرم کو مانا اور نہ اگر چوت کرین و سپر اور نہ انما و سپر کہہ و اگر چوت کرین
تو نہیں بلح محرم کو کہ ابتدا کرے ساتھ مانیک اگر مانیک اور نہ انما تو لازم ہوگا و سپر بلح معنی الفصل الاول فصل بی عن
الصَّعْبُ بْنُ جَثَامَةَ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحَشِيًّا وَهُوَ يَأْكُلُ الْبُؤَادَ فَرَدَّ عَلَيْهِ
قَالَ لَا تَأْكُلُ فِي فَرْجِهِ فَإِنَّكَ تَزْكُوهُ عَلَيْهِ لَكَ أَنَا حَرَمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَابْتَغِ بَنِي شَامَةَ بَنِي مِثْلَ بَنِي شَامَةَ بَنِي مِثْلَ بَنِي شَامَةَ بَنِي مِثْلَ بَنِي شَامَةَ
سیدہ امہ علیہ السلام کی گور خور حضرت ہی ابو امین یا و انہیں پس یہ دیا حضرت ہی انہیں پس جبکہ دیکھی حضرت ہی وہ چیز کہ ہی بیچ یہ وہ اسکی یعنی ناخوشی اور
نعم معلوم کیا نسبت بقول کرینکی فرمایا تحقیق ہی نہیں یہ دیا اسکو تہہ گرا سلی کہ ہی ہم حرام باند ہی ہونی نقل کی یہ بخاری اور مسلم ہی ف ابو داؤد
ہم ہی بگاہوں کا درمیان کہ اور مدینہ کی اور ظاہر اہم حدیث دلیل ہی اونکی کہ جو طوطی شکار کی گوشت کہاں کہ حرام کہ ہی محرم کی ہی اور نہ سبب ہمارے
مذہب حضرت عمر اور ابو ہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کہ سابی پس ہمارے نزدیک مراد یہ کہ گو خرزندہ شکار کر کہ بیجا تھا اور نہ
محرم کو درست نہیں سلی یہ وہ بلکہ ایک وایت میں یا ہی کہ گوشت گو خرچہ بیجا اور ایک وایت میں آیا ہی کہ ان گو خرچہ کی بھیجی اور ایک وایت میں نام
ہی کہ کھڑا اسکا بیجا اور نہ روایتی معلوم ہوتا ہی کہ بیان ہی گوشت اسکا مراد ہو جواب یہ کہ اول زندہ گو خرچہ بیجا ہوگا و نہ لیا بہر ان اور
گو خرچہ کہ اسکو انصون فی گوشت کہ تعبیر کیا اور انصون فی کھڑا اسکا کہا بیجا و طبری دلیل ہماری یہ حدیث ہی کہ لایا گیا گو خرچہ حضرت سلمیٰ امہ علیہ السلام
پس موضع عرج میں حالت حرام میں حضرت ہی حکم کیا ابو بکر کو کہ باٹ و و اسکو سمجھائی ہو کہ ان کی کہ پیدائش گمان اسکی کہ میری ہی شکار کیا گیا
ہی ع و عن ابی قتادہ کہ خرب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَعَلَّفَ مَعَ بَعْضِ اصْحَابِهِ وَهُمْ فُجْرُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحَرَّمٍ
فَرَأَوْا حِمَارًا وَحَشِيًّا فَقَالُوا بَرَاءُ فَلَمَّا سَأَلُوهُ تَزْكُوهُ حَتَّى رَأَوْا الْبُؤَادَ تَزْكِبُ فَرَسَّالَهُ فَنَسَّالَهُمْ أَنُيْنَا وَلَوْهُ سَوَّلَهُ فَاكْبُوا فَنَسَّالَهُ
فَحَمِلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَاكْبُوا فَنَسَّالَهُمْ فَاكْبُوا فَنَسَّالَهُمْ فَاكْبُوا فَنَسَّالَهُمْ فَاكْبُوا فَنَسَّالَهُمْ فَاكْبُوا فَنَسَّالَهُمْ فَاكْبُوا فَنَسَّالَهُمْ فَاكْبُوا
شع ہی قالوا معنار رجله فأخذها النبي صلى الله عليه وسلم فأكلمها متفق عليه وفي رواية لها فلما اتوا
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أهنكم أحدا أمرا أن نحل عليكم أو أئشار إليهم قالوا لا قال فكلوا ما بقي من لحمها
اور روایت ہی ابی قتادہ ہی یہ کہ دونکی ساتھ غیر خدا سلمیٰ امہ علیہ السلام کی معنی سال صدیقین پس بھیجی روایتی و بعضی اپنی یا روایتی ساتھ اور یا روایتی
حرم ہی اور ابو قتادہ ہی غیر محرم پس دیکھا اونکی یا روایتی گو خرچہ پہلی اونکی دیکھنی ہی پس جب دیکھا یا روایتی اونکی فی گو خرچہ پھر دیا اسکو
کہ دیکھا اسکو اوقاف وہی پس سوانوی اپنی گو خرچہ پر پیر مانگا یا روایتی یہ کہ دیوین اسکو کھڑا اسکا پس دیا انہوں فی گو خرچہ لیا اوقاف وہی گو
یعنی گو خرچہ اور کر پھر حکم کیا گو خرچہ پس مارا اسکو پھر کہا یا اسکا یا ساتھ والوں فی پیش بیان ہوی معنی گمان اسکی کہ محرم کو طوطی شکار کہا

درست است پس جبکہ علی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی پوچھا اسی معنی حکم دے گا کہ آیا کھانا اور کھانا درست تھا کہ کو با نہیں فرمایا کہ ہی تمہاری پاس
 اور پھر کہ کچھ کہا وہ بون فی جماعی ساتھ ہی پانون اور کھانا یا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اور کھانا یا اسکو نقل کی یہ بخاری اور سلم فی اور پھر ایک
 اون دونوں کی یہ ہی کہ پس جب انی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پانٹ رہا یا حضرت فی کیا تم میں کی کہنی حکم کیا تھا ابو قتادہ کو یہ کہ حکم کری گا کہ
 پر یا شاہ کیا تھا طرف ہوئی کہا اون بون فی کہ نہیں فرمایا پس کہا ابو جریانی رہا ہوا کی گوشت میں سی ف کہا یا اسکو اور ایک روایت صحیحہ میں
 آیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں کہا یا اسکو تطبیق نہیں یوں دیجاوی کہ اول حضرت فی نہ کہا یا ہوگا بخوف اس کی کسی محرم فی حکم کیا ہوگا
 یاد دہو کی چیز یہ تحقیق ہوگی نوش فرمایا حکم تھا یعنی ہر حکم کیا تھا با ولالت کی ہی معنی راہ بتائی ہی اسکیطفت اور فرق دلالت اور اشارت میں ہم
 ہی کہ دلالت زبان سی ہوتی ہی اور اشارت ہاتھ سی اور بعضیوں فی کہ کمال دلالت غائب میں ہوتی ہی اور اشارت حاضر میں اور دلالت حرام ہی محرم
 کوئل میں اور حرم میں اور غیر محرم کو حرام ہی حرم میں حل میں اور یہ حدیث ولالت کرتی ہی اسپر کہ مباح ہی محرم کو کہا نا گوشت شکار کا اگر آپ حکم
 نہ کیا ہو اور دلالت اور اشارت اور مد فی ہو اور اس میں روی اونکا کہ جو مطلق شکار کی گوشت کہا نیکو منع کرتی میں ح ح و عن ابن عمر ان
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس لا تجزأ علی من قتلکم فی الحرم والاحرام الفاسرۃ والغراب والحداۃ والعقرب
 والکلب العقور متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا پنج جانور میں میں گناہ اسپر کہ ماری اونکو حرم میں اور
 احرام میں چوہا اور کوتا اور چیل اور چھو اور کتا کتا کھنا نقل کی یہ بخاری اور سلم فی ف کو بی مرو کو سیاہ و سفید ہی کردہ اکثر مرد و عجم است
 کہا تا ہی جبکہ روایت آئندہ میں آتا ہی اس سے نقل گیا کو کہی ہی کہا نیوالا کہ نہ کد سکا سیاہ ہوتا ہی اور پونچ اور پانون اسکی سرخ اور کٹی کٹی
 کی حکم میں میں سب جانور مذی حکم کر نیوالی فرع و عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس فواقیق یقتلن
 فی الحرم الحیۃ والغراب لا یقتم ولا فادۃ والکلب العقور والحداۃ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا پنج جانور مذی ماری جاوین حل میں اور حرم میں ہی یعنی بغیر احرام کی ہو ماریو الا یا احرام بانڈی ہو سانپ کو
 ابلق اور چوہا اور کتا کتا کھنا اور چیل نقل کی یہ بخاری اور سلم فی ف حرم ہی مارا اوس کٹی کا کہ جہین منفعت ہو اور اسی ہی مارا اوس کٹی کا
 کہ جہین منفعت ہو اور نہ ضرر مارا ان جانور و نکا کہ مذکور ہو احرام میں پر نہیں ہی بلکہ ہی حکم ہی سب مذی جانور و نکا مانند حیوانی اور چھو اور
 ہوا و چھڑی اور کہت مل و مانند انکیں اور اگر ماری جون مددی جو جا ہی ح ح متقی الفصل الثانی فصل دوسری عن
 جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لحکم التمسید لکم فی الاحرام حلک ما لم یضیڈہ او یضادکم سداۃ
 السوداؤد والسرہین والسنائی اور روایت ہی جابری کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کہ گوشت شکار کا واسطی
 تمہاری پنج احرام کی حلال ہی جبکہ نہ کیا ہو متنی شکار یا نہ کیا ہو واسطی تمہاری نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی فی ف معنی اگر تم
 حالت احرام میں شکار کرو گی یا تمہاری ہی کیا جا و لگا اگر چہ شکار کر نیوالا حرم ہو تو نہیں درست ہوگا کھانا اور کھانا دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث
 کی مالک و شافعی فی اسپر کہ ماری گوشت اوس شکار کا کہ شکار کیا ہو اسکو غیر حرام والنبی واسطی حرام والیکلی قد بولصفیہ فی یہ معنی ہی میں کہ اگر بطریق
 شکار کی میجا جاوی طرف تمہاری شکار تو اسکا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بھی تو نہیں حرام ہوگا معنی اسکی یہ میں کہ اگر شکار کیا جاوی ہو جبکہ
 نہا کی تو نہیں درست کھانا اسکا پس نہیں حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ فرج کری اسکو غیر محرم احرام والیکلی ہی بغیر اولالت یا اشاری واسطی کی
 وعن ابن ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجرد من صید البحر سداۃ السوداؤد والسرہین

جاء فی بعض النسخ ان
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال خمس لا تجزأ علی من قتلکم فی الحرم والاحرام الفاسرۃ والغراب والحداۃ والعقرب والکلب العقور متفق علیہ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا می شکار در ایکسی ہی نقل کی ہیر ابو داؤد اور ترمذی فی ف کہا علما ہماری فی
 کوٹھک کو شکار در پاک اسلی کہا کہ یہ مشاہیر ہی شکار در پاک اس بات میں کہ بغیر جرح کی درست ہی پس نہیں جائز ہی محرم کو مارنا مذہب کا اور لازم آویگا اور
 سبب ماری او سیکلی تصدیق یعنی مددی جو چاہی اور بدایہ میں لکھا ہی کہ مدی شکار جنگل کیست کہا ابن جہام فی کہ اسی پر میں اکثر علما اہل حق اور
 علما فی کہا کہ حدیث سی معلوم ہو تا ہی کہ جائز ہی شکار کرنا مدی کا محرم کو کسی کہ یہ شکار در پاک ہی او شکار در پاک محرم کو سلال ہی بوجہ اس
 قول اللہ تعالیٰ کی وحل لکم صید البحر و ما تم حرام ح و عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقتل المحرم السمیع
 العادی سرقاۃ الشرب و الذی و ابی ما جہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا مارو
 محرم و زندی حملہ کرنا والی کو نقل کی ہیر ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ فی ف حملہ کرنا والی کو یعنی جو کہ قصد کرے مارو انہی اور زخمی کرے یا مارے اور
 بہیر بنی ابی ہریرہ کی ع و عن عبد الرحمن بن ابی عمار قال سالت جابر بن عبد اللہ عن الضبع اصید ہی فقال نعم
 فقلت ایوکل فقال نعم فقلت سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم رواہ الترمذی و النسائی و الشافعی
 و قال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمار سی کہا پوچھا میں جابر بن عبد اللہ سی
 حال جانور چرخ کا کیا شکار ہی پس کہا میں کہ کہا یا جابری کہا کہ ان پر کہا میں کہ سنا ہی مینی اسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا
 ان نقل کی ہیر ترمذی اور نسائی اور شافعی فی اور کہا ترمذی فی کہ یہ حدیث صحیح ہی ف شکار ہی وہی شکار ہی کہ کہا نا اسکا محرم کو مار
 ہی یا نہیں و کہہ نا گوشت چرخ کا نزدیک ام شافعی کی درست ہی بوجہ اس حدیث کی اور امام مالک اور امام عظم کی نزدیک نہیں درست بوجہ
 حدیث کی اگر کی اتی ہی ع و عن جابر قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضبع قال ہو صید و یجعل فیہ کبشا
 اذا اصابہ البحر رواہ ابی داؤد و ابی ما جہ و الداریمی اور روایت ہی جابری کہ کہا پوچھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی حال
 جانور چرخ کا فرمایا کہ وہ شکار ہی اور دیو می بیچ او سکی و نہ یا میندہ جوقت کہ بیچی او سکو محرم نقل کی ہیر ابو داؤد اور ابن ماجہ اور داری فی ف مینے
 اگر محرم فی حرام کی حالت میں چرخ کو شکار کیا یا نہ یا اسکو اسکی بدلی ایک نہ یا میندہ دینا اتی ہی ع و عن خزیمہ بن جری قال سالت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الضبع قال او یاکل الضبع احد و سالتہ عن اکل الذئب قال او یاکل الذئب
 احد فیہ خیر رواہ الترمذی و قال کثیر اسنادہ یاقوتی اور روایت ہی خزیمہ بن جری
 سے کہا پوچھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی حال کہا فی چرخ کسی فرمایا کیا کہا تا ہی چرخ کو کوئی یعنی نہ چاہی کیسکہ کہا نا اور پوچھا میں حضرت
 حال کہا فی بہیر بنی کا فرمایا کیا کہا تا ہی بہیر بنی کو کوئی کہ او میں ہو بلانی یعنی ایمان یا شوقی نقل کی ہیر ترمذی فی اور کہا نہیں ہمارا اسکی
 قومی ف یہ حدیث نقل الامم میں صحیح ہی اگرچہ ضعیف ہی باعتبار سند کی اور قوہ دی ہی اسکو روایت ابن ماجہ کی فی کہ لفظ اسکی یہ میں میں اکل
 الضبع اور مویہ ہی اسکی یہ حدیث کہ حضرت فی منع فرمایا ہی کہا فی ہر ذی ناب یعنی صاحب پچلہ کی کسی کو زندہ و نہیں سی ہو اور یہ ہی ذی ناب
 زندہ پس سبب تعارض دلیل کو بیچ تحریر ہوا ہا ست کی مکروہ تحریمی ہی بہ نزدیک بوضیہ کی ع الفصل الثالث فصل تیس
 عن عبد الرحمن بن عثمان التیمی قال کنا مع طلحۃ بن عتبیر اللہ و نحن حرم ف اھدی کالہ طیر و طلیہ و اقد قمنا
 من اکل و میئام من توثرع فلما استیقظ طلحۃ و افاق من اکلہ قال ف اکلناہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم
 روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان ترمذی سی کہ کہا میں ہم ساتھ طلحہ بن عبید اللہ کی اور ہم ہی محرم پس یہی چاہا کیا ایک جانور زندہ یعنی بچا ہوا

اور طلحہ سونے جی پس بعضوں نے ہرمین کہہ یا یعنی اسلی کہ جائز ہی محرم کو کہا نا گوشت خشکا کا اگر حکم وغیرہ دیکھا ہوا بعضوں نے ہرمین سی پر نیز کہا یعنی اس
گمان پر کہ محرم کو کہا نا اسکا درست نہیں پس جب جاگی طلحہ موافقت کی اور شخصہ کہ کہا یا تھا او سکو کہا طلحہ فی پس کہا یا ہمنی اسکو یعنی مثل اسکی کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ سلمی ف موافقت کی یعنی ساتھ قول کی یا فضل کی یعنی یا تو یہ زبانی کہا کہ اچھا کیا یا پسپی باقی را
ہو کہا یا اور مراد جانوسی یا تو جلس ہی کہ گئی جی باوجود جانوڑا تھا کہ کفایت کیا جماعت کوع باب الاحصار و فیت الحج
بستجہ بیان روکنی حرم کی اور فوت ہو جانی حج کی ف روکنی محرم کی ہمدی نزدیک جب سبازر کہی محرم کوع حج سی جاری یا دشمن یا بخر
ہو سکی یا محرم غوی کا یا خانداد و سکا راوین مر جاوی تو چاہی او سکو یہ کہ بچی ایک بکری کہ ذبح کیجا وی او سی کیطرسنی حرم میں بیچ وقت معین
کی اور ہرام سی نکلی بعد ذبح ہوئی او سکیکی بغیر ہرم مثانی اور بال کتروانی کی اور قارن ہو تو دو جانوڑا بھی اور تینوں امانو کی نزدیک رکنا بسبب
دشمن ہی کہ ہوا ہی پس ماضی و کنی نزدیک باقی رہتا ہی احرام پر اور اگر عذر جانا رہی اور حج فوت ہو سکی حرام سی ساتھ عمل عمر کی اور فوت ہوئی حج کی بجز
احرام باند ہی ہو کی تھا اور نہ یا امکان و وقت کا یعنی عوفات بیچ زمانہ فوت کی کہ وہ بعد زوال خوف سی ماطلوع فجر ن تحری کی ہی اگر چہ ایک ساعت ہوا
یہاں ایک عجیب مسئلہ ہی کہ اگر کوئی پہنچی وہاں اخیر رات بخیرین دنار عشا کی پڑی نہا اور خوف ہو اسکا کہ اگر جاؤنگا عفا ہو تو فوت ہوگی عشا او شرفا
ہو تو عشا میں تو فوت ہوگا و وقت پس بعضوں نے تو کہا ہی کہ مشغول ہو عشا میں اگر فوت ہوا وقت و وقت اور بعضوں نے کہا کہ چوڑی نماز اور جاو
طرف عرفہ کی حرم متقی مسئلہ درمخارمین لکھا ہی کہ اگر تنگ ہو وقت عشا کا اور وقت کا تو چوڑی نماز اور جاوی عوفات کو الفصل
اول فصل پہلی عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فخلق سراسه وجامع نسائه وكره هذا حتى اعتمر عاقا قايلا رواه البخاري
اور روایت ہی ابن عباس کہہ را کہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خلق سراسہ و جامع نسائہ کو کرہ کیا حتی اعتمر عاقا قایلا رواہ البخاری
سہا یا او صحبت کی اپنی عورتوں سی یعنی بعد طہال ہوئی کامل کی اور بیچ کی ہدی اپنی یہاں کہ عمرہ کیا اگلی سال نقل کی یہ بخاری نے ف روکی کہ
بنے عمر کیا احرام باندہ کہ کی کو چلی جی مشر کون فی رو کا حدیبیہ میں حضرت احرام سی نخل آئی اور واو جامع نسائہ غ میں مطلق جمع کی ہی جی یعنی مثلاً
وغیرہ ترتیب سی نہیں مذکور ہی او صحیحین میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب نے کی احرام سی نکلی حدیبیہ میں جبکہ روکا او کو مشر کون فی اور
حضرت ہی احرام باند ہی ہوئی عمر کیا پس عمر کیا یعنی ہدی ذبح کی پیر ہرم مثلاً یا پیر فرمایا اپنی اصحاب کو کہ کھڑی ہوؤ پس سر کر وہ ہرم مثلاً او بھایہ
میں کہ پیر احرام سی نکلی کہا بن ہام فی کاس قیدنی یہ فائدہ دیا کہ نہیں احرام سی نکلتا محصر پہلی ذبح ہوئی ہدی کی پس اگر محصر یعنی رکنی والی فی
ہدی بھی اور کہہ یا کہ فلانی دن ذبح کرنا اور اپنی گمان کیا کہ روز موعود میں ذبح کی گئی پس کی اتنی کوئی چیز ممنوع احرام کی پیر معلوم ہو کہ او
روز ذبح ہوئی اپنی لازم ہوگا او پیر بدل یعنی جانوڑا ذبح کرنا وغیرہ ذک اور اسطرح اگر ذبح کی حل میں اس گمان پر کہ یہ حرم ہی اور جائز ہی نام
شافعی کی نزدیک ذبح کرنا ہدی رکنی کا جہاں روکا جاوی اور خفیہ کہتی ہیں کہ نہ ذبح کری محصر ہدی کو مگر حرم میں اور باقی ہایا میں اتفاق ہی
دونو کا کہ نہ ذبح کیجا وین مگر حرم میں اور جو کہ رکنی کی جگہ نہ ذبح کر سیکو کہتی ہیں دلیل انکی یہ ہی کہ حضرت فی اور صحابہ رضی حدیبیہ میں ہدی ذبح
کی باوجودیکہ وہ زمین حل میں ہی اور خفیہ یہ جوابے جی ہیں کہ ممکن نہا ہدی کا پہنچنا حرم میں پس بضرورت وہیں ذبح کی اور بعضی کہتی ہیں
کہ کچھ حدیبیہ سل میں ہی اور کچھ حرم میں پس شاید کہ ذبح حرم میں ہوگی اور اگلی سال یعنی ساتویں برس ہجری میں اس معلوم ہوا کہ اگر کوئی
محصر ہو یعنی رک جاوی تو قضا او سکی کری ہما نزدیک قضا او سکی وجبہ اور شافعی کی نزدیک وہ پیر قضا نہیں اور اگلی سال کی عمر کیا نام عمرہ
القضا ہونا مویدی ہما مذہب کا ح ع وعن عبد الله ابن عمر قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فحاک

ہو احرام سی باہر نکلنا تو نہ حکم کرنی حضرت اوسکو ساتھ شہر کو کرکلی کیونکہ بنیاد نہ تھی اور امام اعظم جو کہتے ہیں کہ احصار سبب مرض کی بھی ہوتا ہے اور بول
 بہکڑی میں ساندہ بیت حجاج بن عمر انصاری کی کہ لگی آتی ہے اور اور دلیل دینی یہ ہے کہ بن عمر منکر تھے شہر کو کرکلی اور کہتے ہیں کہ کیا ہمیں کنا بیت کرنی حکم
 سنت مہاربی نبی کی اور یہ ہے کہ آتی ہیں کہ فائدہ شہر کو کرکلی یعنی اس عورت کی حق میں یہ تھا کہ جلدی احرام سی نکل دی اسی کہ اگر وہ شہر کو کرکلی تو دیر کر
 نکلتی یعنی جب پہنچتی رہی اپنی جگہ پر اور یہی مذہب امام اعظم کا حصہ کہ دست نہیں کہ احرام سی باہر نکل بیجا نکل کر کجاوی بدی اوسکی حرم میں گرے کہ
 شہر کو کرکلی دینی اگر شہر کو کرکلی کہ جہا نہیں کون وہاں احرام سی نکل دین تو بوجہ دکنی کی حلال ہو جائے بغیر فوج ہونی بدی کی **ع الفصل**
الثانی فصل دوسری سنن ابن عباس رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَحْصَاءَهُ أَنْ يُبَدِّلُوا الْهَدْيَ الَّذِي تَخْرُجُ
 عَامُ الْهَدْيَةِ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ رَوَيْتُ هِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُكْمِ كَيْفَ يَنْبَغِي أَصْحَابُ كُوفَةِ كَيْفَ يَنْبَغِي
 جَانُورُ وَكُوفَةُ جَانُورُ كَيْفَ يَنْبَغِي هِيَ سَالِ حُدُودِ كُوفَةِ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ نَفْلُ كَيْفَ يَنْبَغِي هِيَ سَالِ حُدُودِ كُوفَةِ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ نَفْلُ كَيْفَ يَنْبَغِي
 ہستی سال بندہ کہ عمرہ قضا کا بجا لاوین اور جانور بدلی انکی فوج کرین تا فوج کرنا حرم میں واقع ہو اسی کہ بدی احصار بوجہ نہیں کیانی ہی مگر حرم میں
 جبکہ کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور یہ ہے جس صورت میں کہ فوج کرنا حدیث میں غیر حرم میں تھا ظاہری اور اگر کہ کہیں حدیث میں ہی حرم میں تھا یعنی کہ اکثر
 حدیث میں حرم میں پس بدل کرنا وظاہر احصار اور صل کرنی نفسیت کی تھا اور امر وظاہر احصار اور صل کرنی نفسیت کی تھا اور امر وظاہر احصار اور صل کرنی نفسیت کی تھا
 چھوٹی ہوئی ہے اور ایک نسخہ میں لائق کرو یا ہی لفظ بودا بودا کا اور ایک نسخہ میں یہ عبارت زیادہ ہے و فیہ قصۃ و فی سند محمد بن اسحق ح ہر ع
وعن الحجاج بن عمرو رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كَيْسَ بْنَ عُرَيْجٍ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ
 سَرَّاهُ التَّزْمِيدِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالسَّكَّانِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى أَوْ قَرَضَ وَقَالَ التَّزْمِيدِيُّ هَذَا
 حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْمَصَابِيحِ ضَعِيفٌ اور روایت ہی حجاج بن عمرو انصاری سی کہ کہا فرما یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وہ شخص کہ ٹوٹ جاو
 یعنی ہانوں اوسکا یا نکلے ابو جواد ہی پس تحقیق ہو گیا حلال یعنی جائز ہی اوسکو ترک کرے احرام کو اور پھر اولیٰ ہی مکن طرف لازم اور سبب اگلی سال
 نفل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی فی اور ابن ماجہ اور دارمی فی اور زیادہ کیا بودا و دینی ایک روایت میں یا جواد ابو جواد ہی اوسکا ترمذی فی
 یہ حدیث حسن ہے اور مصابیح میں کہا بغوی فی کہ یہ حدیث ہی **ف** یا جواد یعنی جسکو حادث ہو بعد احرام کی کو فی منع سوائی احصار دشمن کے
 تو یہی جائز ہی ترک کرنا احرام کا یہ حدیث دلالت کرنی ہے اسہ کہ احصار یعنی رکن بغیر دشمن کے بھی ہوتا ہے جبکہ کہ مذہب ابو حنیفہ کا ہی اور یہ حدیث ہی
 یعنی سند بغوی کی سند ہی پس اسکی سند ضعیف نہیں ہے نہیں لازم آتا کہ سند ترمذی وغیرہ کی بھی ضعیف ہو اور بر تقدیر تعارض کی ترجیح ہوگی حسن کہ
 ترمذی کو احصار ضعیف کہنی کہنی کی اوسا کہ نسخہ میں بعد لفظ حسن کی صحیح ہی ہے اور ترمذی فی کہا کہ ضعیف کہنا اسکو باطل ہی **ع وعن**
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَعْسَرٍ الدَّيْلَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْكَلَهُ جَمْعٌ قَبْلَ طُلُوعِ
 الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ أَيَّامَهُ مِنْ ثَلَاثَةِ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا اِشْمَ عَلَيْهِ وَفَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا اِشْمَ عَلَيْهِ سَرَّاهُ التَّزْمِيدِيُّ
 وَأَبُو دَاوُدَ وَالسَّكَّانِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التَّزْمِيدِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْمَصَابِيحِ ضَعِيفٌ
 اور روایت ہی عبد الرحمن بن بعسر دہلی سی کہا سامی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمائی تھی حج عرفہ ہی یعنی ٹراکین حج کا نوبن مارے فوجہ کی وہ شخص
 عرفات کا ہی جسکی کہ باہر وقت وفات کا رات فردا کہیں یعنی دسویں رات فوجہ کہیں پہلی طلوع ہونی فجر کی پس تحقیق یا با اوسنی حج دن نبی کہ
 تین پہنچے گیا روین باروین تیروین کہ جسکو لازم شہر کو کرکلی کہتے ہیں ان تین دنوں میں نمازین رہتی ہیں اور رمی کرنی میں پس جو شخص چاہے

کرمی پنج دودنی پس نہیں گناہ او سپر اور جو شخص گناہ کرے نہیں گناہ او سپر نسل کی بہتر نژادی اور باو دود اور نسا فی اور ابن باجہ اور داری فی اور کہا نزدیکی
 فی بہ حدیث حسن صحیحی **ف** پایا ج یعنی حج فوت ہوا اور امن میں رہنا دسی اگر جاع کیا پہلی وفوت کی اور نبی وفوت کیا یعنی نہ ہیز عرفات میں
 رہنا تک کہ فجر ہو گئی وجہ سے او سپر بہرہ کھل اومی احرام سی ساتھ افعال عمر کی اور رام ہی او سپر ہمیشہ احرام باندھی رہنا سال تینہ تک اور جو شخص جلدی کرے
 یعنی جو شخص کنکریان تینوں مناروں پر بدوین تاریخ چچی دوپہر کی مار کر چلا ابانکی میں پس نہیں او سپر چھ گناہ اور سا قضا ہوا دس تیر دین مات کار ہنا اور
 کنکریان ماری تیر دین کی اور جو کوئی بار دین تاج منار دیکھ کنکریان مار کر نہ ہی میں سپر اربا بیا تک تیر دین تاریخ چچی تینوں منار دیکھ کنکریان مار دین تو
 او سپر ہی گناہ نہیں یعنی دونو باتیں برابر ہیں جائز ہونی میں اگرچہ تاحیر فضل ہی سبب کثرت عبادت کی اور ایہی کراہل جاہلیت و فیرقی تہی سببی تعجب گناہ
 جانی ہی اور رضی تاحیر کو پس یہ حکم نازل ہوا کہ تعجب اور تاحیر دونو برابر ہیں اور زمین گناہ نہیں **ح** پنج **باب حرم مکہ تحریم**
اللہ تعالیٰ باب ہی پنج بیان حرم مکہ مکمل محفوظ کہی اوسکو اللہ تعالیٰ آفات سی **ف** حرم کہی ہیں ہوس زمین کو کہ گرد کعبہ و رکعی کی ہی
 بسبب تعظیم کعبہ کی حرم کو ہی اللہ تعالیٰ فی معظم مکرم کیا ہی اور حرم اوسکا نام اسی ہوا کہ سبب بزرگی اوسکی حرام کی ہیں اللہ تعالیٰ فی اس میں بہت ہی سپر
 کہ وہ حرام نہیں ہیں اور جگہ اور سبب حرم ہونیکا بعضوں فی بہ کہا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین میں بھیجا تو وہ ڈرتی ہی نیلین سے کہ ہلاک ہو جائے
 مجھ کو پس بھی اللہ تعالیٰ فی ملاکہ کو ناگہانی اونی کرین پس جہان جہان حدین حرم کی ہیں ان فرشتی کہری ہونی ہر طرف پس حتمی زمین و میان
 کعبہ و جگہ کہری رہتی فرشتوں کی ہی و حرم ہونی اور بعضوں فی کہا کہ جب جبرائیل و حضرت ابراہیم علیہ السلام فی وقت بنائی کعبہ کی رکھا روشن ہو گئی
 اوس زمین ہر طرف ہی پس حتمی زمین روشن ہوئی بسبب شمع جبرائیل و حرم ہونی اور حرم کی او پر نہائی ہی ہونی میں علامت کی ہی
 ہر طرف گناہ بجا جہدہ او جو انہ کی نہیں **ح** الفصل الاول فصل ہی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یوم فی سکتہ لا ہجرۃ ولکن جہاد ونبیہ واذ الشہر اثمہ فانقر اوقال یومہ فی مکہ ان ہذا البلد
 حرمہ اللہ یوم خلق السموات والارض فهو حرام محرمة اللہ الی یوم القیمۃ واذ لہ لم یحل القتال فیہ لاحد قبی ولولہ
 فی الاساعۃ من ہذا ہو حرام محرمة اللہ الی یوم القیمۃ لا یعضد شجرہ ولا یقصر صیدہ ولا یلقط لقطۃ الا من
 عثر فیہا ولا یختلی خلہا فقال العباس یا رسول اللہ الا الاذ خرقاۃ لقیینہم
 وکیونہم فقال الا الاذ خرقاۃ علیہ و فی رایتہ انی ہریرۃ لا یعضد شجرہا ولا یدقظ ساقطہا الا
 منشد روایت ہی ابن عباس کہہا ہوا لہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی دن فتح مکہ کی کہ میں نے ہجرۃ و لیکن جہاد اور نبی خاص فی
 عمل میں باقی ہی اور جو وقت کہہا ہی کہ میں نے حکم کیا کہ جہاد کی یعنی حکمنی کا پس حکم و نوایا دن فتح مکہ کی کہ تحقیق بہ شہر نئی سامی زمین حرم حرام
 کیا اوسکو اللہ تعالیٰ فی یعنی حرام کی تو کوہر تک سکی اور وجہ کے اوپر تعظیم اوسکی اوسنی کہید اکین آسمان کو اور زمین کو یعنی حرمت اوسکی قیام سی سپر
 ہو حرام کیا گیا ہی ساتھ حرمت اللہ تعالیٰ کی قیامت تک او تحقیق ہرگز نہیں چلے ہوا قتال میں سکی ہی چلی ہی و زمین حلال ہوا قتال میں ہی ہر
 گناہ ایک ساعت دن یعنی دن فتح مکہ کی پس و حرام کیا گیا یعنی ہر ایک پر بعد اس ساعت کی ساتھ حرمت اللہ کی روز قیامت تک یعنی ہی لغتہ لکنا
 کا شہاوی حرمت خارا و اوسکا یعنی اگرچہ ایدہ اوس سی اور نہ بیگا یا جاوی شکار اوسکا یعنی نہ معترض ہو اوس ساتھ شکار کرنی اور وحشت دلائی اور
 ہر ایک گناہ کر کے اور نہ او نہ یا جاوی لفظ اوسکا جو شخص کہہا کہ لکری اوسکو یعنی اوسکا ہا یا ہی او ہانا اوسکا اور نہ کافی جاوی کہا اوسکی و سکی پس کہا
 عباس یا رسول اللہ اگرچہ یعنی اوزر کہہا ایک گناہ سی اوسکی اجازت دیجی اسی کہ دو و اسی اہل ان اور سناروں و انکی ہی یعنی اونی ہونے

وہی کہہا کہ زمین ہر طرف ہی حرم کی ہوئی بسبب شمع جبرائیل و حرم ہونی اور حرم کی او پر نہائی ہی ہونی میں علامت کی ہی

کرنا حد و انقصا صلیح ہر حرم کی اور ابوحنیفہ کی نزدیک یہ جائز نہیں دیکھتی میں کہ اسکو اسباب مہر ہوگی اوسا اگر قتل فصاحت
 کی یہی کیا تو حمل کرگئی اسپر قتل دیکھنا سبقت مباح ہونی حرم کی ہوا جو ع ح **و عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و**
اسلم دخل یوم فمکة وعلیہ عمامة سوداء یغیر احرارہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر ہی یہ کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی یعنی کی میں دن فتح کی کی بغیر احرام کی اور اوپر ہی پڑی سیاہ نعل کی یہ مسلم فی ف غایب مہر ہونا ہی ہفت
 خود پہنی ہوئی اور اوپر عمامہ باندھا ہوگا اور احرام نہ باندھنی کی تقریر ایسی گزری اور اس حدیث میں بل ہی اسپر کہ مستحب ہے نہ کہ سیاہ
 جیسا کہ مذہب حنفی ہی ع ح **و عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو جيش الکعبة**
فإذا كانوا یبذلون من الارض یحسف یا وھم و اخرھم قلت یا رسول اللہ و کیف یحسف یا وھم و اخرھم و فیہم اسواقھم
ومن لیسھمھم قال یحسف یا وھم و اخرھم ثم یبغون علی ناکھم متفق اور روایت ہی عائشہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی قصہ
 کرچا ایک لشکر خراب کرئی کعبہ کا پس جو قوت کہ پہنچ گیا پانچ میدان اکاب زمین کی دھسایا جاوے گا ساتھ دل پی کی اور آخر پی کی یعنی سبکی
 جاوے گی کہا میں یا رسول اللہ سطرسی دھسایا جاوے گا ساتھ دل پی کی اور آخر پی کی اور اوپن ہوگی بازاری اوکی اور وہ شخص کہ نہیں اوپن
 سے یعنی کفر میں اور چھ قصہ خراب کرئی کعبہ کی شہر کی وہی نہیں ہوگی بلکہ حنیف اور قیدی اوکی ہوگی فرمایا دھسائی جاوے گی ساتھ دل پی کی
 اور آخر پی کی چہ اوٹھائی جاوے گی اپنی زمینوں نفل کی یہ بخاری اور مسلم فی ف **یہ خبر دی ہی حضرت فی از ہی زمانہ کی حال کی کہ حضرت**
امام ہمدی کی وقت میں یہ لشکر بادشاہ مسک کا نام اوسکا سفائی ہوگا ایسا راوہ کرچا اور فرمایا کہ دھسائی جاوے گی اور دھسائی جاوے گی
پس داخل ہوگی وہیں یہ ہی اگرچہ قصہ انکا اوسکا سفائی ہوگا ایسا راوہ کرچا اور فرمایا کہ دھسائی جاوے گی اور دھسائی جاوے گی
سبقتینوں پر کہ جویت اسلام کی کہتا ہوگا حنیفی ہوگا اور جویت کفر کی کہتا ہوگا دھنی ہوگا ع ح **و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجرب الکعبة ذو السورین من الحبشة متفق علیہ اور روایت ہی
 ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی خراب کرچا کعبہ کو صاحب پند لیون چھوئی اور پتلی کا حبشیو نہیں نفل کی یہ بخاری
 اور مسلم فی ف **متحد یون ہی کہ خرابی کعبہ کی بستی کی ہا یہ ہوگی و یہ یہ جامی عبرت ہی کہ کعبہ ابوہداس قد خطبت کی ایک حقیر آدمی کی ہا یہ**
سی خراب ہوگا اور وہ جب خراب ہوگا تو قیامت قایم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی کرچا اور آبادی عالم کی متعلق ہی ساتھ وجود اس نازہ ہا کی ح
و عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان فیہ اسودا فخرج یقلعھا حجرا حجرا مرآھا البخارے
اور روایت ہی ابن عباس کہ نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا کہ میں کہتا ہوں خراب کرئی کعبہ کیو کہ اس شخص کو سیاہ رنگ پست
او کہا کرچا خانہ کعبہ کو پتہ پتہ نفل کی یہ بخاری فی ف **انج ساتھ تقدیم کی جہر پڑا و سکو کہتی زن کہ بچی اوکی اسپین دیک ہوں اور پتہ**
اور پتہ لیان دور دورہ علی الفصل الثانی فصل و **عن یعل بن امیۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ**
علیہ وسلم قال اختار الطحار فی الحرم الحاد فیہ مرآہ ابوداد روایت ہی یعل بن امیہ ہی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی
 علیہ وسلم فرمایا نہ کہ ناغدا کا حرم میں کجروی ہی او میں نفل کی یہ ابو داؤدی فی **نہ کہ ناغدا یعنی خریدی غدا کی میں اس نیت ہی**
کہ جب بہت گران ہوگا تو پتہ پتہ حرام ہی ہر شہ میں اور حرم میں نہ حرام ہی جیسا کہ فرمایا کجروی ہی یعنی میل کرتا ہی حق سی طرہ باطل
کی جو کہ کام اللہ میں مذکور ہی و من یرد فیہ بالحا و یظلم مذقہ من غذا یا یمرع مسئلہ کروہی احکا یعنی نہ کہ کہنا نوت و یون و با و

یہ خبر دی ہی حضرت فی از ہی زمانہ کی حال کی کہ حضرت امام ہمدی کی وقت میں یہ لشکر بادشاہ مسک کا نام اوسکا سفائی ہوگا ایسا راوہ کرچا اور فرمایا کہ دھسائی جاوے گی اور دھسائی جاوے گی پس داخل ہوگی وہیں یہ ہی اگرچہ قصہ انکا اوسکا سفائی ہوگا ایسا راوہ کرچا اور فرمایا کہ دھسائی جاوے گی اور دھسائی جاوے گی سبقتینوں پر کہ جویت اسلام کی کہتا ہوگا حنیفی ہوگا اور جویت کفر کی کہتا ہوگا دھنی ہوگا ع ح و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجرب الکعبة ذو السورین من الحبشة متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی خراب کرچا کعبہ کو صاحب پند لیون چھوئی اور پتلی کا حبشیو نہیں نفل کی یہ بخاری اور مسلم فی ف متحد یون ہی کہ خرابی کعبہ کی بستی کی ہا یہ ہوگی و یہ یہ جامی عبرت ہی کہ کعبہ ابوہداس قد خطبت کی ایک حقیر آدمی کی ہا یہ سی خراب ہوگا اور وہ جب خراب ہوگا تو قیامت قایم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی کرچا اور آبادی عالم کی متعلق ہی ساتھ وجود اس نازہ ہا کی ح و عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان فیہ اسودا فخرج یقلعھا حجرا حجرا مرآھا البخارے اور روایت ہی ابن عباس کہ نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا کہ میں کہتا ہوں خراب کرئی کعبہ کیو کہ اس شخص کو سیاہ رنگ پست او کہا کرچا خانہ کعبہ کو پتہ پتہ نفل کی یہ بخاری فی ف انج ساتھ تقدیم کی جہر پڑا و سکو کہتی زن کہ بچی اوکی اسپین دیک ہوں اور پتہ اور پتہ لیان دور دورہ علی الفصل الثانی فصل و عن یعل بن امیۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اختار الطحار فی الحرم الحاد فیہ مرآہ ابوداد روایت ہی یعل بن امیہ ہی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی علیہ وسلم فرمایا نہ کہ ناغدا کا حرم میں کجروی ہی او میں نفل کی یہ ابو داؤدی فی نہ کہ ناغدا یعنی خریدی غدا کی میں اس نیت ہی کہ جب بہت گران ہوگا تو پتہ پتہ حرام ہی ہر شہ میں اور حرم میں نہ حرام ہی جیسا کہ فرمایا کجروی ہی یعنی میل کرتا ہی حق سی طرہ باطل کی جو کہ کام اللہ میں مذکور ہی و من یرد فیہ بالحا و یظلم مذقہ من غذا یا یمرع مسئلہ کروہی احکا یعنی نہ کہ کہنا نوت و یون و با و

نہایت مذکور ہے اس شہر میں کہ نہ کبھی شہر و انوکھ ملتی و عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 لَمَلَكَةٌ مَا أَطْيَبُكَ مِنْ بَلَدٍ أَحَبَّكَ إِلَيَّ وَكَوَلَا أَنْ تَقَامِيَ أَخْرَجُونِي مِنْكَ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ مَرَّةً الْقَرْمِذِي وَقَالَ
 هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إسناده ۱۰ اور روایت ہے ابن عباس سے کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی وسطی کے
 کی یعنی جبکہ حضرت جوئی و دانی دن فتح ملی کی کیا خوب شہر ہی تو اور بہت محبوبہ تھوٹ یہی اور اگر تحقیق قوم میری یعنی قریش انکا لکھی ہو
 تجویز نہ بتا میں کہ میں سو سوتی ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے با عبا رسد کی ف یہ یہ لیل ہی مہو کی سپر کہ
 فصل ہی مدنیہ سی اور امام الکلی نزدیک مدنیہ فصل ہی کہ کسی نے و عن عبد الله بن عبد بن حمزة قال رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَّاعًا عَلَى الْخُرُورَةِ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّكَ خَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ وَكَوَلَا أَنْ تَخْرُجَتْ
 مِنْكَ مَا خَرَجْتَ مَرَّةً الْقَرْمِذِي وَأَبْنُ قَاجَةَ ۱۰ اور روایت ہے عبد اللہ بنی عبد بنی کہہا دیکھا میں پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کو کہڑی اوپر فرود کی پس فرمایا قسم ہی اسکی تحقیق تو البتہ بہترین میں خدا کا ہی اور بہت محبوبہ میں خدا طرف خدا کی اور اگر نہ نکالا جائے
 جتنی نکلتا میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ فی ف خسورہ نام ایک بگبہ کا ہی کی تین وہاں حضرت فی کہڑی کہہ کر کی کو خطاب کر فرمایا
 قسم اسکی انور اس حدیث میں لالت ہی اسپر کہ لایق ہی مومن کو یہ کہ نہ نکلی کی سی مگر جبکہ نکالا جاوی اور اس سے حقیقتہ یا حکما اور حکما سی م
 ہی نہ روت دینی یا دنیوی اور سہی کہا گیا ہی کہ دھل ہونا کی میں سعادت ہی اور بکل اور اس سے شفاوت پر ع اس مسئلہ میں جو علمانی اسکا
 کیا ہی ملا علی حافی اس حدیث کی شرح میں جو تبانیل سے اسکو ذکر کیا ہی اور مدنی میں لکھا ہی کہ نہیں کمرہ ہی مجاورہ کی اور مدنی کی یعنی
 رہنا انہیں و سکی ہی کہ عبا دیکھا ہو اپنی نفس پڑی جانتا ہو کہ کسی گناہ میں نہ ہو نہ تو وہاں ہی والاندہ ہی الفصل الثالث
 فصل تیسری عن ابی شریح العدوی أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَلَكَةِ أُنْثَى إِلَى أَبَتِهَا الْأَمِيرِ
 أَحَدُكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّذَمُ مِنْ بَوْمٍ لَفِغَ سَمْعُهُ أَذُنَايَ رَوَّعَا قَلْبِي وَأَبْصَرْتُهُ
 عَيْنَايَ حِينَ نَكَّاهُ بِهِ حَمْدُ اللَّهِ وَآثَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَلَكَةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَكَمْ يُحَرِّمُهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِمَنْ فَرَى مِنْ
 بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْصُدُ بِهَا شَجَرَةً وَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَكَمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ آذَنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَتَمَّا آذَنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ حَدَّثَ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ
 كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْعَائِدُ قَتِيلًا لِأَنِّي شَرُّ مَا قَالَ الْكُفْرُ قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شَرِيحٍ
 إِنَّ الْحَرَّمَ لَا يُعِيدُ عَاصِيًا وَلَا فَاثِرًا يَدِهِ وَلَا فَاثِرًا يُخْرِجُهُ مُتَّقٍ عَلَيْهِ وَفِي الْجَارِ فِي الْحَرْبَةِ الْجَنَابَةِ
 روایت ہے ابی شریح عدوی یہ کہ انہوں نے کہا واسطی عمرو بن سعید کی اسحالمین کہ وہ بیعتا تھا لشکر طرف مکہ کی برواگی دی واسطی میری ای میر
 تا بیان کرو میں روبرو میری ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتھ اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلی دن فتح مکہ کی سناو سکو کا نون میری فی اور
 یاد رکھا اسکو دل میری فی اور دیکھا اسکو انہوں میری فی جہوت کہ فرمایا اوکو تعریف کیا کی ورنہ انکی او سپر فرمایا تحقیق کہ بزرگی دی ہی ہو
 اسد فی او زمین بزرگی دی واسکو لوگوں نے پس نہیں حلال واسطی اس شخص کی کہ ایمان نہ لکھتا ہو ساتھ اسد اور دن آخر کی یہ کہ خونریزی ہو
 اوسمیں یعنی اگر چہ لائق قتل کی ہو اور جو کہ لائق قتل کی ہو اسکو بگبہ قتل کرنا حرام ہی خواہ جرم ہو خواہ غیر جرم اوسمیں حلال کہ کافی اوسمیں نہ
 پس اگر کوئی حضرت ابو ہریرہ سے سبب لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں کہ واسطی اسکی تحقیق اسد فی اوزن واسطی رسول انکی

فسق و فجور نکر می اور کسی سی جنگ بحدل نکر می اور شکار صحرائی و حشمتی نکر می حتی که شارد بهی نکر می شکار کثیف و در نه بجاوی او سکو او زنده و اگر
شکار کر نیو ایلیکی او شکار در بانی مانند چهل کی در سست و استعمال خوشبو کا نکر می اور ناخن اور بال سر او را در ہی کی بلکه تمام بدن کی دو
نکر می نه منڈ وادی اور نه کتروادی اور نه او کپیری اور بال سر و دای ہی کی خطمی و غیره سی نه بدوی اور بائز ہی محرم کو نهانا اور داخل ہونا نام
مین او گہر کی اور کجاویکی سایہ مین مینا اور باندہنا ہیانی کا کہ مین اور لڑنا و دشمن اپنی سی اور مونہ اور سر کسی چیز سی نه دمانکی اور چون نہ ماری
اور نارناکتی ایک جانور و نکاح حالت اہرام مین جائز ہی نہ دم واجب ہوتا ہی اور نہ صدقہ و بید مین کوتا و پیل و سانسپ و بچھو اور چوما و چپڑی اور کچھو
اور بہیر یا اور گیدڑ اور پروانہ اور کھی اور چیتوئی اور گرگٹ اور بیلہ اور بھو اور سہ اور چھو اور درندہ و کترو یا اور اور جانور مذوی اور فرافلس و
کی چار مین اول اہرام و دوسری وقوف عوفات دن عوف کی اور وقت او سکا بندہ وال سی فجر علی البقی تک ہے اور تیسری طواف الزیارتہ کو زحید البقی
کی کرنا بہتر ہی اور ایام نحر سی تاخیر کرنی مین دم لازم تا ہی اور چوتھی ترتیب ان افعال مین بنی اول اہرام باندہنی اور بعد ازان وقوف عوف کی و
بعد ازان طواف الزیارتہ اگر ایک ہی انھن سی فوت ہوگا حج نہیں ہو سیکا اور واجبات حج کی یہ مین وقوف فرادخہ کا اور سی کرنی در میان
اصفا و ہرموہ کی اور کنگر یا ان ماری منار و نہر و طواف الصد یعنی طواف ارضت کرنا افاقی کو یعنی ہو کر کی کا ر بنی و الاہو اور سر منڈانا
یا بال کتروانی اور اہرام میقات سی باندہنا اور وقوف عوفات افتاب کی غروب ہونی تک و شروع کرنا طواف کا حرام و سی اور وضو نہی
اسکو سنت کہا ہی اور طواف شروح کرنا مین فرضی اور طواف پیادہ پا کرنا اگر کچھ غار نہو اور طواف باطہارت کرنا اور طواف مین سر نہ مانکن اور سی
در میان اصفا و ہرموہ کی صفای سی شروع کرنی اور سی در میان اصفا و ہرموہ کی پیادہ پا کرنی اگر غار نہو اور زونج کرنا بکر می یا مانند ایکی کا قارن ہو کر
کو اور بعد ہر سات شوط کی دو کستین پڑھیں و ترتیب در میان رمی او صلیق و زونج کی اس طرح کہ اول رمی کرنی پہر و زونج پہر طواف زیارت
کر می اور طواف زیارت ایام نحر مین کرنا اور طواف اس طرح کرنا کہ طواف کی اندر آجادی اور سی در میان اصفا و ہرموہ کی بعد طواف کے کرنی اور
صلیق مکان معین اور زمان معین مین کرنا یعنی حرم مین اور ایام نحر مین اور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی جماع و غیرہ بعد وقوف عوف کی اور چہر مین کر
ان کی ترک سی دم لازم وادی وادی واجب مین و رسوائی کی سننیں اور آداب و مستحبات مین اور دم ہر بار سستہ جانور زونج کرنی سی خواہ اونٹ ہو یا گائین
یا بکر می یا مانند ایکی اور بکر می اور مانند ایکی ہر گھوہ کفایت کرنی ہی مگر جبکہ طواف الزیارت کری حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کری بعد وقوف
عوف کی پہلی سر منڈانی کی تو انھن نہیں کفایت کرنا گدہ یعنی اونٹ یا گائین اور اپنی بدی قرآن اور شیعہ اور ہدی نفل اور سر بانی مین سی کہا نا سوسے
اور سسٹا ایکی مین سی اسکو کہا نا نہیں جانور اگر بدی قرآن اور شیعہ سی عاجز ہو تو اوپر ہر دس روزی لازم مین مین روزی پہلی دن ترک اور فہل پہر
کہ اخیر روزہ دن عوف کی واقع ہو اور سات روزی بعد از فراغ حج کی رکبی جہان چاہی رکبی اور اگر پہلی سر منڈانی ہی پر قادی ہو تو اوپر ہی ہی
لازم ہی او سوقت روزہ بدل نہیں ہو سیکا اور جو وقت کہ ارادہ کی مین جائیکا کری تو نہادی اور پہرے خستہ اور جانب بندی مکنہ نظمہ سی کہ تہ عیابی
داخل ہو دی اور دن کو جانا کہ مین بہتر ہی رات کی جانی سی اور جبکہ شہر مین داخل ہو دی تو اول بعد اہرام مین بجا و بعد رکبی اسباب جہان رکنا طواف
ہو اور بہتر اور مستحب ہے کہ وقت داخل ہوئی مسی اہرام کی لبیک کر کی اور دروازہ ہی شیبہ کی سی کہ اسکو باب اسد مین کہتی مین سجائین جادی حال
منی کہ متواضع و خوشنوع کر نیوالا اور ذیل جانی والا اپنی کو اور بزرگی کہیدہ کو یا ظ کر نیوالا اور رحم کر نیوالا و موجب بیت اسد کو کہی تو کہیدہ و تحلیل کری
اور جب سجائیم مین داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدم کو قارن اور نذرہ وغیرہ کی کی لمی سنت ہی بجا لادی اس طرح کہ اول مونہ بجا سو و کثیف
حر کر کہیدہ و تحلیل کری اور چھ سو و کو بوسہ دی اور وقت بوسہ دینی کی دونو ہاتھ او ہادی جیسیکہ وقت کہیدہ کر مین کی او تہائی مین اور بوسہ دینا و س

و اگر کسی سی جنگ بحدل نکر می اور شکار صحرائی و حشمتی نکر می حتی کہ شارد بهی نکر می شکار کثیف و در نه بجاوی او سکو او زنده و اگر شکار کر نیو ایلیکی او شکار در بانی مانند چهل کی در سست و استعمال خوشبو کا نکر می اور ناخن اور بال سر او را در ہی کی بلکه تمام بدن کی دو نکر می نه منڈ وادی اور نه کتروادی اور نه او کپیری اور بال سر و دای ہی کی خطمی و غیره سی نه بدوی اور بائز ہی محرم کو نهانا اور داخل ہونا نام مین او گہر کی اور کجاویکی سایہ مین مینا اور باندہنا ہیانی کا کہ مین اور لڑنا و دشمن اپنی سی اور مونہ اور سر کسی چیز سی نه دمانکی اور چون نہ ماری اور نارناکتی ایک جانور و نکاح حالت اہرام مین جائز ہی نہ دم واجب ہوتا ہی اور نہ صدقہ و بید مین کوتا و پیل و سانسپ و بچھو اور چوما و چپڑی اور کچھو اور بہیر یا اور گیدڑ اور پروانہ اور کھی اور چیتوئی اور گرگٹ اور بیلہ اور بھو اور سہ اور چھو اور درندہ و کترو یا اور اور جانور مذوی اور فرافلس و کی چار مین اول اہرام و دوسری وقوف عوفات دن عوف کی اور وقت او سکا بندہ وال سی فجر علی البقی تک ہے اور تیسری طواف الزیارتہ کو زحید البقی کی کرنا بہتر ہی اور ایام نحر سی تاخیر کرنی مین دم لازم تا ہی اور چوتھی ترتیب ان افعال مین بنی اول اہرام باندہنی اور بعد ازان وقوف عوف کی و بعد ازان طواف الزیارتہ اگر ایک ہی انھن سی فوت ہوگا حج نہیں ہو سیکا اور واجبات حج کی یہ مین وقوف فرادخہ کا اور سی کرنی در میان اصفا و ہرموہ کی اور کنگر یا ان ماری منار و نہر و طواف الصد یعنی طواف ارضت کرنا افاقی کو یعنی ہو کر کی کا ر بنی و الاہو اور سر منڈانا یا بال کتروانی اور اہرام میقات سی باندہنا اور وقوف عوفات افتاب کی غروب ہونی تک و شروع کرنا طواف کا حرام و سی اور وضو نہی اسکو سنت کہا ہی اور طواف شروح کرنا مین فرضی اور طواف پیادہ پا کرنا اگر کچھ غار نہو اور طواف باطہارت کرنا اور طواف مین سر نہ مانکن اور سی در میان اصفا و ہرموہ کی صفای سی شروع کرنی اور سی در میان اصفا و ہرموہ کی پیادہ پا کرنی اگر غار نہو اور زونج کرنا بکر می یا مانند ایکی کا قارن ہو کر کو اور بعد ہر سات شوط کی دو کستین پڑھیں و ترتیب در میان رمی او صلیق و زونج کی اس طرح کہ اول رمی کرنی پہر و زونج پہر طواف زیارت کر می اور طواف زیارت ایام نحر مین کرنا اور طواف اس طرح کرنا کہ طواف کی اندر آجادی اور سی در میان اصفا و ہرموہ کی بعد طواف کے کرنی اور صلیق مکان معین اور زمان معین مین کرنا یعنی حرم مین اور ایام نحر مین اور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی جماع و غیرہ بعد وقوف عوف کی اور چہر مین کر ان کی ترک سی دم لازم وادی وادی واجب مین و رسوائی کی سننیں اور آداب و مستحبات مین اور دم ہر بار سستہ جانور زونج کرنی سی خواہ اونٹ ہو یا گائین یا بکر می یا مانند ایکی اور بکر می اور مانند ایکی ہر گھوہ کفایت کرنی ہی مگر جبکہ طواف الزیارت کری حالت جنابت مین یا حیض مین یا جماع کری بعد وقوف عوف کی پہلی سر منڈانی کی تو انھن نہیں کفایت کرنا گدہ یعنی اونٹ یا گائین اور اپنی بدی قرآن اور شیعہ اور ہدی نفل اور سر بانی مین سی کہا نا سوسے اور سسٹا ایکی مین سی اسکو کہا نا نہیں جانور اگر بدی قرآن اور شیعہ سی عاجز ہو تو اوپر ہر دس روزی لازم مین مین روزی پہلی دن ترک اور فہل پہر کہ اخیر روزہ دن عوف کی واقع ہو اور سات روزی بعد از فراغ حج کی رکبی جہان چاہی رکبی اور اگر پہلی سر منڈانی ہی پر قادی ہو تو اوپر ہی ہی لازم ہی او سوقت روزہ بدل نہیں ہو سیکا اور جو وقت کہ ارادہ کی مین جائیکا کری تو نہادی اور پہرے خستہ اور جانب بندی مکنہ نظمہ سی کہ تہ عیابی داخل ہو دی اور دن کو جانا کہ مین بہتر ہی رات کی جانی سی اور جبکہ شہر مین داخل ہو دی تو اول بعد اہرام مین بجا و بعد رکبی اسباب جہان رکنا طواف ہو اور بہتر اور مستحب ہے کہ وقت داخل ہوئی مسی اہرام کی لبیک کر کی اور دروازہ ہی شیبہ کی سی کہ اسکو باب اسد مین کہتی مین سجائین جادی حال منی کہ متواضع و خوشنوع کر نیوالا اور ذیل جانی والا اپنی کو اور بزرگی کہیدہ کو یا ظ کر نیوالا اور رحم کر نیوالا و موجب بیت اسد کو کہی تو کہیدہ و تحلیل کری اور جب سجائیم مین داخل ہو تو طواف عمرہ اور طواف قدم کو قارن اور نذرہ وغیرہ کی کی لمی سنت ہی بجا لادی اس طرح کہ اول مونہ بجا سو و کثیف حر کر کہیدہ و تحلیل کری اور چھ سو و کو بوسہ دی اور وقت بوسہ دینی کی دونو ہاتھ او ہادی جیسیکہ وقت کہیدہ کر مین کی او تہائی مین اور بوسہ دینا و س

حرام ہوئی ہستی محرم بہ حلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزیں باعث جماع کی ہیں وہ بعد طواف الزیارت کی حلال ہو چکی ہیں اور بعد طواف الزیارت کی مناتین
 اگر رانگور ہی بہر ایام مناتین دیکھ کہ من جا کر طواف اور زیارت کعبہ کرتا رہی اور رانگو مناتین ہی اور دوسری دن خرقہ منی گیارہ دن کو مناتین
 جہرات یعنی منارون پر می کری پہلا جمرہ کہ متصل بہ خیف کی ہی اوسکو جمرہ اولی اور جمرہ اولی کہتی ہیں اور پھر سات سنگ نیزی کا اور بعد
 از ان اوس جمرہ پر کہ متصل اوسکی ہی اوسکو جمرہ وسطی کہتی ہیں اور بعد از ان جمرہ عقبہ برسات سات سنگ نیزی ماری اور وقت ماری ہر سنگ نیزی کی گھر
 کہتا رہی اور سیطرح تیسری دن یعنی بارون کو مناتین جہرات برسات سات سنگ نیزی کا اور چوتھی دن یعنی تیرون کو اگر وہاں ہی تو اوپر پہلی
 مناتین جہرات کی لازم ہی اور اگر کوچ کیا تو رمی اوس سے ساقط ہوئی اور وقت رمی کا گیارہ دن بارون تیرون من بعد زوال کی ہی لیکن تیرون کو
 اگر پہلی زوال سی اور بعد طلوع ہوئی فجر کی رمی کری تو جائز رہی اگرچہ مناتین بعد زوال کی ہی اور گیارہ دن بارون من پہلی زوال سی رمی
 کرنی جائز نہیں اور مستحب ہے کہ سنگ نیزی چوتھی دن بہت بڑی ہون اور پاک ہون اور نزدیک جہرات سی سنگ نیزی نہ لیوی بلکہ دفعہ سی یا اور
 سی لیوی ہو چکی من پہلے کہ پہلی کی در وقت رمی کی فاصلہ جہرات سی کہ پانچ ماہہ سی نہو اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں اور جو رمی کہ بعد اوسکی رمی ہے
 یعنی رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطی کی پیادہ پا کر می اور جو رمی کہ بعد اوسکی رمی نہیں یعنی رمی جمرہ عقبہ پیادہ اور سوار اوس من یکسان ہی اور مستحب
 ناام من کہڑی ہو کر طواف بندی کی رمی کری اور اس وقت منادین اہل کعبہ ہوں اور کعبہ بائیں ماہہ کی طواف اور اگر سنگ نیزی منارون سی زور پڑیں
 تو درست نہیں منارون پہر یا نزدیک پڑیں اور سنگ نیزی داہن ماہہ سی پہنکی اور ہر سنگ نیزی علیحدہ علیحدہ پہنکی اگر ایک ہی دفعہ سکی پیادہ دفعہ
 جائز نہیں اگر دلی کا تو وہ ایک ہی کعبہ پہنکیا گنا جاویگا اور بعد ان افعال کی وادی محاسب من انکار ایک دو ساعت پہر کہ من طواف الصدر
 کی ہی جاو اگر دوسری آنا منظور ہو اور اگر کہ من بہر یا منظور ہو تو وقت پہنکی ہی طواف کری اور طواف واجب اور اس طواف من رمل اور سعی نہیں ہی اور بعد
 طواف کی چادر فرم پر کر پانی بہت بہر کہ ہوئی کئی بار کر اور ہر بار لفظ کعبہ کی طواف کرتا رہی اور وہ پانی منوہند و سرور بدن پر ہی ملی اور چھٹے مناتین
 کی آدمی اگر بستر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جاسکی تو آستانہ کعبہ کو ہونہی اور سینہ اور منہ پنا ملزم سی لگاوی اور کعبہ کی پردون کو کپڑا کر گریہ و زاری
 بہت سی کری یا اور اس وقت ہی ساتھ کعبہ و تہلیل و راؤ کا روشحال اور حمد و ثنا کی مشغول ہو اور حاجت اپنی باللہ تعالیٰ سی طلب کی اور منو پنا
 کعبہ کی طواف کر چھلی بانوں مسجد سی باہر نکلی اور حیطہ چاہی روانہ ہو اور عمر و سنت ہی واجب نہیں اور ایک سال میں مکرر ادا ہوتا ہی اور وقت اہلکا
 تمام سال ہی مگر ایام حج من کردہ ہی غیر فارن کو اور ایام حج کی بہ من روز عرفہ اور روز نحر اور ایام شہیق اور کن عمرہ کا طواف ہی اور وجہ من
 جو چیزیں من ایک سی در میان صفا اور رمی دوسری سر منڈا یا بال کتروانی اور شرائط اور سنن اور آداب سک دی میں جو حج من میں در احکام
 حجابات کی بہر من کہ محرم استعمال خوشبو کا ایک عضو کامل پر کری یا خضاب آبیہ سر پر بعد بیکاری یا استعمال زیت کا کری یا پانی کپڑا سیاہو نام و وہاں
 کو عادت ہی اوسکی ہستی کی یا وہاں کی ہی سر کو تمام روز یا منڈاوی سر چوتھائی یا زیادہ اوس یا ایک نعل یا بال زینت کی لی یا گردن کی یا زینت وانی از من
 دونو ہاتھوں کی یا دونو پاؤں کی یا ایک ہاتھ پاؤں کی یا طواف قدم یا طواف صد حالت حجابت من کری یا طواف فرض بی وضو کری یا سوا
 سے پہلی یا آخر پہر ہی یا سی ترک کری یا دونو فردغہ ترک کری یا سب یا جمی ایک روز کی یا روز اول کی ترک کری یا سر منڈاوی خلع حرکت یا حالت
 احرام من بوسہ لیوی ہو بیک یا چوئی اوسکو ساتھ شہوہ کی یا مانیر کری سر منڈا نیکو یا طواف زیارت کو ایام نحر سی یا مقدم کری فعل حج کو دوسرے فعل
 حج پر مثلاً سر منڈاوی پہلی زنج سی پس ان سب صورتوں میں وہ واجب ہوتا ہی اور اگر کعبہ کی منی گوند و خیر دسی بال سر کی جمادی یا فارن سر منڈا
 پہلے یا بخری بل پہر دوم واجب من اور اگر محرم استعمال کری خوشبو کا ایک عضو کی یا پاؤں کی یا پنا یا پانی کپڑا سیاہو کہ ایک روز یا منڈاوی

حج و عمرہ کی شرائط و احکام و آداب و سنن و زینت و حجابات و طواف و رمی و خضاب و سوا

وازى رب السموات والارض هذا البيت بينك وهذا الحرم حرمك وهذا الاصل منك وهذا مقام العائدين بك من الناس
 اوزر وكم كن في كمالهم اتي اعوذ بك من الشك والشك والكنف واليقاق والشقاق وسوء الاخلاق وسوء المنقلب والنظر
 في اهل المال والولد وربى زوكم بكنى بالاسماء اظلمت تحت عرشك يوم لا ظل الا ظلك عرشك اللهم اسقني
 بكاس محمد صلى الله عليه وسلم شربة لا اظما بعدها ابدا اوسر زوكم كن بكنى اللهم اجعله حجما مبرورا وسفيا
 مسكورا وذنبنا مغفورا ونجاة كن نبورا واخرجني من الظلمات الى النور يا عزيز يا غفور رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم
 انك انت الاعز الاكرم اوسر زوكم كن بكنى اللهم اتي اعوذ بك من الكفر ومن عذاب القبر ومن فتنة المحيا والممات
 اعوذ بك من الخزي في الحياة الدنيا والاخرة وربى وبيان كن بكنى ورتبنا اننا انزيت بك اللهم فتعني بما رقتني وبارك في
 فيه واخلف على كل حال غائب في محبة لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اوسر زوكم
 ملكه تام من ربى زوكم بكنى اللهم يا رب البيت العتيق اغتني قنبي من النار واعذني من كل سوء وتغني بما رقتني
 وبارك في فيما انتقي اوسر زوكم بكنى بكنى وقت بركم بكنى يا واحد يا ماجدا لا تزل بعني نعمة انعمت بها على الهى وقضيت بياك و
 التزمته ببيتك ارجو رحمتك واخشى عقابك اللهم حرمني شعري وجسدي على النار اللهم لما صنت وجهي عن سجون عراك
 قصص وجهي عن مسالة غيرك اللهم يا رب البيت اغتني بقائنا وبقا ابائنا وامهاتنا من النار يا كريم يا عفا عفا عفا عفا
 يا جبار ربنا تقبل مننا انك انت السميع العليم وثب علينا انك انت الثواب الرحيم اوسر زوكم بكنى بكنى واثبت واثبت واثبت
 مقامهم برهيم مصل اوسر زوكم بكنى بكنى اللهم اتي اعوذ بك من كل سوء وتغني بما رقتني وبارك في فيما انتقي
 سؤلي وتعلم ما في نفسي واغفر لي ذنوبي اللهم اتي اسالك انما يابشر قلبي ويقيت صاوقا حتى اعلم انه لا يصيبني
 الا ما كتبت لي ورضا بما قسمت لي يا رحمن الرحيم اوسر زوكم بكنى بكنى اللهم اتي اسالك علانا فاعاد رزقا واسعا وسقاة
 من كل داء اللهم اجعله شفاعة من كل سقم وامر في الاخلاص واليقين والمعافات في الدنيا والاخرة
 اوسر زوكم بكنى بكنى ان الصفات والمروة من شعائر الله اكبر لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك
 وله الحمد محيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير لا اله الا الله وحده لا شريك له
 وعدة ونصر عبده واعز جنده وهزم الاحزاب وحده لا اله الا الله ولا نعبد الاياه مخلصين له
 الدين ولو كره الكافرون اوسر زوكم بكنى بكنى اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انك انت الاعز الاكرم
 اللهم ربنا اننا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار اوسر زوكم بكنى بكنى لا اله الا الله وحده
 لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اللهم اجعل في قلبي نورا وفي سمعي سورا
 في بصري نور اللهم اشرك في صديري ويسر لي امري واعوذ بك من وساوس الصدر وشتات
 الامر وفتنة القبر اللهم اتي اعوذ بك من شر ما يلج في قلبك وشر ما يلج في النيران وشر ما نهض به الرباير الله اكبر والله الحمد
 الله اكبر والله الحمد الله اكبر والله الحمد لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد اللهم اهديني
 يا هادي ونقني يا تقوي واغفر لي في الاخرة والاخرى اوسر زوكم بكنى بكنى اللهم لك الحمد كالنقل وخيرا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَنَسِيكَ وَنَحْيَاكَ وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ قَاتِي وَكَرْبَتِي تَوَاتِي اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَدَسُوسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا نَجَّيْتُ بِهِ الرِّيحَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا نَجَّيْتُ بِهِ الرِّيحَ اللَّهُمَّ اهْدِنَا يَا هُدَى
 وَرَيْكُنَا يَا تَقْدِيرِي وَاعْفُ عَنَّا فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا مُبْرَكًا وَأَوْجِبْ مَوَدَّةَ رَأْسِي دِينَ كَلِمَةٍ هَرَبًا
 سُبْحَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْأَرْضِ مَوْطِنُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ سَيْبِلُهُ
 سُبْحَانَ الَّذِي فِي النَّارِ سُلْطَانُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْقَبْرِ قَضَاءُهُ
 سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْهَوَاءِ رُوحُهُ سُبْحَانَ الَّذِي رَافَعَهُ السَّمَاءُ سُبْحَانَ الَّذِي وَضَعَهُ الْأَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِي
 لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجِيَ إِلَّا إِلَيْهِ وَبِهِ حَيَاتِي وَبِهِ مَوْتِي اللَّهُمَّ هَذَا أَحْرَمُ رَسُولِكَ فَاجْعَلْهُ لِي وَقَايَةً مِنَ النَّارِ وَأَمَانًا
 مِنَ الْعَذَابِ وَسُوءِ الْحِسَابِ بِعَيْنِي وَبِكَ رِزْقِي بِكَرْبَتِي أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ
 وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ بِكَرْبَتِي وَرُفْعَتِي بِكَرْبَتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْأَلُكَ عَلَيْكَ
 يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَسْأَلُكَ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ أَسْأَلُكَ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ أَسْأَلُكَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْأَلُكَ عَلَيْكَ
 يَا سَيِّدَ أَدَمَ أَسْأَلُكَ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَرَسُولَ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ عَلَيْكَ وَعَلَى
 أَهْلِكَ وَأَصْحَابِكَ الظَّاهِرِينَ وَآزْوَاجِكَ الظَّاهِرَاتِ أَهْلًا تِ الْمُؤْمِنِينَ جَزَاكَ اللَّهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزَى
 نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ وَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذِّكْرُونَ وَغَفَلَ عَنْكَ الْفَافِسُونَ

بَابُ حَرَمِ الْمَدِينَةِ حَرَمِهَا اللَّهُ تَعَالَى

باب ہی بیج بیان حرم یعنی گردی مدینہ کی محفوظ رکھی اسکو اللہ تعالیٰ حد نہیں بیج حرام ہونی مدینہ اور گردی اسکی آبی زمین داخلات
 کیا ہی علانی اسمن ہماری نزدیک معنی اسکی حرام ہونکی یہ میں کر اسکی تعظیم و تکریم کرے نہ یہ کہ وہ حرام ہی مانند کی کی پس ہماری نزدیک حرام
 نہیں درخت کا معنی مدینہ اور گردی اسکی اور سکار کرنا و سمن و زمینوں المونکی نزدیک یہ نہیں حرام ہیں ان ہی بغیر ضمان کی یعنی بدلہ نہیں
 آج ع الفصل الاول فصل ہی عن علی قال ما لکتبنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الا القرآن
 وما في هذه الصحيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة حرام ما بين عير الى ثور فمن احدث فيها
 حدثا او اذى محديا فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل ذممة المسلمين واحدة
 يمسواها اذناهم فمن اخطر مسلما فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل ومن دالى قوما بغیر اذن
 مولیہ فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل متفق علیه وفي رواية لها من ادعى
 الى غیر اہلہ او کولی غیر مولیہ فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل
 کہا معنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی سو قرآن کی اور و پیر کی کہ اس صحیفہ میں کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ ہمارے
 علیہ وسلم فی مدینہ حرام ہی در میان عیر کی نور تک پس جو شخص کہ بد گری مدینہ میں بدعت یعنی جو چیز کہ مخالف ہو کہ بے ست کی یا کما نادی بدعت
 کو پس و پیر لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہیں قبول کی جاتی اس سے یعنی کامل قبول نہیں ہوتی ورنہ نفل عہد مسلمانوں کا

ایک ہی سہی حاصل کر سکتا ہے تہہ تو کسی اداون کا پس جو شخص کسی دوسری مسلمان کی عہد کو اپنی سپر ہی ہی لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب
 نہیں قبول کی جانی اوس سے فرس ورنہ نفل ورجو شخص کو مولات کری ایک قوم سی بغیر ذن صاحبون پنی کی پس دسہ ہی لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب
 آدمیوں کی نہیں قبول کی جانی اوس سے فرض ورنہ نفل نفل کی یہہ پنج اور مسلم فی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کہ میں یہہ ہی ہی کہ جو شخص دعوی
 کری طرف غیر پاپ ہے کہ میں فلاں بکا بیا ہوں اور واقع میں اسکا ہی نہیں یا نسبت کری اپنی کو طرف غیر مالکون پنی کی پس دسہ ہی لعنت
 اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہیں قبول کی جانی اوس سے فرض ورنہ نفل ف اوچیز کی کہ اس صحیفہ میں ہی آیا ہی کہ کوگون فی البین
 کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی مخصوص کیا ہی حضرت علی کو ساتھ و صحیفہ کی یعنی کتاب کے سوائے قرآن کی اوسکی جو اہلین حضرت علی فی یہہ
 فرمایا کہ نہیں کہہ ہی یعنی حضرت سی سوا قرآن کر اور اس چیز کی صحیفہ میں ہی و صحیفہ سی مراد ورق کا غنہ ہی کہ اوس میں احکام دیات کی اور
 بعض احکام لکھی ہی اور وہ حضرت علی کی تلوار کی اخلافت میں رہتا تھا اور ان احکام میں یہہ حکم مدینہ کا ہی تھا کہ بیان کیا اور مدینہ حرام ہی
 یعنی بزرگ تہہ ہی اور منع ہی اس میں چیز کرنی کہ باعث اوسکی تجارت کی ہو اور زور و کشتا منیہ کی ررام یعنی ہر مٹی یعنی مدینہ مانند ہرم کی ہی جو
 چیزین کہ حرم کی میں کرنی ررام میں مدینہ میں ہی ررام میں اور حد اس ررام کی در میان غیر اور نور کی ہی کہ یہہ دو پہاڑ میں دو نور طرف مدینہ مظهر کی اور
 صرف کی منی میں فرض نفل یا توبہ یا شفاعت اور لفظ عدل کی منی میں نفل یا فرض یا فدیہ اور بعضوں فی کہا شفاعت اور بعضوں فی کہا توبہ
 اور بعد مسلمانوں کا ایک ہی انہ یعنی ایک یہہ ہی حکم لکھا ہوا تھا اوس صحیفہ میں کہ بعد و اما ان سلا لونا کا مانند شی واحد کی ہی سہی حاصل کر سکتا ہی تہہ
 اوسکی ادا نونا یعنی ادا ہی خست بار عہد امان دینی کا رکھتا ہی اور اوسکی امان دینی سی اور و کوس سی کرنی اوسکی عہد پورا کرتی میں لازم ہونی ہی
 حاصل یہہ کہ جو کوئی مسلمانوں سے اگر چہ تہہ ہو مانند غلام و عورت کی امانی ہی کسی کا فر کو اور عہد کری اوس سے اور اپنی پناہ میں لاوی تو نہیں جائی کسی کو
 تو نہ اوسکا اور جو کوئی تواری مسلمان کی عہد کو یعنی قتل کری اوس کا فر کو یا لیلیومی مل اوسکا تو اسپر ہی لعنت ہی الخ اور جو شخص مولات کری یعنی دو
 کری جانا چاہی کہ ولاد قسم پر ہی ایک تو ولاد مولات وہ یہہ کہ عادت عہد ہی کہ اس میں دوستی رکھتی ہی اور عہد باندہ ہی ہی اور قسم کہانی ہی کہ نیک
 و بد میں اس میں شریک اور مدد و معاون رہیں گی اور اس میں ایک دوسرے کی دوست سی دوستی کہیں گی اور دشمن سی دشمنی اور ایام جاہلیت میں امر حق
 و باطل پر ہی مدد کرنی ہی اور اسلام میں امر حق ہی پر مدد کرنی ہی اور اکثر اہل عجم عرب میں انکو صحابہ سی عہد مولات باندہ ہی ہی اور دوسری ولادت
 ہی کہ جسنی غلام آزاد کیا ہی اوس غلام پر حق ولادت ثابت ہوا کہ وقت ہونی عہد دس غلام کی و آزاد کر نوا لا وارث اوسکا ہوتا ہی کہ ذوی الفردوس
 سی جو کچھ بچتا ہی وہ لبتا ہی پس احتمال ہی کہ مراد مولات سی یہاں قسم اول ہو پس منی یہہ ہونی کہ ایک شخص کے موالی یعنی دوست مذکور ہوں تو نہ چاہتا
 کہ اور قوم کو موالی ٹہیلو ی بغیر ذن موالی ہی کی ہی کہ اس میں یک طرف کی عہد شکنی اور پناہ دینی ہی مسلمانوں کو اور احتمال چہہ ہی کہ ولادت
 مراد ہو پس اس صورت میں منی یہہ ہونی کہ جو کوئی نسبت کری اپنی آزاد کو غیر آزاد کر نوا لا اپنی کی طرف تو مستحق لعنت ہوتا ہی ہر سا کہ مستحق لعنت
 ہوتا ہی غیر پاپ کی طرف نسبت کری نہیں اس صورت میں قید بغیر ذن موالیہ کی بنا بر غالب ہے کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ اگر غلام آزاد اداون چاہتا ہو
 اپنی مالک سے اس بات کا تو وہ اداون نہیں دیتا پس اس سے کوئی میہہ سمجھی کہ اگر مالک اداون دیدی تو نسبت کرنا غیر کی طرف درست ہو پس یہہ کہ چاہتا
 لازم آویگا اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ حضرت علی فی کچھ نہیں لکھا حضرت سی سوائے قرآن کی و صحیفہ مذکورہ کی پس حضرت علی کی قوا
 سے صریح باطل ہوتا ہے اقرانہ کا کہ حضرت علی کو آنحضرت فی وصیت کی تھی ساتھ خلافت کی اور اور اسرار کی اور خاص الہیت کو ایسی چیزین
 تباہین کا اور و کونہیں تباہین پس یہہ سب دعوی باطل ہیں اور اس میں دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے لکھنا علم کا ع ح و عن

یہہ حدیث صحیحہ ہے
 و اگر غلام آزاد کرے
 تو نہ چاہتا کہ
 مالک سے اس بات کا
 تو وہ اداون نہیں
 دیتا پس اس سے
 کوئی میہہ سمجھی
 کہ اگر مالک اداون
 دیدی تو نسبت
 کرنا غیر کی طرف
 درست ہو پس یہہ
 کہ چاہتا لازم
 آویگا اور اس حدیث
 سی یہہ معلوم ہوا
 کہ حضرت علی فی
 کچھ نہیں لکھا
 حضرت سی سوائے
 قرآن کی و صحیفہ
 مذکورہ کی پس
 حضرت علی کی قوا
 سے صریح باطل ہوتا
 ہے اقرانہ کا کہ
 حضرت علی کو
 آنحضرت فی وصیت
 کی تھی ساتھ
 خلافت کی اور اور
 اسرار کی اور خاص
 الہیت کو ایسی
 چیزین تباہین کا
 اور و کونہیں
 تباہین پس یہہ
 سب دعوی باطل
 ہیں اور اس میں
 دلیل ہی اسپر کہ
 مستحب ہے لکھنا
 علم کا ع ح و عن

فَیْہَا سَلَامٌ لِّقَتَالٍ وَلَا تُخْطِ بِہَا شَجَرَةٌ إِلَّا لَعَلَّکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید کی کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کفر یا
تختیق ابراہیم فی بزرگی دی مکی کو یعنی طاہر کی بزرگی اسکی پس گردانا اسکو حرام اور تختیق مینی بزرگی دی مدینہ کو بزرگی دینا درمیان دونو
طرفوں او سیکسی ساتھ اسکی کہ نہ غوریزی کیجاوی او سمن اور نہ اوہا یا جاوی او سمن ہتیار واسطی لڑائی اور نہ ہتیار جاوی او سمن درخت یعنی
پتی درخت کی مگر واسطی کہانی جانوروں کی نقل کی یہیہ سلم فی ف کہا تو پستی فی کہ حرمت المدنیہ بوفریا مراد اس تحریم سی عظمت ہی نہ اور
ہجرام کہ متعلق مدینہ حرم کی اور دلیل پہر یہ قول حضرت کا ہی کہ نہ جہا اجاوا او سمن درخت مگر واسطی کہانی جانور کی اور حرم مکی جو درخت
میں او کی پتی جہا مٹی کسی حاملین ست نہیں اور شکار کرنا مدینہ میں بعضی صحابہ فی حرام جانا ہی اور جہو رسحابہ فی نہیں انکا کیا ہی پرند جانور
شکار کرنا مدینہ میں اور نہیں پہنچی ہی ہکو سمن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ہی اسی طریق سی کہ اعتما کیا جاوی او سپر نہی کلامہ نوع ماعلیٰ مدینہ
فی اس مقام کو خوب فیصل سی کہاہی جو چاہی او کی شہر حرمین و مکیہ وعن عامر بن سعد ان سَعْدًا رَکِبَ اِلَى قَصْرِہُ بِالْعَقِیقِ فَوَجَدَ
عَبْدًا یَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ یَحْطِطُہُ فَنَسَبَہُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَ اَهْلَ الْعَبْدِ فَمَلَکَمُوْہُ اَنْ یَّرُوْا عَلٰی غُلَامِہُمْ اَوْ عَلَیْہُمْ مَا اخَذَ مِنْ غُلَامِہُمْ
فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنْ اَرَدْتُ شَیْئًا نَفَلْتَنِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِی اَنْ یَّرُوْا عَلَیْہُمْ سَرَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عامر بن سعد سی یہ کہ سعد سوار ہوئی طرف محل نبی کی کہ عقیق میں تھا پس پایا ایک غلام کو کہ کاٹتا تھا درخت یا جہا تا تھا پتی
اسکی پس چہین ہی سعد فی کپڑی اوس غلام کی پس جب پہر سعد مینی طرف مدینہ کی آئی او کی پاس مالک غلام کی پس گفتگو کی اونی یہ کہ پہر
او کی غلام پر یا او پر اس چیز کو کہ فی ہی غلام او کی سی مینی کپڑی اسکی پس کہا سعد فی بناہ خدا کی یہ کہ پہر وغنیں اس چیز کو کہ دلوائی ہی مجھ کو
خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اور نہ مانا یہ کہ پہر دین او پر نقل کی یہیہ سلم فی ف سعد مراد سعد بن ابی وقاص میں کہ خشرہ مدینہ سی ہی او عقیق نام کہ
جگہ کا ہی قریش مدینہ کی اور یا او پر یہ شک دی ہی کہ اون مالکون فی علی غلام کہ یا یا یا علی غلام کی علیہم کہ یا یعنی ہکو دید و بوجہ کہ یا یا ہکا
غلام سی اور دلوائی ہی یعنی اذن دیا ہی اسکا کہ کوئی دیکھی کیسکو شکا کرتی یا درخت کاٹتی مدینہ میں چہین ہی کپڑی اسکی یہ حدیث نسخ ہی یا
تاویل کی گئی ہی کہ یہ امر بنا بر جزو تبلیغ کی تھا اور کہا طبعی فی کہ مشہور مذہب مالک او شافعی میں پیہ کہ نہیں لازم تا بدینہ شکار مدینہ کی او کاٹتی
اسکی بلکہ یہیہ لازم بغیر لازم ہر کہ اور ہضو شہر کو جب بدمانہ ہر کہ کہی کہ طہر ہی نہیں انتہی یہ مذہب جہا لیکن کہ وہ ہی شیخ وعن عائشہ
قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَ عَلَیْکُمْ اَبُو بَکْرٍ وَ عَلَیْکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاخْبَرْتُهُ فَقَالَ لَکُمُ حَبِیْبُ الْمَدِیْنَةِ کَحُبِّنا مَکَّةَ اَو اَشَدَّ وَ حَبِیْبُنا وَ بَارِکْ لَنَا فِی صَاعِیْہَا وَ مَدِیْنَتِہَا وَ اَنْفُسُ
حُمَآہَا فَاَجْعَلْہَا بِالْمُحَفَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا جب آئی بغیر نہ سلمی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تب میں ہوئی
ابو بکر اور بلال پہر آئی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی مینی او کو پس نہ یا یا ابی دوست کہ تو طرف ہماری مدینہ کو مانند و سنی ہکا
کے کہ کو بلکہ زیادہ تر اوس سی اور درست کہ تو آب و ہوا مدینہ کو اور برکت دی واسطی ہماری حج صاع اسکی اور مار سیکے اور نکال اسکی پس
کو یعنی شدت و کثرت تب کو اور اسکی و باکو اور کہہ او سکو جعہ میں نقل کی یہ بخاری اور سلم فی ف آیا ہی کہ حضرت عائشہ فی حضرت ابو بکر
یعنی حالت تب میں پوجا کہ حال ہی آپکا وہ اسوقت آواز بلند سی ذکر کہ کا اور اسکی ہوا ہی موافق کا اور محکات کا اور اطاعت چہاڑ کا
و غیر ذلک کہ فی لگی حضرت عائشہ فی یہ حال حضرت سی عرض کیا او سپر حضرت فی دعائی مذکور مانگی او جعہ نام ایک جگہ کا ہی و بیان کیا اور
مدینہ کی اوس زمانہ میں وہاں یہیہ ہجرت سید ابیہ سلمی اللہ علیہ وسلم سی و با اور بخاری بہت ہی پس حکم کیا

يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمِعَ الْمَدِينَةَ كَمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ^{اور روایت ہی جابر بن سمور کی کہ کہا۔} ناسمعی پغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو فانی بنے
تحقیق اللہ تعالیٰ فی نام کہہ مدینہ کا طائر نقل کی نہیں سلم فی **ف** یعنی اللہ تعالیٰ فی نام اسکا کہہ او پر زبان حبیب بنی کی طابہ اور ایک روایت میں
ہی طیبہ یعنی پاک و خوش کی کہ پاک ہی نجاستوں شرک کیسی اور موافق ہی ہوا وہی طیبہ بنوں سلم کہہ اور خوش میں بنی والی اوکی **ح** **و** **ع** **ن**
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعَلَى بِالْمَدِينَةِ
فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَوَلَيْسَ بَيْعَتِي قَابِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَفَلَيْسَ
بَيْعَتِي قَابِي ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَفَلَيْسَ بَيْعَتِي قَابِي فَعَزَّجَ الْأَعْرَابِيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا الْمَدِينَةُ
كَالْكَيْسِ تَنْفِي خَبَرَهَا وَتَضَعُ طَبْعَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ^{اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ کی کہ تحقیق ایک حوالی فی سیرت کے رو}
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی بنی براس حضرت کی پس بنی اعرابی کو تب مدینہ میں بنی شدت کی تب ہوئی کہ مدینہ جانا انہی رہنا مدینہ کا اور جانا نکلتا
میں ایابی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ہی محمد پیر و مجکو بیت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی پیر اباحضرت کی پاس اور کہا پیر
مجکو بیت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی پیر اباحضرت کی پاس اور کہا پیر و مجکو بیت میری پس انکار کیا حضرت
فی پیر کل گیا اعرابی یعنی مدینہ سی نہیں ان حضرت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی سوای اسکی نہیں کہ مدینہ مانندہ بنی کی ہی دور
بروای ہی بل ایابی کو اور خالص کرنا ہی ایابی کو بنی نکال دینا ہی ایابی آدمی کو اور خالص کرنا ہی آدمی پاک کو آدمی طیبہ سی نقل کی پیر
نجانہی اور سلم فی **ف** حضرت فی انکار کیا بیت کی پیر دینی کا ایسی کہ نہیں جائز تھا پیر دینا بیت اسلام کا اور نہ پیر دینا بیت اقامت
ایسا تہ حضرت کی اور کہا ہی عدانی کہ یہ مکان مدینہ کا بڑی آدمیوں کو اور خالص کرنا چاہو تو یا حضرت کی زمانہ میں تھا یا اخیر زمانہ میں ہو گا کہ
جب دجال نکلی گا تو بلایا اور جہاز اچھا لگا مدینہ میں بارہاں باہر نکلی گا اور جاوے گا طرف دجال کی ہر کافر و منافق اور احتمال پیر ہی ہی کہ ہر زمانہ
میں جو جمع **ح** **و** **ع** **ن** **ابن ہريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تنفي المدينة**
شركها كما ينفي الكفر حيث الحد يد رواه مسلم ^{اور روایت ہی ابی ہریرہ کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں قائم ہوگی قیامت}
یہاں تک کہ دور کرے گا مدینہ شریرون اپنی کو جبیکہ دور کرے ہی بنی میل تو پیکان نقل کی نہیں سلم فی **و** **ع** **ن** **قال قال رسول الله صلى**
الله عليه وسلم على انفا المدينة طليكة لا يدخلها الطاعون ولا الدجال متفق عليه ^{اور روایت ہی ابی ہریرہ}
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اوپر راہوں باور و ازون مدینہ کی خوشی کہہاں میں نہیں داخل ہوگی اس میں بیماری طاعون اور نہ
دجال نقل کی پیر بخاری اور سلم فی **ف** طاعون نام ایک بیماری کا ہی خیر و باکی وہ بیماری حضرت کی دما سی مدینہ میں نہیں ہوتی پیر
صیرج مجزہ ہی بیماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ شیخ ولی الدفی الموسوی **اور حضرت شیخ** فی طاعون کا ترجمہ واکیا ہی اور کہا ہی کہ دور
ہونا و باہ وقت نکلتی دجال کی ہوگا یا ہمیشہ **و** **ع** **ن** **قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس من بلد الا**
سيطاه الدجال الا مكة والمدينة ليس نفث من انفاها الا عليه الملائكة صاقرين يحرسونها فيبذل السحرة فيجف
المدينة يا اهلها انكسر جفائ فيخرج اليه كل كافر ومنافق متفق عليه ^{اور روایت ہی انس کی کہ کہا فرمایا}
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں کوئی شہر کہہ کہ دجال نہ لگا و سکود دجال سوای کلا و مدینہ کی نہیں کوئی راہ و راہوں مدینہ کی باہر
نہی اور مدینہ کیسی مگر کرا و پیر میں فرشتہ سی صفت ہادی ہوئی گمانی کرتی ہیں اوکی پس دجال زمین شریرون کہ ہام ہی مدینہ

پس بی گامینہ سابقہ بتی و ان کی بی بی بار بھنا پس حکم کیا طرف و جال کی برکاف و منافی نقل کی بی بی بخاری اور سلم فی حرم سعد
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ أَحَدًا إِلَّا أَمْنًا كَمَا يَمْنَعُ الْمَلِكُ فِي الْمَدِينَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہی سعدی کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی زمین مکرر کیا مدینہ والنسی کوئی مکرر کہل جاوے گا جیسا کہ کہلاتا ہی تمک پائے
 میں نقل کی بی بی بخاری اور سلم فی ف زید پلید کا ایسا ہی حال ہوا کہ چند روز بعد واقعہ حرد کی بخاری وق اور سل کسی ہلاک ہو گیا
 ح وعن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا قدم من سفر فخطر إلى جدران المدينة أو ضمت مرحلتها وإن كان
 على دابة حرق لها من حيتها ساروا البعائر ثم اور روایت ہی انس سی بیہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی جوقت کر آئی
 سفر ہی پس و کہتی طرف دیواروں مدینہ کی دورانی اونٹ اپنی کو اور اگر موتی داہ پر یعنی گھوڑی یا چسہ یا ننگی پر جلد جاتی و کہ
 اسبب محبت مدینہ کی نقل کی بی بی بخاری فی وعن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طلع له أحد فقال هذا جبل يحبنا
 ونحبه اللهم إن أبرهيم حرم مكة وراثة الحريم ما بين لا يتبعها متفق عليه اور روایت ہی انس سی بیہ کہ نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا بہا را حد پس فرمایا یہ پہاڑ ہی دوست رکھتا ہی ہکو اور دوست رکھتی ہیں ہم اسکو یا الہی تحقیق ابراہیم نے
 کرام کیا کہ کو اتنی ظاہر کیا حرام ہونا اسکا و تحقیق میں حرام کرتا ہوں اس جگہ کو کہ درمیان دونوں طرفوں سنگستان مدینہ کی ہی نقل کی
 بیہ بخاری اور سلم فی ف تحقیق یہ ہے کہ یہ معمول ہی ظاہر یہ اسلی کہ پیدا کیا ہی اللہ تعالیٰ فی علم او جسم و محبت و عداوت جاتا
 میں ہی جیسک لایق حال انکی ذین خصوصاً محبت انکی انبیا اور اولیا کی ساتھ خصوصاً سید انبیا اور سلطان اولیاسی کہ محبوب عالم
 او محبوب پروردگار عالم کی میں اور جسکو خدا دوست رکھتا ہی اسکو سب چیز دوست رکھتی ہی اسلی کہ ہر چیز مخلوق اور تا بعد از او
 میں پناہ دے و اتنے کہ جو رکاز حضرت کی مفارقت سی دلیل صریح ہی اس دعویٰ کی اور میں حرام کرتا ہوں یعنی بزرگ کرتا ہوں پس حرام
 سے یہ نہیں مراد ہی کہ مانند مکہ کی حرام ہی یعنی اسکی دخت کاخی وغیرہ ذلک درست نہیں نہج نہج وعن سهل بن سعد
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُ جَبَلٍ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ سَرَّاهُ الْبُعَايْرُ ح اور روایت ہی سهل بن سعد
 سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی اسد پہاڑ ہی کہ دوست رکھتا ہی ہکو اور دوست رکھتی ہیں ہم اسکو نقل کی بیہ بخاری فی
 الفصل الثاني فصل دوسری عن سليمان بن أبي عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في حرم المدينة الذي حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم
 في حرم المدينة الذي حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلبه ثيابه فجاء موال إليه فكلّمه فيه فقال إن رسول
 الله صلى الله عليه وسلم حرم هذا الحرم وقال من أخذ أحدًا يصيد فيه فليس له فيه فلا أمره عليكم طمعه
 أطمعنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن إن شئتم دفعتم إليكم ثم رواه أبو داود ورواه ابن أبي عمير
 سے کہ کہا دیکھا یعنی سعد بن ابی وقاص کو کہ پکا ایک شخص کو کہ شکار کرتا تھا بیچ حرم عینی گردی مدینہ کی وہ حرم کہ حرام ہے یا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فی پس عین بی سعدی کپڑی اسکی پس آئی مالک و سکی اور حکام کہا سعدی بیچ مقدمہ اسکی پس کہا سعدی
 کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حرام ہے یا ہی بیہ حرم اور فرمایا ہی کہ جو شخص کپڑی اس کیسکو کہ شکار کرتا ہوا ہمیں پس چاہی
 کہ ہمیں ہی اسباب اسکا پس ہمیں پہرہ و ننگا میں نہر و خشک کہ دہائی ہی مجکو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی و لیکن اگر چاہو تم وہ نہیں
 تمکو مول اسکا یعنی ازراہ احسان کی نقل کی بیہ ابو داؤدی وعن صالح بن مولى السعدى أن سعدًا وجد عبيدًا من

